وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (القرآن)

جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا

بخاری شریف مترجم و مُحشّی

جلد اوّل

مصنفہ

امام المحدثین ابُوعبداللہ محمّد بن اسمٰعیل بُخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ

فاضل شہیر مولٰینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

تصحیح و تہذیب از

سیّد حامد لطیف چشتی

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار، لاہور

marfat.com

بانی ادارہ

جناب محترم سید اعجاز احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ

متوفی ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ/۵ ستمبر ۱۹۹۸ء

جملہ حقوق حق فرید بک سٹال، لاہور محفوظ ہیں

نام کتاب	:	الجامع الصحیح للبخاری جلد اول
تصنیف	:	امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری رحمتہ اللہ علیہ
مترجم	:	علامہ اختر شاہجہانپوری مظہری رحمتہ اللہ علیہ
ناشر	:	فرید بک سٹال ۳۸۔اُردو بازار لاہور
تعداد	:	ایک ہزار
مطبع	:	رومی پبلی کیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور
طباعت بار اول	:	۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء
طباعت بار دوئم	:	۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء
طباعت بار سوئم	:	۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء
قیمت	:	

اس کتاب کا کوئی جملہ یا لائن بغیر تحریری
اجازت چھاپنا کاپی رائٹ ایکٹ اور پبلی کیشنز
ایکٹ کے تحت قانوناً جرم ہے۔

Marfat.com

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان بلکہ ہر انسان کی ضرورت ہے، جس شخص کو عقائد کی خبر نہ ہو اور جسے افعال واحوال کے احکام کا پتا نہ ہو وہ نہ تو دُنیا میں کامیابی حاصل کرسکتا ہے اور نہ آخرت میں، علم کا سب سے اہم اور سب سے زیادہ مستند سرچشمہ قرآن پاک ہے، جس کی تفسیر سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے افعال واقوال سے کی، ہونا تو یہ چاہیئے کہ ہر مسلمان عربی میں اتنی صلاحیت حاصل کرے کہ خود قرآن وحدیث کا مطالعہ کرے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام، ان کی پسندیدہ زبان عربی میں سمجھے اور ان پر عمل کرکے دنیا وآخرت کی سعادتیں حاصل کرے اور اگر اتنی استعداد نہ ہو تو صحیح العقیدہ علماء کے تراجم اور حدیث کی شرحوں کا مطالعہ کرے، شروح کے مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہوگی کہ فقہِ حنفی قرآن وحدیث کا نچوڑ اور مرتب خلاصہ ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا کس زبان سے شکریہ ادا کریں؟ کہ اس ذاتِ کریم نے ہمیں قرآن شریف اور دیگر اسلامی کُتب کی اشاعت کے ساتھ حدیث شریف کی متعدد کتابوں کے عربی متن اُردو تراجم کے ساتھ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی جنہیں ملک میں اور بیرونِ ملک پسند کیا گیا، کتب حدیث میں بخاری شریف کی عظمت واہمیّت مسلّم ہے، ہماری یہ سعادت ہے کہ ہم ادیب شہیر علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری مدظلہٗ کے ترجمہ کے ساتھ بخاری شریف (۳ جلد) قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، علامہ شاہجہانپوری کے تراجم کیساتھ ہم ابوداؤد شریف (۳ جلد) ابن ماجہ شریف (۲ جلد) مؤطا امام مالک (ایک جلد) مشکوٰۃ شریف (۳ جلد) ہدیۂ قارئین کرچکے ہیں، اس کے علاوہ ہم شرح مسلم شریف از شیخ الحدیث علّامہ غلام رسول سعیدی کی پانچ جلدیں اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کی پانچ جلدیں، ترمذی شریف (۲ جلد) ترجمہ علامہ محمد صدیق ہزاروی مسند امام اعظم ترجمہ پروفیسر دوست محمد شاکر، ریاض الصالحین (۲ جلد) ترجمہ علامہ محمد صدیق ہزاروی اور خصائصِ کبریٰ ترجمہ راجا رشید محمود بھی شائع کرچکے ہیں۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور حضور سیّد العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظرِ عنایت ہے کہ فرید بک سٹال، لاہور حامد اینڈ کمپنی لاہور کے تعاون سے کُتب حدیث اور دیگر اسلامی کُتب کا عظیم الشان ذخیرہ اُمت مسلمہ کے لیے پیش کرچکا ہے، اس پر ہم اللہ رب العزت کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے، ہم ان قارئین کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے زبانی یا بذریعہ خطوط ہماری کاوشوں پر پسندیدگی کا اظہار کرکے ہماری حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

کچھ اِس ترجمے کے بارے میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کہ اس ناچیز نے ۲۴ شوال المعظم ۱۴۰۰ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کو بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عصر جس مبارک سفر کا آغاز کیا تھا اُس کی منزلِ مقصود پر پہنچ گیا ہوں۔ یہ میرے خالق و مالک کا فضل و کرم ہے کہ احقر نے اپنی دائمی علالت اور علمی بے مائیگی کے باوجود آج ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز یکشنبہ صبح کے نو بجے بخاری شریف کا ترجمہ مکمل کر لیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

ایک زبان کے مفہوم و مطالب کو دوسری زبان میں منتقل کرنا کس درجہ مشکل ہے اس کا اندازہ تو صرف وہی حضرات کر سکتے ہیں جنہیں اِس دشوار گزار گھاٹی سے گزرنا پڑا ہو۔ یہ دشواری تو رہی اپنی جگہ لیکن یہاں تو یہ مرحلہ بھی سامنے تھا کہ اُس ہستی کا ترجمان بننا ہے جن کے کسی فرمان میں لفظی یا معنوی تبدیلی کر دینے پر مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ کی وعید دل کو ہلاتی اور جگر کو پگھلا دیتی ہے۔ سلامتی کا راستہ یہی تھا کہ حضرات اکابر کا دامن تھام کر اپنے رہوارِ قلم کو میدانِ ترجمہ میں اذنِ خرام دیا جائے۔ احقر نے اس ترجمے میں حسبِ ذیل اُمور کا اہتمام کیا ہے:۔

۱۔ بفضلہٖ تعالیٰ پورا ترجمہ باوضو کیا ہے۔

۲۔ ترجمہ کرتے وقت قبلہ رُو بیٹھنے کا اہتمام رکھا ہے۔

۳۔ دورانِ ترجمہ یہ تصوّر رکھا ہے کہ گویا رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں گنبدِ خضرا کے سامنے بیٹھا ہوں جس بارگاہ میں کنکریوں اور جانوروں کو بھی بولنے کا شعور آ جاتا تھا۔

۴۔ پوری کوشش کی ہے کہ آسان، شگفتہ اور ایمان افروز زبان میں اُردو ترجمہ ہو جائے۔

۵۔ حفظِ مراتب کو لباطِ بھر ملحوظ رکھا ہے، جس کا مدِّ نظر رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔

۶۔ پیش آمدہ آیات کا مکمل حوالہ درج کر دیا ہے تاکہ قارئین اُسے قرآن کریم میں آسانی سے تلاش کر سکیں۔

۷۔ آیات کا ایسا اُردو ترجمہ پیش کیا ہے جو تفاسیرِ معتبرہ کے عین مطابق ہے۔

۸۔ پیش آمدہ عربی اشعار کا ترجمہ اُردو اشعار کی صورت میں پیش کیا ہے۔

۹۔ سند کو چھوڑ کر صرف روایت کرنے والے صحابی یا تابعی سے ہر حدیث کا ترجمہ شروع کیا ہے تاکہ ہر حدیث کا ترجمہ متن کے بالمقابل لکھا جا سکے۔

۱۰۔ دورانِ ترجمہ اسلاف کی تصانیفِ عالیہ سے فتح الباری، عمدۃ القاری اور ارشاد الساری کو خاص طور پر مشعلِ راہ بنایا ہے۔

قارئین کرام اور اہلِ علم حضرات سے التماس ہے کہ احقر کی جو غلطیاں اور فروگزاشتیں بوقتِ مطالعہ اُن کے علم میں آئیں تو ناشر کی معرفت تحریری طور پر اُن سے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ شکریہ کے ساتھ اگلے ایڈیشن میں اُن کی تلافی ہو سکے

Marfat.com

کی جا سکے نیز اپنی دعواتِ صالحہ میں اس مبارک مجموعے کے مصنف، مترجم اور ناشر کو فراموش نہ کریں۔ احقر اگر یہ کام سلیقے سے کر سکا ہے تو وہ میرے ولیٔ نعمت، مرشدِ برحق، مفتی اعظم دہلی حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ/۱۹۴۴ء) کی نگاہِ لطف و کرم کا کرشمہ ہے اور اہلِ علم کو جتنی غلطیاں اور خامیاں نظر آئیں وہ میری نااہلی کے باعث ہیں آخر میں کیوں نہ وہی کچھ کہہ دوں جو اس سلسلے کی تمام باتوں سے بہتر ہے اور وہ ہمارے امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ/۷۶۷ء) کے امامِ اعظم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۳۲ھ/۶۵۲ء) نے ایسے ہی ایک موقع پر کہی:۔

ان یك صوابا فمن الله تعالیٰ وان	اگر یہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور
یك خطاء فمنّی ومن الشیطٰن	اگر غلط ہے تو میری طرف سے اور شیطان مردود کی
الرجیم والله و رسوله	طرف سے ہے جب کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے
بریئان۔	لاتعلق ہیں۔

خدائے ذوالمنن میری اس ناچیز کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اپنے اس حقیر بندے کے لیے کفارہ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

گدائے درِ اولیاء۔ عبدالحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری
لاہور

۲۶/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ
مطابق ۲۵/اکتوبر ۱۹۸۱ء

Marfat.com

حرفِ آغاز

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ :

امام بخاری اپنے پیش رو آئمہ کی آرزو، اساتذہ کا فخر اور معاصرین کے لیے سراپا رشک تھے۔ ان کے زمانہ میں احمد بن حنبل یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی کا فنِ حدیث میں چرچا تھا لیکن جب آسمان علمِ حدیث پر امام بخاری کا سورج طلوع ہوا تو تمام محدثین ستاروں کی طرح چھپتے چلے گئے۔ صحیح مجرد میں سب سے پہلے انہوں نے مجموعہ حدیث پیش کیا اور پھر کتب صحاح کی تصنیف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

ولادت و سلسلۂ نسب

ناصر الاحادیث النبویہ وناشر المواریث المحمدیہ امیر المومنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں ماوراء النہر کے مشہور شہر بخارا میں پیدا ہوئے امام بخاری کے والد اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ الجعفی عظیم محدث اور ایک صالح بزرگ تھے۔ ابن حبان نے ان کو طبقہ رابعہ کے ثقہ راویوں میں شمار کیا۔[۱] امام ذہبی نے تاریخ اسلام میں اور امام بخاری نے تاریخ کبیر میں ان کا مفصل تذکرہ لکھا۔ انہیں امام مالک، عبداللہ بن مبارک اور حماد بن زید جیسے یکتائے روزگار حضرات سے روایت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ اور یحییٰ بن جعفر بیکندی، احمد بن جعفر، نصر بن حسین اور عراقیوں کی ایک بڑی جماعت نے ان سے احادیث کا سماع کیا۔ امام بخاری کے والد خوشحال اور دولتمند تھے اور جس قدر مالدار تھے اتنے ہی پرہیزگار تھے۔ احمد بن حفص کہتے ہیں کہ میں ابوالحسن اسماعیل بن ابراہیم کی موت کے وقت ان کی خدمت میں حاضر تھا وہ کہنے لگے میرے پاس جس قدر مال ہے اس میں ایک درہم بھی مشتبہ نہیں ہے۔[۲]

امام بخاری کے جدِ امجد مغیرہ بن بردزبہ جعفی مجوسی تھے اور اس زمانہ میں بخارا کے حاکم یمان جعفی کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور اسی نسبت سے جعفی کہلائے۔ امام بخاری کو بھی جعفی اسی سبب سے کہا جاتا ہے۔[۳]

---

[۱] شہاب الدین حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۲۷۴

[۲] شہاب الدین احمد بن محمد القسلانی المتوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۱

[۳] شیخ عبدالحق دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ — اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۹

Marfat.com

ابتدائی حالات ایام طفولیت ہی میں امام بخاری کے والد کا انتقال ہو گیا تھا اور پرورش کی تمام تر ذمہ داری آپ کی والدہ نے سنبھال لی تھی صغیر سن میں ہی امام بخاری نابینا ہو گئے اس وقت کے مشہور اطباء اور معالجین سے رجوع کیا گیا مگر کسی کی پیش نہ جا سکی۔ آپ کی والدہ بڑی عابدہ اور زاہدہ تھیں انہوں نے رو رو کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کی اور دامن پھیلا کر اپنے لخت جگر کے لیے بصارت مانگی بالآخر دریائے رحمت جوش میں آیا اور ایک رات انہیں خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری آہ وزاری اور دعاؤں کی کثرت کے سبب تمہارے بیٹے کی بصارت لوٹا دی ہے۔ صبح جب امام بخاری بستر سے اٹھے تو ان کی آنکھیں روشن تھیں۔[1]

زمانہ تعلیم ابتدائی اور ضروری تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب امام بخاری کی عمر دس سال کو پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں علم حدیث کی تحصیل کا شوق پیدا کیا اور آپ نے بخارا کے درس حدیث میں داخلہ لے لیا علم حدیث کو آپ نے انتہائی کاوش اور محنت سے حاصل کیا۔ متن کو محفوظ رکھا اور سند کے ایک ایک راوی کو ضبط کیا حتیٰ کہ ایک سال بعد متن حدیث اور اس کی سند پر آپ کے عبور کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات اساتذہ بھی آپ سے اپنی تصحیح کرتے تھے ایک مرتبہ آپ کے استاذ داخلی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا:۔ حدثنا سفیان عن ابی الزبیر عن ابراھیم ۔ آپ نے فرمایا ابو الزبیر کی ابراہیم سے کوئی روایت نہیں ہے۔ استاذ نے ناراض ہو کر امام بخاری کو تہدید کی آپ نے کہا اگر آپ کے پاس اصل ہے تو اس میں دیکھ لیجیے۔ استاذ نے اصل کی طرف رجوع کیا اور کہا اچھا پھر بتلاؤ یہ روایت کس طرح ہے۔ آپ نے عرض کیا۔ حدثنا سفیان عن زبیر بن عدی عن ابراھیم اور بتلایا کہ یہ لفظ ابی الزبیر نہیں زبیر بن عدی ہے۔ استاذ حیران رہ گئے اور انہوں نے بھری مجلس میں امام بخاری کی تحسین کی۔ امام بخاری یونہی تیزی اور مہارت سے علوم دینیہ حاصل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سولہ سال کی عمر میں امام بخاری نے عبداللہ بن مبارک، وکیع اور دیگر اصحاب ابی حنیفہ کی کتابوں کو ازبر کر لیا تھا۔[2]

زیارت حرمین و آغاز تصنیف اٹھارہ برس کی عمر میں امام بخاری اپنے بڑے بھائی احمد بن اسماعیل اور اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ حج کرنے کے لیے حرمین شریفین حاضر ہوئے۔ حج کے بعد ان کے بھائی تو والدہ کو لے کر واپس چلے گئے اور امام بخاری مزید تعلیم کے حصول کے لیے وہیں رہ گئے اسی دوران انہوں نے قضایا الصحابۃ والتابعین کے عنوان سے ایک کتاب لکھی اور اس کے بعد چاندنی راتوں میں روضۂ انور کے پہلو میں بیٹھ کر تاریخ کبیر تصنیف کی۔ امام بخاری کہتے ہیں۔ میں نے تاریخ کبیر میں جتنے لوگوں کے اسماء ذکر کیے ہیں مجھے ان میں سے ہر ایک کے بارے میں کوئی نہ کوئی قصہ معلوم تھا۔ لیکن اختصار کے سبب میں نے ان تمام قصوں کو درج نہیں کیا۔ تاریخ کبیر کی تکمیل ہوتے ہی اس کی نقل کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ محمد بن یوسف فربابی کہتے ہیں

---

[1] شیخ عبدالحق دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۹

[2] حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ ھدی الساری ج ۲ ص ۲۵۰

Marfat.com

کہ میں نے تاریخ کبیر کو اس وقت نقل کیا جب ابھی امام بخاری کی ڈاڑھی بھی نہیں آئی تھی۔[1]

حصول علم کے لیے رحلت

امام بخاری نے طلب حدیث کے لیے پہلا سفر مکہ کی طرف ۲۱۶ھ میں کیا تھا اور اگر وہ اس سے پہلے سفر کرتے تو اس زمانہ کے طبقہ عالیہ کے ان محدثین سے روایت حاصل کر لیتے جن سے ان کے معاصرین نے روایت کی ہے اگرچہ انہوں نے طبقہ عالیہ کے مقارب رواۃ مثلاً یزید بن ہارون اور ابوداؤد طیاسی کا زمانہ پالیا تھا۔[2]

جس زمانہ میں امام بخاری مکہ میں وارد ہوئے اس وقت یمن میں امام عبدالرزاق بقید حیات موجود تھے۔ امام بخاری نے ان سے روایت حدیث کے لیے یمن جانے کا قصد کیا۔ لیکن کسی نے ان کو غلط خبر دی کہ امام عبدالرزاق کا انتقال ہو گیا یہ سُن کر انہوں نے سفر کا ارادہ ملتوی کر دیا اور ایک واسطہ کے ساتھ امام عبدالرزاق سے روایت حدیث کرنے لگے۔

امام بخاری نے روایت حدیث کے سلسلہ میں بارہا دور دراز شہروں کا سفر کیا اور برسہا برس وطن سے دور بیٹھے اکتساب علم کرتے رہے۔ انہوں نے خود بیان کیا ہے کہ میں طلب حدیث کے لیے مصر اور شام دو مرتبہ گیا۔ چار مرتبہ بصرہ گیا، چھ سال حجاز مقدس میں رہا اور اَن گنت مرتبہ محدثین کے ہمراہ کوفہ اور بغداد گیا۔

بے مثال حافظہ

امام بخاری بے پناہ قوت حافظہ کے مالک تھے۔ جب ہم ان کی قوت حفظ کے کارنامے صفحات تاریخ پر دیکھتے ہیں تو یوں گمان ہوتا ہے جیسے وہ سر سے پیر تک حافظہ ہی حافظہ ہوں۔ ان کے حافظہ کو دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں ابوہریرہ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ حاشد بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری لڑکپن میں ہمارے ساتھ حدیث کے سماع کے لیے مشائخ بصرہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ امام بخاری کے سوا ہم تمام ساتھی احادیث ضبط تحریر میں لے آتے تھے۔ سولہ دن گزر جانے کے بعد ایک روز ہمیں خیال آیا اور ہم نے بخاری کو ملامت کی اور کہا کہ تم نے احادیث ضبط نہ کر کے اتنے دنوں کی محنت ضائع کر دی۔ امام بخاری نے ہم سے کہا اچھا تم اپنے ضبط شدہ نوٹ لے آؤ۔ ہم اپنے اپنے نوٹ لے کر آئے اور امام بخاری نے سلسلہ وار احادیث سنانی شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے پندرہ ہزار سے زیادہ احادیث بیان کر ڈالیں اور یہ سُن کر ہمیں یوں گمان ہوتا تھا کہ گویا یہ روایات ہمیں امام بخاری نے لکھوائی ہیں۔

محمد بن ازہر سجستانی کہتے ہیں کہ میں امام بخاری کے ساتھ سلیمان بن حرب کی خدمت میں سماع حدیث کے لیے حاضر ہوتا تھا میں احادیث لکھتا تھا اور امام بخاری نہیں لکھتے تھے کسی نے مجھ سے کہا بخاری احادیث کو نوٹ کیوں نہیں کرتے میں نے کہا تم سے کوئی حدیث اگر لکھنے سے رہ جائے تو بخاری کے حافظہ سے لکھ لینا۔

محمد بن حاتم کہتے ہیں کہ ایک دن ہم فریابی کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ فریابی نے ایک حدیث کی سند بیان کرتے ہوئے کہا:۔ حدثنا سفیان عن ابی عروۃ عن ابی الخطاب عن ابی حمزۃ اس سند میں سفیان کے علاوہ باقی

---

[1] شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۲ غفرلہ

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی نے یونہی لکھا ہے لیکن امام بخاری نے چونکہ اٹھارہ سال کی عمر میں حج کیا تھا اس لیے سفر مکہ کا سن ۲۱۰ھ ہونا چاہیے سعیدی

Marfat.com

تمام راویوں کی کنیت ذکر کی گئی تھی فربابی نے ان راویوں کے اصل نام پوچھے تمام مجالس پر سکتہ چھا گیا اور کسی کو بھی ان کے ناموں کا پتہ نہ چل سکا۔ بالآخر سب کی نظریں امام بخاری کی طرف اٹھیں اور انہوں نے کہنا شروع کیا، ابو عروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابو الخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے اور ابو حمزہ کا نام انس بن مالک ہے، جیسے ہی امام بخاری نے یہ اسماء بیان کیے تمام حاضرین مجلس دم بخود رہ گئے[1]

امام بخاری کی قوت حفظ بیان کرنے کے لیے یہ امر کافی ہے کہ جس کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے تھے وہ انہیں حفظ ہو جاتی تھی اور بعد میں جا کر یہ عدد تین لاکھ تک پہنچ گیا جن میں سے ایک لاکھ احادیث صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں۔ ایک مرتبہ بلخ گئے تو وہاں کے لوگوں نے فرمائش کی آپ اپنے شیوخ سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ نے ایک ہزار شیوخ سے ایک ہزار احادیث زبانی بیان کر دیں۔

سلیمان بن مجاہد کہتے ہیں کہ ایک دن میں محمد بن سلام بیکندی کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا محمد بن سلام نے کہا اگر تم کچھ دیر پہلے میرے پاس آتے تو میں تم کو وہ بچہ دکھلاتا جس کو ستر ہزار احادیث یاد ہیں سلیمان نے اس مجلس سے اٹھ کر امام بخاری کی تلاش شروع کر دی بالآخر سلیمان نے امام بخاری کو ڈھونڈھ نکالا اور پوچھا کیا تم ہی وہ شخص ہو جس کو ستر ہزار احادیث حفظ ہیں امام بخاری نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ احادیث یاد ہیں اور میں جن صحابہ سے احادیث روایت کرتا ہوں ان میں سے اکثر کی ولادت اور وفات کی تاریخ اور ان کی جائے سکونت پر اطلاع رکھتا ہوں۔ نیز میں کسی حدیث کو روایت نہیں کرتا مگر کتاب اور سنت سے اس کی اصل پر واقفیت رکھتا ہوں[2]۔

اساتذہ و مشائخ

امام بخاری کے اساتذہ اور مشائخ کی تعداد بہت زیادہ ہے انہوں نے شہر در شہر اور قریہ در قریہ جا کر علم حدیث حاصل کیا۔ امام بخاری نے حصول روایت میں اکابر، اماثل اور اصاغر کے فرق کا کبھی خیال نہیں رکھا۔ انہیں جہاں سے بھی روایت ملتی اخذ کر لیتے خواہ بیان کرنے والا ان سے برتر ہو، مساوی ہو یا کمتر۔ امام بخاری کے اساتذہ و مشائخ کی تعداد یوں تو ایک ہزار سے زائد ہے لیکن انہوں نے اپنے وقت کے جن عظیم محدثین سے سماع حدیث کیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔

بخارا میں محمد بن سلام بیکندی عبداللہ بن محمد مسندی، محمد بن عروہ اور ہارون بن الشعث سے بلخ میں مکی بن ابراہیم یحییٰ بن بشر الزاہد اور قتیبہ سے۔ مرو میں علی بن شقیق عبدان، معاذ بن اسد اور صدقہ بن فضل سے، نیشاپور میں یحییٰ بن یحییٰ بشیر بن حکم اور اسحاق سے، رے میں حافظ ابراہیم بن موسیٰ وغیرہ سے، بغداد میں محمد بن عیسیٰ، شریح بن نعمان اور معلی بن منصور سے بصرہ میں ابو عاصم النبیل، بدل بن محبر، محمد بن عبداللہ انصاری، عبدالرحمان بن محمد، عمر بن عاصم اور عبداللہ بن رجاء سے کوفہ میں عبیداللہ بن موسیٰ، ابو نعیم، طلق بن غنام، حسن بن عطیہ، خلاد بن یحییٰ، خالد بن مخلد اور قتیبہ سے، مکہ میں ابو عبدالرحمان مقری، حمیدی اور احمد بن محمد ازرقی سے، مدینہ میں عبدالعزیز اویسی، مطرف بن عبداللہ اور ابو ثابت محمد بن

---

[1] حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۲ ص ۲۵۱

[2] شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

Marfat.com

عبداللہ سے، واسط میں عمرو بن محمد بن عون وغیرہ سے مصر میں سعید بن ابی مریم، عبداللہ بن صالح، سعید بن ملید اور عمرو بن ربیع بن طارق سے دمشق میں ابو مسہر اور ابو نصر فراديسی سے، قیساریہ میں محمد بن یوسف فریابی سے، عقسلان میں آدم بن ابی ایاس سے، حمص میں ابو المغیرہ، ابو الیمان، علی بن عیاش، احمد بن خالد، وہبی اور وحاظی سے سماع حدیث کیا[1]

بعض محققین نے امام بخاری کے اساتذہ اور مشائخ کے ضبط کا ایک خاص طریقہ بیان کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ امام بخاری کے اساتذہ پانچ طبقوں میں منحصر ہیں۔ طبقہ اولی میں وہ مشائخ ہیں جو ثقات تابعین سے روایت کرتے ہیں جیسے محمد بن عبداللہ انصاری، مکی بن ابراہیم، ابو عاصم انیس، عبیداللہ بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی خالد اور ابو نعیم وغیرہ اور طبقہ ثانیہ میں وہ مشائخ ہیں جو طبقہ اولیٰ کے معاصر ہیں لیکن وہ ثقات تابعین سے روایت نہیں کرتے جیسے آدم بن ابی ایاس، ابو مسہر، سعید بن ابی مریم اور ایوب بن سلیمان وغیرہ اور طبقہ ثالثہ میں وہ مشائخ ہیں جو کبار تبع تابعین سے روایت کرتے ہیں جیسے سلیمان بن حرب، قتیبہ بن سعید، نعیم بن حماد، علی بن مدینی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ اس طبقہ سے روایت کرنے میں امام مسلم بھی امام بخاری کے شریک ہیں اور طبقہ رابعہ میں وہ مشائخ ہیں جو طلب حدیث کے سلسلہ میں امام بخاری کے رفیق اور شریک تھے لیکن انہوں نے سماع حدیث امام بخاری سے پہلے شروع کیا تھا جیسے محمد بن یحییٰ ذہلی، ابو حاتم رازی، محمد بن عبدالرحیم، عبد بن حمید اور احمد بن نصر اس طبقہ سے امام بخاری نے اس وقت احادیث کو روایت کی جب ان کے مشائخ فوت ہو چکے تھے اور جو احادیث اس طبقہ سے روایت کی ہیں وہ اور کسی کے پاس نہیں تھیں اور طبقہ خامسہ میں وہ مشائخ ہیں جو دراصل امام بخاری کے تلامذہ[2] تھے جیسے عبداللہ بن حماد آملی، عبداللہ بن عباس خوارزمی اور حسین بن محمد قبانی، اس طبقہ سے بھی امام بخاری نے ضرورت اور فائدہ کے پیش نظر احادیث روایت کی ہیں، اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہے۔ بہرحال اس تحقیق سے یہ ظاہر ہو گیا کہ امام بخاری نے اپنے اکابر، اماثل اور اصاغر سب سے روایت حدیث کی ہے اور اپنے اس قول کو سچا کر دکھایا کہ اس وقت تک کوئی شخص کامل محدث نہیں ہو سکتا جب تک کہ خود سے برتر، مساوی اور کمتر سے حدیث روایت نہ کرے[3]

خداداد ذہانت

امام بخاری کا ذہن بہت بیدار اور نکتہ رس تھا وہ قرطاس و قلم پر اتنا اعتماد نہیں کرتے تھے جتنا انہیں اپنے حافظہ اور ذہن پر اعتماد تھا۔ لوگوں نے بارہا فن حدیث میں امام بخاری کی قابلیت کا امتحان لیا لیکن وہ اپنی خداداد ذہانت اور بے مثال حافظہ کی وجہ سے ہمیشہ سرخرو رہے

حافظ احمد بن عدی بیان کرتے ہیں کہ جب اہل بغداد کو معلوم ہوا کہ امام بخاری بغداد آ رہے ہیں تو بغداد کے محدثین نے امام بخاری کا امتحان لینے کے لیے ایک سو احادیث کے متون اور اسناد میں رد و بدل کر دیا ایک حدیث کی سند کو دوسری حدیث کے ساتھ اور اس کی سند کو پہلی حدیث کے ساتھ لگا دیا اور اس طرح ایک سو احادیث کے متن اور

---

[1] شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

[2] امام ترمذی بھی اسی طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ سعیدی غفرلہ

[3] حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ ھدی الساری ج ۲ ص ۲۵۱

Marfat.com

سندالٹ پلٹ کر دیے اور دس آدمیوں میں یہ احادیث اس طرح تقسیم کر دیں کہ ہر شخص ایک ایک کر کے دس احادیث کے بارے میں امام بخاری سے سوال کرے۔

امام بخاری جب بغداد میں داخل ہوئے تو اہل بغداد نے ان کے اعزاز میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی جس میں علماء امراء اور عوام کی بہت بڑی اکثریت شامل تھی۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک شخص اٹھا اور اس نے سند مقلوب کے ساتھ پہلی حدیث پڑھی امام بخاری سے پوچھا تھا۔ کیا آپ کو یہ حدیث معلوم ہے آپ نے فرمایا نہیں اس نے پھر دوسری حدیث پڑھی پھر تیسری پھر چوتھی یہاں تک کہ اس نے دس احادیث پڑھ ڈالیں اور امام بخاری نے ہر بار نفی میں جواب دیا جاننے والے اصل سبب سمجھ کر امام بخاری کے علم پر حیران ہو رہے تھے اور انجان لوگ اس جواب کو امام بخاری کا عجز سمجھ کر پریشان ہو رہے تھے پہلے شخص کے سوالات کے بعد اسی طرح دوسرے شخص نے اٹھ کر سوالات کیے اور امام بخاری نے اسی طرح جواب دیے پھر تیسرا اٹھا پھر چوتھا۔ یہاں تک کہ دس آدمیوں نے سو احادیث پوری کر ڈالیں اور امام بخاری نے ان تمام احادیث کے جواب میں یہی کہا کہ میں انہیں نہیں جانتا۔ جب امام بخاری نے دیکھا کہ یہ لوگ سوالات سے فارغ ہو گئے اور اب کوئی شخص نہیں اٹھتا تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ پہلے شخص نے جو حدیث پڑھی اس کی اس نے یہ سند بیان کی تھی اور اس کی سند یہ ہے اس طرح ان لوگوں کی پڑھی ہوئی سو کی سو احادیث کی غلط اسناد بھی پڑھ کر سنائیں اور ان کی اصل اسناد بھی بیان کر دیں اور ہر حدیث کو اس کی اصل سند کے ساتھ لاحق کر دیا جیسے ہی امام بخاری نے اپنے بیان کو ختم کیا تمام مجلس میں تحسین و مرحبا کا غلغلہ اور آفرین آفرین کا شور اٹھا اور عوام و خواص سب نے امام بخاری کے فضل کا اعتراف اور ان کی عظمت کا اقرار کر لیا۔[1]

حافظ ابو العاز ہر روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سمرقند میں چار سو محدث جمع ہوئے اور انہوں نے امام بخاری کو مغالطہ دینے کے لیے شام کی اسناد عراق کی اسناد میں داخل کیں اور عراق کی شام میں، اسی طرح حرم کی اسناد یمن میں داخل کیں اور یمن کی حرم میں وہ لوگ سوات دن تک لگاتار اس قسم کے مغالطہ آمیز متون اور اسانید امام بخاری پر پیش کرتے رہے لیکن ایک بار بھی وہ امام بخاری کو نہ سند میں مغالطہ دے سکے نہ متن میں۔[2]

کثرت طرق پر اطلاع

امام بخاری علم حدیث میں ہمہ قسم کی معلومات کے حامل تھے، حدیث کے تمام طرق ان کی نظر میں ہوتے تھے ایک روایت جتنی اسانید سے مروی تھی امام بخاری کو ان تمام پر عبور ہوتا تھا اس زمانہ میں طرق و اسانید پر ان سے زیادہ کسی کو دسترس نہیں تھی۔

یوسف بن موسیٰ مروزی بیان کرتے ہیں کہ میں بصرہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ منادی کی آواز آئی اے علم کے طلبگارو! امام محمد بن اسماعیل یہاں آئے ہوئے ہیں جس نے ان سے احادیث کی روایت لینی ہو وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔ مروزی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک دبلا پتلا سا نوجوان ستون کے قریب انتہائی سادگی اور خضوع د

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۲ ص ۲۵۱

[2] شہاب الدین احمد القسطلانی متوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

Marfat.com

خشوع سے نماز پڑھ رہا ہے۔ یہی امام بخاری تھے اعلان سنتے ہی چاروں طرف سے مشتاق امام بخاری کے گرد جمع ہو گئے امام بخاری نے انہیں اگلے روز احادیث لکھوانے کا وعدہ کیا اور دوسرے روز صبح مجلس املاء منعقد ہو گئی۔ آپ نے فرمایا میں تم کو وہی احادیث لکھواؤں گا جو تمہارے شہر کے محدثین بیان کرتے ہیں لیکن نئی سند کے ساتھ پھر آپ نے ایک حدیث منصور کی روایت سے پڑھی اور فرمایا تمہارے شہر والے اس حدیث کو منصور کے غیر سے روایت کرتے ہیں اسی طرح امام بخاری نے ان کو کثیر تعداد میں احادیث لکھوائیں اور ہر حدیث کے بارے میں فرماتے تمہارے شہر والوں نے اس کو فلاں سے روایت کیا ہے اور میں اس کو فلاں سے لکھوا رہا ہوں[1]

حافظ ابو احمد اعمش بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نیشاپور کی ایک مجلس میں امام مسلم بن حجاج بھی امام بخاری سے ملنے آئے دورانِ مجلس کسی شخص نے یہ حدیث پڑھی۔ عن ابی جریج عن موسیٰ بن عقبۃ عن اسمٰعیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کفارۃ المجلس اذا قام العبد ان یقول سبحٰنک اللّٰھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الّا انت استغفرک واتوب الیک۔

امام مسلم نے اس حدیث کو سن کر کہا سبحان اللہ کس قدر عمدہ حدیث ہے دنیا میں اس کا ثانی نہیں ہے یعنی یہ حدیث صرف اسی سند سے پائی جاتی ہے پھر امام بخاری سے پوچھا کیا اس حدیث کی آپ کو کسی اور سند کا علم ہے امام بخاری نے فرمایا ہاں لیکن وہ سند معلول ہے۔ امام مسلم نے درخواست کی کہ مجھے وہ سند بتلائیں۔ امام بخاری نے فرمایا جس چیز کو اللہ تعالےٰ نے ظاہر نہیں کیا اسے مخفی ہی رہنے دو۔ امام مسلم نے اٹھ کر امام بخاری کے سر کو بوسہ دیا اور اس عاجزی سے مطالبہ کیا کہ اگر امام بخاری نہ بتلاتے تو قریب تھا کہ امام مسلم رو پڑتے بالآخر امام بخاری نے فرمایا اگر نہیں مانتے تو لکھو:۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل حدثنا وھیب حدثنا موسیٰ بن عقبۃ عن عون بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفارۃ المجلس

امام مسلم اس حدیث کو سن کر بے حد مسرور ہوئے اور بے اختیار کہنے لگے اے امام میں شہادت دیتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شخص آپ کا مماثل نہیں ہے اور جو شخص آپ سے بغض رکھے وہ حاسد کے سوا اور کچھ نہیں ہو گا[2]

معرفت علل حدیث

علل حدیث کی معرفت کو علم اصول حدیث میں انتہائی اہمیت دی جاتی ہے حدیث معلل اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کوئی علت خفیہ قادحہ ہو یعنی حدیث بظاہر صحیح معلوم ہوتی ہو لیکن دراصل اس میں کوئی سقم ہو مثلاً موقوف کو مرفوع قرار دیا گیا ہو یا بالعکس اسی طرح مرسل کو موصول قرار دیا ہو یا بالعکس یا ایک حدیث کے متن کو دوسری حدیث میں داخل کر دیا گیا ہو یا اور کوئی وہم ہو۔ ان علل مذکورہ میں سے کوئی علت بھی سند یا متن میں پائی جاتی ہو تو وہ حدیث معلل ہوتی ہے۔ آئمہ حدیث نے روایت معلل کی معرفت کو بہت مشکل قرار دیا ہے حتیٰ کہ عبدالرحمان مہدی نے کہا کہ علل حدیث کی معرفت الہام کے سوا حاصل نہیں ہوتی۔

امام بخاری حدیث کے باقی فنون کی طرح علل حدیث میں بھی انتہائی ماہر اور اپنے وقت کے امام گردانے جاتے ہیں

---

[1] شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

[2] شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

Marfat.com

اور بڑے بڑے مشہور محدث آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے علل حدیث کے بارے میں معلومات حاصل کرتے تھے

وراق بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام مسلم بن حجاج، امام بخاری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے استاذ الاساتذہ، سید المحدثین اور علل حدیث کے طبیب یہ بتلائیے کہ اخبرنا ابن جریج عن موسیٰ عن عقبہ عن سہیل عن ابیہ عن ابی ھریرۃ اس سند میں کونسی علت ہے امام بخاری نے فرمایا کہ موسیٰ بن عقبہ کا سہیل سے سماع نہیں ہے۔ پس جو حدیث بظاہر متصل تھی وہ درحقیقت منقطع ثابت ہوئی۔[1]

حافظ احمد بن حمدون بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ کے موقعہ پر دیکھا کہ محمد بن یحییٰ ذہلی، امام بخاری سے اسماء اور علل کے بارے میں سوال کر رہے تھے اور امام بخاری اس تیزی اور روانی سے جواب دے رہے تھے جیسے آپ کے منہ سے جواب نہیں کمان سے تیر نکل رہا ہو۔[2]

نجی حالات

امام بخاری کے والد محدث اسماعیل بن ابراہیم انتہائی امیر کبیر شخص تھے اور امام بخاری نے ان سے وراثت میں مال و دولت کا بہت بڑا حصہ حاصل کیا تھا۔ امام بخاری اپنا مال مضاربت پر دیتے تھے خود بنفسہ تجارت نہیں کرتے تھے ایک شخص نے آپ کے پچیس ہزار درہم دینے تھے آپ نے فرمایا تم دس درہم ماہانہ ادا کر دیا کرو۔

ابو سعید بکر بن منیر کہتے ہیں ایک مرتبہ ابو حفص نے امام بخاری کے پاس کچھ سامان بھیجا تجار کو پتہ چلا تو وہ اس سامان کو خریدنے کے لیے پہنچ گئے اور پانچ ہزار درہم کی پیش کش کی آپ نے فرمایا رات کو آنا شام کو تاجروں کا دوسرا گروہ آیا اور اس نے دس ہزار درہم کی پیش کش کر دی آپ نے فرمایا میں پہلے گروہ کے ساتھ بیع کی نیت کر چکا ہوں۔ اب پانچ ہزار درہم کی خاطر میں اپنی نیت بدلنا نہیں چاہتا۔

سادگی اور انکساری

امام بخاری مزاج اور طبیعت کے اعتبار سے بہت سادہ اور جفاکش تھے اپنی ضرورت کے تمام کام خود کر لیا کرتے تھے۔ مال و دولت اور جاہ مرتبت کے باوجود کبھی خدام اور غلاموں کا حشم قائم نہیں رکھا۔ محمد بن حاتم وراق آپ کے خصوصی شاگرد تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری بخارا کے قریب سرائے بنا رہے تھے اور اپنے ہاتھوں سے اٹھا اٹھا کر دیوار میں اینٹیں لگا رہے تھے میں نے آگے بڑھ کر کہا آپ رہنے دیجیے یہ اینٹیں میں لگا دیتا ہوں آپ نے فرمایا قیامت کے دن یہ عمل مجھے نفع دے گا۔

وراق کہتے ہیں کہ جب ہم امام بخاری کے ساتھ کسی سفر میں جاتے تو آپ ہم سب کو ایک کمرہ میں جمع کر دیا کرتے اور خود علیحدہ رہتے۔ ایک بار میں نے دیکھا امام بخاری رات کو پندرہ بیس مرتبہ اٹھے اور ہر مرتبہ خود اپنے ہاتھ سے آگ جلا کر چراغ روشن کیا کچھ احادیث نکالیں ان پر نشانات لگائے پھر تکیہ پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔ میں نے عرض کیا آپ نے رات کو اٹھ کر تنہا مشقت برداشت کی مجھے اٹھا لیتے۔ فرمایا تم جوان ہو اور گہری نیند سوتے ہو میں تمہاری نیند خراب کرنا

---

[1] طاہر بن صالح بن احمد الجزائری — توجیہ النظر ص ۲۶۸

[2] حافظ ابن حجر العسقلانی — ھدی الساری ج ۲ ص ۲۶۰

Marfat.com

فیاضی، امام بخاری جس قدر مال سے غنی تھے اس سے زیادہ ان کا دل غنی تھا بعض اوقات ایک دن میں تین تین سو درہم صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ وراق کہتے ہیں امام بخاری کی ماہانہ آمدنی پانچ سو درہم تھی اور یہ تمام رقم وہ طلبہ پر خرچ کر دیا کرتے تھے۔

زھد لذائذ دنیاویہ اور عیش و عشرت سے امام بخاری کوسوں دور تھے طلب علم میں بسا اوقات انہوں نے سوکھی ہوئی گھاس کھا کر بھی وقت گذارا ہے۔ ایک دن میں عام طور پر صرف دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے اطباء نے بتلایا کہ سوکھی روٹی کھا کھا کر ان کی انتڑیاں سوکھ چکی ہیں اس وقت امام بخاری نے بتلایا کہ وہ چالیس سال سے خشک روٹی کھا رہے ہیں اور اس طویل عرصہ میں سالن کو بالکل ہاتھ نہیں لگایا۔

خدا خوفی امام بخاری تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔ ظاہر و باطن میں خدا سے بے حد ڈرتے تھے مشتبہات سے بچتے۔ غیبت سے پرہیز کرتے اور لوگوں کے حقوق کا پورا خیال رکھتے تھے۔ انہیں تیر اندازی کا بے حد شوق تھا ایک مرتبہ ان کا تیر نہر کے پل پر لگا اور اس کی کیل خراب ہو گئی۔ امام بخاری بے حد پریشان ہوئے اور پل کے مالک حمید بن اخضر کے پاس پیغام بھیجا کہ یا ہم کو کیل بدلنے کی اجازت دو یا کیل کی قیمت لے لو اور یا ہماری غلطی معاف کر دو۔ حمید بن اخضر نے سلام بھیجا اور کہا اے ابو عبداللہ میں صرف یہ کیل نہیں بلکہ اپنی تمام املاک تمہارے تصرف میں دیتا ہوں جس طرح چاہے ان میں تصرف کرو۔ امام بخاری نے جب یہ جواب سنا تو ان کا چہرہ کھل اٹھا اسی خوشی میں انہوں نے پانچ سو احادیث بیان کیں اور تین سو درہم صدقہ کر دیے۔

ایک شخص نے امام بخاری سے کہا آپ نے تاریخ کبیر میں لوگوں کے عیوب بیان کیے ہیں اور ان کی غیبت کی ہے امام بخاری نے کہا میں نے کسی شخص پر کوئی حکم نہیں لگایا صرف روایت بیان کی ہے چنانچہ کاذب راویوں کو آپ نے تاریخ کبیر میں کذاب لکھنے کی بجائے کذبہ فلاں یا رماہ فلاں بالکذب لکھا ہے۔ بکر بن منیر سے روایت ہے کہ امام بخاری کہتے تھے کہ مجھے امید ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا تو اللہ تعالےٰ مجھ سے حساب نہیں لے گا کیونکہ میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔

عبادت و ریاضت امام بخاری بے حد عبادت گذار اور شب بیدار تھے کثرت سے نوافل پڑھتے اور روزے رکھتے تھے۔ رمضان شریف میں ہر روز ایک قرآن شریف کا ختم کرتے اور روزانہ نصف شب کو اٹھ کر قرآن کریم کے دس پاروں کی تلاوت کرتے۔ تراویح میں ختم قرآن کرتے اور ہر رکعت میں بیس آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

ابو بکر بن منیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن اسماعیل نماز پڑھ رہے تھے نماز کے بعد انہوں نے قمیص کا دامن اٹھایا اور اپنے ایک شاگرد سے کہا ذرا دیکھنا میری قمیص کے نیچے کیا ہے۔ شاگرد نے دیکھا قمیص کے نیچے زنبور تھی جس نے ان کے بدن پر پندرہ سولہ جگہ ڈنگ لگایا ہوا تھا جس کی وجہ سے آپ کا بدن جگہ جگہ سے سوجھ گیا تھا۔ ابن منیر نے پوچھا جب آپ کو زنبور نے پہلی مرتبہ کاٹا تو اس وقت آپ نے نماز کیوں نہیں توڑی۔ آپ نے فرمایا میں قرآن کریم کی جس آیت

Marfat.com

کی تلاوت کر رہا تھا اس میں آنا فوق وشوق پا رہا تھا کہ میں اس وقت اس تکلیف کی طرف متوجہ نہ ہو سکا۔

اخلاق حسنہ

امام بخاری بڑے خلیق انتہائی بردبار اور حلیم تھے کسی شخص کی بدسلوکی پر وہ کبھی غیض وغضب میں نہ آتے اور برائی کا بدلہ ہمیشہ نیکی سے دیا کرتے تھے کسی شخص کی اصلاح مقصود ہوتی تو اسے بر سر مجلس کبھی ملامت نہ کرتے ہر شخص کی عزت نفس کا خیال رکھتے اور کبھی کسی شخص کو شرمندہ نہ ہونے دیتے۔

عبداللہ محمد صباغی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری لکھ رہے تھے۔ ناگاہ کنیز آگے سے گزری اور اس نے پیر کی ٹھوکر سے دوات گرا دی آپ نے فرمایا دیکھ کر چلا کرو اس نے تنک کر بدتمیزی سے جواب دیا جب راستہ نہ ہو تو کیسے چلوں آپ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور کہا جاؤ تم آزاد ہو۔

علی بن محمد منصور اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری مسجد کے اندر حلقہ احباب میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص کی ڈاڑھی میں کوئی گندی چیز لگی ہوئی تھی اس نے وہ گندگی ڈاڑھی سے نکال کر مسجد کے فرش پر پھینک دی۔ علی بن محمد کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ امام بخاری نے لوگوں کی نظریں بچا کر چپکے سے وہ گندگی اپنی آستین میں اٹھا کر رکھ لی اور بعد میں لوگوں کے جانے کے بعد وہ گندگی مسجد کے باہر پھینک دی اس طرح امام بخاری نے مسجد کے فرش کو بھی گندگی سے صاف کیا اور اس شخص کو بھی بر سر مجلس شرمندگی سے بچا لیا۔[1]

امام بخاری بے حد صابر وشاکر تھے اور اپنی ذات کا انتقام بالکل نہیں لیتے تھے۔ ان کے شیوخ میں سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے نیشاپور میں الفاظ قرآن کو غیر مخلوق نہ کہنے پر امام بخاری کے خلاف محاذ قائم کر دیا اور امام بخاری کے درس پر پابندی لگا دی اور بر سر عام کہہ دیا کہ بخاری اس شہر میں نہیں رہ سکتے جس کی وجہ سے امام بخاری نیشاپور چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ذہلی کی اس بدسلوکی سے امام مسلم اس قدر برہم ہوئے کہ انہوں نے وہ تمام احادیث جو ذہلی سے املاء کی تھیں ایک بنڈل میں باندھ کر واپس ذہلی کو بھجوا دیں۔ لیکن امام بخاری نے ذہلی کی روایت کو نہیں چھوڑا اور صحیح بخاری میں ذہلی کی روایت کو برقرار رکھا البتہ پورا نام ذکر کرنے کی بجائے یا فقط محمد لکھتے ہیں یا اس کے دادا کی طرف نسبت کر کے محمد بن خالد لکھتے کسی نے اس اجمال کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ ذہلی مجھ پر جرح کرتا ہے اگر میں اس کا نام صراحۃً ذکر کروں تو وہ متعین ہو جائے گا اور لوگ سمجھیں گے کہ میں اپنے جارح کی تعدیل کر رہا ہوں اور اس سے میری صداقت اور عدالت پر حرف آئے گا جس کا اثر میری روایت پر پڑے گا۔

امام بخاری کا فقہی مسلک

امام بخاری کے اپنے کلام میں اس بات کی کوئی تصریح نہیں ہے کہ ان کا فقہی مسلک کیا تھا البتہ جامع صحیح میں امام بخاری ایسی احادیث بکثرت لائے ہیں جو مسلک شافعی کی موید ہیں اور غالباً اسی بنا پر بعض مشاہیر علماء نے ان کو امام شافعی کا مقلد گردانا ہے چنانچہ امام قسطلانی تاج الدین سبکی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:۔

وقد ذکرہ ابو عاصم فی طبقات اصحابنا — ابو عاصم نے امام بخاری کو ہمارے طبقات شافعیہ

---

[1] سیرت کے یہ تمام واقعات صدی الساری (ج ۲ ص ۴-۲۵۲) سے لیے گئے ہیں۔

Marfat.com

الشافعية [1]

اور تاج الدین سبکی امام بخاری کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

وسمع بمكّة عن الحميدي وعليه تفقه عن الشافعي [2]

یعنی امام بخاری نے مکہ میں حمیدی سے سماع کیا اور انہیں سے فقہ شافعی پڑھی۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:۔

ذكر ابو عاصم العبادي اباعبد الله في كتابه الطبقات وقال سمع من الزعفراني وابي ثور والكرابيسي قلت وتفقه على الحميدي وكلهم من اصحاب الشافعي [3]

ابو عاصم عبادی نے امام بخاری کا ذکر اپنی کتاب طبقات شافعیہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام بخاری نے زعفرانی ابو ثور اور کرابیسی سے سماع کیا ہے اور میں کہتا ہوں انہوں نے حمیدی سے فقہ پڑھی ہے اور یہ سب امام شافعی کے شاگرد تھے۔

امام تاج الدین سبکی نے یہ تمام ثبوت حافظ ابو عاصم کے اس قول کو تقویت پہنچانے کے لیے ذکر کیے ہیں کہ امام بخاری شافعی المذہب تھے۔ حافظ ابو عاصم ۳۵۶ھ میں یعنی امام بخاری کے وصال کے ٹھیک ایک سو ایک سال بعد پیدا ہوئے ان کا زمانہ امام بخاری کے بہت قریب تھا اس لیے ان کی بات پر اعتماد کرنے کی وجوہ ہیں۔

اور نواب صدیق حسن بھوپالی مدینۃ العلوم سے نقل کر کے لکھتے ہیں:۔

ولنذكر بعد ذلك نبذا من ائمة الشافعية ليكون الكتب كامل الطرفين حائز الشرفين وهؤلاء صنفان احدهما من تشرف بصحبته الامام الشافعي والاخر من تلاهم من الائمة اما الاوّل فمنهم احمد الخلال، ابو جعفر البغدادي واما الصنف الثاني فمنهم محمد بن ادريس ابو حاتم الرازي ومحمد بن اسمٰعيل البخاري ومحمد بن علي الحكيم ترمذي [4]۔

اور ہمیں چاہیے کہ اب کچھ آئمہ شافعیہ کا تذکرہ کریں تاکہ ہماری کتاب حنفی اور شافعی دونوں طرفوں کی جامع ہو جائے اور آئمہ شافعیہ دو قسم پر ہیں ایک وہ جو امام شافعی کی صحبت سے شرف ہیں جیسے احمد خلال اور ابو جعفر بغدادی، دوسری قسم کے آئمہ شافعیہ وہ ہیں جیسے محمد بن ادریس رازی محمد بن اسماعیل البخاری اور حکیم ترمذی۔

ان ٹھوس حوالجات کے پیش نظر امت کی اکثریت اس طرف گئی ہے کہ امام بخاری شافعی المذہب تھے۔

---

[1] ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۶

[2] امام تاج الدین السبکی المتوفی ۷۷۱ھ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۲ ص ۳

[3] امام تاج الدین السبکی المتوفی ۷۷۱ھ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۲ ص ۴

[4] نواب صدیق حسن بھوپالی المتوفی ابجد العلوم ص ۸۱۱

Marfat.com

بہرحال امام بخاری شافعی ہونے کی تقدیر پر بھی محض مقلد نہیں تھے بلکہ مجتہد فی المسائل تھے اور طبقات فقہاء میں تیسرے درجے پر فائز تھے یہی وجہ ہے کہ وہ بعض مسائل میں امام شافعی سے اختلاف کرتے ہیں اور ان مسائل میں خود اجتہاد کرتے ہیں۔ اسی لیے اہل علم کے نزدیک امام بخاری کی شال شوافع میں ایسی ہے جیسے احناف میں امام ابوجعفر طحاوی کی۔

کلمات الثناء

امام بخاری کے علمی اور عملی کمالات اور ان کے فضائل و مناقب کا ان کے زمانہ کے تمام اہلِ فضل حضرات نے اعتراف کیا ہے۔ جن لوگوں نے آپ کی علمی اور عملی خدمات کو سراہا ان میں آپ کے مشائخ، معاصرین اور تلامذہ کی۔ ایک طویل فہرست ہے۔ اگر امام بخاری کے حق میں بیان کیے گئے تمام تعریفی کلمات کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ امام بخاری کی اس قدر مدح و ثناء کی گئی ہے کہ قرطاس و قلم ختم ہو سکتے ہیں لیکن ان کے مناقب کا بیان ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ وہ بحر ہے جو اپنا ساحل نہیں رکھتا۔

اساتذہ سے

امام بخاری کے استاذ ابو مصعب احمد بن ابی بکر نے کہا امام بخاری حدیث میں امام احمد بن حنبل سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں کسی شخص نے اس بات پر تعجب کیا تو انہوں نے کہا اگر تم امام مالک کو دیکھتے تو ان میں اور بخاری میں سرمو فرق نہ پاتے۔ امام بخاری کے ایک اور استاذ قتیبہ بن سعید نے کہا میرے پاس مشرق و مغرب سے بے شمار لوگ علم حدیث کی تحصیل کے لیے آئے لیکن ان میں بخاری جیسا کوئی نہ تھا۔ امام احمد بن حنبل نے کہا ارض خراسان نے آج تک بخاری کی نظیر نہیں پیدا کی۔ اسحاق بن راہویہ نے کہا بخاری سے احادیث روایت کرو اور ان کو لکھ لیا کرو۔ بلاریب اگر بخاری، حسن بصری کے زمانہ میں ہوتے تو وہ علم حدیث میں ان کی طرف رجوع کرتے۔

معاصرین سے

امام بخاری کے معاصرین میں سے دارمی نے کہا میں نے حجاز، شام اور عراق کے علماء دیکھے مگر بخاری جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اسحاق بن خزیمہ نے کہا اس آسمان کے نیچے محمد بن اسماعیل سے بڑھ کر کوئی عالم بالحدیث نہیں ہے۔ حاتم بن منصور نے کہا امام بخاری اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ایک آیت ہیں۔

تلامذہ سے

اور تلامذہ میں سے امام ترمذی نے کہا میں نے اسانید اور علل کے علم میں امام بخاری سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ امام مسلم نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ امام بخاری کا کوئی مماثل نہیں ہے اور سلیم بن مجاہد نے کہا میں نے ساٹھ سال سے امام بخاری جیسا کوئی شخص نہ علم میں دیکھا ہے نہ عمل میں[1]

تلامذہ کی تعداد

امام بخاری کے زمانہ میں بصرہ، بغداد، نیشاپور، سمرقند اور بخارا علوم اسلامیہ کے مرکز قرار دیے جاتے تھے ان شہروں میں امام بخاری بار ہا گئے اور بے حساب لوگوں کو احادیث املا کرائیں۔ بخارا سے لے کر حجاز تک امام بخاری کے تلامذہ کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ ملا علی قاری ہروی اور قسطلانی نے

---

[1] ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۲ ص ۲۵۴

Marfat.com

لکھا ہے کہ امام بخاری سے ایک لاکھ اشخاص نے روایت کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ عدد و شمار ان کے تلامذہ کا احصار کرنے سے قاصر ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام بخاری کے تلامذہ کا اجمالاً ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں امام بخاری کے مشائخ میں سے عبداللہ بن محمد مسندی، عبداللہ بن منیر، اسحاق بن احمد سرمادی اور محمد بن خلف بن تتیبہ نسان سے روایت کی ہے[1]

معاصرین میں سے ابوزرعۃ، ابوحاتم رازیان، ابراہیم حربی، ابوبکر بن ابی عاصم، موسیٰ بن ہارون جمال، محمد بن عبداللہ بن مطین، اسحاق بن احمد بن زیرک فارسی، محمد بن قتیبہ بخاری اور ابوبکر بن امین نے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

اکابرین میں سے حافظ صالح بن محمد، مسلم بن حجاج، ابوالفضل احمد بن سلمہ، ابوبکر بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن نصر مروزی ابوعبدالرحمٰن نسائی اور ابوعیسیٰ ترمذی نے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

جن لوگوں نے باقاعدہ شاگردی اختیار کی اور امام بخاری کا اعتماد حاصل کیا ان کے اسماء یہ ہیں:۔ عمر بن محمد بجیری، ابوبکر بن ابی الدنیا، ابوبکر بزار، حسین بن محمد بتائی، یعقوب بن یوسف بن اخرم، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، سہل بن شاذویہ بخاری، عبیداللہ بن واصل، قاسم بن زکریا مطرز، ابوقریش محمد بن جمعہ، محمد بن سلیمان باغندی، ابراہیم بن موسیٰ جوہری، علی بن عباس ابوحامد اعمشی، ابوبکر احمد بن محمد بن صدقہ بغدادی، اسحاق بن داؤد، حاشد بن اسماعیل بخاری، محمد بن عبداللہ بن جنید، محمد بن موسیٰ، جعفر بن محمد نیشاپوری، ابوبکر بن داؤد، ابوالقاسم بغوی، ابومحمد بن صاعد، محمد بن ہارون حضرمی، اور حسین بن عاملی بغدادی۔

تصانیف

امام بخاری کی زندگی کا اکثر حصہ احادیث کی تلاش میں شہر در شہر سفر میں گزرا ہے اور انہیں کسی ایک جگہ سکون سے بیٹھ کر کام کرنے کا موقعہ بہت کم ملا ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے خاطر خواہ تعداد میں تصانیف چھوڑی ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی اور دیگر حضرات نے جو امام بخاری کی تصانیف گنوائی ہیں وہ یہ ہیں:۔

۱۔ الجامع الصحیح۔ ۲۔ التاریخ الکبیر۔ ۳۔ التاریخ الاوسط۔ ۴۔ التاریخ الصغیر۔ ۵۔ کتاب الضعفا۔ ۶۔ کتاب الکنی۔ ۷۔ الادب المفرد۔ ۸۔ جزء رفع الیدین۔ ۹۔ جزء القراۃ خلف الامام۔ ۱۰۔ کتاب الاشربۃ۔ ۱۱۔ کتاب الہبہ۔ ۱۲۔ کتاب العلل۔ ۱۳۔ برالوالدین۔ ۱۴۔ الجامع الکبیر۔ ۱۵۔ التفسیر الکبیر۔ ۱۶۔ المسند الکبیر۔ ۱۷۔ خلق افعال العباد۔ ۱۸۔ قضایا الصحابہ والتابعین ۱۹۔ کتاب الوحدان۔ ۲۰۔ کتاب المبسوط۔ ۲۱۔ کتاب الفوائد۔ ۲۲۔ اسامی الصحابہ۔

خلق قرآن کا مناقشہ

۲۵۰ھ میں امام بخاری نے نیشاپور آنے کا پروگرام بنایا اس خبر کو سنتے ہی اہالیان نیشاپور میں فرحت و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اس زمانہ میں محمد بن یحییٰ ذہلی نیشاپور کی علمی ریاست کے والی تھے۔ محمد بن یحییٰ ذہلی نے شہر کے لوگوں کو امام بخاری کے استقبال کی تلقین کی چنانچہ لوگوں کے ایک انبوہ کثیر نے محمد بن یحییٰ کی قیادت میں شہر سے تین مرحلہ آگے جاکر امام بخاری کا استقبال کیا اور انتہائی تزک و احتشام سے امام بخاری کو شہر میں لے کر آئے۔ امام مسلم بن حجاج کہتے ہیں میں نے اس سے پہلے اتنا عظیم الشان استقبال نہ کسی عالم

[1] شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ ھدی الساری ج ۲ ص ۲۶۵

Marfat.com

کا دیکھا تھا نہ کسی حاکم کا۔

امام بخاری نے نیشاپور میں درس حدیث دینا شروع کیا ان کے درس میں ہر وقت اژدہام رہتا تھا اور بے حساب لوگ امام بخاری سے علم حدیث کا استفادہ کرتے تھے۔ بعض حاسدین کو امام بخاری کی شہرت اور مقبولیت بُری لگی اور انہوں نے محمد بن یحییٰ کو امام بخاری کا مخالف بنا دیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ محمد بن یحییٰ ذہلی قرآن کریم کے الفاظ کو بھی قدیم مانتے تھے۔ اس پر بڑی شدت سے قائم تھے کسی شخص نے جا کر امام بخاری سے پوچھا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق امام بخاری ٹالتے رہے جب اس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے کہا:۔ القرآن کلام اللہ غیر مخلوق اس نے پھر اصرار کیا قرآن کے الفاظ کا حکم بتلائیے تو آپ نے کہا:۔ افعالنا مخلوقۃ والفاظنا من افعالنا۔ (ہمارے افعال مخلوق ہیں اور الفاظ بھی ہمارے افعال ہیں) بس پھر کیا تھا شور مچ گیا کہ امام بخاری الفاظ قرآن کو مخلوق مانتے ہیں جب ذہلی تک یہ خبر پہنچی تو وہ تمام عنایات منقطع کر کے یکسر مخالف ہو گئے اور اعلان کر دیا کہ بخاری کے درس میں کوئی شخص نہ جائے۔ چنانچہ مسلم بن حجاج کے سوا تمام لوگوں نے امام بخاری کے درس میں جانا بند کر دیا۔ آخر کار جب امام بخاری اہل نیشاپور سے مایوس ہو گئے تو آپ نے نیشاپور سے بخارا کی طرف روانگی کا قصد کر لیا۔[1]

وطن کو واپسی

جب اہلِ وطن کو معلوم ہوا کہ امام بخاری وطن واپس لوٹ رہے ہیں تو انہیں بے حد خوشی ہوئی۔ انہوں نے بخارا سے کئی منزل پہلے امام بخاری کی پیشوائی کے لیے خیمے نصب کر دیے اور بڑے تزک و احتشام اور شان و شکوہ سے امام بخاری کو شہر لے کر آئے۔ امام بخاری نے بخارا میں درس قائم کر دیا اور اطمینان سے پڑھانے میں مصروف ہو گئے۔

حاسدین نے یہاں بھی امام بخاری کا پیچھا نہ چھوڑا وہ خلافت عباسیہ کے نائب خالد بن احمد ذہلی والی بخارا کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ امام بخاری سے کہیے کہ وہ آپ کے صاحبزادے کو گھر آ کر پڑھایا کریں جب والی بخارا نے امام بخاری سے یہ فرمائش کی تو آپ نے فرمایا میں علم کو سلاطین کے دروازے پر لے جا کر ذلیل کرنا نہیں چاہتا۔ جس شخص کو پڑھنے کی ضرورت ہے اس کو میرے درس میں آنا چاہیے۔ والی بخارا نے کہا اگر میرا لڑکا درس میں آئے تو وہ عام لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر نہیں پڑھے گا آپ کو اسے علیحدہ پڑھانا ہو گا۔ امام بخاری نے جواب دیا میں کسی شخص کو احادیث رسول کی سماعت سے روک نہیں سکتا۔ یہ جواب سن کر حاکم ناراض ہو گیا اور اس نے ابن الوقت علماء سے امام بخاری کے خلاف فتویٰ حاصل کر کے انہیں شہر سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

امام بخاری اپنے وطن میں آ کر بے وطن ہونے پر بہت آزردہ ہوئے۔ ابھی ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ خلیفہ نے والی بخارا خالد بن احمد ذہلی کو معزول کر دیا اور اسے گدھے پر سوار کرا کے محل سے نکالا گیا اور قید خانہ میں بند کر دیا گیا جہاں وہ انتہائی ذلت اور رسوائی سے چند دن گزارنے کے بعد ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح جن لوگوں نے امیر بخارا کی معاونت

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۲ ص ۲۶۲

Marfat.com

کی تھی وہ سب مختلف بلاؤں میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو گئے[1]

وصال بخارا سے واپس ہونے کے بعد امام بخاری نے سمرقند جانے کا قصد کیا۔ ابھی سمرقند سے کئی منزل دور تھے تو آپ کو اطلاع ملی کہ اہلِ سمرقند میں آپ کے بارے میں دو آرا ہو گئی ہیں یہ سن کر آپ وہیں راستہ میں خرتنگ نامی ایک بستی میں رک گئے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کی۔ اے خدا یہ زمین اپنی وسعت کے باوجود مجھ پہ تنگ ہوتی جا رہی ہے مجھے اپنے پاس واپس بلا لے۔ اس دعا کے بعد آپ بیمار پڑ گئے۔ اس اثنا میں اہلِ سمرقند نے بلانے کے لیے آپ کے پاس قاصد بھیجا آپ جانے کے لیے تیار ہوئے مگر طاقت نے ساتھ نہ دیا۔ چند دعائیں پڑھیں اور لیٹ گئے۔ جسم سے پسینہ بہنا شروع ہوا۔ ابھی وہ پسینہ خشک نہ ہوا تھا کہ آپ نے جان، جان آفرین کے سپرد کر دی اور اس طرح یکم شوال ۲۵۶ھ کو باسٹھ سال کی زندگی گزار کر رات کے وقت علم و فضل کا وہ عظیم آفتاب غروب ہو گیا جس کے علم و عمل کی روشنی سے سمرقند، بخارا، بغداد اور نیشاپور کے بے شمار عوام و خواص اپنے دل و دماغ کو منور کر رہے تھے[2]

بارگاہ رسالت میں مقبولیت امام بخاری نے ساری عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ کی تلاش آپ کے اقوال کی تتبع اور آپ کی احادیث کی خدمت میں گزاری۔ ان کی زندگی کا ایک ایک عمل متابعت رسول کا مظہر تھا۔ وراق کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ امام بخاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے جا رہے ہیں اور حضور جس جگہ قدم رکھتے ہیں امام بخاری بھی بعد میں وہیں قدم رکھتے ہیں[3]

فربزی کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کسی جگہ جا رہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں جا رہے ہو میں نے عرض کیا محمد بن اسماعیل کے پاس۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے جا کر میرا سلام کہنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عنایات جس طرح زندگی میں امام بخاری کے شامل حال تھیں اسی طرح وصال کے بعد بھی یہ توجہات ان پر سایہ فگن رہیں۔ چنانچہ عبدالواحد بن آدم طواویسی کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جماعت صحابہ کے ساتھ ایک جگہ کھڑے ہوئے ہیں میں نے پوچھا حضور کس کا انتظار ہے فرمایا بخاری کا۔ طواویسی کہتے ہیں چند دن بعد مجھے امام بخاری کے وصال کی خبر پہنچی میں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ امام بخاری کا اسی رات انتقال ہوا تھا جس رات میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی۔

مزار بخاری کی برکات امام بخاری کی نماز جنازہ کے بعد جب ان کی قبر پر مٹی ڈالی گئی تو مدت مدید تک اس مٹی سے مشک کی مہک آتی رہی۔ اور عرصہ دراز تک لوگ دور دور سے آ کر امام بخاری

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۲ ص ۲۶۵

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۲ ص ۲۶۶

[3] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ — ھدی الساری ج ۲ ص ۲۶۲

Marfat.com

کی قبر کی مٹی کو بطور تبرک لے جاتے رہے[1]

ابو الفتح سمرقندی بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری کے وصال کے دو سو سال بعد سمرقند میں خشک سالی کی وجہ سے قحط نمودار ہو گیا لوگوں نے بارہا نماز استسقاء پڑھی، دعائیں مانگیں مگر بارش نہ ہوئی پھر ایک مرد صالح قاضی شہر کے پاس گیا اور اس کو مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری کی قبر پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگو شاید اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرے۔ قاضی شہر نے یہ مشورہ قبول کر لیا اور شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری کی قبر پر حاضر ہوا لوگوں نے وہاں گریہ وزاری کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ سے نہایت خضوع و خشوع سے دعا مانگی اور امام بخاری سے قبولیت دعا کے لیے سفارش کی درخواست کی اسی وقت آسمان پر بادل اُمڈ آئے اور سات دن لگاتار اس قدر بارش ہوتی رہی کہ لوگوں کے لیے خرتنگ سے سمرقند پہنچنا مشکل ہو گیا[2]

حرفِ آخر

امام بخاری عالم و فاضل عابد و زاہد اور فیاض و جواد تھے۔ ان کا چہرہ ہمیشہ خوف الٰہی سے زرد اور محبتِ رسول سے روشن رہتا تھا۔ ان کے فیضان کا جو سلسلہ ان کی زندگی میں قائم ہوا تھا وہ آج تک نہیں ٹوٹا اور آج امت مسلمہ دین کے جن احکام سے واقف ہے ان میں امام بخاری کی خدمات کا بہت بڑا حصہ ہے انہوں نے رسول اللہ کی احادیث کی اشاعت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے ذکر کو دنیا میں پھیلا دیا اور حق یہ ہے کہ جب تک مدارس اور مکاتب میں قیل و قال رسول کی محفل سجی رہے گی آسمان رحمت سے بخاری کی قبر پر انوار و تجلیات کی بارش ہوتی رہے گی۔

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۲ ص ۲۶۶

[2] شہاب الدین احمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۹

Marfat.com

صحیح بخاری

امام بخاری کی تصانیف یوں تو بیس سے زیادہ ہیں لیکن جو عظمت، شہرت اور مقبولیت صحیح بخاری کے حصہ میں آئی وہ اور کسی کتاب کو حاصل نہ ہو سکی بلکہ حق یہ ہے کہ تمام امہات کتب حدیث میں جو مقام صحیح بخاری کو حاصل ہوا وہ اور کسی کتاب نے نہیں پایا۔ نیز علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری سے زیادہ کوئی صحیح کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے۔ امام شافعی نے موطأ امام مالک کو صحیح ترین کتاب قرار دیا تھا لیکن وہ صحیح بخاری کی تصنیف سے پہلے کی بات تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ صحیح بخاری کے منظر وجود میں آنے کے بعد متقدمین کی تمام کتابیں پس منظر میں چلی گئیں۔

متاخرین کی کتابوں میں صحیح مسلم نے بے شک بڑا نام کمایا بلکہ بعض مغاربہ نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح بھی دے ڈالی لیکن ان لوگوں کو جمہور کی موافقت حاصل نہ ہو سکی اور محققین نے دلائل و براہین سے ثابت کر دکھایا کہ مسلم کی احادیث کا درجہ صحت اور اتصال میں بخاری سے بہت کم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں جس قدر احادیث درج کی ہیں وہ سب امام بخاری کی توجہ اور عنایت کا ثمرہ ہیں اسی لیے دار قطنی نے کہہ دیا کہ اگر امام بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم سے کسی حدیث کا ظہور نہ ہوتا۔

سبب تالیف

عہد صحابہ و تابعین میں تدوین احادیث کا اہتمام نہیں تھا جس کی اصل وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کو اپنے ضبط صدر اور حافظہ پر قوی اعتماد تھا البتہ اتباع تابعین کے عہد میں تدوین حدیث کا عام رواج ہو چکا تھا اور متعدد جلیل القدر محدثین نے مجموعہ احادیث ترتیب دے رکھے تھے ان کتابوں میں امام ابو حنیفہ کی کتاب الآثار، امام مالک کی موطا، جامع سفیان ثوری، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق اور مسند احمد کی بہت شہرت تھی لیکن اس وقت تک حدیث کے موضوع پر جس قدر کتابیں معرض وجود میں آئی تھیں ان میں سے کسی کتاب میں بھی صرف احادیث صحیحہ لانے کا التزام نہیں کیا گیا تھا بلکہ ان میں شاذ، منکر، مدلس اور معلل ہر قسم کی روایات جمع کر دی گئی تھیں۔ اس وقت اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ ایک ایسا مجموعہ احادیث ترتیب دیا جائے جس میں صرف احادیث صحیحہ کو جمع کیا جائے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر امام بخاری کے استاد اسحاق بن راہویہ نے امام بخاری سے کہا کاش تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن کو اسانید صحیحہ کے ساتھ جمع کر لو تاکہ صحیح مجرد کا مجموعہ تیار ہو جائے۔

اسی زمانہ میں امام بخاری نے خواب دیکھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے پنکھا جھل کر مکھیاں اڑا رہے ہیں اس خواب کی تعبیر یہ بتائی گئی کہ امام بخاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب جھوٹی باتوں کو دور کریں گے۔ اس تعبیر کے بعد امام بخاری نے احادیث صحیحہ جمع کرنے کا پختہ عزم کر لیا[1] (حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری کی تالیف کے صرف یہی دو سبب تھے لیکن اگر نظر غائر سے صحیح بخاری کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ تالیف صحیح کا مقصد صرف جمع احادیث ہی نہیں بلکہ تراجم پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ہے۔ کیونکہ بسا اوقات امام بخاری ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں اور اس کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کرتے۔ مثلاً:۔ کتاب العلم میں ایک عنوان قائم کیا۔ باب العلم قبل القول والعمل لقول اللہ عز وجل فاعلم انہ لا الہ الا اللہ فبدئ بالعلم[1] اس باب کے تحت امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حدیث ذکر نہیں کی بلکہ ترجمۃ الباب پر صرف مذکورہ آیت سے استدلال کیا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالےٰ نے پہلے علم کا اور پھر لا الہ الا اللہ کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کتاب الزکوٰۃ میں ایک باب قائم کیا:۔ لا یقبل اللہ صدقۃ من غلول ولا یقبل الا من کسب طیب لقولہ تعالیٰ قول معروف ومغفرۃ خیر من صدقۃ یتبعھا اذیً واللہ غنی حلیم[2]

اس آیت کریمہ پر یہ باب ختم کر دیا گیا اور اس باب کے اثبات کے لیے امام بخاری کوئی حدیث نہیں لائے۔ بلکہ ترجمۃ الباب کو اس آیت کریمہ سے التزاماً ثابت کیا ہے کہ جب مال حلال سے صدقہ بھی بوجہ احسان مقبول نہیں ہے تو مال حرام سے دیا ہوا صدقہ کب قبول ہو سکتا ہے۔ ان شواہد سے معلوم ہوا کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصد صرف جمع احادیث ہی نہیں بلکہ مسائل فقہیہ میں اپنے مختار پر استدلال بھی ہے۔

استدلال علی المسائل کے علاوہ تالیف صحیح کی تیسری غرض احادیث سے مسائل کا استنباط ہے کیونکہ ایک حدیث کو امام بخاری متعدد جگہ لاتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایک حدیث کو انہوں نے سولہ سولہ مقامات پر ذکر کیا ہے اگر ان کا مقصد صرف احادیث صحیحہ کا جمع کرنا ہوتا تو وہ ایک بار حدیث کے ذکر کر دینے سے پورا ہو سکتا تھا اور جب وہ ایک حدیث کو مختلف ابواب کے تحت متعدد جگہ لاتے ہیں تو اس سے ان کا مقصد ان مسائل کا استنباط ہوتا ہے جن کے تحت وہ اس حدیث کو ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً ایک موقعہ پر بعض صحابہ نے عجلت کی وجہ سے پیروں کو دھونے کی بجائے فقط مسح کر لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا۔ ویل للاعقاب من النار اس حدیث کا امام بخاری نے دو جگہ ذکر کیا ہے ایک جگہ باب من رفع صوتہ بالعلم اور دوسری جگہ باب غسل الرجلین ولا یمسح علی القدمین کے تحت گویا اس حدیث سے امام بخاری نے دو مسئلوں کا استنباط کیا ایک بلند آواز سے علم کی بات کہنے کا دوسرے پیروں پر مسح کی عدم کفایت کا۔

بہر حال اس تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصود جمع احادیث کے علاوہ مسائل فقہیہ میں اپنے مختار پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ہے۔

تسمیہ امام بخاری نے اپنی صحیح کا نام الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھا لیکن عوام و خواص میں یہ کتاب صحیح بخاری کے نام سے مشہور ہو گئی۔ محدثین کی اصطلاح میں جامع، حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں آٹھ مخصوص عنوانوں کے تحت احادیث ذکر کی جائیں جو یہ ہیں:۔ سیر، تفسیر، آداب، عقائد، فتن، احکام

حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ ملا علی قاری المتوفی مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۱۳۔ [1] محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۱۹۴ھ الجامع الصحیح ج ۱ ص ۱۶
[2] محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ الجامع الصحیح ج ۱ ص ۱۸۹

Marfat.com

الشراط مناقب اور الصحیح کا مطلب ہے کہ اس مجموعہ کی تمام احادیث صحیح ہوں اور المختصر من امور رسول اللہ کا مفاد یہ ہے کہ اس کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال، صفات اور ایام سے متعلق احادیث لائی جائیں گی۔

ادب اور اہتمام

امام بخاری نے اپنی صحیح کا چھ لاکھ احادیث میں سے انتخاب کیا ہے حدیث شریف کو کتاب میں ذکر کرنے سے پہلے وہ غسل کرتے اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھتے پھر اس حدیث کی صحت کے بارے میں استخارہ کرتے اس کے بعد اس حدیث کو اپنی صحیح میں درج کرتے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب کو سولہ سال کی مدت میں مکمل کیا میں نے اس کتاب میں صرف صحیح احادیث شامل کی ہیں اور جن صحیح احادیث کو میں نے طوالت کی وجہ سے ترک کر دیا ہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح کا مسودہ مکہ، بصرہ اور بخارا میں تیار کیا اور اس کی تبییض مسجد حرام میں کی اور مدینہ منورہ میں روضہ شریفہ کے پہلو میں بیٹھ کر تراجم ابواب لکھے۔ امام بخاری کے شاگرد محمد بن ابی حاتم وراق کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے پوچھا، کیا آپ کو وہ تمام احادیث یاد ہیں جو آپ نے اپنی صحیح میں وارد کی ہیں امام بخاری نے فرمایا جامع صحیح کی کوئی حدیث مجھ سے مخفی نہیں ہے کیونکہ میں نے اس کو تین مرتبہ لکھا ہے[1]

تین مرتبہ تصنیف سے غالباً تسوید تبییض اور تنقیح مراد ہے اور صحیح بخاری کے نسخوں کا اختلاف بھی شاید اسی وجہ سے ہے بعض صوفیاء سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام بخاری نے مسودہ لکھا دوسری مرتبہ مبیضہ تیار کیا تیسری بار ہر حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا اور جس حدیث کے بارے میں بالمشافہ یا خواب کے ذریعہ حضور سے اجازت مل گئی اور اس کی صحت کا یقین کامل ہو گیا اس کو اپنی صحیح میں درج کر دیا۔[2]

مقبولیت

اللہ تعالیٰ نے امام بخاری کی صحیح کو بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی۔ قرآن کریم کے بعد جس کتاب پر سب سے زیادہ اعتماد کیا جاتا ہے وہ صحیح بخاری ہے۔ صحیح بخاری پر سب سے زیادہ کام کیا گیا۔ اس کی بے شمار شروح لکھی گئی ہیں اس کی تعلیقات، متابعات، شواہد اور رجال کی تحقیق پر الگ الگ کتابیں لکھی گئیں اور امام بخاری کے زمانہ سے لے کر آج تک تمام دینی مدارس میں انتہائی اہتمام اور شکوۃ کے ساتھ صحیح بخاری کا درس دیا جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جس طرح امام بخاری مقبول تھے اسی طرح ان کی صحیح بھی بارگاہ رسالت میں شرف پذیرائی رکھتی ہے۔ ابو زید مروزی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیت الحرام میں رکن اور مقام کے درمیان سویا ہوا تھا میں خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ حضور نے فرمایا ابو زید! شافعی کی کتابیں کب تک پڑھتے رہو گے میری کتاب کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے عرض کیا حضور آپ کی کتاب کون سی ہے فرمایا محمد بن اسماعیل کی جامع[3] اور انور شاہ کشمیری بیان کرتے ہیں کہ امام عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ ساتھیوں کے

---

[1] حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۱ ص ۱۸

[2] شیخ عبدالحق المتوفی ۱۰۵۲ھ — اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۰

[3] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۱ ص ۲۶۲

Marfat.com

سے ایک حنفی تھا۔[1]

ابوجمرہ کہتے ہیں کہ عرفاء سے منقول ہے کہ اگر کسی مشکل میں صحیح بخاری کو پڑھا جائے تو وہ حل ہو جاتی ہے اور جس کشتی میں صحیح بخاری ہو وہ غرق نہیں ہوتی اور حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ خشک سالی میں صحیح بخاری کی قرأت سے بارش ہو جاتی ہے۔[2]

موضوع صحیح بخاری کا اصل موضوع احادیث مرفوعہ مسندہ ہیں اور انہیں احادیث کی صحت کا امام بخاری نے التزام کیا ہے۔ ان کے علاوہ جو تعلیقات، متابعات، شواہد، آثار صحابہ، اقوال تابعین اور آئمہ فقہ کے احکام ذکر کیے گئے ہیں وہ سب بالتبع ہیں اور اس ضمن میں جو احادیث ذکر کی ہیں وہ امام بخاری کے موضوع سے خارج ہیں اور نہ ہی ان کی صحت کا التزام کیا گیا ہے۔

اسلوب ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصد صرف جمع احادیث نہیں ہے بلکہ تراجم ابواب پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ان کا مقصود تھا۔ چنانچہ ترجمۃ الباب کے اثبات کے لیے وہ سب سے پہلے قرآن کریم کی آیت پیش کرتے ہیں۔ پھر کبھی اسی پر اکتفا کر لیتے ہیں اور بعض اوقات آثار صحابہ، اقوال تابعین اور ارشادات آئمہ فتویٰ سے اس کی تائید کرتے ہیں اس کے بعد اس باب کے تحت اپنی پوری سند کے ساتھ حدیث کی روایت کرتے ہیں اور کبھی سند معلق سے حدیث وارد کرتے ہیں اور کبھی بغیر سند کے حدیث ذکر کر دیتے ہیں۔

امام بخاری کبھی ایک باب کے تحت احادیث کثیرہ روایت کرتے ہیں اور کبھی صرف ایک حدیث ذکر کرتے ہیں۔ یہ اس صورت میں ہے جب انہیں ترجمۃ الباب کے لیے اپنی شرائط پر احادیث مل جائیں اور کبھی ترجمۃ الباب کے تحت کسی حدیث کا ذکر نہیں کرتے بلکہ کسی حدیث کے بعینہٖ الفاظ یا اس کے ہم معنی الفاظ کو عنوان باب بنا کر یہ اشارہ کرتے ہیں کہ اس عنوان کے تحت ان کی شرائط پر حدیث نہیں مل سکی اور عنوان باب کو الفاظ حدیث کے ساتھ تعبیر کر کے یہ اشارہ کرتے ہیں کہ یہ حدیث فی نفسہٖ لائق حجت ہے۔

کبھی امام بخاری ایک حدیث کو متعدد جگہ ذکر کرتے ہیں کہ اس سے ان کا مقصود اس حدیث سے ان متعدد مسائل کا استنباط ہوتا ہے جن سے متعلق ابواب کے تحت وہ اس حدیث کو ذکر کرتے ہیں۔

شرائط امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث وارد کرنے کی یہ شرط مقرر کی ہے کہ ان کے شیخ سے لے کر صحابی تک تمام راوی ثقہ اور متصل ہوں۔ ثقہ کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی مسلم، عادل، کامل الضبط والاتقان اور کثیر الملازمۃ مع الشیخ ہوں اگر راوی حدیث قلیل الملازمۃ مع الشیخ ہوں تو اس کی روایت بھی اخذ کر لیتے ہیں لیکن ایسے راویوں سے امام بخاری انتخاب کرتے ہیں استیعاب نہیں کرتے نیز ثقہ راویوں کے لیے یہ شرط بھی ہے کہ وہ اپنے

---

[1] شیخ محمد انور کشمیری المتوفی ۱۳۵۲ھ — فیض الباری ج ۱ ص ۲۰۴

[2] ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۱۴

Marfat.com

سے اوثق رواۃ کی مخالفت نہ کریں اور نہ ہی ان میں کوئی علت خفیہ قادحہ ہو[1]۔ اور متصل کا مطلب یہ ہے کہ ہر راوی یا تو اپنے شیخ سے سمعت یا حدثنا کے صیغہ کے ساتھ سماع حدیث کی تصریح کرے اور یا ایسا صیغہ لائے جو بظاہر سماع پر دلالت کرے۔ مثلاً عن فلاں یا ان فلانا قال اس دوسری شکل میں ضروری ہے کہ راوی کی مروی عنہ سے ملاقات ثابت ہو اور وہ راوی مدلس نہ ہو۔

امام بخاری کی شرط ملاقات پر امام مسلم نے اعتراض کیا کہ پھر امام بخاری کو چاہیے کہ وہ حدیث معنعن کو بالکل قبول نہ کریں کیونکہ لقاء کی شرط تیقن سماع کے لیے لگائی گئی ہے اور محض لقاء سے سماع لازم نہیں آتا۔ کیونکہ جائز ہے کہ ملاقات کے باوجود راوی نے مروی عنہ سے سماع نہ کیا ہو اس اعتراض کے دو جواب ہیں اول یہ کہ لقاء کے باوجود اگر سماع نہ ہو تو راوی مدلس ہوگا اور مفروض یہ ہے کہ راوی مدلس نہ ہو ثانی یہ کہ امام بخاری راوی اور مروی عنہ میں ملاقات کی شرط لگاتے ہیں اور امام مسلم معاصرت کی اور عدم سماع کا احتمال دونوں میں جاری ہوتا ہے اور بلا ریب ثبوت لقا کی شرط معاصرت کی شرط کی بنسبت سماع سے زیادہ قریب ہے۔

قاضی ابوبکر بن عربی نے بیان کیا ہے کہ امام بخاری کی شرط یہ ہے کہ اولاً حدیث کو دو صحابی روایت کریں یا پھر ہر ایک صحابی سے دو دو شخص روایت کریں۔ پھر ان میں سے ہر ایک سے دو دو شخص روایت کریں لیکن قاضی ابوبکر کا یہ قول صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں جو پہلی حدیث انما الاعمال بالنیات۔ درج کی ہے وہ صرف حضرت عمر سے مروی ہے اور حضرت عمر سے صرف علقمہ نے روایت کی اور علقمہ سے صرف محمد بن ابراہیم نے اور ان سے صرف یحییٰ بن سعید نے۔

تعلیقات اور ان کے اسباب واقسام

حدیث معلق اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں سند کے شروع سے رواۃ کو حذف کر دیا جائے خواہ بعض کو یا سب کو۔

صحیح بخاری میں احادیث معلقہ کی وافر مقدار ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ احادیث معلقہ میں سند ذکر نہ کرنے کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس حدیث کی سند پہلے گزر چکی ہوتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جس شیخ سے انہوں نے سماع کیا ہوتا ہے اس میں انہیں شک واقع ہو جاتا ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اس حدیث کا باقاعدہ سماع نہیں کیا ہوتا بلکہ شیخ سے دوران گفتگو ضمناً اس حدیث کا سماع حاصل ہوتا ہے۔

تعلیقات دو قسم کی ہیں ایک وہ ہیں جن کو امام بخاری نے دوسری جگہ موصولاً بیان کیا ہے دوسری وہ ہیں جن کو انہوں نے موصولاً بالکل ذکر نہیں کیا۔ قسم اول کی صحت یقینی ہے اور قسم دوم کی پھر دو قسمیں ہیں اول وہ تعلیقات ہیں جو امام بخاری کی شرائط کے مطابق نہیں ہیں۔ ان کی پھر دو قسمیں ہیں۔ اول وہ جن کو امام بخاری صیغہ جزم مثلاً قال یا ذکر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور ثانی وہ جن کو امام بخاری صیغہ تمریض مثلاً روی یا یذکر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ قسم اول میں بعض روایات کسی اور امام کی شرط پر، کبھی صحیح، کبھی حسن اور کبھی معمولی سے ضعف کی حامل ہوتی ہیں حسن صحیح کی مثال کتاب الطہارۃ

[1] علامہ طاہر بن صلاح الجزائری توجیہ النظر ص ۹۴

Marfat.com

کی یہ تعلیق ہے۔ وقال عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور حسن کی مثال بھی کتاب الطہارۃ کی یہ تعلیق ہے۔ قال بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ اللہ احق ان یستحیی منہ الناس ۔ اور قدرے ضعیف کی مثال کتاب الزکوٰۃ کی یہ تعلیق ہے۔ قال طاؤس قال معاذ بن جبل لاھل الیمن ایتونی بعوض ثیاب خمیص اولبس فی الصدقۃ مکان الشعیر والذرۃ اھون علیکم وخیر لاصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث میں ضعف یہ ہے کہ طاؤس کا معاذ سے سماع ثابت نہیں ہے مگر یہ ضعف معمولی ہے کیونکہ طاؤس تک اسناد صحیح ہے۔

اور جن تعلیقات کو امام بخاری نے صیغہ تمریض کے ساتھ ذکر کیا ہے ان کی پانچ قسمیں ہیں اول وہ جو امام بخاری کی شرط پر صحیح ہیں ثانی وہ جو غیر کی شرط پر صحیح ہیں ثالث حسن رابع ضعیف مع المویدا ور خامس ایسی ضعیف جس کا کوئی موید نہیں ہے اول کی مثال کتاب الطب کی یہ تعلیق ہے :۔ ویذکر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرقی بفاتحۃ الکتاب یہ سند صحیح ہے اور اس کو امام بخاری نے خود دوسری جگہ سند موصول کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ثانی کی مثال کتاب الصلوٰۃ کی یہ تعلیق ہے :۔ ویذکر عن عبد اللہ بن سائب قال قراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون فی صلوٰۃ الصبح حتی اذا جاء ذکر موسیٰ وھارون اخذتہ سلعۃ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور انہوں نے اس کا اپنی صحیح میں اخراج بھی کیا ہے اور ثالث کی مثال کتاب البیوع کی یہ تعلیق ہے :۔ ویذکر عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا بعت فکل واذا ابتعت فاکتل یہ حدیث حسن ہے اور اس کو دار قطنی نے روایت کیا ہے اور رابع کی مثال کتاب الوصایا کی یہ تعلیق ہے :۔ ویذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قضی بالدین قبل الوصیۃ ۔
اس حدیث کو امام ترمذی نے موصولاً روایت کیا ہے مگر اس کی سند میں ایک راوی ہے حارث اور وہ ضعیف ہے مگر یہ حدیث اہل علم کے قول کی وجہ سے تقویت پا گئی اور خامس کی مثال کتاب الصلوٰۃ کی یہ تعلیق ہے :۔ ویذکر عن ابی ھریرۃ رفعہ لایطوع الامام فی مکانہ۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے لیکن اس میں شدید ضعف ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے اور وہ ضعیف ہے اور اس کا شیخ الشیخ مجہول ہے اور اس ضعف کے لیے کوئی مقوی نہیں ہے۔

مذکور الصدر تفصیل سے یہ ظاہر ہو گیا کہ تعلیقات بخاری میں غیر صحیح احادیث بھی موجود ہیں اور اسی وجہ سے یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ امام بخاری کا یہ قول کیونکر درست ہوگا کہ میں نے اپنی اس جامع میں صرف صحیح احادیث مندرج کی ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے ان احادیث کی صحت کا التزام کیا ہے جن کو انہوں نے پوری سند کے ساتھ ترجمۃ الباب کے اثبات کے قصد سے ذکر کیا ہے اور تعلیقات چونکہ مکمل سند کے ساتھ نہیں ہوتیں اس لیے ان کے غیر صحیح ہونے سے جامع صحیح کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

مکررات امام بخاری کی صحیح میں اگرچہ بظاہر صورۃ تکرار بہت زیادہ ہے لیکن معنوی لحاظ سے اس کو تکرار نہیں کہا جا سکتا۔ جس کی متعدد وجوہ ہیں اس کی تحقیق کے وقت یہ امر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ تکرار کا تعلق

Marfat.com

متن اور سند دونوں کے ساتھ ہے متن کے لحاظ سے تو اس لیے تکرار نہیں ہے کہ امام بخاری جب ایک حدیث کو متعدد جگہ ذکر فرماتے ہیں تو اس سے ان کا مقصود متعدد مسائل کا استنباط ہوتا ہے وہ ایک حدیث کو ایک جگہ ایک عنوان کے تحت اور دوسری جگہ دوسرے عنوان کے تحت لاتے ہیں لہذا یہ لفظاً تکرار ہے معنی تکرار نہیں ہے اور سند کے لحاظ سے اس لیے تکرار نہیں ہے کہ وہ بعض اوقات ایک حدیث کو دو مختلف صحابہ سے دو جگہ روایت کرتے ہیں اور کبھی دو جگہ دو مختلف تابعیوں سے روایت کرتے ہیں کبھی تابعی کے دو شاگردوں سے روایت تبع تابعین کے دو شاگردوں سے روایت کرتے ہیں کبھی امام بخاری اپنے دو استاذوں سے کبھی اپنے استاذ کے دو استاذوں سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان مختلف طرق سے حدیث کی روایت سے امام بخاری کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ حدیث غرابت سے نکل جائے۔ نیز ایک حدیث کو بسا اوقات ایک راوی تمامہ ذکر کر دیتا ہے اور دوسرا اختصار کرتا ہے اور بعض مرتبہ ایک معنیٰ کو ایک راوی ایک لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور دوسرا کسی اور لفظ سے اور بعض دفعہ ایک راوی کسی حدیث کو ارسالاً روایت کرتا ہے اور دوسرا اسی کو اتصالاً روایت کرتا ہے اور کبھی ایک راوی ایک حدیث کو مرفوعاً روایت کرتا ہے اور دوسرا اسی کو موقوفاً بیان کرتا ہے اور کبھی ایک راوی کسی حدیث کو عنعنہ کے ساتھ روایت کرتا ہے اور دوسرا تصریح سماع کے ساتھ ایسی صورتوں میں امام بخاری توضیح مرام کی خاطر حدیث کو دونوں طریقوں سے روایت کر دیتے ہیں۔ پس ایک حدیث کو امام بخاری جب دوبارہ ذکر کرتے ہیں تو وہ متن یا سند سے متعلق اس نوع کے کسی نہ کسی مزید فائدہ پر مشتمل ہوتی ہے نیز ایک حدیث جب متعدد اسناد سے مروی ہو تو وہ محدثین کے نزدیک ایک حدیث نہیں بلکہ متعدد احادیث شمار ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے صحیح بخاری میں محض بظاہر اور برائے نام تکرار رہ جاتا ہے۔

تقطیع تقطیع حدیث کا مطلب ہے ایک حدیث کے اجزاء کو ابواب پر تقسیم کر دینا اس بارے میں اختلاف رہا ہے کہ تقطیع حدیث جائز ہے یا نہیں۔ بعض قدماء عدم جواز کے قائل تھے وہ کہتے تھے لایجوز تقطیع کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لیکن ابن صلاح لکھتے ہیں کہ تقطیع کے جواز کا قول منع کی بنسبت زیادہ صحت کے قریب[1] ہے اور امام بخاری، امام مالک اور اکثر محدثین جواز ہی کے قائل تھے

امام بخاری تقطیع حدیث اس وقت کرتے ہیں جب متن حدیث دو حکموں پر مشتمل ہو ایک حکم ایک باب کے تحت اور دوسرا حکم دوسرے باب کے تحت ذکر کرتے ہیں اور جب اس حدیث کے دوسرے جز کا ذکر کرتے ہیں تو سند بدل دیتے ہیں تاکہ ضمناً کثرت طرق کا فائدہ حاصل ہو جائے۔

بعض اوقات ایک حدیث بظاہر متعدد غیر مربوط جملوں پر مشتمل ہوتی ہے ایسی صورت میں امام بخاری ہر جملہ کو ایک مستقل باب کے تحت لاتے ہیں اور ان تمام جملوں کو یکجا کر کے ایک باب کے تحت ذکر کر دیتے ہیں۔

اختصار اختصار حدیث کا مطلب یہ ہے کہ متن حدیث کے کسی ایک جز کا ذکر کیا جائے اور باقی اجزاء کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اختصار حدیث صرف اس جگہ کیا ہے جہاں متن حدیث قول

---

[1] امام ابو عمرو عثمان بن عبدالرحمان المتوفی ۶۴۳ھ علوم الحدیث ص ۱۹۴

Marfat.com

صحابی ہو اور اس کا بعض حصہ حکماً مرفوع ہو ایسی صورت میں وہ متن کا مرفوع حصہ لے لیتے ہیں اور موقوف حصہ چھوڑ دیتے ہیں مثلاً انہوں نے ہزیل بن شرحبیل کی روایت ذکر کی عن عبد اللہ بن مسعود قال ان اھل الاسلام لا یسیبون وان اھل الجاھلیۃ کانوا یسیبون اور پوری روایت اس طرح ہے۔ جاء رجل ابی عبد اللہ بن مسعود فقال انی اعتقت عبدا لی سائبۃ ضمات وترک مالا ولم یدع وارثا فقال عبد اللہ ان اھل الاسلام لا یسیبون وان اھل الجاھلیۃ کانوا یسیبون ولی نعمتہ فلک میراثہ فان تاثمت وتحرجت فی شی فنحن نقبلہ منک ونجعلہ فی بیت المال حدیث کے جس حصہ کی امام بخاری نے روایت کی ہے وہ اپنے عموم کی وجہ سے حضور سے نقل کا مقتضی تھا اس وجہ سے اس کو حکماً مرفوع قرار دیا۔

تعداد مرویات

صحیح بخاری کی تعداد مرویات میں علماء کا اختلاف ہے۔ حافظ ابن صلاح کی تحقیق یہ ہے کہ صحیح کی کل احادیث کی تعداد سات ہزار دو سو پچھتر ہے اور حذف مکررات کے بعد یہ تعداد چار ہزار ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی کی تحقیق کے مطابق صحیح بخاری کی کل احادیث مسندہ بشمول مکررات سات ہزار تین سو ستانوے ہے اور جملہ معلقات کی تعداد ایک ہزار تین سو اکتالیس ہے اور جملہ متتابعات کی تعداد تین سو چوالیس ہے اور کل میزان نو ہزار بیاسی ہے۔ اور حذف مکررات کے بعد احادیث مرفوعہ کی تعداد دو ہزار چھ سو تیئیس[1] رہ جاتی ہے نیز امام بخاری کی جو احادیث اعلیٰ اسانید پر مشتمل ہیں وہ ثلاثیات ہیں اور ان کی تعداد بائیس ہے اور حذف مکررات کے بعد یہ تعداد سولہ رہ جاتی ہے۔

تراجم ابواب

صحیح بخاری کے تراجم ابواب اپنی دقت اور خفاء کے اعتبار سے مشہور ہیں۔ علامہ ابن خلدون نے کہا ہے کہ احادیث کی تراجم ابواب سے مطابقت۔ امام بخاری کا امت مسلمہ پر قرض ہے لیکن حق یہ ہے کہ علامہ بدرالدین عینی اور حافظ ابن حجر نے بڑی حد تک یہ قرض اتار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ بسا اوقات امام بخاری ترجمۃ الباب میں دو چیزوں کا ذکر کرتے ہیں اور حدیث میں فقط ایک کا ذکر ہوتا ہے ایسی صورت میں ترجمۃ کی حدیث سے دلالت تضمنی کے اعتبار سے مطابقت ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ترجمہ میں حکم عام ہوتا ہے اور حدیث میں کسی خاص صورت کا بیان ہوتا ہے اور کبھی حدیث متعدد امور کی متحمل ہوتی ہے اور ترجمہ میں ان محتملات میں کسی ایک کا تعین ہوتا ہے اور کبھی ترجمۃ الباب اور حدیث میں علت مشترکہ ہوتی ہے مثلاً امام بخاری نے ایک باب فی کم تقصر الصلوٰۃ کے عنوان سے قائم کیا اور اس کے تحت یہ حدیث لائے۔ عن ابن عمر لا تسافر المراۃ ثلاثۃ ایام الا مع ذی محرم۔ بظاہر ترجمہ اور حدیث میں کوئی مطابقت نہیں ہے۔ کیونکہ عنوان ہے کتنی مدت میں نماز قصر کی جائے اور حدیث میں عورت کو تین دن سے زیادہ بغیر محرم کے سفر سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کے مطابق سفر شرعی تین دن ہے لہٰذا نماز کی قصر میں بھی تین دن کی مسافت کا اعتبار ہوگا۔ ان تمام باریکیوں تک پہنچنے کے باوجود بعض ایسے مقامات ہیں جہاں ترجمۃ الباب کی حدیث سے مطابقت تمام فہم و ادراک سے باہر ہے۔ مثلاً ایک جگہ امام بخاری لکھتے ہیں۔ باب طول القیام فی صلوٰۃ اللیل۔

---

[1] علامہ طاہر بن صلاح الجزائری توجیہ النظر ص ۹۴

Marfat.com

اور اس کے تحت حدیث لائے ہیں عن حذیفہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام للتھجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک
اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے باب اذا فاتہ العید یصلی رکعتین وکذلک النساء ومن کان البیوت والقری۔
اور اس کے تحت یہ حدیث لائے ہیں۔ عن عائشۃ ان ابابکر دخل علیھا وعندھا جاریتان فی ایام منی تدفان وتضربان والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتھرھما ابوبکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجھہ فقال دعھما یا ابابکر فانھا ایام عید وتلک ایام منی پہلی مثال میں باب رات کو طویل قیام کا ہے اور حدیث میں مسواک کرنے کا ذکر ہے اور دوسری مثال میں باب نماز عید کی قضا کا ہے اور حدیث میں لڑکیوں کے دف بجانے کا ذکر ہے اس قسم کی صحیح بخاری میں کافی مثالیں ہیں اور ان کی مطابقت معلوم کرنا امت مسلمہ پر امام بخاری کا بہر حال قرض باقی ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ

ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ تمام علماء کے نزدیک صحیح بخاری کا مرتبہ کل کتب حدیث میں سب سے بلند و بالا ہے البتہ بعض مغاربہ نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی ہے اور حافظ ابو علی نیشاپوری نے کہا اس آسمان کے نیچے صحیح مسلم سے بڑھ کر کوئی حدیث کی کتاب نہیں ہے اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ کر لیا جائے۔

اہل علم حضرات پر مخفی نہیں ہے کہ حدیث صحیح کا رجوع اتصال، اتقان، رجال اور عدم شذوذ و عدم علل کی طرف ہوتا ہے۔ اتصال کے لحاظ سے دیکھیں تو صحیح بخاری کی احادیث کا اتصال زیادہ قوی ہے کیونکہ امام بخاری راوی اور مروی عنہ کی ملاقات کی شرط لگاتے ہیں اور امام مسلم صرف معاصرت کو کافی سمجھتے ہیں۔

اتقان رجال کے لحاظ سے دیکھیں تب بھی صحیح بخاری کی احادیث زیادہ قوی ہیں اولاً اس لیے کہ امام بخاری طبقہ ثانیہ یعنی قلیل الملازمۃ مع الشیخ سے روایات کا صرف انتخاب کرتے ہیں اور امام مسلم اس طبقہ سے تمام روایات کا استجلاب کرتے ہیں۔ ثانیاً اس وجہ سے کہ جن لوگوں سے روایت میں امام بخاری منفرد ہیں وہ چار سو تیس راوی ہیں جن میں سے اسی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اور امام مسلم جن لوگوں سے روایت میں منفرد ہیں وہ چھ سو بیس راوی ہیں جن میں سے ایک سو ساٹھ کو ضعیف شمار دیا گیا ہے۔ ثالثاً اس سبب سے کہ امام بخاری کے جن راویوں کو ضعیف قرار دیا گیا ہے ان میں سے اکثر امام بخاری کے بلا واسطہ استاذ ہیں اور وہ ان کے حالات سے اچھی طرح واقف تھے اور ان کی روایات کو جانچ اور پرکھ سکتے تھے۔ برخلاف امام مسلم کے کیونکہ ان کے جن راویوں پر جرح کی گئی ہے ان میں سے اکثر امام مسلم کے بالواسطہ استاذ ہیں اور ان کے لیے ان لوگوں کی روایات کو خود پرکھنے کا کوئی موقعہ نہ تھا رابعاً اس وجہ سے کہ امام بخاری نے ایسے راویوں سے بہت کم روایت کی ہے اور امام مسلم نے ان سے بہت زیادہ روایت کی ہے۔

اور عدم شذوذ اور عدم علل کے اعتبار سے ملاحظہ کریں تب بھی صحیح بخاری، صحیح مسلم پر فوقیت رکھتی ہے کیونکہ صحیح بخاری کی جن احادیث میں علت خفیہ قادحہ نکالی گئی ہے ان کی تعداد اسی ہے اور صحیح مسلم میں ایسی احادیث کی تعداد ایک سو تیس ہے۔

شروح

کتب حدیث میں سب سے زیادہ صحیح بخاری کی شروح لکھی گئی ہیں حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں

Marfat.com

سنہ ۱۰۱۲ھ تک بخاری کی پچاس سے زیادہ شرح گنوائی ہیں ان تمام کا ذکر تو یہاں دشوار ہے چند مشہور اور اہم شروح کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) اعلام السنن یہ امام ابوسلیمان حمد بن محمد الخطابی المتوفی ۳۸۸ھ کی تصنیف ہے اور یہ بخاری کی سب سے پہلی شرح ہے اس شرح میں عجیب وغریب نکات اور لطائف بیان کیے گئے ہیں۔

(۲) شرح البخاری یہ امام ابوالحسن علی بن خلف الغربی المالکی المتوفی ۴۴۹ھ کی شرح ہے جو ابن بطال کے نام سے مشہور ہیں اس شرح میں انہوں نے فقہ مالکی کو بیان کیا ہے اور بعد میں آنے والے شارحین میں سے بمشکل کوئی ایسا ہوگا جو ان کا ذکر نہ کرتا ہو۔

(۳) شرح البخاری یہ امام فخر الاسلام علی محمد البزدوی الحنفی المتوفی ۴۸۲ھ کی تالیف ہے اور نہایت مختصر شرح ہے۔

(۴) شرح البخاری یہ شرح قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن العربی المالکی المتوفی ۵۳۴ھ کی تالیف ہے۔

(۵) کتاب النجاح یہ شرح امام نجم الدین عمر بن النسفی الحنفی المتوفی ۵۳۷ھ کی تصنیف ہے یہ شرح حدیث کی روشنی میں مسائل حنفیہ کی تحقیق کے لیے بہترین کتاب ہے۔

(۶) شواہد التوضیح یہ شیخ جمال الدین محمد بن عبداللہ النحوی المتوفی ۶۷۲ھ کی تالیف ہے اس میں مشکل اعاریب نحویہ کی توضیح کی گئی ہے۔

(۷) التلویح یہ امام حافظ علاؤالدین مغلطائی الحنفی المتوفی ۷۹۲ھ کی تصنیف ہے یہ مبسوط شرح ہے اور اس میں تعلیقات پر بحث اور مشکل الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔

(۸) الکواکب الدراری یہ علامہ شمس الدین محمد بن یوسف بن علی الکرمانی المتوفی ۷۹۶ھ کی تصنیف ہے اس شرح کے شروح میں علم حدیث کی فضیلت اور امام بخاری کا مفصل ترجمہ ذکر کیا گیا ہے نیز الفاظ کے معانی لغویہ، اعاریب نحویہ، ضبط روایات، اسماء رجال اور القاب رواۃ بیان کیے گئے ہیں اور احادیث متعارضہ میں تطبیق دی گئی ہے بعد میں آنے والے اکثر شارحین نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

(۹) منح الباری یہ شرح علامہ مجدد الدین ابوطاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی الشیرازی المتوفی ۸۱۷ھ کی تصنیف ہے صرف ربع عبادات کی شرح بیس جلدوں میں کی گئی ہے اس سے آگے یہ شرح نہیں لکھی جا سکی۔ اس شرح میں محی الدین ابن عربی کی فتوحات مکیہ سے عبارات بہت زیادہ نقل کی گئی ہیں۔

(۱۰) مصابیح الجامع یہ علامہ بدرالدین محمد بن ابی بکر الدمامینی المتوفی ۸۲۸ھ کی شرح ہے یہ بادشاہ ہند احمد شاہ بن محمد بن مظفر کی فرمائش پر لکھی گئی تھی۔

Marfat.com

(۱۱) **فتح الباری** یہ شرح حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ کی تصنیف ہے۔ اس شرح کو صحیح بخاری کی عظیم ترین شروح میں سے شمار کیا جاتا ہے حافظ ابن حجر نے ۸۱۳ھ میں اس کی تصنیف شروع کی اور ۸۴۲ھ میں اس کو سترہ جلدوں میں مکمل کیا شرح کے علاوہ ایک ضخیم جلد میں اس کا مقدمہ لکھا جس کے دو جزو ہیں اور دس فصلوں پر مشتمل ہے مقدمہ میں امام بخاری کی مفصل سوانح، صحیح بخاری کی خصوصیات اور دیگر فوائد حدیثیہ بیان کیے گئے ہیں۔

اس شرح میں حافظ ابن حجر حدیث کی فنی حیثیت اور رجال پر گفتگو کرتے ہیں۔ مشکل الفاظ کی لغت، عنوان باب سے مناسبت۔ استنباط مسائل اور فقہ شافعی بیان کرتے ہیں۔ سوالات واردہ کے جوابات اور متعارض احادیث میں تطبیق دیتے ہیں جو حدیث متعدد بار آتی ہے اس کی شرح میں ان کا طریقہ یہ ہے کہ جس باب پر حدیث کی دلالت صراحۃ اور مطابقۃ ہوتی ہے وہاں اس کی مفصل شرح کرتے ہیں اور جن ابواب پر اس کی دلالت ضمناً یا تبع ہوتی ہے وہاں اجمال سے کام لیتے ہیں۔ بہر نوع یہ شرح متعدد خوبیوں کی حامل ہے اور اس کو قبول خاص و عام حاصل ہوا۔

(۱۲) **عمدۃ القاری** یہ شرح الشیخ الامام حافظ بدرالدین العینی المتوفی ۸۵۵ھ کی تصنیف ہے صحیح بخاری کی اس سے بہتر شرح آج تک نہیں لکھی گئی۔ حافظ بدرالدین عینی نے اس شرح کو ۸۲۱ھ میں لکھنا شروع کیا اور ۸۴۷ھ میں اس کو پچیس اجزاء میں مکمل کیا جو بارہ مجلدات پر مشتمل ہے۔

علامہ ابن حجر اور حافظ عینی میں معاصرانہ چشمک تھی علامہ عینی جامع مویدی میں برج شمالی پر بیٹھ کر درس حدیث دیا کرتے تھے۔ اس مسجد کا ایک منارہ بوسیدہ ہو چکا تھا اس کو تعمیر جدید کے لیے گرا دیا گیا اس موقعہ پر حافظ ابن حجر نے یہ اشعار کہے ؎

منارتہ تزھو بالحسن وبالزین
لجامع مولانا المؤید رونق
فلیس علی حسنی اضر من العین
تقول وقد مالت علیھا امھلوا

(جامع مرید بڑی بارونق ہے اس کا منارہ بہت حسین وجمیل تھا وہ جھکتے وقت زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ مجھے چھوڑ دو کیونکہ میرے حسن وجمال کے لیے اس نقصان دہ چیز نظر بد یا علامہ عینی ہیں، اس میں لفظ عین سے علامہ عینی کا توریہ کیا گیا ہے۔

علامہ عینی کو جب ان اشعار کا پتہ چلا تو انہوں نے حافظ ابن حجر کی طرف یہ اشعار لکھوا کر بھیجے ؎

منارۃ کعروس الحسن قد حلیت
وھدمھا بقضاء اللہ والقدر
قالوا اصیبت بعین قلت ذا غلط
ما افۃ الحجر الاخسۃ الحجد

(وہ منارہ دلہن کی طرح حسین اور خوبصورت تھا جس کا گرنا حقیقت میں قضاء قدر کے سبب سے تھا لوگوں نے کہا اس کو نظر لگ گئی لیکن اس کو گرانے کا سبب حجر (پتھر یا ابن حجر) کی خستہ حالی تھی، ان اشعار میں علامہ عینی نے جواباً حجر کے لفظ سے جواباً حجر کے لفظ سے ابن حجر کا کنایہ کیا ہے۔

جس زمانہ میں علامہ عینی شرح لکھ رہے تھے حافظ ابن حجر بھی لکھ رہے تھے اور وہ علامہ عینی سے پہلے لکھنا

Marfat.com

شروع کر چکے تھے برہان بن خضر نے حافظ ابن حجر کی اجازت سے ان کا مسودہ لیا اور علامہ عینی نے ان سے "مسودہ ماریتہ" مانگ لیا۔ حافظ عینی نے علامہ ابن حجر کے مسودہ کا مطالعہ کیا اور اپنی شرح میں اس کا ساتھ ساتھ رد لکھتے گئے جب یہ شرح مکمل ہو کر لوگوں کے سامنے آئی تو حافظ ابن حجر اور ان کے تلامذہ حیران رہ گئے۔ حافظ ابن حجر نے بعد میں علامہ عینی کے اعتراضات کے جواب میں انتقاض الاعتراض کے نام سے ایک کتاب لکھنی شروع کی لیکن عمر نے وفا نہ کی اور کتاب کی تکمیل سے پہلے ہی ابن حجر کا انتقال ہو گیا۔ بہرحال انہوں نے جتنی کتاب لکھی ہے اس میں بھی عینی کے اکثر اعتراض کے جوابات نہیں بن سکے۔

حافظ بدرالدین عینی اپنی شرح میں پہلے حدیث کی قرآن کریم سے مطابقت بیان کرتے ہیں پھر کتاب، ترجمۃ الباب اور حدیث سابق سے اس کی مناسبت بیان کرتے ہیں اس کے بعد رجال پر گفتگو کرتے ہیں اور جس صحابی سے حدیث مروی ہو اس کی مختصر سوانح لکھتے ہیں مواضع حدیث میں سے اس حدیث کی نوع بیان کرتے ہیں صحیح بخاری میں جن ابواب کے تحت وہ حدیث مکرر آتی ہے ان کا ذکر کرتے ہیں۔ امام بخاری کے علاوہ جن محدثین نے اپنی تصانیف میں اس حدیث کا اخراج کیا ہے ان کا بیان کرتے ہیں۔ پھر الفاظ حدیث کی لغت، اعراب، معانی، بیان اور بدیع کے اعتبار سے اس حدیث کی شرح کرتے ہیں۔ حدیث کا مورد اس سے مستنبط مسائل اور فوائد اور اس کے تحت مختلف فقہی مسالک بیان کرتے ہیں۔ امام اعظم کے مذہب کو دلائل سے ثابت کرتے ہیں اور جس جس مقام پر دیگر شراح اور بالخصوص ابن حجر سے اختلاف ہو اس کا رد کرتے ہیں۔

عینی کی ایک خاص خوبی جس میں وہ تمام شراح سے ممتاز ہیں یہ ہے کہ وہ حدیث کی شرح کو متعدد اجزاء اور ابحاث میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر مبحث سے پہلے اس کی ذیلی سرخی اور عنوان قائم کرتے ہیں جس کی وجہ سے اس کتاب سے استفادہ میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔

جو احادیث مکرر ہیں ان میں علامہ عینی کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی بار جس باب کے تحت وہ حدیث آتی ہے وہاں اس کی مفصل شرح کر دیتے ہیں اور بعد میں جب اس حدیث کا دوبارہ ذکر آتا ہے تو اس پر سرسری گفتگو کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ صحیح بخاری کی پہلی جلد کی علامہ عینی نے سولہ اجزاء میں شرح کی ہے اور دوسری جلد کی شرح باقی نو اجزاء میں پوری کر دی ہے۔

(۱۳) الکوثر الجاری

یہ احمد بن اسماعیل الکورانی الحنفی المتوفی ۸۹۳ھ کی شرح ہے اس کے شروع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی گئی ہے اس میں حل لغات اور ضبط اسماء رواۃ پر زور دیا گیا ہے اور حافظ ابن حجر اور کرمانی کا بالخصوص رد کیا گیا ہے۔

(۱۴) التوشیح علی الجامع الصحیح

یہ حافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ کی شرح ہے۔

(۱۵) ارشاد الساری

یہ شرح شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی الشافعی المتوفی ۹۲۳ھ کی تصنیف ہے۔ دس مجلدات پر مشتمل ہے کتاب کے شروع میں امام بخاری کی مفصل سوانح ذکر کی ہے اس شرح میں فتح الباری سے بہت زیادہ استفادہ کیا گیا ہے۔

سطور بالا میں جن شروح کا ذکر کیا گیا ہے حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں ان کے علاوہ اور بیسیوں شروح کا ذکر

Marfat.com

کیا ہے[۱]۔ یہ وہ شروح ہیں جو ۱۰۱۲ھ تک منصہ شہود پر آچکی تھیں۔ گیارھویں ہجری سے لے کر اب تک چار سو سال کے اس طویل عرصہ میں عربی، فارسی اور اردو زبان میں اور بہت سی شروح لکھی جا چکی ہیں اور ہنوز لکھی جا رہی ہیں اور جب تک اہل علم کے ہاتھوں میں قرطاس و قلم رہے گا صحیح بخاری کی احادیث کے فوائد اور نکات بیان ہوتے رہیں گے۔

مسامحات بخاری

امام بخاری بھی اپنے تمام تر علمی اور فنی کمالات کے باوجود انسان اور بشر تھے اس لیے صحیح بخاری کی تصنیف میں ان سے سہو، نسیان اور تسامح کا واقعہ ہو جانا کوئی امر مستبعد نہیں ہے اس کے برخلاف بعض وہ حضرات جو صحیح بخاری کو حرف آخر قرار دیتے ہیں ان کی رائے ہے کہ بخاری میں مندرج ہر ہر حدیث صحیح ہے اور سند اور متن کے بیان میں ان سے کسی جگہ غلطی نہیں ہوئی۔ ہماری رائے ان لوگوں سے بہرحال مختلف ہے۔ یہ صحیح ہے کہ صحیح بخاری میں دیگر تمام کتب حدیث کی بنسبت سب سے زیادہ صحیح احادیث ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ اس میں مندرج کوئی حدیث بھی ضعیف نہیں ہے۔

صحیح بخاری میں ایسے راویوں کی تعداد کافی زیادہ ہے جو جہمی، قدری، رافضی یا مرجیۂ عقائد کے حامل تھے اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایسے راوی بھی ہیں جو منکر الحدیث واہی اور وہمی تھے۔ چنانچہ ان تمام کی تفصیل حافظ ابن حجر عسقلانی نے ہدی الساری مقدمہ فتح الباری میں مہیا کی ہے لیکن ان کے مجروح اور مطعون راویوں کے بارے میں یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ ان راویوں پر جرح دوسرے لوگوں نے کی ہے امام بخاری کے نزدیک ان لوگوں پر جرح ثابت نہیں ہو سکی اس لیے انہوں نے ان کی احادیث کو اپنی صحیح میں وارد کیا ہے۔

یہ عذر اپنی جگہ صحیح ہے اگرچہ یہ لوگ دوسروں کے حق میں یہ جواب تسلیم نہیں کرتے) لیکن اب اس بات کو کیا کیا جائے کہ امام بخاری نے جن راویوں پر خود دوسری کتابوں میں جرح کی ہے صحیح بخاری میں ان سے بھی روایات لے آئے ہیں۔ اس قسم کے متعدد شواہد موجود ہیں ہم ان میں سے آپ کے سامنے چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

باب الاستنجا بالماء کے تحت امام بخاری نے ایک روایت اس سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔ حدثنا ابوسعید ھشام بن عبد الملک قال حدثنا شعبۃ عن ابی معاذ واسمہ عطا بن ابی میمونہ قال سمعت انس بن مالک یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے عطا بن ابی میمونہ اس کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں۔ عطا بن ابی میمونہ ابو معاذ مولیٰ انس، وقال یزید بن ھارون مولیٰ عمران بن حصین وکان من القدر (یعنی یہ شخص عقائد قدریہ کا حامل تھا)

اسی طرح انہوں نے کتاب المغازی میں ایک حدیث ذکر کی ہے۔ حدثنی عباس والولید قال حدثنی عبد الواحد عن ایوب بن عائز قال حدثنا قیس بن مسلم قال سمعت طارق بن شھاب یقول حدثنی ابوموسی الاشعری قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث[۳]

اس حدیث میں ایک راوی ہے ایوب بن عائز اس کو بھی انہوں

---

[۱] حاجی خلیفہ کاتب چلپی المتوفی ۱۰۶۷ھ — کشف الظنون ج ۱ ص ۵۴۵ تا ۵۵۴

[۲] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۷

[۳] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — کتاب الضعفاء الصغیر ص ۱۷۱

[۴] آئندہ صفحہ۔

Marfat.com

نے کتاب الضعفاء میں درج کیا ہے اور فرماتے ہیں:۔ ایوب بن عائذ الطای کان یری الارجاء [1] (یہ شخص مرجیہ عقائد کا حامل تھا)۔

حافظ ذہبی ایوب بن عائذ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:۔

وکان من المرجئة قال له البخاری واوده فی الضعفاء لارجائه والعجب من البخاری یغمزه وقد احتج به [2]۔

امام بخاری نے ایوب بن عائذ کو مرجیہ قرار دے کر اسکا ضعفاء میں شمار کیا ہے اور حیرت ہے کہ اس کو ضعیف قرار دے کر پھر اس سے استدلال کرتے ہیں

اسماعیل بن ابان کوفی ایک راوی ہے اس کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں:۔

اسمٰعیل بن ابان عن هشام بن عروة متروك الحدیث کنیته ابو اسحٰق کوفی [3]

اسماعیل بن ابان جو ہشام بن عروہ سے روایت کرتا ہے متروک الحدیث ہے۔

اس متروک الحدیث راوی سے امام بخاری نے اپنی صحیح میں متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ چنانچہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں:۔ اسمٰعیل بن ابان الوراق الکوفی احد شیوخ البخاری ولم یکثر عنه [4]۔ اسماعیل بن ابان امام بخاری کے استاذ ہیں اور امام بخاری نے ان سے بہت زیادہ احادیث روایت نہیں کی ہیں)

ان کے علاوہ زبیر بن محمد التیمی، سعید بن عروہ، عبداللہ بن ابی لبید، عبدالملک بن امین عبدالوارث بن سعید، عطا بن السائب بن یزید کھمس بن منہال یہ تمام ضعیف راوی ہیں اور کتاب الضعفا میں امام بخاری نے ان کے ضعف کی تصریح کی ہے اس کے باوجود صحیح بخاری میں ان لوگوں کی روایات کو درج کیا ہے۔

بیان سند میں تسامح

ضعیف لوگوں سے روایت کے علاوہ کبھی امام بخاری سے سند میں راویوں کے نام کے سلسلے میں بھی خطا واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ امام بخاری نے اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة کے تحت ایک حدیث اس سند کے ساتھ وارد کی ہے۔ حدثنا عبد العزیز بن عبداللہ قال حدثنا ابراهیم بن سعد عن ابیه عن حفص بن عاصم عن عبداللہ بن مالك بن بجینه قال الخ [5]

اس سند کے بیان میں امام بخاری سے دو غلطیاں واقع ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ بحینہ عبداللہ کی والدہ کا نام ہے نہ کہ مالک کی۔ اور امام بخاری نے اس کو مالک کی والدہ قرار دیا ہے دوسری یہ کہ آگے چل کر فرماتے ہیں:۔ سمعت رجلا من الانصار یقال له مالك بن بجینه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رای رجلا الحدیث اس حدیث کو انہوں نے مالک سے روایت کیا ہے

---

[1] صفحہ سابقہ۔ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۲۳

[2] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — کتاب الضعفا الصغیر ص ۲۵۳

[3] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۵۲

[4] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۲ ص ۱۵۱

[5] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۷۲

[6] امام محمد بن اسماعیل البخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۹۱

Marfat.com

حالانکہ یہ حدیث مالک کے بیٹے عبداللہ بن مالک سے مروی ہے۔ مالک تو مشرف بہ اسلام بھی نہیں ہوئے تھے مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اس سند کو بیان کیا ہے لیکن ان کی سند میں یہ غلطیاں نہیں ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:۔

الوهم فيه موضعين احدهما ان بجينه والدة عبدالله لامالك وثانيهما ان الصحبة والرواية لعبد الله لالمالك۔ (فتح الباری ج ۱ ص ۲۹)

اس روایت میں دو جگہ وہم ہے اول یہ کہ بجینہ عبداللہ کی والدہ ہے نہ کہ مالک کی ثانی یہ کہ صحابی اور راوی عبداللہ ہیں نہ کہ مالک۔

متن حدیث میں تسامح

سند حدیث کے علاوہ نفس حدیث کے متن میں بھی امام بخاری سے کافی تسامح واقع ہوئے۔ سطور ذیل میں ان میں سے بعض غلطیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) کتاب الزکوٰۃ میں امام بخاری نے ایک حدیث وارد کی ہے۔

عن عائشة ان بعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم قلن للنبی صلی الله علیه وسلم قلن للنبی صلی الله علیه وسلم ایننا اسرع بك لحوقا قال اطولكن يدا فاخذوا قصبة يذرعونها فكانت سودة اطولهن يدا فعلمنا بعد انما كانت طول يدها الصدقة وكانت اسرعنا لحوقا به صلی الله علیه وسلم وكانت تحب الصدقة [1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے آپ سے عرض کیا کہ حضور آپ کی ازواج میں سے کون سب سے پہلے آپ کے ساتھ واصل ہوگی فرمایا جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے یہ سن کر سب اپنے اپنے ہاتھ ماپنے لگیں اور ان میں لمبے ہاتھ سودہ کے تھے اور بعد میں ہم کو معلوم ہوا کہ ہاتھوں کی لمبائی سے صدقہ مراد ہے اور سودہ کا سب سے پہلے انتقال ہوا اور وہ صدقہ سے محبت رکھتی تھیں۔

اس حدیث کے جملہ کانت اسرعنا لحوقا بہ میں کانت کی ضمیر سودہ کی طرف راجع ہے جس کا مفاد یہی ہے کہ آپ کے بعد ازواج میں سب سے پہلے سودہ کا وصال ہوا اور یہ بات تمام اصحاب سیر اور ارباب تاریخ کی شہادت سے قطعاً باطل ہے کیونکہ آپ کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش کا ۲۰ھ میں وصال ہوا اور حضرت سودہ کا وصال تو اس کے بہت بعد ۵۴ھ میں ہوا ہے[2]۔ اس حدیث میں راوی سے زینب کا لفظ چھوٹ گیا ہے۔ عبارت یوں ہونی چاہیے تھی۔ وكانت زينب اسرع لحوقا به صحیح مسلم میں یہ جملہ اس طرح ہے۔ وكانت زينب اطول يدا لانها كانت تعمل وتتصدق۔ بہرحال یہ امام بخاری کا کام تھا کہ وہ اس راوی کی روایت کو اپنی صحیح میں درج کرتے۔ جس کی روایت میں یہ تاریخی غلطی نہیں ہوئی جیسا کہ امام مسلم نے کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی ایک طویل

---

[1] محمد بن اسماعیل البخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۹۱

[2] علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۸ ص ۲۸۲

Marfat.com

بحث کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس روایت میں ابو عوانہ کو وہم ہوا ہے (فتح الباری ۴ ص ۲۰)

(۲) باب احداد المراۃ علی غیر زوجہا کے تحت امام بخاری نے یہ حدیث وارد کی ہیں۔

عن زینب بنت ابی سلمۃ قالت لما جآء نعی ابی سفیان من الشام دعت ام حبیبہ بصفرۃ فی یوم الثالث فمسحت عارضیہا وذراعیہا الحدیث [1]

زینب بنت سلمہ کا بیان ہے کہ جب شام سے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر آئی تو حضرت ام حبیبہ نے تین دن کے بعد سوگ ختم کر دیا۔

اس حدیث میں امام بخاری نے یہ بیان کیا ہے کہ ابوسفیان کی وفات کی اطلاع شام سے آئی تھی حالانکہ یہ بات تاریخی طور پر قطعاً غلط ہے کیونکہ باتفاق مؤرخین ابوسفیان کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا تھا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

وفی قولہ من الشام نظر لان ابا سفیان مات بالمدینۃ بلا خلاف بین اھل العلم بالاخبار والجمھور علی انہ مات اثنتین وثلاثین وقیل سنۃ ثلاث ولم فی شیٔ من طرق ھذا الحدیث تقییدہ بذلک الا فی روایۃ سفیان بن عیینہ ھذہ واظنھا وھما [2]

اس روایت میں شام کے لفظ پر اعتراض ہے کیونکہ مورخین میں سے کسی کا اس بات پر اختلاف نہیں ہے کہ ابوسفیان کا انتقال مدینہ میں ۳۲ھ یا ۳۳ھ میں ہوا تھا اور اس واقعہ میں شام کی قید میں نے سفیان بن عیینہ کی روایت کے سوا اور کہیں نہیں دیکھی اور میرا گمان یہ ہے کہ یہ راوی کا وہم ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کو درج کرنے میں امام بخاری نے کامل غور و خوض اور تحقیق و تتبع سے کام نہیں لیا۔

(۳) فضل من شھد بدرا اور غزوۃ الرجیع میں امام بخاری نے ایک طویل حدیث میں فرمایا وقتل خبیب ھو قتل الحارث بن عامر بن نوفل یوم بدر یعنی خبیب نے جنگ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا اس جگہ بھی امام بخاری نے سخت مغالطہ کھایا ہے کیونکہ خبیب نام کے دو شخص ہیں خبیب بن عدی اور خبیب بن اساف اور تمام تر اہل مغازی کا اتفاق ہے کہ جس شخص نے جنگ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا وہ خبیب بن اساف ہیں اور امام بخاری نے حدیث میں جس خبیب کا واقعہ ذکر کیا ہے جن کو مشرکین نے گرفتار کر کے مکہ میں سولی دے دی تھی وہ خبیب بن عدی ہیں۔ اور خبیب بن عدی نہ تو غزوہ بدر میں شریک ہوئے نہ انہوں نے حارث کو قتل کیا لہٰذا ان کے بارے میں امام بخاری کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ خبیب نے حارث کو قتل کیا تھا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

ان اھل المغازی لم یذکر احد منھم ان خبیب بن عدی شھد بدرا ولا قتل الحارث بن عامر وانما ذکروا ان الذی قتل الحارث بن عامر

اہل مغازی میں سے کسی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ خبیب بن عدی جنگ بدر میں حاضر ہوئے اور نہ ہی انہوں نے حارث کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ جس

---

[1] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷۰

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۳ ص ۳۸۸

Marfat.com

ببدر خبیب بن اساف وھو خبیب بن عدی وھو خزرجی، وخبیب بن عدی اوسی[1]

شخص نے حارث کو قتل کیا وہ خبیب بن اساف تھے اور اس واقعہ میں جس کا ذکر ہے وہ خبیب بن عدی ہیں اور خبیب بن عدی قبیلہ اوس کے ہیں اور خبیب بن اساف قبیلہ خزرج کے۔

یہی اعتراض علامہ بدرالدین عینی نے بھی عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۱۷ ص ۱۰۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۴) باب مناقب عثمان میں امام بخاری نے ایک حدیث وارد کی ہے جس میں ذکر ہے۔

ثم دعا علیا فامرہ ان یجلد فجلدہ ثمانین[2]

پھر حضرت عثمان نے حضرت علی کو بلا کر کوڑے لگانے کا حکم دیا تو انہوں نے اس کو اسی کوڑے لگائے۔

امام بخاری نے اس روایت میں اسی کوڑے مارنے کا ذکر کیا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ حضرت علی نے چالیس کوڑے مارے تھے چنانچہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔

فی روایۃ معمر فجلد الولید اربعین جلدۃ وھذہ الروایۃ اصح من روایۃ یونس و الوھم فیہ من الراوی[3]

معمر کی روایت میں ہے کہ ولید کو چالیس کوڑے لگائے گئے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور اس روایت میں راوی کو وہم لاحق ہوا ہے۔

حافظ بدرالدین عینی بھی (عمدۃ القاری ج ۱۶ ص ۲۰۴ میں) یہی فرماتے ہیں۔

(۵) باب ما ذکر فی الاسواق کے تحت امام بخاری نے مذکورۂ ذیل حدیث وارد کی ہے۔

عن ابی ھریرۃ الدوسی قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ النھار لا یکلمنی ولا اکلمہ حتی اتی سوق بنی قینقاع فجلس بفنا بیت فاطمۃ۔ الحدیث[4]۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت باہر نکلے میں اور آپ دونوں خاموش تھے۔ یہاں تک کہ آپ بنو قینقاع کے بازار میں آئے اور حضرت فاطمہ کے گھر صحن میں جا کر بیٹھ گئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ کا گھر بنی قینقاع کے بازار میں تھا۔ حالانکہ فی الواقع ایسا نہیں تھا بلکہ ان کا مکان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مکانوں کے درمیان تھا۔ ناقل کو اس روایت میں وہم ہوا ہے۔

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۸ ص ۳۸۴

[2] محمد بن اسماعیل متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۲

[3] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۸ ص ۵۷

[4] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۸۵

[5] بعد میں اجماع صحابہ شراب کی حد ۸۰ کوڑے مقرر کی گئی۔ سعیدی)

Marfat.com

صحیح مسلم کی روایت میں یہ وہم نہیں ہے اس میں اس طرح ہے۔ حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی فناء فاطمۃ ۔ یعنی حضور بنو قینقاع کے بازار تشریف لائے پھر واپس تشریف لے گئے حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صحن میں داخل ہوئے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

قال الداؤدی، سقط بعض الحدیث عن الناقل او ادخل حدیثا فی حدیث لان بیت فاطمۃ لیس فی سوق بنی قینقاع انتھی وما ذکرہ اولا احتمالا ھو الواقع۔	داؤدی نے کہا کہ ناقل سے حدیث کے بعض الفاظ ساقط ہو گئے یا اس نے ایک حدیث کو دوسری میں داخل کر دیا کیونکہ حضرت فاطمہ کا مکان بنو قینقاع کے بازار میں نہیں تھا۔ علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ داؤدی نے جو پہلا احتمال ذکر کیا ہے (یعنی ناقل سے بعض الفاظ ساقط ہو گئے ہیں) اصل میں وہی واقعہ ہے۔

(فتح الباری ج ۵ ص ۲۴۴)

مزید تفصیل کے لیے عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۲۳۹ ملاحظہ فرمائیں۔

استنباط مسائل میں تسامح

شروع میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ اس کتاب کی تدوین سے امام بخاری کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا نہیں ہے بلکہ تراجم ابواب پر استدلال کرنا بھی ان کے مقصد میں شامل ہے اور بشری تقاضا سے مسائل کے استنباط میں بھی امام بخاری سے غلطیاں واقع ہوئیں ہیں۔ ہم یہاں پر بعض مثالیں پیش کر کے ان کی نشاندہی کر دیتے ہیں۔

(۱) امام بخاری نے تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف کے عنوان سے ایک باب ذکر کیا ہے اور اس کے تحت تعلیقاً یہ حدیث لائے ہیں:۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ [1]۔	حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں حالانکہ یہ بات شرعاً ممنوع ہے۔ چنانچہ علامہ عینی لکھتے ہیں:۔

اراد البخاری بایراد ھذا وبما ذکر فی ھذا الباب الاستدلال علی جواز قرأۃ الجنب والحائض لان الذکر اعم من ان یکون بالقرآن اولغیرہ [2]۔	اس حدیث کو لانے سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں کیونکہ ذکر عام ہے اور قرآن اور غیر قرآن دونوں کو شامل ہے۔

اور حافظ ابن حجر اس باب کے تحت لکھتے ہیں:۔

---

[1] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۴۔

[2] حافظ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۳ ص ۲۷۴۔

Marfat.com

ان مرادہ الاستدلال علی جواز قرأۃ الحائض والجنب [1]

اس حدیث سے امام بخاری کی مراد حائض اور جنبی کی قراءت قرآن پر استدلال ہے۔

(۲) اذا شرب الکلب فی الاناء۔ اس عنوان کے تحت امام بخاری نے متعدد احادیث ذکر کی ہیں ایک حدیث یہ ہے :۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا رأی کلبا یأکل الثری من العطش فاخذ الرجل خفہ فجعل یغرف لہ بہ حتی ارواہ فشکر اللہ لہ فادخلہ الجنۃ [2]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے دیکھا کہ ایک باؤلا کتا کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے اپنے موزہ میں پانی بھر کر اس کو چلو سے پانی پلایا۔

اس حدیث میں امام بخاری نے ثابت کیا ہے کہ کتے کا جوٹھا پاک ہے چنانچہ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں :۔

استدل بہ المصنف علی طہارۃ سؤر الکلب [3]

مصنف نے اس حدیث سے کتے کے جوٹھے کی طہارت پر استدلال کیا ہے۔

اسی باب میں ایک اور حدیث ذکر کی ہے۔

کانت الکلاب تبول وتقبل وتدبر فی المسجد فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکونوا یرشون من ذالک [4]

عہدِ رسالت میں کتے مسجد میں آجایا کرتے تھے اور بسا اوقات وہ مسجد میں پیشاب بھی کر دیا کرتے تھے اور صحابہ اس پر پانی نہیں ڈالتے تھے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہ ابتدائی دور کی بات ہے جب مسجدیں دروازے نہ تھے اور بعد میں مسجد کی تطہیر و تکریم کا حکم وارد ہوا اور مسجدیں دروازے لگائے گئے تاہم زمین پر اگر پیشاب گر جائے اور دھوپ سے وہ خشک ہو جائے تو زمین پاک ہو جاتی ہے اور ان کے نہ دھونے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ زمین کی پاکیزگی کے لیے دھونا ضروری نہیں ہے، زمین خشک ہونے سے بھی پاک ہو جاتی ہے اور یہی احناف کا مذہب ہے لیکن امام بخاری نے اس حدیث سے کیا ثابت کیا اور کونسا فقہی مسئلہ مستنبط کیا ہے۔ یہ حافظ بدر الدین عینی سے سنیے فرماتے ہیں :۔

احتج بہ البخاری علی طہارۃ بول الکلب [5]

اس حدیث سے امام بخاری نے کتے کے پیشاب کی طہارت پر استدلال کیا ہے۔

اعتذار

ہم نے اپنے اس مقالہ میں امام بخاری کے مسامحات پر جو بحث کی ہے اس سے ہرگز ہمارا یہ مقصد نہیں ہے کہ امام بخاری کے مرتبہ اور مقام کو کم کیا جائے بلکہ ہم ان لوگوں کو حقیقت کی طرف لانا چاہتے ہیں

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۱ ص ۴۲۳

[2] امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۹

[3] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۱ ص ۲۸۹

[4] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۹

[5] حافظ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۳ ص ۴۴

Marfat.com

جو امام بخاری کو امام اعظم سے زیادہ گردانتے ہیں اور جو احادیث بخاری کو حرفِ آخر قرار دیتے ہیں۔

احادیث کے پرکھنے میں امام بخاری کا مقام سب سے اونچا ہے۔ چند مسامحات سے قطع نظر کہ کوئی بشر اس سے خالی نہیں۔ امام بخاری کی فن حدیث میں انتہائی عظیم حیثیت ہے۔ انہیں امیر المومنین فی الحدیث کہنا بجا ہے لیکن اس کے باوجود بشری تقاضا سے ان سے بہرحال کچھ تسامح ہوئے ہیں۔ جن کی آئمہ فن نے نشاندہی کی ہے۔ مجموعی طور پر صحیح بخاری کو مدون کرکے امام بخاری نے اسلام کی ایک عظیم خدمت سرانجام دی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کتاب کو بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی ہے اور امت کی عظیم اکثریت قرآن کریم کے بعد صحیح بخاری کو تواتر کے ساتھ بطور حجت مانتی چلی آرہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے مصنف کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں احادیث بخاری کے انوار اور فیوض وبرکات سے بہرہ مند فرمائے (آمین)

ضرورتِ حدیث

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول اور مبادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں جن کی تعبیر وتشریح بغیر احادیثِ نبویہ کے ممکن نہیں ہے۔ نیز احکام کی عملی صورت بیان کرنے کے لیے اسوۂ رسول کی ضرورت ہے۔ احادیث رسول ہمیں قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں، علاوہ ازیں مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، تیمم، حج اور عمرہ یہ محض الفاظ ہیں لغت عربی ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شرح میں مطلوب ہیں، پس اگر احادیثِ رسول موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شرعیہ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔

حجیّت حدیث

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:۔

(۱) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ — اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

(۲) ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتھوا۔ — رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔

(۳) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔ — آپ فرما دیجیے کہ تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔

(۴) لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ — تمہارے اعمال کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کرو آپ کے افعال کی اتباع قیامت تک کے مسلمانوں پر واجب ہے اب سوال یہ ہے کہ بعد کے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے افعال کا کس ذریعہ سے علم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ بنایا ہے پس جب تک حضور کی زندگی ہمارے سامنے نہ ہو ہم اپنی زندگی کو حضور کے اسوہ میں کیسے ڈھال سکیں گے اور جب کہ ہمیں اسوہ رسول پر اطلاع صرف احادیث سے ہی ممکن ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک جس طرح صحابہ کے لیے بنفس نفیس حضور کی ذات ہدایت تھی

Marfat.com

اسی طرح ہمارے لیے حضور کی احادیث ہدایت ہیں اور اگر احادیث رسول کو حضور کی دی ہوئی ہدایات اور آپ کے نمونہ کے لیے معتبر آخذ نہ مانا جائے تو اللہ تعالیٰ کی حجت بندوں پر ناتمام رہے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے لیے صرف قرآن کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکام کے ساتھ ساتھ رسول کے احکام کی اطاعت اور اس کے افعال کی اتباع کو بھی لازم قرار دیا ہے اور اس کے اقوال اور افعال کو جاننے کے لیے احادیث کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

احادیث شریفہ کو اگر معتبر نہ مانا جائے تو نہ صرف یہ کہ حضور کی دی ہوئی ہدایات سے ہم محروم ہوں گے بلکہ قرآن کریم کی دی ہوئی ہدایات سے بھی ہم مکمل طور پر مستفید نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا لیکن اس کے معانی کا بیان اور اس کے احکام کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دی چنانچہ ارشاد فرمایا۔

وانزلنا الیک الذکر لتبیّن للناس ما نزل الیھم۔

ہم نے آپکی طرف ذکر (قرآن کریم) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں کہ ان کی طرف کیا احکام نازل کیے گئے ہیں،

ویعلّمھم الکتاب والحکمۃ۔

اور رسول مسلمانوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

ممکن ہے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ آیات کے معانی کا بیان اور کتاب و حکمت کی تعلیم صرف صحابہ کے لیے تھی تو میں اولاً یہ کہوں گا کہ اسلام صرف صحابہ کا نہیں بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کا دین ہے اس لیے جس ہدایت کی انہیں ضرورت تھی ہمیں بھی ضرورت ہے۔

ثانیاً صحابہ کرام جب اپنی بلندی مقام اور جناب رسالت مآب سے قرب کے باوجود قرآنی احکام کو سمجھنے کے لیے حضور کے بیان اور آپ کی تعلیم کے محتاج تھے تو بعد کے لوگ تو بدرجہ اولیٰ اس بیان اور تعلیم کی طرف محتاج ہوں گے۔ ثالثاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم۔

وہ ذات جس نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک بہت بڑا رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ وہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں تھے اور بعد کے لوگوں کو جو ابھی پہلوں کے ساتھ لاحق نہیں ہوئے۔

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی جو تعلیم دی ہے وہ صحابہ کے لیے بھی ہے اور بعد کے لوگوں کے لیے بھی، پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کی تعلیم دینا اور آیات کے معانی بیان کرنا جس طرح صحابہ کے لیے تھا اسی طرح قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے بھی ہے اور اگر احادیث کو معتبر نہ مانا جائے تو

Marfat.com

بعد کے لوگوں کے لیے حضور کی تعلیم اور تزکیہ کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا صدق کیسے ظاہر ہوگا۔

آپ ہی سوچیے اگر حضور نہ بتلاتے تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ لفظ صلوٰۃ سے یہ ہیئت مخصوصہ مراد ہے موذن کی اذان سے لے کر امام کے سلام پھیرنے تک نماز اور جماعت کی تفصیل ہمیں کیونکر معلوم ہوتی اس طرح حج اور عمرہ کا بیان احرام کہاں سے اور کس دن باندھنا ہے وقوفِ عرفہ طواف زیارت و وداع ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین قرآن میں کہیں نہیں ملتی، حد یہ ہے کہ قرآن میں یہ بھی مذکور نہیں کہ حج کس دن ادا کیا جائے، زکوٰۃ کا صرف لفظ قرآن میں مذکور ہے لیکن عشر اور زکوٰۃ کی کسی تفصیل کا قرآن میں بیان نہیں پھر ان کی شرعی ہیئت کذائی جس سے فرائض، واجبات اور آداب کی تمیز ہو قرآن میں کہیں نہیں ملتی۔

قرآن کریم کے بیان کردہ ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین صرف حضور سے ملتی ہے عہدِ رسالت میں صحابہ کو یہ بیان زبان رسالت سے حاصل ہوا اور بعد کے لوگوں کو یہی بیان احادیث نبویہ سے حاصل ہو رہا ہے اور جو شخص ان احادیث کو معتبر نہیں مانتا اس کے پاس قرآن کریم کے مجمل اور مبہم احکام کی تفصیل اور تعیین کے لیے کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح معانی قرآن کے مبین اور معلم ہیں اسی طرح آپ بعض احکام کے شارع بھی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ آپ کی اس حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یحل لھم الطیّبات ویحرّم علیھم الخبائث۔	رسول اللہ پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کو حلال اور حرام کیا قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں ہے۔ ان کا ذکر صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے، حضور نے شکار کرنے والے درندوں اور پرندوں کو حرام کیا، دراز گوش اور حشرات الارض کو حرام کیا اور ہمارے لیے ان احکام کا علم صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے اور اگر احادیثِ رسول کو حجت نہ مانا جائے تو حلت و حرمت کے تمام احکام کے لیے شریعت اسلامیہ متکفل نہیں ہوگی۔

قرآن کریم کے نفس مضمون کو سمجھنے کے لیے بھی ہمیں احادیث کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ قرآن مجید کی بعض آیات کا نزول کسی خاص واقعہ سے متعلق ہوتا ہے بعض دفعہ کسی خاص سوال کے سبب سے کوئی آیت نازل ہوتی ہے اور بعض مرتبہ مشرکین یا منافقین کی کسی بات کے رد میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے کبھی کسی آیت میں عہد رسالت میں ہونے والے کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کبھی صحابہ کے کسی عمل پر تنبیہ یا اس کی تائید میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے۔ لہٰذا جب تک اس قسم کی تمام آیات کے پس منظر اور اسباب نزول کا علم نہ ہو ان کا کوئی واضح معنی سمجھ میں نہیں آتا اور اگر فہم قرآن کے لیے احادیث نبویہ کو ایک معتبر ماخذ اور حجت نہ مانا جائے تو قرآن مجید کی بعض آیات ایک چیستان اور معمہ بن کر رہ جائیں گی۔

تدوین حدیث

عام طور پر منکرینِ حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ڈھائی سو سال بعد کی گئی ہے اس لیے کتب احادیث قابلِ اعتبار نہیں ہیں لیکن ان کا یہ قول سخت مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے کیونکہ احادیث رسول کی حفاظت اور کتابت کے سلسلہ میں عہد رسالت سے لے کر

Marfat.com

اتباع تبع تابعین تک پورے تسلسل اور تواتر سے کام ہوتا رہا ہے اور ڈھائی سو سال کے اس طویل عرصہ کے کسی وقفہ میں بھی اس کام کا انقطاع نہیں ہوا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے احادیث کو قلمبند کرنا شروع کر دیا تھا، امام بخاری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ دیا۔ یمن کے ایک شخص (ابو شاہ) نے آکر عرض کیا۔ اکتب لی یا رسول اللہ ، میرے لیے یہ خطبہ لکھ دیجیے آپ نے حکم دیا اکتبوا لابی فلاں اس شخص کے لیے یہ خطبہ لکھ دو[1]۔

اسی طرح حضرات عبداللہ بن عمرو بن عاص کو احادیث لکھنے کی عام اجازت تھی انہی سے روایت ہے۔

عن عبد الله بن عمر قال كنت اكتب كل شيء اسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم اريد حفظه فنهتني وقالوا اتكتب كل شيء تسمعه ورسول الله صلى الله عليه وسلم بشر يتكلم في الغضب و الرضا فامسكت عن الكتابة فذكرت ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاومأ باصبعه الى فيه فقال اكتب فوالذي نفسي بيده ما يخرج منه الا حق[2]	عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حفاظت کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن کر ہر بات لکھ لیتا تھا بعض لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہا تم حضور سے سُن کر ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ حضور بھی ایک بشر ہیں آپ کبھی خوش ہوتے ہیں اور کبھی ناراض، یہ سُن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا جب حضور سے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا لکھا کرو، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے احادیث لکھنے کا تذکرہ کیا ہے فرماتے ہیں۔

ما من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احد اكثر حديثا عنه مني الا ما كان من عبد الله بن عمرو فانه كان يكتب ولا اكتب[3]	صحابہ میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس حضور کی احادیث محفوظ نہ تھیں سوا عبداللہ بن عمرو کے کیونکہ وہ احادیث لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

ابو داؤد اور بخاری کی ان روایتوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو احادیث قلمبند کیا کرتے تھے رہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی وجہ سے ان کا حافظہ بہت تیز ہو گیا تھا اس وجہ سے وہ احادیث نہیں لکھتے تھے تاہم ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کتب اور صحائف کی شکل میں بھی محفوظ تھیں چنانچہ

---

[1] امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

[2] امام سلیمان بن اشعث ابو داؤد المتوفی ۲۷۵ھ — سنن ابو داؤد ص ۵۱۴

[3] امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

Marfat.com

عمرو بن امیہ بیان کرتے ہیں۔

تحدث عند ابی هريرة بحديث فاخذ بيدی الی بيته فارانا كتبا من حديث النبی صلی الله عليه وسلم وقال هذا هو مكتوب عندی[1]

حضرت ابوہریرہ کے سامنے ایک حدیث پر گفتگو ہوئی تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور ہمیں احادیث کی کتابیں دکھائیں اور کہا دیکھو وہ حدیث میرے پاس لکھی ہوئی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ کے پاس ان کی تمام مرویات لکھی ہوئی محفوظ تھیں، حافظ ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ ابتدا زمانہ رسالت میں احادیث نہیں لکھتے تھے حضور کے وصال کے بعد انہوں نے احادیث کو لکھ لیا یا اسی زمانہ میں وہ کسی اور شخص سے ان احادیث کو لکھواتے رہے ہوں گے اور حضرت انس نے تو احادیث لکھ کر حضور کو سنانے کا شرف بھی حاصل کر لیا تھا۔ چنانچہ قتادہ روایت کرتے ہیں۔

كان يملی الحديث حتی اذا اكثر عليه الناس جاء بصحيفة من كتب فالقاها ثم قال هذه احاديث سمعتها وكتبتها عن رسول الله وعرضتها عليه۔

(تقیید العلم ص ۹۶-۹۵)

حضرت انس احادیث لکھوایا کرتے تھے اور جب لوگ زیادہ تعداد میں آئے تو اپنا صحیفہ لے کر آئے اور ان کو ان کے آگے رکھ کر فرمایا یہ وہ احادیث ہیں جن کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر لکھا اور انہیں میں آپ پر پیش کر چکا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر بھی احادیث کو لکھ کر صحائف میں محفوظ رکھا کرتے تھے، چنانچہ روایت ہے:۔

يروی عن عبد الله بن عمرو كان خرج الی السوق نظر فی كتبه وقد اكد الراوی ان كتبه هذه كانت فی الحديث[2] (الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع)

روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب کبھی بازار جاتے تو اپنی کتابوں کو دیکھ لیتے تھے راوی تاکیداً کہتے ہیں کہ ان کی وہ کتابیں احادیث پر مشتمل تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت ابوہریرہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر کے بارے میں آپ کی نظر سے مستحکم حوالے گزر چکے ہیں کہ یہ حضرات عہدِ رسالت میں احادیث کو صحائف میں لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے اب ہم آپ کے مطالعہ میں ایک ایسا حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ سرکار کے زمانہ اقدس میں بالعموم صحابہ کرام احادیث لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں:۔

كان عند رسول الله صلی الله عليه وسلم ناس من اصحابه وانا معهم وانا اصغر القوم فقال النبی صلی الله عليه وسلم من كذب علی متعمدا فليتبوأ مقعده من النار فلما خرج القوم

میں دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر تھا اور میں ان سب سے عمر میں کم تھا حضور نے فرمایا جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، جب لوگ باہر نکلے تو

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۱ ص ۲۱۷

Marfat.com

قلت كيف تحدثون عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سمعتم ما قال وانتم تنهكون في احديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فضحكوا وقالوا يا ابن اخينا ان كل ما سمعنا منه عندنا في كتاب [1]

میں نے ان سے کہا کہ حضور نے حدیث کے معاملہ میں کتنی شدید وعید فرمائی ہے اور آپ لوگ بھی بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں یہ سن کر وہ لوگ ہنسے اور کہنے لگے اے بھتیجے ہم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سب ہمارے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔

ان احادیث سے یہ ظاہر ہو گیا کہ احادیث کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا کام عہدِ رسالت میں شروع ہو چکا تھا اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے افعال اور احوال لکھ کر قلمبند کیا کرتے تھے اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض احادیث میں لکھنے کی جو ممانعت آئی ہے وہ بعض مواقع کے ساتھ مخصوص ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صورتوں میں لکھنے سے منع فرمایا تھا جن میں قرآن اور حدیث کے اشتباہ کا احتمال تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد دورِ صحابہ میں تابعین نے صحابہ کی مرویات کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کیا، حضرت ابوہریرہ جن سے پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) احادیث مروی ہیں انہوں نے بے شمار شاگرد پیدا کیے اور ان لوگوں نے ان احادیث کو لکھ کر محفوظ کیا اور یہ سلسلہ روایت آگے بڑھایا، چنانچہ مسند دارمی میں ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے بشیر بن نہیک نے آپ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا، حضرت عبداللہ بن عباس سے ایک ہزار چھ سو ساٹھ (۱۶۶۰) احادیث مروی ہیں ان کی روایات کو دوسرے شاگردوں کے علاوہ کریب نے محفوظ کر لیا تھا[2] اور حضرت انس بر کہ دو ہزار دو سو چھیاسی (۲۲۸۶) احادیث کے راوی ہیں ان کے بارے میں مسند دارمی میں ہے کہ ان کی مرویات کو ابان نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث کی روایت کرتی ہیں ان کی احادیث کو عروۃ بن الزبیر نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا[3] حضرت عبداللہ بن عمر جو ایک ہزار چھ سو نیس احادیث کی روایت کرتے ہیں، طبقات ابنِ سعد اور دارمی میں ہے کہ ان کی روایات کو نافع نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا اور حضرت جابر جو ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) احادیث کے راوی ہیں۔ ان کی مرویات کو قتادہ بن دعامۃ سدوسی نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔[4]

مذکورالصدر سطور میں چند مثالیں پیش کی ہیں ورنہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور روایت کرنے والے تمام حضرات احادیث کو ضبطِ تحریر میں لے آتے تھے۔ پہلی صدی ہجری کے اخیر تک اسی طرح متفرق طور پر کتابت کے سہارے تدوین حدیث کا کام آگے بڑھتا رہا، احادیث کے یہ صحائف اور نوشتے کسی نقطہ پر مشترک اور کسی جہت سے مجتمع نہ تھے۔ بغیر

---

[1] حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی المتوفی ۸۰۷ھ — مجمع الزوائد (ج ۱ ص ۲-۱۵۱)

[2] محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۶

[3] علامہ جلال الدین الخوارزمی — الکنایۃ ص ۲۲۹

[4] محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۲۷

Marfat.com

کسی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی اپنی مرویات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ خلافت آیا اور انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس کام کے لیے انہوں نے معتمد اور مستند علماء کی ایک کمیٹی مقرر کی جن میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، قاسم بن محمد بن ابی بکر اور ابوبکر محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

عمر بن عبدالعزیز نے مختلف علاقوں سے احادیث کا لکھا ہوا ذخیرہ جمع کیا اور ابن شہاب زہری نے ان احادیث کو ترتیب دیا تہذیب سے منظم اور منضبط کیا۔[1] احادیث کو جمع اور منظم کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو سند کے ساتھ بیان کرنے کی ابتداء بھی ابن شہاب زہری نے کی ہے۔[2] اسی وجہ سے ان کو علم اسناد کا واضع کہا جاتا ہے۔

احادیث کی ترتیب اور تہذیب کا جو کام ابن شہاب زہری نے شروع کیا تھا، اس کام کو ان کے مایہ ناز تلامذہ برابر آگے بڑھاتے رہے، یہاں تک کہ دوسری صدی کے اخیر میں ان کے ایک نامور شاگرد امام مالک بن انس اصبحی نے احادیث کو باب وار ترتیب دے کر پہلا مجموعہ حدیث، موطا کے نام سے پیش کر دیا۔

موطا امام مالک کے علاوہ امام اعظم نے اپنی مرویات کو کتاب الآثار کے نام سے پیش کیا جس کو ان کے لائق اور قابل صد فخر تلامذہ نے الگ الگ روایت کیا ہے ان حضرات کے علاوہ دوسری صدی کے جن دوسرے متعدد بزرگ مصنفین نے فن حدیث میں کتابیں پیش کی ہیں ان میں سے بعض کی کتابیں یہ ہیں:۔ سنن ابوالولید ۱۵۱ھ جامع سفیان ثوری ۱۶۱ھ مصنف ابی سلمۃ ۱۶۷ھ مصنف ابی سفیان ۱۹۷ھ جامع سفیان بن عیینہ ۱۹۸ھ اور تیسری صدی کے جن مصنفین نے حدیث کی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے بعض حضرات کی کتابیں یہ ہیں۔ کتاب الام للشافعی ۲۰۴ھ مسند احمد بن حنبل ۲۴۱ھ الجامع الصحیح للبخاری ۲۵۶ھ الجامع لمسلم ۲۶۱ھ سنن ابوداؤد ۲۷۵ھ الجامع للترمذی ۲۷۹ھ سنن ابن ماجہ ۲۷۳ھ۔

مضبوط اور مستحکم حوالہ جات کی روشنی میں ہم نے آپ کے سامنے عہد رسالت سے لے کر صحاح ستہ کے مصنفین تک تدوین حدیث کا ایک مربوط جائزہ پیش کر دیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ رسالت سے لے کر اتباع تبع تابعین تک ہر دور میں احادیث کو قلمبند کیا جاتا رہا اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک ہر طرح سے حدیث کی حفاظت کی جاتی رہی نیز ہر دور میں لوگوں نے اپنے زمانہ کے مخصوص تقاضوں اور تصنیف و تالیف کے رجحانات کو سامنے رکھ کر احادیث کی تدوین کی۔ یہاں تک کہ تیسری صدی میں مصنفین صحاح ستہ نے پہلے لوگوں کی خوبیوں کو نئے اضافوں کے ساتھ ضم کر کے ایک جامع اسلوب کے ساتھ اپنی تصانیف کو پیش کیا جن کا تفصیلی تعارف اور تبصرہ اس کتاب کے آئندہ ابواب میں پیش کیا جا رہا ہے۔ حدیث کی ضرورت حجیت اور تدوین پر بحث کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کی تعریف اس کی اقسام وغیرہ پر بھی گفتگو کر لی جائے۔

تعریف حدیث:۔

علم حدیث کی دو قسمیں ہیں۔ علم حدیث روایۃً اور علم حدیث درایۃً حدیث از روئے روایت

---

[1] حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ تدریب الراوی ص ۷۳۔

[2] تقدمۃ المعرفۃ الکتاب الجرح والتعدیل ص ۲۰

Marfat.com

اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال[1] اور اوصاف کی معرفت حاصل ہو۔ اس علم کا موضوع خود حضور کی ذاتِ مقدسہ ہے۔ اور علم حدیث از روئے روایت وہ علم ہے جس سے راوی اور مروی عنہ کے حالات بحیثیت رد اور قبول معلوم ہوں اس علم کا موضوع راوی اور مروی عنہ ہیں۔

اقسامِ حدیث

حدیث کی تعریف کے بعد اس کی بعض ضروری اقسام کی تعریفیں پیش کی جاتی ہیں۔

مرفوع :۔ جس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔
موقوف :۔ جس حدیث میں صحابہ کرام کے اقوال، احوال اور تقریرات کا بیان ہو۔
مقطوع :۔ جس حدیث میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔
متصل :۔ جس حدیث کی سند سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔
معلق :۔ جس حدیث کی سند کے شروع سے روایت کو حذف کر دیا جائے خواہ یہ حذف بعض کا ہو یا کل کا؛
مرسل :۔ جس حدیث کی سند کے اخیر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے مثلاً تابعی حضور سے روایت کرے اور صحابی کو چھوڑ دے
معضل :۔ درمیان سند سے دو متوالی راویوں کو چھوڑ دیا جائے۔
منقطع بمعنی اخص :۔ دو سے زیادہ راویوں کو سند میں ایک جگہ سے یا دو راویوں کو متعدد جگہ سے چھوڑ دیا جائے
مضطرب :۔ سند یا متن حدیث میں زیادتی، نقصان یا تقدیم و تاخیر کر دی جائے۔
مدرج :۔ متن حدیث میں راوی اپنا یا غیر کا کلام ملا دے۔
شاذ :۔ جس میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے (اس کا مقابل محفوظ ہے)
منکر :۔ جس روایت میں زیادہ ضعیف راوی کم ضعیف کی مخالفت کرے (اس کا مقابل معروف ہے)
معلل :۔ جس حدیث میں علت خفیہ قادحہ ہو مثلاً حدیث مرسل کو موصولاً روایت کیا جائے۔
صحیح لذاتہ :۔ جس حدیث کے تمام راوی متصل، عادل، تام الضبط ہوں اور وہ حدیث غیر شاذ اور غیر معلل ہو۔
صحیح لغیرہ :۔ جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔
حسن لذاتہ :۔ جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔
حسن لغیرہ :۔ جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو لیکن یہ کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے
ضعیف :۔ جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو۔ اور تعدد طرق سے وہ کمی پوری نہ ہو۔
متروک :۔ جس حدیث کی سند میں کوئی راوی متہم بالکذب ہو۔
موضوع :۔ جس حدیث کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس سے وضع فی الحدیث ثابت ہو۔

---

[1] حضور کی تقریرات بھی احوال میں شامل ہیں۔ سعیدی غفرلہ۔

Marfat.com

غریب :۔ جس حدیث کی سند کا کوئی راوی سلسلہ سند کے کسی شیخ سے روایت میں منفرد ہو۔
عزیز :۔ جس حدیث کے دو راوی ہوں پھر سلسلہ سند کے ہر راوی سے کم از کم دو شخص روایت کرتے ہوں۔
مشہور :۔ جو حدیث دو سے زیادہ طرق سے مروی ہو (یعنی سلسلہ سند میں کسی شخص سے بھی تین سے کم راوی نہ ہوں اور یہ زیادتی حد تواتر سے کم ہو[1]
متواتر :۔ جو حدیث ہر دور میں اتنے کثیر طرق سے مروی ہو کہ ان روایات کا توافق علی الکذب عادۃً محال ہو۔

اقسام کتب حدیث

کتب حدیث کی انواع اور اقسام کافی زیادہ ہیں یہاں پر بعض ضروری اقسام کو بیان کیا جا رہا ہے۔

صحیح :۔ جس کتاب کے مصنف نے صرف احادیث صحیحہ کا التزام کیا ہو جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ۔
جامع :۔ جس کتاب میں آٹھ عنوانوں کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب جیسے بخاری اور ترمذی وغیرہ۔
سنن :۔ جس کتاب میں فقط احکام سے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن ابوداؤد نسائی۔
مسند :۔ جس کتاب میں ترتیب صحابہ سے احادیث لائی جائیں، جیسے مسند احمد بن حنبل۔
معجم :۔ جس کتاب میں ترتیب شیوخ سے احادیث لائی جائیں جیسے معجم طبرانی۔
مستخرج :۔ جس کتاب میں کسی اور کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کے لیے ان احادیث کو مصنف کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے۔ جیسے مستخرج لابی نعیم علی البخاری۔
مستدرک :۔ جس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے جو ان ابواب میں کسی اور مصنف سے رہ گئی ہوں جیسے حاکم کی مستدرک علی الصحیحین۔
رسالہ :۔ جس کتاب میں جامع کے آٹھ عنوانوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث ہوں جیسے امام احمد کی کتاب الزہد آداب میں اور ابن جریر طبری کی کتاب تفسیر میں۔
جزء :۔ جس کتاب میں صرف ایک موضوع پر احادیث ہوں جیسے امام بخاری کی جزء القراۃ خلف الامام۔
اربعین :۔ جس کتاب میں چالیس احادیث ہوں جیسے اربعین نووی۔
امالی :۔ جس کتاب میں شیخ کے املاء کرائے ہوئے فوائد حدیث ہوں جیسے امالی امام محمدؒ۔
اطراف :۔ جس کتاب میں حدیث کا صرف وہ حصہ ذکر کیا جائے جو بقیہ پر دلالت کرے اور پھر اس حدیث کے تمام طریق اور اسانید بیان کر دیے جائیں یا بعض کتب مخصوصہ کی اسانید بیان کی جائیں۔ جیسے اطراف الکتب الخمسۃ لابی العباس اور اطراف المزی۔

طبقات کتب حدیث :۔ شاہ ولی اللہ نے کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے

---

[1] غریب، عزیز اور مشہور ان میں سے ہر قسم کو خبر واحد کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

چار طبقے بیان کیے ہیں جن کو ہم تلخیص کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں۔

(۱) پہلا طبقہ ان کتابوں کا ہے جن کی صحت، شہرت اور مقبولیت سب سے زیادہ ہے جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور موطا امام مالک۔

(۲) دوسرا طبقہ ان کتابوں کا ہے جو صحت، شہرت اور مقبولیت میں پہلے طبقہ کے قریب ہیں اس طبقہ کی اکثر کتابوں میں اکثر احادیث صحیح اور حسن ہیں بعض ضعیف روایات بھی آگئی ہیں لیکن ان کا ضعف بیان کر دیا گیا ہے۔ جیسے جامع ترمذی سنن ابوداؤد اور سنن نسائی۔

(۳) اس طبقہ میں ان مصنفین کی کتابیں ہیں جو امام بخاری اور مسلم پر مقدم، ان کے معاصر یا ان کے مقارب تھے، حدیث میں۔ ان کی فنی مہارت تو مسلم تھی لیکن ان کی تصانیف میں دوسرے طبقہ کی بنسبت ضعیف روایات زیادہ ہیں۔ بلکہ بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو متہم بالوضع ہیں جیسے مسند شافعی، سنن، ابن ماجہ، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن دارمی، سنن دارقطنی، سنن بیہقی اور تصانیف طبرانی۔

(۴) چوتھے طبقہ میں ان متاخرین علماء کی کتابیں ہیں جن کی روایت کردہ احادیث کا قرونِ اولیٰ میں ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے دو ہی مطلب ہیں یا تو متقدمین کو ان احادیث کی اصل نہیں مل سکی۔ اور یا انہوں نے ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ترک کر دیا۔ جیسے دیلمی، ابونعیم اور ابن عساکر وغیرہ کی تصانیف۔

مراتب ارباب حدیث

سطور ذیل میں مراتب اربابِ حدیث کا بیان کیا جاتا ہے۔

طالب :۔ حدیث کا متعلم۔

شیخ :۔ حدیث کے معلم کو محدث یا شیخ کہتے ہیں۔

حافظ :۔ جس شخص کو ایک لاکھ احادیث متناً و سنداً اور اس کے روایت کے احوال جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حجۃ :۔ جس شخص کو تین لاکھ احادیث متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حاکم :۔ جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حدیث ضعیف کے افراد

جب حدیث کی سند میں کوئی طعن یا حرج پائی جائے تو وہ حدیث باعتبار سند کے مطعون اور مجروح ہو جاتی ہے۔ سطور سابقہ میں اس کی چند اقسام بیان کی گئی ہیں مثلاً مضطرب، منقطع، معلول، منکر، متروک، مبہم وغیرہ طعن کی یہ تمام اقسام حدیث ضعیف میں داخل ہیں البتہ ان کے مراتب میں فرق ہوتا ہے اور حدیث متروک یعنی جس کا راوی متہم بالکذب ہو، باقی اقسام کی بنسبت زیادہ شدید ضعف کی حامل ہوتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث کی سند میں متعدد وجوہ طعن ہوں مثلاً وہ حدیث معلول بھی ہو منکر بھی اور متروک بھی لیکن متعدد وجوہ طعن جمع ہونے کے باوجود بھی وہ حدیث ضعیف ہی رہے گی البتہ جس قدر وجوہ طعن زیادہ ہوں گے اس کا ضعف بڑھتا جائے گا بتلانا یہ مقصود ہے کہ سند میں طعن اور جرح کی زیادتی اس کے وضع اور بطلان کو مستلزم نہیں ہوتی حدیث کو صرف اس وقت موضوع قرار دیا جائے گا جب اس کی سند میں کوئی وضاع راوی آجائے۔

Marfat.com

غیر صحیح کی تحقیق

بعض دفعہ محدثین حضرات کسی سند کے بارے میں لکھتے ہیں لایصح یعنی یہ سند صحیح نہیں ہے اس جملہ سے بعض ناواقف لوگ یہ مغالطہ کھاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا باطل ہے حالانکہ اصطلاح محدثین میں صحیح، غلط یا باطل کا مقابل نہیں ہوتا بلکہ صحیح کے مقابلہ میں صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، حسن لغیرہ اور ضعیف یہ سب شامل ہیں۔ اور جب وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے یہ صحیح لذاتہ نہیں ہے اور ایسی صورت میں یہ صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، یا حسن لغیرہ ہو سکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صحت کی نفی تو ضعف کو بھی مستلزم نہیں چہ جائیکہ صحت کی نفی سے وضع یا بطلان کا حکم لازم آئے اس مبحث کی نفیس تحقیق اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے رسالہ منیر العینین میں بیان فرمائی ہے۔

متن اور سند میں احکام کا فرق

راوی کی مجروحیت اور وجوہ طعن کا تعلق سند سے ہوتا ہے متن حدیث کا حکم دوسرے قرائن کے اعتبار سے کیا جاتا ہے یہ ممکن ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک وضاع راوی بیان کرے پس اس سند کے اعتبار سے تو اس حدیث کو موضوع کہا جائے گا لیکن فی نفسہ وہ حدیث موضوع نہیں کہلائے گی البتہ جب کسی حدیث کی سند میں کوئی وضاع راوی ہو اور اس حدیث کا متن کسی طریقہ سے ثابت نہ ہو تو وہ حدیث مطلقاً موضوع کہلائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ علامہ شمس الدین ذہبی میزان الاعتدال میں بیان فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے عن ابراھیم بن موسیٰ المزوری عن مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما حدیث طلب العلم فریضۃ کو موضوع فرمایا علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے موضوع ہے ورنہ نفس حدیث دیگر طرق ضعیفہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح تمہید میں حافظ ابن البر نے حدیث الصلوٰۃ بسواک خیر من سبعین صلاۃ۔ کو باطل کہا ہے لیکن علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ حکم بھی اس خاص سند کے اعتبار سے ہے۔

اسی طرح حدیث ضعیف میں بھی ضعف کا حکم باعتبار سند کے ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک ضعیف راوی بیان کرے اس سند کے اعتبار سے وہ حدیث ضعیف کہلائے گی لیکن متن حدیث کا یہ حکم نہیں ہوگا علامہ نووی فرماتے ہیں:۔

ان روایات الراوی الضعیف یکون فیہ الصحیح والضعیف والباطل فیکتبونھا ثم یمیزھا اھل الحفظ والاتقان بعض ذلک من بعض و ذلک سھل علیھم معروف عندھم و بھذا احتج السفیان الثوری حین نھی عن الروایۃ عن الکلبی فقیل لہ انت تروی عنہ فقال انا اعرف صدقہ من کذبہ[1]

ضعیف راوی کی روایات میں صحیح، ضعیف اور باطل ہر قسم کی احادیث ہوتی ہیں۔ محدثین ان تمام روایات کو لکھ لیتے ہیں۔ پھر اہل علم ان کو تمیز دیتے ہیں اور یہ ان کے لیے آسان ہے اسی دلیل سے سفیان ثوری نے اس وقت استدلال کیا جب ان سے کلبی کی روایات قبول کرنے پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے کہا میں اس کے صدق اور کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔

---

[1] ابو ذکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم للنووی علی مسلم ج ۱ ص ۲۱۔

Marfat.com

حدیث موضوع کا حکم

حدیث موضوع سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی حدیث موضوع کو بغیر بیان وضع کے بیان کرنا جائز ہے۔ ایک حدیث متعدد ضعیف اسناد سے بیان کی جائے تو قوی ہو جاتی ہے لیکن اگر ایک حدیث متعدد موضوع اسانید سے بیان کی جائے تو وہ پھر بھی موضوع رہتی ہے کیونکہ شر کے ساتھ شر مل جائے تو وہ پھر بھی شر ہی رہتا ہے۔

احادیث سے ثابت ہونیوالے امور کی تفصیل

احادیث سے جو مسائل اور احکام ثابت ہوتے ہیں جن کا تعلق حلت اور حرمت کے ساتھ ہو وہ چار قسم پر ہیں۔ (۱) عقائد قطعیہ جیسے توحید و رسالت اور مبدء و معاد (۲) عقائد ظنیہ جیسے انبیاء کی ملائکہ پر فضیلت اور قبر کے احوال

عقائد قطعیہ :۔ ان کے اثبات کے لیے حدیث متواتر ہونی چاہیے۔ عام ازیں کہ تواتر لفظی ہو یا معنوی۔

عقائد ظنیہ :۔ ان کے اثبات کے لیے اخبار آحاد کافی ہیں۔

(۳) **احکام** :۔ ان کے اثبات کے لیے حدیث صحیح ہونی چاہیے یا کم از کم یہ کہ وہ حدیث حسن لغیرہ سے کم نہ ہو۔

(۴) **فضائل و مناقب** :۔ اس باب میں بالاتفاق احادیث ضعیفہ کا بھی اعتبار کر لیا جاتا ہے۔

چنانچہ علامہ نووی فرماتے ہیں :۔

انهم قد يرون عنهم احاديث الترغيب و الترهيب وفضائل الاعمال والقصص و احاديث الزهد ومكارم الاخلاق ونحو ذلك مما لا تتعلق بالحلال والحرام وسائر الاحكام وهذا الضرب من الحديث يجوز عند اهل الحديث وغيرهم التساهل فيه ورواية ما سوى الموضوع منه والعمل به لان اصول ذلك صحيحة مقررة فى الشرع معروفة عند اهله وعلى كل حال فان

حضرات محدثین ضعیف راویوں سے ترغیب، ترہیب فضائل اعمال، قصص، زہد اور مکارم اخلاق میں احادیث روایت کرتے ہیں اور حلال و حرام کے احکام میں ان سے اصلاً روایت نہیں کرتے۔ اور اس قسم کی احادیث میں ضعیف راویوں سے روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا صحیح اور شرع میں ثابت ہے اور احکام سے متعلق حدیث میں جب کوئی ضعیف راوی متفرد ہو تو اس کی روایت سے ہرگز استدلال نہیں کیا جاتا۔

علامہ نووی کی اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ فضائل اور مناقب میں ضعیف روایات کو قبول کیا جاتا ہے اور ان کے مقتضی پر عمل بھی ہوتا ہے البتہ احکام میں ضعاف کا اعتبار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض صورتوں میں احتیاط کے پیش نظر احکام میں بھی ضعیف روایات کا اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی لکھتے ہیں :۔

قال العلماء من المحدثين والفقهاء وغيرهم يجوز ويستحب العمل فى الفضائل والترغيب والترهيب بالحديث الضعيف مالم يكن موضوعا واما الاحكام كالحلال والحرام والبيع والنكاح

حضرات محدثین، فقہاء اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا مستحب ہے جب کہ وہ موضوع نہ ہو لیکن حلال اور حرام کے احکام مثلاً بیع، نکاح

Marfat.com

وغیر ذلک فلا یعمل فیھا الا بالحدیث الصحیح او الحسن الا ان یکون فی احتیاط فی شیء کما اذا ورد حدیث ضعیف بکراھیۃ بعض البیوع او النکحۃ[1]

اور طلاق وغیرہ میں حدیث صحیح یا حسن کے سوا اور کسی پر عمل درست نہیں۔ الا یہ کہ اس میں احتیاط ہو مثلاً بیع یا نکاح کی کراہت میں کوئی حدیث ضعیف وارد ہو۔

حدیث ضعیف کی تقویت

فضائل اعمال اور باب مناقب میں عموماً احادیث ضعیفہ کا اعتبار کیا جاتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر ان بعض قرائن کا ذکر کر دیا جائے جن کی بناء پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے اور اس کا ضعف جاتا رہتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو وہ حسن لغیرہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تمام مستند اصول حدیث کی کتابوں میں یہ مسئلہ مرقوم ہے محقق علی الاطلاق امام ابن ھمام نے بھی فتح القدیر (ج ۱ ص ۲۴۸ مطبع مصر) میں اس کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے اور علامہ شعرانی لکھتے ہیں:۔

وقد احتج جمھور المحدثین بالحدیث الضعیف اذا کثرت طرقہ ولحقوہ بالصحیح تارۃ وبالحسن اخری[2]

جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو جمہور محدثین اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس کو گاہ صحیح کے ساتھ اور گاہ حسن کے ساتھ لاحق کرتے ہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جب کسی حدیث ضعیف کے موافق مجتہدین میں سے کسی کا قول مل جائے تو اس سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں:۔

ان المجتھد اذا استدل بحدیث کان تصحیحاً لہ کما فی التحریر وغیرہ۔

مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے جس طرح تحریر میں امام ابن ھمام نے تحقیق فرمائی ہے

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی حدیث ضعیف کے موافق اہل علم میں سے کسی کا قول ہو تو اس سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ امام ترمذی حدیث:۔ اذا اتی احدکم الصلوٰۃ والامام علی حال الحدیث کے تحت لکھتے ہیں:۔ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم۔ ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں:۔

قال النووی اسنادہ ضعیف نقلہ میرک فکان

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور

---

[1] ابو ذکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ — شرح مسلم للنووی علی مسلم ج ۱ ص ۲۱

[2] ابو ذکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ — کتاب الاذکار ص (۸۷)

[3] امام عبدالوھاب الشعرانی — میزان الشریعۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۶۸

[4] علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ — ردالمحتار ج ۴ ص ۱

Marfat.com

الترمذی یرید تقویۃ الحدیث بعمل اھل العلم[1]

امام ترمذی اہل علم کے عمل سے اس حدیث کی تقویت کا ارادہ فرمارہے ہیں۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ بعض اوقات صالحین کے عمل سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ صلوٰۃ التسبیح جس روایت سے ثابت ہے وہ حدیث ضعیف ہے اور حاکم اور بیہقی نے اس کی تقویت کی وجہ [illegible] المبارک کے عمل کی وجہ سے یہ حدیث تقویت پاگئی۔ چنانچہ مولانا عبدالحی لکھتے ہیں:۔

قال البیھقی کان عبد اللہ بن المبارک یصلیھا وتداولھا الصالحون بعضھم عن بعض وفی ذٰلک تقویۃ للحدیث المرفوع[2]

علامہ بیہقی لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک صلاۃ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور بعد کے تمام علماء اس کو ایک دوسرے سے نقل کرکے پڑھتے رہے اس وجہ سے اس حدیث مرفوع کو تقویت حاصل ہو گئی۔

اس کے علاوہ تجربہ اور کشف سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری نے اسی بحث میں ابن عربی کے کشف سے ایک حدیث کی تقویت کا واقعہ بیان کیا ہے۔

روایات مختلفہ میں مذائق آئمہ

جب کسی ایک مسئلہ پر متعدد متعارض روایات وارد ہوں تو اس سلسلہ میں تتبع اور تلاش سے جو آئمہ اربعہ کا مسلک معلوم ہو سکا ہے وہ یہ ہے کہ امام اعظم ایسی صورت میں روایات کے درمیان تطبیق دیتے ہیں اور حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہر روایت پر کسی نہ کسی صورت میں عمل ہو جائے اور جب تطبیق نہ ہو سکے تو اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اسلام اور اصول روایت کے قریب تر ہو امام شافعی ایسی شکل میں قوتِ سند کے لحاظ سے کسی ایک روایت کو لیتے ہیں اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ امام مالک تعارض کی صورت میں اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اہلِ مدینہ کے تعامل کے موافق ہو اور امام احمد متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں۔

مشہور حفاظ

سطور ذیل میں ہم چاروں مسلکوں کے مشاہیر حفاظ کے اسماء پیش کر رہے ہیں۔

احناف :۔ حافظ ابو بشر دولابی، حافظ اسحاق بن راھویہ، حافظ ابو جعفر طحاوی، حافظ ابن ابی العوام سعدی، حافظ ابو محمد حارثی، حافظ عبدالباقی، حافظ ابو بکر رازی جصاص، حافظ ابو نصر کلابازی، حافظ ابو محمد سمرقندی، حافظ شمس الدین سروجی، حافظ قطب الدین حلبی، حافظ علاؤ الدین ماردینی، حافظ جمال الدین زیلعی حافظ علاؤ الدین مغلطای، حافظ بدر الدین عینی، حافظ قاسم بن قطلوبغا وغیرھم۔

شوافع :۔ حافظ دار قطنی، حافظ بیہقی، حافظ خطابی، حافظ عز الدین ابن سلام، حافظ ابن دقیق العید، حافظ

---

[1] ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ ج ۳ ص ۹۸

[2] مولانا عبدالحی لکھنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ — الاثار المرفوعۃ ص ۲۳

Marfat.com

عراقی، حافظ ذہبی، حافظ جزری، حافظ ابن کثیر دمشقی، سخاوی، سیوطی، ابن حجر عسقلانی وغیرہم۔

مالکیہ:۔ حافظ حسین بن اسماعیل، حافظ رحیلی، حافظ ابن عبدالبر، حافظ ابوالولید الباجی، حافظ قاضی ابوبکر العربی حافظ عبدالحق، حافظ قاضی عیاض، حافظ مازری، حافظ ابن رشد، حافظ ابوالقاسم سہیلی وغیرہم۔

حنابلہ:۔ حافظ عبدالغنی المقدسی، حافظ ابوالفرج ابن الجوزی، حافظ ابن قدامہ، حافظ ابن رجب وغیرہم۔

مولانا محمد غلام رسول سعیدی غفرلہ

Marfat.com

فہرست بخاری شریف مترجم، جلد اوّل

باب	مضمون	صفحہ
	عرضِ ناشر	۳
	عرضِ مترجم	۴
	حرفِ آغاز (از علامہ غلام رسول سعیدی صاحب)	۶
	پارہ ——— ۱	
	۱ — کتاب الوحی	۱۰۱
۱	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا کیسے ہوئی؟	"
	۲ — کتاب الایمان	۱۰۸
۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور وہ قول وفعل ہے نیز بڑھتا اور گھٹتا ہے۔	"
۳	اُمورِ ایمان	۱۱۰
۴	مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔	"
۵	افضل اسلام کیا ہے؟	۱۱۱
۶	کھانا کھلانا بھی اسلام ہے۔	"
۷	یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے کہ اپنے بھائی کے لیے	"

باب	مضمون	صفحہ
	وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔	
۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان ہے	۱۱۱
۹	ایمان کی لذت۔	۱۱۲
۱۰	انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔	"
۱۱	حضور کی ایک بیعت کا ذکر	"
۱۲	فتنوں سے بھاگنا دین کا ایک حصہ ہے۔	۱۱۳
۱۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا تمہاری نسبت زیادہ علم ہے اور معرفت دل کا فعل ہے۔	"
۱۴	جو کفر میں لوٹنے کو یوں ناپسند کرے جیسے ناپسند کرتا ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔	"
۱۵	اعمال کے لحاظ سے اہلِ ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت۔	۱۱۴
۱۶	حیا ایمان کا حصہ ہے۔	"
۱۷	اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو اُن کا راستہ چھوڑ دو۔	۱۱۵
۱۸	جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے۔	"
۱۹	جب حقیقی طور پر اسلام مراد نہ ہو بلکہ قتل ہونے کے خوف سے اسلام کا دعویٰ کیا ہو۔	"
۲۰	سلام کو پھیلانا اسلام کا ایک حصہ ہے۔	۱۱۶
۲۱	خاوند کی ناشکری اور یہ کہ ایک کفر دوسرے سے کم تر ہے۔	۱۱۷

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۲۲	گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور شرک کے سوا اُن کے مرتکب کو کافر نہ کہا جائے۔	۱۱۷
۲۳	ایک ظلم دوسرے سے کم ہے۔	۱۱۸
۲۴	منافق کی علامت	//
۲۵	شبِ قدر کا قیام ایمان کا ایک حصہ ہے۔	۱۱۹
۲۶	جہاد ایمان کا ایک حصہ ہے	//
۲۷	رمضان کا نفلی قیام بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔	//
۲۸	ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا ایک حصہ ہے۔	//
۲۹	دین آسان ہے۔	۱۲۰
۳۰	نماز ایمان کا حصہ ہے۔	//
۳۱	آدمی کا بہترین اسلام	۱۲۱
۳۲	اللہ کے نزدیک وہ عمل پسندیدہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔	۱۲۱
۳۳	ایمان کا زیادہ اور کم ہونا۔	۱۲۲
۳۴	زکوٰۃ اسلام کا ایک حصہ ہے	//
۳۵	جنازے کے پیچھے جانا ایمان کا حصہ ہے	۱۲۳
۳۶	مومن کا ڈرنا کہ مبادا اُس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور اُسے پتہ بھی نہ لگے۔	۱۲۳
۳۷	حضرت جبرئیل کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایمان، اسلام، احسان اور علمِ قیامت کے متعلق پوچھنا۔	۱۲۴
۳۸	ایمان کی خصوصیت	۱۲۵
۳۹	دین کی خاطر گناہوں سے بچنے کی فضیلت	//
۴۰	خمس ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے	۱۲۶
۴۱	اس کی وضاحت کہ اعمال کا دارومدار نیت اور خلوص پر ہے	۱۲۷
۴۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دین	۱۲۷

باب	مضمون	صفحہ
	نصیحت ہے اللہ، اُس کے رسول، آئمہ مسلمین اور عوام کے لیے۔	۱۲۸
	۳ — کتاب العلم	۱۲۸
۴۳	علم کی فضیلت	//
۴۴	جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کر کے سائل کو جواب دے۔	۱۲۹
۴۵	جو علمی بات کے لیے آواز بلند کرے	//
۴۶	محدث کا حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا اور اَنْبَاَنَا کہنا	۱۳۰
۴۷	علمی آزمائش کی غرض سے امام کا اپنے ساتھیوں سے کوئی بات پوچھنا۔	۱۳۰
۴۸	محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا	۱۳۰
۴۹	اہلِ علم کا دوسروں کی رائے معلوم کرنے کی غرض سے اپنی کتاب شہروں میں بھیجنا۔	۱۳۲
۵۰	جو مجلس کے آخری سرے پر بیٹھے اور جو مجلس میں خالی جگہ دیکھے اور وہاں بیٹھ جائے۔	۱۳۴
۵۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات پہنچے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔	۱۳۵
۵۲	قول و فعل سے پہلے علم درکار ہے۔	۱۳۵
۵۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعظ و نصیحت کرنا موقع کے مطابق ہوتا تاکہ وہ اکتا نہ جائیں۔	۱۳۶
۵۴	جو اہل علم کے لیے دن مقرر کرے۔	۱۳۶
۵۵	اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ کرے تو اُسے دین کی فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔	۱۳۷
۵۶	علم کی سوجھ بوجھ۔	۱۳۷

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۵۷	علم وحکمت میں رشک کرنا	۱۳۸
۵۸	حضرت موسیٰ کا سمندر کی جانب حضرت خضر کے پاس جانے کا واقعہ۔	〃
۵۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ اے اللہ! اِسے کتاب سکھا۔	۱۳۹
۶۰	نوعمر کا سماع کب قابلِ قبول ہوتا ہے	۱۳۹
۶۱	طلبِ علم میں نکلنا	۱۴۰
۶۲	علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت	〃
۶۳	علم کا اُٹھنا اور جہالت کا پھیلنا	۱۴۱
۶۴	علم کی فضیلت	۱۴۲
۶۵	فتویٰ دینا جب کہ وہ جانور وغیرہ کی پیٹھ پر سوار ہو۔	۱۴۲
۶۶	جو ہاتھ یا سر کے اشارے سے استفتاء کا جواب دے۔	〃
۶۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وفد عبدالقیس کو ترغیب دینا کہ اپنے ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور پچھلوں کو بتا دیں۔	۱۴۵
۶۸	درپیش مسئلہ کے لیے سفر کرنا	۱۴۵
۶۹	علم کے لیے باری	۱۴۶
۷۰	نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا۔	〃
۷۱	جو امام یا محدث کے حضور زانوئے ادب تہ کرے	۱۴۷
۷۲	جو سمجھانے کے لیے بات کا تین دفعہ اعادہ کرے	۱۴۸
۷۳	آدمی کا اپنی لونڈی اور گھر والوں کو تعلیم دینا	۱۴۸
۷۴	امام کا عورتوں کو سمجھانا اور تعلیم دینا	۱۴۹
۷۵	علم حدیث کا ذوق وشوق	۱۴۹
۷۶	علم کیسے اُٹھا لیا جائے گا؟	〃
۷۷	کیا عورتوں کو تعلیم دینے کے لیے دن مقرر کیا جائے؟	۱۵۰
۷۸	جو کوئی بات سُنے اور سمجھ نہ سکے لہٰذا پھر سُنے یہاں تک کہ سمجھ جائے۔	۱۵۰
۷۹	حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچا دے	۱۵۱
۸۰	اُس کا گناہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولے۔	۱۵۲
۸۱	علمی باتیں لکھنا	۱۵۳
۸۲	رات کے وقت تعلیم وتذکیر	۱۵۴
۸۳	رات کو علمی مذاکرہ کرنا	۱۵۵
۸۴	علم کو محفوظ کرنا	〃
۸۵	علماء کے حضور خاموش رہنا	۱۵۶
۸۶	عالم کے لیے مستحب ہے کہ جب اُس سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں زیادہ علم کس کا ہے تو علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دے۔	〃
۸۷	جو کھڑے کھڑے بیٹھے ہوئے عالم سے سوال کرے۔	۱۵۸
۸۸	کنکریاں مارتے وقت مسئلہ پوچھنا	۱۵۹
۸۹	ارشاد باری تعالیٰ کہ تم علم نہیں دیئے گئے مگر تھوڑا	۱۵۹
۹۰	جس نے بعض جائز چیزوں کو اس لیے چھوڑ دیا کہ بعض کم فہم لوگ اس سے سخت بات میں مبتلا نہ ہو جائیں۔	۱۶۰
۹۱	جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے۔	۱۶۰
۹۲	علم میں شرمانا	۱۶۱
۹۳	جو شرمائے اور دوسرے سے سوال کرنے کے لیے کہے۔	۱۶۱
۹۴	مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا	۱۶۲
۹۵	جو سائل کو اس کے سوال سے زیادہ جوابات دے۔	۱۶۲

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
	۴ — کتاب الوضوء	۱۶۳
۹۶	ارشاد باری تعالیٰ، جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھولو۔	//
۹۷	وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔	//
۹۸	وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کے چمکنے سے پہنچ کلیان ہونا۔	//
۹۹	شک کے باعث دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو۔	۱۶۴
۱۰۰	ہلکا وضو کرنا	۱۶۴
۱۰۱	پوری طرح وضو کرنا	۱۶۵
۱۰۲	دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک چلّو پانی سے چہرے کو دھونا۔	۱۶۵
۱۰۳	ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت کرنے سے پہلے بھی۔	۱۶۶
۱۰۴	بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے؟	۱۶۶
۱۰۵	رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا	۱۶۶
۱۰۶	قضائے حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت یا دیوار کی آڑ ہو۔	۱۶۷
۱۰۷	جو دو اینٹوں پر بیٹھ کر رفع حاجت کرے	۱۶۷
۱۰۸	رفع حاجت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا	۱۶۷
۱۰۹	گھروں میں رفعِ حاجت کرنا	۱۶۸
۱۱۰	پانی سے استنجا کرنا	۱۶۸
۱۱۱	جو طہارت کے وقت اُس کے لیے پانی لے جائے۔	۱۶۹
۱۱۲	استنجا کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا	۱۶۹
۱۱۳	دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت	۱۶۹
۱۱۴	پیشاب کرتے وقت عضوِ مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔	۱۶۹
۱۱۵	ڈھیلوں سے استنجا کرنا۔	۱۶۹
۱۱۶	گوبر سے استنجا نہ کرنا۔	۱۷۰
۱۱۷	اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا	۱۷۰
۱۱۸	اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا	۱۷۰
۱۱۹	اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا	//
۱۲۰	وضو میں ناک صاف کرنا	۱۷۱
۱۲۱	استنجا کے لیے طاق ڈھیلے لینا	//
۱۲۲	دونوں پیروں کو دھونا اور اُن پر مسح نہ کرنا	۱۷۱
۱۲۳	وضو میں کُلّی کرنا	۱۷۲
۱۲۴	ایڑیاں دھونا	۱۷۲
۱۲۵	جوتوں والا دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے۔	//
۱۲۶	وضو اور غسل دائیں جانب سے شروع کرنا۔	۱۷۴
۱۲۷	نماز کا وقت ہو جانے پر پانی تلاش کرنا	۱۷۴
۱۲۸	وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں	۱۷۴
۱۲۹	جب کُتا برتن میں منہ ڈال کر پانی پی لے	۱۷۵
۱۳۰	جو صرف پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کرنا ضروری سمجھے۔	۱۷۵
۱۳۱	جو اپنے ساتھی کو وضو کروائے	۱۷۷
۱۳۲	بغیر وضو قرآنِ مجید وغیرہ پڑھنا	۱۷۸
۱۳۳	جو وضو نہ کرے مگر غشی کے شدید دورے سے	۱۷۸
۱۳۴	پورے سر کا مسح کرنا	۱۷۹
۱۳۵	دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا	۱۸۰
۱۳۶	لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا۔	۱۸۰
۱۳۷	حضور کے وضو کا پانی برکت والا تھا۔	۱۸۱

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۸	جو ایک ہی چلّو سے کُلّی کرے اور ناک میں پانی لے	۱۸۱
۱۳۹	سر کا مسح ایک بار ہے	۱۸۲
۱۴۰	مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہُوا پانی۔	۱۸۲
۱۴۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے وضو سے بچا ہُوا پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا۔	۱۸۲
۱۴۲	لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتنوں سے غسل اور وضو کرنا۔	//
۱۴۳	طشت سے وضو کرنا	۱۸۴
۱۴۴	ایک مُد پانی سے وضو کرنا	//
۱۴۵	موزوں پر مسح کرنا	۱۸۵
۱۴۶	جب کہ پاک پیروں کو موزوں میں داخل کیا ہو	//
۱۴۷	جو گوشت کھانے اور ستو پینے کے بعد وضو نہ کرے	۱۸۶
۱۴۸	جو ستو پی کر کُلّی کرے اور وضو نہ کرے	//
۱۴۹	کیا دودھ پینے کے بعد کُلّی کرے!	۱۸۷
۱۵۰	نیند سے وضو لازم آنا اور جو ایک دو مرتبہ اونگھنے اور جھونکا لینے سے وضو لازم نہ سمجھے۔	۱۸۷
۱۵۱	حدث کے بغیر وضو کرنا	۱۸۷
۱۵۲	پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں سے ہے۔	۱۸۸
۱۵۳	پیشاب کو دھونے کا بیان	۱۸۸
۱۵۴	عذاب قبر میں ذکر الٰہی سے کمی ہونا	۱۸۸
۱۵۵	حضور اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑے رکھا یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہو گیا۔	۱۸۹
۱۵۶	مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا	۱۸۹
۱۵۷	شیر خوار بچوں کا پیشاب	۱۹۰
۱۵۸	کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا	۱۹۰
۱۵۹	اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا	۱۹۰
۱۶۰	کسی قوم کی گُوڑی پر پیشاب کرنا	۱۹۱
۱۶۱	خون کو دھونا	۱۹۱
۱۶۲	منی کا دھونا اور کُریدنا نیز اُس چیز کا دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے۔	۱۹۲
۱۶۳	جب کوئی منی وغیرہ کو دھوئے اور اس کا نشان نہ جائے۔	۱۹۲
۱۶۴	اُونٹ، چوپایوں اور بکری کا پیشاب اور اُن کے باڑے۔	۱۹۲
۱۶۵	اگر گھی اور پانی میں نجاست گر جائے	۱۹۴
۱۶۶	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا	۱۹۴
۱۶۷	اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست یا مُردار ڈال دیا جائے تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی	۱۹۴
۱۶۸	تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا	۱۹۵
۱۶۹	نبیذ اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز نہیں ہے۔	۱۹۶
۱۷۰	عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا	//
۱۷۱	مسواک کا بیان	//
۱۷۲	مسواک بڑے کے سپرد کرنا	۱۹۷
۱۷۳	رات کو باوضو سونے کی فضیلت	۱۹۷
	پارہ ——— ۲	۱۹۹
	۵ کتاب الغسل	۱۹۹
۱۷۴	غسل سے پہلے وضو کرنا	۱۹۹
۱۷۵	آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا	۱۹۹
۱۷۶	ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرنا	۲۰۰

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۷۷	جو اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالے	۲۰۰
۱۷۸	غسل ایک ہی بار ہے	۲۰۱
۱۷۹	جو غسل کرتے وقت حِلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے	۲۰۱
۱۸۰	غسلِ جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا	۲۰۱
۱۸۱	صاف کرنے کے لیے ہاتھ کو مٹی سے رگڑنا	۲۰۲
۱۸۲	کیا دھونے سے پہلے جنبی اپنا ہاتھ برتن میں ڈال سکتا ہے جب کہ جنابت کے سوا اُس کے ہاتھ میں کوئی اور نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔	۲۰۲
۱۸۳	جو غسل کے وقت دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے۔	۲۰۳
۱۸۴	دھونے اور وضو کے درمیان وقفہ	۲۰۳
۱۸۵	جب کہ جماع کے بعد جماع کرے اور جو ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے۔	۲۰۴
۱۸۶	مذی کو دھونا اور اُس سے غسل لازم آنا	۲۰۴
۱۸۷	جو خوشبو لگا کر غسل کرے اور اُس کا اثر باقی رہے	۲۰۴
۱۸۸	بالوں میں خلال کرنا اور جلد کے تر ہونے کا یقین ہو جانے پر پانی بہا دینا۔	۲۰۵
۱۸۹	جس نے حالتِ جنابت میں وضو کیا۔ پھر تمام جسم کو دھوئے لیکن اعضائے وضو کو نہ دھوئے۔	۲۰۵
۱۹۰	جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آئے تو اُسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے	۲۰۶
۱۹۱	غسلِ جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا	۲۰۶
۱۹۲	جو سر کی داہنی جانب سے غسل کی ابتدا کرے	۲۰۶
۱۹۳	جو تنہائی میں نہا نہائے اور دوسرے نے پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے۔	۲۰۷
۱۹۴	لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ کرنا	۲۰۸
۱۹۵	جب عورت کو احتلام ہو جائے۔	۲۰۸
۱۹۶	جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا	۲۰۹
۱۹۷	جنبی کا بازار وغیرہ میں جانا	۲۰۹
۱۹۸	جنبی کا غسل کرنے سے پہلے وضو کر کے گھر میں رہنا۔	۲۱۰
۱۹۹	جنبی کا سو جانا	۲۱۰
۲۰۰	جنبی وضو کرے پھر سو جائے	۲۱۰
۲۰۱	جب دونوں ختنے مل جائیں	۲۱۱
۲۰۲	عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا	۲۱۱

۶ کتاب الحیض ۲۱۲

باب	مضمون	صفحہ
۲۰۳	حیض کی ابتدا کیسے ہوئی	۲۱۲
۲۰۴	حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اُس میں کنگھی کرنا	۲۱۳
۲۰۵	مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا	۲۱۳
۲۰۶	جو حیض کو نفاس کہے	۲۱۳
۲۰۷	حائضہ سے اختلاط کرنا	۲۱۴
۲۰۸	حائضہ کا روزے چھوڑنا	۲۱۴
۲۰۹	حائضہ طوافِ بیت اللہ کے سوا سارے مناسکِ حج ادا کرے	۲۱۵
۲۱۰	استحاضہ	۲۱۶
۲۱۱	خونِ حیض کو دھونا	۲۱۶
۲۱۲	مستحاضہ کا اعتکاف کرنا	۲۱۶
۲۱۳	کیا عورت اُس کپڑے میں نماز پڑھے جس میں حیض آیا تھا؟	۲۱۷
۲۱۴	غسلِ حیض کے وقت عورت کا خوشبو لگانا	۲۱۷
۲۱۵	عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے تو اپنا جسم کیسے ملے! اور مشک آلودہ پھایا لے کر خون کی جگہ پر پھیرنا	۲۱۷

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۲۱۶	غسلِ حیض	۲۱۸
۲۱۷	غسلِ حیض کے وقت عورت کا کنگھی کرنا	۲۱۸
۲۱۸	غسلِ حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے بال کھولنا۔	۲۱۸
۲۱۹	ارشادِ ربانی ، مخلقہ اور غیر مخلقہ کا مطلب ؟	۲۱۹
۲۲۰	حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے ؟	۲۲۰
۲۲۱	حیض آنا اور بند ہونا	۲۲۰
۲۲۲	حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے	۲۲۱
۲۲۳	حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباس حیض میں ہو۔	۲۲۱
۲۲۴	جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھتے	۲۲۲
۲۲۵	حائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا اور عیدگاہ سے الگ رہنا۔	۲۲۲
۲۲۶	جب ایک ماہ میں عورت کو تین بار حیض آجائے	۲۲۳
۲۲۷	ایامِ حیض کے علاوہ زرد اور خاکی رنگ دیکھنا	۲۲۳
۲۲۸	استحاضہ کی رگ	۲۲۳
۲۲۹	طوافِ زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہو جائے ؟	۲۲۴
۲۳۰	جب مستحاضہ پاکی دیکھے ؟	۲۲۴
۲۳۱	حائضہ کی نمازِ جنازہ اور اس کا طریقہ	۲۲۴
۲۳۲	حائضہ کے متعلق احکام	۲۲۵

۷۔ کتاب التیمم

باب	مضمون	صفحہ
۲۳۳	ارشادِ ربانی ، تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو	۲۲۵
۲۳۴	جب پانی اور مٹی نہ پائے	۲۲۶
۲۳۵	حالتِ اقامت میں پانی نہ ملے تو نماز فوت ہونے کے ڈر سے تیمم کرنا۔	۲۲۸
۲۳۶	تیمم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد کیا	۲۲۸
	اُن پر پھونک مارے ؟	
۲۳۷	تیمم منہ اور ہتھیلیوں کا ہے	۲۲۸
۲۳۸	پاک مٹی مسلمان کے لیے پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے	۲۲۹
۲۳۹	جب جنبی مرض یا موت یا پیاس کے ڈر سے تیمم کرے۔	۲۳۱
۲۴۰	تیمم کی ایک ضرب ہے	۲۳۲
۲۴۱	جنابت کے لیے تیمم کی اجازت	۲۳۳

۸۔ کتاب الصلوٰۃ

باب	مضمون	صفحہ
۲۴۲	معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی۔	۲۳۳
۲۴۳	کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے	۲۳۵
۲۴۴	نماز میں تہمد کو گدی سے باندھ لینا	۲۳۶
۲۴۵	ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا	۲۳۶
۲۴۶	جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے کندھوں پر ڈال لے۔	۲۳۸
۲۴۷	جب کپڑا تنگ ہو	۲۳۸
۲۴۸	شامی جُبّے میں نماز پڑھنا	۲۳۹
۲۴۹	نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت	۲۴۰
۲۵۰	قمیض ، شلوار ، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا	۲۴۰
۲۵۱	ستر عورت سے کیا چھپائے ؟	۲۴۰
۲۵۲	چادر کے بغیر نماز پڑھنا	۲۴۱
۲۵۳	ران کے بارے میں روایت	۲۴۱
۲۵۴	عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے	۲۴۳
۲۵۵	جب بیل بوٹوں والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اس کے نقوش دیکھے۔	۲۴۳
۲۵۶	اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد	۲۴۳

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
	ہو جائے گی؟	
۲۵۷	جو ریشمی جُبّے میں نماز پڑھے، پھر اُسے اُتار دے۔	۲۴۳
۲۵۸	سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا	۲۴۴
۲۵۹	چھتوں، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا	۲۴۴
۲۶۰	جب نمازی کا کپڑا سجدے کے دوران اُس کی بیوی کو لگ جائے۔	۲۴۵
۲۶۱	چٹائی پر نماز پڑھنا	۲۴۵
۲۶۲	چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا	۲۴۶
۲۶۳	فراش پر نماز پڑھنا	۲۴۶
۲۶۴	گرمی کی شدت کے باعث کپڑے پر نماز پڑھنا	۲۴۷
۲۶۵	جوتوں سمیت نماز پڑھنا	۲۴۷
۲۶۶	موزے پہن کر نماز پڑھنا	۲۴۷
۲۶۷	جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے	۲۴۷
۲۶۸	سجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے اور پہلوؤں کو علیحدہ رکھے۔	۲۴۸
۲۶۹	قبلہ رُو ہونے کی فضیلت	۲۴۸
۲۷۰	اہلِ مدینہ اور اہل شام و مشرق کا قبلہ	۲۴۹
۲۷۱	ارشادِ ربانی کہ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ	۲۵۰
۲۷۲	قبلہ کی طرف متوجہ ہونا خواہ کہیں ہو۔	۲۵۰
۲۷۳	قبلہ کا بیان	۲۵۱
۲۷۴	مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا	۲۵۲
۲۷۵	مسجد سے ریزے کو کنکریوں کے ساتھ صاف کرنا	۲۵۳
۲۷۶	دورانِ نماز دائیں جانب نہ تھوکے	۲۵۳
۲۷۷	بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکنا چاہیئے	۲۵۴
۲۷۸	مسجد میں تھوکنے کا کفارہ	۲۵۴
۲۷۹	مسجد میں بلغم کو دفن کر دینا	ـــ
۲۸۰	جب تھوکنا پڑے تو کپڑے کے پلو میں لینا چاہیئے	۲۵۴
۲۸۱	امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر۔	۲۵۵
۲۸۲	کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے؟	۲۵۶
۲۸۳	مسجد میں تقسیم کرنا اور خوشے لٹکانا	۲۵۶
۲۸۴	جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو اُسے قبول کرے۔	۲۵۷
۲۸۵	مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فیصلے کرنا اور لعان کرانا۔	۲۵۷
۲۸۶	جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھ لے یا جہاں کا حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے۔	۲۵۷
۲۸۷	گھروں میں مسجدیں بنانا	۲۵۸
۲۸۸	مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی دائیں جانب سے ابتدا کرنا۔	۲۶۱
۲۸۹	کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود کر اُن جگہوں پر مسجدیں بنالی جائیں؟	۲۶۱
۲۹۰	بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا	۲۶۲
۲۹۱	اُونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا	۲۶۲
۲۹۲	جو تنور، آگ یا ایسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے جس کی پوجا کی جاتی ہو اور اُس کا مقصد رضائے الٰہی ہو۔	۲۶۲
۲۹۳	قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت	۲۶۳
۲۹۴	خسف یا عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا	〃
۲۹۵	گرجے میں نماز پڑھنا	〃
۲۹۶	انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنانا	〃
۲۹۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔	۲۶۴
۲۹۸	عورت کا مسجد میں سونا	۲۶۴
۲۹۹	مَردوں کا مسجد میں سونا	۲۶۵

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۳۰۰	سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا	۲۶۶
۳۰۱	جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔	″
۳۰۲	مسجد میں حدث ہو جانا	″
۳۰۳	مسجد نبوی کی تعمیر	۲۶۷
۳۰۴	تعمیر مسجد میں تعاون کرنا	″
۳۰۵	بڑھئی اور صنعت کار سے منبر اور مسجد کی تیاری میں مدد لینا۔	۲۶۸
۳۰۶	جو مسجد بنائے۔	۲۶۸
۳۰۷	جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل تھامے رکھے	″
۳۰۸	مسجد سے گزرنا	۲۶۹
۳۰۹	مسجد میں شعر پڑھنا	″
۳۱۰	نیزہ بازوں کا مسجد میں جانا	″
۳۱۱	مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا	۲۷۰
۳۱۲	مسجد میں تقاضا اور تعاقب کرنا	″
۳۱۳	مسجد کی صفائی کرنا نیز چیتھڑے، کوڑا کرکٹ اور تنکے چن لینا۔	۲۷۱
۳۱۴	مسجد میں شراب	″
۳۱۵	مسجد کے لیے خادم رکھنا	″
۳۱۶	قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے	″
۳۱۷	اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا۔	۲۷۲
۳۱۸	مریض کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا	″
۳۱۹	ضرورتاً اونٹ کو مسجد میں لے جانا	″
۳۲۰	نورِ مجسم کا نورانی معجزہ	۲۷۳
۳۲۱	مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا	۲۷۳
۳۲۲	کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور انھیں بند کرانا۔	۲۷۴
۳۲۳	مشرک کا مسجد میں داخل ہونا	۲۷۵
۳۲۴	مسجد میں آواز بلند کرنا	۲۷۵
۳۲۵	مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا	۲۷۶
۳۲۶	مسجد میں چت لیٹنا	۲۷۶
۳۲۷	راستے میں مسجد بنانا	۲۷۷
۳۲۸	بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا	″
۳۲۹	مسجد وغیرہ میں انگلیوں کا پنجہ ڈالنا	۲۷۸
۳۳۰	وہ مسجدیں جو مدینہ منورہ کے راستوں پر ہیں اور وہ جگہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔	۲۷۹
۳۳۱	امام کا سترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے	۲۸۱
۳۳۲	نمازی اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے	۲۸۲
۳۳۳	نیزے کی طرف نماز پڑھنا	″
۳۳۴	برچھی کی طرف نماز پڑھنا	″
۳۳۵	مکہ وغیرہ میں سترہ کرنا	۲۸۳
۳۳۶	ستون کی طرف نماز پڑھنا	″
۳۳۷	جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا	۲۸۴
۳۳۸	حضور کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا	″
۳۳۹	سواری، اونٹ، درخت اور پالان کی طرف نماز پڑھنا	۲۸۵
۳۴۰	چارپائی کی طرف نماز پڑھنا	″
۳۴۱	نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روک دے	″
۳۴۲	نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ	۲۸۶
۳۴۳	نماز پڑھتے ہوئے ایک آدمی کا دوسرے کی طرف منہ کرنا۔	″
۳۴۴	سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا	۲۸۷
۳۴۵	عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نفل پڑھنا	″
۳۴۶	جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی	″

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۳۴۷	جب چھوٹی بچی کو نماز کے دوران اپنی گردن پر اُٹھائے رکھے۔	۲۸۸
۳۴۸	جب اُس بستر کی طرف نماز پڑھے جس میں حائضہ ہو۔	۲۸۸
۳۴۹	کیا آدمی سجدے کے وقت اپنی بیوی کو دبا دے تاکہ سجدہ کر سکے۔	〃
۳۵۰	عورت کا نمازی سے گندگی کو دُور کرنا	۲۸۹
	پارہ ۵ ——— ۳	۲۹۱
	۸-	
۳۵۱	نماز کے اوقات اَور اُن کی فضیلت	۲۹۱
۳۵۲	ارشادِ خداوندی: اُسی کی طرف رجوع کرتے رہو اَور اُس سے ڈرو اَور نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو۔	〃
۳۵۳	نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا۔	۲۹۲
۳۵۴	نماز کفارہ ہے۔	〃
۳۵۵	وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت	۲۹۳
۳۵۶	پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ اُنھیں وقت پر جماعت وغیرہ سے پڑھا جائے	〃
۳۵۷	نماز کو بے وقت پڑھنا	〃
۳۵۸	نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے	۲۹۴
۳۵۹	سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا	〃
۳۶۰	سفر میں ظہر کو ٹھنڈی کرنا	۲۹۵
۳۶۱	ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے۔	۲۹۶
۳۶۲	ظہر کو عصر تک مؤخر کر دینا	۲۹۷
۳۶۳	عصر کا وقت	〃

باب	مضمون	صفحہ
۳۶۴	نمازِ عصر قضا ہو جانے کا گناہ	۲۹۹
۳۶۵	نمازِ عصر ترک کرنے کا گناہ	〃
۳۶۶	نمازِ عصر کی فضیلت	〃
۳۶۷	جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی۔	۳۰۰
۳۶۸	نمازِ مغرب کا وقت	۳۰۱
۳۶۹	جو مغرب کو عشاء کہنا ناپسند کرے	۳۰۲
۳۷۰	عشاء اَور عتمہ کا بیان اَور جس کے نزدیک وسعت ہے۔	۳۰۲
۳۷۱	عشاء کا وقت وہی ہے جب لوگ جمع ہو جائیں، خواہ تاخیر سے۔	۳۰۳
۳۷۲	نمازِ عشاء کی فضیلت	〃
۳۷۳	عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے۔	۳۰۴
۳۷۴	غلبہ کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا	۳۰۴
۳۷۵	عشاء کا وقت نصف رات تک ہے۔	۳۰۵
۳۷۶	نمازِ فجر کی فضیلت	۳۰۵
۳۷۷	نمازِ فجر کا وقت	۳۰۶
۳۷۸	جس نے نمازِ فجر کی ایک رکعت پائی	۳۰۷
۳۷۹	جس نے نماز کی ایک رکعت پائی	۳۰۸
۳۸۰	فجر کے بعد نماز یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے	۳۰۸
۳۸۱	سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔	۳۰۹
۳۸۲	جو نماز پڑھنا مکروہ نہ جانے مگر عصر اَور فجر کے بعد۔	۳۰۹
۳۸۳	عصر کے بعد قضا وغیرہ نماز پڑھنا	۳۱۰
۳۸۴	ابر آلود دن میں نماز کی جلدی کرنا	۳۱۱
۳۸۵	وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا	〃
۳۸۶	جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو با جماعت	۳۱۲

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
	نماز پڑھائی۔	
۳۸۷	جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے	۳۱۲
۳۸۸	قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا	〃
۳۸۹	عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے۔	۳۱۳
۳۹۰	عشاء کے بعد فقہ اور بھلائی کی باتیں کرنا۔	〃
۳۹۱	اہلِ خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو کرنا۔	۳۱۴
	۹۔ کتاب الاذان	۳۱۵
۳۹۲	اذان کی ابتدا	۳۱۵
۳۹۳	اذان دو دو دفعہ ہے	۳۱۶
۳۹۴	کلماتِ اقامت ایک ایک دفعہ ہیں سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔	〃
۳۹۵	اذان کہنے کی فضیلت	〃
۳۹۶	بلند آواز سے اذان کہنا	〃
۳۹۷	اذان کی وجہ سے خون ریزی سے رُک جانا	۳۱۷
۳۹۸	جب اذان سُنے تو کیا کہے؟	〃
۳۹۹	اذان کے بعد کی دعا	۳۱۸
۴۰۰	اذان کے لیے قرعہ ڈالنا	۳۱۹
۴۰۱	اذان کے دوران باتیں کرنا	〃
۴۰۲	نابینا کا اذان دینا جب کہ اُسے وقت بتانے والا ہو۔	〃
۴۰۳	صبح صادق کے بعد اذان کہنا	۳۲۰
۴۰۴	فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا	〃
۴۰۵	اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو؟	۳۲۱
۴۰۶	جو اقامت کا انتظار کرے۔	〃
۴۰۷	اذان و اقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے	۳۲۱
۴۰۸	جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے	۳۲۲
۴۰۹	مسافر کے لیے اذان و اقامت جب کہ وہ کئی ہوں۔	〃
۴۱۰	کیا مؤذن اذان میں اِدھر اُدھر منہ پھیرے؟ اور کیا اذان میں کسی طرف دیکھے؟	۳۲۳
۴۱۱	آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کر دی۔	۳۲۴
۴۱۲	جو ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔	〃
۴۱۳	اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں؟	〃
۴۱۴	نماز کے لیے جلدی سے نہ اُٹھے بلکہ اطمینان اور وقار سے اُٹھے۔	۳۲۵
۴۱۵	کیا ضرورت کے باعث مسجد سے نکل سکتا ہے؟	〃
۴۱۶	جب امام کہے کہ اپنی جگہوں پر رہ کر انتظار کرنا یہاں تک کہ وہ لوٹے۔	〃
۴۱۷	کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی۔	〃
۴۱۸	جب امام کو اقامت کے بعد کوئی حاجت پیش آجائے۔	۳۲۶
۴۱۹	اقامت کے وقت باتیں کرنا	〃
۴۲۰	جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب	〃
۴۲۱	باجماعت نماز کی فضیلت	۳۲۶
۴۲۲	نمازِ فجر کو باجماعت پڑھنے کی فضیلت	۳۲۸
۴۲۳	ظہر کو اوّل وقت پڑھنے کی فضیلت	〃
۴۲۴	قدموں پر ثواب	۳۲۹
۴۲۵	نمازِ عشاء باجماعت پڑھنے کی فضیلت	〃
۴۲۶	دو یا اس سے زیادہ جماعت ہو۔	〃

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۴۲۷	جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے اور مساجد کی فضیلت۔	۳۳۰
۴۲۸	اُس کی فضیلت جو صبح و شام مسجد میں جائے۔	۳۳۱
۴۲۹	جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔	″
۴۳۰	جماعت میں شامل ہونے کے لیے مریض کی حد	″
۴۳۱	بارش یا کسی اور وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت۔	۳۳۲
۴۳۲	کیا جو حاضر ہو جائیں امام انھیں نماز پڑھائے اور کیا جمعہ کے روز بارش کے باوجود بھی خطبہ دے؟	۳۳۳
۴۳۳	جب کھانا آجائے اور اقامت کہہ دی جائے	۳۳۴
۴۳۴	جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور کچھ کھا رہا ہو۔	۳۳۵
۴۳۵	جو اپنے گھر کے کاموں میں مشغول ہو اور اقامت ہونے پر نماز کے لیے چلا جائے۔	″
۴۳۶	جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اُس کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز اور آپ کا طریقہ سکھانے کا ہو۔	″
۴۳۷	صاحب علم و فضیلت امامت کا زیادہ مستحق ہے۔	۳۳۶
۴۳۸	جو کسی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو	۳۳۸
۴۳۹	جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو بیٹھے یا نہ بیٹھے۔ کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟	″
۴۴۰	جو لوگ علم قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرائے	۳۳۹
۴۴۱	جب امام لوگوں کے پاس جائے تو اُن کی امامت کر سکتا ہے۔	″
۴۴۲	امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔	″
۴۴۳	مقتدی کب سجدہ کرے؟	۳۴۲
۴۴۴	امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ	″
۴۴۵	غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت	″
۴۴۶	جب امام نے نماز پوری نہ کی اور مقتدیوں نے کر لی۔	۳۴۳
۴۴۷	مفتون اور بدعتی کی امامت	″
۴۴۸	جب وہ نمازی ہوں تو مقتدی امام کے برابر دائیں جانب کھڑا ہو۔	۳۴۴
۴۴۹	جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اُسے دائیں جانب کرے تو دونوں میں سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔	۳۴۴
۴۵۰	جب امام کی نیت امامت کی نہ ہو لیکن لوگ آجائیں تو اُن کی امامت کرے۔	″
۴۵۱	جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو حاجت ہو تو نماز پڑھ کر نکل جائے۔	۳۴۵
۴۵۲	امام کا قیام میں تخفیف کرنا اور رکوع سجدے پورے کرنا۔	″
۴۵۳	جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے	″
۴۵۴	جس نے نماز لمبی کرنے پر اپنے امام کی شکایت کی	۳۴۶
۴۵۵	نماز مختصر اور پوری پڑھنا	۳۴۷
۴۵۶	جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز مختصر کر دے	″
۴۵۷	نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا	۳۴۸
۴۵۸	جو لوگوں کو امام کی تکبیر سُنائے	″
۴۵۹	جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اُس مامور کی اقتدا کریں۔	″
۴۶۰	جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے؟	۳۴۹
۴۶۱	جب امام نماز میں روئے	۳۵۰

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۴۶۲	اقامت کے وقت اَور اِس کے بعد صفوں کو درست کرنا۔	۳۵۰
۴۶۳	صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔	۳۵۱
۴۶۴	پہلی صف	〃
۴۶۵	صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے	〃
۴۶۶	اُس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے	۳۵۲
۴۶۷	صف میں کندھے سے کندھا اَور قدم سے قدم ملانا	〃
۴۶۸	جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اَور امام پیچھے سے اُسے دائیں جانب کرلے تو اُس کی نماز درست ہے۔	〃
۴۶۹	عورت تنہا بھی صف ہے	۳۵۳
۴۷۰	مسجد اَور امام کے دائیں جانب	〃
۴۷۱	جب کہ امام اَور لوگوں کے درمیان دیوار یا سُترہ ہو	〃
۴۷۲	رات کی نماز	〃
۴۷۳	تکبیر تحریمہ کا وجوب اَور نماز کا افتتاح	۳۵۴
۴۷۴	تکبیر اُولیٰ میں افتتاح کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا۔	۳۵۵
۴۷۵	تکبیر کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اُٹھا کر رفع یدین کرنا۔	〃
۴۷۶	ہاتھوں کو کہاں تک اُٹھائے	۳۵۶
۴۷۷	رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو	〃
۴۷۸	نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا	〃
۴۷۹	نماز میں خشوع	۳۵۷
۴۸۰	تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے	〃
۴۸۱	حضور کی نماز کا عالم	۳۵۸
۴۸۲	نماز میں امام کی طرف نگاہیں اُٹھانا	〃

باب	مضمون	صفحہ
۴۸۳	نماز میں آسمان کی طرف نظر اُٹھانا	۳۶۰
۴۸۴	نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا	〃
۴۸۵	جب کوئی واقعہ پیش آئے یا قبلہ کی طرف تھوک وغیرہ کوئی چیز دیکھے تو کیا اُس کی طرف توجہ کرے۔	〃
۴۸۶	امام اَور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا وجوب خواہ نماز حضری ہو یا سفری اَور جہری ہو یا سرّی۔	۳۶۱
۴۸۷	نمازِ ظہر میں قرأت	۳۶۲
۴۸۸	نمازِ عصر میں قرأت	۳۶۳
۴۸۹	نمازِ مغرب میں قرأت	〃
۴۹۰	نمازِ مغرب میں جہر	۳۶۴
۴۹۱	نمازِ عشاء میں جہر	〃
۴۹۲	عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا	〃
۴۹۳	نمازِ عشاء میں قرأت	۳۶۵
۴۹۴	پہلی دو رکعتوں کو لمبی اَور آخری دو کو مختصر کرے	〃
۴۹۵	نمازِ فجر کی قرأت	〃
۴۹۶	نمازِ فجر میں جہر سے قرأت کرنا	۳۶۶
۴۹۷	ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنا اَور آخری آیتیں پڑھنا اَور سورت سے پہلی سورت اَور سورت کی پہلی آیتیں۔	۳۶۷
۴۹۸	آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے	۳۶۸
۴۹۹	جس نے ظہر و عصر میں آہستہ قرأت کی	〃
۵۰۰	جب امام کوئی آیت سُنائے	〃
۵۰۱	پہلی رکعت کو لمبی کرنا	۳۶۹
۵۰۲	امام کا آواز سے آمین کہنا	〃
۵۰۳	آمین کہنے کی فضیلت	〃
۵۰۴	مقتدی کا آواز سے آمین کہنا	۳۷۰
۵۰۵	جب کوئی صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرے	〃

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۵۰۶	رکوع میں تکبیر پوری کرنا	۳۷۰
۵۰۷	سجدوں میں تکبیر پوری کرنا	۳۷۱
۵۰۸	سجدے سے اُٹھتے وقت تکبیر کہنا	"
۵۰۹	رکوع میں گھٹنوں پر ہتھیلیاں رکھنا	۳۷۲
۵۱۰	جب کوئی پورا رکوع نہ کرے	"
۵۱۱	رکوع میں پیٹھ برابر کرنا	"
۵۱۲	پوری طرح رکوع کرنے کی حد اور اُس میں اعتدال واطمینان کا ہونا۔	"
۵۱۳	جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے نماز دُہرانے کا حکم فرمایا۔	۳۷۳
		"
۵۱۴	رکوع میں دعا کرنا	"
۵۱۵	امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اُٹھائیں تو کیا کہیں؟	"
۵۱۶	اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت	۳۷۴
۵۱۷	قنوت پڑھنا	"
۵۱۸	جب رکوع سے سر اُٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو	۳۷۵
۵۱۹	سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے	"
۵۲۰	سجدے کی فضیلت	۳۷۷
۵۲۱	سجدے میں پہلو کھلے ہوئے اور پیٹ رانوں سے جُدا ہو۔	۳۷۹
۵۲۲	پیروں کی اُنگلیاں قبلہ رُو رکھنا	"
۵۲۳	جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے	"
۵۲۴	سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا	"
۵۲۵	ناک پر سجدہ کرنا	۳۸۰
۵۲۶	کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا	"
	پارہ ——— ۴	۳۸۲

باب	مضمون	صفحہ
۵۲۷	کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا	۳۸۲
۵۲۸	بالوں کو درست نہ کرے	"
۵۲۹	نماز میں اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے	"
۵۳۰	سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا	"
۵۳۱	دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا	۳۸۳
۵۳۲	سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچھائے	"
۵۳۳	جو نماز کے اندر طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو۔	۳۸۴
۵۳۴	جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس طرح ٹیک لگائے۔	"
۵۳۵	دونوں سجدوں سے اُٹھے تو تکبیر کہے	"
۵۳۶	تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ	۳۸۵
۵۳۶	جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے	۳۸۶
۵۳۷	پہلے قعدہ میں تشہد	"
۵۳۸	آخری رکعت میں تشہد	۳۸۷
۵۳۹	سلام سے پہلے دعا کرنا	"
۵۴۰	تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں	۳۸۸
۵۴۱	جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ پونچھے۔	"
۵۴۲	سلام پھیرنا	۳۸۹
۵۴۳	سلام اُس وقت پھیرے جب امام سلام پھیرے	"
۵۴۴	جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز میں سلام کرنے کو کافی سمجھے۔	"
۵۴۵	نماز کے بعد ذکر کرنا۔	۳۹۰
۵۴۶	سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف منہ کرے	۳۹۱
۵۴۷	سلام کے بعد امام کا اپنے مصلے پر ٹھہرنا	۳۹۲
۵۴۸	جو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر حاجت یاد آنے پر	۲۹۳

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
	لوگوں کے درمیان سے جائے۔	
۵۴۹	نماز کے بعد دائیں یا بائیں جانب منہ کرنا	۳۹۴
۵۵۰	لہسن، پیاز اور گندنا کے متعلق احکام	〃
۵۵۱	بچوں کا وضو کرنا	۳۹۵
۵۵۲	عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا۔	۳۹۷
۵۵۳	عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا	۳۹۸
۵۵۴	صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد لوٹنا اور ان کا مسجد میں کم ٹھہرنا۔	۳۹۹
۵۵۵	عورت کا اپنے خاوند سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگنا۔	〃
	۱۰۔ کتاب الجمعہ	۴۰۰
۵۵۶	جمعہ کا فرض ہونا	۴۰۰
۵۵۷	جمعہ کے روز غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچے بھی جمعہ میں حاضر ہوں اور عورتوں بھی؟	〃
۵۵۸	جمعہ کے لیے خوشبو لگانا	۴۰۱
۵۵۹	جمعہ کی فضیلت	〃
۵۶۰	جمعہ کے روز غسل کرنا	۴۰۲
۵۶۱	جمعہ کے لیے تیل لگانا	〃
۵۶۲	عمدہ لباس پہننے جو میسر آئے	۴۰۳
۵۶۳	جمعہ کے روز مسواک کرنا	〃
۵۶۴	جو دوسرے کی مسواک استعمال کرے	۴۰۴
۵۶۵	جمعہ کے روز نماز فجر میں کیا پڑھا جائے؟	〃
۵۶۶	دیہات اور شہروں میں جمعہ پڑھنا	〃
۵۶۷	کیا جو عورتیں اور بچے وغیرہ جمعہ نہ پڑھیں ان پر غسل ہے؟	۴۰۵
۵۶۸	بارش کے باعث جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت	۴۰۶
۵۶۹	جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کن پر واجب ہے؟	〃
۵۷۰	جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کا وقت ہو گیا	۴۰۷
۵۷۱	جب جمعہ کے روز سخت گرمی ہو	۴۰۸
۵۷۲	نمازِ جمعہ کے لیے چلنا	〃
۵۷۳	جمعہ کے روز دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے	۴۰۹
۵۷۴	کوئی آدمی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے	〃
۵۷۵	جمعہ کے روز کی اذان	〃
۵۷۶	جمعہ کے روز ایک ہی مؤذن ہو	۴۱۰
۵۷۷	امام جب منبر پر اذان سنے تو جواب دے	〃
۵۷۸	اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا	〃
۵۷۹	خطبہ کے وقت اذان کہنا	〃
۵۸۰	منبر پر خطبہ دینا	۴۱۱
۵۸۱	کھڑے ہو کر خطبہ دینا	۴۱۲
۵۸۲	خطبہ کے وقت لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا	〃
۵۸۳	جس نے خطبہ میں ثنا کے بعد اما بعد کہا	〃
۵۸۴	جمعہ کے روز دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۴۱۵
۵۸۵	خطبہ غور سے سننا	〃
۵۸۶	جب امام کسی کو دیکھے کہ خطبہ کے دوران آیا ہے تو اسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے۔	〃
۵۸۷	جو آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لے۔	۴۱۶
۵۸۸	خطبہ میں رفع یدین کرنا	〃
۵۸۹	جمعہ کے روز خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنا	〃
۵۹۰	جمعہ کے روز جب امام خطبہ دے تو خاموش رہنا اور جب کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہو تو لغو حرکت کی۔	۴۱۷

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۵۹۱	وہ ساعت جو صرف جمعہ کے روز میں ہے	۴۱۷
۵۹۲	اگر نمازِ جمعہ میں کچھ لوگ امام سے جُدا ہو جائیں تو امام اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے۔	″
۵۹۳	نمازِ جمعہ کے بعد اور اُس سے پہلے نماز پڑھنا	۴۱۸
۵۹۴	ارشاد خداوندی:۔ جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔	″
۵۹۵	نمازِ جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا	″
	۱۱۔ ابواب صلوٰۃ الخوف	۴۱۹
۵۹۶	نمازِ خوف کا بیان	۴۱۹
۵۹۷	پیدل یا سوار ہو کر نمازِ خوف پڑھنا	″
۵۹۸	نماز میں ایک دوسرے کی حفاظت کرنا	″
۵۹۹	قلعوں پر یلغار اور دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے نماز پڑھنا۔	۴۲۰
۶۰۰	تعاقب کرنے یا ہونے کی صورت میں سواری پر یا اشارے سے نماز پڑھنا۔	۴۲۱
۶۰۱	شب خون اور لڑائی کے وقت تکبیر، اندھیرا، صبح اور نماز۔	″
	۱۲۔ کتاب العیدین	۴۲۲
۶۰۲	عیدین اور اُن میں اظہارِ مسرت کا حکم	۴۲۲
۶۰۳	عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں	″
۶۰۴	مسلمانوں کے لیے عید کی خوشیاں	۴۲۳
۶۰۵	عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا	″
۶۰۶	قربانی کے روز کھانا	۲۲۴
۶۰۷	بغیر منبر کے عید گاہ کی طرف جانا	″
۶۰۸	عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر اذان و اقامت کے ہے۔	۴۲۵
۶۰۹	خطبہ نمازِ عید کے بعد ہے	۴۲۶
۶۱۰	عید گاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے	″
۶۱۱	نمازِ عید کے لیے جلدی جانا	۴۲۷
۶۱۲	ایامِ تشریق کے عمل کی فضیلت	″
۶۱۳	منیٰ کے دِنوں میں تکبیر کہنا اور جب لگلے روز عرفات کو جائے۔	۴۲۸
۶۱۴	نمازِ عید برچھی کی آڑ میں پڑھنا	″
۶۱۵	عید کے روز امام کے سامنے نیزہ اور برچھی لے جانا	۴۲۹
۶۱۶	عورتوں اور حیض والیوں کا عید گاہ کی طرف جانا	″
۶۱۷	بچوں کا عید گاہ کی طرف نکلنا	″
۶۱۸	عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا	″
۶۱۹	عید گاہ میں جھنڈا نصب کرنا	۴۳۰
۶۲۰	عید کے روز امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا	″
۶۲۱	جب عورت کے پاس نمازِ عید کے لیے دوپٹہ نہ ہو	۴۳۱
۶۲۲	حائضہ کا عید گاہ سے الگ رہنا	″
۶۲۳	قربانی کے روز عید گاہ میں نحر اور ذبح کرنا	۴۳۲
۶۲۴	خطبۂ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور جب امام سے خطبے کے دوران کسی چیز کے متعلق پوچھا جائے۔	″
۶۲۵	جو عید کے روز دوسرے راستے سے واپس لوٹے۔	۴۳۴
۶۲۶	جب نمازِ عید فوت ہو جائے تو رکعتیں پڑھ لے۔	″
۶۲۷	نمازِ عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا۔	۴۳۴

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
	۱۳۔ ابواب الوتر	۴۳۴
۶۲۸	وتر کے متعلق روایات	۴۳۴
۶۲۹	وتر کے اوقات	۴۳۶
۶۳۰	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وتر کے لیے اہل خانہ کو جگانا۔	״
۶۳۱	اپنی آخری نماز کو وتر بنانا چاہیے۔	״
۶۳۲	سواری پر وتر پڑھنا	״
۶۳۳	سفر میں وتر پڑھنا	۴۳۷
۶۳۴	رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا	״
	۱۴۔ ابواب الاستسقاء	۴۳۸
۶۳۵	استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نمازِ استسقاء کے لیے نکلنا۔	۴۳۸
۶۳۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔	״
۶۳۷	قحط سالی میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے سوال کرنا۔	۴۳۹
۶۳۸	استسقا کے وقت چادر کو الٹ دینا	۴۴۰
۶۳۹	جب حرام کاموں کی انتہا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے۔	״
۶۴۰	جامع مسجد میں نمازِ استسقاء پڑھنا	״
۶۴۱	خطبۂ جمعہ میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر بارش کی دعا کرنا	۴۴۱
۶۴۲	منبر پر بارش کی دعا کرنا	۴۴۲
۶۴۳	جس نے نمازِ جمعہ میں بارش کی دعا کرنا کافی سمجھا	״
۶۴۴	جب بارش کی کثرت سے راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنا	״
۶۴۵	جمعہ کے روز بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چادر الٹنے کے متعلق جو کہا گیا ہے	۴۴۳
۶۴۶	جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارشی بنائیں تو وہ اُن کی خواہش کو رد نہ کرے	״
۶۴۷	جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی سفارش کریں۔	״
۶۴۸	زیادہ بارش ہو تو دعا کرنا کہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔	۴۴۴
۶۴۹	کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرنا	״
۶۵۰	نمازِ استسقاء میں جہر سے قرأت پڑھنا	۴۴۵
۶۵۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف کس طرح پھیری؟	״
۶۵۲	نمازِ استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔	״
۶۵۳	عیدگاہ میں نمازِ استسقاء پڑھنا	۴۴۶
۶۵۴	نمازِ استسقاء میں قبلہ رُو ہونا	״
۶۵۵ (د)	نمازِ استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھوں کو اُٹھانا۔	״
۶۵۵ (ب)	نمازِ استسقاء میں امام کا ہاتھوں کو اٹھانا	۴۴۷
۶۵۶	بارش کے وقت کیا کہے؟	״
۶۵۷	جو بارش میں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگیں۔	״
۶۵۸	جب آندھی آئے	۴۴۸
۶۵۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میری بادِ صبا کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے۔	״
۶۶۰	زلزلوں اور فتنوں کے متعلق جو کہا گیا ہے	״
۶۶۱	ارشادِ باری تعالیٰ ہے، تم جھٹلائے جانے کو اپنی روزی بناتے ہو۔	۴۴۹

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۶۶۲	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسائی جائے گی۔	۴۴۹
	۱۵۔ ابواب الکسوف	۴۵۰
۶۶۳	سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا	۴۵۰
۶۶۴	سورج گرہن کے وقت صدقہ دینا	۴۵۱
۶۶۵	سورج گرہن کے وقت الصلوٰۃ جامعۃ کہہ کر ندا کرنا	〃
۶۶۶	نمازِ کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا	۴۵۲
۶۶۷	سورج گرہن کو کسوف کہے یا خسوف؟	〃
۶۶۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔	۴۵۳
۶۶۹	سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے پناہ مانگنا	〃
۶۷۰	نمازِ کسوف میں لمبے سجدے کرنا	۴۵۴
۶۷۱	نمازِ کسوف با جماعت پڑھنا	〃
۶۷۲	مردوں کے ساتھ عورتوں کا نمازِ کسوف پڑھنا	۴۵۵
۶۷۳	جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے۔	۴۵۶
۶۷۴	مسجد میں نمازِ کسوف پڑھنا	〃
۶۷۵	کسی کی موت یا زندگی سے سورج کو گرہن نہیں لگتا	۴۵۷
۶۷۶	سورج گرہن کے وقت ذکر کرنا	۴۵۸
۶۷۷	سورج گرہن کے وقت دعا کرنا	〃
۶۷۸	امام کا خطبۂ کسوف میں اما بعد کہنا	〃
۶۷۹	چاند گرہن میں نماز پڑھنا	〃
۶۸۰	نماز کسوف میں پہلی رکعت زیادہ لمبی ہو۔	۴۵۹
۶۸۱	نماز کسوف میں جہری قرأت کرنا۔	〃

باب	مضمون	صفحہ
	۱۶۔ ابواب سجود القرآن	۴۶۰
۶۸۲	قرآن کریم میں تلاوت کے سجدے اور ان کا سُنّت ہونا۔	۴۶۰
۶۸۳	سورۂ تنزیل میں سجدہ کا ہونا	〃
۶۸۴	سورۂ ص میں سجدہ کا ہونا	〃
۶۸۵	سورۂ والنجم کا سجدہ	۴۶۱
۶۸۶	مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اُس کا کوئی وضو نہیں۔	〃
۶۸۷	جس نے آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا	〃
۶۸۸	سورۂ انشقاق میں سجدہ	۴۶۲
۶۸۹	جب امام آیتِ سجدہ پڑھے تو لوگوں کی بھیڑ لگ جانا۔	〃
۶۹۰	جس نے قاری کے سجدے کی وجہ سے سجدہ کیا	〃
۶۹۱	جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا۔	〃
۶۹۲	جس نے نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا	۴۶۳
۶۹۳	جو بھیڑ کے باعث سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے۔	〃
	۱۷۔ ابواب تقصیر الصلوٰۃ	۴۶۴
۶۹۴	قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے	۴۶۴
۶۹۵	منیٰ میں نماز پڑھنا	〃
۶۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دورانِ حج کتنے روز قیام فرمایا۔	۴۶۵
۶۹۷	کتنی مسافت پر نماز قصر کرے؟	〃
۶۹۸	قصر کرے جب اپنی بستی سے نکل جائے۔	۴۶۶

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۶۹۹	سفر میں نماز مغرب کی تین رکعتیں پڑھے	۴۶۶
۷۰۰	سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہو	۴۶۷
۷۰۱	سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا	〃
۷۰۲	فرض نماز کے لیے سواری سے اُترنا	〃
	پارہ ——— ۵	۴۶۹
۷۰۳	گدھے پر نفل نماز پڑھنا	۴۶۹
۷۰۴	جو سفر میں نماز کے بعد اَور پہلے نوافل نہ پڑھے	〃
۷۰۵	جس نے سفر میں نماز کے بعد اَور اُس سے پہلے نوافل پڑھے۔	۴۷۰
۷۰۶	سفر میں مغرب اَور عشاء کو جمع کر لینا	〃
۷۰۷	جب مغرب و عشاء کو جمع کریں تو کیا اذان و اقامت کہی جائے؟	۴۷۱
۷۰۸	سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرنا ہو تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرے۔	〃
۷۰۹	جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرے تو نمازِ ظہر پڑھ کر سوار ہو۔	۴۷۲
۷۱۰	بیٹھ کر نماز پڑھنا	〃
۷۱۱	بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا	۴۷۳
۷۱۲	جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے	〃
۷۱۳	جب بیٹھ کر پڑھے۔ پھر تنگی یا مرض میں کمی محسوس کرے تو باقی نماز کو پوری کرے۔	۴۷۴
۷۱۴	رات کو تہجد پڑھنا	〃
۷۱۵	رات کے قیام کی فضیلت	۴۷۵
۷۱۶	رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا	۴۷۶
۷۱۷	مریض کا قیام لیل کو ترک کرنا	〃
۷۱۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کی نماز اَور	〃
	نوافل کی ترغیب دینا بغیر واجب قرار دئے۔	۴۷۶
۷۱۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام کہ پیروں پر ورم آجاتا۔	۴۷۸
۷۲۰	جو صبح کے وقت سوئے	〃
۷۲۱	جس نے سحری کھائی اَور نہ سویا یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھی۔	۴۷۹
۷۲۲	رات کی نماز میں طویل قیام کرنا	〃
۷۲۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟	〃
۷۲۴	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کو قیام کرنا اَور سونا اَور جو رات کے قیام سے منسوخ ہُوا۔	۴۸۰
۷۲۵	جب رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگا دینا۔	۴۸۱
۷۲۶	جو نماز پڑھے بغیر سو جائے تو شیطان اُس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔	۴۸۲
۷۲۷	رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا	〃
۷۲۸	جو رات کے پہلے حصے میں سوئے اَور آخری میں جاگے۔	〃
۷۲۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رمضان وغیرہ میں رات کا قیام۔	۴۸۳
۷۳۰	رات دن باوضو رہنے کی فضیلت اَور رات دن میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت۔	۴۸۴
۷۳۱	عبادت میں جو مشقت اٹھانا مکروہ ہے	〃
۷۳۲	جو رات کو قیام کرتا ہو تو پھر اُسے ترک کر دینا مکروہ ہے۔	〃
۷۳۳	عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا	۴۸۵

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۴۳۴	رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۸۵
۴۳۵	فجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرنا	۴۸۶
۴۳۶	فجر کی دو رکعتوں کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا	۴۸۷
۴۳۷	جو دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرے اور نہ لیٹے	"
۴۳۸	نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان	"
۴۳۹	فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا	۴۸۹
۴۴۰	فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انہیں نوافل کہا۔	"
۴۴۱	فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟	۴۹۰
۴۴۲	فرض نمازوں کے بعد نوافل	"
۴۴۳	جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے	۴۹۱
۴۴۴	سفر میں نمازِ چاشت پڑھنا	"
۴۴۵	جو نمازِ چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے	"
۴۴۶	حالتِ حضر میں نمازِ چاشت پڑھنا	"
۴۴۷	نمازِ ظہر سے پہلے دو رکعتیں	۴۹۲
۴۴۸	نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھنا	"
۴۴۹	نوافل باجماعت پڑھنا	۴۹۳
۴۵۰	گھر میں نوافل پڑھنا	۴۹۵
۴۵۱	مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت	"
۴۵۲	مسجدِ قباء کا بیان	"
۴۵۳	جو ہر ہفتے کو مسجدِ قباء میں آئے	۴۹۶
۴۵۴	مسجدِ قباء میں پیدل اور سوار ہو کر آنا	"
۴۵۵	قبر اور منبر رسول کے درمیان حصے کی فضیلت	"
۴۵۶	بیت المقدس کی مسجد	۴۹۷
۴۵۷	نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لینا	۰
۴۵۸	نماز میں جو کلام کرنا منع ہے	۴۹۸
۴۵۹	نماز میں مردوں کے لیے سُبْحَانَ اللّٰہِ اور	۴۹۹

باب	مضمون	صفحہ
	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے کا جواز	
۴۶۰	جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو۔	۴۹۹
۴۶۱	تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے	۵۰۰
۴۶۲	جو نماز میں پیچھے کو ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے بڑھے	"
۴۶۳	جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے	۵۰۱
۴۶۴	نماز میں کنکریاں ہٹانا	"
۴۶۵	نماز میں سجدہ کے لیے کپڑا بچھانا	"
۴۶۶	نماز میں کتنا عمل جائز ہے	"
۴۶۷	جب نماز کے دوران کسی کا جانور بھاگ جائے۔	۵۰۲
۴۶۸	نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے	۵۰۳
۴۶۹	جس نے بے خبری سے نماز میں تالی بجائی تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔	"
۴۷۰	جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اس نے انتظار کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔	۵۰۴
۴۷۱	نماز میں سلام کا جواب نہ دے	"
۴۷۲	نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھانا۔	"
۴۷۳	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا	۵۰۶
۴۷۴	نماز میں آدمی کا کسی چیز کو سوچنا	"
۴۷۵	جب فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے؟	۵۰۷
۴۷۶	جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں۔	۵۰۸
۴۷۷	جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا اُن سے لمبے؟	"
۴۷۸	جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھے اور سلام	"

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
	پھیر دے۔	
۷۷۹	جو سہو کے سجدوں کے لیے تکبیر کہے	۵۰۹
۷۸۰	جب یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔	〃
۷۸۱	فرائض و نوافل میں سجدۂ سہو	۵۱۰
۷۸۲	جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے اشارہ کرے اور اُسے سُنے	〃
۷۸۳	نماز میں اشارہ کرنا	۵۱۱
	۱۸۔ کتاب الجنائز	۵۱۲
۷۸۴	جنازوں کے بارے میں	۵۱۲
۷۸۵	جنازوں کے پیچھے جانے کا حکم	۵۱۳
۷۸۶	میت کے پاس جانا جب کہ مرنے کے بعد اُسے کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو۔	۵۱۴
۷۸۷	کسی کے مرنے کی اُس کے ورثا کی طرف سے خبر دینا	۵۱۵
۷۸۸	جنازے کی اطلاع دینا	۵۱۶
۷۸۹	اُس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے۔	〃
۷۹۰	قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ صبر کرو۔	۵۱۷
۷۹۱	میت کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا اور وضو کرانا۔	〃
۷۹۲	مستحب ہے کہ طاق مرتبہ غسل دیا جائے	۵۱۸
۷۹۳	میت کی داہنی جانب سے شروع کرنا	〃
۷۹۴	میت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا	〃
۷۹۵	کیا عورت کو مرد کی اِزار کا کفن دیا جا سکتا ہے؟	۵۱۹
۷۹۶	آخر میں کافور ملانا	۵۱۹
۷۹۷	عورت کے سر کے بال کھولنا	〃
۷۹۸	میت کو کس طرح لپیٹا جائے؟	۵۲۰
۷۹۹	کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنا دی جائیں؟	〃
۸۰۰	عورت کے بال اُس کے پیچھے کی طرف ڈال دئے جائیں	〃
۸۰۱	کفن کے لیے سفید کپڑا	۵۲۱
۸۰۲	دو کپڑوں کا کفن	〃
۸۰۳	میت کو خوشبو لگانا	〃
۸۰۴	احرام والے کو کس طرح کفنایا جائے؟	〃
۸۰۵	قمیص کا کفن دینا جو سِلی ہو یا نہ سِلی ہو اور بغیر قمیص کے کفن دینا۔	۵۲۲
۸۰۶	قمیص کے بغیر کفن دینا	〃
۸۰۷	عمامہ کے بغیر کفن دینا	۵۲۳
۸۰۸	میت کے مال سے کفن دینا	〃
۸۰۹	جب ایک کپڑے کے سوا کچھ میسّر نہ ہو	〃
۸۱۰	جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا قدموں کو تو سر کو چھپایا جائے۔	۵۲۴
۸۱۱	جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اُس پر اعتراض نہ کیا۔	〃
۸۱۲	عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا	۵۲۵
۸۱۳	عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ	〃
۸۱۴	قبروں کی زیارت کرنا	۵۲۶
۸۱۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے باعث عذاب دیا جاتا ہے جب کہ اُن میں نوحہ خوانی کا رواج ہو۔	〃
۸۱۶	میت پر نوحہ کرنے کی کراہیت	۵۲۸

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۸۱۷	میت پر فرشتوں کا سایہ فگن ہونا	۵۲۹
۸۱۸	وہ ہم میں سے نہیں جس نے گریبان پھاڑا	〃
۸۱۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا۔	۵۳۰
۸۲۰	مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے	〃
۸۲۱	جو رخساروں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں	۵۳۱
۸۲۲	مصیبت کے وقت واویلا کرنے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخنے سے منع فرمایا گیا ہے۔	〃
۸۲۳	جو مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھے کہ اظہارِ غم ہو۔	〃
۸۲۴	جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ کرے	۵۳۲
۸۲۵	صبر وہ ہے جو صدمہ پیش آتے وقت ہو	۵۳۲
۸۲۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں مبتلا ہیں۔	〃
۸۲۷	مریض کے پاس رونا	۵۳۴
۸۲۸	گریہ وزاری کی ممانعت اور اس پر زجر و توبیخ کرنا	〃
۸۲۹	جنازے کے لیے کھڑا ہونا	۵۳۵
۸۳۰	جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے؟	〃
۸۳۱	جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اُسے لوگوں کے کندھوں سے اُتار کر رکھ دیا جائے۔ اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے۔	۵۳۶
۸۳۲	جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو۔	〃
۸۳۳	عورتوں کے علاوہ جنازہ مرد اُٹھائیں	〃
۸۳۴	جنازہ جلدی لے جانا	۵۳۷
۸۳۵	چارپائی پر میت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو	〃
۸۳۶	جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں بنائیں۔	۵۳۷
۸۳۷	نمازِ جنازہ کے لیے صفیں بنانا	۵۳۸
۸۳۸	جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں	〃
۸۳۹	نمازِ جنازہ کا طریقہ	۵۳۹
۸۴۰	جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت	〃
۸۴۱	جو دفن ہونے تک ٹھہرا رہے	۵۴۰
۸۴۲	لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نمازِ جنازہ پڑھنا	〃
۸۴۳	نمازِ جنازہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھنا	〃
۸۴۴	قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہیت	۵۴۱
۸۴۵	نفاس والی کی نمازِ جنازہ جب کہ وہ حالتِ نفاس میں مرے۔	〃
۸۴۶	عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو	〃
۸۴۷	نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں	۵۴۲
۸۴۸	نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا	۵۴۳
۸۴۹	دفن کرنے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا	〃
۸۵۰	مُردہ جوتوں کی آہٹ سُنتا ہے۔	۵۴۴
۸۵۱	جو کسی مقدس جگہ یا اُس کے قریب دفن ہونا پسند کرے	〃
۸۵۲	رات کے وقت دفن کرنا	۵۴۵
۸۵۳	قبر پر مسجد تعمیر کرنا	〃
۸۵۴	عورت کی قبر میں کون داخل ہو	〃
۸۵۵	شہید کی نمازِ جنازہ	۵۴۶
۸۵۶	دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا	۵۴۷
۸۵۷	جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا	〃
۸۵۸	لحد میں کون پہلے رکھا جائے اور لحد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتی ہے۔	〃
۸۵۹	قبر میں اذخر اور گھاس استعمال کرنا	۵۴۸

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۸۶۰	کیا کسی وجہ سے میت قبر یا لحد سے نکالی جائے؟	۵۴۸
۸۶۱	قبر میں لحد اور شق بنانا	۵۴۹
۸۶۲	جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اُس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور کیا بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟	″
۸۶۳	جب مشرک نے مرتے وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا	۵۵۲
۸۶۴	قبر پر ٹہنی گاڑنا	″
۸۶۵	عالم کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اُس کے ساتھیوں کا اُس کے اِردگرد بیٹھ جانا۔	۵۵۳
۸۶۶	خودکشی کرنے والے کا حکم	۵۵۴
۸۶۷	منافقوں پر نماز پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہیت۔	″
۸۶۸	لوگوں کا میت کی تعریف کرنا	۵۵۵
۸۶۹	عذابِ قبر کے متعلق روایتیں	۵۵۶
۸۷۰	عذابِ قبر سے پناہ مانگنا	۵۵۸
۸۷۱	غیبت اور پیشاب کے باعث عذابِ قبر ہونا۔	″
۸۷۲	میت کو صبح و شام اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے	۵۵۹
۸۷۳	میت کا چارپائی پر کلام کرنا	″
۸۷۴	مسلمانوں کی اولاد کا حکم	″
	پارہ ——— ۶	۵۶۰
۸۷۵	مشرکوں کی اولاد کا حکم	۵۶۰
۸۷۶	بعض گناہوں کی سزا	″
۸۷۷	پیر کے روز کی موت	۵۶۲
۸۷۸	ناگہانی موت کا بیان	″
۸۷۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی۔	۰
۸۸۰	مُردوں کو سب و شتم کرنے کی ممانعت	۵۶۴
۸۸۱	شہر پر مُردوں کا ذِکر	۵۶۵
	۱۹۔ کتاب الزکوٰۃ	۵۶۵
۸۸۲	زکوٰۃ کا وجوب	۵۶۵
۸۸۳	زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا	۵۶۷
۸۸۴	زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ	″
۸۸۵	جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کفر نہیں ہے	۵۶۸
۸۸۶	مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا	۵۷۰
۸۸۷	خیرات میں دکھاوا کرنا	″
۸۸۸	چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا اور نہیں قبول کیا جائے گا مگر حلال کمائی سے۔	″
۸۸۹	حلال کمائی سے خیرات کرنا	″
۸۹۰	رد ہونے سے پہلے صدقہ دینا	۵۷۱
۸۹۱	آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر	۵۷۲
۸۹۲	ضرورت اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت	۵۷۳
۸۹۳	سخاوت کا بیان	″
۸۹۴	علانیہ صدقہ دینا	۵۷۴
۸۹۵	چھُپا کر صدقہ دینا	″
۸۹۶	جب بے خبری میں کسی مال دار کو صدقہ دے دیا	″
۸۹۷	جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اُسے معلوم نہ تھا۔	۵۷۵
۸۹۸	دائیں ہاتھ سے خیرات کرنا	″
۸۹۹	جو خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے۔	۵۷۶
۹۰۰	صدقہ وہی ہے کہ مالداری قائم رہے	″

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۹۰۱	دے کر احسان جتانا	۵۷۷
۹۰۲	جو صدقہ دینے میں جلدی کرنے کو پسند کرے	〃
۹۰۳	صدقہ کی ترغیب دینا اور اس کی سفارش کرنا	۵۷۸
۹۰۴	استطاعت کے اندر صدقہ دینا	〃
۹۰۵	صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے	۵۷۹
۹۰۶	جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہُوا۔	〃
۹۰۷	خادم کا بغیر فساد کے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینا۔	۵۸۰
۹۰۸	عورت کا ثواب جب کہ وہ فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے یا کھانا کھلائے۔	〃
۹۰۹	اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ جس نے دیا اور خدا سے ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی۔	۵۸۱
۹۱۰	صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال	〃
۹۱۱	کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا	〃
۹۱۲	صدقہ ہر مسلمان پر ہے۔ جو نہ کر سکے تو نیکی کے کام کرے	۵۸۲
۹۱۳	زکوٰۃ اور صدقہ سے کتنا دیا جائے اور جس نے ایک بکری دی۔	〃
۹۱۴	چاندی کی زکوٰۃ	〃
۹۱۵	زکوٰۃ میں سامان لینا	۵۸۳
۹۱۶	دو متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور دو اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں۔	〃
۹۱۷	جب مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی۔	۵۸۴
۹۱۸	اُونٹ کی زکوٰۃ	۵۸۴
۹۱۹	جس پر ایک سالہ اُونٹنی لازم آتی ہو لیکن اُس کے پاس نہ ہو۔	〃
۹۲۰	بکریوں کی زکوٰۃ	۵۸۵
۹۲۱	زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہیں لی جائے گی اور نہ نر مگر جب کہ مُصدِّق چاہے۔	۵۸۶
۹۲۲	زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا	〃
۹۲۳	زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے عمدہ مال نہ لیا جائے	〃
۹۲۴	پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے	۵۸۷
۹۲۵	گائے کی زکوٰۃ	〃
۹۲۶	رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا	۵۸۸
۹۲۷	مسلمان پر اُس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے	۵۸۹
۹۲۸	مسلمان پر اُس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے	〃
۹۲۹	یتیموں کو زکوٰۃ دینا	〃
۹۳۰	شوہر اور زیرِ کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا	۵۹۰
۹۳۱	ارشادِ خداوندی ہے:۔ گردن چھڑانے والوں اور مقروض لوگوں پر اور راہِ خدا میں خرچ کرنا۔	۵۹۱
۹۳۲	سوال کرنے سے بچنا	۵۹۲
۹۳۳	جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور لالچ کے بغیر دلائے	۵۹۳
۹۳۴	جو مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے	〃
۹۳۵	ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔	۵۹۴
۹۳۶	کھجوروں کا اندازہ کرنا	۵۹۶
۹۳۷	بارانی اور نہری فصل میں عُشر ہے	۵۹۷
۹۳۸	پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں	〃
۹۳۹	کھجوروں کے توڑتے وقت اُن کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے بچہ لے سکتا ہے؟	〃
۹۴۰	جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل بیچی اور اُس پر عُشر یا زکوٰۃ واجب تھی۔	۵۹۸
۹۴۱	کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟ دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔	〃

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۹۴۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم؟	۵۹۹
۹۴۳	ازواجِ مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا۔	//
۹۴۴	جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے	۶۰۰
۹۴۵	امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں۔	//
۹۴۶	امام کا صدقہ دینے والوں کو دعائے خیر دینا	۶۰۱
۹۴۷	جو مال سمندر سے نکالا جائے	//
۹۴۸	رکاز میں سے خمس دینا	۶۰۲
۹۴۹	ارشادِ خداوندی ہے:۔ اور اس پر کام کرنے والے اور مُصدِّقوں سے امام کے ساتھ حساب لینا	//
۹۵۰	زکوٰۃ کے اُونٹوں اور اُن کے دودھ کو مسافروں کے استعمال میں لانا۔	//
۹۵۱	حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اُونٹوں کو داغنا	۶۰۳
۹۵۲	صدقۂ فطر کا فرض ہونا	//
۹۵۳	صدقۂ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے	//
۹۵۴	صدقۂ فطر ایک صاع جَو ہیں	۶۰۴
۹۵۵	صدقۂ فطر میں ایک صاع کھانا ہے	//
۹۵۶	صدقۂ فطر کی ایک صاع کھجوریں ہیں	//
۹۵۷	ایک صاع کشمش	//
۹۵۸	صدقۂ فطر نمازِ عید سے پہلے دینا	۶۰۵
۹۵۹	صدقۂ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے	//
۹۶۰	صدقۂ فطر ہر چھوٹے بڑے پر ہے	//
	۲۰۔ کتاب المناسک	۶۰۶
۹۶۱	حج کا وجوب اور اس کی فضیلت	۶۰۶
۹۶۲	ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ تمہارے پاس لوگ پیدل آئیں گے اور دُبلی اُونٹنیوں پر سوار ہو کر۔	۶۰۶
۹۶۳	کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا	۶۰۷
۹۶۴	حج مبرور کی فضیلت	//
۹۶۵	فرض حج اور عمرہ کے اوقات	۶۰۸
۹۶۶	ارشادِ خداوندی ہے کہ زادِ راہ لے لو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔	//
۹۶۷	اہل مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ	//
۹۶۸	اہلِ مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام باندھیں۔	۶۰۹
۹۶۹	اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ	//
۹۷۰	اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ	//
۹۷۱	مواقیت کے علاوہ دیگر ممالک کے لوگ کہاں سے احرام باندھیں۔	۶۱۰
۹۷۲	اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ	//
۹۷۳	اہل عراق کا میقات ذاتِ عرق ہے	//
۹۷۴	ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا	//
۹۷۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستے سے گزرنا۔	۶۱۱
۹۷۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے۔	//
۹۷۷	کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا	//
۹۷۸	احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت کیسے کپڑے پہننے نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا۔	۶۱۲
۹۷۹	جو بالوں کو جما کر احرام باندھے	۶۱۳
۹۸۰	مسجدِ ذوالحلیفہ کے نزدیک تلبیہ کہنا	//
۹۸۱	احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟	//

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۹۸۲	حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا	۶۱۳
۹۸۳	احرام والا چادر اور ازار وغیرہ کیا کپڑے پہن سکتا ہے؟	۶۱۴
۹۸۴	جو صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے	"
۹۸۵	تلبیہ کہتے وقت آواز اونچی کرنا	۶۱۵
۹۸۶	تلبیہ کہنا	"
۹۸۷	احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید تسبیح اور تکبیر کہنا	"
۹۸۸	جو اس وقت تلبیہ کہے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے۔	۶۱۶
۹۸۹	قبلہ رُو ہو کر احرام باندھنا	"
۹۹۰	وادی میں اترتے وقت تلبیہ کہنا	۶۱۷
۹۹۱	حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں؟	"
۹۹۲	جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا۔	۶۱۸
۹۹۳	ارشادِ خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں	۶۱۹
۹۹۴	حج میں تمتع، قران اور افراد	۶۲۰
۹۹۵	جو حج کا نام لے کر تلبیہ کہے	۶۲۲
۹۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں تمتع کرنا	"
۹۹۷	ارشادِ خداوندی ہے:۔ یہ اُس کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجدِ حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔	۶۲۳
۹۹۸	مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا	۶۲۳
۹۹۹	مکہ مکرمہ کے اندر دن اور رات میں داخل ہونا	۶۲۴
۱۰۰۰	مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہو	۶۲۴
۱۰۰۱	مکہ مکرمہ میں کس طرف سے نکلے	"
۱۰۰۲	مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اس کی تعمیر	۶۲۵
۱۰۰۳	حرم کی فضیلت	۶۲۷
۱۰۰۴	مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور خرید و فروخت نیز خاص طور پر مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔	۶۲۸ "
۱۰۰۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں نزولِ اجلال۔	"
۱۰۰۶	ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب! اس گھر کو امن والا بنا دے۔	۶۲۹
۱۰۰۷	ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ اللہ نے کعبہ کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے۔	"
۱۰۰۸	کعبہ پر غلاف چڑھانا	۶۳۰
۱۰۰۹	کعبہ کو گرانا	"
۱۰۱۰	حجرِ اسود کے بارے میں	"
۱۰۱۱	خانۂ کعبہ کو بند کر کے بیت اللہ کی جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔	۶۳۱ "
۱۰۱۲	کعبہ میں نماز پڑھنا	"
۱۰۱۳	جو کعبہ میں داخل نہ ہو	"
۱۰۱۴	جو اطرافِ کعبہ میں تکبیر کہے	۶۳۲
۱۰۱۵	رمل کی ابتدا کیسے ہوئی تھی؟	"
۱۰۱۶	جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجرِ اسود کو بوسہ دے اور تین دفعہ رمل کرے۔	"
۱۰۱۷	حج اور عمرہ میں رمل کرنا	۶۳۳
۱۰۱۸	لکڑی کے ذریعے حجرِ اسود کو بوسہ دینا	"
۱۰۱۹	جو بوسہ نہ دے مگر صرف دونوں یمانی رُکنوں کو	"
۱۰۲۰	حجرِ اسود کو بوسہ دینا	۶۳۴
۱۰۲۱	جو حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے جب کہ اُس کے پاس	"

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
	آئے	
۱۰۲۲	حجرِ اسود کے پاس تکبیر کہنا	۶۳۴
۱۰۲۳	جو مکہ مکرمہ آئے تو اپنے گھر جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے پھر صفا کی طرف نکلے۔	۶۳۵ / ″
۱۰۲۴	عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا	″
۱۰۲۵	طواف کے دوران کلام کرنا	۶۳۶
۱۰۲۶	جب دورانِ طواف کوئی تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے اور اُسے کاٹ دے۔	۶۳۷ / ″
۱۰۲۷	ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے	″ / ″
۱۰۲۸	طواف میں توقف کرنا	″
۱۰۲۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔	″
۱۰۳۰	جو کعبہ کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طوافِ اوّل کے بعد واپس لوٹے۔	۶۳۸
۱۰۳۱	جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں	″
۱۰۳۲	جو طواف کی دو رکعتیں مقامِ ابراہیم کے پیچھے پڑھے	″
۱۰۳۳	فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا	۶۳۹
۱۰۳۴	مریض سوار ہو کر طواف کرے	″
۱۰۳۵	حاجیوں کو پانی پلانا	۶۴۰
۱۰۳۶	زمزم کا بیان	″
۱۰۳۷	قرآن کرنے والے کا طواف	۶۴۱
۱۰۳۸	باوضو طواف کرنا	۶۴۲
۱۰۳۹	صفا و مروہ کی سعی کا وجوب اور یہ شعائر اللہ ہیں	۶۴۳
۱۰۴۰	صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان	۶۴۴
۱۰۴۱	حائضہ سارے مناسک پورے کرے سوائے طوافِ بیت اللہ کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے۔	۶۴۵
۱۰۴۲	مکہ مکرمہ والے کا بطحاء وغیرہ سے احرام باندھنا	۶۴۷
۱۰۴۳	آٹھویں ذوالحجہ کو نمازِ ظہر کہاں پڑھے؟	۶۴۸
	پارہ ۵ ۷	۶۴۹
۱۰۴۴	منیٰ میں نماز پڑھنا	۶۴۹
۱۰۴۵	یومِ عرفہ کا روزہ	″
۱۰۴۶	منیٰ سے عرفات کو لوٹے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا	″
۱۰۴۷	عرفہ کے روز دوپہر کو روانہ ہونا	۶۵۰
۱۰۴۸	عرفات میں سواری پر وقوف کرنا	″
۱۰۴۹	عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا	″
۱۰۵۰	عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا	۶۵۱
۱۰۵۱	وقوف میں جلدی کرنا	″
۱۰۵۲	عرفات میں قیام کرنا	″
۱۰۵۳	عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے؟	۶۵۲
۱۰۵۴	عرفات اور مزدلفہ میں اُترنا	″
۱۰۵۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹتے وقت سکون کا حکم دیا اور آپ کا لوگوں کی طرف کوڑے سے اشارہ کرنا۔	۶۵۳
۱۰۵۶	مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنا	″
۱۰۵۷	جو دونوں نمازوں کو ملائے اور نوافل نہ پڑھے	″
۱۰۵۸	جو ان میں سے ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہے	۶۵۴

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۰۵۹	جو اپنے کمزور اہل خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی بھیجے	۶۵۴
۱۰۶۰	جو نمازِ فجر مزدلفہ میں پڑھے	۶۵۶
۱۰۶۱	مزدلفہ سے کب واپس لوٹے	〃
۱۰۶۲	یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔	〃
۱۰۶۳	جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے	۶۵۷
۱۰۶۴	قربانی کے جانور پر سوار ہونا	〃
۱۰۶۵	جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے	۶۵۸
۱۰۶۶	جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے	۶۵۹
۱۰۶۷	جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلادہ ڈالا پھر احرام کیا۔	۶۶۰
۱۰۶۸	اونٹ اور گائے کے لیے قلادہ بٹنا	〃
۱۰۶۹	قربانی کے جانور کا اشعار کرنا	۶۶۱
۱۰۷۰	جو قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹے	〃
۱۰۷۱	بکریوں کو قلادے پہنانا	〃
۱۰۷۲	روئی کے قلادے بنانا	۶۶۲
۱۰۷۳	جوتے کا ہار بنانا	〃
۱۰۷۴	قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا	〃
۱۰۷۵	جس نے قربانی کا جانور راستے میں خریدا اور اُسے ہار پہنایا۔	۶۶۳
۱۰۷۶	آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے اُن کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا۔	〃
۱۰۷۷	منیٰ میں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کی وہاں قربانی کرنا	۶۶۴
۱۰۷۸	جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے	〃
۱۰۷۹	اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا	۶۶۴
۱۰۸۰	اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا	〃
۱۰۸۱	قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے	۶۶۵
۱۰۸۲	قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں	〃
۱۰۸۳	قربانی کے جانوروں کی جھولیں صدقہ کی جائیں	۶۶۶
۱۰۸۴	ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا۔	〃
۱۰۸۵	قربانی کے جانور میں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے؟	〃
۱۰۸۶	سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا	۶۶۷
۱۰۸۷	جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جمائے اور سر منڈانا	۶۶۸
۱۰۸۸	احرام کھولتے وقت سر منڈانا اور بال ترشوانا	〃
۱۰۸۹	عمرہ کا تمتع کرنے والوں کا بال ترشوانا	۶۶۹
۱۰۹۰	قربانی کے روز زیارت کرنا	〃
۱۰۹۱	جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، بھول کر یا بے خبری میں	۶۷۰
۱۰۹۲	جمرہ کے نزدیک سواری پر مسائل بتانا	۶۷۱
۱۰۹۳	ایامِ منیٰ میں خطبہ دینا	〃
۱۰۹۴	کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزاریں؟	۶۷۳
۱۰۹۵	کنکریاں مارنا	۶۷۴
۱۰۹۶	وادی کے نشیب سے کنکریاں مارنا	〃
۱۰۹۷	جمرہ پر سات کنکریاں مارنا	〃
۱۰۹۸	جو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارے تو بیت اللہ کو بائیں جانب رکھے۔	۶۷۵
۱۰۹۹	ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے	〃
۱۱۰۰	جو جمرۂ عقبی پر رمی کرے اور وہاں نہ ٹھہرے	〃

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۰۱	جب دونوں جمروں پر رمی کرے تو نرم زمین پر قبلہ رُو کھڑا ہو۔	۶۷۵
۱۱۰۲	قریبی اور درمیانی جمرہ کے نزدیک ہاتھوں کو اٹھانا	۶۷۶
۱۱۰۳	دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا	"
۱۱۰۴	رمی جمار کے بعد خوشبو لگانا اور طواف زیارت سے پہلے سر منڈانا	۶۷۷
۱۱۰۵	طوافِ وداع	"
۱۱۰۶	جب طوافِ زیارت کے بعد عورت کو حیض آجائے	"
۱۱۰۷	جو روانگی کے روز نمازِ عصر ابطح میں پڑھے	۶۷۹
۱۱۰۸	محصب	"
۱۱۰۹	مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اُترنا اور مکہ معظمہ سے لوٹتے وقت بطحاء میں اُترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔	"
۱۱۱۰	جو مکہ مکرمہ سے لوٹتے ہوئے ذی طویٰ میں اُترے	۶۸۰
۱۱۱۱	حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا۔	"
۱۱۱۲	محصب سے رات کے آخری حصے میں کوچ کرنا۔	۶۸۱
	۲۱۔ ابواب العمرہ	۶۸۱
۱۱۱۳	عمرہ، اُس کا وجوب اور فضیلت	۶۸۱
۱۱۱۴	جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا	۶۸۲
۱۱۱۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟	"
۱۱۱۶	رمضان میں عمرہ کرنا	۶۸۳
۱۱۱۷	محصب کی رات وغیرہ میں عمرہ کرنا	۶۸۴
۱۱۱۸	تنعیم سے عمرہ کرنا	۶۸۴
۱۱۱۹	حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا	۶۸۵
۱۱۲۰	عمرہ کا ثواب محنت کے مطابق ہے	۶۸۶
۱۱۲۱	معتمر جب عمرہ کا طواف کر کے نکل جائے تو کیا وہ طوافِ وداع کی طرف سے کافی ہے؟	"
۱۱۲۲	عمرہ میں وہی کرے جو حج میں کرتے ہیں	۶۸۷
۱۱۲۳	عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے؟	۶۸۸
۱۱۲۴	جب حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے؟	۶۸۹
۱۱۲۵	آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونا۔	"
۱۱۲۶	صبح کے وقت گھر آنا	۶۹۰
۱۱۲۷	شام کے وقت گھر آنا	"
۱۱۲۸	مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے۔	"
۱۱۲۹	جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنی اُونٹنی کو تیز کرے۔	"
۱۱۳۰	ارشادِ ربانی ہے کہ اپنے گھروں میں دروازوں سے آیا کرو۔	۶۹۱
۱۱۳۱	سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے	"
۱۱۳۲	مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا چاہیے۔	"
۱۱۳۳	روکا جانا اور شکار کا بدلہ	"
۱۱۳۴	جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے	۶۹۲
۱۱۳۵	حج سے روکا جانا	۶۹۳
۱۱۳۶	روکے جانے کی صورت میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا۔	"
۱۱۳۷	جس نے کہا کہ روک دیے جانے پر کوئی بدل نہیں	"
۱۱۳۸	ارشادِ ربانی ہے، جو تم میں سے بیمار ہو یا اُس کے	۶۹۴

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
	سر میں تکلیف ہو تو فدیہ ہے۔	
۱۱۳۹	ارشادِ ربانی اَوْ صَدَقَةٍ سے مراد ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔	۶۹۴
۱۱۴۰	فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا	۶۹۵
۱۱۴۱	بکری کی قربانی	〃
۱۱۴۲	ارشادِ ربانی کہ رفث نہ ہو	۶۹۶
۱۱۴۳	ارشادِ ربانی کہ حج میں گناہ کا کام اَور جھگڑا نہ ہو	〃
۱۱۴۴	ارشادِ باری تعالیٰ ہے، شکار کو نہ مارو جب تم احرام میں ہو	〃
۱۱۴۵	جب بغیر احرام والا شکار کر کے احرام والے کو ہدیہ دے تو وہ اُسے کھالے۔	۶۹۷
۱۱۴۶	جب احرام والے شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور بغیر احرام والا سمجھ جائے۔	〃
۱۱۴۷	احرام والا شکار کرتے ہیں غیر احرام والے کی مدد نہ کرے۔	۶۹۸
۱۱۴۸	احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اُسے شکار کرے۔	۶۹۹
۱۱۴۹	اگر احرام والے کے لیے زندہ گورخر بھیجا جائے تو نہ لے۔	〃
۱۱۵۰	احرام والا کونسے جانوروں کو مار سکتا ہے؟	۷۰۰
۱۱۵۱	حرم کا درخت نہ کاٹا جائے	۷۰۱
۱۱۵۲	حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے	〃
۱۱۵۳	مکہ مکرمہ میں جنگ کرنا حلال نہیں	۷۰۲
۱۱۵۴	احرام والے کا پچھنے لگوانا	۷۰۳
۱۱۵۵	احرام والے کا نکاح کرنا	〃
۱۱۵۶	احرام والے مرد و عورت کے لیے جو خوشبو منع ہے۔	〃
۱۱۵۷	احرام والے کا غسل کرنا	۷۰۴
۱۱۵۸	جوتے نہ ہونے کی صورت میں احرام والے کا موزے پہننا۔	۷۰۴
۱۱۵۹	اگر ازار میسر نہ ہو تو پاجامہ پہن لے	۷۰۵
۱۱۶۰	احرام والے کا ہتھیار بند ہونا	〃
۱۱۶۱	حرم اَور مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا	۷۰۶
۱۱۶۲	جب بے خبر احرام باندھ لے اَور اُس نے قمیض پہن رکھی ہو۔	〃
۱۱۶۳	احرام والا عرفات میں فوت ہو جائے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔	〃
۱۱۶۴	احرام والا مر جائے تو اُس کے متعلق سنت	۷۰۸
۱۱۶۵	میت کی طرف سے حج اَور سنت پوری کرنا اَور خاوند کا بیوی کی طرف سے حج کرنا۔	〃
۱۱۶۶	اُس کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر ٹک نہ سکے	〃
۱۱۶۷	عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا	〃
۱۱۶۸	بچوں کا حج کرنا	۷۰۹
۱۱۶۹	عورتوں کا حج کرنا	〃
۱۱۷۰	جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی	۷۱۱
۱۱۷۱	مدینہ منورہ کا حرم ہونا	〃
۱۱۷۲	مدینہ منورہ کی فضیلت اَور یہ لوگوں کو چھانٹتا ہے	۷۱۳
۱۱۷۳	مدینہ منورہ طابہ ہے	〃
۱۱۷۴	مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ	〃
۱۱۷۵	جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے	〃
۱۱۷۶	ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا	۷۱۴
۱۱۷۷	اہلِ مدینہ کو فریب دینے کا گناہ	〃
۱۱۷۸	مدینہ منورہ کے مکانات	〃
۱۱۷۹	دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔	〃
۱۱۸۰	مدینہ ناپاکی کو دور کر دیتا ہے۔	۷۱۷

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۸۱	حضور کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا	۷۱۷
۱۱۸۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ کے چھوڑنے کو ناپسند فرمایا۔	۷۱۸
۱۱۸۳	مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ ہے۔	//
	۲۲۔ کتاب الصیام	۷۱۹
۱۱۸۴	رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا	۷۱۹
۱۱۸۵	روزے کی فضیلت	۷۲۰
۱۱۸۶	روزہ کفارہ ہے	//
۱۱۸۷	روزہ داروں کے لیے بابِ ریان	۷۲۱
۱۱۸۸	رمضان کہا جائے یا ماہِ رمضان؟ جس کے نزدیک دونوں طرح درست ہے۔	۷۲۲
۱۱۸۹	جو ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے نیک نیتی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔	۷۲۳
۱۱۹۰	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔	//
۱۱۹۱	جو روزے میں جھوٹی بات اور اُس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے۔	۷۲۴
۱۱۹۲	جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔	//
۱۱۹۳	جنسی خواہش بڑھنے پر روزہ رکھنا	//
۱۱۹۴	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب اُسے دیکھ لو تو چھوڑ دو۔	//
۱۱۹۵	عیدین کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے	۷۲۶
۱۱۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے۔	//
۱۱۹۷	رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے جائیں۔	۷۲۶
۱۱۹۸	ارشادِ باری تعالیٰ ہے، حلال کیا گیا ہے تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا۔	۷۲۷
۱۱۹۹	ارشادِ ربانی ہے، اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے ظاہر ہو جائے۔	//
۱۲۰۰	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے۔	۷۲۸
۱۲۰۱	سحری میں تاخیر کرنا	//
۱۲۰۲	سحری اور نماز فجر میں کتنا وقفہ ہو؟	//
۱۲۰۳	واجب ہونے کے بغیر سحری کی برکت	//
۱۲۰۴	جب دن چڑھے روزے کی نیت کی	۷۲۹
۱۲۰۵	روزہ دار کا صبح کو حالتِ جنابت میں اُٹھنا	//
۱۲۰۶	روزہ دار کا مباشرت کرنا	۷۳۰
۱۲۰۷	روزہ دار کا بوسہ دینا	//
۱۲۰۸	روزہ دار کا غسل کرنا	۷۳۱
۱۲۰۹	روزہ دار جب بھول کر کھا پی لے؛	۷۳۲
۱۲۱۰	روزہ دار کا تر اور خشک مسواک کرنا	//
۱۲۱۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے نتھنوں میں پانی لو اور اس میں روزہ دار اور دوسرے کا فرق نہیں کیا۔	۷۳۳
۱۲۱۲	جو رمضان میں جماع کر بیٹھے	//
۱۲۱۳	جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اُس کے پاس کچھ نہ ہو۔ پس اُسے صدقہ دیا گیا تو کفارہ ادا ہو گیا	//
۱۲۱۴	رمضان میں جماع کرنے والا کیا کفارے میں سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جب کہ وہ حاجت	۷۳۵

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
	مند ہوں؟	
۱۲۱۵	روزے دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا	۷۳۶
۱۲۱۶	سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا	۷۳۷
۱۲۱۷	جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے	//
۱۲۱۸	جس پر گرمی کی شدت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں۔	۷۳۸
۱۲۱۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے۔	//
۱۲۲۰	جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھے	//
۱۲۲۱	طاقت رکھنے والوں پر فدیہ ہے	۷۳۹
۱۲۲۲	رمضان کے روزوں کی قضا کب رکھے؟	//
۱۲۲۳	حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے	۷۴۰
۱۲۲۵	جو فوت ہو جائے اور اس کے اوپر روزے ہوں	//
۱۲۲۵	روزہ کب افطار کرنا جائز ہے؟	۷۴۱
۱۲۲۶	پانی وغیرہ جو میسر آئے اسی سے روزہ افطار کر لے۔	۷۴۲
	پارہ ——— ۸	۷۴۳
۱۲۲۷	افطار میں جلدی کرنا	۷۴۳
۱۲۲۸	جب کوئی روزہ افطار کرے اور پھر سورج نظر آجائے۔	//
۱۲۲۹	بچوں کا روزہ رکھنا	//
۱۲۳۰	وصال کے روزے	۷۴۴
۱۲۳۱	زیادہ روزے رکھنے سے روکنا	۷۴۵

باب	مضمون	صفحہ
۱۲۳۲	سحری تک متواتر روزہ رکھنا	۷۴۵
۱۲۳۳	جو اپنے مسلمان بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کی قسم دے۔	۷۴۵
۱۲۳۴	شعبان کے روزے	۷۴۶
۱۲۳۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کرنے کا بیان	//
۱۲۳۶	روزے سے متعلق مہمان کا حق	۷۴۷
۱۲۳۷	روزے سے متعلق جسم کا حق	//
۱۲۳۸	ہمیشہ روزے رکھنا	۷۴۸
۱۲۳۹	روزے سے متعلق بیوی کا حق	//
۱۲۴۰	ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا	۷۴۹
۱۲۴۱	حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے	//
۱۲۴۲	ایامِ بیض کے روزے	۷۵۰
۱۲۴۳	جو کسی کے پاس جائے اور نفلی روزہ نہ توڑے	//
۱۲۴۴	مہینے کے آخری دنوں میں روزہ رکھنا۔	۷۵۱
۱۲۴۵	جمعہ کے روز روزہ رکھنا	//
۱۲۴۶	کیا روزے کے لیے دن مقرر ہیں؟	۷۵۲
۱۲۴۷	عرفہ کے روز کا روزہ	//
۱۲۴۸	عید الفطر کے دن کا روزہ	//
۱۲۴۹	عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ	۷۵۳
۱۲۵۰	ایامِ تشریق کے روزے	۷۵۴
۱۲۵۱	یوم عاشورہ کا روزہ	//
۱۲۵۲	رمضان میں قیام کرنے کی فضیلت	۷۵۶
۱۲۵۳	شبِ قدر کی فضیلت	۷۵۸
۱۲۵۴	شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا۔	//
۱۲۵۵	شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا۔	۷۵۹
۱۲۵۶	رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا	۷۶۰

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
	۲۴۔ کتاب الاعتکاف	۷۶۱
۱۲۵۷	آخری عشرے کا اعتکاف کرنا	۷۶۱
۱۲۵۸	عائشہ کا معتکف کے سر میں کنگھی کرنا	۷۶۲
۱۲۵۹	معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے	″
۱۲۶۰	معتکف کا سر دھونا	″
۱۲۶۱	ایک رات کا اعتکاف	″
۱۲۶۲	عورتوں کا اعتکاف کرنا	۷۶۳
۱۲۶۳	مسجد میں خیمہ نصب کرنا	″
۱۲۶۴	کیا معتکف اپنی ضرورت کے تحت مسجد کے دروازے سے نکل سکتا ہے۔	″
۱۲۶۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعتکاف کے متعلق بیسویں تاریخ کی صبح کو نکلنا۔	۷۶۴
۱۲۶۶	مستحاضہ کا اعتکاف کرنا	″
۱۲۶۷	بیوی کا اپنے معتکف شوہر کی زیارت کرنا	۷۶۵
۱۲۶۸	کیا معتکف اپنے متعلق غلط فہمی دُور کر سکتا ہے!	″
۱۲۶۹	جو صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے	۷۶۶
۱۲۷۰	شوال میں اعتکاف کرنا	″
۱۲۷۱	جس کے نزدیک معتکف پر روزہ نہیں ہے	۷۶۷
۱۲۷۲	جس نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر مسلمان ہو گیا۔	″
۱۲۷۳	رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا	″
۱۲۷۴	جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے	″
۱۲۷۵	معتکف کا کھلوانے کے لیے گھر میں سر داخل کر دینا۔	۷۶۸
	۲۴۔ کتاب البیوع	۷۶۸
۱۲۷۶	ارشادِ ربانی کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ۔	۷۶۸

باب	مضمون	صفحہ
۱۲۷۷	حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں۔	۷۷۰
۱۲۷۸	مشتبہات کی تفسیر	۷۷۱
۱۲۷۹	شبہ والی چیزوں سے بچنا	۷۷۲
۱۲۸۰	بعض وسوسوں اور شبہ والی چیزوں کی پروا نہ کرنا	″
۱۲۸۱	ارشادِ ربانی کہ جب تجارت یا لہو و لعب کو دیکھتے ہیں تو اُس کی طرف دوڑتے ہیں۔	″
۱۲۸۲	جو پروا نہ کرے کہ مال کہاں سے کمایا ہے؟	۷۷۳
۱۲۸۳	خشکی میں تجارت کرنا	″
۱۲۸۴	تجارت کی غرض سے نکلنا	″
۱۲۸۵	تجارت کے لیے بحری سفر کرنا	۷۷۴
۱۲۸۶	جب تجارت یا کوئی کھیل دیکھتے ہیں تو اُس کی طرف دوڑتے ہیں۔	″
۱۲۸۷	ارشاد خداوندی ہے کہ اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو۔	۷۷۵
۱۲۸۸	جو رزق میں وسعت چاہے	″
۱۲۸۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لین دین میں اُدھار کرنا۔	″
۱۲۹۰	آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا	۷۷۶
۱۲۹۱	خرید و فروخت میں سہولت و احسان کو مدِ نظر رکھنا اور نرمی کے ساتھ اپنا حق طلب کرنا۔	۷۷۷
۱۲۹۲	جو مال دار کو مہلت دے	″
۱۲۹۳	جو تنگ دست کو مہلت دے	۷۷۸
۱۲۹۴	جب خرید و فروخت کرنے والے واضح بات کریں، کوئی بات نہ چھپائیں اور خیر خواہی کریں۔	″
۱۲۹۵	ملی جلی کھجوریں بیچنا	″
۱۲۹۶	گوشت فروش اور قصاب کے متعلق حکم	۷۷۹
۱۲۹۷	جو جھوٹ ملائے اور بیچتے ہوئے عیب کو چھپائے	۷۷۹

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۲۹۸	ارشادِ خداوندی:۔ اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات پاؤ	۷۷۹
۱۲۹۹	سود خور نیز اُس کا گواہ اور لکھنے والا	"
۱۳۰۰	سود کھانے والا	۷۸۰
۱۳۰۱	اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔	۷۸۱
۱۳۰۲	تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے	"
۱۳۰۳	سُنار کے متعلق روایتیں	"
۱۳۰۴	لوہار کا ذکر	۷۸۲
۱۳۰۵	درزی کا ذکر	"
۱۳۰۶	جولاہے کا ذکر	۷۸۳
۱۳۰۷	بڑھئی کا ذکر	"
۱۳۰۸	ضرورت کی چیزیں خود خریدنا	۷۸۴
۱۳۰۹	مویشی اور گدھے کی خریداری اور جب کوئی مویشی یا اُونٹ کو بیچے اور اُس پر سوار ہو تو کیا اُترنے سے پہلے قبضہ ہو جائے گا؟	۷۸۵
۱۳۱۰	جاہلیت کے وہ بازار جن میں دورِ اسلام کے اندر بھی خرید و فروخت ہوتی تھی۔	"
۱۳۱۱	استسقاء اور فارش والے اُونٹ کی خریداری	۷۸۶
۱۳۱۲	فتنہ کے دوران اسلحہ کی خرید و فروخت	"
۱۳۱۳	عطار اور مشک کی تجارت کا بیان	"
۱۳۱۴	پچھنے لگانے والے کا بیان	۷۸۷
۱۳۱۵	اُن کپڑوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔	"
۱۳۱۶	مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے	۷۸۸
۱۳۱۷	اختیار کب تک ہے؟	
۱۳۱۸	جب اختیار کی وضاحت نہ ہو تو کیا بیع جائز ہے؟	"

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۱۹	بائع اور مشتری کو جُدا ہونے سے پہلے اختیار ہے	۷۸۸
۱۳۲۰	بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہو گئی۔	۷۸۹
۱۳۲۱	جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہو گی؟	"
۱۳۲۲	جب کوئی چیز خریدے اور اُسی وقت جُدا ہونے سے پہلے اُسے ہبہ کر دے اور بائع معترض نہ ہو۔	۷۹۰
۱۳۲۳	بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے	"
۱۳۲۴	بازاروں کا ذکر	"
۱۳۲۵	بازاروں میں شور کرنے کی کراہیت	۷۹۲
۱۳۲۶	ناپ تول کی اُجرت بائع اور دینے والے پر ہے۔	۷۹۳
۱۳۲۷	تول کر لینا مستحب ہے۔	۷۹۴
۱۳۲۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع اور مد کی برکت۔	"
۱۳۲۹	غلے کی بیع اور ذخیرہ اندوزی کا بیان	۷۹۵
۱۳۳۰	قبضہ کرنے سے پہلے غلے کی بیع اور وہ چیز بیچنا جو اپنے پاس نہ ہو۔	"
۱۳۳۱	جو دیکھے کہ اندازے سے غلہ بیچا جا رہا ہے اور اُسے نہ بیچے جب تک اپنی جگہ پر نہ لے آئے اور اس کا ادب۔	۷۹۶
۱۳۳۲	جب کوئی چیز یا مویشی خریدا اور بائع کے پاس رکھا یا قبضہ کرنے سے پہلے مر گیا۔	"
۱۳۳۳	اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اپنے بھائی کے مول پر مول نہ کرے مگر جب کہ اجازت دے یا چھوڑ دے۔	۷۹۷
۱۳۳۴	نیلام کے ذریعے بیچنا	"
۱۳۳۵	بول دینا اور جس کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے	"

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۳۶	بیع غرر اور بیع حبل الحبلہ	۷۹۸
۱۳۳۷	بیع ملامسہ کا بیان	//
۱۳۳۸	بیع منابذہ کا بیان	//
۱۳۳۹	بائع کو اونٹنی، گائے اور بکری کا دودھ روکنے سے منع کیا گیا ہے۔	۷۹۹
۱۳۴۰	اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور کو واپس کر دے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے۔	//
۱۳۴۱	زانی غلام کی بیع	۸۰۰
۱۳۴۲	عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا	//
۱۳۴۳	کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اجرت کے بیچ سکتا ہے نیز اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے؟	۸۰۱
۱۳۴۴	جس کے نزدیک مکروہ ہے کہ شہری دیہاتی کی بیع اجرت پر کرے۔	//
۱۳۴۵	شہری دیہاتی کا مال دلالی پر نہ بیچے	۸۰۲
۱۳۴۶	آگے جا کر قافلے سے ملنے کی ممانعت اس کی بیع مردود اور وہ گنہگار ہے	//
۱۳۴۷	آگے جا کر ملنے کی انتہا	۸۰۳
۱۳۴۸	بیع میں جن شرطوں کا کرنا جائز نہیں ہے	//
۱۳۴۹	کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا	۸۰۴
۱۳۵۰	کشمش کے بدلے کشمش اور اناج کے بدلے اناج فروخت کرنا۔	//
۱۳۵۱	جَو کے بدلے جَو کی بیع	//
۱۳۵۲	سونے کے بدلے سونے کی بیع	۸۰۵
۱۳۵۳	چاندی کے بدلے چاندی کی بیع	//
۱۳۵۴	دینار کے بدلے دینار کی اُدھار بیع	۸۰۶
۱۳۵۵	چاندی کی سونے کے بدلے اُدھار بیع	//
۱۳۵۶	سونے کی چاندی کے بدلے نقد بیع	//
۱۳۵۷	بیع مزابنہ	۸۰۷
۱۳۵۸	درخت پر لگی ہوئی کھجوریں سونے اور چاندی کے بدلے فروخت کرنا۔	//
۱۳۵۹	عرایا کی تفسیر	۸۰۸
۱۳۶۰	پکنے سے پہلے پھلوں کا بیچنا	۸۰۹
۱۳۶۱	پکنے سے پہلے کھجوروں کا بیچنا	۸۱۰
۱۳۶۲	جب پکنے سے پہلے کھجوریں بیچ دی جائیں اور کوئی آفت آ پڑے تو نقصان بائع پر پڑے گا۔	//
۱۳۶۳	مدت مقرر کر کے غلہ خریدنا	۸۱۱
۱۳۶۴	جب کوئی اچھی کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا چاہے۔	//
۱۳۶۵	جس نے پیوند لگی کھجوریں یا زراعت والی زمین بیچی یا ٹھیکے پر دی	//
۱۳۶۶	نقل کو ناپ والے غلّے کے بدلے فروخت کرنا۔	//
۱۳۶۷	درخت سمیت کھجوریں بیچنا	۸۱۲
۱۳۶۸	بیع مخاضرہ	//
۱۳۶۹	گابھے کی بیع اور اُسے کھانا	//
۱۳۷۰	جو شہر میں تجارت، ٹھیکے اور ناپ تول میں وہی اصطلاحات اور عرفِ عام نافذ کرے جو اُن کے درمیان معروف ہوں۔	//
۱۳۷۱	ایک شریک کا دوسرے شریک سے بیع کرنا	۸۱۳
۱۳۷۲	غیر منقسم زمین گھر اور سامان کی بیع	۸۱۴
۱۳۷۳	جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے اور پھر وہ راضی ہو جائے۔	//
۱۳۷۴	مشرکوں اور حربیوں سے خرید و فروخت کرنا	۸۱۵
۱۳۷۵	کافر حربی سے غلام خرید کر اُسے ہبہ اور آزاد کرنا	//
۱۳۷۶	مردار جانوروں کی کھالوں کا حکم دباغت سے پہلے	۸۱۷

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۷۷	خنزیر کو قتل کرنا	۸۱۷
۱۳۷۸	مردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ بیچی جائے۔	۸۱۸
۱۳۷۹	غیر جانداروں کی تصویریں فروخت کرنا اور اس کا مکروہ ہونا۔	〃
۱۳۸۰	شراب کی تجارت کا حرام ہونا	۸۱۹
۱۳۸۱	آزاد آدمی کو بیچنے کا گناہ	〃
۱۳۸۲	غلام اور جانور کے بدلے جانور کو اُدھار بیچنا	〃
۱۳۸۳	لونڈی غلام کی بیع	۸۲۰
۱۳۸۴	مدبر غلام کی بیع	〃
۱۳۸۵	کیا استبراء سے پہلے لونڈی کے ساتھ سفر کر سکتا ہے	〃
۱۳۸۶	مردار اور بتوں کی بیع	۸۲۱
۱۳۸۷	گنے کی قیمت	۸۲۲
	۲۵۔ کتاب السّلم	۸۲۲
۱۳۸۸	مقررہ ناپ میں سلم کرنا	۸۲۲
۱۳۸۹	مقررہ وزن میں سلم کرنا	۸۲۳
۱۳۹۰	اُس سے سلم کرنا جس کے پاس راس المال نہ ہو	〃
۱۳۹۱	کھجوروں میں سلم کرنا	۸۲۴
۱۳۹۲	سلم میں ضمانت دینا	۸۲۵
۱۳۹۳	سلم میں رہن رکھنا	〃
۱۳۹۴	مقررہ مدت تک سلم کرنا	〃
۱۳۹۵	اُونٹنی کے بچہ جننے تک سلم کرنا	۸۲۶
	۲۶۔ کتاب الشفعہ	۸۲۶
۱۳۹۶	غیر منقسم میں شفعہ ہے۔ جب حد بندی ہو گئی تو شفعہ نہ رہا۔	۸۲۶
۱۳۹۷	بیع سے پہلے شفیع پر شفعہ کو پیش کرنا	۸۲۷
۱۳۹۸	کونسا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے۔	〃
	پارہ ۔۔۔۔ ۹	۸۲۸
	۲۷۔ کتاب الاِجارہ	۸۲۸
۱۳۹۹	مزدوری کا بیان اور نیک آدمی کو مزدوری پر لگانا۔	۸۲۸
۱۴۰۰	چند قیراط پر بکریاں چرانا	۸۲۸
۱۴۰۱	جب کسی مشرک کو ضرورت کے وقت مزدوری پر رکھا جائے اور مسلمان دستیاب نہ ہو۔	۸۲۸
۱۴۰۲	جب کسی کو مزدور رکھا جائے کہ تین دن یا ایک ماہ یا ایک سال بعد اُس کا کام کرے گا تو جائز ہے۔	۸۲۹
۱۴۰۳	غزوہ میں مزدور رکھنا	〃
۱۴۰۴	جب کسی کو اُجرت پر رکھے اور اُسے مدت بتا دے لیکن کام نہ بتائے۔	۸۳۰
۱۴۰۵	کسی کو یوں مزدوری پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو کھڑی کر دینا، یہ جائز ہے۔	〃
۱۴۰۶	دوپہر تک مزدوری پر رکھنا	〃
۱۴۰۷	نمازِ عصر تک کام پر رکھنا	۸۳۱
۱۴۰۸	مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ	〃
۱۴۰۹	عصر سے شام تک کے لیے مزدور رکھنا	〃
۱۴۱۰	جو مزدور رکھے اور پھر وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا جائے۔ متاجر اُس پر محنت کر کے بڑھائے	۸۳۲
۱۴۱۱	جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اُٹھانے کے لیے مزدوری کی پھر اُسے خیرات کر دیا اور بوجھ اُٹھانے والے	۸۳۳

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
	کی اُجرت۔	
۱۴۱۲	دلالی کی اُجرت	۸۳۳
۱۴۱۳	دارالحرب میں مزدوری پر کسی مشرک کا کام کرنا	۸۳۴
۱۴۱۴	سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے کی طرف سے کچھ دیا جانا۔	//
۱۴۱۵	غلام اَور لونڈی کو اُس کی مقررہ مزدوری دینا	۸۳۵
۱۴۱۶	پچھنے لگانے کی اُجرت	۸۳۶
۱۴۱۷	جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ اُس کی مزدوری کم کروائے۔	//
۱۴۱۸	بدکار عورت اَور لونڈی کی کمائی	//
۱۴۱۹	نر سے خصی کروانے کی اُجرت	۸۳۷
۱۴۲۰	جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے۔	//
	۲۸۔ کتاب الحوالات	۸۳۷
۱۴۲۱	حوالہ کا بیان اَور کیا حوالہ میں رجوع کیا جا سکتا ہے۔	۸۳۷
۱۴۲۲	جب کسی مال دار کی طرف حوالہ کر دیا جائے تو اُس کو رد کرنے کا حق نہیں ہے۔	۸۳۸
۱۴۲۳	جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر دیا جائے تو جائز ہے۔	//
	۲۹۔ کتاب الکفالۃ	۸۳۹
۱۴۲۴	کفالت قرض میں مالی اَور جانی ذمہ داری لینا ہے	۸۳۹
۱۴۲۵	ارشادِ ربانی:۔ جنھوں نے تم میں سے قسم کھا کر عہد کیا اُن کا حصہ اُنھیں دے دو۔	۸۴۰
۱۴۲۶	جو کسی میت کے قرض کی ذمہ داری لے تو اُسے پھرنے کا حق نہیں ہے۔	۸۴۱
۱۴۲۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابوبکر کا پناہ دینا اَور عہد کرنا۔	//
۱۴۲۸	قرض کا بیان	۸۴۳
	۳۰۔ کتاب الوکالۃ	۸۴۴
۱۴۲۹	تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت	۸۴۴
۱۴۳۰	جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنا لے تو جائز ہے۔	۸۴۴
۱۴۳۱	صرّافی اَور تول میں کسی کو وکیل بنانا	۸۴۵
۱۴۳۲	جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا چیز کو خراب ہوتی دیکھے تو بگڑنے کے ڈر سے ذبح یا درست کر دے۔	//
۱۴۳۳	حاضر یا غائب کی وکالت جائز ہے	//
۱۴۳۴	قرض کی آدائیگی میں وکیل بنانا	۸۴۶
۱۴۳۵	جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز ہبہ کی جائے تو جائز ہے۔	//
۱۴۳۶	جب کسی کو کچھ دینے کے لیے وکیل بنایا جائے۔ اَور بتایا نہ جائے کہ کس قدر دے تو دستور کے مطابق دے۔	۸۴۷
۱۴۳۷	نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا	۸۴۸
۱۴۳۸	جب کسی کو وکیل بنایا جائے اَور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے لیکن مؤکل اُسے اجازت دے تو جائز ہے۔	//
۱۴۳۹	جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کرے تو اُس کی بیع مردود ہے۔	۸۵۰

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۴۴۰	وقف میں وکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ اپنے دوست کو کھلائے اور دستور کے مطابق کھائے۔	۸۵۰
۱۴۴۱	حدود میں وکالت کرنا۔	۸۵۰
۱۴۴۲	قربانی کے جانوروں کی وکالت اور اُن کی حفاظت کرنا۔	۸۵۱
۱۴۴۳	جب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں مناسب سمجھو اسے خرچ کرو اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سُن لی ہے۔	〃
۱۴۴۴	خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا	۸۵۲
	۳۱۔ کتاب المزارعت	۸۵۲
۱۴۴۵	زراعت کرنا اور پھل دار درخت لگانے کی فضیلت جب کہ اُس سے لوگ کھائیں۔	۸۵۲
۱۴۴۶	آلاتِ زراعت اور کھیتی باڑی میں حد سے زیادہ اُلجھ جانا بُرا ہے۔	〃
۱۴۴۷	کھیت کی نگرانی کے لیے کُتا رکھنا	〃
۱۴۴۸	بیل کو کھیتی باڑی میں استعمال کرنا	۸۵۳
۱۴۴۹	جب کوئی کہے کہ تم میرے کھجور کے درختوں میں محنت کرو اور پھلوں میں تم میرے شریک ہو۔	〃
۱۴۵۰	درختوں اور کھجوروں کو کاٹنا	۸۵۴
۱۴۵۱	ٹھیکے پر زمین دینا	〃
۱۴۵۲	نصف یا کم و بیش بٹائی پر کھیتی کرنا	〃
۱۴۵۳	جب مزارعت میں سالوں کی شرط نہ ہو	۸۵۵
۱۴۵۴	بٹائی پر زمین دینا	〃
۱۴۵۵	یہود کے ساتھ مزارعت	۸۵۶
۱۴۵۶	مزارعت میں جو شرطیں مکروہ ہیں	〃
۱۴۵۷	لوگوں کی اجازت کے بغیر اُن کی زمین میں زراعت کرنا اور اس سے اُن کی بھلائی مقصود ہو۔	〃
۱۴۵۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے اوقاف خراجی زمین اور مزارعت وغیرہ	۸۵۷
۱۴۵۹	جس نے بنجر زمین کو آباد کیا	〃
۱۴۶۰	ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ	۸۵۸
۱۴۶۱	جب زمین والا کہے کہ ہم تمہیں اُس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے۔	〃
۱۴۶۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کی زراعت اور پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے۔	۸۵۹
۱۴۶۳	زمین کو سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر دینا	۸۶۰
۱۴۶۴	ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔	۸۶۰
۱۴۶۵	درخت لگانے کا بیان	۸۶۱
	۳۲۔ کتاب المساقاۃ	۸۶۲
۱۴۶۶	پانی پلانے کا بیان	۸۶۲
۱۴۶۷	پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت جائز ہے۔	〃
۱۴۶۸	جس نے کہا کہ پانی والے کا اُس پر زیادہ حق ہے۔	۸۶۳
۱۴۶۹	جو اپنی زمین میں کنواں کھودے تو کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔	〃
۱۴۷۰	کنوئیں کے متعلق جھگڑا اور اُس کا فیصلہ	〃
۱۴۷۱	مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ	۸۶۴
۱۴۷۲	نہر کا پانی روکنا	〃
۱۴۷۳	بلند زمین کو پست سے پہلے سیراب کرنا	۸۶۵
۱۴۷۴	بلند زمین والے کا ٹخنوں تک زمین سیراب کرنا	〃

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۴۷۵	پانی پلانے کی فضیلت	۸۶۵
۱۴۷۶	جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے پانی کا زیادہ مستحق ہے۔	۸۶۶
۱۴۷۷	نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اللہ اور اُس کے رسول کی۔	۸۶۷
۱۴۷۸	آدمیوں اور جانوروں کا نہروں سے پانی پینا۔	〃
۱۴۷۹	ایندھن اور سوکھی گھاس کی بیع	۸۶۸
۱۴۸۰	جاگیریں بخشنا	۸۶۹
۱۴۸۱	جاگیریں لکھ کر دینا	۸۷۰
۱۴۸۲	اُونٹنیوں کو پانی کے قریب دوہنا	〃
۱۴۸۳	وہ شخص جس کے باغ میں سے گزرگاہ یا پانی پینے کی چیز ہو۔	〃
	۳۳۔ کتاب فی الاستقراض	۸۷۱
۱۴۸۴	جو کوئی چیز اُدھار خریدے، خواہ اُس کے پاس قیمت نہ ہو یا اُس وقت موجود نہ ہو۔	۸۷۱
۱۴۸۵	جو لوگوں کا مال لے اور نیت ادا کرنا یا ہضم کرنا ہو۔	۸۷۲
۱۴۸۶	قرض ادا کرنا	۸۷۲
۱۴۸۷	اُونٹ قرض لینا	۸۷۳
۱۴۸۸	اچھے طریقے سے تقاضا کرنا	〃
۱۴۸۹	کیا بدلے میں زیادہ عمر کا جانور دیا جا سکتا ہے	〃
۱۴۹۰	احسن طریقے سے قرض ادا کرنا	〃
۱۴۹۱	جو اُس کے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ معاف کر دے تو جائز ہے	۸۷۴
۱۴۹۲	جب گفتگو کرے یا قرض کے بدلے کھجوریں وغیرہ دے۔	〃

باب	مضمون	صفحہ
۱۴۹۳	جو قرض سے پناہ مانگے	۸۷۵
۱۴۹۴	مقروض کی نمازِ جنازہ	〃
۱۴۹۵	مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے	۸۷۶
۱۴۹۶	صاحبِ حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے	〃
۱۴۹۷	اگر کوئی مفلس کے پاس اپنا مال بیع، قرض یا امانت کی صورت میں پائے تو وہ اُس کا زیادہ مستحق ہے۔	〃
۱۴۹۸	جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے اور اس کا مقصد ٹرخانہ نہ ہو۔	۸۷۷
۱۴۹۹	جو مفلس یا دیوالیے کا مال بیچ کر قرض خواہوں میں تقسیم کر دے یا اُس کو عطا کر دے کہ اپنے اُوپر خرچ کر لے۔	〃
۱۵۰۰	معینہ مدت کے وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا	〃
۱۵۰۱	قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنا	〃
۱۵۰۲	مال ضائع کرنے کی ممانعت	۸۷۸
۱۵۰۳	غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے لیکن اُس کی اجازت کے بغیر تصرف نہ کرے۔	۸۷۹
	۳۴۔ کتاب فی الخصومات	۸۷۹
۱۵۰۴	مقروض کو گرفتار کر کے لے جانے کا بیان نیز مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی۔	۸۷۹
۱۵۰۵	جس نے پاگل اور کم عقل کے معاملے کو رد کیا ہو اگرچہ حاکم نے اُسے منع نہ کیا ہو۔	۸۸۱
۱۵۰۶	فریقین کا ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا	〃
۱۵۰۷	مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھروں سے نکال دینا۔	۸۸۲
۱۵۰۸	میت کے وصی کا دعویٰ کرنا	۸۸۳
۱۵۰۹	جس سے ضرر کا اندیشہ ہو اُسے باندھ کر رکھنا۔	〃

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۱۰	حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا	۸۸۳
۱۵۱۱	مقروض کا تعاقب کرتے رہنا	۸۸۴
۱۵۱۲	قرض کا تقاضا کرنا	〃
	۳۵۔ کتاب اللقطہ	۸۸۵
۱۵۱۳	جب مالک صحیح نشانیاں بتا دے تو مال اُسے دے دیا جائے۔	۸۸۵
۱۵۱۴	گُم شدہ اُونٹ	〃
۱۵۱۵	گُم شدہ بکری	〃
۱۵۱۶	جب گرے ہوئے مال والا ایک سال تک نہ ملے تو یہ پانے والے کا ہے۔	۸۸۶
۱۵۱۷	جب کوئی دریا میں لکڑی یا کوڑا وغیرہ پائے	〃
۱۵۱۸	جب کوئی راستے میں کھجور پائے	〃
۱۵۱۹	اہل مکہ کی گری پڑی چیز کا کس طرح اعلان کیا جائے	۸۸۷
۱۵۲۰	کسی کا مویشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے۔	۸۸۸
۱۵۲۱	جب سال کے بعد گرے پڑے مال کا مالک آئے تو اُسے لوٹائے کیونکہ یہ اس کے پاس امانت ہے۔	〃
۱۵۲۲	کیا گری پڑی چیز اس لیے اُٹھائی جائے کہ ضائع نہ ہو یا کسی نااہل کے ہتھے نہ پڑ جائے۔	۸۸۹
۱۵۲۳	جس نے گری پڑی چیز کی خوب تشہیر کی اور وہ حاکم کے سپرد نہ کی۔	〃
۱۵۲۴	چرواہے سے دودھ مانگنا	۸۹۰
	۳۶۔ کتاب فی المظالم والغصب	۸۹۰
۱۵۲۵	ارشادِ خداوندی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ظالموں کے	۸۹۰

باب	مضمون	صفحہ
	اعمال سے بے خبر نہ سمجھو۔	
۱۵۲۶	ظلم وستم کا بدلہ	۸۹۱
۱۵۲۷	ارشادِ خداوندی ہے کہ خبردار ہو جاؤ، ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔	〃
۱۵۲۸	کوئی مسلمان نہ دوسرے مسلمان پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے سپرد کرے۔	۸۹۲
۱۵۲۹	اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔	〃
۱۵۳۰	مظلوم کی مدد	〃
۱۵۳۱	ظالم سے بدلہ لینا	۸۹۳
۱۵۳۲	مظلوم کا معاف کرنا	〃
۱۵۳۳	ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کے روپ میں ہوگا۔	〃
۱۵۳۴	مظلوم کی بد دعا سے ڈرنا اور بچنا	۸۹۴
۱۵۳۵	جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے معاف کر دیا تو کیا اُس ظلم کو بیان کرے۔	〃
۱۵۳۶	جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دے تو اب اُس سے رجوع نہیں کر سکتا۔	〃
۱۵۳۷	جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واضح نہ کرے کہ وہ کتنی۔	〃
۱۵۳۸	ظلم کے ساتھ زمین دبا لینے کا گناہ	۸۹۵
۱۵۳۹	جب کوئی آدمی دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو جائز ہے۔	〃
۱۵۴۰	ارشادِ خداوندی ہے کہ وہ سخت جھگڑالو ہے	۸۹۶
۱۵۴۱	جان بوجھ کر ناجائز بات پر جھگڑنے کا گناہ	〃
۱۵۴۲	جب جھگڑے تو بدکلامی کرے	۸۹۷
۱۵۴۳	مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو کیا قصاص کے طور پر لے سکتا ہے؟	〃

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۴۴	سائبانوں کا بیان	۸۹۷
۱۵۴۵	ایک ہمسایہ دوسرے کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔	۸۹۸
۱۵۴۶	راستے میں شراب بہانا	〃
۱۵۴۷	گھروں کے صحنوں اور راستوں میں بیٹھنا	〃
۱۵۴۸	راستے میں کنواں کھودنا جب کہ کسی کو اس سے تکلیف نہ ہو۔	۸۹۹
۱۵۴۹	تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا	〃
۱۵۵۰	بالاخانوں میں اونچے اور نیچے جھروکے اور روشن دان وغیرہ رکھنا	〃
۱۵۵۱	جو اپنے اونٹ کو بلاط یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے۔	۹۰۲
۱۵۵۲	کسی قوم کی گوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔	〃
۱۵۵۳	جو لوگوں کو تکلیف دینے والی ٹہنی کو لے کر راستے سے دور پھینک دے۔	〃
۱۵۵۴	جب عام راستے میں اختلاف پیدا ہو جائے	〃
۱۵۵۵	مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنا	۹۰۴
۱۵۵۶	صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا	〃
۱۵۵۷	کیا شراب کے گھڑے توڑ دیئے جائیں یا مشک پھاڑ دی جائے۔	〃
۱۵۵۸	جو اپنے مال کی حفاظت میں لڑے	۹۰۵
۱۵۵۹	جب کوئی کسی کا پیالہ یا کوئی اور چیز توڑ دے	〃
۱۵۶۰	جب کوئی دیوار گرا دے تو اسی جیسی بنا کر دے	۹۰۶
	۳۷۔ کتاب الشرکۃ فی الطعام	۹۰۶
۱۵۶۱	کھانے، زادِ راہ اور سامان میں شرکت	۹۰۶
۱۵۶۲	جو مال دو حصہ داروں کا ہو تو دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر شمار کر لیں۔	۹۰۸
۱۵۶۳	بکریاں تقسیم کرنا	〃
۱۵۶۴	مشترکہ کھجوروں میں سے دو ملا کر نہ کھائے جب تک اس کا ساتھی اجازت نہ دے۔	۹۰۹
	پارہ ——— ۱۰	۹۱۰
۱۵۶۵	چیزوں کو ساجھیوں میں مناسب قیمت کے ساتھ تقسیم کرنا۔	۹۱۰
۱۵۶۶	کیا تقسیم کرتے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے؟	〃
۱۵۶۷	یتیم اور اہل میراث کی شرکت	۹۱۱
۱۵۶۸	زمین وغیرہ میں شرکت	〃
۱۵۶۹	جب شرکاء گھر کو تقسیم کر لیں تو لوٹانے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں۔	۹۱۲
۱۵۷۰	سونے چاندی اور کام میں آنے والی چیز میں شرکت کرنا۔	〃
۱۵۷۱	کاشتکاری میں ذمی اور مشرکین کی شرکت	〃
۱۵۷۲	بکریوں کو تقسیم کرنا اور ان میں انصاف	〃
۱۵۷۳	کھانے وغیرہ میں شرکت	۹۱۳
۱۵۷۴	لونڈی غلام میں شرکت	〃
۱۵۷۵	قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا	〃
۱۵۷۶	جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔	۹۱۴
	۳۸۔ کتاب الرہن	۹۱۵
۱۵۷۷	حالتِ اقامت میں رہن رکھنا	۹۱۵

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۷۸	جس نے اپنی زرہ رہن رکھی	۹۱۶
۱۵۷۹	ہتھیار گروی رکھنا	//
۱۵۸۰	سواری کا یا دودھ کا جانور گروی رکھنا	//
۱۵۸۱	یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا	۹۱۷
۱۵۸۲	جب راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو جائے تو مدعا علیہ کون ہوگا۔	//
	۳۹۔ کتاب العتق	۹۱۸
۱۵۸۳	غلام آزاد کرنے کی فضیلت	۹۱۸
۱۵۸۴	کونسا غلام افضل ہے	//
۱۵۸۵	سورج گرہن اور دوسری علامتوں کے وقت غلام آزاد کرنا مستحب ہے۔	//
۱۵۸۶	جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترکہ لونڈی کو آزاد کیا جائے۔	۹۱۹
۱۵۸۷	جب کسی نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا	۹۲۰
۱۵۸۸	آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول۔	//
۱۵۸۹	جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے۔	۹۲۱
۱۵۹۰	اُمِّ ولد کا بیان	۹۲۲
۱۵۹۱	مدبّر کی بیع	۹۲۳
۱۵۹۲	ولاء کو بیچنا اور اس کا ہبہ کرنا	//
۱۵۹۳	جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے تو کیا اُس کا فدیہ دیا جا سکتا ہے جب کہ وہ مشرک ہو۔	//
۱۵۹۴	مشرک غلام کو آزاد کرنا	۹۲۴
۱۵۹۵	جو کسی عربی غلام کا مالک ہو	//
۱۵۹۶	اپنی لونڈی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت۔	۹۲۶
۱۵۹۷	حضور نے فرمایا ہے کہ غلام تمہارے بھائی ہیں اُنھیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔	۹۲۶
۱۵۹۸	جو غلام اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کا خیر خواہ رہے۔	۹۲۷
۱۵۹۹	غلام پر ہاتھ اُٹھانے کی کراہت	۹۲۸
۱۶۰۰	جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے	۹۲۹
۱۶۰۱	غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور حضور نے مال کی نسبت اُس کے مالک کی طرف کی ہے۔	//
۱۶۰۲	جب غلام کو مارے تو اُس کے چہرے پر نہ مارے۔	۹۳۰
	۴۰۔ کتاب المکاتبت	۹۳۰
۱۶۰۳	اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ	۹۳۰
۱۶۰۴	مکاتب سے کیا شرطیں کرنا جائز ہیں؟	۹۳۱
۱۶۰۵	مکاتب کا مدد چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا	۹۳۲
۱۶۰۶	مکاتب کی بیع جب کہ وہ راضی ہو	۹۳۳
۱۶۰۷	جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو اور وہ اسی لیے خریدے۔	//
	۴۱۔ کتاب الہبہ	۹۳۴
۱۶۰۸	ہبہ کرنے کی فضیلت اور اُس کی رغبت دلانا	۹۳۴
۱۶۰۹	تھوڑی چیز ہبہ کرنا	//
۱۶۱۰	جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے	//
۱۶۱۱	جس نے پانی مانگا	۹۳۵
۱۶۱۲	شکار کا ہدیہ قبول کرنا	۹۳۶

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۶۱۳	ہدیہ قبول کرنا	۹۳۶
۱۶۱۴	جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ بھیجنے میں اُس کی خاص بیوی کی باری کا لحاظ رکھے۔	۹۳۸
۱۶۱۵	جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے	۹۴۱
۱۶۱۶	جو غائب چیز کے ہبہ کرنے کو جائز سمجھے	〃
۱۶۱۷	ہبہ کا بدلہ دینا	〃
۱۶۱۸	بیٹے کے لیے ہبہ کرنا	۹۴۲
۱۶۱۹	ہبہ میں گواہ بنانا	〃
۱۶۲۰	خاوند کا بیوی کے لیے اور بیوی کا خاوند کے لیے ہبہ کرنا۔	〃
۱۶۲۱	عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کے لیے ہبہ کرنا اور اُسے آزاد کرنا	۹۴۳
۱۶۲۲	ہدیہ کی ابتدا کس سے کی جائے	۹۴۴
۱۶۲۳	جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے	۹۴۵
۱۶۲۴	جب کوئی ہبہ یا وعدہ کرے اور وہ چیز دینے سے پہلے فوت ہو جائے۔	〃
۱۶۲۵	غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے۔	۹۴۶
۱۶۲۶	کسی نے کوئی چیز ہبہ کی، دوسرے نے قبضہ کر لیا اور یہ نہیں کہا کہ میں نے قبول کی۔	〃
۱۶۲۷	جب کوئی اپنا قبضہ کسی کو ہبہ کرے۔	۹۴۷
۱۶۲۸	ایک آدمی کا چند آدمیوں کو ہبہ کرنا۔	〃
۱۶۲۹	مقبوضہ، غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ چیز کا ہبہ کرنا۔	۹۴۸
۱۶۳۰	جب ایک جماعت دوسری کو ہبہ کرے	۹۴۹
۱۶۳۱	جس کو ہدیہ دیا جائے اور اُس کے پاس اُس کے ہم نشین بیٹھے ہوں تو مستحق زیادہ وہی ہے۔	۹۵۰
۱۶۳۲	جب کسی آدمی کے لیے اُونٹ ہبہ کیا جب کہ وہ اُس پر سوار ہے تو جائز ہے۔	〃
۱۶۳۳	وہ ہدیہ جس کا پہنانا پسند ہو۔	۹۵۰
۱۶۳۴	مشرکوں کا ہدیہ قبول کرنا	۹۵۱
۱۶۳۵	مشرکوں کے لیے ہدیہ	۹۵۲
۱۶۳۶	ہبہ کی ہوئی یا صدقہ دی ہوئی چیز کو واپس لینا کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔	۹۵۳
۱۶۳۷	ہبہ کے لیے ایک گواہ بھی کافی ہے	۹۵۴
۱۶۳۸	عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں ارشادات	〃
۱۶۳۹	جس نے لوگوں سے گھوڑا مستعار لیا	〃
۱۶۴۰	دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز ادھار لینا۔	〃
۱۶۴۱	دودھ دینے والے جانور کی فضیلت	۹۵۵
۱۶۴۲	اگر کوئی کہے کہ میں نے دستور کے مطابق خدمت کرنے کے لیے تجھے یہ لونڈی دی تو جائز ہے۔	۹۵۷
۱۶۴۳	جب کوئی سواری کے لیے گھوڑا دے تو وہ عمریٰ اور صدقہ کی طرح ہے۔	〃
	۴۲۔ کتاب الشہادات	۹۵۷
۱۶۴۴	اِس بارے میں کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے	۹۵۷
۱۶۴۵	جب کوئی کسی کی صفائی بیان کرتے ہوئے کہے کہ ہم تو اِسے اچھا جانتے ہیں یا میں تو اِس میں بھلائی ہی دیکھتا ہوں۔	۹۵۸
۱۶۴۶	چھپے ہوئے آدمی کی گواہی	۹۵۹
۱۶۴۷	گواہ گواہی دے اور دوسرے کہیں کہ ہمیں تو علم نہیں، دریں حالات گواہ کے کہنے پر فیصلہ ہوگا	۹۶۰
۱۶۴۸	انصاف پسند لوگوں کی گواہی	〃
۱۶۴۹	نیک چلنی کب ثابت ہوتی ہے۔	۹۶۱

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۶۵۰	نسب اور رضاعت وغیرہ کی گواہی دینا	۹۶۲
۱۶۵۱	تہمت لگانے والے، چور اور زانی کی گواہی	۹۶۳
۱۶۵۲	ظلم وجور پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے	۹۶۴
۱۶۵۳	جھوٹی گواہی کا بیان	۹۶۵
۱۶۵۴	اندھے کا گواہی دینا	۹۶۶
۱۶۵۵	عورتوں کی گواہی	۹۶۷
۱۶۵۶	لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی	〃
۱۶۵۷	دودھ پلانے والی کی گواہی	〃
۱۶۵۸	عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا	۹۶۸
۱۶۵۹	جب ایک آدمی کسی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے	۹۷۳
۱۶۶۰	تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جو جانتا ہو وہی بیان کرے۔	〃
۱۶۶۱	بچوں کا بالغ ہونا اور اُن کی گواہی	〃
۱۶۶۲	حاکم کا قسم سے پہلے مدعی سے پوچھنا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟	۹۷۴
۱۶۶۳	اموال اور حدود میں قسم مدعا علیہ پر ہے	۹۷۵
۱۶۶۴	جھوٹی قسم کا وبال	〃
۱۶۶۵	جب کوئی دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو گواہ تلاش کرے اور گواہوں کے لیے بھاگ دوڑ کرے	۹۷۶
۱۶۶۶	عصر کے بعد قسم کھانا	〃
۱۶۶۷	مدعیٰ علیہ جہاں قسم دے وہیں قسم لی جائے اور اُسے دوسری جگہ نہیں لے جانا چاہیے۔	〃
۱۶۶۸	جب قسم کھانے میں لوگ ایک دوسرے سے جلدی دکھائیں۔	۹۷۷
۱۶۶۹	ارشادِ ربانی ہے:۔ بے شک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔	〃
۱۶۷۰	قسم کس طرح لی جائے۔	〃
۱۶۷۱	جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے	۹۷۸
۱۶۷۲	جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے۔	۹۷۹
۱۶۷۳	مشرکین سے گواہی وغیرہ کے متعلق نہ پوچھا جائے	۹۸۰
۱۶۷۴	مشکلات کے اندر قرعہ ڈالنا	〃

۴۳۔ کتاب الصلح

۱۶۷۵	لوگوں کے درمیان صلح کروانے کا بیان	۹۸۲
۱۶۷۶	لوگوں کے درمیان صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے	۹۸۴
۱۶۷۷	امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ میرے ساتھ صلح کروانے چلو۔	〃
۱۶۷۸	ارشادِ ربانی ہے کہ اگر دونوں آپس میں صلح کر لیں تو صلح بہتر ہے۔	〃
۱۶۷۹	اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو ایسی صلح مردود ہے۔	۹۸۵
۱۶۸۰	کیسے لکھا جائے کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں کے درمیان اگرچہ اُن کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔	〃
۱۶۸۱	مشرکین سے صلح	۹۸۷
۱۶۸۲	دیت میں صلح کرنا	۹۸۸
۱۶۸۳	حضور کا حضرت حسن بن علی کے متعلق ارشاد کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اُمید ہے کہ اس کے ذریعے اللہ دو عظیم گروہوں میں صلح کروا دے۔	۹۸۹
۱۶۸۴	کیا امام صلح کا اشارہ کر سکتا ہے؟	۹۹۰
۱۶۸۵	لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔	〃
۱۶۸۶	جب امام صلح کا اشارہ کرے اور وہ انکار کر دے تو واضح حکم کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے۔	۹۹۱
۱۶۸۷	قرض خواہوں اور میراث والوں میں صلح کرانا اور	〃

Marfat.com

باب	مضمون	صفحہ
	اندازے سے دینا	
۱۶۸۸	قرض اور نقد مال کے ذریعے صلح کرانا	۹۹۲
	۴۴۔ کتاب الشروط	۹۹۲
۱۶۸۹	اسلام، احکام اور خرید و فروخت میں کونسی شرطیں جائز ہیں۔	۹۹۲
۱۶۹۰	جب کوئی پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچے	۹۹۴
۱۶۹۱	بیع میں شرطیں رکھنا	〃
۱۶۹۲	جب بیچنے والا ایک خاص مقام تک جانور پر سواری کرنے کی شرط کرے تو جائز ہے۔	〃
۱۶۹۳	معاملات میں شرطیں رکھنا	۹۹۵
۱۶۹۴	نکاح کے وقت مہر میں شرطیں رکھنا	〃
۱۶۹۵	مزارعت میں شرطیں رکھنا	۹۹۶
۱۶۹۶	جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں	〃
۱۶۹۷	جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں۔	〃
۱۶۹۸	مکاتب کے ساتھ کیا شرطیں جائز ہیں جب کہ وہ آزاد ہونے کی شرط پر یکنے کے لیے رضامند ہو۔	۹۹۷
۱۶۹۹	طلاق میں شرطیں رکھنا۔	〃
	جدول ——— پاروں کے لحاظ	۹۹۸
	جدول ——— کتابوں کے لحاظ سے	۹۹۹
	قطعۂ تاریخِ طباعت	۱۰۰۳

Marfat.com

پارہ — ①

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

كِتَابُ الْوَحْيِ

وحی کا بیان

بَابُ ۱ :۔ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ ؕ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف وحی کی ابتدا کیسے ہوئی اور اللہ عزوجل کا فرمان کہ ہم نے تمہاری طرف وحی کی جیسے ہم نے نوح اور اُس کے بعد والے نبیوں کی طرف وحی کی۔

۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدِ نِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ التَّيْمِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصِ نِ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ اِلَى امْرَاَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ؕ

حمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بے شک اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اُس نے نیّت کی۔ جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اُسی چیز کی طرف ہے جس کی جانب ہجرت کی ہے۔

ف :۔ یہ کتاب الوحی ہے اور اس میں وحی سے متعلقہ ہی اگلی پانچ حدیثیں ہیں لیکن یہ پہلی حدیث نیت کے متعلق ہے جس کا لبِ لباب یہ ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ علم منزلِ مقصود نہیں بلکہ عمل کے لیے بمنزلہ زینہ کے ہے۔ عمل بھی بذاتہٖ منزلِ مقصود نہیں بلکہ اخلاص اور رضائے الٰہی کے حصول میں زینے کا کام دیتا ہے۔ یہی وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۲ : ۴۵) کا مفاد ہے۔ گویا ہر عمل میں رضائے الٰہی کی نیت ہونا ہی ہمیشہ اہل کمال کا شیوہ رہا ہے۔ بخاری شریف کی جمع وتدوین سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود بھی یہی ہوگا جس کے باعث وحی کے بیان میں اس حدیث کو بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث کے طور پر درج کیا۔ ہو سکتا ہے کہ بخاری شریف کی اس درجہ شہرت اور مقبولیت کا باعث بھی خلوصِ نیت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ کی طرف وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَّاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَّتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ۝

۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْا بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ فَقَالَ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی تو گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر سب سے سخت ہوتی ہے۔ جب وہ تمام ہوتی ہے تو جو کہا میں اُسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر گفتگو کرتا ہے جو وہ کہے میں یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سردی کے دن میں آپ پر وحی نازل ہوتی اور وہ موقوف ہوتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا اچھے خوابوں سے ہوئی۔ آپ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ خلوت پسند ہو گئے اور غارِ حرا میں جانے لگے۔ وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے، کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹنے سے پہلے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ کی طرف لوٹتے اور وہ اسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیا کرتیں یہاں تک کہ آپ کے پاس حق آگیا جب کہ آپ غارِ حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا۔ پڑھیے۔ حضرت صدیقہ روایت کرتی ہیں، میں نے کہا، میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا۔ پھر چھوڑتے ہوئے کہا، پڑھیے میں نے کہا، میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے دبایا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہا، پڑھیے۔ میں نے کہا، میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑا اور سہ بارہ دبایا۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا، "پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے (۹۶، ۱تا۳)۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ واپس لوٹے۔ آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ پس حضرت خدیجہ بنت خویلد کے پاس آئے اور فرمایا، مجھے کمبل اُڑھا دو، مجھے کمبل اُڑھا دو۔ انہوں نے کمبل اُڑھا دیا، یہاں تک کہ خوف دُور ہو گیا۔ حضرت خدیجہ کو سارا واقعہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ حضرت خدیجہ نے کہا کہ ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے، کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے، محتاجوں کے لیے کماتے

Marfat.com

لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَ
تَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ
بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ
عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَءً تَنَصَّرَ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ
مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ
وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ يَا
ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ
أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ
اللّٰهُ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا
إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ
بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا
مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ وَهُوَ
يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَا
أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ
بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ
زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ
فَاهْجُرْ فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ
يُوسُفَ وَأَبُو صَالِحٍ وَتَابَعَهُ هِلَالُ بْنُ رَدَّادٍ عَنِ
الزُّهْرِيِّ وَقَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ بَوَادِرُهُ ۔

۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو
عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي

مہمان کی ضیافت کرتے اور راہِ حق میں مصائب برداشت کرتے ہیں۔
پس حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ کے چچازاد تھے۔ وہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عبرانی میں کتابت کیا کرتے تھے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ انجیل سے عبرانی میں لکھا کرتے۔ وہ بوڑھے اور بینائی سے محروم تھے۔ حضرت خدیجہ نے ان سے کہا۔ اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنیئے۔ ورقہ نے آپ سے کہا۔ اے بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا اُسے بتا دیا۔ پس ورقہ نے آپ سے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اُتارا تھا۔ اے کاش! میں جوان ہوتا۔ اے کاش! میں زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو نکالے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ کہا ہاں، جب بھی کوئی شخص یہ چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں تو اُس کے ساتھ عداوت کی گئی۔ اگر میں اُس وقت تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ چند دنوں کے بعد ورقہ نے وفات پائی اور وحی کا سلسلہ بھی رُک گیا۔
ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ انھوں نے وحی کا سلسلہ بند ہونا بیان کرتے ہوئے اپنی حدیث میں کہا۔ میں (حضور) چلا جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی۔ نظر اُٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو میرے پاس حرا میں آیا تھا۔ میں اُس سے ڈر گیا، واپس لوٹا اور کہا۔ مجھے کمبل اُڑھاؤ، مجھے کمبل اُڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی، "اے بالا پوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ، پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دُور رہو (۷۴: ۱ تا ۵) پس وحی متواتر آنے لگی۔ متابعت کی ہے اس کی عبداللہ بن یوسف اور ابوصالح نے نیز ہلال بن ردّاد نے بھی زہری سے جب کہ یونس اور معمر نے بوادرہ کہا ہے۔

۴۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادِ خداوندی: "تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو (۷۵: ۱۶) کے تحت فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيْدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعَهٗ لَكَ صَدْرُكَ وَتَقْرَءُهٗ فَإِذَا قَرَأْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهٗ ۞

نزول کے ساتھ بہت جلدی کرتے اور اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تمہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حرکت دی تھی اور سعید نے فرمایا کہ میں تمہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے میں نے حضرت ابن عباس کو دیکھا۔ پس آپ حرکت دیتے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: "تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے" (۷۵: ۱۶، ۱۷) یعنی تمہارے سینے میں جمع کر دینا اور پڑھوا دینا، لہٰذا: "جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کرو" (۷۵: ۱۸) یعنی کہ اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔ "پھر بے شک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے (۷۵: ۱۹) یعنی پھر ہمارے ذمۂ کرم پر ہے تم سے پڑھوانا پس اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل آتے تو آپ غور سے سنتے اور جب جبرئیل چلے جاتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح پڑھتے جیسے آپ کو پڑھایا ہوتا۔

۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ فَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری ——— بشر بن محمد، عبداللہ یونس اور معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبرئیل سے ملاقات ہوتی تو آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی۔ وہ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملتے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسان کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيْهَا أَبَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھیں حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ انھیں ہرقل نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا جب کہ وہ شام میں بغرض تجارت گئے ہوئے تھے، اس مدت کے دوران جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور قریش سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ وہ اس کے پاس گئے جب کہ ایلیا میں تھے۔ اس نے انھیں اپنے دربار میں طلب

Marfat.com

سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَهُ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ أَدْنُوهُ مِنِّي وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَوَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثُرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ أَوَّلُ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ

کیا اور اُس کے گرد رُومی سردار تھے۔ اُنہیں بلا کر اس نے اپنے ترجمان کو بلایا اور کہا، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تم میں بلحاظ نسب اُس کا زیادہ قریبی کون ہے؟ ابوسفیان نے کہا کہ بلحاظ نسب میں اُس کے زیادہ قریب ہُوں۔ اُس نے کہا کہ اسے میرے نزدیک کر دو اور دوسرے لوگوں کو اس کے نزدیک کر دو۔ پس درباریوں نے انھیں اُس کے پیچھے کر دیا۔ پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا، میں اس سے اُس شخص کے متعلق پوچھنے لگا ہوں۔ اگر یہ غلط بیانی کرے تو اس کی تکذیب کر دینا۔ خدا کی قسم اگر مجھے جھوٹا کہلانے سے حیا نہ آتی تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر اُس نے سب سے پہلے حضور کے متعلق پوچھتے ہوئے کہا، تم میں اُس کا نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں سے عالی نسب ہے۔ اُس نے کہا، کیا تم میں سے پہلے بھی یہ بات کسی نے کہی تھی؟ میں نے کہا، نہیں۔ اُس نے کہا، کیا اُس کے آبا و اجداد میں کوئی بادشاہ ہُوا ہے؟ میں نے کہا، نہیں، اُس نے کہا کہ اُس کے پیروکار مالدار لوگ ہیں یا غرباء؟ میں نے کہا، غریب لوگ۔ اُس نے کہا، وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ میں نے کہا، بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ اُس نے کہا، اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کیا کوئی ناراض ہو کر پھرا ہے؟ میں نے کہا، نہیں۔ اُس نے کہا، کیا یہ بات کہنے سے پہلے تم اُس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے؟ میں نے کہا، نہیں۔ اُس نے کہا، کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ میں نے کہا، نہیں اور یہ ہمارے معاہدے کی موت ہے نہیں معلوم وہ اس میں کیا کرنے والا ہے۔ اس لفظ کے سوا اور کوئی غلط لفظ ملانا میرے لیے ممکن نہیں رہا تھا۔ اُس نے کہا، کیا تم نے اُس سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ کہا، تمہاری لڑائیوں کا انجام کیا ہُوا؟ میں نے کہا کہ لڑائی ہمارے اور اس کے درمیان ڈول کی طرح رہی، کبھی وہ بھر لیتے اور کبھی ہم۔ کہا، وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے میں نے کہا، وہ کہتا ہے کہ صرف اکیلے خدا کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اُن باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے آباو اجداد کہتے تھے اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ اُس نے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو کہ میں نے تم سے اُس کے نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم میں عالی نسب سے اور

Marfat.com

فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ
فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ
مِنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا
قُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ
لَقُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ وَ
سَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ
فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ
مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ
مَا قَالَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ
لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ
وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ
فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمْ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ
الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ
يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ
أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ
فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ
بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ
أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ بِمَا
يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ
وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ
وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَإِنْ
كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ
هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ
أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ
لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ
قَدَمَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَعَثَ بِهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ
إِلَى عَظِيمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى إِلَى

رسول اپنی قوم کے ایسے ہی نسب میں مبعوث فرمائے جاتے تھے اور
میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے یہ بات پہلے بھی کہی تھی
تو تم نے بیان کیا کہ نہیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ بات پہلے کسی نے کہی
ہوتی تو یہ شخص پہلے کہی ہوئی بات کی نقل کر رہا ہے اور میں نے تم سے
پوچھا کہ اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہُوا ہے تو تم نے کہا کہ نہیں
میں نے سوچا کہ اگر اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہُوا تو یہ اپنے
بڑے کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ
یہ بات کہنے سے پہلے کیا اُس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے
تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ میں جان گیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک
آدمی لوگوں کے متعلق جھوٹ بولنے سے تو بچے لیکن خدا کے متعلق
جھوٹ بولے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے پیروکار تمہارے
مالدار ہیں یا غریب لوگ تو تم نے بیان کیا کہ غریبوں نے اُس کی پیروی
کی ہے جب کہ رسولوں کے پیروکار یہی لوگ ہوتے ہیں اور میں نے تم
سے پوچھا کہ وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں تو تم نے بتایا کہ بڑھ
رہے ہیں جب کہ ایمان کا معاملہ یہی ہے یہاں تک کہ مکمل ہو جاتا
ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی اُس کے دین سے
ناراض ہو کر اُسے قبول کرنے کے بعد پھرتا بھی ہے تو تم نے
نفی میں جواب دیا اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے جب کہ اُس
کی بشاشت دلوں میں سما جائے اور میں نے تم سے پوچھا کہ
کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے تو تم نے انکار کیا اور رسول وعدہ
خلافی نہیں کیا کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں
کا حکم دیتا ہے تو تم نے بتایا کہ وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اللہ کی عبادت
کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں بتوں کی پوجا
کرنے سے منع کرتا ہے اور تمہیں نماز، سچائی اور پاک دامنی کا
حکم دیتا ہے۔ اگر تمہاری یہ بات درست ہیں تو عنقریب وہ
میرے اِن قدموں کی جگہ کے بھی مالک ہو جائیں گے۔ مجھے خوب معلوم
تھا کہ وہ پیدا ہونے والے ہیں لیکن یہ گمان نہیں تھا کہ وہ تم میں
سے ہوں گے۔ اگر میں جانتا کہ اُن تک پہنچ سکوں گا تو ضرور اُن کی
زیارت کا شرف حاصل کرتا اور اگر میں اُن کی بارگاہ میں ہوتا تو اُن کے

Marfat.com

هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى
هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى
أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ
تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ
فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْيَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا
نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ
بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا
فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ قَالَ
أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ
قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ
الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ
أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ
إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا
إِنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ وَ
كَانَ ابْنُ النَّاطُورِ صَاحِبُ إِيلِيَاءَ وَهِرَقْلَ
سُقُفًّا عَلَى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ
حِينَ قَدِمَ إِيلِيَاءَ أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيثَ النَّفْسِ
فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ
قَالَ ابْنُ النَّاطُورِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي
النُّجُومِ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ إِنِّي رَأَيْتُ
اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ
قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالُوا
لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُودُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ
وَاكْتُبْ إِلَى مَدَائِنِ مُلْكِكَ فَيَقْتُلُوا مَنْ
فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أُتِيَ
هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ
يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قدموں کو دھوتے کی سعادت حاصل کرتا۔ پھر اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامۂ مبارک کو منگوایا جو آپ نے حضرت دحیہ کلبی کے ذریعے گورنر بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور گورنر بصریٰ نے ہرقل تک۔ اُسے پڑھا تو اُس میں تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں، رُوم کے شہنشاہ ہرقل کے لیے سلام اُس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ امابعد:۔ میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کرلو تو سلامت رہو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دُوگنا اجر دے گا اور اگر پیٹھ پھیرو گے تو رعیت کا گناہ بھی تم پر ہوگا۔ اے اہل کتاب! ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ نہ عبادت کریں مگر اللہ کی اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں اللہ کو چھوڑ کر۔ اگر اس سے پھرو تو کہہ دو کہ گواہ رہنا کیونکہ ہم مسلمان ہیں (۳:۶۴)۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ جب اُس نے اپنے تاثرات بیان کیے اور نامۂ مبارک پڑھ کر فارغ ہُوا تو اُس کے پاس شور ہونے لگا اور آوازیں بلند ہوگئیں اور ہمیں نکال دیا گیا۔ تو نکلتے وقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابنِ ابی کبشہ کا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ بنی اصفر کا بادشاہ اُس سے ڈرتا ہے۔ اُس وقت سے مجھے برابر یقین رہا کہ عنقریب وہ غالب آئے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دائرہ اسلام میں داخل کر دیا۔ ابنِ ناطور جو ہرقل کی طرف سے حاکمِ ایلیا اور شام کے نصرانیوں کا سردار تھا، اس کا بیان ہے کہ ہرقل جب ایلیا میں آیا تو ایک صبح کو افسردہ خاطر تھا۔ اُس کے کئی مصاحب نے کہا کہ ہم آپ کو کبیدہ خاطر دیکھتے ہیں۔ ابنِ ناطور کا بیان ہے کہ ہرقل ماہر نجوم تھا لہٰذا اُس نے سوال کے جواب میں کہا کہ آج رات جب میں نے تاروں کو دیکھا تو نظر آیا کہ ختنہ والوں کا بادشاہ ظاہر ہو چکا ہے اِس اُمت میں ختنہ کون کرواتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہود کے سوا کوئی بھی ختنہ نہیں کرواتا۔ اور اُن کی طرف سے آپ کو کوئی اندیشہ نہیں۔ اپنے ملک کے شہروں کو لکھ بھیجیے کہ اُن میں جتنے یہودی ہوں قتل کر دیے جائیں۔ ابھی اسی غور و فکر میں تھے کہ ہرقل کی

Marfat.com

فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهٗ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوْا فَانْظُرُوْا اَمُخْتَتِنٌ هُوَ اَمْ لَا فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَحَدَّثُوْهُ اَنَّهٗ مُخْتَتِنٌ وَسَاَلَهٗ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ فَقَالَ هِرَقْلُ هٰذَا مَلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ اِلٰى صَاحِبٍ لَّهٗ بِرُوْمِيَةَ وَكَانَ نَظِيْرُهٗ فِى الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ اِلٰى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى اَتَاهُ كِتَابٌ مِّنْ صَاحِبِهٖ يُوَافِقُ رَاْىَ هِرَقْلَ عَلٰى خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَآءِ الرُّوْمِ فِىْ دَسْكَرَةٍ لَّهٗ بِحِمْصَ ثُمَّ اَمَرَ بِاَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اَطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَكُمْ فِى الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَاَنْ يَّثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوْا هٰذَا النَّبِيَّ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَاٰى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَاٰيَسَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَ رُدُّوْهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ اِنِّىْ قُلْتُ مَقَالَتِىْ اٰنِفًا اَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ فَسَجَدُوْا لَهٗ وَرَضُوْا عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ اٰخِرَ شَاْنِ هِرَقْلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؕ

خدمت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا جس کو غسان کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر دینے کے لیے بھیجا تھا۔ جب اُس نے ہرقل کو خبر دی تو اُس نے کہا۔ جاکر دیکھو کہ وہ لوگ ختنہ کرواتے ہیں یا نہیں؟ اُنھوں نے دیکھا اور بتایا کہ وہ ختنہ کرواتے ہیں اور عرب کے متعلق پوچھا تو اُسے بتایا گیا کہ وہ بھی ختنہ کرواتے ہیں۔ پس ہرقل نے کہا کہ اُس ظاہر ہونے والی اُمت کا بادشاہ یہی ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے ایک رومی مصائب کے لیے یہ بات لکھی جو علم نجوم میں اُس کا ہم پلّہ تھا اور ہرقل حمص کی جانب روانہ ہوگیا۔ ابھی حمص سے گیا نہیں تھا کہ اُس مصاحب کا خط آگیا جو ہرقل کی موافقت میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوچکے اور وہ برحق نبی ہیں۔ پھر ہرقل نے حمص کے بڑے بڑے آدمیوں کو محل میں بُلایا اور حکم دیا کہ اس کے دروازے بند کر دئے جائیں۔ وہ بند کر دئے گئے۔ وہ سامنے آیا اور کہا۔ اے رومی سردارو! اگر تمہیں نجات اور ہدایت مطلوب ہے اور چاہتے ہو کہ تمہاری حکومت قائم رہے تو اُس نبی کی بیعت کرلو۔ پس وہ جنگلی گدھوں کی طرف دروازوں کی طرف بھاگے جو بند پائے جب ہرقل نے اُن کی نفرت دیکھی تو اُن کے ایمان لانے سے مایوس ہوگیا اور کہا۔ میں نے ابھی یہ بات اس لیے کہی تھی کہ دین میں تمہاری مضبوطی کا اندازہ کروں جو میں نے دیکھ لی۔ پس اُنہوں نے اس کے لیے سجدہ کیا اور اُس سے راضی ہوگئے ہرقل کا آخری حال یہ ہے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے صالح بن کیسان اور یونس اور معمر نے زہری سے۔

ف: مذکورہ سوالات وجوابات سے جہاں ہرقل قیصر روم کی دانائی کا ثبوت ملتا ہے وہاں اِن واقعات سے بعض نے اُس کا مسلمان ہوجانا بھی ثابت کیا ہے جبکہ اکثر حضرات کو اس بات سے اتفاق نہیں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس معاملے کو خدائے علیم وخبیر کے سپرد کرکے اپنی زبان وقلم کو روکا ہی جائے اور کہہ دیا جائے کہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

كِتَابُ الْاِيْمَانِ

ایمان کا بیان

بَابُ ۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ وَّهُوَ قَوْلٌ وَّفِعْلٌ وَّيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَزْدَادُوْا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور وہ قول ہے اور فعل، بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تاکہ ایمانوں کے ساتھ اُن کے

Marfat.com

اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًی وَّ
یَزِیْدُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا هُدًی وَّالَّذِیْنَ
اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًی وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ
وَیَزْدَادُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا وَّقَوْلُهٗ عَزَّ وَ
جَلَّ اَیُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖ اِیْمَانًا فَاَمَّا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّقَوْلُهٗ فَاخْشَوْهُمْ
فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّقَوْلِهٖ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا
اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا وَّالْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ
فِی اللّٰهِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ
الْعَزِیْزِ اِلٰی عَدِیِّ بْنِ عَدِیٍّ اَنَّ لِلْاِیْمَانِ
فَرَآئِضَ وَشَرَآئِعَ وَحُدُوْدًا وَّسُنَنًا فَمَنِ
اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْاِیْمَانَ وَمَنْ لَّمْ
یَسْتَكْمِلْهَا لَمْ یَسْتَكْمِلِ الْاِیْمَانَ فَاِنْ اَعِشْ
فَسَاُبَیِّنُهَا لَكُمْ حَتّٰی تَعْمَلُوْا بِهَا وَاِنْ اَمُتْ
فَمَا اَنَا عَلٰی صُحْبَتِكُمْ بِحَرِیْصٍ وَقَالَ اِبْرٰهِیْمُ
عَلَیْهِ السَّلَامُ وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ وَقَالَ
مُعَاذٌ اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً وَقَالَ ابْنُ
مَسْعُوْدٍ اَلْیَقِیْنُ الْاِیْمَانُ كُلُّهٗ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
لَا یَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِیْقَةَ التَّقْوٰی حَتّٰی یَدَعَ
مَا حَاكَ فِی الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ شَرَعَ لَكُمْ
مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا اَوْصَیْنَاكَ یَا
مُحَمَّدُ وَاِیَّاهُ دِیْنًا وَّاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا سَبِیْلًا وَّسُنَّةً
وَّدُعَآءُكُمْ اِیْمَانَكُمْ ؕ

ایمان اور بڑھ جائیں گے اور ہم نے اُن کے لیے ہدایت کو بڑھا دیا اور اللہ اُن کی ہدایت کو بڑھا دیتا ہے جو ہدایت پر ہیں اور جو ہدایت پر تھے اُن کی ہدایت کو بڑھا دیا اور اُنھیں اُن کا تقویٰ دیا اور ایمان والوں کے ایمان کو بڑھا دیتا ہے۔ اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے اس چیز نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا؟ پس جو ایمان والے تھے اُن کے ایمان کو بڑھایا اور ارشادِ ربانی ہے: پس وہ ڈرے تو ان کے ایمان کو بڑھا دیا اور ارشادِ ربانی ہے: اور نہیں زیادہ کیا مگر اُن کے ایمان اور اسلام کو نیز اللہ کے لیے محبت رکھنا اور اللہ کے لیے عداوت رکھنا ایمان کا حصہ ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن عدی کے لیے لکھا کہ ایمان کے کچھ فرائض، ضابطے، حدود اور طریقے ہیں، جس نے اُن کی تکمیل کی اُس نے ایمان کو مکمل کر دیا اور جس نے ان کی تکمیل نہ کی اُس نے ایمان کو مکمل نہ کیا۔ اگر میں زندہ رہا تو تمہیں تفصیلاً بتاؤں گا تاکہ تم اُنھیں جان لو اور اگر فوت ہو گیا تو مجھے تمہارے پاس زندہ رہنے کا لالچ بھی نہیں ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: تاکہ میرے دل کو عین الیقین ہو جائے اور حضرت معاذ نے کہا: ہمارے پاس بیٹھو تاکہ ہم ایک ساعت مطمئن رہیں حضرت ابنِ مسعود نے فرمایا کہ یقین ہی سارا ایمان ہے اور حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ بندہ تقویٰ کی حقیقت تک نہیں پہنچتا یہاں تک کہ اُن چیزوں کو چھوڑ دے جو دل میں کھٹکتی ہیں۔ اور مجاہد نے شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا کی تفسیر میں کہا: "اے محمد! ہم نے تمہیں اور اُسے ایک ہی دین کی وصیت فرمائی"۔ حضرت ابن عباس نے شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا کی تفسیر میں فرمایا: "راستہ اور طریقہ"، اور تمہارا دعا کرنا بھی تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔

ف:۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دیگر محدثین کی طرح اعمال بھی ایمان میں داخل ہیں۔ ایمان کا لفظ امن سے مشتق ہے جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایمان لا کر آدمی اپنے آپ کو آخرت کے عذاب سے بچا لیتا ہے۔ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ کے وجود اُس کی الوہیت و وحدانیت کو تسلیم کرنا نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برحق رسول اور سارے انبیاء و مرسلین میں سب سے آخری نبی و رسول تسلیم کرنے کو کہتے ہیں علاوہ بریں سارے اسلامی عقائد کو قبول کرنا اور اُن کے ساتھ ہی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو احکام اور خبریں لوگوں تک پہنچائیں اور وہ قطعی طور پر یا تواتر سے ثابت ہیں اُن کو درست مان کر قبول کیا جائے ایسا کرنے والا صاحبِ ایمان کہلاتا ہے۔

Marfat.com

امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور محدثین حضرات کے نزدیک جہاں تصدیق اور اقرار دونوں ایمان کے اجزا ہیں وہاں یہ بزرگ اعمال کو بھی ایمان کے اجزا میں شامل کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی ہے۔ اسی لیے یہ جملہ بزرگ ایمان میں کمی اور زیادتی کے قائل ہیں لیکن اِس کے باوجود بے عمل اور بدعمل کو معتزلہ کی طرح ایمان سے خارج نہیں کرتے بلکہ اُسے فاسق کہتے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایمان کے صرف دو اجزا ہیں یعنی دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار۔ لیکن اضطراری حالت میں ان کے نزدیک اقرار بھی ساقط ہو جاتا ہے گویا اقرار صرف صورتاً ایمان کا جزو ہے ورنہ اقرار شرط ہے جس کے باعث ایسے فرد پر اسلامی احکام جاری ہوتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک اعمالِ شاملِ ایمان نہیں ہیں بلکہ یہ ایمان کا حسن و جمال اور زیب و زینت ہیں نیز ایمان میں ان کے نزدیک کمی اور زیادتی واقع نہیں ہوتی کیونکہ وہ تصدیق اور اقرار پر موقوف ہے اور تصدیق و اقرار کے اندر کمی بیشی متصور نہیں ہے ہاں ان کے نزدیک ایمان قوی اور ضعیف ہوتا ہے کمی اور بیشی اسی صورت میں تسلیم ہو سکتی ہے جب اعمال کو شاملِ ایمان سمجھا جائے۔ علمِ کلام کے دونوں اماموں یعنی امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہما کا موقف بھی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف سے مطابقت رکھتا ہے اور کتنے ہی علمائے محققین کی یہی رائے ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ ابْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ؕ

عکرمہ بن خالد نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ نیز محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج اور رمضان کے روزے۔

بَابٌ ۳ اُمُوْرُ الْاِيْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ الْمُتَّقُوْنَ، قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ ؕ

اُمورِ ایمان۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، بھلائی یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ اصل بھلائی یہ ہے جو اللہ پر ایمان لایا اَلْمُتَّقُوْنَ تک (۲:۱۷۷) نیز فرمایا، وہ ایمان والے نجات پا گئے (۲۳:۱)۔

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِنِ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرِنِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ ؕ

عبداللہ بن محمد جعفی، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن دینار، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان کی ساٹھ سے بھی کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

بَابٌ ۴ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ ؕ

مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

شعبی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ وَاِسْمٰعِیْلَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ دَاوٗدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؕ

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا اور حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے اُن کاموں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ـــــ امام بخاری ابومعاویہ، داؤد بن ابوہند، عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا ـــــ عبدالاعلیٰ، داؤد عامر حضرت عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

بَابٌ ۵ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ ؕ

افضل اسلام کیا ہے؟

۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ الْاُمَوِیُّ الْقُرَشِیُّ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ ؕ

سعید بن یحییٰ بن سعید اُموی قرشی، اُن کے والدِ ماجد، ابوبُردہ بن عبداللہ بن ابی بُردہ، ابی بُردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! افضل اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

بَابٌ ۶ اِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ ؕ

کھانا کھلانا بھی اسلام ہے۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ ؕ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سوال کیا۔ یارسول اللہ بہتر اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو خواہ تم اُسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

بَابٌ ۷ مِنَ الْاِیْمَانِ اَنْ یُّحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ ؕ

یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ وَعَنِ الْحُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ ؕ

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے مرفوعاً حسین معلم، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

بَابٌ ۸ حُبُّ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِیْمَانِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان ہے۔

Marfat.com

۱۳- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَیْبٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اُسے اُس کے والد اور اُس کی اولاد سے عزیز تر ہو جاؤں۔

۱۴- حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔

یعقوب بن ابراہیم، ابنِ علیہ، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ——— آدم بن ابو ایاس، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ میں اُسے اُس کے والد، اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز تر ہو جاؤں۔

باب ۹ حَلَاوَةِ الْاِیْمَانِ

ایمان کی لذت

۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ یَّکْرَهَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَهُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہوں گی اُس نے ایمان کی حلاوت پا لی۔ یہ کہ اللہ اور اُس کا رسول اُسے دوسروں سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور یہ کہ آدمی کسی سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے رکھے اور کفر میں واپس جانے کو یوں ناپسند کرے جیسے اِسے ناپسند کرتا ہے کہ اُسے آگ میں ڈالا جائے۔

باب ۱۰ عَلَامَةُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ

انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔

۱۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَةُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰیَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ ۔

عبد اللہ بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

باب ۱۱

حضور کی ایک بیعت کا ذکر

۱۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَنَا اَبُوْ اِدْرِیْسَ عَآئِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَکَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَّهُوَ اَحَدُ النُّقَبَآءِ لَیْلَةَ الْعَقَبَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بیعتِ عقبہ والوں میں ایک نقیب تھے کہ شمعِ رسالت کے پروانوں نے جھرمٹ میں لیا ہوا تھا اور آپ نے اُن سے فرمایا: مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک

Marfat.com

وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ ۞

نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، جانتے بوجھتے کسی پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے یہ عہد پورا کیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر اور جو ان میں سے کسی کے اندر مبتلا ہو جائے اور دنیا میں اس کی سزا ملی تو وہ اس کا کفارہ ہوگا اور جو ان میں سے کسی بات میں پڑا، پھر اللہ نے اس پر پردہ ڈالے رکھا تو وہ اللہ کے سپرد کہ چاہے معاف فرمائے اور چاہے اسے سزا دے۔ ہم نے اس بات پر آپ سے بیعت کی۔

بَابٌ ۱۲ مِنَ الدِّيْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

فتنوں سے بھاگنا دین کا ایک حصہ ہے۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ تَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ ۞

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ، ان کے والد ماجد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں میں اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کی خاطر بھاگتا پھرے گا۔

بَابٌ ۱۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ وَاَنَّ الْمَعْرِفَةَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا تمہاری نسبت زیادہ علم ہے اور معرفت دل کا فعل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بلکہ تمہیں ان چیزوں پر پکڑے گا جو تمہارے دلوں نے کمائیں۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَهُمْ اَمَرَهُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا يُطِيْقُوْنَ قَالُوْا اِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتّٰى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاكُمْ وَاَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ اَنَا ۞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو ہمیشہ ان کاموں کا حکم فرماتے جو ان کی بساط کے اندر ہوتے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم آپ جیسے تو نہیں ہیں کیونکہ آپ کی خاطر تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ آپ ناراض ہوئے کہ پُرنور چہرے پر ناراضگی نمایاں تھی، پھر فرمانے لگے کہ میں تم میں زیادہ خدا ترس اور اللہ کا زیادہ علم رکھنے والا ہوں۔

بَابٌ ۱۴ مَنْ كَرِهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ ۞

جو کفر میں لوٹنے کو یوں ناپسند کرے جیسے ناپسند کرتا ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

Marfat.com

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَّا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ ؕ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں تین چیزیں ہوں اُس نے ایمان کی لذت حاصل کرلی۔ یعنی جس کو اللہ اور اُس کا رسول دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں اور جو کسی بندے سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے محبت رکھے اور کفر میں لوٹنے کو جب کہ اللہ نے اُس سے بچالیا ہے یوں ناپسند کرے جیسے اِسے ناپسند کرتا ہے کہ اُسے آگ میں ڈالا جائے۔

بَاب ۱۵ تَفَاضُلِ اَهْلِ الْاِيْمَانِ فِي الْاَعْمَالِ ؕ

اعمال کے لحاظ سے اہلِ ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوْا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهَرِ الْحَيَا اَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ جَانِبِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَ اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِيَةً قَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَالْحَيَاةِ وَقَالَ خَرْدَلٍ مِّنْ خَيْرٍ ؕ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے اُسے نکال لو۔ پس اُس سے نکال لیے جائیں گے جو سیاہ ہو چکے ہوں گے پس وہ نہر حیا یا نہر حیات میں ڈالے جائیں گے۔ امام مالک کو شک ہے۔ پس وہ یوں اُگیں گے جیسے جاری پانی کے کنارے دانہ اُگتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ زرد بٹھا نکلتا ہے وہیب نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے عمرو نے نہر حیات کہا نیز کہا کہ رائی کے برابر بھلائی۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَآئِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَّجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ ؕ

ابو امامہ بن سہل بن حُنیف نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے جا رہے ہیں۔ جن کے اُوپر قمیص ہیں۔ بعض کی قمیص سینے تک اور بعض کی کچھ نیچے تک ہے۔ مجھ پر عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا جن پر قمیص تھی جسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ دین۔

بَاب ۱۶ اَلْحَيَآءُ مِنَ الْاِيْمَانِ

حیا ایمان کا حصہ ہے

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَآءَ مِنَ الْاِيْمَانِ ۞

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر انصار کے ایک فرد کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے جانے دو کیونکہ حیا تو ایمان کا ایک حصہ ہے۔

بَابٌ ۱۷ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۞

اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو اُن کا راستہ چھوڑ دو۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْحِ نِ الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ۞

عبداللہ بن محمد مسندی، ابوروح حرمی بن عمارہ، شعبہ، واقد بن محمد سے روایت ہے کہ میرے والدِ ماجد نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ نیز محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ جب ایسا کریں تو انہوں نے اپنے خون اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر جو اسلام کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ نے لینا ہے۔

بَابٌ ۱۸ مَنْ قَالَ اِنَّ الْاِيْمَانَ هُوَ الْعَمَلُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ عَنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ ۝

جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے، اُن اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے"۔ کتنے ہی اہلِ علم حضرات نے کہا کہ ارشادِ ربانی تمہارے رب کی قسم، ہم اُن سب سے ضرور پوچھیں گے جو وہ کرتے تھے" اس سے مراد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا ہے اور فرمایا: "اسی طرح عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے"۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ۞

احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابنِ شہاب سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ حج جو برائیوں سے پاک ہو۔

بَابٌ ۱۹ اِذَا لَمْ يَكُنِ الْاِسْلَامُ عَلَى

جب حقیقی طور پر اسلام مراد نہ ہو بلکہ قتل ہونے کے خوف

Marfat.com

الْحَقِيْقَةِ وَكَانَ عَلَى الْاِسْتِسْلَامِ اَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا فَاِذَا كَانَ عَلَى الْحَقِيْقَةِ فَهُوَ عَلٰى قَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ الْاٰيَةَ ؕ

سے اسلام کا دعویٰ کیا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بدّوؤں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے۔ فرما دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور جب حقیقتاً مراد ہو جیسے ارشادِ ربانی ہے:۔ بے شک دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے (۳: ۱۹)

۲۶ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى رَهْطًا وَّسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِيْ فَقُلْتُ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِيْ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ يُوْنُسُ وَصَالِحٌ وَّمَعْمَرٌ وَّابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؕ

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو مال عطا فرمایا اور حضرت سعد بیٹھے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو چھوڑ دیا اور وہ مجھے اُن میں سب سے پسند تھا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فلاں کے متعلق کیا بات ہے؟ خدا کی قسم، میری نظر میں تو وہ مومن ہے۔ فرمایا یا مسلمان۔ تھوڑی دیر تو میں خاموش رہا۔ پھر جو میں اُس کے متعلق جانتا تھا اُس نے مجھ پر غلبہ کیا لہٰذا اپنی بات کو دُہراتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ فلاں کے متعلق کیا بات ہے جب کہ خدا کی قسم، میری نظر میں وہ مومن ہے۔ فرمایا یا مسلمان۔ پس میں تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر جو میں اُس کے متعلق جانتا تھا اُس نے مجھ پر غلبہ کیا تو میں نے اپنی بات دُہرائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی وہی ارشاد ہوا۔ پھر فرمایا کہ اے سعد میں ایک آدمی کو مال دیتا ہوں جب کہ دوسرا مجھے اُس سے پیارا ہوتا ہے اس خدشے سے کہ مبادا اُسے اللہ تعالیٰ جہنم میں پھینک دے۔ روایت کیا اِسے یونس اور صالح اور معمر اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے۔

بَابٌ ۲۰ اِفْشَاءُ السَّلَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ

وَقَالَ عَمَّارٌ ثَلٰثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْاِيْمَانَ اَلْاِنْصَافُ مِنْ نَّفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْاِنْفَاقُ مِنَ الْاِقْتَارِ ؕ

سلام کو پھیلانا اسلام کا ایک حصہ ہے اور حضرت عمار نے فرمایا کہ جس نے تین چیزوں کو جمع کر لیا اُس نے ایمان کو جمع کر لیا۔ اپنی جان کے مقابلے میں انصاف کرنا۔ سلام کو دنیا میں پھیلانا اور افلاس کے اندر خرچ کرنا۔

۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ

ابو الخیر نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو

Marfat.com

عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ ؛

بَاب ۲۱ كُفْرَانُ الْعَشِيْرِ وَكُفْرٌ دُوْنَ كُفْرٍ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُ النَّارَ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَآءُ يَكْفُرْنَ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ؛

خواہ اُسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

باب ۲۱ کفران العشیر اور کفر دون کفر کے بیان میں

خاوند کی ناشکری اور یہ کہ ایک کفر دوسرے سے کم ت
ہے۔ اِس کے متعلق حضرت ابوسعید کی مرفوع حدیث
ہے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے
دوزخ دکھائی گئی تو اُس میں زیادہ تر عورتیں تھیں کیونکہ کفر کرتی ہ
عرض کی گئی کہ کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشک
کرتی اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں۔ اگر تم کسی کے ساتھ
عمر بھر بھی نیکیاں کرو، پھر تم سے ایک تکلیف پہنچ جائے
تو کہہ دے گی کہ میں نے آپ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

بَاب ۲۲ الْمَعَاصِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِاِرْتِكَابِهَا اِلَّا بِالشِّرْكِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ امْرُءٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ

گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور شرک کے سوا اُن کے مرتکب
کو کافر نہ کہا جائے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرما
"بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا کہ اُس کے ساتھ شرک
کیا جائے اور اس کے سوا جس کو چاہے بخش دے گا او
ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دونوں میں صلح
کرا دو یعنی دونوں کا نام ایمان والے رکھا۔

ف ۱ اس باب میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نصر بجا لکھ دیا کہ شرک کے سوا کسی بھی گناہ کے مرتکب کی تکفیر نہیں کی جائے گی تو ثابت ہوا کہ اعمال ایمان میں شامل نہیں ہیں اور ساتھ ہی ایک آیت سے استدلال کر کے بتایا کہ مسلمانوں کے دو گروہ اگر آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں سے کسی گروہ کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فریقین کو مومنین کہا ہے۔ جیسا کہ خود امام بخاری علیہ الرحمہ نے آیت کے مساق کو فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ سے ظاہر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں موقف وہی زیادہ صحیح ہے جس پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں بلکہ اس کا حسن و کمال ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِاَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قُلْتُ اَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

احنف بن قیس نے فرمایا کہ میں اُس شخص (حضرت علی) کی
مدد کے ارادے سے گیا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ مل گئے۔ فرمایا: کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ اُس
شخص کی مدد کا۔ فرمایا لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب دو مسلمان
اپنی تلواروں کے ساتھ ملیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں

Marfat.com

فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ ؕ

ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! قاتل کے متعلق تو درست لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ بھی اپنے حریف کو قتل کرنے کا تمنائی تھا۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهٖ حُلَّةٌ فَسَاَلْنٰهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهٗ بِاُمِّهٖ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَعَيَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ اِنَّكَ امْرُءٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ ؕ

معرور کا بیان ہے کہ ربذہ کے مقام پر میری حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی جب کہ انھوں نے اور ان کے غلام نے ایک جیسے جوڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا، میں نے ایک آدمی کو گالی دی اور اس کی ماں کا طعنہ دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تم اس کی ماں کا طعنہ دیتے ہو، تمہارے اندر جاہلیت کا اثر باقی ہے تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں جنھیں اللہ نے تمہارے ماتحت کیا ہے، پس جو تم کھاتے ہو وہی انھیں کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو وہی انھیں پہناؤ اور انہیں ایسے کام کی تکلیف نہ دو جو ان پر غالب آجائے اور اگر تکلیف دو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

بَاب ۲۳ ظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ ؕ

ایک ظلم دوسرے سے کم ہے۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ؕ

ابوالولید، شعبہ ——— بشر، محمد، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وحی: "جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملایا" (۶:۸۲) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا: ہم میں سے کون ہے جو ظلم نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی، "بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے" (۳۱:۱۳)

بَاب ۲۴ عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ ؕ

منافق کی علامت

۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ؕ

نافع بن مالک بن ابوعامر ابوسہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ بات کرے تو جھوٹ بولے گا۔ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے گا اور امانت اس کے پاس رکھی جائے تو خیانت کرے گا۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں

Marfat.com

قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ ؞

سے کوئی ایک ہو تو اُس میں نفاق کا ایک حصہ ہے، یہاں تک کہ اُ
چھوڑ دے۔ جب امانت سپرد کی جائے تو خیانت کرے، جب
بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ور
کرے اور جب جھگڑے تو بیہودہ بکے۔ متابعت کی ہے اس
شعبہ نے اعمش سے۔

بَاب ۲۵ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْاِيْمَانِ ؞

شبِ قدر کا قیام ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؞

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شب قدر کے
اندر ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کرے اُس کے
سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

بَاب ۲۶ اَلْجِهَادُ مِنَ الْاِيْمَانِ ؞

جہاد ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ اَرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ؞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کر
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے کہ جو میری ر
میں نکلے اور نہ نکالے اُسے مگر مجھ پر ایمان رکھنا یا میرے رسول ک
تصدیق کرنا تو اُسے حاصل کردہ اجر یا غنیمت کے ساتھ واپ
بھیجوں یا جنت میں داخل کر دوں۔ اگر میری اُمت پر گراں نہ گز
تو میں مجاہدوں کے کسی دستے میں شامل ہونے سے نہ رُکتا کیو
میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں، پھر مجھے
زندہ کیا جائے، پھر شہید کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جائے، پھ
شہید کر دیا جاؤں۔

بَاب ۲۷ تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْاِيْمَانِ ؞

رمضان کا نفلی قیام بھی ایمان کا ایک حصہ ہے

۳۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؞

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس
نے رمضان کے اندر ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے
قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

بَاب ۲۸ صَوْمُ رَمَضَانَ اِحْتِسَابًا مِّنَ الْاِيْمَانِ ؞

ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

Marfat.com

فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۞

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے، ایمان کی حالت میں، ثواب کی نیت سے تو اُس کے سابقہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

بَابٌ ۲۹ اَلدِّيْنُ يُسْرٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ ۞

دین آسان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سیدھا اور معتدل دین زیادہ پسند ہے۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ ۞

سعید بن ابوسعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک دین آسان ہے اور جو اِسے مشکل بنائے گا تو یہ اُس پر غالب آجائے گا پس تم سیدھے رہو، اور بشارت قبول کرو نیز صبح و شام کی عبادت اور صدقہ خیرات سے مدد حاصل کرو۔

بَابٌ ۳۰ اَلصَّلٰوةُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ يَعْنِيْ صَلٰوتَكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ ۞

نماز ایمان کا حصہ ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہارے ایمانوں یعنی تمہاری نمازوں کو بیت اللہ کے پاس ضائع کر دے۔

ف: یہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کو ایمان کا حصہ بتایا ہے حالانکہ باب ۲۲ میں وہ خود تصریح کر چکے ہیں کہ ترکِ عمل تو کیا ترکِ اعمال پر بھی تکفیر نہیں کی جائے گی اور ایسے آدمی کو صاحب ایمان ہی شمار کیا جائے گا تو موقف وہی زیادہ درست ثابت ہوا جو اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ اور آئمہ علم کلام کا ہے کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں بلکہ اس کی زیب و زینت ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰى اَجْدَادِهٖ اَوْ قَالَ اَخْوَالِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى اَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰى مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ مَسْجِدٍ وَّهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتْ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو اپنی ننھال میں اُترے یا فرمایا کہ اپنے انصاری ماموں کے پاس اور آپ سولہ یا سترہ مہینوں تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے تھے اور چاہتے تھے کہ بیت اللہ قبلہ مقرر فرما دیا جائے۔ آپ نے پہلی نماز جو اس کی طرف پڑھی وہ نماز عصر تھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے کسی کا گزر ایک مسجد کے پاس سے ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے اُس نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے جب کہ بیت المقدس کی جانب متوجہ ہو کر نماز پڑھا

Marfat.com

الْيَهُوْدُ قَدْ اَعْجَبَهُمْ اِذْ كَانَ يُصَلِّيْ قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَاَهْلُ الْكِتٰبِ فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اِنَّهٗ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَّقُتِلُوْا فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ

جانا یہود اور دوسرے اہل کتاب کو پسند تھا جب انھوں نے بیت اللہ کی طرف منہ کر لیے تو یہ بات اُن پر گراں گزری — زہیر، ابو اسحاق، حضرت براء نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ جو لوگ تحویلِ قبلہ سے پہلے فوت ہو گئے یا شہید کر دیے گئے تو ہم نہیں جانتے تھے کہ اُن کے متعلق کیا کہیں۔ پس اللہ نے وحی نازل فرمائی۔ اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔

بَاب ۳۱ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ ؕ

آدمی کا بہترین اسلام

قَالَ مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا ؕ

مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کوئی اسلام قبول کرے اور اسلامی حُسن اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی تمام خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے اور اس کے بعد ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے سَتر گنا تک ہے اور بُرائی کا اُسی کے برابر اور چاہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے بھی درگزر فرمائے۔

۴۰ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِمِثْلِهَا ؕ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اسلامی حُسن پیدا کر لیتا ہے تو جو نیکی بھی وہ کرتا ہے اُس کا دس گنا سے سَتر گنا تک اجر لکھا جاتا ہے اور جو بُرائی بھی کرے تو اُس کی وہی ایک بُرائی لکھی جاتی ہے۔

بَاب ۳۲ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَدْوَمُهٗ ؕ

اللہ کے نزدیک وہ عمل پسندیدہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔

۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا اِمْرَاَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ ؕ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور اُن کے پاس ایک عورت تھی۔ فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ فلاں عورت ہے اور اُس کی نماز کا ذکر کرنے لگیں۔ فرمایا کہ ٹھہرو۔ اعمال بساط کے اندر ہیں۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نہیں تھکتا بلکہ تم تھک جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت پیارا ہے جس کو کرنے والا اُسے ہمیشہ کرے۔

Marfat.com

بَابٌ ۳۳ زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

ایمان کا زیادہ اور کم ہونا

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَزِدْنٰهُمْ هُدًى وَّيَزْدَادُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِيْمَانًا وَّقَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ فَاِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِّنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ ۞

ارشادِ ربانی ہے۔ اور زیادہ کر دی ہم نے اُن کے لیے ہدایت اور بڑھا دیتا ہے ایمان والوں کے ایمان کو اور فرمایا کہ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ جب کمال میں سے کچھ چھوڑ دیا جائے تو وہ چیز ناقص رہ جاتی ہے۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ خَيْرٍ وَّيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ وَّيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ مَكَانَ خَيْرٍ ۞

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور اُس کے دل میں جَو کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور جہنم سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور اُس کے دل میں دانۂ گندم کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور جہنم سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور اُس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوگی ——— امام بخاری، ابان، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خَيْرٍ کی جگہ اِيْمَانٍ روایت کیا۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ اَيُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ۞

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے اُن سے کہا: اے امیر المومنین! ایک آیت آپ حضرات اپنی کتاب میں پڑھتے ہیں، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اُس دن کو عید بنا لیتے۔ فرمایا کہ وہ کونسی آیت ہے؟ کہا: "آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا" (۵:۳) حضرت عمر نے فرمایا: ہم اُس دن کو جانتے ہیں اور اُس جگہ کو جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی جب کہ آپ جمعہ کے روز عرفات میں مقیم تھے۔

بَابٌ ۳۴ الزَّكٰوةُ مِنَ الْاِسْلَامِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۞

زکوٰۃ اسلام کا ایک حصہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ اور نہیں حکم دیئے گئے وہ مگر یہی کہ اللہ کی عبادت کریں خالص اُسی پر عقیدہ رکھتے ہوئے صرف اُسی کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سیدھا دین ہے (۹۸:۵)

۴۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نجد والوں

Marfat.com

عَنْ عَمِّهٖ اَبِیْ سُهَیْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی دَنَا فَاِذَا هُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا۔ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ ۞

بَاب ۳۵ اِتِّبَاعُ الْجَنَآئِزِ مِنَ الْاِیْمَانِ ۞

۴۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِیٍّ الْمَنْجُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ كُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطٍ تَابَعَهٗ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ۞

بَاب ۳۶ اَلْخَوْفِ الْمُؤْمِنِ اَنْ یَّحْبَطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ لَا یَشْعُرُ وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ التَّیْمِیُّ مَا عَرَضْتُ قَوْلِیْ عَلٰی عَمَلِیْ اِلَّا خَشِیْتُ اَنْ اَكُوْنَ مُكَذِّبًا وَّقَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ اَدْرَكْتُ ثَلٰثِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے ہم اس کی گنگناہٹ تو سنتے تھے لیکن پتہ نہیں چلتا تھا کہ کیا کہتا ہے یہاں تک کہ وہ نزدیک ہوا اور اسلام کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں عرض گزار ہوا کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر ہیں! فرمایا نہیں مگر جو تم خوشی سے پڑھو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے عرض کی کیا مجھ پر ان کے سوا بھی ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم خوشی سے رکھو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا، کیا مجھ پر اس کے سوا بھی لازم ہے! فرمایا نہیں مگر جو خوشی سے خیرات کرو۔ وہ پیٹھ پھیر کر یہ کہتا ہوا چل دیا، خدا کی قسم، نہ میں اس پر اضافہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا۔

جنازے کے پیچھے جانا ایمان کا حصہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جنازے کے ساتھ گیا، ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے اور اس کے ساتھ رہا، یہاں تک کہ اس پر نماز پڑھی اور اس کے دفن سے فارغ ہوا تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے جب کہ ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے اس پر نماز پڑھی اور اسے دفن کرنے سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ــــ عثمان مؤذن، عوف، محمد حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

مومن کا ڈرتا کہ مبادا اس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور

اُسے پتہ بھی نہ لگے۔ ابراہیم تیمی نے فرمایا، جب میں اپنے قول کو اپنے عمل پر پیش کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ جھٹلانے والوں میں شمار نہ ہو جاؤں۔ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تیس اصحاب کو پایا کہ سارے ہی اپنے متعلق نفاق سے ڈرتے تھے اور ان میں سے ایک بھی نہیں کہتا تھا کہ وہ جبرئیل اور میکائیل کے

Marfat.com

كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلٰى نَفْسِهٖ مَا مِنْهُمْ اَحَدٌ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَلٰى اِيْمَانِ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَيُذْكَرُ عَنِ الْحَسَنِ مَا خَافَهٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا اَمِنَهٗ اِلَّا مُنَافِقٌ وَّمَا يُحَذَّرُ مِنَ الْاِصْرَارِ عَلَى التَّفَاتُلِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

ایمان پر ہے۔ حسن بصری سے منقول ہے کہ خدا سے نہیں ڈرتا مگر مومن اور اُس سے بے خوف نہیں مگر منافق۔ نیز جو ڈرایا گیا ہے لڑائی جھگڑے اور معصیت پر اصرار سے بغیر توبہ کے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:۔ اور وہ اپنے کیے ہوئے پر جان بوجھ کر اصرار نہ کریں۔ (۳: ۱۳۵)

۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا وَآئِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ ؞

زُبید کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے مرجیہ فرقے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اُسے قتل کرنا کفر ہے۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اِنِّيْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاِنَّهٗ تَلَاحٰى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ ؞

حضرت انس سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ شبِ قدر کی خبر دینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ دیکھا تو دو مسلمان آپس میں لڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں شبِ قدر کی خبر دینے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں لڑ رہے تھے تو وہ اُٹھا لی گئی اور شاید یہ تمہارے لیے بہتر ہو، پس اُسے ساتویں، نویں اور پانچویں روز تلاش کرو۔

بَابٌ ۳۷ سُؤَالِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالْاِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ وَبَيَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ جَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ دِيْنًا وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ؞

حضرت جبرئیل کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

ایمان، اسلام، احسان اور علم قیامت کے متعلق پوچھنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُن سے بیان کرنا۔ پھر فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ پس یہ سب کچھ دین ہے اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفد عبدالقیس سے بیان فرمایا نیز ارشادِ ربانی:۔ جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ قبول نہیں ہوگا۔ (۳: ۸۵)۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْاِيْمَانُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا:۔ ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر یقین رکھو اور اُس کے

Marfat.com

قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَبِلِقَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الْاٰيَةَ ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَآءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ مِنَ الْاِيْمَانِ ؕ

فرشتوں پر اور اُس سے ملنے پر اور اُس کے رسولوں پر اور تمہیں دوبارہ زندہ ہونے پر یقین ہو۔ عرض گزار ہُوا کہ اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ شرک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض گزار ہُوا کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت کرو گویا کہ اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ عرض گزار ہُوا کہ قیامت کب ہے؟ فرمایا کہ مسئول سائل سے زیادہ نہیں جانتا اور میں تمہیں اُس کی نشانیاں بتاتا ہوں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے اور جب چرواہے عالی شان عمارتوں میں رہنے لگیں اور پانچ چیزیں ہیں جنھیں کوئی نہیں جانتا مگر اللہ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ (۳۱:۳۴) والی آیت پڑھی۔ پھر وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اُسے واپس بلاؤ، لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ فرمایا وہ جبرئیل تھے جو لوگوں کو اُن کا دین سکھانے آئے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ان سب کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔

بَاب ۳۸

ایمان کی خصوصیت

۴۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهٗ سَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهٗ الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهٗ اَحَدٌ ؕ

عُبَید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے اُن سے کہا: میں نے تم سے پوچھا کہ وہ بڑھتے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُس کے دین سے ناراض ہو کر اُس میں داخل ہونے کے بعد کوئی پھرا بھی ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ ایمان کا یہی حال ہے کہ جب وہ دلوں کی بشاشت بن جاتا ہے تو اُس سے کوئی بھی ناراض نہیں ہوتا۔

بَاب ۳۹ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ ؕ

دین کی خاطر گناہوں سے بچنے کی فضیلت۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ نُعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: حلال

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشْتَبِهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ۞

ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ پس جو مشتبہ چیزوں سے بچا تو اُس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو اُن میں پڑ گیا جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے گرد چراتا ہے خدشہ ہے کہ اُس میں داخل ہو جائے۔ آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ زمین میں اللہ کی چراگاہ اُس کی حرام ٹھہرائی ہوئی چیزیں ہیں۔ آگاہ رہو کہ جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست ہو تو پورا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے خبردار ہو جاؤ کہ وہ دل ہے۔

بَابٌ ۴۰ اَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْاِيْمَانِ

خمس ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَيُجْلِسُنِيْ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدِيْ حَتّٰى اَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِيْ فَاَقَمْتُ مَعَهٗ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَرَآءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بیٹھا کرتا تھا تو مجھے اپنے تخت پر بٹھا لیا اور فرمایا کہ میرے پاس ٹھہرو تاکہ میں تمہیں اپنے مال سے کچھ دوں۔ پس میں اُن کی خدمت میں دو مہینے رہا۔ پھر فرمایا کہ عبد القیس کا وفد جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا: کس قوم یا جماعت سے ہو؟ عرض گزار ہوئے، ربیعہ سے، فرمایا کہ ایسی کو خوش آمدید رسوائی و ندامت کے بغیر۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی طاقت نہیں رکھتے مگر حرمت والے مہینوں میں کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کافرانِ مُضر کے قبیلے ہیں۔ پس ہمیں ایسی بنیادی بات کا حکم فرمائیں جو ہم اپنے پچھلوں کو بتا دیں اور اُس کے سبب جنت میں داخل ہو جائیں اور پینے کی چیزوں کے متعلق پوچھا۔ پس آپ نے اُنھیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع فرمایا۔ اُنھیں خدا کی وحدانیت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: جانتے ہو کہ خدائے واحد پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے اور یہ کہ مالِ غنیمت سے خمس ادا کرو اور چار چیزوں سے منع فرمایا یعنی سبز لاکھی برتن، کدو کے تونبے، لکڑی کے روغنی برتن اور رال کئے ہوئے مرتبان سے۔ فرمایا کہ انھیں یاد کر لو اور اپنے

Marfat.com

وَاخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ ۔

پچھلوں کو بھی بتا دینا۔

بَابٌ ۱ مَا جَاءَ اِنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى فَدَخَلَ فِيْهِ الْاِيْمَانُ وَالْوُضُوْءُ وَالصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْاَحْكَامُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ عَلٰى نِيَّتِهٖ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ ۔

اس کی وضاحت کہ اعمال کا دارومدار نیت اور خلوص پر ہے

اور ہر ایک کے لیے نیت کا پھل ہے۔ پس اس میں ایمان، وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، روزے اور احکام سب داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، فرما دو کہ ہر کوئی اپنے ڈھنگ یعنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ آدمی کا ثواب کی نیت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن جہاد اور نیت۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ۔

علقمہ بن وقاص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف ہجرت کی۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهٗ صَدَقَةٌ ۔

حجاج ابن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فَمِ امْرَاَتِكَ ۔

عامر بن سعد کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کرتے کچھ خرچ تم جس سے تمہارا مقصود رضائے الٰہی ہو مگر اس پر تمہیں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دیتے ہو (اس پر بھی ثواب دیے جاتے ہو۔)

بَابٌ ۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دین

Marfat.com

وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ؕ

۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِاِتِّقَآءِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ حَتّٰى يَاْتِيَكُمْ اَمِيْرٌ فَاِنَّمَا يَاْتِيْكُمُ الْاٰنَ ثُمَّ قَالَ اسْتَعْفُوْا لِاَمِيْرِكُمْ فَاِنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهٗ عَلٰى هٰذَا وَرَبِّ هٰذِهِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ لَنَاصِحٌ لَّكُمْ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ ؕ

نصیحت ہے اللہ، اُس کے رسول، آئمہ مسلمین اور عوام کے لیے۔ ارشادِ ربانی ہے:۔ جب کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کے خیر خواہ رہیں (۹: ۹۱)

قیس بن ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے پر۔

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جس روز کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ فوت ہوئے تو وہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا:۔ تم پر اللہ سے ڈرنا ضروری ہے جو اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور وقار و اطمینان سے رہنا، یہاں تک کہ دوسرا امیر آجائے جو تمہارے پاس آنے والا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنے امیر سے درگزر کرو کیونکہ وہ درگزر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ پھر فرمایا اما بعد:۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا کہ مجھے اسلام پر بیعت فرمالیجئے۔ آپ نے مجھ سے ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے کی شرط بھی فرمائی پس میں نے اِس بات پر حضور سے بیعت کر لی۔ لہٰذا اِس مسجد کے رب کی قسم، میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر دعائے استغفار کی اور اُتر آئے۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

بَابُ ۴۳ فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ وَقَوْلِهٖ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ؕ

علم کی فضیلت، ارشادِ ربانی ہے:۔ اللہ تم میں سے ایمان والوں اور اہل علم کے درجے بلند کرتا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (۵۸: ۱۱) نیز فرمایا:۔ اے رب میرے علم کو زیادہ کر (۲۰: ۱۱۴)

بَابُ ۴۴ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَّهُوَ مُشْتَغِلٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَاَتَمَّ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَجَابَ السَّآئِلَ ؕ

جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کر کے سائل کو جواب دے۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحٌ

محمد بن سنان، فلیح ـــــ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ان

Marfat.com

ح قَالَ وَحَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ هِلَالُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسٍ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَآءَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ فَمَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَکَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ یَسْمَعْ حَتّٰی اِذَا قَضٰی حَدِیْثَهٗ قَالَ اَیْنَ اُرَاهُ السَّآئِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ هَآ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ؕ

کے والدِ ماجد، ہلال بن علی، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مجلس میں لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح گفتگو فرماتے رہے تو بعض حضرات نے کہا، حضور نے اس کی بات ناپسند فرمائی ہے جب کہ دوسروں نے کہا کہ آپ نے اس کی بات سُنی نہیں ہے۔ جب حضور گفتگو کر چکے تو فرمایا، قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ عرض کی کہ اسے کیسے ضائع کیا جائے گا؟ فرمایا جب ذمہ داری نا اہلوں کے سپرد کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

بَاب ۴۵ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْعِلْمِ ؕ

جو علمی بات کے لیے آواز بلند کرے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَاَدْرَکَنَا وَقَدْ اَرْهَقَتْنَا الصَّلٰوةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّاُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰی اَرْجُلِنَا فَنَادٰی بِاَعْلٰی صَوْتِهٖ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا ؕ

یوسف بن ماہک کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے۔ آپ ہم تک اس وقت پہنچے جب نماز کا وقت تنگ ہو گیا ہم وضو کر رہے تھے۔ ہم اپنے پیروں پر مسح کر رہے تھے تو آپ نے بلند آواز سے دو یا تین دفعہ فرمایا، ایڑیوں کی جہنم سے خرابی ہے۔

بَاب ۴۶ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَ اَخْبَرَنَا وَاَنْبَاَنَا وَقَالَ الْحُمَیْدِیُّ کَانَ عِنْدَ ابْنِ عُیَیْنَةَ حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَاَنْبَاَنَا وَسَمِعْتُ وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ وَقَالَ شَقِیْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلِمَةً کَذَا وَقَالَ حُذَیْفَةُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ وَ قَالَ اَبُو الْعَالِیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

محدث کا حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا، اور اَنْبَاَنَا۔ کہنا

حمیدی کا قول ہے کہ ابن عیینہ کے نزدیک حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا اَنْبَاَنَا اور سَمِعْتُ کی مراد ایک ہے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور آپ صادق و مصدوق تھے۔ شقیق نے حضرت عبداللہ سے روایت کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فلاں بات سُنی۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ ابوالعالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب سے روایت

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَبِّہٖ وَقَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْہِ عَنْ رَبِّہٖ وَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْہِ عَنْ رَبِّکُمْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ۔

کرتے ہیں۔ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَۃً لَا یَسْقُطُ وَرَقُھَا وَاِنَّھَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِیْ مَا ھِیَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَوَادِیْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ وَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّھَا النَّخْلَۃُ فَاسْتَحْیَیْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا مَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ھِیَ النَّخْلَۃُ ۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک درخت ایسا بھی ہے کہ اس کے پتے نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مسلمان جیسی ہے، بتاؤ وہ کونسا ہے؟ لوگ جنگلی درختوں کے بارے میں غور کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں شرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! خود ہی بتایئے وہ کونسا ہے؟ فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابٌ ۴۷ طَرْحِ الْاِمَامِ الْمَسْئَلَۃَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ لِیَخْتَبِرَ مَا عِنْدَھُمْ مِنَ الْعِلْمِ ۔

علمی آزمائش کی غرض سے امام کا اپنے ساتھیوں سے کوئی بات پوچھنا۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَۃً لَا یَسْقُطُ وَرَقُھَا وَاِنَّھَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُوْنِیْ مَا ھِیَ قَالَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَوَادِیْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّھَا النَّخْلَۃُ فَاسْتَحْیَیْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھِیَ قَالَ ھِیَ النَّخْلَۃُ ۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: درختوں میں سے ایک ایسا بھی ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی مثال ایک مسلمان جیسی ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کونسا ہے؟ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے حضرت عبداللہ نے فرمایا۔ مجھے خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مجھے شرم آئی۔ پھر لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! خود بتایئے کہ وہ کونسا ہے؟ فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابٌ ۴۸ اَلْقِرَاءَۃِ وَالْعَرْضِ عَلَی الْمُحَدِّثِ

وَرَاٰی الْحَسَنُ وَالثَّوْرِیُّ وَمَالِکٌ الْقِرَاءَۃَ جَائِزَۃً وَاحْتَجَّ بَعْضُھُمْ فِی الْقِرَاءَۃِ عَلَی الْعَالِمِ بِحَدِیْثِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ اَنَّہٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آللّٰہُ اَمَرَکَ اَنْ نُصَلِّیَ الصَّلَوٰۃَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَھٰذِہٖ قِرَاءَۃٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَہٗ بِذٰلِکَ فَاَجَازُوْہُ وَاحْتَجَّ مَالِکٌ بِالصَّکِّ یُقْرَأُ عَلَی الْقَوْمِ

محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا

حسن، ثوری اور مالک نے قرأت کو جائز شمار کیا ہے اور بعض نے عالم کے سامنے قرأت کرنے کی دلیل حضرت ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے لی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ ہم نماز پڑھا کریں؟ فرمایا، ہاں۔ پس یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور قرأت کرنا ہے، جس کی حضرت ضمام نے اپنی قوم کو خبر دی تو انھوں نے جائز رکھا اور اس سے دلیل پکڑی اور امام مالک نے تحریر سے دلیل لی ہے جو لوگوں پر پڑھی جاتی ہے

Marfat.com

فَيَقُوْلُوْنَ اَشَهِدَنَا فُلَانٌ وَيُقْرَاءُ عَلَى الْمُقْرِئِ فَيَقُوْلُ الْقَارِئُ اَقْرَاَنِيْ فُلَانٌ

تو وہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے سامنے فلاں چیز پڑھی گئی یعنی معلم کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ مجھے فلاں نے پڑھایا

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَاْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اِذَا قَرَاَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّقُوْلَ حَدَّثَنِيْ قَالَ وَسَمِعْتُ اَبَا عَاصِمٍ يَّقُوْلُ عَنْ مَالِكٍ وَّسُفْيَانَ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهٗ سَوَآءٌ ؕ

محمد بن سلام، محمد بن حسن الواسطی، عوف سے روایت ہے کہ حسن بصری نے فرمایا، عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہ سفیان نے فرمایا، جب محدث کے سامنے پڑھا تو حَدَّثَنِیْ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ فرمایا کہ میں نے ابو عاصم کو مالک اور سفیان کے حوالے سے فرماتے ہوئے سُنا، عالم کے سامنے پڑھنا اور عالم کا خود پڑھنا دونوں برابر ہیں۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهٗ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ سَآئِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ اَسْئَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نُّصَلِّيَ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نَّصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَآئِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَآئِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ

عبد اللہ بن ابو نمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی اُونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اُسے مسجد میں بٹھایا اور گھٹنا باندھ دیا۔ پھر عرض گزار ہُوا کہ آپ حضرات میں محمد کون ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا، یہ ٹیک لگانے والے نیّر درخشاں۔ اُس آدمی نے کہا اے ابنِ عبد المطلب! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا میں تمہیں جواب دُوں گا۔ وہ آدمی عرض گزار ہُوا کہ میں آپ سے سختی کے ساتھ کچھ پوچھوں گا لیکن مجھ پر ناراض نہ ہونا۔ فرمایا، جیسے دلِ چاہے پوچھو۔ عرض گزار ہُوا کہ میں آپ سے آپ کے رب کی اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہُوں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا ہاں خدا گواہ ہے۔ عرض گزار ہُوا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہُوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھا کریں؟ فرمایا، ہاں خدا گواہ ہے۔ عرض گزار ہُوا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہُوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم سال میں اس مہینے کے روزے رکھا کریں؟ فرمایا، ہاں خدا گواہ ہے۔ عرض گزار ہُوا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہُوں، کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امیروں سے زکوٰۃ لے کر ہمارے غریبوں میں تقسیم فرمائیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں خدا گواہ۔ اُس شخص نے کہا، جو آپ لے کر آئے ہیں اُس

Marfat.com

بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَآئِیْ مِنْ قَوْمِیْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِیْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ رَوَاهُ مُوْسٰی وَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ؕ

پر میں ایمان لایا۔ مجھے میری قوم نے بھیجا ہے۔ میں بنی سعد بن بکر کا بھائی ضمام بن ثعلبہ ہوں۔ روایت کیا اسے موسیٰ اور علی بن عبدالحمید سلیمان، ثابت، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ نُهِیْنَا فِی الْقُرْاٰنِ اَنْ نَّسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ یُعْجِبُنَا اَنْ یَّجِیْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ فَیَسْاَلَهٗ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ فَقَالَ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَاَخْبَرَنَا اَنَّكَ تَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ فَقَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَآءَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالْجِبَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِیْهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَبِالَّذِیْ خَلَقَ السَّمَآءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِیْهَا الْمَنَافِعَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَیْنَا خَمْسَ صَلَوٰتٍ وَّزَكٰوةً فِیْ اَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ بِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَیْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِیْ سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَیْنَا حَجَّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَآ اَزِیْدُ عَلَیْهِنَّ شَیْئًا وَّلَا اَنْقُصُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ ؕ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں قرآن مجید میں منع فرمادیا گیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کریں لہٰذا ہم چاہتے تھے کہ دیہات سے کوئی آدمی آئے، آپ سے سوال کرے اور ہم سُنیں۔ پس دیہات والوں میں سے ایک آدمی آکر عرض گزار ہُوا، آپ کا قاصد ہمارے پاس پہنچا اور اُس نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنایا ہے۔ فرمایا کہ اُس نے سچ کہا۔ عرض گزار ہُوا کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہوا کہ زمین اور پہاڑوں کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہُوا کہ اُس میں فائدے کس نے رکھے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہُوا کہ اُسی ذات کی قسم جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، پہاڑوں کو نصب کیا اور اُن میں فائدے رکھے، کیا اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ عرض کی کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہمارے اُوپر پانچ نمازیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہے؟ فرمایا کہ سچ کہا ہے۔ عرض کی کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہم پر سال میں ایک مہینے کے روزے ہیں فرمایا: اُس نے سچ کہا۔ عرض گزار ہُوا کہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا، کیا اللہ نے آپ کو اِن کا حکم دیا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ عرض گزار ہُوا کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہم پر بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جس کو اُس کی طرف توفیق ہو۔ فرمایا کہ سچ کہا۔ عرض گزار ہُوا کہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو اِس کا حکم دیا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ عرض گزار ہُوا کہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، نہ میں اِن پر اضافہ کروں گا اور نہ اِن سے کم کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اِس نے سچ کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

ف: معلوم ہوا کہ اگر مذکورہ چند فرائض کا بھی آدمی پوری طرح پابند ہو جائے تو یہ اُمور بھی نجات کے لیے کافی ہو جاتے ہیں کیونکہ ایک صاحبِ ایمان کے لیے یہ اسلام کے اہم ترین ارکان ہیں۔ عقائد کے بعد یہ اُمور دیگر تمام اعمالِ حسنہ سے زیادہ اہم ہیں۔ اس زمانے میں معاملہ بڑی حد تک مختلف ہو گیا ہے کہ ان ارکان کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ عوام تو پھر عوام ہیں لیکن خواص کے زمرے میں شامل ہونے والے

Marfat.com

ان ارکان کی اہمیت کو نظر انداز کیے رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں بڑی سہل پسندی سے کام لیتے ہیں جبکہ بعض انتہائی ثانوی اور غیر ضروری امور کا بڑا اہتمام ملحوظ رکھا جاتا ہے حالانکہ دیگر اعمال و اشغال پر مذکورہ کاموں کو فوقیت دینا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر صاحبِ ایمان کو ان امور کی کماحقہٗ پابندی کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

بَابُ ۴۹ مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَكِتَابِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ إِلَى الْبُلْدَانِ

وَقَالَ أَنَسٌ نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الْآفَاقِ وَرَأَى عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمَالِكٌ ذٰلِكَ جَائِزًا وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِأَمِيرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ لَا تَقْرَأْ حَتّٰى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ وَأَخْبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

اہلِ علم کا دوسروں کی رائے معلوم کرنے کی غرض سے اپنی کتاب شہروں میں بھیجنا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ حضرت عثمان نے قرآنِ مجید کے نسخے لکھوائے اور انھیں اطرافِ عالم میں بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید اور امام مالک کے نزدیک یہ (مناولہ) جائز ہے۔ بعض اہلِ حجاز نے اس کے متعلق اس حدیثِ نبوی سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے ایک سریہ کے امیر کے لیے خط لکھوایا اور قاصد سے فرمایا کہ فلاں جگہ پہنچنے سے پہلے اسے نہ پڑھنا۔ جب اُس جگہ پہنچ جاؤ تو لوگوں کو پڑھ کر سنانا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں کیا حکم دیا ہے۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ ؞

عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو گرامی نامہ دے کر بھیجا اور اُسے حکم فرمایا کہ یہ حاکم بحرین کے سپرد کر دیا جائے اور حاکمِ بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اُس (کسریٰ) نے اُسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا (ابنِ شہاب کا) خیال ہے کہ ابنِ مسیب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے خلاف دعا فرمائی کہ وہ پوری طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔

ف: شاہِ ایران نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامۂ مبارک کو اہمیت نہ دی اور اُسے پھاڑ کر شانِ رسالت کی توہین کا ارتکاب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا کے مطابق پروردگارِ عالم نے اُس کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور کسریٰ کی فوجوں کو ہر میدان میں غازیانِ اسلام کے ہاتھوں ذلت آمیز اور عبرت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس حدیث سے اسلام کے پردے میں چھپے ہوئے گستاخانِ رسول کو سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کو مٹانے والے حتیٰ کہ قیصر و کسریٰ جیسی سپر پاور سلطنتیں تک مٹ گئیں تو کوئی دوسرا کس شمار میں ہے جبکہ۔

مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعدائے ترے
نہ مٹا ہے، نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا!

Marfat.com

۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ؓ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ ؕ

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گرامی نامہ لکھوانے یا لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ خط کو نہیں پڑھتے مگر جس پر مُہر ہو۔ پس آپ نے چاندی کی مُہر بنوالی اور اُس پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نقش کروالیا۔ گویا میں اب بھی آپ کے دستِ مبارک میں اُس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں میں (شعبہ) نے قتادہ سے کہا کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کس نے لکھا تھا؟ فرمایا کہ حضرت انس نے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کے متعلق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے دستِ مبارک میں گویا میں اب بھی اُس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ تصورِ شیخ جس کو تصوّف کی اصطلاح میں شغلِ برزخ کہتے ہیں اُس کی اصل بھی ایسی ہی احادیث ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام کی توجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منبعل رہتی تھی یعنی:۔

اُن کی دُھن، اُن کی لگن، اُن کی تمنا اُن کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات!

بَابٌ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِيْ بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَّاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا ؕ

جو مجلس کے آخری سرے پر بیٹھے اور جو مجلس میں خالی جگہ دیکھے اور وہاں بیٹھ جائے۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذَا اَقْبَلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاٰوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا

ابو مُرّہ مولیٰ عقیل بن ابو طالب نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ افروز تھے اور صحابۂ کرام جیسے پروانوں نے آپ کو جھرمٹ میں لیا ہُوا تھا کہ تین آدمی آگئے۔ دو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آگئے اور ایک چلا گیا۔ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ٹھہرے کہ اُن میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا۔ دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا پیٹھ پھیر کر چلا گیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا۔ کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک اللہ کی طرف آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے جگہ دے دی۔ دوسرے نے حیا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

بَاب ۵۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ ۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَاَمْسَكَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ اَوْ بِزِمَامِهٖ قَالَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اِلَيْبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى اَنْ يُّبَلِّغَ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْهُ ۔

اُس سے منہ پھیر لیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات پہنچے وہ سُننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اُونٹ پر جلوہ افروز تھے اور اس کی مہار یا نکیل ایک آدمی نے تھامی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ آج کونسا دن ہے؟ ہم خاموش رہے اور گمان کیا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد ہوگا۔ فرمایا کہ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے! ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے! ہم خاموش رہے اور سمجھا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمایا جائے گا۔ فرمایا کہ کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اِس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اِس شہر کی حرمت۔ حاضر اسے غائب تک پہنچا دے کیونکہ حاضر کبھی ایسے تک بھی پہنچا دیتا ہے جو بات کو اُس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔

بَاب ۵۲ اَلْعِلْمِ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَبَدَاَ بِالْعِلْمِ وَاَنَّ الْعُلَمَآءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ وَّمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ بِهٖ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا وَقَالَ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ وَقَالَ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ اَنِّيْ اُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ

قول وفعل سے پہلے علم درکار ہے۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، جان لو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ یہاں علم سے ابتدا فرمائی اور علماء ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں جنھوں نے میراث میں علم پایا اور جس نے اُسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پا لیا اور جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور فرمایا ہے، بے شک اللہ سے اُس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں اور فرمایا کہ اسے نہیں سمجھتے مگر علم والے اور فرمایا۔ لوگ کہیں گے کہ اگر ہم سُنتے اور سمجھتے تو اہل جہنم سے نہ ہوتے اور فرمایا:۔ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو جائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اُسے دین میں فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے اور علم سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ اگر تم اس پر تلوار رکھ دو اور اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا پھر مجھے گمان ہو کہ ایک بات جو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُجِيْزُوْا عَلَيَّ لَاَنْفُذَنَّهَا وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ حُكَمَاءَ عُلَمَاءَ فُقَهَاءَ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِيْ يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهٖ ۞

علیہ وسلم سے سُنی ہے اُسے تمہارے کام تمام کرنے سے پہلے بیان کر سکتا ہُوں تو بیان کر دُوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حاضر کو چاہیے کہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کُونُوْا رَبَّانِيِّيْنَ سے مراد حکماء، علماء اور فقہا ہیں۔ کہا گیا ہے کہ عالمِ ربانی وہ ہے جو لوگوں کو علم کی بڑی باتیں بتانے سے پہلے چھوٹی چھوٹی باتیں بتائے۔

بَابٌ ۵۳ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوْا ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعظ و نصیحت کرنا موقع کے مطابق ہوتا تاکہ وہ اُکتا نہ جائیں۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ۞

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کرنے کے لیے دن مقرر فرما رکھے تھے اور اتنا ناپسند فرماتے جس سے ہمارے اُکتا جانے کا خدشہ ہوتا۔

ف: معلوم ہوا کہ لوگوں کے حالات کو مدِ نظر رکھ کر اُن کی سہولت کا خیال رکھا جائے اور وعظ و تقریر وغیرہ کا سلسلہ اتنا دراز نہ کیا جائے اور اس درجہ نہ کیا جائے کہ لوگ اُکتا جائیں۔ کوشش یہ کی جائے کہ لوگ دین کی طرف راغب ہوں اور اُس میں دلچسپی لینے لگیں۔ ایسا بالکل نہ کیا جائے۔ کہ وہ اُکتا کر پرے ہٹنے لگیں۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ سہولت اور آسانی کی خاطر اگر کوئی دن مقرر کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ خواہ اُس کے متعلق اللہ اور اُس کے رسول نے کوئی دن مقرر نہ کیا ہو۔ یہاں اتنا ہی کافی ہوگا کہ اللہ اور رسول نے کسی کام کے لیے سہولت کی خاطر کوئی دن مقرر کر لینے کو منع نہیں فرمایا ہے لیکن یہ خیال رہے کہ اُس دن مقرر کرنے کو محض مباح یا جائز ہی سمجھے اور شرعاً ضروری خیال نہ کرے ورنہ جائز نہیں رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا ۞

محمد بن بشار، یحییٰ بن سعد، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ پھنساؤ۔ خوش رکھو اور متنفر نہ کرو۔

بَابٌ ۵۴ مَنْ جَعَلَ لِاَهْلِ الْعِلْمِ اَيَّامًا مَّعْلُوْمَةً ۞

جو اہلِ علم کے لیے دن مقرر کرے۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں میں وعظ فرمایا کرتے۔ ایک آدمی نے اُن سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! میں چاہتا ہُوں کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ سے مستفید فرمایا کریں۔ فرمایا کہ ایسا کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ میں تمہارے اُکتا جانے کو ناپسند کرتا ہُوں۔ میں نے تم سے وعظ کہنے کے

Marfat.com

بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ؕ

یے دن مقرر کیا ہُوا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مقرر فرمایا ہُوا تھا، ہمارے اُکتا جانے کے ڈر سے۔

بَابٌ ۵۵ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ؕ

اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ کرے تو اُسے دین کی فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَآئِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ ؕ

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا، فرما رہے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے دین کی فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے بے شک میں تقسیم کرنے والا ہُوں جب کہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور اِن کے مخالف قیامت تک انھیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

ف: یہاں چار باتوں کا ملحوظِ خاطر رکھنا ضروری ہے۔ پہلی بات یہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دیگر جملہ صحابۂ کرام کی طرح ثقہ اور قابلِ تعظیم ہیں۔ اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اُن کی روایت کو قبول نہ کرتے۔ دوسری بات یہ کہ فقہ (دین کی سوجھ بوجھ) اللہ تعالیٰ اُسی کو عطا فرماتا ہے جس کی بھلائی منظور ہوتی ہے فقہ سے چڑنا گویا خود کو بھلائی سے محروم رکھنا ہے۔ تیسری بات یہ کہ ہر چیز کا دینے والا اللہ رب العزت ہے کیونکہ مالک وہی ہے لیکن رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس نے نعمتیں بانٹنے والا بنایا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس خداداد مقام و منصب کا انکار کرنے میں جہاں مقامِ مصطفیٰ کی توہین ہے وہاں اس میں خدا کی توہین بھی ہے کہ منکر خدا کے اُس خاص کرم کا انکار کر رہا ہے جو اُس نے اپنے محبوب پر فرمایا ہوا ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ اِس اُمت میں چاہے جتنے فرقے پیدا ہو جائیں لیکن حق پر ایک جماعت ضرور قائم رہے گی اور باطل فرقے خواہ جتنا زور باندھ لیں لیکن اہلِ حق کی اُس جماعت کو ختم نہیں کر سکیں گے۔ وہ جماعت اولیاء اللہ کی ہے جو صرف اہلِ سنت و جماعت میں ہوئے ہیں اور قیامت تک اسی میں ہونگے۔ اس ناجی گروہ اور مسلمانوں کے سوادِ اعظم کو گمراہ فرقوں نے بریلوی فرقے کا نام دیا ہوا ہے تاکہ اہلِ حق کو بھی نوزائیدہ فرقوں میں سے ایک بتا کر لوگوں کے دلوں میں اس کے خلاف نفرت پیدا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو سچی ہدایت سے نوازے آمین۔

بَابٌ ۵۶ اَلْفَهْمُ فِي الْعِلْمِ ؕ

علم کی سوجھ بوجھ

۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ اَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيْثًا وَّاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاِذَا اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ

مجاہد سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ رہا لیکن میں نے انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سُنا، سوائے ایک حدیث کے، فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ خدمتِ عالی میں گابھا پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان جیسی ہے، میں نے یہ کہنا چاہا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا لہٰذا خاموش رہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ ۞

کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابٌ ۵۷ اَلْاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

علم وحکمت میں رشک کرنا

وَقَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَدْ تَعَلَّمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِمْ ۞

حضرت عمر نے فرمایا کہ پیشوا بنائے جانے سے پہلے فقہ حاصل کر لو۔ امام بخاری نے فرمایا کہ پیشوا بنائے جانے کے بعد بھی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب عمر رسیدہ ہو کر بھی علم حاصل کرتے تھے۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَلٰى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا ۞

حمیدی، سفیان، اسماعیل بن ابو خالد، زہری، قیس بن ابو حازم،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رشک نہیں ہے مگر دو آدمیوں کے متعلق۔ ایک وہ جس کو اللہ نے مال دیا ہے اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تو اُس کے مطابق فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا ہے۔

بَابٌ ۵۸ مَا ذُكِرَ فِيْ ذَهَابِ مُوْسٰى فِي الْبَحْرِ اِلَى الْخَضِرِ وَقَوْلِهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ الْاٰيَةَ ۞

حضرت موسیٰ کا سمندر کی جانب حضرت خضر کے پاس جانے کا واقعہ اور ارشادِ خداوندی، کیا میں تمہارے ساتھ رہوں کہ مجھے کچھ سکھاؤ (۱۸، ۶۶)

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ يَعْنِيْ ابْنَ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ ابْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّيْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى الَّذِيْ سَاَلَ مُوْسٰى السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَاْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا مُوْسٰى فِيْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى لَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ مُوْسٰى السَّبِيْلَ اِلَيْهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوْتَ اٰيَةً

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اُن کا اور حضرت حر بن قیس ابن حصن فزاری کا حضرت موسیٰ کے ساتھیوں کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ دونوں کے پاس سے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو حضرت ابن عباس نے اُنہیں بلایا اور کہا کہ میں اور میرے اس ساتھی میں صاحبِ موسیٰ کے متعلق اختلاف ہو گیا ہے جن سے ملنے کے لیے حضرت موسیٰ نے راستہ پوچھا تھا۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُن کے متعلق کچھ سُنا ہے؟ فرمایا ہاں میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے عمائد میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی نے آ کر کہا، کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا، نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی فرمائی، کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے۔ پس حضرت موسیٰ نے اُن کی طرف کا راستہ پوچھا تو اللہ نے اُن کے لیے مچھلی کو نشانی بنا دیا اور اُن سے کہا گیا کہ جب تم سے مچھلی گم ہو جائے تو لوٹ آنا کیونکہ وہ مل جائیں گے۔ پس یہ سمندر میں مچھلی کی نشانی دیکھتے رہے۔ تو حضرت موسیٰ سے اُن کے خادم نے

Marfat.com

وَقِيْلَ لَهٗ اِذَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتَتَبَّعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوْسٰى فَتٰهُ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ ۞

کہا۔ کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے یاد رکھنے سے شیطان نے بھلایا۔ فرمایا کہ اسی کو ہم تلاش کرتے ہیں۔ پس وہ اپنے قدموں کے نشانوں پر لوٹے۔ پس انھیں حضرت خضر مل گئے۔ ان کے اس واقعے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

بَابُ ۵۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ اے اللہ! اسے کتاب سکھا۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ۞

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! اسے کتاب (قرآن) کا علم عطا فرما۔

ف: معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جسم سے کسی چیز کا لگنا باعثِ برکت ہے اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بڑے خوش نصیب تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ازراہِ شفقت سینے سے لگا لیا تھا۔ یہ تو پروردگارِ عالم ہی جانے کہ اُس کے محبوب نے اپنے چچا زاد بھائی کو سینے سے چمٹا کر کیا عطا فرمایا؟ یعنی وہ جانیں جنہوں نے عطا فرمایا اور جنہوں نے اُن کے دریائے کرم سے خصوصی اکتساب فیض کیا۔ یہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اسی دعا کا اثر تھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ہر دور میں رئیس المفسرین مانا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۶۰ مَتٰى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيْرِ ۞

نوعمر کا سماع کب قابلِ قبول ہوتا ہے۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَّاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ ۞

عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں بغیر کسی دیوار کی آڑ کے نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میں کسی صف کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور ایک صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھے ایسا کرنے سے نہیں روکا۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ؒ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ

محمد بن یوسف، ابو مسہر، محمد بن حرب، زبیدی، زہری سے روایت ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈول سے

Marfat.com

قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِي وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِينَ مِنْ دَلْوٍ ۞

پانی لے کر میرے منہ میں کلی فرمائی جب کہ میری عمر پانچ سال تھی۔

بَابُ الْخُرُوجِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ ۞

طلبِ علم میں نکلنا اور حضرت جابر بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن انیس کی طرف ایک حدیث کی خاطر ایک مہینے کا سفر کیا۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَاضِي حِمْصَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أُبَيٌّ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسَى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ ۞

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ان کا حضرت حر بن قیس بن حصن سے حضرت موسیٰ کے بارے میں اختلاف ہوا۔ پس دونوں کے پاس سے حضرت اُبی بن کعب گزرے تو حضرت ابن عباس نے انھیں بلا کر کہا، میرا اور اس دوست کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے متعلق اختلاف ہو گیا ہے جس کی ملاقات کے لیے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے اُن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سُنا ہے؟ حضرت اُبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے متعلق بیان فرماتے ہوئے سُنا، حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے عمائد میں جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی نے آکر کہا، کیا آپ کو ایسا شخص معلوم ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا، نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی فرمائی، کیوں نہیں ہمارا بندہ خضر ہے۔ پس انھوں نے اُن سے ملنے کے لیے راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو اُن کے لیے نشانی قرار دیا اور اُن سے کہا گیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو لوٹ آنا وہ تمہیں مل جائے گا۔ موسیٰ کے خادم نے موسیٰ سے کہا، کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور اُسے یاد رکھنا مجھے شیطان نے بھلایا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش تھی۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور حضرت خضر کو پا لیا۔ یہ ہے دونوں حضرات کا واقعہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ ۞

علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ
مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ
الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ
فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ
أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا
وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرٰى إِنَّمَا هِيَ
قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ
مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهٖ
فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَلَمْ
يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهٖ قَالَ أَبُو عَبْدِ
اللّٰهِ قَالَ إِسْحٰقُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ
قَيَّلَتِ الْمَاءَ قَاعٌ يَعْلُوهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي
مِنَ الْأَرْضِ ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس ہدایت اور علم کے سا
اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا اُس کی مثال زوردار بارش جیسی ہے
جو عمدہ زمین پر برسی تو وہ اُسے قبول کر کے گھاس اور خوب سبزہ اُگا
ہے جب کہ زمین کا بعض حصہ سخت ہوتا ہے جو پانی کو روک لیتا ہے
تو لوگ اُس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور
کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں جب کہ کچھ بارش دوسرے حصے پر برس
جو چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روکے اور نہ سبزہ اُگائے۔ پس یہی مثا
اُس کی ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور نفع حاصل کیا جس کے سا
اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی اُسے سیکھا اور سکھایا
جب کہ وہ دوسرے کی مثال ہے جس نے سر اٹھا کر اس کی طرف نہ دیکھا
اور اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا۔

امام بخاری نے فرمایا کہ اسحاق نے ابو اُسامہ سے روایت کی ہے
کہ زمین کا ایک حصہ وہ ہے جو پانی کا ذخیرہ جمع کرتا جاتا ہے یہاں تک
کہ وہ سطح زمین کے برابر ہو جاتا ہے۔

بَابٌ ۶۳ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ وَ
قَالَ رَبِيعَةُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ
الْعِلْمِ أَنْ يُضَيِّعَ نَفْسَهُ ۞

علم کا اُٹھنا اور جہالت کا پھیلنا۔

ربیعہ کا قول ہے کہ جس کے پاس تھوڑا علم بھی ہے اُس کے لیے مناسب
نہیں کہ اپنی جان کو ضائع کرے۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُثْبَتَ الْجَهْلُ وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ
وَيَظْهَرَ الزِّنَا ۞

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ
علم اُٹھ جائے گا، جہالت مسلط ہو جائے گی، شراب پی جانے
لگے گی اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ
حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ
يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ
النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً
الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ ۞

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد کوئی بیان نہیں کرے
گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، قیامت
کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم گھٹ جائے گا، جہالت پھیل جائے
گی، بدکاری عام ہو جائے گی، عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد گھٹ
جائیں گے، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا
ایک ہی مرد ہوگا۔

Marfat.com

بَاب ۶۴ فَضْلِ الْعِلْمِ ؛

علم کی فضیلت

۸۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى اَنِّي لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي اَظْفَارِي ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْعِلْمَ ؛

حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ میں نے پی لیا یہاں تک کہ اس کی طراوت اپنے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی۔ پھر اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ علم۔

ف ۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امتِ محمدیہ میں سے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی میدان میں نرالی ہی شان ہے کتنے ہی مواقع ایسے بھی آئے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو وحی و کتاب سے مطابقت کا شرف حاصل ہوا۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی پیدا ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ یہ وہ مبارک ہستی تھے جن سے شیطان بھی خوف کھاتا تھا اور کی بڑی سے بڑی طاقت بھی ان کے خوف سے لرزہ براندام رہتی تھی۔ یہ ملتِ اسلامیہ کے بہت بڑے محسن ہوئے ہیں اور امتِ محمدیہ کو ہمیشہ ان کے وجود پہ ناز رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے غلاموں میں شمار فرمائے، آمین۔

بَاب ۶۵ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ اَوْ غَيْرِهَا ؛

فتویٰ دینا جب کہ وہ جانور وغیرہ کی پیٹھ پر سوار ہو۔

۸۳- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْاَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ؛

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں ٹھہر گئے تاکہ لوگ آپ سے سوال کر لیں۔ ایک شخص آ کر عرض گزار ہوا، مجھے معلوم نہ تھا تو میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا آ کر عرض گزار ہوا، مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی؟ فرمایا کہ کنکریاں مار لو اور کوئی ڈر نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس چیز کے بھی مقدم یا مؤخر ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

بَاب ۶۶ مَنْ اَجَابَ الْفُتْيَا بِاِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّاْسِ ؛

جو ہاتھ یا سر کے اشارے سے استفتاء کا جواب دے۔

۸۴- حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي حَجَّتِهِ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے حج کے موقع پر سوال کیے گئے کسی نے کہا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے! آپ نے

Marfat.com

فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ فَاَوْمٰی بِیَدِہٖ قَالَ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَاَوْمَا بِیَدِہٖ وَلَا حَرَجَ ۔

دستِ مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے تو آپ نے دستِ کرم کے اشارے سے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنَا حَنْظَلَۃُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُقْبَضُ الْعِلْمُ وَیَظْھَرُ الْجَھْلُ وَالْفِتَنُ وَیَکْثُرُ الْھَرْجُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْھَرْجُ فَقَالَ ھٰکَذَا بِیَدِہٖ فَحَرَّفَھَا کَاَنَّہٗ یُرِیْدُ الْقَتْلَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، علم اُٹھا لیا جائے گا، جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ تو دستِ مبارک کو اس طرح حرکت دے کر فرمایا گویا آپ قتل مراد لے رہے تھے۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا وُھَیْبٌ قَالَ ثَنَا ھِشَامٌ عَنْ فَاطِمَۃَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ اَتَیْتُ عَآئِشَۃَ وَھِیَ تُصَلِّیْ فَقُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ اِلَی السَّمَآءِ فَاِذَا النَّاسُ قِیَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰہِ قُلْتُ اٰیَۃٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِھَا اَیْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰی عَلَانِیَ الْغَشْیُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰی رَاْسِیَ الْمَآءَ فَحَمِدَ اللّٰہَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَکُنْ اُرِیْتُہٗ اِلَّا رَاَیْتُہٗ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا حَتَّی الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِکُمْ مِثْلَ اَوْ قَرِیْبَ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَآءُ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ یُقَالُ مَا عِلْمُکَ بِھٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِیْ اَیَّتُھُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ ھُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ جَآءَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی فَاَجَبْنَاہُ وَاتَّبَعْنَاہُ ھُوَ مُحَمَّدٌ ثَلٰثًا فَیُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اِنْ کُنْتَ لَمُوْقِنًا بِہٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُہٗ ۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور لوگ قیام میں تھے لہٰذا سُبْحَانَ اللّٰہ میں نے کہا نشانی۔ انھوں نے سر کے اشارے سے ہاں کہا۔ پس میں بھی کھڑی ہو گئی، یہاں تک کہ بے ہوش ہو چلی تو اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے دکھائی نہیں گئی تھی لیکن وہ میں نے اس جگہ دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔ پس مجھ پر وحی فرمائی گئی کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا۔ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے اسی طرح فرمایا یا عنقریب، جیسے فتنہ دجال کے ساتھ۔ کہا جائے گا کہ تو اس شخص کے متعلق کیا جانتا ہے؟ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ایمان والا فرمایا یا یقین رکھنے والا تو وہ کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تو ہم نے ان کی بات مانی اور ان کی پیروی کی۔ تین دفعہ کہے گا کہ یہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا جائے گا کہ مزے سے سو جا۔ ہمیں معلوم تھا کہ تو ان پر یقین رکھنے والا ہے۔ جو منافق یا شک کرنے والا ہوگا، مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے دونوں میں سے کونسا فرمایا۔ وہ کہے گا کہ نہیں جانتا۔ لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سُنتا تو وہی کہہ دیتا۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ جب سورج یا چاند کو گرہن لگے تو نماز پڑھنی چاہیے۔ یہ نماز فقہاء کے نزدیک مستحب ہے دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اس نمازِ کسوف کے دوران پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات کی ہر چیز کا معائنہ کروایا اور ممکن ہے کہ پروردگار نے اپنا دیدار بھی کروایا ہو جیسا کہ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں بیان کیا

Marfat.com

ہے۔ کائنات میں سے جنت و دوزخ تک کا مشاہدہ بھی کروایا اور اسی موقع کی بعض دوسری حدیثوں میں ہے کہ آپ نے پھلوں سے لدی ہوئی جنت کی ایک ٹہنی کو توڑنا چاہا تھا۔ ان حدیثوں سے واضح ہو رہا ہے کہ نگاہِ مصطفیٰ کہاں تک دیکھتی ہے اور آپ کے ہاتھ کہاں تک کی چیزوں کو پکڑ سکتے ہیں۔ آپ کے عینی مشاہدے کی دو صورتیں ہیں کہ ہر وقت مشاہدۂ حق میں مشغول رہنے کے باوجود جب چاہیں کائنات کے بعض حصّے یا ساری کائنات کا مشاہدہ کر لیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ (طبرانی، بیہقی، دارمی، مواہب لدنیہ)

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کے پردے اٹھا دیئے ہیں تو میں اسے دیکھ رہا ہوں اور اسے بھی جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے، جیسے میں اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

گویا ہتھیلی کا دیکھنا اور پوری دنیا کو دیکھنا نگاہِ مصطفیٰ کے سامنے ایک جیسی بات ہے کیونکہ خدائے ذوالمنن نے اپنے فضل و کرم سے اپنے محبوب کو نگاہیں ہی ایسی عطا فرمائی ہیں کہ ان سے دنیا اور اس کی کوئی چیز بھلا کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے جبکہ دنیا کا خالق و مالک بھی دستِ قدرت کے اس شہکار سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اسی لیے ایک عارفِ کامل نے فرمایا ہے۔

؎ اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اس مشاہدے کی دوسری صورت یہ ہے کہ محبوب تو مشاہدۂ حق میں مشغول ہو اور قادرِ مطلق جب چاہے تو پوری کائنات کو تھوڑی جگہ میں سمیٹ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشاہدہ کروا دے اور بیک وقت مشاہدۂ حق بھی ہو اور مشاہدہ کائنات بھی اور دونوں میں سے کوئی سا مشاہدہ دوسرے کے راستے میں رکاوٹ بھی نہ بنے جیسا کہ نماز کسوف سے متعلقہ ان حدیثوں سے ثابت ہے اور یہ مشاہدہ کائنات خود پروردگارِ عالم نے حالتِ نماز میں عین مشاہدۂ حق کے دوران کروایا۔ قرآن و حدیث سے تو ایسا ہی ثابت ہے اور اس کے برعکس جو نگاہِ مصطفیٰ کو دیوار کے پرے والے حالات سے بے خبر بتائے تو یہ مقامِ مصطفیٰ سے بے خبری کا کرشمہ ہے۔

تیسری بات اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوئی کہ قبر میں مُردے سے سوالات ہوتے ہیں اور ہر ایک کی کامیابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچاننے پر موقوف ہے۔ اس حدیث میں بِهٰذَا الرَّجُلِ ہے اور دوسری حدیثوں میں مَا تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ آیا ہے ان تصریحات سے واضح ہے کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایک کی قبر میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ آپ کے اس حاضر و ناظر ہونے کو سر کی آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا بلکہ اس کے لیے ایمانی آنکھیں یعنی چشمِ بصیرت ہی درکار ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ۔ یہ فراست ہر مومن کو علیٰ قدرِ مراتب ملی ہوئی ہوتی ہے اور اسی سے قبر میں آپ کو پہچانا جاتا ہے۔ کافر اور منافق چونکہ اس نظر سے محروم ہوتے ہیں لہٰذا وہ آپ کو قبر میں پہچان نہیں سکیں گے خواہ انہوں نے آپ کو دنیا میں دیکھا ہو۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں بھی ایمانی نگاہیں اور فراستِ مومنانہ عطا فرمائے، آمین۔

Marfat.com

بَابٌ ۶۷ تَحْرِيْصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى اَنْ يَّحْفَظُوا الْاِيْمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوْا مَنْ وَّرَآءَهُمْ وَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وفد عبدالقیس کو ترغیب دینا کہ اپنے ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور پچھلوں کو بتا دیں

قَالَ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ ۞

حضرت مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور انھیں بھی علم سکھاؤ۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ اَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا اِنَّا نَاْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَّبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِيْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتُؤْتُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيْرُ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرُ قَالَ احْفَظُوْهُ وَاَخْبِرُوْا بِهٖ مَنْ وَّرَآءَكُمْ ۞

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا، کس کے بھیجے ہوئے یا کس قوم سے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ ربیعہ سے فرمایا کہ اُس قوم یا اس وفد کو خوش آمدید بغیر رسوائی اور ندامت کے، عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ کی خدمت میں بڑی دُور سے حاضر ہوئے ہیں جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان یہ قبیلہ مضر کفار کا ہے لہذا ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں پس ہمیں ایسے کام کا حکم فرمایئے جو ہم اپنے پچھلوں کو بھی بتا دیں اور اُس کے باعث جنت میں داخل ہو جائیں۔ پس آپ نے انھیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا یعنی انھیں اکیلے اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اکیلے اللہ پر ایمان لانا کیا ہے عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا نیز انھیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی، برتن اور رال لگے ہوئے مرتبان سے منع فرمایا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انھوں (ابوجمرہ) نے کبھی اَلنَّقِیْرُ کہا اور کبھی اَلْمُقَیَّرُ۔ (روغنی برتن) ارشاد فرمایا کہ انھیں یاد کر لو اور اپنے پچھلوں کو بتا دینا۔

بَابٌ ۶۸ اَلرِّحْلَةِ فِي الْمَسْئَلَةِ النَّازِلَةِ

در پیش مسئلہ کے لیے سفر کرنا۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ اِبْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ

محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، عمر بن سعید بن ابوحسین، عبداللہ بن ابومُلیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے ابواہاب بن عزیز کی صاحبزادی سے شادی کی تو ایک عورت نے اُن کے پاس آ کر کہا، میں نے عقبہ اور جس عورت سے اُس نے شادی

Marfat.com

فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَ الَّتِیْ تَزَوَّجَ بِهَا قَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِنِیْ فَرَكِبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَیْرَهٗ ۞

کی، دونوں کو دودھ پلایا حضرت عقبہ نے اُس سے کہا: مجھے تو معلوم نہیں کہ آپ نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ آپ نے بتایا۔ پس وہ سوار ہو کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کیسے ہو سکتا ہے جب کہ یہ کہا گیا۔ پس حضرت عقبہ نے اُسے جدا کر کے دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔

بَابُ ٦٩ التَّنَاوُبِ فِی الْعِلْمِ ۞

علم کے لیے باری مقرر کرنا

۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح قَالَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَجَارٌ لِّیْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَنِیْ اُمَیَّةَ بْنِ زَیْدٍ وَّهِیَ مِنْ عَوَالِی الْمَدِیْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ یَوْمًا وَّاَنْزِلُ یَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهٗ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْیَوْمِ مِنَ الْوَحْیِ وَغَیْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَنَزَلَ صَاحِبِی الْاَنْصَارِیُّ یَوْمَ نَوْبَتِهٖ فَضَرَبَ بَابِیْ ضَرْبًا شَدِیْدًا فَقَالَ اَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ اِلَیْهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِیْمٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ فَاِذَا هِیَ تَبْكِیْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِیْ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا فَقُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۞

ابوالیمان، شعیب، زہری ——— ابن وہب، یونس، ابن شہاب عبید اللہ بن ابو ثور، حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اور میرا انصاری ہمسایہ جو بنو اُمیہ بن زید سے تھا، ہم دونوں مدینہ منورہ کے عوالی میں رہتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری سے حاضر ہوتے، ایک روز وہ اور ایک روز میں۔ جس روز میں حاضر ہوتا تو اُس روز کی وحی وغیرہ کی خبریں اُسے لا کر دیتا اور جب وہ جاتا تو اسی طرح کرتا۔ میرا انصاری دوست اپنی باری پر حاضر ہوا تو زور سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا: وہ یہاں ہے! میں گھبرایا ہوا پہنچا تو کہا کہ زبردست سانحہ ہو گیا ہے۔ پس میں حفصہ کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے! کہا کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کھڑے کھڑے عرض گزار ہوا: کیا آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے! فرمایا: نہیں تو۔ میں نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا۔

بَابُ الْغَضَبِ فِی الْمَوْعِظَةِ وَ التَّعْلِیْمِ اِذَا رَاٰی مَا یُكْرَهُ ۞

نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَكَادُ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مِمَّا یُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ فَمَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہو سکتا ہے کہ میں نماز میں شامل نہ ہوں سکوں کیونکہ فلاں ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس روز سے زیادہ ناراض کبھی نہیں دیکھا تھا فرمایا: اے لوگو! تم متنفر کرتے ہو، جو تم

Marfat.com

غَضَبًا مِّنْ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مُنَفِّرُوْنَ فَمَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمِ الْمَرِيْضَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ ؕ

بیں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی رکھے کیونکہ اُن میں بیمار کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ نِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَآءَهَا اَوْ قَالَ وِعَآءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا فَاِنْ جَآءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ قَالَ فَضَآلَّةُ الْاِبِلِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَآؤُهَا وَحِذَآؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَآلَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ ؕ

عبد اللہ بن محمد، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال مدینی، ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن، یزید مولیٰ منبعث، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے لُقطہ (گری پڑی چیز) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اُس کی بندش یا سر بندھن کو پہچان لو اور اُس کی تھیلی کو ایک سال اُس کی تشہیر کرو اور پھر اُس سے فائدہ حاصل کر لو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو اُس کے سپرد کر دو۔ عرض گزار ہُوا کہ گم شدہ اونٹ؟ آپ ناراض ہوئے یہاں تک کہ رخسارے یا پُرنور چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا واسطہ؟ اُس کا مشکیزہ اور ٹانگیں اُس کے پاس ہیں۔ گھاٹ پر پانی پیئے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک آملے گا۔ عرض کی کہ گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے بھائی کی یا بھیڑیئے کی ہے۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَآءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِيْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَّنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَّوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؕ

ابو بُردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے سوالات کیے جو ناپسند تھے۔ جب زیادہ کیے تو آپ ناراض ہو گئے۔ پھر لوگوں سے فرمایا کہ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ ایک شخص عرض گزار ہُوا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہُوا، یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ جب حضرت عمر نے آپ کے چہرۂ انور کی حالت دیکھی تو عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

بَابُ مَنْ بَرَكَ رَكُوْبَتَيْهِ عِنْدَ الْاِمَامِ اَوِ الْمُحَدِّثِ ؕ

جو امام یا محدث کے حضور زانوئے ادب تہ کرے۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو حضرت عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: میرا باپ کون

Marfat.com

مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةَ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلٰثًا فَسَكَتَ ؕ

ہے؟ فرمایا کہ حذافہ۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عمر اپنے زانوئے کر کے عرض گزار ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں تین دفعہ کہا تو آپ نے سکوت اختیار فرمایا۔

بَاب ۷۲ مَنْ اَعَادَ الْحَدِيْثَ ثَلٰثًا لِيُفْهَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا ؕ

جو سمجھانے کے لیے بات کو تین دفعہ اعادہ کرے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی بات سے پرہیز کرنا اور اس کی تکرار کی۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں نے پہنچا دیے۔ تین دفعہ کہا۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ ثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰی تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا ؕ

عبدہ، عبدالصمد، عبداللہ بن المثنیٰ، ثمامہ بن عبداللہ بن انس حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بات کرتے تو اُسے تین بار دُہراتے تاکہ وہ ذہن نشین ہو جائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے اور انھیں سلام کرتے تو تین دفعہ سلام کیا کرتے۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهُ فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ اَرْهَقَتْنَا الصَّلٰوةُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّاُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰی اَرْجُلِنَا فَنَادٰی بِاَعْلٰی صَوْتِهٖ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ؕ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے۔ جب آپ ہم سے ملے تو نمازِ عصر کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ ہم وضو کر رہے تھے تو اپنے پیروں پر پانی ملنے لگے آپ نے بآوازِ بلند فرمایا:۔ ایڑیوں کی آگ سے خرابی ہے۔ دو یا تین دفعہ فرمایا۔

بَاب ۷۳ تَعْلِيْمِ الرَّجُلِ اَمَتَهٗ وَاَهْلَهٗ ؕ

آدمی کا اپنی لونڈی اور گھر والوں کو تعلیم دینا

۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا الْمُحَارِبِیُّ نَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَاُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ

ابوبردہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کے لیے دوگنا اجر ہے جو کہ اہل کتاب ہو کہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد مصطفیٰ پر ایمان لایا۔ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بجا لائے اور اپنے مالکوں کے حقوق پورے کرے۔ وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو تو اُس سے وطی کرے اور اُسے زیورِ تہذیب و تعلیم سے خوب آراستہ کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لے تو اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔ پھر عامر نے فرمایا کہ ہم نے یہ بغیر کسی معاوضہ کے تمہیں دے دی حالانکہ اس سے چھوٹی حدیث

Marfat.com

عَامِرٌ اَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيمَا دُوْنَهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ ؕ

کے لیے مدینہ منورہ تک کا سفر کیا جاتا ہے۔

بَابُ ۷۴ عِظَةِ الْاِمَامِ النِّسَآءَ وَتَعْلِيْمِهِنَّ

امام کا عورتوں کو سمجھانا اور تعلیم دینا

۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ عَطَآءٌ اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَظَنَّ اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْفُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَاْخُذُ فِيْ طَرَفِ ثَوْبِهٖ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہُوں یا عطاء نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس پر گواہی دیتا ہُوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے آپ نے خیال فرمایا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سُنا ہے لہٰذا انھیں نصیحت فرمائی اور صدقہ کا حکم دیا۔ پس کوئی بالی اور کوئی انگوٹھی ڈالنے لگی جنہیں حضرت بلال اپنے کپڑے کے پلّو میں لینے لگے —— اسمٰعیل، ایوب، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس نے اَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا تھا۔

بَابُ ۷۵ اَلْحِرْصِ عَلَى الْحَدِيْثِ ؕ

علمِ حدیث کا ذوق وشوق

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَّا يَسْاَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ ؕ

سعید بن ابوسعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! میرا بھی یہی خیال تھا کہ اس چیز کے بارے میں تم سے پہلے کوئی مجھ سے سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث میں تمہارا ذوق وشوق دیکھا ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا مستحق وہ ہوگا جس نے دل وجان کی گہرائی سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ) کہا ہوگا۔

بَابُ ۷۶ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَكَتَبَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اُنْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ فَاِنِّيْ خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَآءِ وَلَا تَقْبَلْ اِلَّا حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْتُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْيَجْلِسُوْا حَتّٰى يُعَلَّمَ مَنْ لَّا يَعْلَمُ فَاِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتّٰى يَكُوْنَ

علم کیسے اُٹھا لیا جائے گا؟

عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن حزم کے لیے لکھا کہ تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جتنی حدیثیں ہیں اُنھیں لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے اُٹھ جانے اور علماء کے چلے جانے کا ڈر ہے اور کوئی چیز قبول نہ کرنا مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث۔ علم کو پھیلاؤ اور اہل علم کے پاس بیٹھا کرو، یہاں تک کہ جن باتوں کو نہیں جانتے ہو اُنھیں جان جاؤ کیونکہ علم مٹتا نہیں جب اُسے راز نہ بنا لیا جائے۔

Marfat.com

سترا ؛

۹۹۔ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ بِذٰلِكَ يَعْنِي حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى قَوْلِهِ ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ ؛

علاء بن عبد الجبار، عبد العزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے مذکورہ خط کو ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ تک نقل کیا ہے۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا قَالَ الْفِرَبْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ ؛

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، اللہ تعالیٰ علم کو اچانک نہیں اُٹھائے گا کہ بندوں سے چھین لے بلکہ علماء کو وفات دے کر علم کو اُٹھا لے گا، یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہلا کو اپنے مقتدا بنا لیں گے۔ اُن سے مسائل پوچھے جائیں گے تو علم کے بغیر فتوے دیں گے، خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے ——— فربری، عباس، قتیبہ، جریر، ہشام سے بھی مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

بَابٌ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ ؛

کیا عورتوں کو تعلیم دینے کے لیے دن مقرر کیا جائے؟

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَتَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَتَيْنِ ؛

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عورتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں، آپ کی جانب مرد ہم سے آگے نکل گئے لہٰذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ نے ایک روز کا وعدہ فرمایا۔ اُن سے ملے چنانچہ نصیحت فرمائی اور اوامر بتلائے ان کے ساتھ ہی اُن سے فرمایا، تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے تین بچے آگے بھیجے مگر وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہو جائیں گے۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ دو بچے؟ فرمایا کہ دو بچے بھی۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ؛

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبد الرحمٰن بن اصبہانی، ذکوان، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ——— عبد الرحمٰن بن اصبہانی، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تین بچے جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

بَابٌ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ

جو کوئی بات سُنے اور سمجھ نہ سکے لہٰذا پھر سُنے یہاں تک

Marfat.com

فَرَاجَعَهٗ حَتّٰی یَعْرِفَهٗ ؕ

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَیْئًا لَا تَعْرِفُہٗ اِلَّا رَاجَعَتْ فِیْہِ حَتّٰی تَعْرِفَہٗ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ اَوَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا قَالَتْ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ الْعَرْضُ وَلٰکِنْ مَّنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ یَھْلِکْ ؕ

بَاب ۷۹ لِیُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ

قَالَہُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؕ

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ ھُوَ ابْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ اَنَّہٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَھُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّۃَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْکَ قَوْلًا قَامَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِہٖ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِاِمْرِیءٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِکَ بِھَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِھَا شَجَرَۃً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْھَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْھَا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُھَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِھَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَّا قَالَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْکَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَۃٍ ؕ

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْوَھَّابِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ ذَکَرَ

کہ سمجھ جائے۔

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کسی بات کو سُنتے اور سمجھنے نہ پاتیں تو دوبارہ دریافت کرتیں یہاں تک کہ سمجھ لیتیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کا حساب ہُوا وہ عذاب دیا گیا۔ پس حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا، عنقریب اُس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا (۸۴ ، ۸) فرمایا کہ یہ تو اعمال کا پیش ہونا ہے اور جس سے پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہُوا۔

حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچا دے

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے عمرو بن سعید سے فرمایا جب کہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف بھیج رہا تھا کہ اے امیر! مجھے اجازت دیجیے کہ آپ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد بیان کروں جو آپ نے فتح مکہ کے اگلے روز فرمایا۔ اِسے میرے دونوں کانوں نے سُنا، دل نے محفوظ رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب کہ آپ فرما رہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا، مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے لوگوں نے اُسے حرام نہیں کیا۔ پس کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی اللہ کے رسول کی اجازت کو دلیل بنائے تو اُس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی جب کہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی تھی۔ پھر آج اس کی حرمت اُسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ حاضر کو چاہیے کہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابوشریح سے کہا گیا کہ عمرو نے کیا کہا؟ اُس نے کہا کہ اے ابوشریح! میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ نافرمان اور خون خرابی کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دی جاتی۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال۔ محمد راوی کا

Marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ دِمَآءَكُمْ وَ
اَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضُكُمْ
عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ
هٰذَا اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَكَانَ
مُحَمَّدٌ يَّقُوْلُ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ ؕ

بیان ہے کہ میرے خیال یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں۔ چاہیئے کہ حاضر اسے تمہارے غائب تک پہنچا دے اور محمد راوی کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔

بَابٌ ۸ اِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

اُس کا گناہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ بولے۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ
اَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يَّقُوْلُ
سَمِعْتُ عَلِيًّا يَّقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ ؕ

علی بن جعد، شعبہ، منصور، ربعی بن حراش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھ سے جھوٹی بات منسوب نہ کرو کیونکہ جو میرے متعلق جھوٹ بولے وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ
بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ
قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ اِنِّيْ لَا اَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ
قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اُفَارِقْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ كَذَبَ
عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ؕ

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا میں نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسے فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں حضور سے کبھی جدا نہیں رہا لیکن میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا:۔ جو مجھ سے جھوٹی بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ اَنَسٌ لَيَمْنَعُنِيْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا
كَثِيْرًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ
عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ؕ

عبدالعزیز سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ تم سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو جان بوجھ کر میرے متعلق جھوٹی بات کہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنالے۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ
بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ
اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ؕ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ جو میرے متعلق ایسی بات کہے کہ میں نے نہ کہی ہو تو وہ جہنم کے اندر اپنا ٹھکانا بنالے۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ
عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ وَمَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میرے نام پہ نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو واقعی اس نے مجھے

Marfat.com

تَرَانِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ ؕ

دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

بَاب ۸۱ کِتَابَۃِ الْعِلْمِ ؕ

علمی باتیں لکھنا

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ھَلْ عِنْدَکُمْ کِتَابٌ قَالَ لَا اِلَّا کِتَابُ اللّٰہِ اَوْ فَھْمٌ اُعْطِیَہٗ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اَوْ مَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَکَاکُ الْاَسِیْرِ وَلَا یُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ ؕ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ فرمایا: نہیں ماسوائے اللہ کی کتاب کے یا وہ فہم جو مسلمان آدمی کو عطا فرمائی جاتی ہے یا جو کچھ اس کتابچے میں ہے۔ میں نے کہا کہ اس کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت اور قیدی کے متعلق احکام اور یہ کہ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ اَلْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ قَالَ ثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ خُزَاعَۃَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ لَیْثٍ عَامَ فَتْحِ مَکَّۃَ بِقَتِیْلٍ مِّنْھُمْ قَتَلُوْہُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَکِبَ رَاحِلَتَہٗ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَبَسَ عَنْ مَکَّۃَ الْقَتْلَ اَوِ الْفِیْلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاجْعَلُوْہُ عَلَی الشَّکِّ کَذَا قَالَ اَبُوْ نُعَیْمٍ الْقَتْلَ اَوِ الْفِیْلَ وَغَیْرُہٗ یَقُوْلُ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْھِمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اَلَا وَاِنَّھَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اَلَا وَاِنَّھَا حَلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ اَلَا وَاِنَّھَا سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ حَرَامٌ لَا یُخْتَلٰی شَوْکُھَا وَلَا یُعْضَدُ شَجَرُھَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُھَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَھُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّعْقَلَ وَاِمَّا اَنْ یُّقَادَ اَھْلُ الْقَتِیْلِ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اکْتُبْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِاَبِیْ فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّا نَجْعَلُہٗ فِیْ بُیُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اِلَّا الْاِذْخِرَ ؕ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خزاعہ والوں نے بنی لیث کے ایک آدمی کو فتح مکہ کے سال اپنے ایک مقتول کے بدلے قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ سوار ہو کر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے قتل یا ہاتھی کو روک دیا ہے۔ محمد راوی کا بیان ہے کہ اسے شک میں رکھو۔ ابو نعیم نے بھی قتل یا ہاتھی کہا ہے جب کہ دوسرے ہاتھی کہتے ہیں اور اللہ کے رسول کو ان پر مسلط کیا اور ایمان والوں کو۔ خبردار یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہے۔ آگاہ رہو کہ میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا تھا اور اس ساعت کے بعد حرام ہے سو اس کا کانٹا توڑا جائے، نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے۔ جن کا آدمی قتل ہوا انہیں دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ چاہے دیت لے لیں اور چاہے قصاص۔ پس اہل یمن کا ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! یہ مجھے لکھ دیجیے۔ فرمایا کہ ابو فلاں کو لکھ دو۔ قریش میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا، کیونکہ اسے ہم اپنے گھروں اور قبروں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اذخر کے سوا، اذخر کے سوا۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، وہب بن منبہ، ان کے بھائی سے

Marfat.com

قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِیْ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ مَا مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَکْثَرَ حَدِیْثًا عَنْهُ مِنِّیْ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ کَانَ یَکْتُبُ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؛

روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی مجھ سے زیادہ حدیثیں روایت کرنے والا نہیں ماسوائے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ متابعت کی اس کی معمر، ہمام نے حضرت ابوہریرہ سے۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِکِتَابٍ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ قَالَ عُمَرُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا کِتَابُ اللّٰهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوْا وَکَثُرَ اللَّغَطُ قَالَ قُوْمُوْا عَنِّیْ وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدِیَ التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِیَّةَ کُلَّ الرَّزِیَّةِ مَا حَالَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ کِتَابِهٖ ؛

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت بڑھ بڑھ گئی تو فرمایا، میرے پاس لکھنے کی چیزیں لاؤ تاکہ میں تحریر لکھ دوں جو تم میرے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مرض کا غلبہ ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے پاس موجود ہے جو کافی ہے۔ اس پر اختلاف کیا گیا اور بڑا شور و غل ہوا۔ فرمایا کہ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ اور میرے پاس جھگڑا مناسب نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس یہ کہتے ہوئے باہر نکلے، ہائے مصیبت، ایسی مصیبت جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی تحریر کے درمیان میں حائل ہو گئی۔

بَابٌ ۸۲ اَلْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّیْلِ ؛

رات کے وقت تعلیم و تذکیر

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ح وَعَمْرٍو وَّ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ امْرَاَةٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَآئِنِ اَیْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ کَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَةٌ فِی الْاٰخِرَةِ ؛

صدقہ، ابن عیینہ، معمر، زہری، ہند، حضرت اُمِّ سلمہ ——— عمرو یحییٰ بن سعید، زہری ایک عورت سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا، سُبْحَانَ اللّٰہِ آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کتنے خزانے کھول دیے گئے ہیں۔ ان حجرے والی عورتوں کو جگا دو۔ دنیا میں لباس پہننے والی کتنی ہی ایسی ہیں جو آخرت میں ننگی ہوں گی۔

ف:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ دوسرے انسانوں کی نگاہوں جیسی نہیں ہے بلکہ آپ کی نگاہیں تمام کاملین کی نگاہوں سے بھی تیز تر ہیں جس کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نازل ہونے والے فتنے اپنی اصل شکل و صورت میں نظر آجاتے ہیں اور رحمت کے جو خزانے کھولے جاتے ہیں حالانکہ ان چیزوں کو عام نگاہیں نہیں دیکھ سکتیں کیونکہ عام نگاہوں کے لیے ان کی کوئی ایسی صورت نہیں ہے جن سے یہ محسوس ہو سکیں۔ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساری کائنات سے افضل و اعلیٰ بنایا ہے تو انہیں حواس بھی ایسے عطا فرمائے ہیں جو کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائے۔ آپ کے ایسے خصائص کا انکار کرنا گویا آپ کے منصب کا انکار کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

بَاب ۸۳ السَّمَرِ بِالْعِلْمِ ؞

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ ؞

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلّٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلٰى مَنْزِلِهِ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ ؞

بَاب ۸۴ حِفْظِ الْعِلْمِ ؞

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَتْلُو إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى إِلٰى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ ؞

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ

رات کو علمی مذاکرہ کرنا

سالم اور ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی حیات مبارکہ کے آخری دنوں میں نماز عشاء پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر فرمایا۔ کیا تم نے اس رات کو دیکھا؟ کیونکہ اس سے ایک صدی بعد کوئی ایک بھی باقی نہیں رہے گا جو آج زمین کی پشت پر موجود ہیں۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری اور اس رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس ہی تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ نے نماز عشاء پڑھی، پھر اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا: بچونگڑا سو گیا یا اس جیسا ہی لفظ تھا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور میں بھی آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی داہنی طرف کر لیا۔ پس پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے۔ پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

علم کو محفوظ کرنا

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی روایت نہ کرتا۔ پھر تلاوت کی: بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو نازل کیں ہم نے نشانیوں سے اور ہدایت (۱۵۹/۲) بے شک ہمارے مہاجر بھائی تو خرید و فروخت میں بازاروں کے اندر الجھے رہتے اور ہمارے انصاری بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں کام کرتے جب کہ ابوہریرہ اپنے پیٹ میں کچھ ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا لازم کیے ہوئے تھا۔ وہ حاضر رہتا جب دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ یاد رکھتا جسے دوسرے یاد نہیں رکھ سکتے تھے۔

سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَآءَكَ فَبَسَطْتُهٗ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُهٗ فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ فِيْهِ ؕ

نے فرمایا، میں عرض گزار ہُوا کہ یارسول اللہ! میں آپ کی حدیثیں سُنتا ہُوں مگر بھول جاتا ہُوں۔ فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ۔ پس میں نے اُسے بچھا دیا۔ پس آپ نے دونوں ہاتھوں سے لپ ڈالی اور فرمایا، پس میں نے اُسے لپیٹ لیا تو کسی چیز کو نہ بھولا ـــــ ابراہیم بن مُنذر نے ابن ابی فدیک سے بھی اِسے روایت کیا اور کہا کہ دونوں ہاتھوں سے اُس میں لپ ڈالی۔

ف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں اپنے حافظے کی کمزوری (نسیان) کا حال عرض کیا۔ اس سے معلوم ہُوا کہ بارگاہِ رسالت میں اپنا دکھڑا پیش کرنا اور مداوہ چاہنا توحید کے منافی اور شرک نہیں ہے کیونکہ پروردگارِ عالم نے انھیں اپنی نعمتوں کے تقسیم کرنے پر مامور فرمایا ہے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی چادر میں ایک لپ ایسی چیز کی ڈالی جو کسی کو نظر نہیں آتی تھی۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہ کا حافظہ بہت تیز ہو گیا اور وہ کسی چیز کو بھولتے نہیں تھے۔ معلوم ہوا کہ محبوبِ پروردگار نے چادر میں ایک لپ چیز ڈال کر غیر محسوس طریقے پر اُن کی حاجت روائی فرما دی تھی۔ اسی لیے تو ایک دانائے راز نے اس اسلامی و ایمانی عقیدے کو یوں بیان کیا ہے۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے۔
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی!

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَآئَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُلْعُوْمُ مَجْرَى الطَّعَامِ ؕ

سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو تھیلے علم حاصل کیا ہے۔ ایک کو میں نے لوگوں میں پھیلا دیا ہے جب کہ دوسرے کو اگر میں ظاہر کروں تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ البلعوم کھانا اندر جانے کے راستے کو کہتے ہیں۔

بَابُ ۸۵ الْاِنْصَاتِ لِلْعُلَمَآءِ ؕ

علماء کے حضور خاموش رہنا

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ؕ

ابوزرعہ نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اُن سے فرمایا، لوگوں کو خاموش کراؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

بَابُ ۸۶ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ اِذَا سُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَيَكِلُ الْعِلْمَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ؕ

عالم کے لیے مستحب ہے کہ جب اُس سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں زیادہ علم کس کا ہے تو علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دے۔

Marfat.com

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْمُسْنَدِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَوْفًا الْبَکَالِیَّ یَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰی لَیْسَ مُوْسٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنَّمَا هُوَ مُوْسٰی اٰخَرُ فَقَالَ کَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوْسَی النَّبِیُّ خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْهِ اِذْ لَمْ یَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَیْهِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَیْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ یَا رَبِّ وَکَیْفَ بِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ اِحْمِلْ حُوْتًا فِیْ مِکْتَلٍ فَاِذَا فَقَدْتَّهٗ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ یُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ وَّحَمَلَا حُوْتًا فِیْ مِکْتَلٍ حَتّٰی کَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُءُوْسَهُمَا فَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِکْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا وَّکَانَ لِمُوْسٰی وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَ بَقِیَّةَ لَیْلَتِهِمَا وَیَوْمِهِمَا فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا وَّلَمْ یَجِدْ مُوْسٰی مَسًّا مِّنَ النَّصَبِ حَتّٰی جَاوَزَا الْمَکَانَ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ فَقَالَ فَتَاهُ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ قَالَ مُوْسٰی ذٰلِكَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَلَمَّا انْتَهَیَا اِلَی الصَّخْرَةِ اِذَا رَجُلٌ مُّسَجًّی بِثَوْبٍ اَوْ قَالَ تَسَجّٰی بِثَوْبِهٖ فَسَلَّمَ مُوْسٰی فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَنّٰی بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا یَا مُوْسٰٓی اِنِّیْ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِیْهِ لَا تَعْلَمُهٗٓ اَنْتَ وَاَنْتَ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ وہ بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ نہیں تھے بلکہ وہ دوسرا موسیٰ ہے۔ فرمایا کہ اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے۔ ہمیں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ فرمایا میں سب سے زیادہ علم والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا کیونکہ علم کی نسبت اُس کی طرف نہیں کی تھی۔ پس اللہ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ مجمع البحرین کے مقام پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! کیسے ملوں؟ اُن سے کہا گیا کہ زنبیل میں مچھلی رکھ لو، جہاں وہ گم ہو جائے وہ وہیں ہوگا۔ وہ اپنے خادم یوشع بن نون کے ساتھ چلے اور مچھلی کو زنبیل میں اُٹھا لیا، یہاں تک کہ جب پتھر کے پاس پہنچے اور دونوں سر رکھ کر سو گئے تو مچھلی زنبیل سے نکلی اور سمندر میں اپنا راستہ لیا جو حضرت موسیٰ اور اُن کے خادم کے لیے تعجب خیز بات تھی وہ باقی رات اور دن بھر چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے خادم سے فرمایا: ناشتہ لاؤ ہمیں تو اس سفر میں تھکاوٹ ہو گئی ہے حالانکہ حضرت موسیٰ کو بالکل تھکاوٹ نہیں ہوئی تھی مگر جب کہ وہ اُس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا۔ خادم عرض گزار ہوا کہ آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ جب ہم پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کو بھول گیا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش ہے۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے اور جب پتھر کے پاس پہنچے تو وہاں ایک آدمی کپڑے میں لپٹا ہوا تھا یا فرمایا کہ کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ نے سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ پوچھا کہ بنی اسرائیل موسیٰ؟ کہا، ہاں اور اجازت مانگی کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ مجھے بھی سکھا دیں جو رشد آپ کو سکھائی گئی ہے؟ کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علموں میں سے ایک ایسا علم دیا ہے جس کو آپ نہیں جانتے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم دیا ہے

Marfat.com

عَلٰى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ أَعْصِيْ لَكَ أَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِيْنَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ أَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَآءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوْسٰى مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُوْرِ فِي الْبَحْرِ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِّنْ أَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ إِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْرًا قَالَ فَكَانَتِ الْأُوْلٰى مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهٖ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ مُوْسٰى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا أَوْكَدُ فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَآ أَتَيَآ أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَآ أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ أَنْ يَّنْقَضَّ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ فَأَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا بِهٖ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِطُوْلِهٖ ۞

بَابُ ۸۷ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَآئِمٌ عَالِمًا جَالِسًا ۞

جس کو میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پس دونوں ساحلِ سمندر کے ساتھ چل دئے کیونکہ کشتی نہ تھی۔ دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری۔ اُن سے گفتگو کی کہ سوار کر لیا جائے۔ حضرت خضر پہچانے گئے تو کرائے کے بغیر سوار کر لیے گئے۔ ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر ایک یا دو چونچیں سمندر میں ماریں۔ حضرت خضر نے کہا: اے موسیٰ! میرا اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے اسی طرح ہے جیسے چڑیا کا سمندر میں چونچ مارنا۔ اب حضرت خضر نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختے کو توڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں کرائے کے بغیر اپنی کشتی میں سوار کیا اور آپ نے اُسے توڑ دیا تاکہ سوار ڈوب جائیں۔ کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ بھول پر مواخذہ نہ کیجیے اور میرے معاملے کو تنگی میں نہ ڈالیے۔ فرمایا کہ یہ حضرت موسیٰ سے پہلی بھول ہوئی۔ پس دونوں چل دئے تو ایک لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضر نے اُوپر سے اُس کا سر پکڑا اور تن سے جُدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ نے ایک پاک جان کو ناحق قتل کر دیا۔ کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ ابن عُیینہ نے کہا کہ یہ اُس سے زیادہ تاکید ہے دونوں چل دئے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے پاس آئے اور اُن سے کھانا مانگا تو انہوں نے ضیافت کرنے سے انکار کر دیا۔ اُس میں ایک گرنے والی دیوار ملی جس کو حضرت خضر نے ہاتھ سے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے اُن سے کہا: اگر آپ چاہتے تو اِن سے مزدوری لے لیتے۔ کہا کہ اب میرے اور آپ کے درمیان جُدائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم کرے، ہم چاہتے ہیں کہ وہ صبر کرتے تو دونوں کا مزید واقعہ ہمیں بتا دیا جاتا

محمد بن یوسف، علی بن خشرم سفیان بن عُیینہ نے اِسے تفصیلاً بیان کیا ہے۔

جو کھڑے کھڑے بیٹھے ہوئے عالم سے سوال کرے۔

Marfat.com

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْقِتَالُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّا اَحَدُنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ اِلَيْهِ رَاْسَهٗ قَالَ وَمَا رَفَعَ اِلَيْهِ رَاْسَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ قَآئِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کیا ہے جب کہ کوئی ناراضگی کے باعث لڑتا ہے اور کوئی طرف داری میں لڑتا ہے۔ آپ نے سر اُٹھا کر اُس کی طرف دیکھا۔ سر اِس لیے اُٹھایا کہ وہ کھڑا تھا اور فرمایا۔ جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ راہ میں لڑتا ہے۔

بَاب ۸۸ السُّؤَالِ الْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارتے وقت مسئلہ پوچھنا۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْاَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ اٰخَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ قَالَ اُنْحَرْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ؕ

عیسیٰ ابن طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمرہ کے پاس دیکھا کہ آپ سے سوال کیے جا رہے تھے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے فرمایا کہ کنکریاں مار لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ آپ سے جس چیز کے مقدم یا مؤخر ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

بَاب ۸۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ

ارشادِ باری تعالیٰ کہ تم علم نہیں دیئے گئے ہو مگر تھوڑا۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَرِبِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى عَسِيْبٍ مَّعَهٗ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْئَلُوْهُ لَا يَجِيْءُ فِيْهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْئَلَنَّهٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوْحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ اِنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلٰى عَنْهُ فَقَالَ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا قَالَ

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں مدینہ منورہ کے کھنڈرات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ایک چھڑی سے ٹیک لگاتے تھے کہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزر ہوا۔ بعض نے کہا کہ اِن سے رُوح کے متعلق دریافت کرو جب کہ دوسرے بعض نے کہا کہ دریافت نہ کرو کیونکہ ہوسکتا ہے کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں ناپسند ہو بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے ابوالقاسم رُوح کیا ہے؟ آپ خاموش ہو گئے تو میں نے کہا کہ آپ کی طرف وحی ہو رہی ہے۔ میں کھڑا رہا جب وہ کیفیت ہٹی تو فرمایا۔ اور تم سے رُوح کے متعلق پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ رُوح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں علم سے نہیں دیا گیا مگر تھوڑا (۱۷ : ۸۵)۔ اعمش نے کہا کہ ہماری قرأت میں

Marfat.com

الْاَعْمَشُ هِيَ كَذَا فِي قِرَآءَتِنَا وَمَا اُوْتُوْا ۞

بَابُ ۹۰ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْاِخْتِيَارِ مَخَافَةَ اَنْ يَقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ فَيَقَعُوْا فِيْ اَشَدَّ مِنْهُ ۞

۱۲۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَآئِشَةُ تُسِرُّ اِلَيْكَ كَثِيْرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَآئِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابًا يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ ۞

بَابُ ۹۱ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُوْنَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ اَنْ لَّا يَفْهَمُوْا وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۞

۱۲۷- حَدَّثَنَا بِهٖ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَّعْرُوْفٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ ۞

۱۲۸- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ اَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ ابْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلٰثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا ۞

یہ وَمَا اُوْتُوْا ہے۔

جس نے بعض جائز چیزوں کو اس ڈر سے چھوڑ دیا کہ بعض کم فہم لوگ اس سے سخت بات میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

اسود کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن الزبیر نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تم بڑے رازدار تھے۔ انھوں نے تم سے کعبہ کے متعلق کیا بات کی؟ میں نے کہا کہ انھوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کا زمانۂ کفر ابھی چند روز کی بات نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کے دو دروازے بنا دیتا۔ ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے سے باہر نکلتے۔ پس حضرت ابن الزبیر نے ایسا ہی کیا۔

جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، لوگوں سے ان کے دائرۂ معلومات کے مطابق بات کرو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا جائے۔

عبید اللہ بن موسیٰ، معروف، ابو الطفیل نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس ارشاد کو روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر حضرت معاذ بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا، اے معاذ بن جبل! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر اور خادم ہوں۔ فرمایا، اے معاذ! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر اور خادم ہوں۔ فرمایا کہ جو کوئی سچے دل سے گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو بتا نہ دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ فرمایا کہ پھر صرف اسی پر تکیہ کر لیں گے۔ حضرت معاذ نے اپنی وفات کے قریب گناہ سے بچنے کی خاطر یہ بات بتائی۔

Marfat.com

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ أَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلُوا ؞

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ سے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا میں لوگوں کو اس کی خوش خبری نہ دوں؟ فرمایا نہیں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ اسی پر اکتفا نہ کر بیٹھیں

بَابٌ ۹۲ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ ؞

علم میں شرمانا

مجاہد کا قول ہے کہ شرمانے والا اور معذور علم حاصل نہیں کر سکتا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں کہ اُن کے دین کو سمجھنے میں حیا مانع نہیں ہوتی۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِي وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكَ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا ؞

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت اُمِّ سُلیم حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت پر غسل لازم ہے جب کہ اُسے احتلام ہو جائے؟ فرمایا ہاں جب کہ وہ پانی (منی) دیکھے۔ حضرت اُمِّ سلمہ نے منہ ڈھانپ لیا اور عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا۔ ہاں تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو، ورنہ بچہ اُس سے مشابہت کیوں رکھتا ہے۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَادِيَةِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاسْتَحْيَيْتُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا ؞

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور اُس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ بتاؤ وہ کونسا ہے؟ پس لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ میں شرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خود ہی بتائیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں جو خیال آیا تھا میں نے اُس کا والدِ محترم سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ اگر تم کہہ دیتے تو مجھے صد درجہ خوشی ہوتی۔

بَابٌ ۹۳ مَنِ اسْتَحْيَى فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ ؞

جو شرمائے اور دوسرے سے سوال کرنے کے لیے کہے۔

Marfat.com

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرِ نِ الثَّوْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ یَّسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ ؕ

محمد بن حنیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری مذی نکلا کرتی تھی تو میں نے حضرت مقداد سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیں۔ اُنہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس کے باعث وضو کرنا پڑتا ہے۔

بَابُ ۹۴ ذِکْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْیَا فِی الْمَسْجِدِ

مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَیْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُّهِلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَیُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَیُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَیَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیُهِلُّ اَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَّلَمْلَمَ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ لَمْ اَفْقَهْ هٰذِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؕ

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر بن خطاب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کہاں سے احرام باندھنے کا حکم فرماتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اہلِ شام جحفہ سے احرام باندھیں اور اہلِ نجد قرن سے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور اہلِ یمن یلملم سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ میں اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوری طرح سمجھ نہ سکا۔

بَابُ ۹۵ مَنْ اَجَابَ السَّائِلَ بِاَکْثَرَ مِمَّا سَاَلَهٗ ؕ

جو سائل کو اُس کے سوال سے زیادہ جوابات دے۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا یَلْبَسُ الْقَمِیْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهُ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ فَاِنْ لَّمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا حَتّٰی یَکُوْنَا تَحْتَ الْکَعْبَیْنِ ؕ

آدم، ابن ابی ذئب، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ——— زہری سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا: احرام باندھنے والا کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو۔ اگر جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ ڈالے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

Marfat.com

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

بَابُ ۹۶ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ فَرْضَ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَتَوَضَّاَ اَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا وَّلَمْ يَزِدْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّكَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْاِسْرَافَ فِيْهِ اَنْ يُّجَاوِزُوْا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

وضو کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ، جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھولو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک اور اپنے سروں کے بعض حصے کا مسح کرلو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک کے متعلق جو منقول ہے۔ امام بخاری نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ وضو میں ایک ایک بار دھونا فرض ہے۔ جبکہ آپ نے دو دو اور تین تین مرتبہ بھی دھویا لیکن تین سے نہ بڑھے۔ اہلِ علم نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فعل سے تجاوز کرنے میں اسراف ہے۔

بَابُ ۹۷ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ ؛

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

۱۳۵- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ ؛

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی جس کا وضو ٹوٹ جائے، یہاں تک کہ دوبارہ وضو کرلے۔ حضرموت کے ایک آدمی نے کہا۔ اے حضرت ابوہریرہ! اَلْحَدَثُ کیا ہے؟ فرمایا کہ ہوا کا خارج ہوجانا۔

بَابُ ۹۸ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ ؛

وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کے چمکنے سے پنج کلیان ہونا۔

۱۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّاَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ ؛

نُعیم مجمر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا۔ اُنھوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، قیامت کے روز میرے اُمتی اعضائے وضو کی چمک کے باعث پنج کلیان کہہ کر بلائے جائیں گے۔ جو تم میں سے اپنی چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے اُسے بڑھانی چاہیئے۔

ف: اس حدیث اور اسی مضمون کی دیگر احادیث سے واضح ہے کہ قیامت میں اُمتِ محمدیہ کے افراد کو آثارِ وضو کے باعث عام لوگ بھی پہچان لیں گے۔ کیونکہ وہ چمک رہے ہوں گے۔ اس کے باوجود حدیث میں آیا ہے کہ اُمتِ محمدیہ کے بعض افراد حوضِ کوثر کی طرف آئیں گے۔ تو انھیں فرشتے ہٹانے لگیں گے۔ حضور فرمائیں گے کہ انھیں نہ ہٹاؤ کیونکہ یہ تو میرے ہیں۔ فرشتے عرض کریں گے کہ کیا آپ

Marfat.com

کو معلوم نہیں کہ انہوں نے کیا نئی باتیں ایجاد کی تھیں۔ آپ سُحْقًا سُحْقًا فرمائیں گے۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ آپ کو اُن کی بے دینی کا علم نہ ہوگا۔ کیونکہ افرادِ امتِ محمدیہ کے متعلق بے خبری تو قیامت میں عوام الناس کو بھی نہیں ہوگی چہ جائیکہ محبوبِ پروردگار کے بارے میں ایسا خلافِ حقیقت عقیدہ لکھا جائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت میں اُن کے متعلق جو فرمائیں گے کہ یہ تو میرے ہیں، یہ محض اُن دھوکے بازوں کو جلانے کے لیے ارشاد ہوگا۔ ورنہ نگاہِ مصطفیٰ سے کس کی کرتوت پوشیدہ ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بَاب ۹۹ لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ ؞

شک کے باعث دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلْ اَوْ لَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا ؞

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جس شخص کو نماز میں خیال گزرے کہ شاید کچھ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ نماز نہ توڑے یا ختم نہ کرے یہاں تک کہ آواز سُنے یا بدبو پائے۔

بَاب ۱۰۰ التَّخْفِيْفِ فِي الْوُضُوْءِ ؞

ہلکا وضو کرنا

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ صَلّٰى وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهٖ سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءً خَفِيْفًا يُخَفِّفُهٗ عَمْرٌو وَّيُقَلِّلُهٗ وَقَامَ يُصَلِّيْ فَتَوَضَّاْتُ نَحْوًا مِّمَّا تَوَضَّاَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَنْ شِمَالِهٖ فَحَوَّلَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ الْمُنَادِيْ فَاٰذَنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهٗ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قُلْنَا لِعَمْرٍو اِنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر نماز پڑھی۔ کبھی فرمایا کہ لیٹ گئے یہاں تک کہ خراٹے لیے، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ پھر حدیث بیان کی سفیان نے کئی مرتبہ عمرو، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کو قیام کیا۔ جب رات کا کچھ حصہ رہ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لٹکے ہوئے مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی آپ کی طرح وضو کیا اور پھر آ کر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ کبھی سفیان نے شِمَالِہٖ کہا۔ پس آپ نے مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جو اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹ کر سو گئے اور خراٹے لینے لگے۔ پھر بُلانے والا حاضر ہوا اور اُس نے نماز کے لیے بُلایا۔ پس آپ اُس کے ساتھ نماز کے لیے چلے گئے تو نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے عمرو سے کہا۔ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں

Marfat.com

تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ ۔ (حدیث)

(مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۹۹)

بَابُ ۱۰۱ إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَقَدْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ الْإِنْقَاءُ ۞

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا ۞

بَابُ ۱۰۲ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ

اور دل نہیں سوتا تھا۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عُبید بن عُمیر کو فرماتے ہوئے سُنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے، پھر یہ آیت پڑھی ۔ بے شک میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہیں ذبح کرتا ہوں (۳۷ : ۱۰۲)

ف:۔ انبیائے کرام کا خواب وحی ہوتا ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر حضرت عُبید بن عُمیر رحمۃ اللہ علیہ کا قرآنِ کریم سے استدلال بھی نقل فرمایا ہے۔ حضرات انبیائے کرام خواب میں اپنی اُمت کے حالات سے بے خبر نہیں ہوا کرتے بلکہ بیداری کی طرح باخبر رہا کرتے تھے۔ سرمایۂ ملت کے ایک عدیم المثال نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ سنہ ۱۶۲۴ء) نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے۔

تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ ۔ (حدیث)

تحریر یافتہ بود اشارت بدوام آگاہی نیست بلکہ اخبارست از عدم غفلت از جریانِ احوالِ خویش و اُمتِ خویش، لہٰذا نوم در حقِ آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام ناقضِ طہارت نگشت وچون نبی در رنگِ شبان است در محافظتِ اُمت خود غفلت شایان منصبِ نبوت او نباشد۔

حدیث میری آنکھیں ہوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا جو تحریر کی، اس میں دوام آگاہی کا اشارہ نہیں ہے بلکہ یہ اس بات کی خبر ہے کہ حضور اپنے اور اپنی اُمت کے احوال سے بے خبر نہیں ہیں، لہٰذا نیند آپ کے حق میں وضو توڑنے والی نہ تھی اور نبی چونکہ محافظ کے رنگ میں ہوتا ہے لہٰذا اپنی اُمت کی محافظت سے غافل ہونا۔ اُس کی شان کے شایاں نہیں ہے

باب ۱۰۱ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَقَدْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ الْاِنْقَاءُ ۞

پوری طرح وضو کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اِسْبَاغُ الْوُضُوْء سے مراد پوری طرح وضو کرنا ہے۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا ۞

کُریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے یہاں تک کہ جب گھاٹی میں تھے تو اُترے، پیشاب کیا، پھر منہ ہاتھ دھوئے اور پورا وضو نہ کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! نماز۔ فرمایا کہ نماز تو آگے ہے۔ پس سوار ہو گئے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو اُتر گئے پس وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ پھر اقامت کہی گئی تو آپ نے نمازِ مغرب پڑھائی۔ پھر ہر شخص نے اپنے اُونٹ کو اپنی قیام گاہ پر بٹھا دیا۔ پھر عشاء کی اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی اور نماز نہ پڑھی۔

بَابُ ۱۰۲ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ

دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک چُلّو پانی سے

Marfat.com

غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ۞

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا ابْنُ بِلَالٍ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَتَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا اَضَافَهَا اِلٰى يَدِهِ الْاُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهٗ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى حَتّٰى غَسَلَهَا ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً اُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا يَعْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ ۞

بَاب ۱۰۳ التَّسْمِيَةِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّعِنْدَ الْوِقَاعِ

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَّمْ يَضُرَّهٗ ۞

بَاب ۱۰۴ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْخَلَاءِ ۞

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ تَابَعَهٗ ابْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ وَقَالَ مُوْسٰى عَنْ حَمَّادٍ اِذَا دَخَلَ وَقَالَ سَعِيْدٌ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ ۞

بَاب ۱۰۵ وَضْعِ الْمَآءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ ۞

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمٌ

چہرے کو دھونا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو کیا تو اپنا منہ دھویا اور ایک چلو پانی لے کر اُس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر ایک چلو پانی لے کر اُسے اس طرح کیا یعنی دوسرے ہاتھ پر ڈالا اور اس کے ساتھ اپنے چہرے کو دھویا پھر ایک چلو پانی لے کر اُس سے داہنے ہاتھ کو دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لے کر اُس سے دوسرے دستِ مبارک کو دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا اور ایک چلو پانی لے کر داہنے پیر پر ڈالا اور اُسے دھویا۔ پھر دوسرا چلو لے کر دوسرے پیر مبارک کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت کرنے سے پہلے بھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے، اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھنا اور اُس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پس جو اُنہیں بچہ ملا اُسے وہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے، اے اللہ! میں ناپاکوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ متابعت کی اس کی ابن عرعرہ نے شعبہ سے اور غُندر نے شعبہ کے حوالے سے کہا جب بیت الخلاء جاتے۔ موسیٰ نے حماد کے حوالے سے کہا کہ جب داخل ہوتے۔ سعید بن زید نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی عبدالعزیز نے کہ جب داخل ہونے کا ارادہ فرماتے۔

رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا۔

عبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

Marfat.com

ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءً قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ۞

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلا میں د ہوئے تو میں نے آپ کے لیے پانی رکھا۔ فرمایا کہ یہ کس نے ہے! آپ کو بتایا گیا۔ دعا فرمائی۔ اے اللہ! اسے دین کی تفقہ (سوجھ) عطا فرما۔

ف: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنے ساتھ نیکی کرے تو اسے نیکی کے ساتھ بدلہ دینا چاہیئے اور نیکی کرنے پہلے سرِدست اُس کے لیے دُعا کرنی چاہیئے کیونکہ یہ اُس کی خیر خواہی اور نیکی کا بدلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۱۰۶ لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ إِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ جِدَارًا أَوْ نَحْوِهِ ۞

قضائے حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا ۞

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عطا بن یزید لیثی، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلے کی جانب منہ اور پیٹھ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف کرے۔

بَابُ ۱۰۷ مَنْ تَبَرَّزَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ ۞

دو اینٹوں پر بیٹھ کر حاجت رفع کرے۔

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ إِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمُقَدَّسِ لِحَاجَتِهِ وَقَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلَى أَوْرَاكِهِمْ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي وَاللّٰهِ قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي الَّذِي يُصَلِّي وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْأَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْأَرْضِ ۞

واسع بن حبان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے۔ جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ یا بیت المقدس کی طرف منہ نہ کیا کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ ایک روز میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے حاجت رفع فرما رہے تھے اور فرمایا کہ شاید تم اُن لوگوں میں سے ہو جو اپنی رانوں پر نماز پڑھتے ہیں! میں نے کہا۔ خدا کی قسم مجھے تو معلوم نہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ مراد وہ نمازی ہے جو سجدہ کے وقت زمین سے اُٹھا ہوا نہیں رہتا بلکہ زمین سے چمٹا رہتا ہے۔

بَابُ ۱۰۸ خُرُوْجِ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَازِ ۞

رفع حاجت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ

عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات قضائے حاجت کے لیے رات کے وقت مناصع کی طرف نکلا کرتی تھیں۔

Marfat.com

بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهِيَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ فَأَنْزَلَ اللهُ الْحِجَابَ ۞

وہ بہت کشادہ ٹیلہ ہے اور حضرت عمر بارہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ ازواجِ مطہرات سے پردہ کرا دیجئے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ ایک رات عشاء کے وقت باہر نکلیں جن کا قد اونچا تھا۔ حضرت عمر نے انھیں آواز دی، اے حضرت سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے، مقصد یہ تھا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ ۞

ہشام بن عروہ کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں حاجت کے تحت باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ ہشام نے فرمایا کہ قضائے حاجت کے لیے۔

بَابُ ۱۰۹ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ ۞

گھروں میں حاجت رفع کرنا

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا أَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ ۞

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان، واسع بن حبان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں اپنی ایک ضرورت کے تحت حضرت حفصہ کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت فرماتے ہوئے دیکھا قبلہ کو پیٹھ کیے اور شام کی جانب منہ کر کے۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ ابْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى لِبْنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ ۞

یعقوب بن ابراہیم، یزید بن ہارون، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے چچا جان واسع بن حبان سے روایت ہے کہ انھیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ ایک روز میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

بَابُ ۱۱۰ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ ۞

پانی سے استنجا کرنا

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ وَاسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعَنَا

ابو معاذ یعنی عطا بن میمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفعِ حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا ایک ڈول لے کر حاضرِ بارگاہ ہو جاتے تاکہ آپ اس سے استنجا

Marfat.com

إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ يَعْنِي يَسْتَنْجِي بِهِ ۔

بَابُ ۱۱۱ مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَاءُ لِطَهُورِهِ

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُورِ وَالْوِسَادِ ۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنَّا مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ ۔

جو شخص طہارت کے وقت اُس کے لیے پانی لے جائے

حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں نعلین، طہارت اور تکیہ والے صاحب نہیں ہیں؟

عطاء ابن ابو میمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفعِ حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے جاتے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک ڈول ہوتا۔

بَابُ ۱۱۲ حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ الْعَنَزَةُ عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ ۔

استنجا کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا۔

عطاء بن ابو میمونہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو میں اور ایک لڑکا ڈول میں پانی اور نیزہ لے کر حاضر ہو جاتے تاکہ آپ پانی سے استنجا فرمالیں ـــــ نضر اور شاذان نے شعبہ سے اس کی متابعت کی ہے۔ اَلْعَنَزَةُ وہ لاٹھی جس کے ایک سرے پر لوہے کا پھل ہو۔

بَابُ ۱۱۳ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ ۔

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

عبداللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی پیئے (پانی وغیرہ) تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔

بَابُ ۱۱۴ لَا يُمْسِكُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ إِذَا بَالَ ۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ ۔

پیشاب کرتے وقت عضوِ مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔

عبداللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنے عضوِ خاص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔

بَابُ ۱۱۵ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ ۔

ڈھیلوں سے استنجا کرنا۔

Marfat.com

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهٖ وَكَانَ يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ اَبْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا اَوْ نَحْوَهٗ وَلَا تَاْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ فَاَتَيْتُهٗ بِاَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِيْ فَوَضَعْتُهَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضٰى اَتْبَعَهٗ بِهِنَّ ؕ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے گیا جب کہ آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ میں آپ کے نزدیک پہنچ گیا ہوں۔ فرمایا کہ میرے لیے پتھر تلاش کر دو تاکہ اُن سے استنجا کر دوں یا ایسا ہی لفظ فرمایا لیکن ہڈی اور گوبر نہ لانا میں اپنے کپڑے کے ایک پلّو میں پتھر لے کر حاضر بارگاہ ہوا اور وہ آپ کے پہلو میں رکھ دیئے اور آپ کے پاس سے ہٹ گیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو انھیں استعمال فرمالیا۔

بَابُ ۱۱۶ لَا يَسْتَنْجِيْ بِرَوْثٍ ؕ

گوبر سے استنجا نہ کرے

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ لَيْسَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ذَكَرَهٗ وَلٰكِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُّ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِكْسٌ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ؕ

عبدالرحمٰن بن اسود کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو مجھے تین پتھر لانے کا حکم فرمایا۔ مجھے دو پتھر تو مل گئے لیکن تیسرا تلاش کرنے پر بھی نہ ملا تو میں نے گوبر کا ٹکڑا لے لیا اور حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے دونوں پتھر لے لیے اور گوبر پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے ——— ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد، ابواسحاق کا بیان ہے کہ مجھ سے عبدالرحمٰن نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابُ ۱۱۷ اَلْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً ؕ

اعضائے وضو ایک ایک بار دھونا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً ؕ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو ایک ایک بار دھوئے۔

بَابُ ۱۱۸ اَلْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ؕ

اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ؕ

حسین بن عیسیٰ، یونس بن محمد، فلیح بن سلیمان، عبداللہ بن ابوبکر ابن محمد بن عمرو بن حزم، عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو دو دو بار دھوئے۔

بَابُ ۱۱۹ اَلْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ؕ

اعضائے وضو تین تین بار دھونا۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَآءٍ

حمران مولیٰ عثمان سے روایت ہے کہ انھوں نے دیکھا کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک برتن منگوایا تو اپنے ہاتھوں پر

Marfat.com

بْنِ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِى الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِىْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّلٰكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ عُثْمَانُ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَوْلَا اٰيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَوَضَّاُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ وَيُصَلِّى الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ الْاٰيَةُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا ؕ

بَابُ ۱۲۰ الْاِسْتِنْثَارِ فِى الْوُضُوْءِ ذَكَرَهٗ عُثْمَانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ زَيْدٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

۱۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ ؕ

بَابُ ۱۲۱ الْاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا ؕ

۱۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِىْ اَنْفِهٖ مَآءً ثُمَّ لْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ نَّوْمِهٖ فَلْيَغْسِلْ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهَا فِىْ وَضُوْئِهٖ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِىْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ ؕ

بَابُ ۱۲۲ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ

تین دفعہ پانی ڈالا اور انھیں دھویا۔ پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا تو کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ کہنیوں تک۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر دونوں پیروں کو ٹخنوں تک تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ جو میرے وضو جیسا وضو کرے۔ پھر دو رکعتیں پڑھے جن میں خیالات نہ آنے دے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں ——

ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ نے حمران سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان نے وضو کر لیا تو فرمایا:۔ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم سے حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جو اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کے اگلی نماز کے درمیانی گناہ بخش دئے جاتے ہیں جب کہ نماز پڑھ لے۔ عروہ نے فرمایا کہ آیت یہ ہے:۔ جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا (۲: ۱۵۹)

وضو میں ناک صاف کرنا

اس کو حضرت عثمان، حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابو ادریس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو وضو کرے تو اسے ناک میں پانی بھی لینا چاہئے اور جو استنجا کرے تو اسے چاہئے کہ طاق ڈھیلے لے۔

استنجا کے لیے طاق ڈھیلے لینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ ناک میں بھی پانی لے، پھر اسے صاف کرے اور جو استنجا کرے تو طاق ڈھیلے لے اور جو تم میں سے سو کر اٹھے تو اپنا ہاتھ دھو لے اس سے پہلے کہ وضو کے پانی میں ڈالے کیونکہ تم سے کسی کو کیا معلوم کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔

دونوں پیروں کو دھونا اور ان پر مسح نہ

Marfat.com

عَلَى الْقَدَمَيْنِ ؕ

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِيْ سَفْرَةٍ فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ اَرْهَقَنَا الْعَصْرُ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّاُ وَ نَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ط مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ؕ

بَاب ۱۲۳ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوْءِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَآئِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِي الْوَضُوْءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؕ

بَاب ۱۲۴ غَسْلِ الْاَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ اِذَا تَوَضَّاَ ؕ

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُوْنَ مِنَ الْمَطْهَرَةِ فَقَالَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَاِنَّ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ؕ

بَاب ۱۲۵ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ ؕ

کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے پھر آپ ہم سے آملے اور ہمیں نمازِ عصر کے لیے دیر ہو گئی تھی پس ہم نے وضو کیا اور اپنے پیروں پر مسح کرنے لگے تو آپ نے دو یا تین دفعہ بلند آواز سے فرمایا۔ ایڑیوں کے لیے نارِ جہنم کی خرابی ہے۔

وضو میں کُلّی کرنا

اسے حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حمران مولیٰ عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اُنھوں نے وضو کے لیے پانی منگایا۔ پس اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی اُنڈیلا اور اُنھیں تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر کُلّی کی، ناک میں پانی لیا اور ناک صاف کی۔ پھر تین دفعہ اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین دفعہ۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ہر پیر کو تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اِسی وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا اور ارشاد ہُوا کہ جو میرے وضو جیسا وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے جن کے دوران دل میں خیالات نہ آنے دے تو اُس کے سابقہ گناہ بخش دے جاتے ہیں۔

ایڑیاں دھونا اور ابن سیرین وضو کے وقت انگوٹھی کی جگہ کو بھی دھویا کرتے۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جب کہ وہ ہمارے پاس سے گزر رہے تھے اور لوگ ایک برتن سے وضو کر رہے تھے۔ فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرو۔ کیونکہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایڑیوں کے لیے نارِ جہنم کی خرابی ہے۔

جوتوں والا دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے۔

Marfat.com

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْنَعُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَّيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا وَاَمَّا الْاِهْلَالُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ ؕ

عُبید بن جُریج کا بیان ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ اے ابو عبدالرحمٰن! میں نے چار باتیں آپ میں ایسی دیکھی ہیں جو آپ کے ساتھیوں میں نہیں دیکھیں۔ فرمایا اے ابن جُریج! وہ کیا ہیں؟ عرض گزار ہُوا کہ آپ ارکان میں سے دو کے سوا کسی کو ہاتھ نہیں لگاتے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ سبتی جوتے پہنتے ہیں اور میں آپ کو دیکھا کہ زرد خضاب کرتے ہیں اور میں نے دیکھا جب کہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو چاند دیکھتے ہی لوگوں نے احرام باندھ لیے تھے اور آپ نے آٹھویں تاریخ کو احرام باندھا تھا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا مگر دو رُکنوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے اور سبتی جوتوں والی بات تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بغیر بالوں کے جوتے پہنتے دیکھا اور اُن میں وضو کر لیتے تو میں وہی پہننے پسند کرتا ہُوں اور زرد خضاب تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ لگاتے ہوئے دیکھا تو میں بھی یہی لگانا پسند کرتا ہُوں اور احرام تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر جب کہ آپ کی اُونٹنی کھڑی ہو جاتی۔

بَابُ ۱۲۶ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ ؕ

وضو اور غسل دائیں جانب سے شروع کرنا۔

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ اِبْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا ؕ

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا جب کہ وہ آپ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں کہ دائیں جانب اور مقاماتِ وضو سے ابتدا کرنا۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ فِيْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ ؕ

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتے پہننے، کنگھی کرنے اور وضو وغیرہ تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنا پسند فرماتے۔

بَابُ ۱۲۷ اِلْتِمَاسِ الْوُضُوْءِ اِذَا حَانَتِ الصَّلٰوةُ

نماز کا وقت ہو جانے پر پانی تلاش کرنا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ فجر کا وقت ہو گیا، پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس تیمم کا حکم نازل ہُوا۔

قَالَتْ عَائِشَةُ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوْجَدْ فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ ؕ

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهٗ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَّتَوَضَّأُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّأُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ ؕ

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اُس سے وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو اُبلتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

بَابُ ۱۲۸ الْمَاءِ الَّذِيْ يُغْسَلُ بِهٖ شَعَرُ الْإِنْسَانِ وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرٰى بِهٖ بَأْسًا أَنْ يَّتَّخِذَ مِنْهَا الْخُيُوْطَ وَالْحِبَالَ وَسُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا وَلَغَ فِيْ إِنَاءٍ لَيْسَ لَهٗ وَضُوْءٌ غَيْرُهٗ يَتَوَضَّأُ بِهٖ وَقَالَ سُفْيَانُ هٰذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهٖ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا وَهٰذَا مَاءٌ وَّفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ يَّتَوَضَّأُ بِهٖ وَيَتَيَمَّمُ ؕ

وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں

عطاء اُن سے ڈوریاں اور رسیاں بنانے میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور کتے کے جھوٹے اور اُن کے مسجد سے گزرنے میں۔ زہری نے کہا کہ کتا جب برتن میں منہ ڈال دے اور اُس کے سوا وضو کے لیے اور پانی نہ ہو تو اُسی سے وضو کرے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ یہ فقہ بالکل حکمِ خداوندی کے مطابق ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کر لو اور یہ بھی پانی ہے۔ چونکہ اس سے دل میں کھٹکا سا ہوتا ہے لہٰذا اُس سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ لَأَنْ تَكُوْنَ عِنْدِيْ شَعَرَةٌ مِّنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ؕ

ابن سیرین سے روایت ہے کہ میں حضرت عُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انس یا حضرت انس کے گھر والوں سے ملے ہیں۔ فرمایا کہ میرے پاس اُن میں سے ایک بھی موئے مبارک ہوتا تو مجھے وہ دنیا و ما فیہا سے عزیز ہوتا۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهٗ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهٖ ؕ

ابنِ سیرین نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا سرِ اقدس منڈوایا تو حضرت ابو طلحہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے آپ کے موئے مبارک حاصل کیے۔

ف:۔ معلوم ہوا کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک بڑی برکت والی چیز ہیں۔ انہیں حاصل کرنا اور اُن کے فیوض و برکات سے مستفید ہونا صحابۂ کرام کے شعار میں شامل تھا۔ خود سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضامندی اس فعل کے اندر شامل ہے لہٰذا اس کے مؤثر اور متبرک ہونے میں کوئی شک نہ رہا اور اُمتِ محمدیہ نے آپ کے آثارِ مقدسہ سے جو فیوض و برکات پائے اُن کے بیان سے دینی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ گزشتہ حدیث میں ان کی اہمیت کا واضح ثبوت موجود ہے کہ آنکھ والوں کی نظر میں اِن آثارِ مقدسہ کی کیا قدر و قیمت ہے۔ اسی لیے تو حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

Marfat.com

ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اگر میرے پاس ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک بال مبارک بھی ہوتا تو وہ مجھے دنیا اور اس کی ساری دولت سے عزیز ہوتا۔ یہ وردگارِ عالم ہمیں اپنے محبوب کے آثارِ مقدسہ سے دارین میں مستفید فرمائے آمین۔

بَابُ ۱۲۹ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ ۞

جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پی لے۔

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن سے پی لے تو وہ اُسے سات دفعہ دھوئے

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتّٰى أَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ ثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کتا دیکھا جو پیاس کے مارے مٹی کو چاٹ رہا ہے۔ اس آدمی نے اپنا موزہ لیا اور اس کے ذریعے کتے کے لیے پانی نکالا، یہاں تک کہ وہ شکم سیر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس فعل کو قبول فرمایا اور اُسے جنت میں داخل کر دیا

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى كَلْبٍ آخَرَ ۞

حضرت احمد بن شبیب، ان کے والدِ ماجد، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ، ان کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں کتے مسجد میں آتے جاتے لیکن لوگ اس جگہ پر کچھ نہیں چھڑکتے تھے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے سوال پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑو اور وہ شکار مارے تو اُسے کھا لو اور اگر اس میں سے کھائے تو نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے اپنے لیے روکا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مثلاً میں اپنے کتے کو چھوڑوں اور اُس کے ساتھ دوسرا کتا پاؤں، فرمایا کہ نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے اور دوسرے پر نہیں پڑھی۔

بَابُ ۱۳۰ مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوءَ إِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّودُ أَوْ مِنْ ذَكَرِهِ

جو صرف پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کرنا ضروری سمجھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آئے"۔ عطاء نے کہا کہ جس کی دُبر سے کیڑا یا عضوِ مخصوص سے جُوں وغیرہ نکلے تو وہ دوبارہ وضو کرے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ نے

Marfat.com

نَحْوَ الْقُبْلَةِ يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلٰوةِ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوءَ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ أَوْ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَمَضٰى فِي صَلٰوتِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ يُصَلُّونَ فِي جِرَاحَاتِهِمْ وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَطَاءٌ وَأَهْلُ الْحِجَازِ لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوءٌ وَعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَبَزَقَ ابْنُ أَبِي أَوْفٰى دَمًا فَمَضٰى فِي صَلٰوتِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِيمَنِ احْتَجَمَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهِ ۞

فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہنس پڑے تو نماز کو دہرائے اور دوبارہ وضو کرے۔ حسن نے کہا کہ جس نے بال یا ناخن کاٹے یا موزے اتار دیے تو اس پر وضو نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ وضو نہیں ہے مگر حدث سے۔ حضرت جابر سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ ذات الرقاع میں تھے کہ ایک آدمی کو تیر آ لگا۔ اس نے رکوع سجدہ کیا اور نماز جاری رکھی۔ حسن کا قول ہے کہ مسلمان زخمی ہونے کے باوجود ہمیشہ نماز پڑھتے رہتے تھے۔ طاؤس، محمد بن علی، عطاء اور اہل حجاز کا قول ہے کہ خون نکلنے سے وضو لازم نہیں آتا۔ حضرت ابن عمر نے اپنی پھنسی کو دبایا جس سے خون نکلا اور وضو نہ کیا۔ حضرت ابی اوفیٰ نے خون تھوکا اور نماز جاری رکھی۔ حضرت ابن عمر اور حسن بصری کا قول ہے کہ جو پچھنے لگوائے اس پر نہیں ہے مگر پچھنوں کی جگہ کو دھونا۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ أَعْجَمِيٌّ مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الصَّوْتُ يَعْنِي الضَّرْطَةَ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ برابر نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے اور اسے حدث نہ ہو۔ ایک عجمی آدمی عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابوہریرہ! حدث کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ ہوا خارج ہونے کی آواز۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا ۞

عباد بن تمیم کے چچا جان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز نہ چھوڑے جب تک ہوا کی آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرٍ أَبِي يَعْلَى الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میری مذی بہت خارج ہوتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے شرم محسوس کرتا تھا۔ میں نے مقداد بن اسود سے پوچھنے کے لیے کہا تو فرمایا، اس سے وضو لازم آتا ہے

Marfat.com

الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ ابْنَ خَالِدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّاُ كَمَا تَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهٗ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَّالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ ؕ

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَآءَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ ؕ

شعبہ نے بھی اعمش سے اسے روایت کیا ہے۔

زید بن خالد سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کوئی جماع کرے اور انزال نہ ہو تو آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا کہ وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔ پس میں (راوی) نے حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی پوچھا تو انھوں نے بھی یہی فرمایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی کو بلوایا۔ وہ حاضر بارگاہ ہوئے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا؟ عرض گزار ہوا ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تمہیں جلدی ہو یا انزال نہ ہوا ہو تو تم پر صرف وضو لازم ہے۔

بَابُ ۱۳۱ اَلرَّجُلُ يُوَضِّئُ صَاحِبَهٗ ؕ

جو اپنے ساتھی کو وضو کروائے

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ اِلَى الشِّعْبِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ قَالَ اُسَامَةُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّاُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّيْ قَالَ الْمُصَلّٰى اَمَامَكَ

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ ابْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّاَنَّهٗ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَّهٗ وَاَنَّ الْمُغِيْرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَآءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ

عمرو بن علی، عبدالوہاب، یحیی بن سعید، سعد بن ابراہیم، نافع بن جبیر بن مطعم، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ حضور قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور (واپسی پر) حضرت مغیرہ پانی ڈالتے رہے اور آپ نے وضو کیا یعنی مبارک چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سرِ اقدس پر مسح فرمایا اور موزوں

Marfat.com

بِرَأْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؕ

پر مسح کیا۔

بَابُ ۱۳۲ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ الْحَدِثِ وَغَيْرِهٖ

بغیر وضو قرآنِ مجید وغیرہ پڑھنا

وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ لَا بَاْسَ بِالْقِرَآءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَبِكَتْبِ الرِّسَالَةِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِنْ كَانَ عَلَيْهِ اِزَارٌ فَسَلِّمْ وَاِلَّا فَلَا تُسَلِّمْ ؕ

منصور نے ابراہیم سے روایت کی کہ حمام میں قرأت کرنے اور بغیر وضو خط لکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حماد نے ابراہیم سے روایت کی کہ اگر اُس (نہانے والے) پر ازار ہو تو سلام کرے ورنہ سلام نہ کرے۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ؕ

حضرت ابن عباس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ ایک رات اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری جو اُن کی خالہ تھیں۔ میں چوڑائی میں تکیہ کی طرف لیٹ گیا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ مطہرہ لمبائی کے رُخ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ نصف رات ہو گئی یا کسی قدر کم و بیش۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو ہاتھوں سے چہرے کو مل کر نیند مٹانے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر وضو کرنے کی غرض سے لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں بھی کھڑا ہو گیا اور اُسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا پھر آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر دبایا۔ پس دو دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو دو رکعتیں، پھر دو دو رکعتیں، پھر دو دو رکعتیں، پھر دو دو رکعتیں، پھر وتر، پھر لیٹ گئے، یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہوا۔ پس کھڑے ہو کر ہلکی سی دو دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

بَابُ ۱۳۳ مَنْ لَّمْ يَتَوَضَّاْ اِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ ؕ

جو وضو نہ کرے مگر غشی کے شدید دورے سے۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ کے پاس آئی جب کہ سورج کو گرہن لگا ہوا تھا اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو میں بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگی۔ میں نے کہا کہ لوگ

Marfat.com

قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِيْ مَاءً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ أَوْ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا بِهٖ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ ؕ

کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سُبْحَانَ اللّٰہ کہا۔ میں نے کہا کہ نشانی! پس اثبات میں اشارہ کیا۔ میں کھڑی رہی یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی تو میں نے اپنے سر پر پانی ڈالا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا، کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس جگہ پر دیکھ لی حتیٰ کہ جنت اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا، دجال کے فتنے جیسی آزمائش یا اس کے قریب۔ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کونسی بات فرمائی۔ تم میں سے ایک کے پاس فرشتہ آئے گا اس سے کہا جائے گا کہ اس آدمی کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ جو ایمان والا یا یقین والا ہوگا، مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے کون سا لفظ فرمایا، وہ کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ ہم نے ان کی بات مانی، ایمان لائے اور پیروی کی اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا ہمیں یہ بات معلوم تھی کہ تو ایمان والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوگا، مجھے معلوم نہیں کہ حضرت اسماء نے کونسا لفظ کہا، تو کہے گا کہ مجھے نہیں معلوم میں لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سُنتا تھا تو وہی کہہ دیتا تھا۔

ف: اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں جنہیں ذہن میں رکھنا چاہیے۔ پہلی بات یہ کہ اُس نمازِ کسوف کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کی ہر چیز کا مشاہدہ فرما لیا تھا یہاں تک کہ جنت و دوزخ کو بھی دیکھ لیا تھا۔ آپ کا یہ دیکھنا معجزے کے طور پر تھا یعنی خدا نے آپ کو ایک ہی وقت میں کائنات کی ہر چیز دکھا دی۔ اگر یہ کمال ہمیشہ کے لیے عطا فرما دیا ہو تو اِسے شرک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایک تو اس وجہ سے کہ یہ کمال پروردگارِ عالم نے عطا فرمایا ہے۔ ذاتی وصف سے عطائی وصف کا مقابلہ کیا؟۔ دوسرے یوں بھی یہ بات شرک نہیں ہو سکتی کہ جب خدا تھوڑی دیر کے لیے یہ کمال آپ کو عطا فرما دیتا تھا جیسا کہ متعدد احادیث میں واضح طور پر موجود ہے تو زیادہ دیر کے لیے عطا فرمانا شرک کیسے ہوگا؟ اگر یہ شرک ہو تو لازم آئے گا کہ خدا تھوڑی دیر کے لیے تو اپنا شریک خود بنا لیتا ہے لیکن زیادہ دیر کے لیے نہیں بناتا اور یہ خیال سرے سے ہی غلط ہے۔

دوسری بات مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ کے لفظوں سے یہ سامنے آئی کہ نکیرین کے سوالات کے وقت اُس مرنے والے کی قبر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری بھی ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اُس لمحے کے اندر پوری دنیا میں ہزاروں آدمی قبریں رکھے جائیں تو آپ کی ہر قبر میں جلوہ گری ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب کو ایسی معجز نما شان عطا فرمائی ہوئی ہے کہ ایک ہی وقت میں آپ ہزاروں جگہوں پر تشریف فرما ہو سکتے ہیں اور دیکھنے والے آپ کو دیکھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۱۳۴ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهٖ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَرْأَةُ

باب ۱۳۴ پورے سر کا مسح کرنا

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: مسح کرو اپنے سروں کے بعض حصے

Marfat.com

بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلٰى رَأْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ أَيُجْزِئُ أَنْ يَمْسَحَ بَعْضَ رَأْسِهِ فَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ؞

کا اور ابن مسیب نے کہا کہ عورت مرد کی طرح سر کا مسح کرے۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا سر کے بعض حصے کا مسح کرنا کافی ہے؟ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث کو دلیل بنایا۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى أَتَسْتَطِيْعُ أَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَآءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ؞

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا جان تھے کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا، ہاں۔ پس پانی منگا کر اُسے اپنے ہاتھوں پر ڈالا تو ہاتھوں کو دو دفعہ دھویا۔ پھر کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لیا۔ پھر تین دفعہ چہرے کو دھویا پھر دو دفعہ کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا تو انھیں آگے سے پیچھے کو لے گئے یعنی سر کی ابتداء سے گدی تک پھر اُسی جگہ کی طرف واپس لائے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ پھر دونوں پیر دھوئے۔

بَابُ ۱۳۵ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ أَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْهِ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِيْ حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْفَأَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ؞

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور ان کے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کی طرح وضو کیا یعنی برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر کلی کی، ناک میں پانی لیا اور اسے صاف کیا تین چلّوؤں میں پھر اپنا ہاتھ داخل کر کے تین دفعہ چہرے کو دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر اپنے سر کا مسح کیا کہ انھیں آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ ایک مرتبہ۔ پھر اپنے دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔

بَابُ ۱۳۶ اِسْتِعْمَالِ فَضْلِ وُضُوْءِ النَّاسِ وَأَمَرَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَهْلَهُ أَنْ يَّتَوَضَّأُوْا بِفَضْلِ سِوَاكِهِ ؞

لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا۔

حضرت جریر بن عبداللہ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ اُن کے مسواک سے بچے ہوئے پانی سے وضو کریں۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا۔ لوگ آپ کے وضو کے بچے ہوئے

Marfat.com

يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا ۔

پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اُوپر ملنے لگے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے نیزہ

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانی کا ایک پیالہ منگایا۔ پس اپنے ہاتھوں اور چہرے کو اُسی میں دھویا اور ان میں کلی کی۔ پھر اُن دونوں سے فرمایا کہ اس میں سے پی لو اور اپنے چہرہ اور سینوں پر ڈال لو۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ ابْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ وَهُوَ الَّذِيْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ غُلَامٌ مِّنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهٖ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ وَاِذَا تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ ۔

علی بن عبد اللہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ان کے والدِ ماجد، صالح، ابن شہاب، محمود بن ربیع سے روایت ہے جن کے چہرے پر اُن کے کنوئیں کے پانی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلی کی تھی اور عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو قریب تھا کہ لوگ آپ کے وضو کے پانی پر لڑنے لگتے۔

بَاب ۱۳۷

حضور کے وضو کا پانی برکت والا تھا

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّآئِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ ۔

سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ جان مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا۔ پھر آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کی زیارت کی جو کبوتروں کے انڈے جیسی تھی۔

بَاب ۱۳۸ مَنْ مَّضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ۔

جو ایک ہی چلّو سے کلی کرے اور ناک میں پانی لے۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ اَفْرَغَ مِنَ الْاِنَآءِ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ اَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَآ اَقْبَلَ وَمَآ اَدْبَرَ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

عمرو بن یحییٰ کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا اور انہیں دھویا، پھر دھویا یا کلی کی اور ناک میں پانی لیا ایک ہی چلّو سے اور تین دفعہ ایسا کیا اور دو دو دفعہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور سر کا مسح کیا، اگلے اور پچھلے حصے کا اور دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

Marfat.com

ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

بَاب ۱۳۹ مَسْحِ الرَّأْسِ مَرَّةً ؕ

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُّ عَمْرَو بْنَ اَبِيْ حَسَنٍ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ وُّضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّاَ لَهُمْ فَكَفَاَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ مِّنْ مَّآءٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ بِهِمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَّقَالَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً ؕ

وضو ایسا تھا۔

سر کا مسح ایک بار سے

عمرو بن ابو حسن نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا تو انھوں نے ایک طشت میں پانی منگوایا اور انھیں وضو کر کے دکھایا۔ اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انھوں تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا تو کلی کی، ناک میں پانی لیا اور صاف کی، تین دفعہ پانی کے تین چلوؤں سے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین دفعہ منہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو دفعہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر سر کا مسح کیا، اپنے ہاتھوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور دونوں پیر دھوئے ——— موسیٰ نے وہیب سے روایت کی ہے کہ سر کا مسح ایک دفعہ کیا۔

بَاب ۱۴۰ وُضُوْءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ وَفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ وَتَوَضَّاَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْحَمِيْمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ ؕ

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ يَتَوَضَّاُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ؕ

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی۔ حضرت عمر نے نصرانیہ کے گھر سے گرم پانی کے ساتھ وضو کیا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مرد اور عورت اکٹھے وضو کر لیا کرتے تھے۔

بَاب ۱۴۱ صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَهٗ عَلَى الْمُغْمٰى عَلَيْهِ ؕ

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَّقُوْلُ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ لَّا اَعْقِلُ فَتَوَضَّاَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوْئِهٖ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيْرَاثُ اِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةً فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَآئِضِ ؕ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب کہ میں بیمار اور بے ہوش تھا۔ آپ نے وضو کیا اور بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو میں ہوش میں آ گیا۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری میراث کس کے لیے ہوگی جب کہ میرا وارث تو صرف ایک کلالہ ہے۔ پس آیت میراث نازل ہوئی۔

بَاب ۱۴۲ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ ؕ

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ

لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتنوں سے غسل اور وضو کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا

Marfat.com

بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلٰى اَهْلِهٖ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَآءٌ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَّبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِيْنَ وَزِيَادَةً ۞

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ۞

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَهٗ مَآءً فِيْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِهٖ وَاَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ۞

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ فِيْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَّرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّكَانَتْ عَآئِشَةُ تُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهٗ وَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ وَاَجْلِسُ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ الْقِرَبَ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ

تو نزدیک گھر والا اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور باقی حضرات وہیں رہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کا لگن پیش کیا گیا جس میں پانی تھا منہ چھوٹا ہونے کے باعث سب بیک وقت ہاتھ نہیں ڈال سکتے تھے لیکن سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کتنے تھے؟ فرمایا کہ اسّی یا زیادہ۔

ابو بُردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ منگایا جس میں پانی تھا۔ آپ نے دونوں ہاتھ اور چہرۂ انور اُس میں دھویا اور اُسی میں کلی فرمائی۔

عمرو بن یحییٰ کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے پیتل کے طشت میں پانی پیش کیا۔ آپ نے تین دفعہ پُر نور چہرہ دھویا اور دو دو دفعہ دونوں ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا اُس کے آگے سے اور پیچھے سے اور دونوں پیروں کو دھویا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی علالت شدت اختیار کر گئی۔ آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے بیماری کے دوران میرے گھر میں رہنے کی اجازت مانگی۔ آپ کو اجازت مل گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان تشریف لائے اور آپ کے پیر زمین پر گھسٹ رہے تھے یعنی حضرت عباس اور دوسرے آدمی کے درمیان۔ عُبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس نے بتایا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ دوسرا آدمی کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں داخل ہونے اور بیماری بڑھنے پر آپ نے فرمایا: مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ جن کے بند کھولے نہ گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت حفصہ کے لگن میں بٹھایا گیا تو ہم آپ پر مشکیں بہانے لگے یہاں تک کہ آپ

Marfat.com

اِلَی النَّاسِ ؕ

بَاب ۱۴۳ اَلْوُضُوْءِ مِنَ التَّوْرِ ؕ

۱۹۶ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عَمِّیْ يُكْثِرُ مِنَ الْوُضُوْءِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبِرْنِیْ كَيْفَ رَاَيْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّآءٍ فَكَفَاَ عَلٰی يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِی التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَيْهِ فَاغْتَرَفَ بِهِمَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ اِلَی الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدَيْهِ مَآءً فَمَسَحَ رَاْسَهٗ فَاَدْبَرَ بِيَدَيْهِ وَاَقْبَلَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ ؕ

۱۹۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِاِنَآءٍ مِّنْ مَّآءٍ فَاُتِیَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيْهِ شَیْءٌ مِّنْ مَّآءٍ فَوَضَعَ اَصَابِعَهٗ فِيْهِ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَی الْمَآءِ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ قَالَ اَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّاَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ اِلَی الثَّمَانِيْنَ ؕ

نے اشارہ فرمایا کہ تم تعمیل کر چکے۔ پھر لوگوں کی طرف تشریف لائے۔

طشت سے وضو کرنا

عمرو بن یحییٰ کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ میرے چچا جان وضو میں بہت پانی بہاتے۔ پس وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے بتایئے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انھوں نے طشت میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں پر ڈال کر تین مرتبہ انھیں دھویا۔ پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ تین مرتبہ ایک ہی چلّو سے۔ پھر دونوں ہاتھ داخل کیے اور لپ بھر کر منہ دھویا، تین مرتبہ۔ پھر دونوں ہاتھ دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر کا مسح کیا کہ ہاتھوں کو پیچھے لے گئے اور آگے لائے۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے وضو کرتے دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا برتن منگایا تو خدمتِ عالی میں کھلے منہ کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں ذرا سا پانی تھا۔ آپ نے اس میں مبارک انگلیاں ڈالیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو آپ کی انگلیوں سے پھوٹ کر بہہ رہا تھا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنے والوں کا اندازہ کیا تو وہ ستّر سے اسّی تک تھے۔

ف: رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دریائے کرم جوش میں آیا تو اپنے جاں نثاروں اور شمعِ رسالت کے پروانوں کی اس انداز سے مشکل کشائی اور حاجت روائی فرمائی کہ چشمِ فلکِ کہن نے اس سے پہلے ایسا منظر کبھی دیکھا نہیں ہوگا۔ وضو کے لیے پانی دیا اور وہ بھی اپنی انگلیوں سے پنجابِ رحمت جاری کر کے۔ کیوں نہ ہو کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوبِ اکرم، نائبِ اعظم کو شان ہی نرالی عطا فرمائی ہے۔ اختیارات ہی سب سے بڑھ کر دیئے ہیں۔ ایک دانائے راز نے اس حقیقت کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں، دُر بے بہا دیئے ہیں

بَاب ۱۴۴ اَلْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

ایک مُد پانی سے وضو کرنا

۱۹۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

ابن جُبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مُد تک

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ ۞

پانی کے ساتھ غسل کرتے اور ایک مُد سے وضو فرما کرتے۔

بَابُ ۱۴۵ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۞

موزوں پر مسح کرنا

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ ابْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ وَقَالَ ابْنُ مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدًا فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ ۞

حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا، ہاں اور جب حضرت سعد تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بتائیں تو اُس کے متعلق کسی دوسرے سے نہ پوچھا کرو ـــــ ابن موسیٰ بن عقبہ، ابو النضر، ابو سلمہ نے حضرت سعد سے اسی طرح روایت کی اور حضرت عمر نے حضرت عبداللہ سے اسی طرح فرمایا۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۞

عروہ بن مغیرہ نے اپنے والدِ ماجد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ ڈول میں پانی لے کر آپ کے پیچھے گئے جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو انھوں نے پانی ڈالا۔ لہٰذا حضور نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَتَابَعَهُ حَرْبٌ وَأَبَانُ عَنْ يَحْيَى ۞

جعفر بن اُمیہ ضمری کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ـــــ حرب اور ابان نے یحییٰ سے اِس کی متابعت کی ہے۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ وَتَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

جعفر بن عمرو ابن اُمیہ سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے مبارک عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ـــــ متابعت کی ہے اس کی معمر، یحییٰ، ابو سلمہ، عمرو سے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔

بَابُ ۱۴۶ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

جبکہ پاک پیروں کو موزوں میں داخل کیا ہو۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

عروہ بن مغیرہ کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میں نے آپ کے

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَھْوَیْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّیْہِ فَقَالَ دَعْھُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُھُمَا طَاھِرَتَیْنِ فَمَسَحَ عَلَیْھِمَا ؕ

موزے اُتارنے چاہے تو فرمایا:۔ رہنے دو کیونکہ پہنتے وقت میرے پیر پاک تھے اور اُن پر مسح فرمایا۔

بَاب ۱۴۷ مَنْ لَمْ یَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاۃِ وَالسَّوِیْقِ وَاَکَلَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ لَحْمًا فَلَمْ یَتَوَضَّؤُا ؕ

جو گوشت کھانے اور ستو پینے کے بعد وضو نہ کرے

حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گوشت کھا کر وضو نہ کیا۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ کَتِفَ شَاۃٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ؕ

عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ بُکَیْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ اَنَّ اَبَاہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْتَزُّ مِنْ کَتِفِ شَاۃٍ فَدُعِیَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَلْقَی السِّکِّیْنَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ؕ

جعفر بن عمرو بن اُمیہ کو ان کے والدِ ماجد نے بتایا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاتے دیکھا۔ پس آپ کو نماز کے لیے بُلایا گیا تو چھری ڈال دی اور نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا۔

بَاب ۱۴۸ مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السَّوِیْقِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ؕ

جو ستو پی کر کُلّی کرے اور وضو نہ کرے۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ ابْنِ یَسَارٍ مَوْلٰی بَنِیْ حَارِثَۃَ اَنَّ سُوَیْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّھْبَآءِ وَھِیَ اَدْنٰی خَیْبَرَ فَصَلّٰی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِہٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ؕ

بُشیر بن یسار مولیٰ بن حارثہ سے روایت ہے کہ حضرت سُوَید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنھیں بتایا کہ خیبر کے سال وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب صہباء کے مقام پر پہنچے جو خیبر کے نزدیک ہے تو آپ نے عصر پڑھی، پھر زادِ راہ منگوایا لیکن ستو ہی موجود تھے جو آپ کے حکم سے گھولے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی پیئے۔ پھر نماز مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے کُلّی کی اور ہم نے بھی۔ پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ وَعَنْ بُکَیْرٍ عَنْ کُرَیْبٍ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ عِنْدَھَا کَتِفًا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ؕ

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے پاس بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا۔ پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

ف:۔ مذکورہ چاروں حدیثوں نیز باب ۱۴۷، ۱۴۸ کی عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ آگ سے پکائی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر پہلے وضو تھا تو ایسی چیز کھا لینے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف کُلّی کر لینا

Marfat.com

سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۱۴۹ هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ ؕ

کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرے؛

۲۰۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا تَابَعَهٗ يُوْنُسُ وَصَالِحُ ابْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؕ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عن سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ پی تو کلی کی اور فرمایا کہ اس میں چکنا ہٹ ہوتی ہے ـــــ متابعت کی اس کی یونس اور صالح بن کیسان نے زہری سے

بَابُ ۱۵۰ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ وَمَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النُّعْسَةِ وَالنُّعْسَتَيْنِ اَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوْءًا

نیند سے وضو لازم آنا اور جو ایک دو مرتبہ اونگھنے اور جھونکا لینے سے وضو لازم نہ سمجھے۔

۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ ؕ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی نماز پڑھتا ہوا اونگھنے لگے تو چاہیئے کہ سو جائے یہاں تک کہ نیند کا زور چلا جائے۔ کیونکہ جب کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے تو اُسے کیا معلوم کہ بخشش طلب کرنے کی جگہ اپنے آپ کو برا بھلا کہہ رہا ہو۔

۲۱۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ ؕ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کسی کو نماز میں نیند آئے تو سو جائے یہاں تک کہ جو پڑھ رہا ہے اُسے سمجھنے لگے۔

بَابُ ۱۵۱ الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ ؕ

حدث کے بغیر وضو کرنا۔

۲۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ يُجْزِئُ اَحَدَنَا الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ ؕ

محمد بن یوسف، سفیان، عمرو بن عامر نے حضرت انس سے سُنا ـــــ مسدد، یحیٰی، سفیان، عمرو بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے ہیں عرض گزار ہوا کہ آپ کیسے کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اُسی وضو کو کافی سمجھتے جب تک حدث نہ ہو جائے۔

۲۱۲ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت سُوَید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، خیبر کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب صہبا کے مقام پر پہنچے تو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ عصر پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے کھانا منگوایا تو ستو کے سوا کچھ نہ ملا۔ پس ہم نے کھائے پیئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

صَلّٰی دَعَا بِالطَّعَامِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَکَلْنَا وَ شَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰی لَنَا الْمَغْرِبَ، فَلَمْ یَتَوَضَّاْ ؕ

نمازِ مغرب کے لیے کھڑے ہوئے اور کلی کی۔ پھر ہمیں نمازِ مغرب پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

بَاب ۱۵۲ مِنَ الْکَبَآئِرِ اَنْ لَّا یَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِہٖ ؕ

پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں سے ہے۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْ مَکَّۃَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِھِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی کَانَ اَحَدُھُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ وَکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِیْدَۃٍ فَکَسَرَھَا کِسْرَتَیْنِ فَوَضَعَ عَلٰی کُلِّ قَبْرٍ مِّنْھُمَا کِسْرَۃً فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ لَعَلَّہٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْھُمَا مَا لَمْ تَیْبَسَا ؕ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کی آوازیں سنیں جن کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ پھر فرمایا کیوں نہیں، ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا پھر ایک ٹہنی منگائی اور اُس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر اُن میں سے ایک حصہ رکھ دیا عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔

بَاب ۱۵۳ مَا جَآءَ فِیْ غَسْلِ الْبَوْلِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ کَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ سِوٰی بَوْلِ النَّاسِ ؕ

پیشاب کو دھونے کا بیان

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر والے کے متعلق فرمایا کہ یہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور آدمی کے سوا کسی کے پیشاب کا ذکر نہ فرمایا۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَوْحُ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَآءُ بْنُ اَبِیْ مَیْمُوْنَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِہٖ اَتَیْتُہٗ بِمَآءٍ فَیَغْسِلُ بِہٖ ؕ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت سے فارغ ہو جاتے تو میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کر دیتا تو آپ اُس سے استنجا فرما لیتے۔

بَاب ۱۵۴

عذاب قبر میں ذکر الٰہی سے کمی ہونا۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّھُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ اَخَذَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ انھیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلیاں کھاتا پھرتا تھا۔ پھر ایک سبز ٹہنی لی اور اُس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک

Marfat.com

جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَحَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِّثْلَهٗ ؞

حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے ——— ابن مثنیٰ، وکیع، اعمش نے مجاہد سے ایسا ہی سنا ہے۔

ف: یہ حدیث عجائبات میں سے ہے کہ نگاہِ مصطفیٰ کا حال بیان کر رہی ہے کہ یہ پروردگارِ عالم کے محبوبِ اکرم، نائبِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں سے قبر اور برزخ کے حالات بھی پوشیدہ نہیں ہیں۔ دو قبر والوں کو ملاحظہ فرمالیا کہ انھیں عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو گیا کہ کن برائیوں کے باعث انھیں عذاب ہو رہا تھا۔ غور طلب بات ہے کہ ان دونوں کے متعلق جو خدا نے فیصلہ کیا اس کا محبوبِ خدا کو کیسے پتہ لگا؟ جب اس حقیقت کو جان اور مان لیا جائے گا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خداداد کمالات کا انکار کرنے کی گنجائش ہی نہیں رہے گی ——— دوسری بات یہ بھی معلوم ہو گئی کہ مردے کو قبر میں عذاب ہوتا یا راحت ہوتی ہے۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جب مردہ برزخ میں عذاب یا راحت دیا جاتا ہے تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس کے حواس باقی رہتے ہیں۔ یعنی مردہ سنتا اور دیکھتا ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کا واضح بیان موجود ہے، جن کا انکار کرنا زندہ حقیقت کو جھٹلانا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہر مدعیٔ اسلام کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بَابُ ۱۵۵ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ الْاَعْرَابِيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهٖ فِي الْمَسْجِدِ

۲۱۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى اَعْرَابِيًّا يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ دَعُوْهُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ دَعَا بِمَآءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ ؞

حضور نے اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑے رکھا یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہو گیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: جانے دو۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

بَابُ ۱۵۶ صَبِّ الْمَآءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ ؞

مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا۔

۲۱۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ؞

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اسے پکڑنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جانے دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دینا کیونکہ تمہیں آسانی مہیا کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے سختی کرنے کے لیے نہیں۔

۲۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عبدان، عبد اللہ، یحییٰ بن سعید حضرت انس بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ——— خالد بن مخلد، سلیمان، یحییٰ بن سعید سے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِيْ طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهٗ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُهْرِيْقَ عَلَيْهِ ؕ

روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ کوئی اعرابی آکر مسجد کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اُسے ڈانٹا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں منع کیا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوگیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ڈول پانی کا حکم فرمایا جو اُس پر بہا دیا گیا۔

ف:۔ اس حدیث میں اخلاقیات کا بہترین سبق دیا گیا ہے کہ ایک اعرابی عظمتِ مسجد سے بے خبر ہونے کے باعث مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو بعض صحابۂ کرام اُسے ڈانٹنے لگے۔ اس پر رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے پر صحابۂ کرام ہی کو روکا کیونکہ ممکن ہے کہ درمیان میں پیشاب روکنے پر اعرابی کو کوئی تکلیف ہو جاتی۔ لہٰذا اُسے پیشاب کرنے کا پورا موقع دیا۔ پھر اُس پیشاب پر آپ کے حکم سے ایک ڈول پانی بہا دیا گیا۔ اسی سلسلے کی دوسری روایت میں ہے کہ بعد میں آپ نے اعرابی کو سمجھایا کہ مسجد میں ایسا کام نہیں کیا کرتے۔

بَابُ ۱۵۷ بَوْلِ الصِّبْيَانِ ؕ

شیر خوار بچوں کا پیشاب

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ ؕ

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شیر خوار بچہ لایا گیا جس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر اُس پر ڈال دیا۔

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ ؕ

حضرت اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر اُس پر چھڑک دیا اور اُسے نہ دھویا۔

بَابُ ۱۵۸ اَلْبَوْلِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا ؕ

کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهٗ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ؕ

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لے گئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی منگایا تو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور آپ نے وضو فرمایا۔

بَابُ ۱۵۹ اَلْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ

اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

Marfat.com

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُنِیْ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰی فَاَتٰی سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَآئِطٍ فَقَامَ کَمَا یَقُوْمُ اَحَدُکُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَیَّ فَجِئْتُهٗ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ حَتّٰی فَرَغَ ۞

فرمایا: مجھے یاد ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے تو دیوار کے پیچھے ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور تمہاری طرح کھڑے ہوئے اور پیشاب کیا۔ میں پرے ہٹ گیا تو مجھے اشارے سے بلایا پس میں پیچھے کھڑا رہا یہاں تک کہ آپ فارغ ہو گئے۔

بَابُ ۱۶۰ اَلْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ ۞

کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا

۲۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیُّ یُشَدِّدُ فِی الْبَوْلِ وَیَقُوْلُ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ کَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اَحَدِهِمْ قَرَضَهٗ فَقَالَ حُذَیْفَةُ لَیْتَهٗ اَمْسَکَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَآئِمًا ۞

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری پیشاب کے بارے میں بہت سخت محتاط تھے اور فرماتے کہ بنی اسرائیل میں سے کسی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اُسے کاٹ دیتا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کاش! وہ اس سے رُک جائیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر آئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اور خود بھی آپ نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ پوری زندگی میں یہی ایک موقع ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اور ایسا آپ نے عذر کے باعث کیا تھا۔ اگر ایک دفعہ بھی آپ ایسا نہ کرتے تو اُمتِ محمدیہ کو مجبوری میں بھی کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت نہ ہوتی اور گناہ شمار ہوتا وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ ۱۶۱ غَسْلِ الدَّمِ ۞

خون کو دھونا

۲۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَرَاَیْتَ اِحْدٰنَا تَحِیْضُ فِی الثَّوْبِ کَیْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحُتُّهٗ ثُمَّ تَقْرُصُهٗ بِالْمَآءِ وَتَنْضَحُهٗ بِالْمَآءِ وَتُصَلِّیْ فِیْهِ ۞

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی:۔ فرمائیے کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے میں خونِ حیض لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا کہ اُسے ملے۔ پھر اُس پر پانی ڈالے اور پانی سے دھو کر اُس میں نماز پڑھ لے۔

۲۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَنَا مُعَاوِیَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَیْسَ بِحَیْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَیْضَتُكِ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ قَالَ وَقَالَ اَبِیْ ثُمَّ تَوَضَّاِیْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰی یَجِیْٓءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ ۞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابو حُبیش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی:۔ یا رسول اللہ! میں مستحاضہ ہوں، پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، یہ تو خونِ رگ ہے، حیض تو نہیں۔ جب تمہارے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب گزر جائیں تو غسل کر کے خون دھویا کرو۔ اور نماز پڑھا کرو۔ میرے والدِ محترم نے فرمایا کہ پھر ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو یہاں تک کہ ایامِ حیض آ جائیں ۞

Marfat.com

بَاب ۱۶۲ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهِ وَغَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ ۔

منی کا دھونا اور کھرچنا نیز اُس چیز کا دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونَ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ ۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھو دیا کرتی۔ آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی کی تری آپ کے کپڑے میں باقی رہتی تھی۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ بُقَعُ الْمَاءِ ۔

قتیبہ، یزید، عمرو، سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سُنا۔ مسدد، عبدالواحد، عمرو بن میمون، سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُس منی کے متعلق پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے؟ فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا اثر کپڑے میں باقی رہتا۔

بَاب ۱۶۳ إِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهَا ۔

جب کوئی منی وغیرہ کو دھوئے اور اُس کا نشان نہ جائے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِيهِ بُقَعُ الْمَاءِ ۔

سلیمان بن یسار سے اُس کپڑے کے متعلق روایت ہے جس کو منی لگ جائے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھویا کرتی آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا نشان باقی رہتا تھا۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ ابْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرَاهُ فِيهِ لُقْعَةً أَوْ بُقَعًا ۔

سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتیں۔ پھر بھی ایک یا کئی دھبے دکھائی دیا کرتے تھے۔

بَاب ۱۶۴ أَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا وَصَلّٰى أَبُو مُوسٰى فِي دَارِ الْبَرِيدِ وَالسِّرْقِينِ وَالْبَرِّيَّةُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ هٰهُنَا وَثَمَّ سَوَاءٌ ۔

اونٹ، چوپایوں اور بکری کا پیشاب اور اُن کے باڑے حضرت ابوموسیٰ نے دارالبریہ اور سرقین میں نماز پڑھی جب کہ جنگل اُس کے ساتھ تھا اور فرمایا کہ یہ اور وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل یا عرینہ

Marfat.com

عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ اُنَاسٌ مِّنْ عُکْلٍ اَوْ عُرَیْنَۃَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَاَنْ یَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِھَا وَاَلْبَانِھَا فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوْا رَاعِیَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَجَآءَ الْخَبَرُ فِیْ اَوَّلِ النَّھَارِ فَبَعَثَ فِیْ اٰثَارِھِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّھَارُ جِیْءَ بِھِمْ فَاَمَرَ فَقُطِعَ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلُھُمْ وَسُمِرَتْ اَعْیُنُھُمْ وَاُلْقُوْا فِی الْحَرَّۃِ یَسْتَسْقُوْنَ فَلَا یُسْقَوْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَۃَ فَھٰٓؤُلَآءِ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ وَحَارَبُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ؕ

کے کچھ لوگ حاضرِ بارگاہ ہوئے تو مدینہ منورہ میں بیمار پڑ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں چراگاہ میں اُونٹوں کے پاس چلے جانے کا حکم دیا کہ اُن کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ وہ چلے گئے۔ جب تندرست ہوئے تو اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت یہ خبر پہنچی تو اُن کا تعاقب کرنے آدمی بھیجے گئے۔ دن چڑھے وہ اُنھیں لے کر آئے تو آپ کے حکم سے اُن کے ہاتھ پیر کاٹے گئے اور اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں اور دھوپ میں ڈال دیئے گئے۔ پانی مانگتے مگر نہ پلایا گیا۔ ابو قلابہ کا بیان ہے کہ اُنھوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے نیز اللہ اور اُس کے رسول سے لڑے۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَنَا اَبُو التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ اَنْ یُّبْنَی الْمَسْجِدُ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ؕ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد تعمیر ہونے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکریوں کے ریوڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

باب ۱۶۵ مَا یَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِی السَّمْنِ وَالْمَآءِ وَقَالَ الزُّھْرِیُّ لَا بَاْسَ بِالْمَآءِ مَا لَمْ یُغَیِّرْہُ طَعْمٌ اَوْ رِیْحٌ اَوْ لَوْنٌ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا بَاْسَ بِرِیْشِ الْمَیْتَۃِ وَقَالَ الزُّھْرِیُّ فِیْ عِظَامِ الْمَوْتٰی نَحْوَ الْفِیْلِ وَغَیْرِہٖ اَدْرَکْتُ نَاسًا مِّنْ سَلَفِ الْعُلَمَآءِ یَمْتَشِطُوْنَ بِھَا وَیَدَّھِنُوْنَ فِیْھَا لَا یَرَوْنَ بِہٖ بَاْسًا وَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَاِبْرَاھِیْمُ لَا بَاْسَ بِتِجَارَۃِ الْعَاجِ ؕ

اگر گھی اور پانی میں نجاست گر جائے۔

زہری کا قول ہے کہ پانی میں کوئی مضائقہ نہیں جب تک ذائقہ، بُو یا رنگ نہ بدلے۔ حمّاد کا قول ہے کہ مردار کے بالوں میں کوئی ڈر نہیں۔ زہری نے ہاتھی وغیرہ مردار کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اگلے علماء میں سے کئی حضرات کو اُن سے کنگھی کرتے دیکھا اور اُن میں تیل رکھنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے۔ ابن سیرین اور ابراہیم کا قول ہے کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّیْمُوْنَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَاْرَۃٍ سَقَطَتْ فِیْ سَمْنٍ فَقَالَ اَلْقُوْھَا وَمَا حَوْلَھَا وَکُلُوْا سَمْنَکُمْ ؕ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چوہے کے متعلق پوچھا گیا جب کہ وہ گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ اُسے نکال دو اور اُس کے اِرد گرد سے اور اپنے (باقی) گھی کو کھا لو۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ ثَنَا مَعْنٌ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّیْمُوْنَۃَ اَنَّ

علی بن عبداللہ، معن، امام مالک، ابن شہاب، عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ بن مسعود حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چوہے کے متعلق پوچھا گیا جبکہ

Marfat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ قَالَ مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ مَالَا أُحْصِيْهِ يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ ؛

وہ گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ اُس جگہ سے اور اُس کے اِرد گرد سے پھینک دو ——— معن، امام مالک، (زہری) متعدد مرتبہ حضرت ابنِ عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔

۲۳۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کو جو زخم اللہ کی راہ میں لگے وہ قیامت میں اُسی شکل کا ہوگا جیسے آج ہی زخم لگا ہو اور خون کے رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا، مشک جیسی خوشبو والا۔

بَابُ ١٦٦ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ؛

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

۲۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ ؛

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، ہم ہی سب میں آخری اور سب سے پہلے ہیں ——— نیز اپنی دوسری اسناد کے ساتھ فرمایا:۔ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے، جو چلتا نہ ہو کہ پھر اُسی سے غسل کرے۔

بَابُ ١٦٧ إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّيْ قَذَرٌ أَوْ جِيْفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهُ

اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى فِيْ ثَوْبِهِ دَمًا وَهُوَ يُصَلِّيْ وَضَعَهُ وَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ إِذَا صَلّٰى وَفِيْ ثَوْبِهِ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ أَوْ تَيَمَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ أَدْرَكَ الْمَاءَ فِيْ وَقْتِهِ لَا يُعِيْدُ

حضرت ابنِ عمر جب نماز پڑھتے ہوئے اپنے کپڑے میں خون دیکھتے تو اُسے پھینک دیتے اور نماز جاری رکھتے۔ ابن مسیب اور شعبی نے کہا کہ جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اُس کے کپڑے میں خون یا منی لگی ہوئی ہو یا قبلہ رُخ نہ ہو یا تیمم کر کے نماز پڑھ رہا ہو اور وقت کے اندر پانی مِل جائے تو اعادہ نہ کرے۔

۲۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ

عبدان، ان کے والدِ ماجد، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ——— احمد بن عثمان، شُریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسبِ معمول بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے جب کہ ابوجہل اور اُس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے، تو اُن میں سے ایک دوسرے

Marfat.com

الْبَيْتِ وَاَبُوْجَهْلٍ وَّاَصْحَابٌ لَهٗ جُلُوْسٌ اِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَيُّكُمْ يَجِيْءُ بِسَلَا جَزُوْرِ بَنِيْ فُلَانٍ فَيَضَعُهٗ عَلٰى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَى الْقَوْمِ فَجَآءَ بِهٖ فَنَظَرَ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهٗ عَلٰى ظَهْرِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَاَنَا اَنْظُرُ لَا اُغْنِيْ شَيْئًا لَوْ كَانَتْ لِيْ مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ وَيَحِيْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ حَتّٰى جَآءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ اِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمّٰى اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ وَّعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ ابْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَّعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ عَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعٰى فِي الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ

سے کہنے لگا کہ تم میں سے کون ہے جو فلاں قبیلے سے اونٹ کی اوجھری لاکر محمد کی پیٹھ پر رکھے گا جب کہ وہ سجدے میں ہو۔ قوم میں سے ایک بڑا بدبخت اٹھا اور جاکر لے آیا۔ انتظار کیا، یہاں تک کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو اس نے کندھوں کے درمیان پیٹھ پر رکھ دی۔ میں بیچارگی میں دیکھ رہا تھا کاش! میرا کوئی ساتھی ہوتا۔ وہ ہنسے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں رہے اور سر نہ اٹھایا۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہ آئیں اور اسے آپ کی پیٹھ سے ہٹایا تو سر اٹھایا۔ پھر تین مرتبہ کہا۔ اے اللہ قریش کو سنبھال۔ ان پر آپ کا یہ دعا کرنا گراں گزرا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر نام لیے۔ اے اللہ! ابوجہل کو سنبھال نیز عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، اور عقبہ بن ابومعیط کو سات گنے لیکن مجھے یاد نہیں رہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جن کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نام لیے وہ پچھاڑ کر بدر کے گڑھے میں پھینکے ہوئے تھے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چاہنے پر پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کے ان دشمنوں کو غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں ذلت کے ساتھ مارا۔ لہٰذا یوں نہیں کہنا چاہیے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ خدا وہی کر دیتا ہے جو اس کا محبوب چاہتا ہے کیونکہ:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

بَابُ ۱۶۸ اَلْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهٖ فِي الثَّوْبِ

تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا

وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ ۞

عروہ، مسور اور مروان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیبیہ سے تشریف لائے۔ حدیث بیان کرتے ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بھی تھوک پھینکا تو وہ ان میں سے کسی آدمی کے ہاتھ پر گرا، جسے وہ اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا۔

ف: رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لعاب دہن کو صحابۂ کرام زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ پوری کوشش کرتے کہ وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پر گرے۔ پھر اسے اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیا کرتے تھے۔ جائے غور ہے کہ پروردگارِ عالم نے قرآنِ مجید میں ایسا کوئی حکم نہیں دیا ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہی صحابہ کرام سے یہ فرمایا کہ تم میرے

Marfat.com

تعب دہن کے ساتھ ایسا کیا کرو۔ قرآن وحدیث میں اِس کا حکم نہ ہونے کے باوجود صحابۂ کرام ایسا کر رہے تھے اور کر بھی خود حضور کے سامنے رہے تھے اور آپ نے بھی اُنہیں ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا تھا۔ معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث میں ہر بات کا تصریحًا حکم ہونا ضروری نہیں بلکہ کچھ احکام دلیل مطابقی سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں تعظیمِ رسول تو ایمانیات میں شامل بلکہ جانِ ایمان ہے۔ یہاں تو کسی فعل کا تعظیمِ شانِ رسالت پر مبنی ہونا ہی اُس کی صحت کا ضامن ہے۔ صریحًا کوئی دلیل ہو یا نہ ہو وہ خود ہی تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ۔ کے حکم کی تعمیل اور خوشنودیٔ ربِ جلیل ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبِهٖ۔

حُمَید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں تھوکا۔

بَابٌ ۶۹ لَا يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِالنَّبِيْذِ وَلَا بِالْمُسْكِرِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَاَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ اَلتَّيَمُّمُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ وَاللَّبَنِ۔

نبیذ اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز نہیں ہے۔

حسن اور ابو العالیہ نے اِسے ناپسند کیا ہے اور عطاء کا قول ہے کہ میرے نزدیک نبیذ اور دودھ سے وضو کرنے کی نسبت تیمم کرنا زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر وہ مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

بَابٌ ۷۰ غَسْلِ الْمَرْاَةِ اَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ اِمْسَحُوْا عَلٰى رِجْلِيْ فَاِنَّهَا مَرِيْضَةٌ۔

عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا۔

ابو العالیہ نے کہا کہ میرے پیر پر مالش کرو کیونکہ وہ بیمار تھے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَسَاَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اَحَدٌ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ بِتُرْسِهٖ فِيْهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَّجْهِهِ الدَّمَ فَاُخِذَ حَصِيْرٌ فَاُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهٖ فِيْهِ جُرْحُهٗ۔

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں کے پوچھنے پر سُنا کہ میرے اور آپ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا، فرمایا کہ اس چیز کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا، حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی لے کر آتے اور حضرت فاطمہ آپ کے چہرے سے خون دھو رہی تھیں۔ پس ٹاٹ کا ٹکڑا لے کر جلایا گیا اور وہ آپ کے زخم میں بھرا گیا۔

بَابٌ ۷۱ اَلسِّوَاكِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسواک کا بیان۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گزاری۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهٗ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهٖ يَقُوْلُ

ابو بُردہ سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کو اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے ہوئے پایا۔ اُغ اُغ فرماتے جبکہ مسواک آپ کے

Marfat.com

أَعْ أَعْ وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ ۔

منہ میں تھی گویا قے کر رہے ہیں۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ۔

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ——— نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو سو کر اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف کرتے۔

بَابُ ۱۷۲ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الْأَكْبَرِ

مسواک بڑے کے سپرد کرنا۔

وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ اخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ۔

عفان، صخر بن جویریہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ مسواک کر رہا ہوں میرے پاس دو آدمی آئے جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو پکڑا دی۔ مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو۔ پس میں نے بڑے کو دے دی ——— امام بخاری نے فرمایا کہ نعیم، ابن مبارک، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر نے اسے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

رات کو باوضو سونے کی فضیلت

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَرَدَدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُولِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سونے لگو تو نماز جیسا وضو کر لیا کرو۔ پھر داہنی کروٹ لیٹ جایا کرو۔ پھر کہو، "اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تجھ سے رغبت اور خوف رکھتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اپنے نبی پر نازل فرمائی جنہیں تو نے بھیجا۔" اگر اس رات میں مر گئے تو تم فطرت پر ہو گے اور ان کلمات کو اپنا آخری کلام بنائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے یہ کلمات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے دہرائے۔ جب میں اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ..... پر پہنچا اور وَرَسُولِكَ۔ کہا تو فرمایا، نہیں بلکہ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ کہو۔

Marfat.com

ف: ہمیں چاہیے کہ اس دعا کو اپنا ضروری وظیفہ بنالیں اور سوتے وقت یہ الفاظ ضرور کہہ لیا کریں تاکہ اگر اس رات ہمیں موت کی آغوش میں جانا پڑ جائے تو فرمان رسالت کے مطابق ہم ایمان سلامت لے کر اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ یہ کتنی بڑی بشارت ہے جبکہ ایک مسلمان کی زندگی بھر کی ساری تگ و دَو ہے بھی اِسی مقصد کے لیے۔ خدا کرے کہ ہم جب اس دنیا سے جائیں تو ایمان سلامت لے کر جائیں۔ آمین۔

Marfat.com

پارہ ـــــ ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

كِتَابُ الْغُسْلِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَوْلِهٖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۞

بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغُسْلِ ۞

۲۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِى الْمَآءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَآءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ ۞

۲۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهٗ وَمَآ اَصَابَهٗ مِنَ الْاَذٰى ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ ثُمَّ عَلٰى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا هٰذِهٖ غُسْلُهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ ۞

بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ ۞

۲۴۵- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ

غسل کا بیان

ارشاد ربانی ہے جب تم جنابت کی حالت میں ہو تو پاکی حاصل کرو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تک اور فرمایا کہ اے ایمان والو! یہ عَفُوًّا غَفُوْرًا تک۔

غسل سے پہلے وضو کرنا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر نماز جیسا وضو کرتے پھر اپنی انگلیوں کو پانی میں داخل کرتے اور اُن سے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر ڈالتے۔ پھر پانی کو اپنے سارے جسم پر بہایا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا جیسے نماز کے لیے کرتے ہیں دھوئے۔ اپنی شرمگاہ اور جو نجاست لگی ہوئی تھی اُسے دھویا پھر اپنے اُوپر پانی ڈالا۔ پھر اپنے پیروں پر ڈال کر انھیں دھویا۔ آپ کا غسل جنابت یہ تھا۔

آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے جو قدح کا تھا اور اسے فرق

Marfat.com

مِّنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ ۔

بَابُ ۱۷۶ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهِ ۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُو عَائِشَةَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوٍ مِّنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَبَهْزٌ وَالْحُمَيْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ قَدْرِ صَاعٍ ۔

کہا جاتا تھا۔

ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرنا

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عائشہ کا بھائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُن کے بھائی نے اُن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے متعلق پوچھا۔ تو اُنھوں نے ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع کے قریب پانی تھا اور غسل کیا۔ یعنی اپنے سر پر پانی ڈالا جب کہ ہمارے اور اُن کے درمیان پردہ تھا ـــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یزید بن ہارون اور بہز اور حمیدی نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ ایک صاع کی مقدار میں۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ وَأَبُوهُ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا يَكْفِينِي فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفٰى مِنْكَ شَعْرًا وَّخَيْرًا مِّنْكَ ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ ۔

ابوجعفر سے روایت ہے کہ وہ اور اُن کے والد ماجد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے اور ان کے پاس اور لوگ بھی تھے۔ اُنھوں نے ان سے غسل کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ میرے لیے تو کافی نہیں ہے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ اتنا پانی اُن کے لیے کافی ہوتا تھا جن کے تم سے زیادہ بال تھے اور تم سے بہتر تھے، پھر ایک کپڑے میں ہماری امامت کرتے تھے۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَخِيرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُونَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى أَبُو نُعَيْمٍ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے ـــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ ابن عُیینہ آخر میں ابن عباس عن میمونہ کہا کرتے جب کہ صحیح وہی ہے جو ابونعیم نے روایت کی ہے۔

ف: اس باب کی مذکورہ تینوں حدیثوں سے حسب ذیل باتیں سامنے آتی ہیں: (۱) غسل کرتے وقت پردہ ہونا ضروری ہے۔ (۲) ستر اگر چھپا لیا گیا ہو تو ایک کپڑے سے بھی نماز ہو جائے گی۔ لیکن یہ مجبوری کے دور کی بات ہے جبکہ آج بھی مجبوری میں ایسا کیا جا سکتا ہے۔ (۳) تقریباً صاع یعنی چار سیر کے لگ بھگ پانی سے غسل کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی پانی کی قلت کے وقت کی بات ہے۔ ہاں خواہ مخواہ پانی زائد از ضرورت بہا دینا بھی مناسب نہیں۔ اتنا پانی استعمال کیا جائے جس سے قابل اطمینان غسل ہو جائے۔

بَابُ ۱۷۷ مَنْ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا

جو اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالے

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ

سلیمان بن صرد نے حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ

Marfat.com

عَلٰی رَاْسِیْ ثَلَاثًا وَاَشَارَ بِیَدَیْہِ کِلْتَیْہِمَا ؕ

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مَخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُفْرِغُ عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلٰثًا

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ سَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ قَالَ لِیْ جَابِرٌ اَتَانِی ابْنُ عَمِّکَ یُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ قَالَ کَیْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ فَقُلْتُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْخُذُ ثَلٰثَ اَکُفٍّ فَیُفِیْضُھَا عَلٰی رَاْسِہٖ ثُمَّ یُفِیْضُ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِہٖ فَقَالَ لِیَ الْحَسَنُ اِنِّیْ رَجُلٌ کَثِیْرُ الشَّعْرِ فَقُلْتُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرَ مِنْکَ شَعْرًا

بَابُ ۱۷۸ اَلْغُسْلِ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً ؕ

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَتْ مَیْمُوْنَۃُ وَضَعْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَآءً لِلْغُسْلِ فَغَسَلَ یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰی شِمَالِہٖ فَغَسَلَ مَذَاکِیْرَہٗ ثُمَّ مَسَحَ یَدَہٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْھَہٗ وَیَدَیْہِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی جَسَدِہٖ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَّکَانِہٖ فَغَسَلَ قَدَمَیْہِ ؕ

بَابُ ۱۷۹ مَنْ بَدَاَ بِالْحِلَابِ اَوِ الطِّیْبِ عِنْدَ الْغُسْلِ ؕ

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَۃَ وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ دَعَا بِشَیْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَاَخَذَ بِکَفِّہٖ فَبَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ فَقَالَ بِھِمَا عَلٰی وَسْطِ رَاْسِہٖ ؕ

بَابُ ۱۸۰ اَلْمَضْمَضَۃِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ فِی الْجَنَابَۃِ ؕ

فرمایا۔

محمد بن علی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہایا کرتے تھے۔

ابو جعفر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ تمہارے چچازاد بھائی حسن بن محمد بن حنیفہ میرے پاس آئے اور غسلِ جنابت کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین لپ پانی لے کر اپنے سر پر ڈالا کرتے۔ پھر اپنے تمام جسم پر بہاتے تھے۔ حسن نے مجھ سے کہا کہ میرے جسم پر بال زیادہ ہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تم سے زیادہ تھے۔

غسل ایک ہی بار ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا تو آپ نے دو مرتبہ اپنے ہاتھ دھوئے یا تین دفعہ۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ میں پانی لے کر شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین سے اپنا ہاتھ رگڑا، پھر کلی کی، ناک میں پانی لیا نیز اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر اُس جگہ سے ہٹ کر اپنے پیروں کو دھویا۔

جو غسل کرتے وقت حِلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرتے تو حِلاب وغیرہ کوئی خوشبودار چیز منگواتے اور اُسے اپنی ہتھیلی میں لے کر سر کے دائیں حصے سے ابتدا کرتے، پھر بائیں طرف۔ پھر دونوں ہاتھوں سے سر کے درمیان میں لگاتے۔

غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا۔

Marfat.com

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ عَلَى الْاَرْضِ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَاَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ اُتِیَ مِنْدِيْلٌ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا ؕ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا۔ آپ نے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں کو دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مٹی سے ملے اور انھیں دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر چہرے کو دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا۔ پھر وہاں سے ہٹ گئے اور اپنے پیروں کو دھویا۔ پھر رومال پیش کیا گیا لیکن اُسے استعمال نہ فرمایا (یعنی اُس سے جسم نہ پونچھا)۔

بَاب ۱۸۱ مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُوْنَ اَنْقٰى ؕ

صاف کرنے کے لیے ہاتھ کو مٹی سے رگڑنا۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ؕ

عبداللہ بن زبیر حُمیدی، سفیان، اعمش، سالم بن ابوالجعد، کُریب حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر ایک دیوار سے رگڑ کر دھویا۔ پھر وضو کیا جیسا نماز کے لیے کرتے ہیں۔ جب غسل سے فارغ ہو گئے، تو اپنے دونوں پیر دھوئے۔

بَاب ۱۸۲ هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى يَدِهٖ قَذَرٌ غَيْرُ الْجَنَابَةِ وَاَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَّدَهٗ فِی الطَّهُوْرِ وَلَمْ يَغْسِلْهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَاْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ؕ

کیا دھونے سے پہلے جنبی اپنا ہاتھ برتن میں ڈال سکتا ہے جب کہ جنابت کے سوا اُس کے ہاتھ میں کوئی اور نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔ چنانچہ حضرت ابن عمر اور حضرت براء بن عازب نے وضو کے پانی میں اپنے ہاتھ داخل کیے اور انھیں دھویا نہیں تھا، پھر وضو کیا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس غسلِ جنابت کی چھینٹوں میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ تَخْتَلِفُ اَيْدِيْنَا فِيْهِ ؕ

قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے اور اُس میں ہمارے ہاتھ ٹکرا بھی جاتے تھے۔

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهٗ ؕ

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرتے تو اپنا ہاتھ دھو لیا کرتے تھے۔

Marfat.com

۲۵۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنْ جَنَابَةٍ وَّعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ ؕ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسلِ جنابت کر لیا کرتے تھے ——— عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۵۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ مِنْ نِّسَآئِهٖ يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ زَادَ مُسْلِمٌ وَّوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ ؕ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی ازواجِ مطہرات میں سے کوئی ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے ——— مسلم اور وہب بن جریر نے شعبہ سے یہ بھی روایت کی کہ غسل جنابت۔

بَاب ۱۸۳ مَنْ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الْغُسْلِ ؕ

جو غسل کے وقت دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے۔

۲۶۰ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَّسَتَرْتُهٗ فَصَبَّ عَلٰى يَدِهٖ فَغَسَلَهَا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ الثَّالِثَةَ اَمْ لَا ثُمَّ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوْ بِالْحَائِطِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَاْسَهٗ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ خِرْقَةً فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا ؕ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھ دیا اور پردہ کر دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے ایک یا دو دفعہ دھویا۔ سلیمان راوی کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ تیسری دفعہ کا ذکر کیا یا نہیں۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار سے رگڑا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا نیز چہرہ، دونوں ہاتھوں اور سر کو دھویا۔ پھر سارے جسم پر پانی بہایا۔ پھر دوسری جگہ ہٹ کر دونوں پیر دھوئے۔ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور اسے واپس نہ کیا۔

بَاب ۱۸۴ تَفْرِيْقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَمَا جَفَّ وُضُوْءُهٗ ؕ

دھونے اور وضو کے درمیان وقفہ۔ حضرت ابن عمر کے متعلق مذکور ہے کہ انھوں نے اعضائے وضو خشک ہونے کے بعد پیر دھوئے۔

۲۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآءً يَغْتَسِلُ بِهٖ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ اَفْرَغَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا تاکہ اس سے غسل فرمالیں۔ آپ نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر انھیں دو یا تین مرتبہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین

Marfat.com

بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهٗ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رَاْسَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى مِنْ مَّقَامِهٖ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ؕ

سے اپنا ہاتھ رگڑا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر اپنے چہرہ اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر کو تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

بَاب ۱۸۵ اِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمَنْ دَارَ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ ؕ

جب کہ جماع کے بعد جماع کرے اور جو ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے۔

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَّيَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَكَرْتُهٗ لِعَآئِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيْبًا ؕ

ابراہیم بن محمد بن منتشر کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمٰن پر رحم فرمائے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی اور وہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس جاتے۔ پھر صبح کو احرام باندھ لیتے اور خوشبو آرہی ہوتی۔

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَوَكَانَ يُطِيْقُهٗ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ اُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِيْنَ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اِنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ تِسْعُ نِسْوَةٍ ؕ

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات اور دن کی ایک ہی ساعت میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس پھر آتے تھے۔ جو گیارہ تھیں۔ میں نے حضرت انس سے کہا کہ کیا اتنی طاقت تھی؟ فرمایا کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت مرحمت فرمائی گئی ہے۔ سعید نے قتادہ سے روایت کی کہ حضرت انس نے ان سے نو ازواج مطہرات بیان فرمائیں۔

بَاب ۱۸۶ غَسْلِ الْمَذِيِّ وَالْوُضُوْءِ مِنْهُ

مذی کو دھونا اور اس سے غسل لازم آنا

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَاَمَرْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَسَاَلَ فَقَالَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ؕ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری مذی بہت خارج ہوا کرتی تھی تو میں نے حضور کی صاحبزادی کے باعث ایک آدمی سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھے۔ آپ نے فرمایا کہ وضو کرو اور شرمگاہ کو دھو لیا کرو۔

بَاب ۱۸۷ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِيَ اَثَرُ الطِّيْبِ ؕ

جو خوشبو لگا کر غسل کرے اور خوشبو کا اثر باقی رہے۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ وَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُصْبِحَ

محمد بن منتشر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے حضرت ابن عمر کا قول ذکر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ صبح کو احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو آئے" بیان کر کے حکم پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

Marfat.com

مُحْرِمًا انْضَخْ طِيبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا تَطَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا ۔

فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی۔ پھر اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس دورہ فرماتے۔ پھر صبح کو احرام باندھ لیتے۔

۲۶۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

آدم بن ابو ایاس، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔

ف: اِس حدیث سے دو باتیں خصوصاً سامنے آتی ہیں پہلی بات یہ کہ احرام باندھنے سے پہلے اگر کسی نے خوشبو لگائی ہو اور حالتِ احرام میں اُس کی چمک یا رنگت نظر آتی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورتِ مقدسہ یا کسی ادا کا تصور بندھا یا باندھ لینا محبتِ رسول کی علامت اور سعادت مندی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ

بَابُ ۱۸۸ تَخْلِيلِ الشَّعْرِ حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوٰى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ ۔

بالوں میں خلال کرنا اور جلد کے تر ہونے کا یقین ہو جانے پر پانی بہا دینا۔

۲۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ تَخَلَّلَ بِيَدِهِ شَعَرَهُ حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوٰى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَقَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَغْرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور نماز جیسا وضو کرتے۔ پھر غسل کرتے یعنی اپنے ہاتھ سے بالوں میں خلال کرتے۔ جب یقین ہو جاتا کہ جلد تر ہو گئی ہے تو اُس پر تین مرتبہ پانی بہاتے، پھر سارے جسم کو دھوتے وہ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے، دونوں جس سے چلوؤں سے پانی لیتے۔

بَابُ ۱۸۹ مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهُ مَرَّةً أُخْرٰى ۔

جس نے حالت جنابت میں وضو کیا۔ پھر تمام جسم کو دھوئے لیکن اعضائے وضو کو دوبارہ نہ دھوئے۔

۲۶۸ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى قَالَ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ بِيَمِينِهِ عَلٰى يَسَارِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوِ الْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسلِ جنابت کے لیے پانی رکھا گیا پس آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی ڈالا۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار پر دو یا تین دفعہ مارا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا نیز اپنے چہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ پھر

Marfat.com

وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَآءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهٗ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ فَاَتَيْتُهٗ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهٖ

بَابٌ ۱۹۰ اِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ اَنَّهٗ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ ۞

وہاں سے ہٹ کر پیر دھوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو قبول نہ فرمایا اور اپنے ہاتھ سے پونچھتے رہے۔

جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آئے تو اسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نماز کی اقامت کہی گئی اور کھڑے ہو کر صفیں برابر کر لی گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب اپنے مصلّے پر کھڑے ہوئے تو آپ کو جنبی ہونا یاد آیا، ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ رہنا۔ پھر جا کر غسل کیا اور ہمارے پاس تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پس تکبیر کہی اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی ــــ متابعت کی اس کی عبدالاعلیٰ معمر نے زہری سے اور روایت کیا اسے اوزاعی نے زہری سے۔

هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَامًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهٗ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ تَابَعَهٗ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۞

بَابٌ ۱۹۱ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ۞

غسلِ جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کر دیا۔ آپ نے ہاتھ پر پانی ڈال کر انھیں دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پس اپنا ہاتھ زمین پر مار کر ملا، پھر اسے دھویا۔ چنانچہ کلی کی اور ناک میں پانی لیا نیز چہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا اور اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر پرے ہٹ کر اپنے پیر دھوئے میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو نہ لیا اور اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ وَّصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ يَاْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ ۞

بَابٌ ۱۹۲ مَنْ بَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ ۞

جو سر کی داہنی جانب سے غسل کی ابتداء کرے۔

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب ہم میں سے کسی کو جنابت لاحق

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا إِذَا أَصَابَ إِحْدَانَا جَنَابَةٌ أَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلَاثًا فَوْقَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَأْخُذُ بِيَدِهَا عَلَى شِقِّهَا الْأَيْمَنِ وَبِيَدِهَا الْأُخْرَى عَلَى شِقِّهَا الْأَيْسَرِ ۞

ہوتی تو اپنے ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر ڈالتیں پھر اپنے ایک ہاتھ سے سر کے داہنے حصّے کو اور دوسرے ہاتھ سے بائیں حصّے کو ملا جاتا۔

بَابٌ ۱۹۳ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَمَنْ تَسَتَّرَ وَالتَّسَتُّرُ أَفْضَلُ وَقَالَ بَهْزٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

جو تنہائی میں ننگا نہائے اور دوسرے نے پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے۔ بہز ان کے والد ماجد، اُن کے جدِّ امجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے کہ اُس سے حیا کی جائے۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَعَ مُوسَى فِي أَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى وَقَالُوا وَاللهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہتے جب کہ حضرت موسیٰ تنہا نہاتے۔ لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم، حضرت موسیٰ ہمارے ساتھ اسی لیے نہیں نہاتے کہ اُن کے خصیے پھولے ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ وہ نہانے لگے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے۔ پتھر کپڑے لے کر بھاگا اور حضرت موسیٰ نے اس کا تعاقب کیا اور کہتے:۔ اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو دیکھ لیا اور کہا:۔ خدا کی قسم، موسیٰ کو تو کوئی بیماری نہیں۔ اُنھوں نے کپڑے لے لیے اور پتھر کو مارا۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا:۔ خدا کی قسم، حضرت موسیٰ کی مار کے پتھر پر چھ یا سات نشان ہیں ——— حضرت ابوہریرہ ہی سے روایت ہے کہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے تو اُن پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں حضرت ایوب اُنھیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے۔ اُن کے رب نے ندا فرمائی اے ایوب! جو تو دیکھتا ہے کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے! عرض گزار ہوئے کہ تیری عزت کی قسم، کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا اور روایت کیا ہے اسے ابراہیم، موسیٰ بن عقبہ، صفوان، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے۔

ف: اس حدیث سے تین باتیں خاص طور پر سامنے آتی ہیں۔ ایک یہ کہ اگر کوئی اللہ کے دوستوں پر الزام تراشی کرتا اور اُن

Marfat.com

ہیں نقص بتاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو اکثر اوقات جواب دینے سے بھی بے نیاز کر دیتا ہے اور وقت آنے پر اپنے مقربین کو اُس الزام اور نقص سے بَری کر کے دکھا دیتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی بعض نشانیاں دنیا میں باقی رکھتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں بزرگوں کی عظمت پیدا ہوتی اور بڑھتی رہے۔ جو ہستیاں لوگوں کو اُن کے پروردگار سے ملاتے اور اُسکے سامنے جھکاتے ہیں تو اُن ہستیوں کا اللہ تعالیٰ بھی لوگوں کو عقیدت مند بنا دیتا ہے جو اُن بزرگوں کی محنت کا دنیاوی صلہ ہوتا ہے اور تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بے نیاز اور مستغنی نہیں ہو سکتی کیونکہ اُن حضرات کی ساری بزرگی اور عظمت خدائے رحمٰن و رحیم کے فضل و کرم ہی سے تو ہے۔ لہٰذا اُس سے بے نیازی کیسی؟ غیر سے بے نیاز تو صرف پروردگارِ عالم کی ذاتِ اقدس ہے اور باقی جس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ رب العزت ہی کی رحمت و برکت کا کرشمہ ہے۔

بَابُ ۱۹۴ اَلتَّسَتُّرُ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ کرنا

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ ۞

ابو مرہ مولیٰ اُمِّ ہانی بنت ابو طالب سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت اُمِّ ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور فاطمہ نے پردہ کیا ہُوا تھا۔ فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ میں اُمِّ ہانی ہُوں۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ وَمَا اَصَابَهٗ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهٖ عَلَى الْحَائِطِ اَوِ الْاَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابَعَهٗ اَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السِّتْرِ ۞

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پردہ کر دیا جب کہ آپ غسلِ جنابت فرما رہے تھے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا اور جو کچھ لگ گیا تھا۔ پھر اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر رگڑا۔ پھر نماز جیسا وضو کیا سوائے پیروں کے۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر دوسری جگہ جا کر اپنے پیر دھوئے۔ پردے کے بارے میں ابو عوانہ اور ابن فضیل نے ان کی متابعت کی ہے۔

بَابُ ۱۹۵ اِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْاَةُ ۞

جب عورت کو احتلام ہو جائے

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ امْرَاَةُ اَبِيْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

زینب بنت ابو سلمہ نے اُم المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو طلحہ کی بیوی حضرت اُمِّ سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا

Marfat.com

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَايَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ عَلَى الْمَرْأَةِ عَنْ غُسْلٍ اِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ ۞

تو کیا عورت پر غسل ہے جب کہ اُسے احتلام ہو جائے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں جب کہ وہ پانی دیکھے۔

بَاب ۱۹۶ عَرَقِ الْجُنُبِ وَاَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ ۞

جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهٗ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ وَاَنَا عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ملے جب کہ یہ جنبی تھے۔ میں آپ سے ایک طرف ہو گیا۔ جا کر غسل کیا اور حاضر بارگاہ ہو گیا۔ فرمایا کہ اے ابوہریرہ! تم کہاں تھے عرض گزار ہوا کہ میں جنبی تھا لہٰذا بغیر طہارت کے آپ کی بارگاہ میں بیٹھنا میں نے ناپسند کیا۔ فرمایا کہ سُبحانَ اللہ مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَاب ۱۹۷ الْجُنُبِ يَخْرُجُ وَيَمْشِيْ فِي السُّوْقِ وَغَيْرِهٖ وَقَالَ عَطَآءٌ يَحْتَجِمُ الْجُنُبُ وَيُقَلِّمُ اَظْفَارَهٗ وَيَحْلِقُ رَاْسَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَتَوَضَّاْ ۞

جنبی کا بازار وغیرہ میں جانا

عطاء کا قول ہے کہ پچھنے لگوا سکتا ہے، ناخن کٹوا سکتا ہے اور سر منڈوا سکتا ہے اگرچہ وضو بھی نہ کیا ہو۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ فَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ ۞

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس دورہ فرمایا کرتے تھے اور اُن دنوں آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

ف: بخاری شریف، جلد اوّل کی حدیث ۲۶۳ کے لفظ يَدُوْرُ اور اِس حدیث کے لفظ كَانَ يَطُوْفُ سے یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر رات میں اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے جانا معمول تھا لیکن حقیقت میں یہ بات نہیں ہے بلکہ آپ صرف حجۃ الوداع کے موقع پر ایک رات میں اپنی جملہ ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور انھیں نوازا تھا، ہاں آپ کو پروردگارِ عالم نے تیس مردوں کی یہ طاقت ضرور مرحمت فرمائی تھی بلکہ امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے تو عمدۃ القاری، جلد اوّل، صفحہ ۲۰ پر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس جنتی مردوں کے برابر یہ طاقت مرحمت فرمائی گئی تھی اور ترمذی شریف کی ایک روایت کے مطابق ہر جنتی مرد کو دنیا کے سو مردوں کے برابر یہ طاقت عطا فرمائی جائے گی اِس سے معلوم ہوا کہ آپ کو چار ہزار دنیاوی مردوں کے برابر یہ طاقت و قوت مرحمت ہوئی تھی۔ دوسری بات یہ بھی مدِنظر رہنی چاہیے کہ حدیث ۲۶۳ میں گیارہ ازواجِ مطہرات کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے جانے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن صحیح قول نو ہے کیونکہ تاریخی لحاظ سے ایک وقت میں نو سے زیادہ ازواجِ مطہرات کا آپ کے نکاح میں رہنا ثابت نہیں ہے۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ

ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے اور میں جنبی تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے تو میں کھسک گیا اور رہائش گاہ پر آکر غسل کیا اور حاضر بارگاہ ہوا تو آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ اے ابوہریرہ! تم کہاں تھے! میں نے واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا، سبحان اللہ، مؤمن ناپاک نہیں ہوتا۔

بَاب ۱۹۸ كَيْنُونَةِ الْجُنُبِ فِي الْبَيْتِ اِذَا تَوَضَّاَ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ

جنبی کا غسل کرنے سے پہلے وضو کر کے گھر میں رہنا۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَتْ نَعَمْ وَيَتَوَضَّاُ

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت جنابت میں سو جاتے تھے؟ فرمایا: ہاں اور وضو کر لیا کرتے تھے

بَاب ۱۹۹ نَوْمِ الْجُنُبِ

جنبی کا سو جانا

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَرْقُدُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں جب کہ تم میں سے کوئی وضو کرے تو وہ حالت جنابت میں سو جائے۔

بَاب ۲۰۰ اَلْجُنُبِ يَتَوَضَّاُ ثُمَّ يَنَامُ

جنبی وضو کر لے پھر سو جائے

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهٗ وَتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور نماز جیسا وضو کر لیا کرتے۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَفْتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ لیا کہ کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو جائے۔ فرمایا: ہاں جب کہ وہ وضو کر لے۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ انھیں رات کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ وضو کرو، اپنی شرمگاہ کو دھو لیا کرو اور سو جایا کرو۔

Marfat.com

بَاب ۲۰۱ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ ؞

۲۸۴ - حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ أَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هٰذَا أَجْوَدُ وَأَوْكَدُ وَإِنَّمَا بَيَّنَّا الْحَدِيثَ الْآخَرَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْغُسْلُ أَحْوَطُ ؞

جب دونوں ختنے مل جائیں!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اُس کے ساتھ وظیفۂ زوجیت کرے تو اُس پر غسل واجب ہو گیا ـــــ متابعت کی اس کی عمرو نے شعبہ سے اور موسیٰ، ابان، قتادہ حسن سے اسی طرح مروی ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہی زیادہ عمدہ اور مضبوط بات ہے اور ہم نے آخری حدیث کو لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے بیان کیا ہے اور غسل میں ہی زیادہ احتیاط ہے۔

بَاب ۲۰۲ غَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْأَةِ ؞

عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا۔

۲۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ يَحْيَى وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَأَمَرُوهُ بِذٰلِكَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور انزال نہ ہو تو کیا کرے! حضرت عثمان نے فرمایا کہ نماز جیسا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔ میں (حضرت زید) نے حضرت علی، حضرت زبیر بن العوام، حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت اُبی بن کعب سے پوچھا تو انھوں نے بھی یہی حکم بتایا۔ مجھے (یحییٰ راوی کو) خبر دی ابوسلمہ، عروہ بن زبیر حضرت ابوایوب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔

۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْغُسْلُ أَحْوَطُ وَذٰلِكَ الْآخِرُ إِنَّمَا بَيَّنَّاهُ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْمَاءُ أَنْقَى ؞

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُبی بن کعب عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! جب آدمی عورت سے صحبت کرے اور زنزال نہ ہو؟ فرمایا کہ عورت سے جو چیز لگی ہو اُسے دھو ڈالے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ غسل میں زیادہ احتیاط ہے اور یہی آخری حکم ہے ہم نے اسے لوگوں کے اختلاف کے باعث بیان کیا ہے اور پانی زیادہ پاک کرنے والا ہے۔

ف: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر عورت سے صحبت کی اور انزال نہ ہوا تو شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے

Marfat.com

اور بغیر غسل کیے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس موقف کی اور بھی متعدد احادیث صحاح ستہ اور خود بخاری شریف میں موجود ہیں، لیکن یہ بات اسلام کے ابتدائی زمانے کی ہے اور اس مضمون کی جملہ احادیث اُن حدیثوں سے منسوخ ہیں جن میں وارد ہوا ہے کہ جب مرد اور عورت کا ختنہ سے ختنہ مل گیا تو دونوں پر غسل واجب ہو گیا۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو اختلافِ صحابہ کے باعث هٰذَا اَجْوَدُ وَاَوْكَدُ فرمایا ہے، یہ درست نہیں کیونکہ صحابۂ کرام کا اس بارے میں اختلاف نہیں تھا بلکہ یہ حدیثیں شروع اسلام سے متعلقہ اور منسوخ ہیں جبکہ وجوبِ غسل والی حدیثیں اِن کی ناسخ ہیں۔

كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۞

اور ارشادِ خداوندی ہے :۔ اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور اُن سے نزدیکی نہ کرو جب تک کہ پاک نہ ہو لیں۔ پھر جب پاک ہو جائیں تو اُن کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔ بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو (۲: ۲۲۲)

بَابُ ۲۰۳ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ ۞

حیض کی ابتدا کیسے ہوئی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :۔ یہ چیز اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں بھیجا گیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔

۲۸۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَقُضِيَ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَآئِهٖ بِالْبَقَرِ ۞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج کے ارادے سے نکلے۔ جب سرف کے مقام پر تھے تو مجھے حیض آ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا، کیا حیض آ گیا؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم ہے جو اُس نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ تم بھی دوسرے حاجیوں کی طرح سب کام کرتی رہو صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

ف : یہ پوری حدیث بخاری شریف کی کتاب الحج میں ہے۔ یہاں اسی طویل حدیث کا ایک حصہ اِس کتاب الحیض میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ حدیث معمولی سے لفظی اختلاف کے ساتھ مسلم شریف، نسائی شریف اور ابنِ ماجہ شریف کی کتاب الحج میں بھی موجود ہے۔ جبکہ نسائی شریف کی کتاب الطہارۃ میں بھی ہے۔ مضمون واضح ہے۔ حدیث کے آخری الفاظ غور طلب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ چونکہ یہ فعلِ رسول ہے لہٰذا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

فرمایا کہ گائے کی قربانی شعائرِ اسلام سے ہے کہ ہندوستان میں اس کا باقی رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ ان گاندھوی علماء نے اسلام پر ظلم کیا تھا جنہوں نے اپنی متحدہ قومیت کے جال کو تقویت پہنچانے نیز اللہ اور رسول کے دشمنوں کو خوش کرنے کی خاطر قربانی گاؤ کے خلاف فتوے دئے اور اس اسلامی شعار کو بند کرانے پر اپنا پورا زور لگا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو توفیق دے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو خوش کرنے میں کوشاں رہیں دشمنانِ اسلام کو راضی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے۔

بَاب ۲۰۴ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ ؛

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھی کرنا۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کرتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهُ سُئِلَ اَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ اَوْ تَدْنُو مِنِّي الْمَرْاَةُ وَهِيَ جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذٰلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ كُلُّهَا تَخْدُمُنِي وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ فِي ذٰلِكَ بَاْسٌ اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُجَاوِرُ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ ؛

عروہ سے پوچھا گیا کہ حائضہ بیوی میری خدمت کر سکتی ہے یا حالت جنابت میں میرے نزدیک آسکتی ہے؟ عروہ نے فرمایا کہ میری تو ہر حالت میں خدمت کرتی ہے اور اس میں کسی کے لیے بھی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ وہ حائضہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کر دیتیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں معتکف تھے تو اپنا سر ان کے نزدیک کر دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتے ہوئے کنگھی کر دیتیں حالانکہ حائضہ ہوتیں۔

بَاب ۲۰۵ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَاَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَكَانَ اَبُو وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ اِلٰى اَبِي رَزِينٍ فَتَاْتِيهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ ؛

مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا

ابو وائل اپنی خادمہ کو حالتِ حیض میں ابو رزین کے پاس بھیجتے اور وہ قرآنِ مجید کو فیتے سے پکڑ کر لے آتی۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ اَنَّ اُمَّهُ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ؛

منصور بن صفیہ کی والدہ ماجدہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری گود سے ٹیک لگا لیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ پھر تلاوتِ قرآن مجید فرماتے

بَاب ۲۰۶ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا ؛

جو حیض کو نفاس کہے

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا اَنَا مَعَ

زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آگیا۔ میں جا کر حیض کے کپڑے پہن آئی

Marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةً فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ

فرمایا کہ کیا تمہیں نفاس آگیا۔ عرض گزار ہوئی ۔ ہاں۔ آپ نے مجھے بُلایا تو میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی ۔

بَابُ ۲۰ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حائضہ سے اختلاط کرنا

۲۹۲ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے اور دونوں جنبی ہوتے اور حکم فرماتے پر ازار باندھ لیتی تو مجھ سے اختلاط فرماتے حالانکہ حائضہ ہوتی اور حالتِ اعتکاف میں اپنا سر میری طرف نکال دیتے تو میں حائضہ ہو کر دھو دیتی ۔

۲۹۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ أَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ تَابَعَهُ خَالِدٌ وَجَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

عبدالرحمٰن بن اسود کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو حالتِ حیض میں اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے۔ پھر اُس سے مباشرت کرتے فرمایا کہ تم میں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کون اپنی خواہش پر کنٹرول رکھتا ہے ۔ خالد اور جریر نے شیبانی سے اس کی متابعت کی ہے ۔

۲۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات میں سے جب کسی کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے جب کہ وہ حائضہ ہوتی ۔ اسے سفیان نے بھی شیبانی سے روایت کیا ہے ۔

بَابُ ۲۰ تَرْكِ حَائِضِ الصَّوْمِ

حائضہ کا روزے چھوڑنا

۲۹۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے تو عورتوں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا کہ اے عورتو! صدقہ کرو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری تعداد زیادہ دیکھی ہے ۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ وہ کس لیے! فرمایا کہ زیادہ لعنت کرتے اور خاوند کی ناشکری کرنے کے باعث۔ میں نے کسی ناقص عقل اور دین والی کو نہیں دیکھا جو تمہاری طرح دانش مند آدمی پر بھی غالب آجاتی ہو۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ

Marfat.com

وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا ۞

ہمارے دین اور ہماری عقل کی کمی کیا ہے؟ فرمایا، کیا تمہاری گواہی کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ ہم نے کہا، کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہاری عقل کی کمی کے باعث ہے۔ کیا یہ نہیں کہ جب تم حائضہ تو نہ نماز پڑھتی ہو اور نہ روزے رکھتی ہو۔ عرض گزار ہوئیں کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہی اُس کے دین کی کمی ہے

بَاب ۲۰۹ تَقْضِي الْحَآئِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا بَاْسَ اَنْ تَقْرَاَ الْاٰيَةَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَآءَةِ لِلْجُنُبِ بَاْسًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ وَقَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ اَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَيَا اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ مُسْلِمُوْنَ وَقَالَ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ عَآئِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّيْ وَقَالَ الْحَكَمُ اِنِّيْ لَاَذْبَحُ وَاَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۞

حائضہ طوافِ بیت اللہ کے سوا سارے مناسک حج کرے۔ ابراہیم نے کہا کہ اُس کے ایک آیت پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابن عباس جنبی کی قرأت میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر حالت میں ذکرِ الٰہی کرتے تھے۔ حضرت اُمِّ عطیہ فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا کہ حائضہ عورتوں کو عیدگاہ کی طرف لائیں تاکہ وہ تکبیریں کہیں اور دعا کریں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے خبر دی کہ ہرقل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خط منگا کر پڑھا تو اُس میں لکھا تھا۔ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے اہل کتاب ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم عبادت نہ کریں مگر اللہ کی اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں۔۔۔ مُسْلِمُوْنَ تک۔ عطاء نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ کو حیض آگیا تو اُنھوں نے طوافِ بیت اللہ کے سوا سارے مناسکِ حج ادا کیے اور نماز نہ پڑھی۔ حکم نے کہا کہ میں بحالتِ جنابت جانور ذبح کرلیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور اُسے مت کھاؤ جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

۲۹۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ لَوَدِدْتُّ وَاللّٰهِ اَنِّيْ

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم حج کے ارادے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ تم کیوں رو رہی ہو۔ عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم میں اِس سال حج نہ کرتی۔ فرمایا کہ شاید تمہیں حیض آگیا ہے؟ عرض گزار ہوئی ہاں۔ فرمایا کہ یہ چیز تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے

Marfat.com

لَمْ اَحُجَّ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ ۔

لکھ دی ہے۔ پس جو دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی وہی کرتی رہنا اور بیت اللہ کا طواف نہ کرنا یہاں تک کہ پاک ہو جاؤ۔

بَابُ ۲۱ اَلْاِسْتِحَاضَةِ ۔

استحاضہ

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فاطمہ بنت ابو حبیش عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! میں پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دینا اور جب اتنے دن گزر جائیں تو غسل کر کے، خون دھو کر، نماز پڑھا کرنا۔

بَابُ ۲۱ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ ۔

خونِ حیض کو دھونا

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے میں خونِ حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو اُسے مل ڈالے اور پھر پانی سے دھو کر اُس میں نماز پڑھ لے۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَتْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلٰى سَائِرِهٖ ثُمَّ تُصَلِّيْ فِيْهِ ۔

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو پاک کرتے وقت وہ اپنے کپڑے سے خون کو کھرچ دیتی اور اُسے دھو کر سارے کپڑے پر پانی چھڑک دیتی اور پھر اُس میں نماز پڑھ لیتی۔

بَابُ ۲۱ اَلْاِعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ ۔

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ شَاهِيْنَ اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَكَفَ مَعَهٗ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھے اور آپ کے ساتھ آپ کی ایک زوجۂ مطہرہ بھی جو مستحاضہ تھیں اور خون دیکھتی تھیں۔ بعض اوقات

Marfat.com

بَعْضُ نِسَآئِهٖ وَهِیَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَی الدَّمَ رُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ اَنَّ عَآئِشَةَ رَاَتْ مَآءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ كَاَنَّ هٰذَا شَیْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهٗ ؕ

۳۰۱ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةٌ مِّنْ اَزْوَاجِهٖ فَكَانَتْ تَرَی الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِیَ تُصَلِّیْ ؕ

۳۰۲ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ اعْتَكَفَتْ وَهِیَ مُسْتَحَاضَةٌ ؕ

بَابٌ ۲۱۳ هَلْ تُصَلِّی الْمَرْاَةُ فِیْ ثَوْبٍ حَاضَتْ فِیْهِ ؕ

۳۰۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ مَا كَانَ لِاِحْدَانَا اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ تَحِیْضُ فِیْهِ فَاِذَا اَصَابَهٗ شَیْءٌ مِّنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِیْقِهَا فَمَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا ؕ

بَابٌ ۲۱۴ اَلطِّیْبِ لِلْمَرْاَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِیْضِ ؕ

۳۰۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰی اَنْ نُّحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَتَطَیَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَّقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا فِیْ مَحِیْضِهَا فِیْ نُبْذَةٍ مِّنْ كُسْتِ اَظْفَارٍ وَّكُنَّا نُنْهٰی عَنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَآئِزِ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؕ

بَابٌ ۲۱۵ دَلْكِ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا اِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِیْضِ وَكَیْفَ تَغْتَسِلُ وَتَاْخُذُ فِرْصَةً

خون کے باعث وہ نیچے طشت رکھ لیتی تھیں۔ حضرت عائشہ نے کسم کا پانی دیکھا تو کہا یہ اُسی طرح کا ہے جیسا کہ ہم نے فلاں (اُم المومنین) کا دیکھا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواجِ مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ اُس نے خون اور زردی دیکھی اور اُس کے نیچے طشت تھی اور وہ نماز پڑھتی تھیں۔

عکرمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اُمہات المومنین میں سے ایک نے اعتکاف کیا اور وہ مستحاضہ تھیں۔

کیا عورت اُس کپڑے میں نماز پڑھے جس میں حیض آیا تھا؟

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم میں سے کسی کے پاس ایک کپڑے سے زیادہ نہیں ہوتا تھا اور حیض اُسی میں آتا تھا۔ جب اُس میں خون وغیرہ کوئی چیز لگ جاتی تو تھوک سے تر کر کے ناخن سے اُسے کھرچ دیا کرتے۔

غسلِ حیض کے وقت عورت کا خوشبو لگانا۔

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرما دیا گیا تھا مگر اپنے خاوند کا چار ماہ دس دن ہے کہ نہ ہم سُرمہ لگائیں اور نہ خوشبو اور نہ عصب کے علاوہ کوئی رنگ دار کپڑا پہنیں اور ہمیں اجازت دی کہ جب کوئی ہم میں سے حیض سے پاک ہو تو قسطِ اظفار استعمال کر سکتی تھی اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع فرما دیا گیا تھا ——— اسے ہشام بن حسان، حفصہ، حضرت اُم عطیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے تو اپنا جسم کیسے ملے اور کیسے غسل کرے اور مشک آلودہ پھایا

Marfat.com

مُمَسَّكَةً فَتَتَبَّعُ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ؛

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِي فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ؛

بَابُ ۲۱۶ غُسْلِ الْمَحِيضِ ؛

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً وَتَوَضَّئِي ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَا فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بَابُ ۲۱۷ امْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ ؛

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ ؛

بَابُ ۲۱۸ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ

لے کر خون کی جگہ پر پھیرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غسلِ حیض کے متعلق پوچھا تو آپ نے اُسے غسل کا طریقہ بتایا۔ فرمایا کہ مشک آلودہ پھایا لے کر اُس کے ساتھ جسم کو پاک کرو۔ عرض گزار ہوئی:۔ اُس کے ساتھ کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا کہ اُس سے پاک کرو۔ عرض گزار ہوئی:۔ کس طرح؟ فرمایا سُبْحَانَ اللہ پاکی حاصل کرو۔ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس کے ساتھ خون کی جگہ صاف کرو۔

غسلِ حیض

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ میں غسلِ حیض کیسے کروں؟ فرمایا کہ مشک آلودہ پھایا لے کر اُس کے ساتھ تین دفعہ دھو ڈالو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرماتے ہوئے اپنا مبارک چہرہ ایک طرف کر لیا یا فرمایا کہ اُس کے ساتھ دھو ڈالو۔ میں نے اُسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور بات بتائی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتانا چاہتے تھے۔

غسلِ حیض کے وقت عورت کا کنگھی کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھا۔ میں اُن میں تھی جنھوں نے تمتع کیا تھا۔ اور ہدی نہیں لائے۔ اُن کا خیال ہے کہ مجھے حیض آگیا اور پاک نہیں ہوئی تھی کہ عرفہ کی رات آگئی۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ نویں ذوالحجہ کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:۔ اپنا سر کھول دو، اس میں کنگھی کرو اور اپنے عمرہ سے رُکی رہو۔ میں نے یہی کیا۔ جب میں نے حج پورا کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن کو حصبہ والی رات فرمایا تو وہ مجھے تنعیم سے عمرہ کروا لائے میرے اُس عمرہ کی جگہ جس کا میں نے احرام باندھا تھا۔

غسلِ حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے

Marfat.com

الْمَحِيْضِ ۞

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَاِنِّيْ لَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَّاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيَ اَخِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَخَرَجْتُ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِيْ قَالَ هِشَامٌ وَّلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَوْمٌ وَّلَا صَدَقَةٌ ۞

بال کھولنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم ذوالحج کا چاند نظر آتے ہی نکل کھڑے ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ باندھ لے کیونکہ میں بھی اگر ہدی نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ پس بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا اور میں اُن میں تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پس یوم عرفہ آگیا اور میں حائضہ تھی میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی تو فرمایا۔ اپنا عمرہ چھوڑ دو سر دھو ڈالو۔ اُس میں کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے یہی کیا۔ یہاں تک کہ جب حصبہ کی رات آئی تو میرے ساتھ میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بھیجا تو میں تنعیم کی طرف نکلی اور عمرہ کا احرام باندھ لیا اپنے عمرہ کی جگہ۔ ہشام نے کہا کہ اس میں قربانی، روزہ اور صدقہ وغیرہ کوئی چیز نہیں ہوتی۔

بَابٌ ۲۱۹ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مُخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ ۞

ارشادِ ربانی، مخلّقہ اور غیر مخلّقہ کا مطلب؟

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَّقُوْلُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَ خَلْقَهٗ قَالَ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى شَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَمَا الْاَجَلُ قَالَ فَيُكْتَبُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ ۞

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو کہتا ہے۔ اے نطفہ کے رب! اے جمے ہوئے خون کے رب! اے لوتھڑے کے رب! جب اللہ تعالیٰ کو وہ پیدا کرنا منظور ہوتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ نر ہے یا مادہ بدبخت ہے یا نیک بخت، رزق کتنا ہے اور عمر کتنی ہے پس وہ اُس کی ماں کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب بچے کی تخلیق یعنی شکل وصورت مکمل کر دیتا ہے تو ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے جو رب تعالیٰ سے معلوم کر کے اُس بچے کے متعلق چار باتیں لکھ دیتا ہے حالانکہ بچہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں ——— (۱) یہ بچہ نر ہے یا مادہ یعنی لڑکا ہے یا لڑکی ——— (۲) بدبخت ہے یا نیک بخت یعنی جنتی ہے یا جہنمی ——— (۳) اس کا دنیاوی رزق کتنا ہے ——— (۴) اس کی دنیاوی عمر کتنی ہے جس کے بعد موت آجائے گی۔ جو باتیں وہ فرشتہ لکھتا ہے، اسی کی طرح آج تک کروڑ در کروڑ در کروڑ فرشتے ہر پیدا ہونے والے انسان کے متعلق لکھتے رہے ہوں گے حالانکہ یہ چاروں باتیں اُن غیوبِ خمسہ سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورۂ لقمٰن کی آخری آیت میں فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ... (الآیۃ) اِس آیتِ مقدسہ کے پیشِ نظر مسلمانوں کا ایک گروہ اس بات پر مصر ہے

Marfat.com

اور ڈنکے کی چوٹ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن غیوبِ خمسہ کا علم مطلقاً کسی کو نہیں دیتا خواہ کوئی ولی ہو یا نبی۔ حتیٰ کہ ساری مخلوق کے سردار سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی غیوبِ خمسہ کا علم نہیں دیا اور وہ کہتے ہیں کہ اِن پانچ باتوں کا علم بعطائے الٰہی ماننے والا خاطی بلکہ مشرک ہے اور اِس عقیدے کا اظہار انہوں نے اپنی متعدد کتابوں میں پورے زور شور سے دلائل دیتے ہوئے کیا ہے لیکن اِس حدیث اور ایسی ہی بے شمار احادیث کو دیکھیں تو اُن لوگوں کا دعویٰ درست نظر نہیں آتا کیونکہ مذکورہ چاروں باتیں جو بچے کے متعلق فرشتہ تکمیل مادر میں لکھتا ہے یہ چاروں باتیں غیوبِ خمسہ ہی کی جزئیات ہیں۔ جب فرشتے کو اللہ تعالیٰ غیوبِ خمسہ کی بعض جزئیات کا علم عطا فرما دیتا ہے تو اولیاء و انبیاء کو بتانے میں کیا رکاوٹ پیش آجاتی ہے؟ معلوم ہوا کہ اس آیت کا وہی مفہوم درست ہے۔ جو مفسرین کرام اور دیگر اکابرِ اُمّت نے بتایا کہ یہ حصر صرف بایں وجہ ہے کہ اِن پانچ باتوں کا علم کسی کو بھی تعلیمِ الٰہی کے بغیر نہیں ہوتا۔ لہٰذا انبیائے کرام میں سے جس کو اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا غیوبِ خمسہ کا علم عطا فرمایا اور اُن کے توسّل سے اولیائے کرام کو بھی علیٰ قدرِ مراتب، جبکہ اپنے محبوب، سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو ساری کائنات کے مجموعی علم سے سے بھی زائد مرحمت فرمایا اور اُن سے کوئی چیز چھپائی ہی نہیں جیسا کہ ایک دانائے راز نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں درود

بَابٌ ۲۲۰ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ؕ

حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجَّتِي فَبَعَثَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ ؕ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا۔ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی لایا ہے تو حلال نہ ہو جب تک قربانی ذبح نہ کرلے اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے تو وہ اپنا حج پورا کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا اور یوم عرفہ تک حائضہ رہی اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ اپنا سر کھول دوں، کنگھی کروں اور حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ چھوڑ دوں۔ میں نے یہی کیا، یہاں تک کہ حج پورا کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو میرے ساتھ بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ اپنے عمرہ کی جگہ تنعیم سے عمرہ کرلوں۔

بَابٌ ۲۲۱ إِقْبَالِ الْمَحِيضِ وَإِدْبَارِهِ وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدِّرْجَةِ فِيهَا

حیض آنا اور بند ہونا

عورتیں ڈبیہ میں روئی رکھ کر حضرت عائشہ کے پاس بھیجا کرتیں جس میں

Marfat.com

الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُولُ لَا تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذَلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْمَحِيضَةِ وَبَلَغَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ نِسَاءً يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ فَقَالَتْ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ ۞

زرد رنگ ہوتا۔ یہ فرماتیں کہ جلدی نہ کرو، یہاں تک کہ صاف پانی دیکھ لو۔ اس سے اُن کی مراد حیض سے پاک ہونا تھا۔ حضرت زید بن ثابت کی صاحب زادی کو معلوم ہُوا کہ عورتیں آدھی رات کو چراغ منگا کر پاکی دیکھا کرتیں۔ اُنھوں نے فرمایا کہ عورتیں ایسا نہ کریں اور اُنھیں ملامت کی۔

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي ۞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابو حبیش مستحاضہ تھیں۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا۔ یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔

باب ۲۲۲ لَا تَقْضِ الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ ۞

حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے۔ حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نماز چھوڑ دو۔

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلٰوتَهَا إِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ أَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهُ ۞

معاذہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی۔ کیا ہم میں سے کوئی پاک ہو کر اپنی نماز کی قضا پڑھے؟ فرمایا کہ کیا تم حروریہ ہو؟ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حیض آتا تھا لیکن آپ ہمیں اس کا حکم نہیں فرماتے تھے یا فرمایا کہ ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔

ف: خوارج کا فرقہ جو مختلف صورتوں اور رنگوں میں قیامت تک جائے گا وہ صحابۂ کرام کے دور میں رونما ہو گیا تھا۔ چونکہ اُن دنوں اُن کا ہیڈ کوارٹر حروراء میں تھا اس لیے انھیں حروری اور حروریہ کہا جاتا تھا۔ صحابۂ کرام انھیں اچھی نگاہوں سے نہیں دیکھتے تھے کیونکہ اصلی مسلمان ہمیشہ انھیں مشرک ہی نظر آتے رہے ہیں۔ اتمامِ حجت کے بعد امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے خلاف جہاد کیا تھا۔ خوارج حضرت علی جیسی ہستی کو بھی مشرک شمار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ موجودہ خارجیوں کو اس بیماری سے بچا کر سچی ہدایت نصیب فرمائے اور سب مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد سے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

باب ۲۲۳ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا ۞

حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباسِ حیض میں ہو۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے حیض آگیا اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں تھی۔ میں سرک کر اُس سے نکل گئی اور اپنا حیض والا لباس پہن لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَلَبِسْتُهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ قَالَتْ وَحَدَّثَتْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ ۞

نے مجھ سے فرمایا، کیا تمہیں حیض آگیا؟ عرض گزار ہوئی، ہاں۔ آپ نے چادر میں مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ راویہ کا بیان ہے کہ انھوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں مجھے بوسہ دیا کرتے تھے نیز میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسلِ جنابت کر لیا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۲۴ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ ۞

جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے۔

۳۱۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيلَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ ۞

زینب بنت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اسی دوران کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آگیا، میں نے جا کر اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے، فرمایا کہ کیا تمہیں حیض آگیا؟ عرض گزار ہوئی، ہاں۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

بَابُ ۲۲۵ شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى ۞

حائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا اور عید گاہ سے الگ رہنا۔

۳۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ قَالَتْ فَكُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِأَبِي نَعَمْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین سے روکا کرتے تھے۔ ایک عورت ہمارے پاس آکر قصرِ بنی خلف میں ٹھہری۔ اُس نے اپنی بہن کے حوالے سے بتایا کہ اُس کے خاوند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا جب کہ چھ میں میری بہن اُن کے ساتھ تھی۔ اُس نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور بیماروں کی تیمارداری کرتے میری بہن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو کیا وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ اپنی سہیلی کی چادر کا ایک حصہ اپنے اُوپر ڈال لے، بھلائی اور اہل ایمان کی دعا میں شامل ہو جائے۔ جب اُم عطیہ آئیں تو میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سُنی ہے؟ کہا، ہاں میرے باپ کی قسم اور میرے باپ کی قسم اُن کا تکیۂ کلام تھا میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جوان، پردہ نشین اور حائضہ بھی بھلائی اور

Marfat.com

وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ الْحُيَّضُ فَقَالَتْ اَلَيْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا ؞

مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ حائضہ عیدگاہ سے دُور رہیں۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ حائضہ بھی؟ کہا۔ کیا وہ عرفات وغیرہ میں حاضر نہیں ہوتیں۔

بَابُ ۲۲۶ إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حَيْضٍ وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ فِيمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَّشُرَيْحٍ اِنْ جَآءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ بِطَانَةِ اَهْلِهَا مِمَّنْ تُرْضٰى دِيْنَهٗ اَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثًا فِيْ شَهْرٍ صُدِّقَتْ وَقَالَ عَطَآءٌ اَقْرَاءُهَا مَا كَانَتْ وَبِهٖ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَقَالَ عَطَآءٌ الْحَيْضُ يَوْمٌ اِلٰى خَمْسَةَ عَشَرَ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ اَيَّامٍ قَالَ النِّسَآءُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ ؞

جب ایک ماہ میں عورت کو تین بار حیض آجائے

نیز حیض اور حمل کے بارے میں جو عورتوں کا اعتبار کیا جاتا ہے جب کہ حیض ممکن ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور اُن کے لیے حلال نہیں ہے کہ اُس چیز کو چھپائیں جو اللہ نے اُن کے رحموں میں پیدا کی ہے حضرت علی اور شریح سے منقول ہے کہ اگر اُس کے رشتہ داروں میں سے ایک متدین شخص گواہی دے کہ اُسے ایک مہینے میں تین دفعہ حیض آیا تو اُس کی تصدیق کی جائے گی۔ عطاء کا قول ہے کہ ایامِ حیض وہی رہیں گے جو پہلے تھے۔ ابراہیم اور عطاء کا قول ہے کہ ایامِ حیض ایک دن سے پندرہ دن تک ہیں۔ معمر، اُن کے والدِ ماجد نے ابن سیرین سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جس نے ایامِ حیض کے پانچ روز بعد خون دیکھا۔ فرمایا کہ عورتیں اپنا معاملہ بہتر جانتی ہیں۔

۳۱۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَآءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلٰكِنْ دَعِي الصَّلٰوةَ قَدْرَ الْاَيَّامِ الَّتِيْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ ؞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فاطمہ بنت ابو حُبیش عرض گزار ہوئیں کہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے لہٰذا پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا، نہیں یہ تو ایک رگ کا خون ہے، ہاں تم اُن دنوں میں نماز چھوڑ دیا کرو جب تمہیں حیض آئے۔ پھر غسل کر کے نماز پڑھنا۔

بَابُ ۲۲۷ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِيْ غَيْرِ اَيَّامِ الْحَيْضِ ؞

ایامِ حیض کے علاوہ زرد اور خاکی رنگ دیکھنا

۳۱۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا ؞

محمد سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہم خاکی اور زرد رنگ کے خون کی پروا نہیں کیا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۲۸ عِرْقِ الْاِسْتِحَاضَةِ ؞

استحاضہ کی رگ

۳۱۸ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سات

Marfat.com

عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ هٰذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ۞

سال مستحاضہ رہیں۔ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے اُنھیں غسل کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے۔ پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

بَاب ۲۲۹ اَلْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ ۞

طوافِ زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہو جائے

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِبْنِ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجْنَ ۞

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں۔ یارسول اللہ! حضرت صفیہ بنت حُیَیّ کو حیض آ گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روکے گی۔ کیا اُس نے تمہارے ساتھ طوافِ زیارت کیا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو چلی چلے۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا حَاضَتْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ فِيْ اَوَّلِ اَمْرِهٖ اَنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ تَنْفِرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ ۞

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حائضہ کو واپس لوٹنے کی اجازت مرحمت فرما دی ہے جبکہ اُسے حیض آ جائے۔ حضرت ابنِ عمر شروع میں فرمایا کرتے تھے کہ نہ لوٹے لیکن پھر میں (طاؤس) نے اُنھیں فرماتے ہوئے سُنا کہ لوٹ جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں اجازت مرحمت فرما دی ہے۔

بَاب ۲۳۰ اِذَا رَاَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَلَوْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّيَاْتِيْهَا زَوْجُهَا اِذَا صَلَّتِ الصَّلٰوةَ اَعْظَمُ ۞

جب مستحاضہ پاکی دیکھے

حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ غسل کر کے نماز پڑھے خواہ دن کی وہ ایک ساعت ہو اور خاوند اُس کے پاس آئے جب کہ وہ نماز پڑھ لے کیونکہ نماز اہم ہے۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ ۞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو اپنے جسم سے خون دھو ڈالو اور نماز پڑھو۔

بَاب ۲۳۱ الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَآءِ وَسُنَّتِهَا ۞

حائضہ کی نمازِ جنازہ اور اُس کا طریقہ۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ اَبِيْ سُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ

عبداللہ ابن بریدہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ امْرَاَةً مَاتَتْ فِيْ بَطْنٍ فَصَلّٰى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسْطَهَا ؕ

سے روایت کی ہے کہ ایک عورت زچگی کی حالت میں فوت ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی اور اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

بَاب ۲۳۲

حائضہ کے متعلق احکام

۳۲۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنَا اَبُوْعَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهٖ فَقَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَكُوْنُ حَائِضًا لَا تُصَلِّيْ وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَآءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَتِهٖ اِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ بَعْضُ ثَوْبِهٖ ؕ

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ وہ حائضہ تھیں اور نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جانماز کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں اور آپ چادر اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے مس کر جاتا تھا۔

كِتَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

بَاب ۲۳۳ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ

ارشاد ربانی ہے: پس تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اُس سے مسح کرو (۴: ۴۳)۔

۳۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ قَاسِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَآئِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ جب بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر تھے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ پس اُس کی تلاش میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہرے اور وہ پانی کی جگہ نہ تھی۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا: دیکھتے نہیں کہ عائشہ نے یہ کیا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا اور لوگوں کو بھی جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں اور نہ اُن کے پاس پانی ہے حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھ کر سو رہے تھے۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے

Marfat.com

اَبُوْبَكْرٍ وَّقَالَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعَنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ ۞

چاہا میرے لیے کہتے رہے بلکہ میری کوکھ میں گھونسا مارا۔ میں حرکت کرنے سے رُکی رہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر آرام فرما تھے۔ جب صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور پانی نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔ حضرت اُسید بن حُضیر نے کہا۔ یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اُونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی تو ہم نے ہار کو اس کے نیچے پایا۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْعَوَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً ۞

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت تک میری رُعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے، میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا ہے کہ میری اُمت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے اور میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں کیا گیا اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی اور ہر نبی کو خاص اس کی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ خدائے ذوالمنن نے حضرات انبیائے کرام کو جو فضائل و کمالات مرحمت فرمائے وہ اپنے محبوب کو بھی عطا کیے اور محبوب کو بعض وہ فضائل و کمالات بھی عطا فرمائے جو انبیائے کرام میں سے کسی نبی کو بھی عطا نہیں فرمائے تھے۔ ایسے ہی پانچ خصائص کا اس حدیث میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے جبکہ بعض دیگر حدیثوں میں ان خصائص کی تعداد زیادہ بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و خصائص کو علمائے محققین و فضلائے کاملین نے اپنی اپنی تصانیفِ عالیہ میں بڑی خوب شرح و بسط سے بیان کر کے داد تحقیق دی ہے لیکن امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) کی خصائص کبریٰ کا اس میدان میں جواب نہیں ہے اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے، آمین۔

بَاب ۲۳۴ اِذَا لَمْ يَجِدْ مَآءً وَّلَا تُرَابًا ۞

جب پانی اور مٹی نہ پائے

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَآءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت اسماء سے ہار مستعار لیا جو ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی بھیجا تو وہ مل گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی

Marfat.com

وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا ۞

شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی حضرت اُسید بن حُضیر نے حضرت عائشہ سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دے خدا کی قسم، آپ پر کوئی بات نہیں اُتری جس کو آپ نے ناپسند کیا ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اُسے آپ کے اور مسلمانوں کے لیے بہتری بنا دیا۔

ف: اس حدیث اور حدیث ۳۲۴ میں آیت تیمم کا شانِ نزول ہے جو ۶ھ میں غزوۂ مریسیع کے دوران سفر بیداء یا ذات الجیش نامی مقام پر نازل ہوئی۔ اس غزوہ کو غزوۂ بنی مصطلق بھی کہتے ہیں ـــــ مذکورہ مقام پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار ٹوٹ کر گر گیا اور اُس پر وہ اونٹ بیٹھ گیا جس پر یہ سوار تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت ہار کے باعث وہیں ٹھہر گئے حالانکہ وہاں پانی نہ تھا، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت آگیا۔ وضو کے لیے پانی نہ ملا تو آیت تیمم نازل ہوئی۔ حکمتِ الٰہیہ اور منشائے ایزدی یہی تھی کہ لشکرِ اسلام اُسی مقام پر ٹھہرا رہے تاکہ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَآءً۔ کا منظر قائم رہے اور آیتِ تیمم برموقع نازل ہو۔ یہی حقیقت حدیث ۳۲۴ میں اِن لفظوں میں بیان فرمائی گئی ہے۔ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی تلاش کے لیے وہیں ٹھہر گئے ـــــ اگر یہاں لشکرِ اسلام کا ٹھہرانا خدا کی مرضی نہ ہوتی تو ہار کا خیال چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں سے چل دیتے اور صرف ہار کی خاطر اپنے ساتھ پورے لشکرِ اسلام کو اِس پریشانی میں مبتلا نہ رکھتے۔

محسوس کچھ یوں ہوتا ہے کہ وہاں ٹھہرنے کا آپ کو خدا کی طرف سے حکم آیا ہوگا۔ یا حکم تو نہ آیا ہو لیکن آپ نے قرائن سے منشائے ایزدی کو جان لیا ہو اور اُس کے مطابق آپ اُس جگہ ٹھہرے ہوں اب رہی ہار کی بات تو اگر آپ بتا دیتے کہ ہار فلاں جگہ پڑا ہے تو وہاں ٹھہرنے کا کوئی جواز نہ رہتا اور ممکن ہے کہ چلتے ہوئے کسی پانی والی جگہ تک پہنچ جاتے اور اِس طرح آیت تیمم کے فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَآءً۔ والے جملے کا تازہ صورتِ حال سے کوئی جوڑ نہ رہتا اور دونوں میں کوئی مطابقت ہی نہ رہتی۔ دریں حالات ہار کے متعلق نہ بتانا اور اُسی جگہ ٹھہرنا ضروری ہو گیا ہوگا تاکہ آیتِ تیمم کی صورتِ حال سے مطابقت برقرار رہے جو حکمتِ ربانی کا تقاضا تھا۔

اِس سفر اور اس واقعۂ ہار سے دو بہتانوں کا رشتہ جڑا ہوا ہے۔ ایک وہ بہتان جو منافقینِ مدینہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگایا اور اِن کی پاک دامنی خود پروردگارِ عالم نے سورۂ النور میں نازل فرمائی۔ دوسرا بہتان منافقین مدینہ کے جانشین آج تک محبوبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جڑتے آرہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس ہار کے متعلق سِرے سے کوئی علم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ منافقوں نے جب حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا والے محاذ پر وحی کے باعث منہ کی کھائی اور روسیاہی کی ذلت اٹھائی تو اُن کے جانشینوں نے اپنے بڑوں کا بھرم رکھنے کی غرض سے خود شانِ رسالت پر حملہ کر دیا حالانکہ اس واقعے کو اِس بات سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس ہار کے متعلق علم تھا بھی یا نہیں؛ بہرحال ہر صاحبِ ایمان کو اپنے بھلے کی خاطر ان دونوں میں سے ہر بہتان کے متعلق سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ہی کہنا چاہیے کہ اسی میں ایمان کی سلامتی ہے اور شانِ رسالت پر حملہ کرنے سے ایمان کی تباہی اور آخرت کی روسیاہی کے سوا اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

بَاب ۲۳۵ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلٰوةِ وَبِهٖ قَالَ عَطَاءٌ وَّ قَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيْضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُّنَاوِلُهٗ يَتَيَمَّمُ وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ أَرْضِهٖ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلّٰى ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ ؕ

حالتِ اقامت میں پانی نہ ملے تو نماز فوت ہونے کے ڈر سے تیمم کرنا۔ عطاء اور حسن کا اُس مریض کے بارے میں قول ہے جس کے پاس پانی ہو لیکن دینے والا نہ ہو تو تیمم کرلے۔ حضرت ابنِ عمر اپنی جرف والی زمین سے لوٹے تو نمازِ عصر کا وقت مربد النعم میں ہو گیا، لہٰذا نماز پڑھ لی۔ پھر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو سورج بلند تھا لیکن اعادہ نہیں کیا۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَّوْلَى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي جُهَيْمِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُوْ جُهَيْمٍ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ؕ

عُمیر مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ کے مولیٰ عبداللہ بن یسار دونوں حضرت ابو جہم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابو جہم نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بئرِ جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے تو ایک آدمی ملا جس نے آپ کو سلام کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ ایک دیوار کے پاس گئے۔ چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا، پھر اُسے سلام کا جواب دیا۔

بَاب ۲۳۶ هَلْ يَنْفُخُ فِي يَدَيْهِ بَعْدَ مَا يَضْرِبُ بِهِمَا الصَّعِيْدَ لِلتَّيَمُّمِ ؕ

تیمم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد کیا اُن پر پھونک مارے؟

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّيْ أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْنَا فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ ؕ

عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے جنابت لاحق ہو گئی اور پانی نہیں ملا؟ حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا، کیا آپ کو یاد نہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے تو ہمیں جنابت لاحق ہو گئی۔ آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں نے زمین میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اِس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے لیے ایسا کر لینا کفایت کرتا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں، اُن پر پھونکا، پھر اُن کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کر لیا۔

بَاب ۲۳۷ التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ ؕ

تیمم منہ اور ہتھیلیوں کا ہے

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ

حجاج، شعبہ، حکم، ذر، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ان کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسی طرح فرمایا۔

Marfat.com

أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ بِهٰذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ أَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَقَالَ النَّضْرُ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزَى قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ ؛

شعبہ راوی نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے، پھر اُنھیں منہ کے نزدیک کیا، پھر اُن کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح [ا — نضر، شعبہ، حکم، ذر، ابنِ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ — حکم، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے والدِ ماجد نے حضرت عمار سے روایت کی۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا وَقَالَ تَفَلَ فِيهِمَا ؛

سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ذر، ابنِ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے والد ماجد حضرت عمر کے پاس تھے کہ حضرت عمار نے اُن سے کہا۔ ہم ایک سریہ میں تھے کہ ہمیں جنابت لاحق ہو گئی تفل فِيهِمَا ۔ کہا۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ تَمَعَّكْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكْفِيكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ ؛

محمد بن کثیر، شعبہ، حکم، ذر، ابنِ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے والد عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا۔ میں مٹی میں لیٹا اور بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کر دیا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے چہرہ اور ہتھیلیاں کافی تھیں۔

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ؛

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، حکم، ذر، ابنِ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عمار نے اُن سے کہا اور سابقہ حدیث بیان کی۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ؛

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، ذر، ابنِ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کیا۔

باب ۲۳۸ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِيهِ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنه وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى السَّبْخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا ؛

پاک مٹی مسلمان کو وضو کے لیے پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے

حسن کا قول ہے کہ تیمم کفایت کرتا ہے جب تک حدث نہ ہو۔ حضرت ابنِ عباس نے تیمم سے امامت کرائی۔ یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ شور زمین پر نماز پڑھنے اور اُس کے ساتھ تیمم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ قَالَ ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى كُنَّا

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور چل رہے تھے کہ رات کا آخری حصہ آگیا تو ہم نے پڑاؤ کیا۔ مسافر کو اُس وقت نیند

Marfat.com

فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَلَا وَقْعَةَ اَحْلٰى عِنْدَ
الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَكَانَ
اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيْهِمْ
اَبُوْ رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ لَمْ نُوْقِظْهُ
حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِاَنَّا لَا نَدْرِيْ مَا يَحْدُثُ لَهٗ فِيْ
نَوْمِهٖ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَاٰى مَا اَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ
رَجُلًا جَلِيْدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ
وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالتَّكْبِيْرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ لِصَوْتِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا اِلَيْهِ الَّذِيْ
اَصَابَهُمْ فَقَالَ لَا ضَيْرَ اَوْ لَا يَضِيْرُ اِرْتَحِلُوْا فَارْتَحَلَ
فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّاَ وَنُوْدِيَ
بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِذَا
هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ
يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَلَا
مَآءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰى اِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ
فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيْهِ اَبُوْ رَجَاءٍ نَسِيَهٗ عَوْفٌ
وَّدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَآءَ فَانْطَلَقَا
فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّآءٍ
عَلٰى بَعِيْرٍ لَّهَا فَقَالَا لَهَا اَيْنَ الْمَآءُ قَالَتْ عَهْدِيْ
بِالْمَآءِ اَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوْفًا قَالَا لَهَا
انْطَلِقِيْ اِذًا قَالَتْ اِلٰى اَيْنَ قَالَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ قَالَا
هُوَ الَّذِيْ تَعْنِيْنَ فَانْطَلِقِيْ فَجَآءَا بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيْثَ قَالَ
فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِاِنَآءٍ فَفَرَّغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ اَوْ
سَطِيْحَتَيْنِ وَاَوْكَا اَفْوَاهَهُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِيَ

سب سے پیاری ہوتی ہے۔ ہمیں نہ جگایا مگر سورج کی تپش نے۔ پہلے فلاں بیدار ہوئے، پھر فلاں، ابو رجاء نے اُن کے نام لیے لیکن عوف بھول گئے۔ چوتھے حضرت عمر تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سو جاتے تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے یہاں تک کہ خود بیدار ہوتے کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ خواب میں آپ سے کیا گفتگو کی جا رہی ہو۔ جب حضرت عمر بیدار ہوئے اور انھوں نے لوگوں کی پریشانی دیکھی تو وہ جلالی آدمی تھے لہٰذا انھوں نے بلند آواز سے تکبیر کہی۔ وہ برابر بلند آواز سے تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ اُن کی آواز سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ بیدار ہونے پر لوگوں کی پریشان حالی عرض کی گئی۔ فرمایا کہ کوئی نقصان نہیں ہُوا مگر کوچ کرو۔ پس کوچ کیا اور تھوڑی دُور جا کر اُتر گئے۔ وضو کے لیے پانی منگایا اور وضو کیا پھر نماز کے لیے اذان کہی گئی اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک آدمی کو الگ بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہُوا کہ مجھے جنابت لاحق ہے اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے مٹی کافی تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل دئے تو لوگوں نے آپ سے پیاس کی شکایت کی۔ آپ اُترے اور فلاں آدمی کو بُلایا۔ ابو رجاء نے اس کا نام لیا لیکن عوف اُسے بھول گئے۔ اور حضرت علی کو بُلایا۔ فرمایا کہ دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔ دونوں گئے۔ تو اُنھیں ایک عورت ملی جس نے اپنے اُونٹ پر دو تھیلے یا مشکیزے لٹکا رکھے تھے۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اُس نے کہا کہ کل اسی وقت مجھے پانی ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے رہ گئے ہیں۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ چلو تو اُس نے کہا، کدھر دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس۔ کہا اُس کے پاس جو نئے دین والا مشہور ہے؟ دونوں نے کہا کہ ہاں وہی۔ وہ اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اسے اونٹ سے اُتار لو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک برتن منگا کر اُس میں

Marfat.com

تُرْوِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقَوْا فَسَقَى مَنْ سَقَى
وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ اٰخِرُ ذَاكَ اَنْ اُعْطِيَ الَّذِيْ
اَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ اِنَاءً مِّنْ مَّاءٍ قَالَ اذْهَبْ فَاَفْرِغْهُ
عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ اِلٰى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا وَايْمُ
اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْاَةً
مِّنْهَا حِيْنَ ابْتَدَاَ فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اجْمَعُوْا لَهَا فَجَمَعُوْا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَّدَقِيْقَةٍ وَّسَوِيْقَةٍ
حَتّٰى جَمَعُوْا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوْهُ فِيْ ثَوْبٍ وَّحَمَلُوْهَا عَلٰى
بَعِيْرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَعْلَمِيْنَ
مَا رَزِئْنَا مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِيْ اَسْقَانَا
فَاَتَتْ اَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوْا مَا حَبَسَكِ
يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِيْ رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِيْ اِلٰى
هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا
فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَ
قَالَتْ بِاِصْبَعَيْهَا الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا اِلَى
السَّمَآءِ تَعْنِي السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اَوْ اِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا
فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا يُصِيْبُوْنَ الصِّرْمَ الَّذِيْ هِيَ مِنْهُ فَقَالَتْ
يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا اَرٰى اَنَّ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمَ يَدَعُوْنَكُمْ
عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْاِسْلَامِ فَاَطَاعُوْهَا فَدَخَلُوْا فِي
الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ صَبَا خَرَجَ مِنْ دِيْنٍ اِلٰى غَيْرِهٖ
وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِئِيْنَ فِرْقَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
يَقْرَءُوْنَ الزَّبُوْرَ اَصْبُ اَمِلَ ؕ

دونوں تھیلوں یا مشکیزوں کے منہ کھول دے اور پانی نکالا اور لوگوں میں منادی کر دی گئی کہ پانی پیو اور پلاؤ پس پینے والے نے پیا اور جس نے چاہا پلایا اور اس کے آخر میں اس شخص کو بھی پانی کا برتن دیا گیا جس کو جنابت تھی فرمایا کہ جاؤ اور اسے اپنے اوپر بہا لو اور وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم، پانی لینا بند کیا تو محسوس ہوتا تھا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لیے کچھ جمع کرو۔ لوگوں نے اس کے لیے عجوہ کھجوریں، آٹا اور ستو جمع کیا جو کافی مقدار میں تھا۔ اسے ایک کپڑے میں باندھ کر اس کے اونٹ پر لاد دیا اور کپڑا اس کے سامنے رکھ دیا گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی میں سے ذرا بھی تمہیں گھٹایا بلکہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے پانی پلایا ہے۔ وہ اپنے گھر والوں میں پہنچی جن سے اسے روک لیا گیا تھا۔ انھوں نے کہا، اے عورت! تجھے کس نے روکا تھا؟ کہا کہ بات تعجب خیز ہے کہ مجھے دو آدمی ملے جو مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جس کو نئے دین والا کہا جاتا ہے۔ تو اس نے ایسا اور ایسا کیا۔ خدا کی قسم وہ اس کے اور اس کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے اور اس نے اپنی درمیانی اور شہادت کی انگلی آسمان اور زمین کی طرف اٹھائی اور یا وہ اللہ کا برحق رسول ہے۔ پس اس کے بعد مسلمان اس کے اردگرد مشرکوں پر شب خون مارتے لیکن جس قبیلے میں وہ تھی اسے نظر انداز کر دیتے۔ ایک روز اس نے اپنی قوم سے کہا کہ میں یہی سمجھتی ہوں کہ یہ لوگ تمہیں جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں تو کیا تمہیں اسلام کی طرف رغبت نہیں؟ انھوں نے اس کی بات مان لی اور داخل اسلام ہو گئے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ صبا ایک دین سے دوسرے کی طرف نکلنے کو کہتے ہیں اور ابوالعالیہ نے کہا کہ صابئین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور پڑھتے ہیں۔ اصب کا مطلب ہے کہ میں مائل ہوا۔

بَابٌ ۲۳۹ اِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَرَضَ اَوِ الْمَوْتَ اَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ وَ يُذْكَرُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَجْنَبَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ ؕ

جب جنبی مرض یا موت یا پیاس کے ڈر سے تیمم کرے

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص سردیوں کی ایک رات میں جنبی ہو گئے تو انھوں نے تیمم کیا اور یہ آیت پڑھی ا۔ اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے (۴ : ۲۹) اس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے کچھ نہیں کہا۔

Marfat.com

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ لَا يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِيْ هٰذَا كَانَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هٰكَذَا يَعْنِيْ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ ؕ

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ جب کوئی پانی نہ پائے تو نماز نہ پڑھے حضرت عبداللہ نے کہا۔ ہاں اگر میں ایک مہینہ پانی نہ پاؤں تو نماز نہیں پڑھوں گا۔ اگر میں لوگوں کو اس کی اجازت دے دوں تو جب اُن میں سے کسی کو سردی کا خطرہ ہوگا تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے گا۔ میں نے کہا کہ حضرت عمار کا حضرت عمر سے کہنا کدھر جائے گا؟ کہا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے حضرت عمار کے قول پر قناعت کی ہو۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى اَرَاَيْتَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا اُجْنِبَ فَلَمْ يَجِدْ مَآءً كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُصَلِّيْ حَتّٰى يَجِدَ الْمَآءَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِيْنَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْفِيْكَ قَالَ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَمَا دَرٰى عَبْدُ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ فَقَالَ اِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِيْ هٰذَا لَاَوْشَكَ اِذَا بَرَدَ عَلٰى اَحَدِهِمُ الْمَآءُ اَنْ يَّدَعَهٗ وَيَتَيَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِيْقٍ فَاِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ ؕ

شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھا تو حضرت ابو موسیٰ نے اُن سے کہا۔ اے ابو عبدالرحمٰن! آپ کے خیال میں جب کوئی جنبی ہو جائے اور پانی نہ پائے تو کیا کرے؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ جب تک پانی نہ ملے تو نماز نہ پڑھے۔ پس حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ آپ حضرت عمار کے اُس معاملے کا کیا بنائیں گے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارے لیے یہ کافی تھا۔ اُنھوں نے کہا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے اُن کی اس بات پر قناعت نہیں کیا۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ ہم قولِ عمار کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن آپ اس آیت کا کیا بنائیں گے؟ حضرت عبداللہ سے جواب نہ بنا جو دینے اور کہنے لگے کہ اگر ہم لوگوں کو اس کی اجازت دے دیں تو خطرہ ہے کہ جب اُن میں سے کسی کو پانی ٹھنڈا محسوس ہوگا تو وہ اُسے چھوڑ کر تیمم کر لے گا۔ میں (اعمش) نے شقیق سے کہا کہ حضرت عبداللہ نے اسے ناپسند کیا؟ فرمایا:۔ ہاں۔

بَابٌ ۲۴ التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ ؕ

تیمم کی ایک ضرب سے

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى لَوْ اَنَّ رَجُلًا اُجْنِبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَآءَ شَهْرًا اَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَاِنْ كَانَ لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ شَهْرًا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْ سُوْرَةِ الْمَآئِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ فِيْ هٰذَا لَهُمْ لَاَوْشَكُوْا اِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَآءُ اَنْ يَّتَيَمَّمُوا الصَّعِيْدَ قُلْتُ وَاِنَّمَا كَرِهْتُمْ

ابو وائل سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابو موسیٰ نے اُن سے کہا۔ اگر ایک آدمی جنبی ہو جائے اور ایک مہینے تک پانی نہ پائے تو تیمم کر کے نماز پڑھتا رہے؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ تیمم نہ کرے خواہ مہینہ بھر پانی نہ ملے۔ حضرت ابو موسیٰ نے اُن سے کہا کہ آپ سورۂ المائدہ کی اس آیت کا کیا کریں گے کہ اگر پانی نہ ملے پاک مٹی سے تیمم کر لو (۴، ۴۳)۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ اگر اس صورت میں اُنھیں اجازت دی گئی تو خطرہ ہے کہ اُنھیں پانی ٹھنڈا لگا تو پاک مٹی سے تیمم کر لیں گے۔ میں نے کہا کہ آپ نے اس لیے اسے ناپسند کیا ہے؟ کہا، ہاں۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ آپ نے حضرت عمار کی بات

Marfat.com

هٰذَا الَّذِيْ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ اِبْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّآبَّةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِكَفِّهٖ ضَرْبَةً عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهٖ بِشِمَالِهٖ اَوْ ظَهْرَ شِمَالِهٖ بِكَفِّهٖ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ وَّزَادَ يَعْلٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيْدِ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً ۞

نہیں سُنی کہ انہوں نے حضرت عمر سے کہا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام بھیجا تو میں جنبی ہوگیا اور پانی نہ ملا پس میں پاک مٹی میں لوٹنیوں کی طرح لوٹ پوٹ ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، تمہارے لیے کافی تھا کہ ایسا کر لیتے اور زمین پر اپنی ہتھیلی سے ایک ضرب ماری، پھر اُسے جھاڑا، پھر اُس کے ساتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کیا یا بائیں ہاتھ کا پشت سے ہتھیلی پر، پھر دونوں سے اپنے چہرے کا مسح کیا۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے حضرت عمار کے قول پر قناعت نہیں کی ــــ یعلیٰ، اعمش، شقیق نے یہ بھی کہا۔ میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابوموسیٰ کے پاس تھا تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا، کیا آپ نے نہیں سُنا جو حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو ایک کام بھیجا تو میں جنبی ہوگیا اور پاک مٹی پر لیٹا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کو بتایا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے یہی کافی تھا اور آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر ایک دفعہ مسح کیا۔

بَاب ۲۴۱

جنابت کے لیے تیمم کی اجازت

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِيْ رَجَآءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ الْخُزَاعِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَآءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ ۞

حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ الگ بیٹھا ہے اور لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں جنبی ہوگیا ہوں اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تم پر پاک مٹی لازم ہے اور وہی تمہارے لیے کافی ہے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

بَاب ۲۴۲ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْاِسْرَآءِ

معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فِيْ حَدِيْثِ هِرَقْلَ فَقَالَ يَاْمُرُنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ ۞

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان نے حدیث ہرقل میں بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز سچائی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

Marfat.com

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَشْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهٗ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَّعِيَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَاِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَّعَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى حَتّٰى عَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ میرا سینہ کھولا گیا، پھر اُسے آبِ زمزم سے دھویا گیا، پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا گیا، پھر اُسے بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان کی طرف لے چڑھے۔ جب میں آسمانِ دنیا پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا۔ اُس نے کہا، کون ہو؟ کہا، میں جبرئیل ہوں۔ اُس نے کہا، کیا تمہارے ساتھ کوئی اور ہے؟ کہا ہاں میرے ساتھ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا، کیا انھیں بُلایا گیا ہے؟ کہا، ہاں جب کھولا تو ہم آسمانِ دنیا کے اُوپر گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، جس کے دائیں اور بائیں بہت سے لوگ تھے۔ جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں جانب دیکھتا تو روتا۔ اُس نے کہا، صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور دائیں بائیں جو یہ صورتیں ہیں یہ اِن کی اولاد ہے۔ دائیں والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے جہنمی ہیں جب یہ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اُس کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا اور اُس کے خازن نے وہی گفتگو ہوئی جو پہلے سے ہوئی تھی، اُس نے کھول دیا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ اُنھوں نے بیان کیا کہ حضور نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم سے ملاقات کی اور اُن کے مقامات یاد نہیں رہے ہاں حضرت آدم آسمانِ دنیا پر ملے اور حضرت ابراہیم چھٹے آسمان پر۔ حضرت انس نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لے کر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ادریس کے پاس سے گزرے تو اُنھوں نے کہا، صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا، یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ادریس ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا، صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا اُنھوں نے کہا، صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا۔ اُنھوں

Marfat.com

الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوٰى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّاَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى انْتَهٰى بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَّا اَدْرِيْ مَا هِيَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ ؕ

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ ؕ

نے کہا کہ صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں! کہا کہ یہ حضرت ابراہیم ہیں۔ ابنِ شہاب کا بیان ہے کہ مجھے ابن حزم نے بتایا کہ حضرت ابنِ عباس اور حضرت ابوحبۃ انصاری دونوں کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر مجھے لے کر چڑھے یہاں تک کہ میں بہت بلند مقام پر پہنچ گیا جس میں قلموں کی آواز سنتا تھا۔ ابنِ حزم اور حضرت انس بن مالک نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پس اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں اس کے ساتھ لوٹا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا۔ انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر آپ کی اُمت کے کے لیے کیا فرض کیا ہے! میں نے کہا کہ پچاس نمازیں۔ اُنھوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے کیونکہ آپ کی اُمت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو اُن کا ایک حصہ کم کر دیا گیا میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف پھر جائیے کیونکہ آپ کی اُمت میں اِن کی طاقت نہیں ہے پس میں واپس گیا تو ایک حصہ مزید کم کر دیا گیا۔ میں ان کی طرف آیا تو اِنھوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے کیونکہ آپ کی اُمت میں ان کی طاقت بھی نہیں ہے میں واپس لوٹا تو فرمایا کہ یہ پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہُوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو اُنھوں نے کہا، اپنے رب کی طرف جائیے۔ میں نے کہا کہ مجھے اب اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جس پر رنگ چھائے ہوئے تھے، نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اُس کی مٹی مشک ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جب نماز فرض کی تو حضر اور سفر کے لیے دو دو رکعتیں فرض فرمائیں۔ سفر کی نماز تو برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

باب ۲۴۳ وُجُوْبِ الصَّلٰوةِ فِي الثِّيَابِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّمَنْ صَلّٰى مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّيُذْكَرُ عَنْ

کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ہر نماز کے وقت آرائش کر لیا کرو (۷ : ۳۱) جو ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھے۔ حضرت سلمہ

Marfat.com

سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ نَظَرٌ وَمَنْ صَلّٰى فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُ فِيْهِ مَا لَمْ يَرَ فِيْهِ اَذًى وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَطُوْفَ فِي الْبَيْتِ عُرْيَانٌ ۞

بن اکوع سے روایت کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے ٹانک لو خواہ کانٹوں سے ہو۔ اِس کی اسناد میں کلام ہے اور جو اُسی کپڑے سے نماز پڑھے جس میں صحبت کی جب تک اُس میں نجاست نہ دیکھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُّصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا اُمُّ عَطِيَّةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ۞

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم فرمایا گیا ہے کہ عیدین کے روز حیض والی اور پردہ دار خواتین بھی نکلیں اور مسلمانوں کی جماعت اور اُن کی دعا میں شامل ہوں۔ حیض والی نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس دوپٹہ نہ ہو؟ فرمایا کہ اُس کے ساتھ والی اپنے دوپٹے کا ایک حصّہ اُس پر ڈالے رکھے ـــــ عبداللہ بن رجاء، عمران، محمد بن سیرین حضرت اُمّ عطیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سُنا ہے۔

بَابُ ۲۴۴ عَقْدِ الْاِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ

نماز میں تہمد کو گدی سے باندھ لینا

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اپنی اِزاروں کو اپنے کندھوں سے لپیٹے ہوئے۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى جَابِرٌ فِيْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن المکندر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکیلی ازار کے ساتھ نماز پڑھی جس کو اپنی گردن کے سامنے باندھا ہوا تھا حالانکہ دوسرا کپڑا کھونٹی سے لٹک رہا تھا۔ اُن سے کسی کہنے والے نے کہا کہ آپ اکیلی ازار میں نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تمہارے جیسا کوئی احمق مجھے دیکھ لے کیونکہ ہم میں سے کونسا تھا جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں دو کپڑے تھے۔

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِيْ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ مُنْكَدِرٍ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرًا يُّصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ ۞

محمد بن مکندر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اُنھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ ۲۴۵ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهٖ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا

زہری نے اپنی حدیث میں کہا کہ اَلْمُلْتَحِفُ سے مراد اَلْمُتَوَشِّحُ ہے یعنی کپڑے کے دونوں سروں کو مخالف کندھوں پر ڈال لینا اور یہی کندھوں

Marfat.com

وَهُوَ الْاِشْتِمَالُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَقَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ الْتَحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ لَهُ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ۔

پر لٹکانا ہے اور حضرت اُمِّ ہانی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ایک کپڑے کو لپیٹا کہ اُس کے دونوں سرے مخالف کندھوں پر ڈال لیے۔

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اور اُس کے دونوں سرے اُلٹ لیے تھے۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَدْ اَلْقٰى طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت اُمِّ سلمہ کے گھر میں ایک ہی کپڑے کے اندر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس کے دونوں سرے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت اُمِّ سلمہ کے گھر میں دیکھا کہ ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھ رہے ہیں اور اُس کے دونوں سرے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى ۔

حضرت اُمِّ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ نے آپ کا پردہ کیا ہُوا تھا میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا۔ یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ اُمِّ ہانی بنت ابوطالب ہوں۔ فرمایا کہ اُمِّ ہانی خوش آمدید۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر۔ جب فارغ ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرا ماں جایا بھائی کہتا ہے کہ میں اُس شخص کو قتل کروں گا حالانکہ فلاں بن ہبیرہ کو میں نے پناہ دی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اُمِّ ہانی! جس کو تم نے پناہ دی اُس کو ہم نے پناہ دی۔ حضرت اُمِّ ہانی نے فرمایا کہ وہ نمازِ چاشت تھی۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَ لِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ ؕ

علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سب کو دو دو کپڑے میسر ہیں؟

بَاب ۲۴۶ اِذَا صَلّٰی فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْیَجْعَلْ عَلٰی عَاتِقَیْہِ ؕ

جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے کندھوں پر ڈال لے۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْہِ ؕ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک ہی کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ وہ اُس کے کندھوں پر نہ ہو۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ سَمِعْتُہٗ اَوْ کُنْتُ سَاَلْتُہٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ ؕ

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُس کے دونوں سروں کو شانوں پر ڈال لے۔

بَاب ۲۴۷ اِذَا کَانَ الثَّوْبُ ضَیِّقًا ؕ

جب کپڑا تنگ ہو

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَجِئْتُ لَیْلَۃً لِبَعْضِ اَمْرِیْ فَوَجَدْتُّہٗ یُصَلِّیْ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ وَّاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِہٖ وَصَلَّیْتُ اِلٰی جَانِبِہٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرٰی یَا جَابِرُ فَاَخْبَرْتُہٗ بِحَاجَتِیْ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا ھٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِیْ رَاَیْتُ قُلْتُ کَانَ ثَوْبًا قَالَ فَاِنْ کَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِہٖ وَاِنْ کَانَ ضَیِّقًا فَاتَّزِرْ بِہٖ ؕ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا، رات کے وقت ایک حاجت کے تحت میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہُوا تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور میرے اُوپر ایک ہی کپڑا تھا، میں نے اُس کا اشتمال کیا اور آپ کے پہلو میں نماز پڑھنے لگا۔ جب میں فارغ ہُوا تو فرمایا: اے جابر! رات کے وقت کیسے آئے؟ میں نے حاجت عرض کی۔ جب فارغ ہُوا تو فرمایا یہ اشتمال کیسا تھا جو میں نے دیکھا؟ عرض گزار ہُوا کہ ایک ہی کپڑا ہے۔ فرمایا کہ وسیع ہو تو التحاف کیا کرو اور تنگ ہو تو ازار بنا لو۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلٍ قَالَ کَانَ رِجَالٌ یُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَاقِدِیْ اُزُرِھِمْ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ کَھَیْئَۃِ الصِّبْیَانِ وَیُقَالُ لِلنِّسَآءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَکُنَّ حَتّٰی یَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا ؕ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور اپنی ازاروں کو بچوں کی طرح اپنی گردنوں میں باندھ لیا کرتے اور عورتوں سے کہہ دیا جاتا تھا کہ اپنے سروں کو نہ اُٹھائیں یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہُوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں عورتیں بھی باجماعت نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں حاضر ہوتی تھیں اور ان کی صفیں مردوں سے پیچھے ہوتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں اجماع

Marfat.com

صحابہ سے اس عمل کو روک دیا گیا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں ہے بلکہ بعض احکام مرورِ زمانہ کے ساتھ تبدیل کرنے ناگزیر ہو جاتے ہیں لیکن ایسی تبدیلی کے لیے اجماعِ اُمت ضروری ہے جو عالم اسلام کی سرکردہ علمی ہستیوں کے اتفاق کا نام ہے ——— دوسرے اس حدیث میں صحابۂ کرام کے مقدّس دَور کی مالی حالت کا نقشہ بھی سامنے آجاتا ہے اور صاحبِ نظر یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ دَور دنیاوی لحاظ سے کتنی تنگ دستی کا تھا لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال ہونے کے باعث وہ حضرات پوری دنیا پر چھا گئے اور کفر کی طاقتیں اُن سے لرزاں و ترساں تھیں لیکن آج ہم مادی لحاظ سے بدرجہا خوشحال ہیں۔ مگر غیر مسلم طاقتوں نے ہمیں پامال کر رکھا ہے ہم کفر کی کسی چھوٹی سی طاقت سے ٹکرانے کی جرأت بھی نہیں رکھتے۔

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی ترقی و کامرانی کا راز مادّی وسائل اور دنیاوی ساز و سامان میں نہیں بلکہ دارین کی کامیابی و کامرانی کا اصل راز ایمانی قوت کے اندر پنہاں ہے اور ایمان کو تقویت اور زیب و زینت نیک اعمال سے ملتی ہے۔ پروردگارِ عالم نے اس حقیقت کا راز یوں کھولا ہوا ہے۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۳ : ۱۳۹)

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ اور تمہیں غالب آؤ گے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

سربلندی مسلمانوں کے لیے ہے جبکہ وہ ایمان کی دولت سے مالا مال رہیں۔ آج جبکہ سربلندی و سرفرازی مسلمانوں کے لیے قصۂ پارینہ ہو کر رہ گئی ہے تو معلوم ہو رہا ہے کہ ہم قومی لحاظ سے اپنی متاعِ دین و دانش کو گنوا بیٹھے ہیں۔ اسی صورت حال پر شاعرِ مشرق یوں نوحہ کناں ہوئے تھے۔

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی

بَابُ ۲۴۸ الصَّلٰوةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ وَ قَالَ الْحَسَنُ فِي الثِّيَابِ يَنْسِجُهَا الْمَجُوْسُ لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ الْيَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ وَصَلّٰى عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُوْرٍ ؕ

شامی جُبّے میں نماز پڑھنا

حسن بصری کا قول ہے کہ مجوس کے بُنے ہوئے کپڑے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے زہری کو یمن کا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا جو پیشاب سے رنگا جاتا تھا اور حضرت علی نے کورے کپڑے میں نماز پڑھی۔

۳۵۳ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ فَاَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ اَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى ؕ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ فرمایا: اے مغیرہ! پانی کا برتن دو۔ میں نے پیش کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے کر چلے گئے یہاں تک کہ میری نگاہوں سے غائب ہو گئے۔ آپ نے حاجت رفع کی اور آپ کے اُوپر شامی جُبّہ تھا تو اس کی آستین سے ہاتھ نکالنے لگے جو تنگ تھی۔ پس آپ نے نیچے سے ہاتھ نکالے۔ میں نے پانی ڈالا اور آپ نے نماز کے لیے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر نماز پڑھی۔

Marfat.com

بَاب ۲۴۹ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا ؛

نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت۔

۳۵۴ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْيَانًا

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کے لیے پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور آپ کے اوپر ازار تھی۔ آپ کے چچا حضرت عباس نے آپ سے کہا۔ کاش! تم اپنی ازار کو پتھر کے نیچے اپنے کندھوں پر رکھ لو۔ راوی کو بیان ہے کہ انھوں نے اسے کھول کر آپ کے کندھوں پر رکھ دیا تو آپ بیہوش ہو کر گر پڑے اس کے بعد آپ کو ننگا نہیں دیکھا گیا۔

بَاب ۲۵۰ الصَّلٰوةِ فِي الْقَمِيصِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ ؛

قمیض، شلوار، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا۔

۳۵۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَأَوْسِعُوا جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ قَالَ وَفِي أَحْسِبُهُ قَالَ فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا فرمایا: کیا تم میں سے سب کو دو کپڑے میسر ہیں؟ پھر ایک آدمی نے حضرت عمر سے پوچھا تو فرمایا: جب اللہ وسعت دے تو تم بھی وسعت سے کام لو۔ آدمی اپنے اوپر کپڑے جمع کرے کہ نماز پڑھے تو ازار اور چادر میں یا ازار اور قمیض میں یا ازار اور قبا میں یا شلوار اور چادر میں یا شلوار اور قمیض میں یا شلوار اور قباء میں یا پاجامہ اور قباء میں یا پاجامہ اور قمیض میں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انھوں نے پاجامہ اور چادر بھی کہا۔

۳۵۶ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ؛

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا۔ محرم کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیض شلوار اور بڑا کوٹ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا جس کو زعفران یا ورس لگایا ہو اور جو جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے لیکن انھیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا ہے۔

بَاب ۲۵۱ مَا يُسْتَرُ مِنَ الْعَوْرَةِ ؛

ستر عورت سے کیا چھپائے

۳۵۷ - حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَّجْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ ؕ

اشتمالِ صماء سے منع فرمایا ہے یعنی ایک ہی کپڑا ہو اور آدمی اُسے اس طرح لپیٹے کہ اُس کی شرمگاہ پر اُس کا کوئی حصہ ہو۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ يَّجْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ؕ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھونے اور پھینکنے والی دونوں قسم کی تجارت سے منع فرمایا ہے اور اشتمالِ صماء سے کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹ جائے۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِيْ مُؤَذِّنِيْنَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ فِي الْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَآءَةٌ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِيْ اَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ؕ

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے اُس حج میں حضرت ابوبکر نے منادی کرنے والوں میں بھیجا کہ ہم قربانی کے روز منیٰ میں منادی کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا جائے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور انھیں برأت کا اعلان کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ یوم النحر کو منیٰ والوں میں حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

باب ۲۵۲ الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ رِدَآءٍ ؕ

چادر کے بغیر نماز پڑھنا

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ وَرِدَآؤُهٗ مَوْضُوْعٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تُصَلِّيْ وَرِدَآؤُكَ مَوْضُوْعٌ قَالَ نَعَمْ اَحْبَبْتُ اَنْ يَّرَانِيَ الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ كَذَا ؕ

محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی چادر رکھی ہوئی تھی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو میں عرض گزار ہوا۔ اے ابوعبداللہ! آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کی چادر رکھی ہوئی تھی؟ فرمایا:۔ ہاں میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے جاہلوں کو دکھاؤں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب ۲۵۳ مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَرْهَدٍ وَّ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَّقَالَ اَنَسٌ حَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ اَسْنَدُ وَحَدِيْثُ جَرْهَدٍ اَحْوَطُ حَتّٰى نَخْرُجَ مِنْ

ران کے بارے میں روایات

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس، حضرت جرہد اور حضرت محمد بن جحش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ران چھپانے کی چیز ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ران کھولی۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حدیثِ انس کی سند زیادہ قوی ہے اور حدیث جرہد میں احتیاط زیادہ ہے، لیوں ہم ان کے اختلاف سے نکل جاتے ہیں حضرت

Marfat.com

اِخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى غَطَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ عُثْمَانُ وَقَالَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تَرُضَّ فَخِذِيْ ؕ

۳۶۱ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْطَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ فَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَآءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ فَقَالَ اِذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوْهُ بِهَا فَجَآءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَاَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهٗ ثَابِتٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا اَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا لَهٗ اُمُّ سُلَيْمٍ فَاَهْدَتْهَا لَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا فَقَالَ

ابوموسیٰ نے فرمایا کہ حضرت عثمان کے آنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے ڈھانپ لیے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل کی تو آپ کی ران میری ران پر تھی۔ مجھے اتنا بوجھ لگا کہ اپنی ران ٹوٹ جانے سے ڈرا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر پر فوج کشی کی۔ ہم نے صبح کی نماز اس کے نزدیک اندھیرے میں پڑھی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور حضرت ابوطلحہ بھی سوار ہو گئے اور میں حضرت ابوطلحہ کے پیچھے بیٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں جا رہے تھے اور میرا گھٹنا آپ کی ران سے لگ جاتا تھا۔ پھر آپ نے اپنی ران سے ازار ہٹا دی اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا جب بستی میں داخل ہوئے تو آپ نے تکبیر کہی اور فرمایا کہ خیبر برباد ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔ یہ تین دفعہ کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوگ اپنے کاموں کے لیے نکلے تو کہا۔ محمد۔ عبدالعزیز راوی نے کہا کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا۔ اور فوج۔ پس ہم نے اسے حاصل کر لیا اور قیدی جمع کیے گئے۔ حضرت دحیہ آئے اور عرض گزار ہوئے۔ یا نبی اللہ! مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا فرمایئے۔ فرمایا جاؤ اور ایک لونڈی لے لو۔ پس انھوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حیی عطا فرما دی جو قریظہ اور نضیر کی سردار ہے۔ وہ صرف آپ کے لیے ہی مناسب ہے۔ فرمایا کہ انھیں بلاؤ۔ وہ لے کر آئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا تو فرمایا۔ قیدیوں میں سے دوسری لونڈی لے لو۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ ثابت نے ان سے کہا۔ اے ابوحمزہ! ان کا مہر کیا تھا؟ فرمایا کہ انھیں آزاد کر دیا اور ان سے نکاح کر لیا۔ یہاں تک کہ جب راستے ہی میں تھے تو حضرت ام سلیم نے آپ کے لیے انھیں مزین کیا اور رات کو آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شانِ عروسی کے ساتھ صبح کی اور فرمایا کہ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہو وہ لے آئے اور دسترخوان بچھا دیا گیا۔ پس کوئی کھجوریں لے

Marfat.com

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ قَالَ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

آیا اور کوئی گھی لے آیا۔ راوی (ثابت) کا بیان ہے کہ شاید انھو نے ستو کا ذکر بھی کیا۔ اُن کا حیس بنایا گیا اور یہ رسول اللہ صلی ا تعالیٰ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

بَابٌ ۲۵۴ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے۔ عکرمہ کا قو ہے کہ اگر ایک کپڑے سے بدن کو چھپا لے تو جائز ہے۔

وَقَالَ عِكْرِمَةُ لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ جَازَ ۞

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَتَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ ۞

عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھاتے تو آپ کے ساتھ مسلمان عورتیں بھی چادروں میں لپٹ کر حاضر ہوتیں پھر اپنے گھروں کو لوٹتیں تو انھیں کوئی پہچان نہ سکتا۔

بَابٌ ۲۵۵ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ وَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا ۞

جب بیل بوٹوں والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اُس کے نقوش دیکھے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي وَقَالَ هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي ۞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کشیدہ کاری والی چادر میں نماز پڑھی اور اُس کے نقوش دیکھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا:۔ میری چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور ابوجہم سے میرے لیے سادہ چادر لے آؤ۔ کیونکہ ابھی اس نے میری نماز سے توجہ ہٹائی تھی۔

ہشام بن عروہ، اُن کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں نے نماز میں اس کے نقوش دیکھے تو آزمائش سے ڈرا۔

بَابٌ ۲۵۶ إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ وَمَا يُنْهَى عَنْ ذٰلِكَ ۞

اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کی ممانعت۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي ۞

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا جو انھوں نے گھر کے ایک حصے میں لٹکایا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے پردے کو ہٹا دو کیونکہ نماز میں اس کے نقوش میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔

بَابٌ ۲۵۷ مَنْ صَلَّى فِي فَرُّوجٍ حَرِيرٍ ثُمَّ

جو ریشمی جُبّے میں نماز پڑھے، پھر اُسے

Marfat.com

نَزَعَهٗ ۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ ۔

بَابُ ۲۵۸ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ ۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَّرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنْزَةً لَّهٗ فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ ۔

بَابُ ۲۵۹ الصَّلٰوةِ فِي السُّطُوْحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَاْسًا اَنْ يُّصَلّٰى عَلَى الْجَمَدِ وَالْقَنَاطِيْرِ وَاِنْ جَرٰى تَحْتَهَا بَوْلٌ اَوْ فَوْقَهَا اَوْ اَمَامَهَا اِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ وَّصَلّٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلٰوةِ الْاِمَامِ وَصَلّٰى ابْنُ عُمَرَ عَلَى الثَّلْجِ ۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَاَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِّنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهٗ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ كَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهٗ فَقَرَاَ

اُتار دے۔

ابوالخیر سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفتہً ایک ریشمی جُبہ پیش کیا گیا تو آپ نے وہ پہن لیا اور نماز پڑھی۔ پھر فارغ ہوئے تو اسے زور سے کھینچ کر اُتار دیا گویا پسند نہ آیا اور فرمایا:۔ یہ پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

عون بن ابوجحیفہ سے اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور وضو کے لیے پانی پیش کرتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ کے وضو کے پانی کی طرف لپکتے دیکھا جس کو مل گیا اُس نے اپنے اُوپر مل لیا اور جس کو اُس میں سے ذرا بھی نہ ملا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال نے نیزہ لے کر گاڑ دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُرخ جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے تھے۔

چھتوں، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حسن بصری برف اور پتوں میں نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ خواہ اُس کے نیچے یا اُوپر یا سامنے پیشاب بہتا ہو جب کہ دونوں کے درمیان آڑ ہو۔ حضرت ابوہریرہ نے مسجد کی چھت پر امام کے پیچھے نماز پڑھی اور حضرت ابن عمر نے برف پر نماز پڑھی۔

ابوحازم نے لوگوں سے کہا کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو کہ منبر کس چیز کا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ وہ غابہ کے جھاڑ کا تھا جس کو فلاں عورت کے فلاں مولیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بنایا تھا۔ جب وہ بنا کر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رُو ہو کر تکبیر کہی۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ [illegible]

Marfat.com

وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ فَهٰذَا شَأْنُهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَأَلَنِيْ اَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَاِنَّمَا اَرَدْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَعْلٰى مِنَ النَّاسِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّكُوْنَ الْاِمَامُ اَعْلٰى مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنَّ سُفْيَانَ ابْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْئَلُ عَنْ هٰذَا كَثِيْرًا فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ لَا ؕ

نے بھی آپ کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا اور تھوڑے سے پیچھے
کر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر دوبارہ جلوہ افروز ہوئے۔ پھر قرأ
پڑھی، رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو تھوڑے سے ہٹ کر زمین پر سجد
امام ابوعبداللہ بخاری سے علی بن عبداللہ نے کہا کہ مجھ سے امام
بن حنبل نے اس حدیث کے متعلق پوچھا اور فرمایا، میرا مقصد یہ ہے کہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں سے اُونچی جگہ پر تھے لہٰذا اس حدیث
رُو سے امام اگر لوگوں سے اونچی جگہ پر ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔
کہا کہ امام سفیان بن عُیَینہ سے اس بارے میں بارہا پوچھا گیا تو آپ
نے اُن سے نہیں سُنا؟ فرمایا، نہیں۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهٖ فَجُحِشَتْ سَاقُهٗ اَوْ كَتِفُهٗ وَاٰلٰى مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا فَجَلَسَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوْعٍ فَاَتَاهُ اَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا وَّهُمْ قِيَامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ؕ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کی پنڈلی یا کندھا چھل گیا اور آپ نے اپنی ازواج
مطہرات کے پاس ایک ماہ نہ جانے کی قسم کھائی۔ آپ اپنے بالاخانے میں بیٹھ رہے جو
کا زینہ کھجور کی شاخوں کا تھا۔ آپ کے اصحاب عیادت کے لیے حاضر ہوتے۔ آپ اُنہیں
بیٹھ کر نماز پڑھاتے اور وہ کھڑے رہتے۔ جب سلام پھیر دیا تو فرمایا، امام اس لیے بنایا
جاتا ہے کہ اُس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو، جب رکوع کرے
تو رکوع کرو۔ جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور اگر وہ کھڑا ہو کر پڑھائے تو کھڑے
ہو کر پڑھو اور آپ اُنتیس دن کے بعد اُترآئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول
آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ یہ مہینہ اُنتیس دنوں
کا ہے۔

بَابٌ ۲۶ اِذَا اَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّيْ امْرَاَتَهٗ اِذَا سَجَدَ ؕ

جب نمازی کا کپڑا سجدے کے دوران اُس کی بیوی کو لگ جائے۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا حِذَآءَهٗ وَاَنَا حَآئِضٌ وَّرُبَّمَا اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ اِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ ؕ

عبداللہ بن شدّاد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو میں آپ کے
سامنے ہوتی اور حائضہ ہوتی اور کبھی جب آپ سجدے میں جاتے تو
آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ چھوٹی چٹائی پر
نماز پڑھا کرتے۔

بَابٌ ۲۶۱ اَلصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ وَصَلّٰى جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ فِي السَّفِيْنَةِ قَآئِمًا وَّقَالَ الْحَسَنُ تُصَلِّيْ قَآئِمًا مَّا لَمْ تَشُقَّ عَلٰى اَصْحَابِكَ

چٹائی پر نماز پڑھنا

اور حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید نے کشتی میں کھڑے ہو کر
نماز پڑھی۔ حسن بصری کا قول ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے جب تک تمہارے ساتھیوں

Marfat.com

تَدُوْرُ مَعَهَا وَاِلَّا فَقَاعِدًا ۞

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَآءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيْمُ وَرَآءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآئِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۞

کوتنگی نہ ہو اور اُس کے ساتھ گھومتے جاؤ ورنہ بیٹھ کر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کی دادی حضرت مُلیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر بُلایا جو آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ پھر ارشاد ہُوا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اُٹھا جو زیادہ عرصہ گزر جانے کے باعث کالی ہو گئی تھی۔ میں نے اُس پر پانی چھڑکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنا لی اور بوڑھی اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر تشریف لے گئے۔

بَابُ ۲۶۲ الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ ۞

چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ ۞

عبداللہ بن شدّاد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۶۳ الصَّلٰوةِ عَلَى الْفِرَاشِ وَصَلّٰى اَنَسٌ بْنُ مَالِكٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَقَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ اَحَدُنَا عَلٰى ثَوْبِهٖ ۞

فراش پر نماز پڑھنا۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے بستر پر نماز پڑھی اور حضرت انس نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے پر سجدہ کرتا۔

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَّيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ ۞

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سویا کرتی اور میرے پیر آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو مجھے دبا دیتے اور میں پیروں کو سکیڑ لیتی اور جب قیام فرماتے تو پھیلا لیتی۔ وہ فرماتی ہیں کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهِيَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهْلِهٖ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ ۞

عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ کے اور قبلے کے درمیان فراش پر جنازے کی طرح پڑی رہتی تھیں۔

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عراک نے عروہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے سامنے

Marfat.com

كَانَ يُصَلِّي وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَنَامَانِ عَلَيْهِ ۔

قبلے کے درمیان اُس فراش پر لیٹی ہوتیں جس پر دونوں سو کرتے تھے۔

بَابُ ۲۶۴ السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

گرمی کی شدت کے باعث کپڑے پر سجدہ کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ ۔

حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ اپنے عمامہ اور ٹوپی پہ سجدہ کرتے اور اُن کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ ۔

ابوالولید ہشام بن عبدالملک، بشر بن مفضل، غالب قطان، بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو گرمی کی شدت کے باعث ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے کے کنارے کو سجدے کی جگہ رکھ لیتا۔

بَابُ ۲۶۵ الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ

جوتوں سمیت نماز پڑھنا

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ ۔

سعید بن یزید ازدی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔

بَابُ ۲۶۶ الصَّلٰوةِ فِي الْخِفَافِ

موزے پہن کر نماز پڑھنا

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ ۔

ہمام بن حارث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر اُنھوں نے وضو اور موزوں پر مسح کیا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ اُن سے پوچھا گیا تو فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ لوگ اِسے پسند کرتے کیونکہ حضرت جریر نے آخر میں اسلام قبول کیا تھا۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَصَلّٰى ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کروایا تو آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

بَابُ ۲۶۷ إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ

جب کوئی پورا سجدہ نہ کرے

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع سجدے پوری طرح نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ نماز

Marfat.com

رُكُوعَهٗ وَلَا سُجُودَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ نے اُس سے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ ابو وائل کے خیال میں یہ بھی فرمایا: اگر تم مر گئے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر نہیں مرو گے۔

بَاب ۲۶۸ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ ۞

سجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے اور پہلوؤں کو علیحدہ رکھے۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ۞

ابن ہرمز نے حضرت عبداللہ بن مالک بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں بازوؤں کو اتنا کھلا رکھتے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

بَاب ۲۶۹ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ يَسْتَقْبِلُ بِاَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهٗ اَبُوْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

قبلہ رُو ہونے کی فضیلت

پیروں کی اُنگلیاں بھی قبلہ رُو رکھی جائیں۔ یہ حضرت ابو حمید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُوْنِ ابْنِ سِيَاهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ ۞

عمرو بن عباس، ابن مہدی، منصور بن سعد، میمون بن سیاہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی ہمارے قبلے کی جانب منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے، جس کے لیے اللہ کی ضمانت ہے اور اللہ کے رسول کی ضمانت ہے۔ پس اللہ کی ضمانت کو ضائع نہ کرنا۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا وَصَلَّوْا صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَآؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَقَالَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلَ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاهٍ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهٗ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهٗ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نہ کہیں۔ اگر یہ کہہ لیا، ہمارے جیسی نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو ہم پر اُن کا خون اور مال حرام ہو گیا مگر حق کے ساتھ اور اُن کا حساب اللہ لے گا۔

علی بن عبداللہ، خالد بن حارث، حُمید، میمون بن سیاہ یہ حضرت انس بن مالک کی خدمت میں عرض گزار ہوئے: اے ابو حمزہ! بندے کے خون اور مال کو کیا چیز حرام کرتی ہے؟ فرمایا کہ جس نے گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے، اُس کا وہی حق ہے جو ایک مسلمان کا ہے اور اُس کی وہی ذمہ داری ہے جو ایک مسلمان

Marfat.com

اَنَا یَحْیٰی ابْنُ اَیُّوْبَ قَالَ نَا حُمَیْدٌ قَالَ نَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؕ

کی ہے ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حمید، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

بَابُ ۲۷ قِبْلَۃُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَاَھْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ لَیْسَ فِی الْمَشْرِقِ وَلَا فِی الْمَغْرِبِ قِبْلَۃٌ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَّلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا ؕ

اہلِ مدینہ اور اہل شام ومشرق کا قبلہ

مشرق اور مغرب کی طرف قبلہ نہیں ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کیا کرو بلکہ مشرق اور مغرب کو کیا کرو۔

۳۸۳ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ نَا سُفْیَانُ قَالَ نَا الزُّھْرِیُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِیْضَ بُنِیَتْ قِبَلَ الْقِبْلَۃِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ ؕ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پیٹھ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کو منہ رکھو۔ حضرت ابوایوب نے فرمایا کہ ہم شام گئے تو وہاں بیت الخلا قبلہ رُخ بنائے ہوئے تھے۔ لہٰذا ہم کسی قدر پھر جاتے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے۔

ف ۱: بعض احادیث ایسی بھی ہیں جن کے اندر حکم تو عالم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ عام نہیں ہوتا بلکہ وہ حکم کسی ایک فرد یا چند افراد سے متعلق ہوتا ہے۔ یا کسی خاص وقت تک یا کسی خاص جگہ سے متعلق ہوتا ہے۔ اس بات کی چھان بین اہل علم حضرات ہی کرتے ہیں۔ اُمتِ محمدیہ کی علمی ہستیوں نے قرآن وحدیث کے ایسے احکامات کی چھان بین کرنے اور اُن کی اصل مراد کو متعین کرنے میں حیرت انگیز ذمہ داری کا ثبوت دیا اور ملتِ اسلامیہ کی خیر خواہی میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کیا۔

اُمتِ محمدیہ کے ایسے جملہ خیر خواہوں میں چاروں آئمہ مجتہدین کا علمی وتحقیقی کارنامہ سرِفہرست ہے۔ وہ چاروں امام اعظم ابوحنیفہ (المتوفی سنہ ۱۵۰ھ) امام مالک (المتوفی سنہ ۱۷۹ھ) امام محمد بن ادریس شافعی (المتوفی سنہ ۲۰۴ھ) اور امام احمد بن حنبل (المتوفی سنہ ۲۴۱ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ اُمتِ محمدیہ کو اکٹھا رکھنے کی خاطر ان چاروں حضرات کی تقلید پر ملتِ اسلامیہ کا اجماع ہے۔ اگر وہ اِن چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید نہیں کرتا تو وہ اہل حق کی جماعت سے جُدا ہونے والا اور گمراہ بے دین ہے خواہ کسی کے نزدیک وہ اونچے پائے کا محقق ومفکر ہی کیوں نہ شمار ہوتا ہو۔

اِسی حدیث کو دیکھیے کہ سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو حکم فرمائے ہیں: (۱) پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ نہیں کرنا چاہیئے اور نہ پُشت کرے۔ (۲) پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت مشرق مغرب کو منہ کرنا چاہیئے کیا سرزمینِ پاک وہند میں کوئی ایسا شخص ہے جو صرف اس حدیث کے مفہوم ومعنی کو سامنے رکھ کر اس پر عمل کر کے دکھادے کہ ایسے وقت قبلہ کی جانب منہ اور پیٹھ نہ ہو اور مشرق یا مغرب کی طرف منہ بھی ہو جائے۔ اپنے ملک میں رہتے ہوئے اِس دوسرے حکم پر کسی پاکستانی یا بھارتی سے عمل نہیں ہو سکے گا۔ دریں حالات حدیث کے معنی ومفہوم سے آگے بڑھتے ہوئے اُس کی مراد تلاش کرنا ضروری ہے اور یہی ضرورت مابعد کے تمام مسلمانوں کو آئمہ مجتہدین کے قدموں تک پہنچا دیتی ہے کیونکہ فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ لہٰذا ہر نہ جاننے والا جاننے والے تک پہنچا اور بات مجتہدینِ عظام تک پہنچی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

Marfat.com

بَاب ۱۲۷ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ۔

ارشادِ ربانی ہے کہ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔

۳۸۴ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ لِلْعُمْرَةِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَّسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ کے لیے بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان نہ دوڑے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جاسکتا ہے؟ اُنھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی لہٰذا اللہ کے رسول کی ذات میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے اور ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو فرمایا کہ اُس کے قریب نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرلے۔

۳۸۵ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ سَيْفٍ يَعْنِيْ ابْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلٰى يَسَارِهٖ اِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے تو اُن سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوگئے ہیں، حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ میں آگے بڑھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے تھے۔ مجھے دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہوئے حضرت بلال ملے میں نے کہا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا ہاں دو رکعتیں اُن ستونوں کے درمیان پڑھیں جو آپ کے داخل ہوتے وقت بائیں جانب تھے۔ پھر باہر تشریف لائے اور کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں۔

۳۸۶ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اُس کے تمام گوشوں میں دعا کی اور نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ باہر تشریف لے گئے جب باہر آگئے تو کعبہ کی طرف دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا کہ قبلہ یہی ہے۔

بَاب ۱۲۸ اَلتَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

قبلہ کی طرف متوجہ ہونا خواہ کہیں ہو

وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَبِّرْ ۔

۳۸۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَجَآءٍ قَالَ نَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور تکبیر کہی۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کی جانب متوجہ ہونا چاہتے تھے لہٰذا

Marfat.com

عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ
اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ
وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَتُوَجِّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ السُّفَهَآءُ مِنَ
النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُوْدُ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا
قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ
عَرَجَ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ
يُصَلُّوْنَ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ
فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوْا نَحْوَ الْكَعْبَةِ ۞

اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی ہے ہم نے دیکھ لیا تمہارا بار بار آسمان کی طرف دیکھنا۔ پس آپ قبلہ کی طرف متوجہ ہو گئے اور لوگوں میں سے یہودی بے وقوفوں نے کہا ہے انہیں اُس قبلے سے کس نے پھیر دیا جس پر تھے۔ تم فرما دو کہ مشرق و مغرب اللہ کے لیے ہے۔ جس کو چاہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے۔ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پڑھنے کے بعد بعض انصاریوں کے پاس سے گزر ہوا جو بیت المقدس کی طرف نمازِ عصر پڑھ رہے تھے۔ کہا کہ یہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ پھر گئے اور کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ
بِهٖ فَاِذَا اَرَادَ الْفَرِيْضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ۞

محمد بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہوتا اور جب فرض نماز کا ارادہ ہوتا تو اُترتے اور قبلہ رُخ ہو جاتے۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا اَدْرِيْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا
سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ
قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنٰى رِجْلَيْهِ
وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا
اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ
لَنَبَّاْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا
تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ
فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ
ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ۞

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ابراہیم نے کہا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ اُس میں بیشی کر دی یا کمی۔ جب سلام پھیرا تو عرض کی گئی ہے۔ یا رسول اللہ کیا نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آیا ہے؟ فرمایا ہے۔ بات کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ آپ نے پیروں کو پھیرا اور قبلہ رُخ ہو کر دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیر دیا۔ جب ہماری جانب متوجہ ہوئے تو فرمایا ہے۔ اگر نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آتا تو میں تمہیں بتا دیتا لیکن میں بھی تمہارے جیسا بشر ہوں اور تمہاری طرح بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کروا دیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو درست اندازے پر نماز پوری کر کے سلام پھیرے اور دو سجدے کرے۔

بَابٌ ۲۷۳ مَا جَآءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَّمْ يَرَ الْاِعَادَةَ عَلٰى مَنْ سَهَا فَصَلّٰى اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْ

قبلہ کا بیان

جس کے نزدیک سہواً غیر قبلہ کی طرف پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور

Marfat.com

الظُّهْرِ وَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ اَتَمَّ مَا بَقِيَ

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَاٰيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَ نِسَآءَكَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَاِنَّهٗ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَنَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا بِهٰذَا ۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَآءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَآءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ ۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ فَثَنٰى رِجْلَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۔

بَاب ۲۷۴ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَاِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ اَوْ اِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ

لوگوں کی طرف رُخ پھیر لیا۔ پھر باقی مکمل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش! ہم مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالیں تو حکم نازل فرمایا: "اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ" اور پردے کی آیت میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کاش آپ ازواجِ مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ اُن سے بھلے اور بُرے کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشک کے باعث آپ پر دباؤ ڈالا تو میں نے اُن سے کہا: "اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ اُن کا رب اُنہیں اور بیویاں عطا فرمادے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں" تو یہی آیت نازل ہوگئی۔ ابنِ ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حُمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے اِسے سُنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے اُن کے پاس آکر کہا: آج رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہُوا اور کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا کہ اُس کی طرف منہ کیا کریں۔ اُن کے منہ شام کی طرف تھے، لہٰذا وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا نماز میں اضافہ ہوگیا ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پیر موڑے اور دو سجدے کیے۔

مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب بلغم دیکھا۔ یہ بات آپ کو ناگوار ہوئی اور چہرہ انور سے ظاہر ہوئی۔ آپ کھڑے ہوئے اور ہاتھ سے اُسے صاف کردیا اور فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اُس کے اور قبلہ کے درمیان اُس کا رب ہوتا ہے پس

Marfat.com

أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا ۞

تم قبلہ کی جانب نہ تھوکا کرو بلکہ بائیں جانب یا پیروں کے نیچے۔ پھر اپنی چادر کا ایک پلّو لے کر اُس میں تھوکا۔ پھر دوسرے حصّے پر اُلٹے پلٹے اور فرمایا کہ یا ایسا کرے۔

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلّٰى ۞

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک دیکھا تو اُسے صاف کر دیا۔ پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا أَوْ بُصَاقًا أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ ۞

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار میں رینٹ، تھوک یا بلغم دیکھا تو اُسے صاف کر دیا۔

بَاب ۲۷۵ حَكِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصٰى مِنَ الْمَسْجِدِ

مسجد سے رینٹ کو کنکریوں کے ساتھ صاف کرنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ وَطِئْتَ عَلٰى قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا ۞

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تر نجاست پر چلو تو اُسے دھو دو اور اگر خشک ہو تو نہیں۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَتَّهَا فَقَالَ إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ۞

حُمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ نے کنکریاں لے کر اُسے کھرچ دیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو اپنے سامنے نہ ڈالے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں جانب تھوکے یا اپنے بائیں پیر کے نیچے۔

بَاب ۲۷۶ لَا يَبْصُقُ عَنْ يَمِينِهِ فِي الصَّلٰوةِ

دورانِ نماز دائیں جانب نہ تھوکے

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى نُخَامَةً فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ۞

حُمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریاں لے کر اُسے کھرچ دیا پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں جانب تھوکے یا بائیں پیر کے نیچے۔

Marfat.com

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتْفُلَنَّ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ رِجْلِہِ الْیُسْرٰی ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب تھوکے بلکہ بائیں جانب یا اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

بَاب ۲۷ لِیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی ۔

بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکنا چاہیئے۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِکٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے لہٰذا وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں طرف یا پیر کے نیچے تھوکے۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ نَا سُفْیَانُ قَالَ نَا الزُّھْرِیُّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَةً فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَکَّھَا بِحَصَاۃٍ ثُمَّ نَھٰی اَنْ یَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَیْنَ یَدَیْہِ اَوْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی وَعَنِ الزُّھْرِیِّ سَمِعَ حُمَیْدًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ نَحْوَہٗ ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو اُسے کنکری سے کھرچ دیا، پھر منع فرمایا کہ آدمی اپنے سامنے یا دائیں جانب تھوکے بلکہ بائیں جانب یا بائیں قدم کے نیچے تھوکنا چاہیے ـــ زہری، حمید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے۔

بَاب ۲۷۸ کَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِی الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِکٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَّکَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسجد میں تھوکنے کی غلطی کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے دفن کر دیا جائے۔

بَاب ۲۷۹ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِی الْمَسْجِدِ ۔

مسجد میں بلغم کو دفن کر دینا

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ ھَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَبْصُقْ اَمَامَہٗ فَاِنَّمَا یُنَاجِی اللّٰہَ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَاِنَّ عَنْ یَّمِیْنِہٖ مَلَکًا وَّلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ فَیَدْفِنُھَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ نماز کی جگہ پر ہے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور نہ دائیں جانب تھوکے کیونکہ اُس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے بلکہ بائیں جانب تھوکے یا اپنے پیر کے نیچے اور اُسے دفن کر دے۔

بَاب ۲۸۰ اِذَا بَدَرَہُ الْبُزَاقُ فَلْیَاْخُذْ

جب تھوکنا پڑے تو کپڑے کے پلو میں لینا

Marfat.com

بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ ؕ

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ اَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهٗ لِذٰلِكَ وَشِدَّتُهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِهٖ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ اَوْ رَبُّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ فَلَا يَبْزُقَنَّ فِيْ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَآئِهٖ فَبَزَقَ فِيْهِ وَرَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا ؕ

چاہیئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو اُسے اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا اور کراہت محسوس کی یا اِسے ناپسند فرمانے کے آثار دیکھے گئے اور یہ آپ پر گراں گزرا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اُس کے اور قبلے کے درمیان اُس کا رب ہوتا ہے لہٰذا قبلہ کی جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھوکے پھر اپنی چادر کا ایک پلّو لے کر اُس میں تھوکا اور ایک حصہ دوسرے پر مل کر فرمایا، یا اِس طرح کر لیا کرو۔

ف: حدیث ۲۹۲ سے حدیث ۴۰۲ تک کی گیارہ حدیثوں میں احکام بیان ہوئے ہیں کہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے نمازی کو اپنے سامنے یعنی قبلہ کی جانب نہیں تھوکنا چاہیئے اور نہ دائیں جانب تھوکے بلکہ ضرورت پیش آئے تو کسی کپڑے میں ایسا کرے یا پھر بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکے اور رینٹ وغیرہ کو ڈالے اور مسجد میں اُس کو ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے وہاں دفن کر دے اور کسی نے غلطی سے دیوارِ مسجد سے یہ چیزیں لگا دی ہیں تو وہاں سے اِن چیزوں کو کھرچ دیا جائے۔ آج جبکہ اہلِ اسلام نے اکثر پختہ مسجدیں تعمیر کر لی ہیں تو تھوک اور رینٹ کو اُن کی چٹائیوں اور دریوں پر بائیں جانب اور بائیں پیر کے نیچے ڈالنا اور مسجد میں دفن کر کے کفارہ ادا کرنا دائرۂ کار سے خارج سا ہو کر رہ گیا ہے۔ جس سے معلوم ہو رہا ہے کہ شریعتِ مطہرہ میں بعض احکام ایسے بھی ہیں جن میں بدلے ہوئے حالات کے تحت تبدیلی آجاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۲۸۱ عِظَةِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِيْ اِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ ؕ

امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ ؕ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم کیا یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ اِدھر ہے؟ خدا کی قسم، مجھ پر نہ تمہارا خشوع و خضوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارے رکوع۔ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

ف: رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانا کہ مجھ پر تمہارے خشوع و رکوع پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس میں آپ نے خود نگاہِ مصطفیٰ کا عالم بیان فرمایا ہے کیونکہ رکوع تو ظاہری اور جسمانی فعل کا نام ہے جو دوسروں کو بھی نظر آجاتا ہے لیکن خشوع تو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے جو خوفِ خدا سے پیدا ہوتی ہے۔ اِس حدیث میں نگاہِ مصطفیٰ کے دو معجزے بیان فرمائے گئے کہ آپ پیٹھ پیچھے سے صحابۂ کرام کے رکوع بھی ملاحظہ فرما لیتے اور اُن کے دلوں کی خشوع و خضوع والی کیفیت بھی اُن نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہتی تھی جن میں دستِ قدرت نے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى والا سُرمہ لگایا ہوا تھا ـــــ یہ ہر شخص جانتا ہے کہ دیکھنا اُس نور کا کام ہے جو پروردگارِ عالم نے ہر دیکھنے والے کی آنکھوں میں رکھا ہوا ہے۔ خدائے ذوالمنن اُس نور سے کسی کو محروم نہ کرے،

Marfat.com

آمین ـــــ لیکن جس ہستی کو خدا نے اپنی قدرتِ کاملہ سے سراپا نور بنایا ہو وہ دیکھنے کے لیے اپنی آنکھوں کے نور کے محتاج نہ تھے بلکہ آنکھوں کی طرح ہر طرف سے دیکھتے تھے۔ اور خدا نے اُن کے لیے آگے پیچھے اور نزدیک و دُور وغیرہ کے فرق ہٹا دیئے تھے۔ وہ پیچھے کی چیزوں کو بھی اُسی طرح دیکھتے تھے جیسے اُن چیزوں کو جو آگے ہوتیں۔ دُور والی چیزوں کو نزدیک والی چیزوں کی طرح ملاحظہ فرما لیتے۔ اندھیرے میں بھی اُسی طرح دیکھ لیتے جیسے اُجالے میں دیکھتے۔ دلوں کی کیفیتوں کا بھی اُسی طرح معائنہ فرما لیتے جیسے ظاہری اور جسمانی اعمال و افعال کو دیکھتے نیز ماضی اور مستقبل کے حالات بھی خدا نے آپ پر اسی طرح روشن فرما دیئے تھے جیسے حال میں نگاہوں کے سامنے وقوع پذیر ہونے والے حالات و واقعات۔ اِن تمام باتوں پر بکثرت احادیث دلالت کرتی ہیں اور اُن کا انکار کرنے کی کوئی مسلمان جرأت نہیں کر سکتا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا فُلَیْحُ ابْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِلَالِ ابْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِی الصَّلٰوۃِ وَفِی الرُّکُوْعِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِّنْ وَّرَآئِیْ کَمَا اَرَاکُمْ۔

بلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر نماز اور رکوع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، میں تمہیں پیچھے سے بھی اُسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔

باب ۲۸۲ ھَلْ یُقَالُ مَسْجِدُ بَنِیْ فُلَانٍ؟

کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے؟

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَآءِ وَاَمَدُهَا ثَنِیَّۃُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَّاَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عُمَرَ کَانَ فِیْمَنْ سَابَقَ بِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ کروائی اور بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تک اور حضرت عبداللہ بن عمر بھی اُن حضرات میں شامل تھے جنھوں نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

باب ۲۸۳ اَلْقِسْمَۃِ وَتَعْلِیْقِ الْقِنْوِ فِی الْمَسْجِدِ

مسجد میں تقسیم کرنا اور خوشے لٹکانا

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اَلْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَۃُ اَیْضًا قِنْوَانٌ مِّثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ یَعْنِی ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَیْنِ فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِی الْمَسْجِدِ وَکَانَ اَکْثَرَ مَالٍ اُتِیَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَلْتَفِتْ اِلَیْہِ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ جَآءَ فَجَلَسَ اِلَیْہِ فَمَا کَانَ یَرٰی اَحَدًا اِلَّا اَعْطَاہُ

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اَلْقِنْوُ سے مراد خوشہ ہے اور اس کی تثنیہ و جمع قِنْوَانٌ ہے جیسے صِنْوٌ کی صِنْوَانٌ ہے۔ ابراہیم بن طہمان، عبدالعزیز بن صُہیب، حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین سے مال آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اُسے مسجد میں پھیلا دو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جو مال لایا جاتا وہ اُس سے بہت زیادہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اُس کے پاس بیٹھ گئے اور جس کو دیکھتے اُسے عطا فرما دیتے۔ جب حضرت عباس آئے تو کہا، یا رسول اللہ! مجھے عطا فرمایئے کیونکہ میں نے اپنا اور

Marfat.com

إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ فَإِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَحَثَا فِيْ ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّةَ مِنْهَا دِرْهَمٌ ۞

عقیل کا فدیہ دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: لے لو۔ اُنھوں نے اپنے کپڑے میں خوب ڈالا۔ جب لے جانے لگے تو اُٹھایا نہ گیا عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کسی کو حکم فرمایئے کہ مجھے یہ اُٹھوائے۔ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ آپ ہی اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں۔ فرمایا نہیں۔ پس کچھ کم کیا پھر بھی لے جایا نہ گیا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کسی کو حکم فرمایئے کہ مجھے اُٹھوا دے۔ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ آپ اُٹھوا دیں۔ فرمایا نہیں۔ پھر کچھ کم کیا تو اُسے اُٹھا لیا اور اُسے اپنے کندھے پر رکھ کر چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی حرص پر تعجب کرتے ہوئے اُنھیں برابر دیکھتے رہے یہاں تک کہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت کھڑے ہوئے جب ایک درہم بھی اُس میں سے باقی نہ رہا۔

بَابُ ۲۸۴ مَنْ دُعِيَ لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ أَجَابَ مِنْهُ ۞

جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو اُسے قبول کرے۔

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ نَاسٌ فَقُمْتُ فَقَالَ لِيْ أَرْسَلَكَ أَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ۞

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے پاس لوگ تھے تو میں کھڑا ہو گیا۔ مجھ سے فرمایا کہ تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ فرمایا: کھانے کے لیے؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ آپ نے اپنے گرد بیٹھے ہوئے حضرات سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ۔ آپ چل پڑے اور میں اُن کے آگے چلتا رہا۔

بَابُ ۲۸۵ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ۞

مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فیصلے کرنا اور لعان کرانا۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ ۞

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو پائے تو کیا اُسے قتل کر دے؟ آپ نے مسجد کے اندر اُن دونوں سے لعان کروایا اور میں موجود تھا۔

بَابُ ۲۸۶ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّيْ حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ ۞

جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھ لے یا جہاں کا حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ

محمود بن ربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلٰى مَكَانٍ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۞

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے دولت خانے پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا، تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں تمہاری خاطر نماز پڑھوں۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ ۲۸۷ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوْتِ وَصَلّٰى الْبَرَاءُ ابْنُ عَازِبٍ فِيْ مَسْجِدٍ فِيْ دَارِهٖ جَمَاعَةً ۞

گھروں میں مسجدیں بنانا۔ حضرت براء بن عازب نے اپنے گھر کی مسجد میں باجماعت نماز پڑھی۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ مَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ ابْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ وَّهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاَنَا اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ فَاِذَا كَانَتِ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَاُصَلِّيَ بِهِمْ وَوَدِدْتُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ تَاْتِيْنِيْ فَتُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيْرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهٗ قَالَ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ الدَّارِ ذَوُوْ عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اَيْنَ مَالِكُ ابْنُ الدُّخَيْشِنِ اَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَّا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُن اصحاب میں سے ہیں جو انصار سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:۔ یارسول اللہ! میری نظر کمزور ہو گئی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جب بارش ہوتی ہے تو وہ نالہ بہنے لگتا ہے جو میرے اور اُن کے درمیان ہے لہٰذا میں مسجد میں حاضر ہو کر انھیں نماز نہیں پڑھا سکتا۔ یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے غریب خانے میں نماز پڑھیں تاکہ میں اسے نماز کی جگہ بنالوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ میں ایسا کروں گا۔ حضرت عتبان کا بیان ہے کہ اگلے روز دن چڑھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر میرے پاس تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت طلب کی تو میں نے اجازت دے دی۔ داخل ہونے پر آپ بیٹھے نہیں۔ پھر فرمایا۔ تم کس جگہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں۔ پس میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ پس کھڑے ہوئے اور صف بنالی۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر دیا۔ اُن کا بیان ہے کہ آپ کو حلیم نے روکے رکھا جو ہم نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ پس گھر میں ارد گرد کے گھروں سے کتنے ہی لوگ اکٹھے ہو گئے۔ کسی نے کہا کہ مالک بن دُخیشن یا ابن دُخشن کہاں ہے؟ کسی نے کہا کہ وہ منافق ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو کیونکہ اُس نے رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ کہا ہے۔ اُس نے کہا کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں مگر ہم تو اُس کا چہرہ

Marfat.com

اللّٰہُ یُرِیْدُ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّا نَرٰی وَجْہَہٗ وَنَصِیْحَتَہٗ اِلَی الْمُنَافِقِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَیْنَ ابْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیَّ وَھُوَ اَحَدُ بَنِیْ سَالِمٍ وَّھُوَ مِنْ سَرَاتِھِمْ عَنْ حَدِیْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَصَدَّقَہٗ بِذٰلِکَ ۔

اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے محمود بن ربیع کی حدیث کے متعلق پوچھا جو بنی سالم کے ایک فرد اور اُن کے سرداروں سے تھے تو انھوں نے اِس کی تصدیق کی۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک بدری صحابی حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُس پروانہ وار محبت اور والہانہ عقیدت کا ذکر ہے جو انھیں خالق و مخلوق کے محبوب یعنی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تھی۔ اُسی کے تقاضے کے تحت انہوں نے بارگاہِ رسالت میں ایک التماس کی اور دربارِ رسالت سے اُن کی گزارش کو ایسا شرفِ قبولیت حاصل ہوا کہ رحمتِ دو عالم نے اُن کے دولت خانے کو حقیقت میں دولت کدے مثال گھر اور رشکِ جنت بنا دیا۔

بعض حضرات اپنے ذہن کی نارسائی اور تنگ نظری کے باعث عقیدت کے ایسے مستحسن تقاضوں کو سمجھنے سے قاصر رہ جاتے ہیں اور عقیدت کے تحت ایسے کام کرنے کو وہ عبادت ٹھہرا کر شرک کے فتوے جڑ دیتے ہیں۔ وہ حضرات زبان و قلم سے برملا ایسے کام کرنے والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں۔ عقیدت و عبادت کے اِسی واضح فرق کو نمایاں کرنے کی غرض سے سنہ ۱۴۰۲ھ / سنہ ۱۹۸۲ء میں مؤطا امام مالک کی اسی حدیث پر حاشیہ لکھتے ہوئے ایک لطیفہ پیش کیا تھا جو وہاں صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱ پر ہے۔ افادیت کے پیشِ نظر وہ لطیفہ مع تمہید یہاں درج کیا جاتا ہے، وباللہ التوفیق۔

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ میری نظر کمزور ہو گئی ہے جس کے باعث بعض اوقات مجھے اپنے گھر میں ہی نماز پڑھنی پڑ جاتی ہے۔ آقا اگر ازراہِ کرم میرے غریب خانے میں کسی جگہ نماز ادا فرما دیں تو میں اُسی جگہ کو اپنے لیے نماز گاہ (مسجدِ خانہ) بنا لوں اور مجبوری کے وقت اُسی جگہ نماز پڑھا کروں۔ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے یہ نہیں فرمایا کہ کیا خدا نے تمہیں ایسا کوئی حکم دیا ہے کہ اپنے گھروں میں اُسی جگہ نماز پڑھا کرو جہاں میرے محبوب نے نماز پڑھی ہو یا میں نے تمہیں کبھی کوئی ایسا حکم دیا ہے! اس کے برعکس آپ نے اُن کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر اگلے روز صبح سویرے اُن کے گھر میں نماز ادا فرمائی۔

لطیفہ: ایک دفعہ مدرسہ انوار التوحید میں شرک فروش ٹولے کے دو مولوی صاحبان بیٹھے ہوئے توحید کو پھیلانے اور شرک کو پوری دنیا سے مٹانے کی تدابیر پر غور فرما رہے تھے۔ ایک کا نام تھا مولانا شرک پھوڑ صاحب اور دوسرے مولانا بدعت توڑ صاحب کے نام سے موسوم تھے، گفتگو کے دوران مولانا شرک پھوڑ صاحب فرمانے لگے۔ بھائی بدعت توڑ صاحب! دل چاہتا ہے کہ آج آپ سے اپنے دل کی بات کہہ دوں۔ یار کیا کہوں! بعض احادیث کو پڑھ کر تو میں حیران رہ جاتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ جن کو ہم پوری اُمتِ محمدیہ میں سے بہترین اور مثالی مسلمان شمار کرتے ہیں انہیں ہو کیا گیا تھا؟ یعنی صحابۂ کرام کو۔

پورا قرآن کریم پڑھ جائیے۔ اس میں کسی جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے اُن بزرگوں کو حکم نہیں دیا تھا کہ جب میرا آخری رسول تھوکے تو تم اُسے حاصل کر کے اپنے چہروں اور کپڑوں پر مل لینا۔ جب وہ وضو کریں تو مستعمل پانی کے قطروں کو حاصل کرنے کی خاطر ایڑی چوٹی کا

Marfat.com

زور لگا دینا۔ اگر نہ مِل سکے تو جس جگہ وہ مستعمل پانی گرا ہو وہاں کی گیلی مٹی کو لے کر اپنے چہروں اور کپڑوں پہ مل لینا۔ اگر وہ حجامت بنوائیں تو ایک ایک بال کے لیے ایسے سر توڑ کوشش کرنا کہ دیکھنے والے یہی محسوس کریں کہ گویا یہ آپس میں لڑ پڑے ہیں۔ اگر کسی کو ایک بال بھی مِل جائے تو وہ اُسے اپنی جان سے بھی عزیز رکھے اور حد درجہ اُس کا احترام کرے۔ کمال بات تو یہ ہے کہ اپنے گھروں میں نماز بھی اُسی جگہ پڑھنا زیادہ پسند کرتے تھے جہاں حضور سے نماز پڑھوا لیتے تھے۔ لطف تو یہ ہے کہ اللہ کے نبی نے بھی ایسا کرنے کا انھیں حکم نہیں دیا تھا۔ ہم نے حدیث کی تمام کتابیں کھنگال ڈالیں لیکن ہمیں تو اُن میں کہیں ایسا حکم نظر نہیں آیا۔ معلوم نہیں پھر صحابۂ کرام کس کے حکم سے شب و روز ایسا کرتے رہتے تھے اور غضب تو یہ ہے کہ کوئی ایک بھی انھیں اس دھندے سے روکنے والا نہیں تھا۔

بھائی بدعت توڑ! اگر سچی بات کہہ دوں تو سارے مسلمان لٹھ لے کر ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے۔ جانِ برادر! حقیقت یہ ہے کہ مجھے تو صحابۂ کرام بھی بالکل بریلوی ہی نظر آتے ہیں۔ عقیدت کے پردے میں جو کچھ وہ کرتے رہتے تھے کیا یہ بریلویت نہیں ہے؟ زاویۂ نظر اُن کا بھی موحدانہ کم اور شرک پسندانہ ہی زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ ہائے افسوس! جب اُمّت کی بنیاد ہی غلط رکھی گئی تو ساری عمارت غلط تعمیر نہ ہو گی تو اور کیا ہو گا۔؟

اِس کے بعد تھوڑی دیر تو انہوں نے اپنے منہ پہ سکوت کی مُہر لگائے رکھی اور پھر ایک سرد آہ بھر کر قفلِ دہن کھولتے ہوئے یوں گوہر افشانی فرماتے ہیں: مولانا بدعت توڑ صاحب! ہو سکتا ہے کہ صحابۂ کرام عقیدت کے پردے میں ایسے کام اِس لیے کر رہے ہوں کہ قیامت تک اُن کے عاشقِ رسول ہونے کی شہرت رہے گی اور رہتی دنیا تک اُن کے عشقِ رسول کے ڈنکے بجتے رہیں گے لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ حضور نے ایسا کرنے سے اُنھیں منع کیوں نہ فرمایا؟ یہ کیوں نہ کہا کہ اے مسلمانو! جب ایسا کرنے کا پورے قرآنِ مجید میں کسی جگہ بھی حکم نہیں دیا گیا؟ علاوہ بریں خود میں نے بھی تمہیں ایسا کرنے کے لیے نہیں کہا۔ اس کے باوجود تم ایسا کیوں کرتے ہو؟۔

——— کیا کہوں، مجھے تو یوں لگتا ہے کہ حضور پہ بھی بریلی والے مولوی کا شاید جادو چل گیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ حضور بھی اُس کی چکنی چپڑی باتوں میں آ گئے ہوں۔ کیونکہ لاکھ وہ شرک پسند سہی لیکن کم بخت کی باتوں میں مٹھاس بہت ہے ——— مولانا بدعت توڑ صاحب نے لقمہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بھائی شرک پھوڑ صاحب! بریلی والا مولوی تو ابھی کل پرسوں پیدا ہوا تھا، وہ حضور کے زمانے میں کب تھا؟ ——— مولانا شرک پھوڑ صاحب نے فرمایا کہ بات کچھ بھی ہو لیکن یار میں تو یہی سمجھ سکا ہوں کہ توحید کی علمبرداری کے ساتھ ساتھ بریلویت بھی خود حضور نے ہی پھیلائی تھی۔

اِس کے بعد ایک سرد آہ بھرتے ہوئے مولانا شرک پھوڑ صاحب نے دردناک لہجے میں کہا ——— اچھا یار سب کچھ جانے دو، صحابہ ایسا کرتے رہے، حضور بھی اِس دھندے کو تعظیم کے پردے میں چھپا کر خوش ہوتے رہے کہ میرا قیصر و کسریٰ سے بھی بڑھ کر احترام کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ احترام دل کی گہرائیوں اور پورے خلوص کے ساتھ ہو رہا تھا، لیکن معلوم نہیں ایسے جملہ مواقع پہ خدا کو کیا ہو گیا تھا کہ دوسرے ہزاروں احکام تو نازل کرتا رہا لیکن ایک دفعہ بھی یہ وحی نازل نہیں فرمائی کہ تعظیم کے پردے میں جو پوجا پاٹ کا کاروبار کر رہے ہو، اسے بند کر دو۔ ساتھ ہی نہ اپنے نبی کو حکم دیا کہ اپنے ساتھیوں کو ایسا کرنے سے روک دو ——— مولانا بدعت توڑ صاحب! مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ خدا خود ہی شرک پسند اور بریلویت کا بانی ہے اور غالباً اسی لیے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کرو ——— مولانا شرک پھوڑ صاحب ابھی یہ جملہ ختم کرنے ہی پائے تھے کہ کسی کے آنے کی آہٹ محسوس ہوئی۔ آنے والے کی صورت تو نظر نہ آئی لیکن بلند آواز سے کوئی یہ کہہ رہا تھا۔

Marfat.com

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

بَاب ۲۸۸ اَلتَّيَمُّنِ فِي دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى فَاِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى ؕ

مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی دائیں جانب سے ابتدا کرنا۔ حضرت ابن عمر دایاں پیر پہلے رکھتے اور نکلتے وقت بایاں پیر باہر رکھتے۔

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ تَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ ؕ

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی الامکان اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے مثلاً طہارت، کنگھی کرنے اور جوتے پہننے میں۔

بَاب ۲۸۹ هَلْ تُنْبَشُ قُبُوْرُ مُشْرِكِيْ الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْقُبُوْرِ وَرَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يُصَلِّيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ الْقَبْرَ الْقَبْرَ وَلَمْ يَاْمُرْهُ بِالْاِعَادَةِ ؕ

کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود کر اُن جگہوں پر مسجدیں بنالی جائیں؟ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا اور قبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور حضرت عمر نے حضرت انس کو قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھ کر کہا: قبر قبر اور انھیں لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ حبیبہ اور حضرت اُمِّ سلمہ نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس میں تصویریں تھیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد تعمیر کر لیتے اور اس میں اس کی تصویر بنا لیتے۔ وہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ اَعْلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى بَنِي النَّجَّارِ فَجَآءُوْا مُتَقَلِّدِيْنَ السُّيُوْفَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو اس قبیلے میں اُترے جس کو بنی عمرو بن عوف کہا جاتا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن میں چودہ دن ٹھہرے۔ پھر آپ نے بنی نجار کے لیے پیغام بھیجا تو وہ تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر بارگاہ ہوگئے۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اب بھی سواری پر دیکھ رہا ہوں اور حضرت ابوبکر

Marfat.com

وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رِدْفُہٗ وَمَلَأُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَہٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَآءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَکَانَ یُحِبُّ اَنْ یُّصَلِّیَ حَیْثُ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ وَیُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاِنَّہٗ اَمَرَ بِبِنَآءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَأِ بَنِی النَّجَّارِ فَقَالَ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَآئِطِکُمْ ھٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰہِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَہٗ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَنَسٌ فَکَانَ فِیْہِ مَا اَقُوْلُ لَکُمْ قُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَفِیْہِ خَرِبٌ وَّفِیْہِ نَخْلٌ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّیَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَۃَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَیْہِ الْحِجَارَۃَ وَجَعَلُوْا یَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَھُمْ یَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَھُمْ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ ۞

آپ کے پیچھے بیٹھے ہیں اور بنی نجار والے ارد گرد ہیں، یہاں تک کہ حضرت ابوایوب کے صحن میں اُترے۔ آپ کو پسند یہی تھا کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لی جائے۔ اور آپ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے۔ آپ نے مسجد تعمیر کرنے کا حکم دیا اور بنی نجار والوں کو بُلایا اور فرمایا: اے بنی نجار! تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، نہیں۔ ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ حضرت انس نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اُس میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبورِ مشرکین کے متعلق حکم فرمایا تو وہ کھود دی گئیں۔ پھر کھنڈرات برابر کیے گئے اور کھجور کے درخت کاٹ ڈالے گئے اور مسجد سے قبلہ کی طرف اُن کی دیوار بنا دی اور پتھروں سے اُنھیں سہارا دیا۔ وہ پتھر اُٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے ساتھ کہہ رہے تھے: اے اللہ! نہیں ہے بھلائی مگر آخرت کی بھلائی لہٰذا انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔

بَاب ۲۹ الصَّلٰوۃِ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ۞

بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ سَمِعْتُہٗ بَعْدُ یَقُوْلُ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ یُّبْنَی الْمَسْجِدُ ۞

ابوالتیاح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے پھر اس کے بعد میں نے اُنھیں فرماتے ہوئے سُنا کہ بکریوں کے باڑے میں نماز مسجد کی تعمیر سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

بَاب ۲۹۱ الصَّلٰوۃِ فِیْ مَوَاضِعِ الْاِبِلِ ۞

اُونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَۃُ ابْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَیَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یُصَلِّیْ اِلٰی بَعِیْرِہٖ وَقَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ ۞

عُبید اللہ سے روایت ہے کہ نافع نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اُونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

بَاب ۲۹۲ مَنْ صَلّٰی وَقُدَّامَہٗ تَنُّوْرٌ اَوْ نَارٌ اَوْ شَیْءٌ مِّمَّا یُعْبَدُ فَاَرَادَ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

جو تنور، آگ یا ایسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے جس کی پوجا کی جاتی ہو اور اُس کا مقصد رضائے الٰہی ہو۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ ابْنُ مَالِکٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ وَاَنَا اُصَلِّیْ ۞

زہری کو حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جہنم پیش کی گئی اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

Marfat.com

ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ ؕ

بَاب ۲۹۳ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَقَابِرِ ؕ

۴۱۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا ؕ

تعالیٰ عنہما نے فرمایا، سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھی اور فرمایا، مجھے جہنم دکھائی گئی اور میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔

قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں بھی کرو اور انہیں (اپنے گھروں کو) قبریں نہ بناؤ۔

بَاب ۲۹۴ الصَّلٰوةِ فِيْ مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ وَيُذْكَرُ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَرِهَ الصَّلٰوةَ بِخَسْفِ بَابِلَ ؕ

۴۱۸ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيْبُكُمْ مَّا اَصَابَهُمْ ؕ

خسف یا عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا۔ بیان کیا جاتا

کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بابل میں خسف کی جگہ نماز پڑھنا پ
نہ فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ان عذاب دیے گئے لوگوں کے مقا
پر نہ جاؤ مگر روتے ہوئے، اگر تم رو نہیں رہے ہو گے تو ڈر ہے
تمہیں بھی وہی عذاب پہنچ جائے جو انھیں پہنچا تھا۔

بَاب ۲۹۵ الصَّلٰوةِ فِي الْبِيْعَةِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِّنْ اَجْلِ التَّمَاثِيْلِ الَّتِيْ فِيْهَا الصُّوْرُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّيْ فِي الْبِيْعَةِ اِلَّا بِيْعَةً فِيْهَا التَّمَاثِيْلُ ؕ

۴۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيْسَةً رَاَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَذَكَرَتْ لَهٗ مَا رَاَتْ فِيْهَا مِنَ الصُّوَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ

گرجے میں نماز پڑھنا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرما

ہم تمہارے گرجاؤں میں اُن نقوش کی وجہ سے نہیں جاتے جن میں تصویر
ہوتی ہیں اور حضرت ابن عباس اُس گرجے میں نماز پڑھ لیتے جس
تصویریں نہ ہوتیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُم س
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس گرجے کا ذکر کیا جو انھوں نے سرزمی
حبشہ میں دیکھا، جس کو ماریہ کہا جاتا تھا اور ان کا ذکر کیا جو اُس میں تصویریں
دیکھی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ
ہیں کہ جب اُن میں سے نیک بندہ یا نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اُس کی قبر
پر مسجد بنا لیتے اور اُس میں یہ تصویریں بنا دیتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے
نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

بَاب ۲۹۶

انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنانا

Marfat.com

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُتْبَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ وَعَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَۃً لَہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ فَاِذَا اغْتَمَّ بِھَا کَشَفَھَا عَنْ وَّجْھِہٖ فَقَالَ وَھُوَ کَذٰلِکَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِھِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا ؕ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری وقت قریب آیا تو چہرۂ انور پر اپنا کمبل ڈال لیتے اور گھبراہٹ محسوس ہوتی تو پُرنور چہرے سے اُسے ہٹا دیتے اور اس حالت میں فرمایا۔ اللہ کی لعنت یہود و نصاریٰ پر جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا اور جو کچھ اُنھوں نے کیا اُس سے بچنے کے لیے فرماتے۔

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِھِمْ مَسَاجِدَ ؕ

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔

بَاب ۲۹۷ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا ؕ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَیَّارٌ ھُوَ اَبُو الْحَکَمِ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ الْفَقِیْرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَّمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَّجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا وَّاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَآئِمُ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَآصَّۃً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَآفَّۃً وَّاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ ؕ

یزید الفقیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت تک کے رُعب سے میری مدد فرمائی گئی اور زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا تاکہ میرے اُمتی کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لے اور میرے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی ہے۔

بَاب ۲۹۸ نَوْمِ الْمَرْاَۃِ فِی الْمَسْجِدِ ؕ

عورت کا مسجد میں سونا

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ وَلِیْدَۃً کَانَتْ سَوْدَآءَ لِحَیٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَعْتَقُوْھَا فَکَانَتْ مَعَھُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِیَّۃٌ لَّھُمْ عَلَیْھَا وِشَاحٌ اَحْمَرُ مِنْ سُیُوْرٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْہُ اَوْ وَقَعَ مِنْھَا فَمَرَّتْ بِہٖ حُدَیَّاۃٌ وَّھُوَ مُلْقًی فَحَسِبَتْہُ لَحْمًا فَخَطِفَتْہُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوْہُ فَلَمْ یَجِدُوْہُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلے کی ایک سیاہ فام لونڈی تھی جس کو اُنھوں نے آزاد کر دیا اور وہ اُن کے ساتھ تھی۔ اُن کی ایک دوشیزہ باہر نکلی۔ اُس نے سرخ چمڑے کا ہار پہنا ہوا تھا جس میں موتی جڑے ہوئے تھے۔ وہ اُس نے اُتار کر رکھ دیا یا گر گیا۔ اُس پڑے ہوئے کے پاس سے چیل گزری اور گوشت سمجھ کر اُس پر جھپٹی۔ اُسے تلاش کیا گیا لیکن نہ ملا۔ اُنھوں نے مجھ پر الزام لگایا اور میری تلاشی لی۔

Marfat.com

قَالَتْ فَاتَّهَمُوْنِيْ بِهٖ فَقَالَتْ فَطَفِقُوْا يَقْتَشُوْنِيْ حَتّٰى فَتَشُوْا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَقَائِمَةٌ مَّعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَالْتَقَتْهُ قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذَا الَّذِيْ اتَّهَمْتُمُوْنِيْ بِهٖ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيْئَةٌ وَّهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِيْنِيْ فَتَحَدَّثُ عِنْدِيْ قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِيْ مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ وَيَوْمُ الشِّعَارِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا أَلَا إِنَّهَا مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِيْنَ مَعِيْ مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هٰذَا قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ

یہاں تک کہ شرمگاہ بھی دیکھی۔ خدا کی قسم میں اُن کے پاس کھڑی تھی جب کہ چیل گزری اور اُسے گرا دیا۔ وہ اُن کے درمیان میں گرا۔ میں نے کہا۔ وہ یہی تو ہے جس کا تم اپنے گمان سے مجھ پر الزام لگاتے ہو حالانکہ میں اس سے بری ہوں۔ یہ بالکل وہی ہے۔ پس اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ اُس کے لیے مسجد میں خیمہ یا جھونپڑی بنا دی گئی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ وہ میرے پاس آتی اور باتیں کرتی اور میرے پاس جب بھی بیٹھی تو یہ ضرور کہتی۔ ہار کا دن ہمارے رب کے عجائبات میں سے ہے، جس نے مجھے کفر تک شہر سے نجات دلائی۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے اُس سے کہا۔ تمہارا واقعہ کیا ہے کہ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہی کہتی ہو؟ پس اُس نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا۔

بَابُ ۲۹۹ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ وَ

مَردوں کا مسجد میں سونا۔

قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ ؕ

ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اصحاب صفہ میں شامل ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے فرمایا کہ اصحاب صفہ فقراء تھے۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهُ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

نافع سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں سویا کرتے تھے جب کہ وہ نوجوان تھے اور ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے تو گھر میں حضرت علی کو نہ پایا۔ فرمایا کہ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میرے اور اُن کے درمیان کچھ شکر رنجی ہو گئی ہے، لہٰذا مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں۔ وہ گیا اور عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک پہلو سے چادر گر گئی تھی اور مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن سے مٹی جھاڑتے

Marfat.com

رِدَآءُهٗ مِنْ شِقِّهٖ وَاَصَابَهٗ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهٗ عَنْهُ وَيَقُوْلُ قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ ۞

اور فرماتے جاتے ، ابوتراب! کھڑے ہو جاؤ۔ ابوتراب! کھڑے ہو جاؤ۔

۴۲۶ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَآءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَّاِمَّا كِسَآءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهٗ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهٗ ۞

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے ستر اصحابِ صفہ کو دیکھا جن میں سے ایک آدمی کے اوپر بھی چادر نہ تھی۔ تہمد ہوتا یا کمبل ہوتا جس کو اپنی گردن سے باندھ لیتے جب کہ بعض کا کپڑا نصف پنڈلیوں تک پہنچتا اور بعض کا ٹخنوں تک۔ چنانچہ وہ اُسے اپنے ہاتھ سے پکڑے رہتا، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ مبادا اُس کا ستر کھل جائے۔

ف: اصحابِ صفہ اُس مقدس گروہ کا نام ہے جو سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں مسجدِ نبوی کے سامنے ایک چبوترے پر بیٹھے رہتے تھے۔ یہ حضرات دنیاداری سے کنارا کش اور فکرِ آخرت کے لیے وقف ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسی مبارک جماعت کی نامور ہستی ہوئے ہیں۔ صوفیائے کرام کی روحانی جماعت ان بزرگوں ہی کی یادگار ہے۔

بَابٌ ۳۰ الصَّلٰوةِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ وَّقَالَ كَعْبُ ابْنُ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ

سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا۔ حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے لوٹتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور اُس میں نماز پڑھتے۔

۴۲۷ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ ابْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِيْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ ۞

محارب بن دثار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا بلکہ آپ مسجد میں تھے۔ مسعر کا بیان ہے کہ چاشت کے وقت۔ فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو اور میرا آپ پر کچھ قرض تھا جو آپ نے ادا کر دیا اور اُس کے علاوہ بھی کرم فرمایا۔

بَابٌ ۳۱ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ ۞

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

۴۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ ۞

عبداللہ بن یوسف، مالک، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سُلیم زرقی، حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

بَابٌ ۳۲ الْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ ۞

مسجد میں حدث ہو جانا

Marfat.com

۴۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک فرشتے تمہارے نمازی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اُسی جگہ رہے جہاں نماز پڑھی تھی اور حدث لاحق نہ ہو۔ وہ کہتا ہے:۔ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

بَاب ۳۰۳ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَاَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَاِيَّاكَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ وَقَالَ اَنَسٌ يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا يَعْمُرُوْنَهَا اِلَّا قَلِيْلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى ۔

مسجدِ نبوی کی تعمیر۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور حضرت عمر نے مسجد نبوی تعمیر کرنے کا حکم دیا تو فرمایا کہ میں لوگوں کو بارش سے بچانا چاہتا ہوں اور سرخ یا زرد کرنے سے بچنا ورنہ لوگ فتنے میں پڑ جائیں گے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ لوگ ان پر فخر زیادہ کریں گے پھر انہیں آباد کم کریں گے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا:۔ تم یہود و نصاریٰ کی طرح انہیں آراستہ کرو گے۔

۴۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيْدُ وَعُمُدُهٗ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهٖ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عُمُدَهٗ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهٗ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَبَنٰى جِدَارَهٗ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهٗ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوْشَةٍ وَسَقَفَهٗ بِالسَّاجِ ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنائی گئی تھی اور اس کی چھت شاخوں کی تھی اور کھجور کی لکڑی کے ستون تھے۔ حضرت ابوبکر نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر نے اس میں اضافہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیادوں پر کچی اینٹوں، شاخوں اور کھجور کی لکڑی کے ستونوں سے تعمیر کیا۔ پھر حضرت عثمان نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت سا اضافہ کیا اور اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے تعمیر کیں اور اس کے ستون منقش پتھروں کے بنائے اور چھت ساگوان کی لکڑی سے بنوائی۔

بَاب ۳۰۴ التَّعَاوُنِ فِيْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ الْاٰيَةَ ۔

تعمیرِ مسجد میں تعاون کرنا۔ ارشادِ ربانی ہے:۔ مشرکوں کا یہ کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں (۹: ۱۷)

۴۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّآءُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهٖ عَلِيٍّ انْطَلِقَا اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا هُوَ فِيْ حَآئِطٍ يُصْلِحُهٗ فَاَخَذَ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے فرمایا کہ دونوں حضرت ابوسعید کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو۔ ہم گئے تو وہ اپنے باغ کو درست کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی چادر لے کر لپیٹی اور ہم سے باتیں کرنے لگے

Marfat.com

رِدَآءَهٗ فَاحْتَبٰی ثُمَّ اَنْشَاَ یُحَدِّثُنَا حَتّٰی اَتٰی عَلٰی ذِکْرِ بِنَآءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ کُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَّعَمَّارٌ لَبِنَتَیْنِ لَبِنَتَیْنِ وَرَاٰهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَیَقُوْلُ وَیْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ یَدْعُوْهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ وَیَدْعُوْنَهٗ اِلَی النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ عَمَّارٌ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ ؕ

یہاں تک کہ مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آگیا، فرمایا کہ ہم ایک ایک اینٹ اُٹھا کر لاتے تھے لیکن حضرت عمارؓ دو دو اینٹیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں دیکھا تو اُن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا، وائے عمارؓ! اِن کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ اُنھیں جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ انھیں جہنم کی طرف بلائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمارؓ کہا کرتے تھے میں فتنوں سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔

بَاب ۳۰۵ اَلْاِسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِیْ اَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ ؕ

بڑھئی اور صنعت کار سے منبر اور مسجد کی تیاری میں مدد لینا۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی امْرَاَةٍ مُّرِیْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ یَعْمَلْ لِیْ اَعْوَادًا اَجْلِسْ عَلَیْهِنَّ ؕ

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام کو حکم دو کہ میرے لیے لکڑیوں سے ایسا منبر تیار کرے جس پر میں بیٹھا کروں۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ ابْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ اَیْمَنَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَجْعَلُ لَكَ شَیْئًا تَقْعُدُ عَلَیْهِ فَاِنَّ لِیْ غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ اِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ ؕ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی، یارسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز تیار نہ کراؤں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میرے لیے منبر بنوا دو۔

بَاب ۳۰۶ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا ؕ

جو مسجد بنائے

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَیْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَیْدَ اللّٰهِ الْخَوْلَانِیَّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِیْهِ حِیْنَ بَنٰی مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا قَالَ بُكَیْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ یَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِی الْجَنَّةِ ؕ

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، بکیر، عاصم بن عمر بن قتادہ، عُبید اللہ خولانی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا جبکہ لوگ اُن کے متعلق باتیں کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد کو بنانے کے سلسلے میں کہ تم میرا کثرت سے ذکر کر رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو مسجد بنائے، بُکیر کا قول ہے کہ شاید اُنھوں نے فرمایا، رضائے الٰہی چاہتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایسا ہی مکان جنت میں بنا دیتا ہے۔

بَاب ۳۰۷ یَاْخُذُ بِنُصُوْلِ النَّبْلِ اِذَا مَرَّ فِی الْمَسْجِدِ ؕ

جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل تھامے رکھے۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ

عمرو سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا، ایک آدمی مسجد سے گزرا اور اُس کے

Marfat.com

فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا ۔

پاس تیر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: ان کے پھلوں کو پکڑ لو۔

بَابُ ۳۰۸ اَلْمُرُوْرِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

مسجد سے گزرنا

۴۳۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ مَسَاجِدِنَا اَوْ اَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَاْخُذْ عَلٰى نِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا ۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، ابو بردہ بن عبداللہ، ابو بُردہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ جو ہماری مسجدوں یا ہمارے بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو اُن کے پھل تھامے رکھے تاکہ اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دے۔

بَابُ ۳۰۹ اَلشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

مسجد میں شعر پڑھنا

۴۳۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَعَمْ ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت حسّان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ اے ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ اے حسّان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! اس کی رُوح القدس سے مدد فرما۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا، ہاں۔

ف: حضرت حسّان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے۔ یہ دربارِ رسالت کے شاعر تھے۔ مشرکینِ مکہ شانِ رسالت کی تنقیص میں جو کچھ کہتے یہ اپنے شعروں میں انھیں جواب دیتے اور شانِ رسالت کا دفاع کرتے۔ اِسی کارگزاری کے صلے میں بارگاہِ رسالت سے حضرت حسّان اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ کی دُعا سے نوازے گئے تھے۔ اس دعا میں حضرتِ حسّان کے راستے پہ چلنے والے بارگاہِ مصطفوی کے ہر ثنا خواں کے لیے بشارت ہے اور شانِ رسالت کا دفاع تو اعظم ترین جہاد، جانِ ایمان اور سنتِ الٰہیہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۳۱۰ اَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

نیزہ بازوں کا مسجد میں جانا

۴۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ زَادَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ

عُروہ بن زُبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ۔ ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر میں چھپا کر مجھے اُن کا کھیل دکھایا ——— دوسری روایت میں یہ بھی ہے: ۔ ابراہیم ابن المنذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور حبشی اپنے نیزوں سے کھیل

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ ۔ رہے تھے۔

ف: حبشیوں کا یہ کھیل دیکھنے کا واقعہ صرف ایک دفعہ پیش آیا۔ حبشی بھی نیزوں سے مسجدِ نبوی میں کھیل رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اولاً اپنے حجرے کے اندر تھیں۔ ثانیاً کسی غیر مرد کو نظر نہیں آ رہی تھیں۔ ثالثاً نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی تھیں۔ رابعاً رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اپنی چادر میں چھپایا ہوا تھا۔ خامساً یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد تو ایک نابینا صحابی جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو جو ازواجِ مطہرات آپ کی خدمت میں موجود تھیں اُن سے آپ نے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! یہ تو نابینا ہیں۔ فرمایا: "تم تو نابینا نہیں ہو"۔ معلوم ہوا کہ جس طرح مرد کے لیے حکم ہے کہ وہ غیر محرم عورتوں کو نہ دیکھے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی حکم ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں ——— غرض بعض مغرب زدہ عورتیں جو اس حدیث کو اپنی بے راہ روی کی تائید میں پیش کرتی ہیں تو یہ حدیث ذرا بھی اُن کے طرزِ عمل کی تائید نہیں کرتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۳۱۱ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْاَلُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ اَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ وَقَالَ اَهْلُهَا اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً اِنْ شِئْتِ اَعْتَقْتِهَا وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لَنَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْتَاعِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَعِدَ الْمِنْبَرَ الخ ۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس بریرہ اپنی کتابت کا سوال کرنے آئیں۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے مالکوں کو کتابت دے دوں اور ولاء میری ہوگی۔ اُس کے مالکوں نے کہا کہ آپ چاہیں تو باقی ادا کریں۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا کہ آپ چاہیں تو اسے آزاد کر دیں اور ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے اس کا آپ سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اُسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے جب کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو ایسی شرط لگائے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو اُس کے لیے کچھ نہیں ہے خواہ سو شرطیں لگائے ——— امام مالک کی روایت میں صَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرَ کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ ۳۱۲ التَّقَاضِيْ وَالْمُلَازَمَةُ فِي الْمَسْجِدِ ۔

مسجد میں تقاضا اور تعاقب کرنا

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو حدرد سے مسجد نبوی میں اپنے اُس قرض کا تقاضا کیا

Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهٗ تَقَاضَى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ ۞

جو اُن پر تھا۔ پس آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُن لیں جو کاشانۂ اقدس میں تھے۔ چنانچہ اُن کی طرف نکلے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی۔ اے کعب! عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اپنے قرض سے اتنا کم کر دو اور اُن کی طرف نصف کا اشارہ کیا۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ میں نے کر دیا۔ فرمایا، اُٹھو اور باقی ادا کر دو۔

بَاب ۳۱۳ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذٰى وَالْعِيْدَانِ ۞

مسجد کی صفائی کرنا نیز چیتھڑے، کوڑا کرکٹ اور تنکے چن لینا۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَسْوَدَ اَوِ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ فَقَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ اَوْ قَالَ قَبْرِهَا فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا سیاہ فام عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ وہ فوت ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے متعلق پوچھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ فوت ہوگیا۔ فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا لہٰذا مجھے اُس مرد یا عورت کی قبر بتاؤ۔ پس آپ اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُس پر نماز پڑھی۔

بَاب ۳۱۴ تَحْرِيْمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں شراب کی تجارت کا حرام ہونا

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبٰوا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ ۞

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب سود سے متعلقہ سورۂ البقرہ کی آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکل کر مسجد میں تشریف لے گئے اور انھیں لوگوں کے سامنے پڑھا۔ پھر آپ نے شراب کی تجارت کو حرام فرما دیا۔

بَاب ۳۱۵ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهٗ ۞

مسجد کے لیے خادم رکھنا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا سے مراد ہے مسجد کی خدمت کے لیے۔

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً اَوْ رَجُلًا كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ وَلَا اَرَاهُ اِلَّا امْرَاَةً فَذَكَرَ حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِهَا ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ میرے خیال میں وہ عورت تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث بیان کی کہ آپ نے اُس کی قبر پر نماز پڑھی۔

بَاب ۳۱۶ الْاَسِيْرِ اَوِ الْغَرِيْمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ

قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے۔

Marfat.com

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا رَوْحٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ وَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ اِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِيْ سُلَيْمٰنَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهٗ خَاسِئًا ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے سامنے آگیا یا ایسا ہی لفظ فرمایا تاکہ میری نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس پر تسلط دیا تو میں نے چاہا کہ اُسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سارے اُسے دیکھتے لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کا قول یاد آگیا کہ اے اللہ! مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ دی جائے۔ رَوح کا بیان ہے کہ اُسے ذلیل کر کے بھگا دیا۔

بَابُ ۳۱۷ الْاِغْتِسَالِ اِذَا اَسْلَمَ وَرَبْطِ الْاَسِيْرِ اَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ شُرَيْحٌ يَّاْمُرُ الْغَرِيْمَ اَنْ يُّحْبَسَ اِلٰى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ ۞

اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا اور شریح حکم دیا کرتے کہ قرض دار کو مسجد کے ستون سے باندھ دیا جائے۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ ابْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو گرفتار کر کے لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا تو اُسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ مسجد کے ایک قریبی کھجوروں کے باغ میں گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔

بَابُ ۳۱۸ الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضٰى وَغَيْرِهِمْ ۞

مریض وغیرہ کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَّوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ اِلَّا الدَّمُ يَسِيْلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَاْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ يَغْذُوْ جُرْحُهٗ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا ۞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ غزوۂ خندق کے وقت حضرت سعد بن معاذ کی رگِ ہفت اندام زخمی ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے مسجد نبوی میں خیمہ لگوا دیا تاکہ قریب سے عیادت کر سکیں۔ مسجد میں بنی غفار کا خیمہ بھی تھا جب خون اُن کی طرف بہہ کر گیا تو انھیں گھبراہٹ ہوئی اور کہا: اے خیمے والو! یہ تمہاری جانب سے ہماری طرف کیا آرہا ہے! دیکھا تو حضرت سعد کے زخم سے خون بہہ رہا تھا جس کے باعث وہ وفات پا گئے۔

بَابُ ۳۱۹ اِدْخَالِ الْبَعِيْرِ فِي الْمَسْجِدِ

ضرورتاً اونٹ کو مسجد میں لے جانا۔ حضرت ابن عباس نے

Marfat.com

لِلْعِلَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ ۞

۴۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ قَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ ۞

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اُونٹ پر طواف کیا۔

زینب بنت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے اپنی بیماری کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا، تم لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے سورۂ الطور کی تلاوت فرمائی۔

بَاب ۳۲۰

۴۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَّاَحْسِبُ الثَّانِيْ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَّمَعَهُمَا مِثْلُ مَصَابِيْحَ يُضِيْئَانِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى اَتٰى اَهْلَهٗ ۞

نورِ مجسم کا نورانی معجزہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو حضرات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے باہر نکلے جن میں سے ایک حضرت عباد بن بشیر تھے اور میرے خیال میں دوسرے حضرات اُسید بن حُضیر تھے۔ رات اندھیری تھی اور اُن کے ساتھ چراغ جیسی چیزیں تھیں جو اُن کے ہاتھوں میں چمک رہی تھیں۔ جب وہ جُدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ علیحدہ شمع تھی، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں میں پہنچ گئے۔

بَاب ۳۲۱ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا۔

۴۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ نَا فُلَيْحٌ قَالَ نَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَا يُبْكِيْ هٰذَا الشَّيْخَ اِنْ يَّكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِيْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو دنیا اور جو کچھ اُس پاس ہے، اِسے پسند کرنے کا اختیار دیا تو اُس نے وہ پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پس حضرت ابوبکر رو پڑے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بزرگ کیوں روتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور جو کچھ اُس کے پاس ہے، اِن میں سے ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا اور اُس بندے نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی وہ بندہ ہیں اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ چنانچہ فرمایا، اے ابوبکر! نہ رو، ساتھ نبھانے اور مال مٹانے میں سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے۔ اگر

Marfat.com

خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِيْ بَكْرٍ ؕ

میں اپنی اُمت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت و محبت ہے۔ مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا کوئی دروازہ باقی نہ رہے۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ الْحَكِيْمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَأْسَهٗ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مِنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيْلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ سُدُّوْا عَنِّيْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِيْ بَكْرٍ ؕ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اُس مرض میں باہر نکلے جس میں وفات پائی تھی۔ سر مبارک سے پٹی باندھی ہوئی تھی اور منبر پر جلوہ افروز ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: ایسا کوئی انسان نہیں جس کا جانی و مالی احسان مجھ پر ابوبکر بن ابو قحافہ سے بڑھ کر ہو اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی خُلّت بہتر ہے۔ میری طرف مسجد سے ہر کھڑکی کو بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے (یعنی ابوبکر کی کھڑکی کو بند نہ کرنا)۔

ف: یہ دونوں حدیثیں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یار غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت کا واضح ثبوت ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانا کہ حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جانی اور مالی لحاظ سے ابوبکر کے احسانات مجھ پر دوسروں سے زیادہ ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں اگر اپنی اُمت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ علاوہ بریں مسجدِ نبوی سے ملحقہ جتنے گھر تھے اور انہوں نے مسجد میں براہِ راست آنے کے لیے دروازے کھول لیے تھے تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا باقی تمام حضرات کے ایسے دروازے بند کروا دیئے۔ سبحان اللہ۔

بَابُ ۳۲۲ اَلْاَبْوَابُ وَالْغَلَقُ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ

کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور انھیں بند کرنا

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ لَوْ رَاَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبْوَابَهَا ؕ

امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے کہا، عبداللہ بن محمد، سفیان، ابن جُریج کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی مُلیکہ نے فرمایا، کاش! تم حضرت ابن عباس کی مسجدوں اور اُن کے دروازوں کو دیکھتے۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ ابْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ اُغْلِقَ الْبَابُ فَلَبِثَ فِيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوْا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلّٰى فِيْهِ فَقُلْتُ فِيْ اَيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت عثمان بن طلحہ کو بلایا تو اُنھوں نے دروازہ کھولا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت بلال، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمان بن طلحہ اندر داخل ہوئے۔ پھر دروازہ بند کر لیا گیا اور ایک ساعت اندر رہ کر باہر نکل آئے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر حضرت بلال سے پوچھا۔ اُنھوں نے کہا کہ اس میں نماز پڑھی ہے۔ میں

Marfat.com

فَقَالَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى ؞

نے کہا کہ کس جگہ! فرمایا کہ دونوں ستونوں کے درمیان۔ یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھی۔

بَابُ ۳۲۳ دُخُولِ الْمُشْرِكِ فِي الْمَسْجِدِ ؞

مشرک کا مسجد میں داخل ہونا

۴۵۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ ابْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ؞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے، وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو گرفتار کر کے لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ پس اُس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔

بَابُ ۳۲۴ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسْجِدِ ؞

مسجد میں آواز بلند کرنا

۴۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ الْمَدِينِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ نَا الْجُعَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

عبداللہ بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح مدینی، یحییٰ بن سعید القطان، جعید عبدالرحمٰن یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری ماری۔ میں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں دونوں کو لے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو یا کہاں رہتے ہو؟ دونوں عرض گزار ہوئے، اہل طائف سے۔ فرمایا کہ اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے میں تم دونوں کو سزا دیتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو۔

۴۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انھیں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر اپنے اُس قرض کا حضرت ابن ابی حدرد سے تقاضا کیا جو اُن پر تھا۔ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُن لیں جو کاشانۂ اقدس میں تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف نکلے، یہاں تک کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا اور حضرت کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا اے کعب! یہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے دستِ مبارک سے اشارہ کیا کہ اپنا نصف قرضہ چھوڑ دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں نے ایسا کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُٹھو اور

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهْ ۔

بَابُ ۳۲۵ الْحِلَقِ وَالْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۵۵ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرٰى فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلّٰى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهٖ ۔

۴۵۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ وَقَالَ الْوَلِيْدُ ابْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ۔

۴۵۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلٰثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأٰوٰى إِلَى اللّٰهِ فَأٰوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

بَابُ ۳۲۶ الْاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

یہ ادا کر دو۔

مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا جب کہ آپ منبر پر تھے کہ رات کی نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر ساری نماز کو وتر بنا لو اور وہ فرمایا کرتے کہ اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنا لیا کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب کہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور عرض گزار ہوا: رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت۔ یہ تمہاری پڑھی ہوئی ساری نماز کو وتر بنا دے گی ـــــ ولید بن کثیر عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عمر نے انہیں بتایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آواز دی جب کہ آپ مسجد میں تھے۔

ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابو طالب سے روایت ہے کہ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ افروز تھے تو تین آدمی آئے۔ دو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بڑھے اور ایک چلا گیا۔ باقی دونوں میں سے ایک نے حلقے میں گنجائش دیکھی تو بیٹھ گیا اور دوسرا سب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا تو پیٹھ پھیر کر چلا ہی گیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں۔ ایک شخص اللہ کی طرف آیا تو اللہ نے اُسے جگہ دے دی اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منہ پھیر لیا۔

مسجد میں چت لیٹنا

Marfat.com

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ عَمَّنْ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ ؕ

عبادؒ بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسجد میں چت لیٹے ہوئے ہیں اور اپنا ایک پیر دوسرے پر رکھا ہوا ہے۔ ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَاب ۳۲۷ الْمَسْجِدِ يَكُوْنُ فِي الطَّرِيْقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ فِيْهِ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَاَيُّوْبُ وَمَالِكٌ ؕ

راستے میں مسجد بنانا جب کہ لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔ حسن بصری، ایوب اور امام مالک کا یہی قول ہے۔

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَآءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَآؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّآءً وَّلَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسجد میں چت لیٹے ہوئے ہیں اور اپنا ایک پیر دوسرے پر رکھا ہوا ہے۔ ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

راستے میں مسجد بنانا جب کہ لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔ حسن بصری، ایوب اور امام مالک کا یہی قول ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب میں سن شعور کو پہنچی تو میں نے اپنے والدین کو دین کا پابند ہی دیکھا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا مگر اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح اور شام کو ہمارے پاس تشریف لایا کرتے پھر حضرت ابوبکر کے دل میں خیال آیا تو انھوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی۔ وہ اسی میں نماز پڑھا کرتے اور اسی میں تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے کھڑے ہوتے اور اس پر تعجب کرتے اور ان کی طرف دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر بہت رونے والے آدمی تھے جنھیں اپنی آنکھوں پر قابو نہ تھا۔ جب قرآن مجید پڑھتے تو یہ چیز قریش کے مشرکوں کو مضطرب کر دیتی۔

بَاب ۳۲۸ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ السُّوْقِ وَصَلّٰى ابْنُ عَوْنٍ فِيْ مَسْجِدٍ فِيْ دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ ؕ

بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا۔ ابن عون نے ایسی مسجد میں نماز پڑھی جس کا دروازہ لوگوں کے لیے بند کر دیا جاتا تھا۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَاَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتْ تَحْبِسُهٗ وَتُصَلِّي الْمَلٰٓئِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باجماعت نماز گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ رکھتی ہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آئے اور نماز کے سوا کوئی اور مقصد نہ ہو تو جو قدم وہ رکھتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کے باعث اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہو۔ جب مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز اسے روکے رہے اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اسی جگہ بیٹھا رہے

Marfat.com

فِیْ مَجْلِسِہِ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ مَا لَمْ یُؤْذِ یُحْدِثْ فِیْہِ ؛

جہاں نماز پڑھی تھی کہ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ جب تک وہاں بے وضو نہ ہو۔

باب ۳۲۹ تَشْبِیْکِ الْاَصَابِعِ فِی الْمَسْجِدِ وَغَیْرِہٖ ؛

مسجد وغیرہ میں اُنگلیوں کا پنجہ ڈالنا

۴۶۱ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ نَا عَاصِمٌ نَا وَاقِدٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَوِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ شَبَّکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَہٗ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ اَبِیْ فَلَمْ اَحْفَظْہُ فَقَوَّمَہٗ لِیْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ وَھُوَ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عَمْرٍو کَیْفَ بِکَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ حُثَالَۃٍ مِّنَ النَّاسِ بِھٰذَا ؛

حضرت ابن عمر یا حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اُنگلیوں کا پنجہ ڈالا عاصم بن علی، عاصم بن محمد کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے اپنے والدِ ماجد سے سُنی لیکن مجھے یاد نہیں رہی۔ پس یہ مجھے واقد نے اپنے والدِ محترم کے واسطے سے یاد کروائی۔ انھوں نے فرمایا کہ میرے والدِ ماجد فرمایا کرتے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن عمرو! اُس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تم نکمے لوگوں میں رہ جاؤ گے۔

۴۶۲ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا وَّشَبَّکَ اَصَابِعَہٗ ؛

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے۔ اور آپ نے انگشت ہائے مبارک کا پنجہ ڈالا۔

۴۶۳ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا ابْنُ شُمَیْلٍ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ قَدْ سَمَّاھَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَلٰکِنْ نَسِیْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰی خَشَبَۃٍ مَّعْرُوْضَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَاتَّکَاَ عَلَیْھَا کَاَنَّہٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ وَوَضَعَ خَدَّہُ الْاَیْمَنَ عَلٰی ظَھْرِ کَفِّہِ الْیُسْرٰی وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ فَھَابَاہُ اَنْ یُّکَلِّمَاہُ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ فِیْ یَدَیْہِ طُوْلٌ یُّقَالُ لَہٗ ذُو الْیَدَیْنِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَسِیْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَکَمَا یَقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی مَا تَرَکَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بعد زوال کی دونوں نمازوں میں سے ایک پڑھائی۔ ابن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے بتائی لیکن میں بھول گیا۔ چنانچہ ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پس مسجد میں گاڑی ہوئی ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے اور اُس سے ٹیک لگائی گویا غصے میں تھے۔ دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ لیا اور اُنگلیوں میں اُنگلیاں ڈال لیں اور دایاں رخسار اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ لیا اور جلدی جانے والے مسجد کے دروازوں سے نکل گئے لوگوں نے کہا کہ نماز کم ہو گئی ہے اور لوگوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی تھے مگر انھیں کلام کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ لوگوں میں ایک صاحب لمبے ہاتھوں والے بھی تھے جنھیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی ہے؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ پھر فرمایا کیا یہی بات ہے جو ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے ہاں۔ آپ آگے بڑھے اور چھوڑی ہوئی نماز پڑھی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی

Marfat.com

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ۔

اور اپنے سجدوں جیسا سجدہ کیا یا اُن سے بھی لمبا۔ پھر سر اُٹھا کر تکبیر کہی بعض اوقات لوگوں نے پوچھا، پھر سلام پھیرا تو فرماتے ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے فرمایا، پھر سلام پھیرا۔

بَابُ ۳۳۰ الْمَسَاجِدِ الَّتِيْ عَلٰى طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِيْ صَلّٰى فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ مساجد جو مدینہ منورہ کے راستوں پر ہیں اور وہ جگہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَحَرّٰى أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّيْ فِيْهَا وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهَا وَأَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ وَسَأَلْتُ سَالِمًا فَلَا أَعْلَمُهٗ إِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْأَمْكِنَةِ كُلِّهَا إِلَّا أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِيْ مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ ۔

موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ سالم بن عبداللہ کو میں نے دیکھا کہ راستے میں جو مقامات تھے انھیں تلاش کر کے اُن میں نماز پڑھا کرتے اور بتایا کرتے کہ اُن کے والدِ ماجد ان میں نماز پڑھا کرتے اور اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان مقامات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان مقامات میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالم سے پوچھا تو اُنھوں نے تمام مقامات کے بارے میں نافع سے موافقت کی سوائے دونوں کا اختلاف اُس مسجد میں ہے جو روحاء کی بلندی پر ہے۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ الْمُنْذِرُ الْحِزَامِيُّ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ يَعْتَمِرُ وَفِيْ حَجَّتِهٖ حِيْنَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِيْ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةٍ وَكَانَ فِيْ تِلْكَ الطَّرِيْقِ أَوْ حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ بَطْنَ وَادٍ فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ عَلٰى شَفِيْرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثُمَّ حَتّٰى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِحِجَارَةٍ وَلَا عَلَى الْأَكَمَةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثَمَّ خَلِيْجٌ يُصَلِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَهٗ فِيْ بَطْنِهٖ كُثُبٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّيْ فَدَحَا فِيْهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتّٰى دَفَنَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيْرُ الَّذِيْ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِيْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرہ یا حج کرتے تو ذی الحلیفہ میں اُترتے اور حجۃ الوداع میں ببول کے درخت کے نیچے اُترے جہاں ذی الحلیفہ کی مسجد ہے۔ جب اس راستے غزوہ یا حج یا عمرہ سے لوٹتے تو وادی کے نشیب میں اُترتے۔ جب وادی کی گہرائی سے اُوپر جاتے تو اپنی اُونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو وادی کے مشرقی کنارے پر ہے اور نہ اُس ٹیلے پر جہاں مسجد بنی ہوئی ہے کیونکہ اُس جگہ نالہ تھا۔ حضرت عبداللہ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے اور اُس کے اندر کچھ تو دے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر اس میں بطحاء سے سیلاب آیا اور وہ جگہ مٹ گئی جہاں حضرت عبداللہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اُن (نافع) سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس جگہ بھی نماز پڑھی جہاں چھوٹی مسجد ہے جو روحاء کی بلندی پر واقع مسجد کے قریب ہے۔ حضرت عبداللہ کو اُس مقام کا علم تھا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔ وہ فرماتے کہ جب تم مسجد میں نماز پڑھنے کھڑے ہو تو وہ جگہ تمہارے دائیں جانب ہے اور جب تم مکہ مکرمہ کی طرف جا رہے ہو تو مسجد راستے کے دائیں کنارے پر ہے۔ اُس جگہ اور مسجد کے درمیان یا قریب ایک پتھر کا نشان ہے۔ حضرت ابن عمر اُس پہاڑی کے پاس بھی نماز

Marfat.com

كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثُمَّ عَنْ يَمِيْنِكَ حِيْنَ تَقُوْمُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّيْ وَذٰلِكَ الْمَسْجِدُ عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيْقِ الْيُمْنٰى وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى مَكَّةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْاَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ اَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّيْ اِلَى الْعِرْقِ الَّذِيْ عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَذٰلِكَ الْعِرْقُ انْتَهٰى طَرْفَةً عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيْقِ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى مَكَّةَ وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ فِيْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهٖ وَوَرَآءَهٗ وَيُصَلِّيْ اَمَامَهٗ اِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهٖ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَرُوْحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ الظُّهْرَ وَاِذَا اَقْبَلَ مِنْ مَّكَّةَ فَاِنْ مَّرَّ بِهٖ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ اَوْ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ وَاَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُوْنَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَّمِيْنِ الطَّرِيْقِ وَدَجَاهُ الطَّرِيْقِ فِيْ مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْ اَكَمَةٍ دُوَيْنَ يُرَيْدَ الرُّوَيْثَةِ بِمِيْلَيْنِ وَقَدِ انْكَسَرَ اَعْلَاهَا فَانْثَنٰى فِيْ جَوْفِهَا وَهِيَ قَآئِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ وَّفِيْ سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيْرَةٌ وَّاَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ طَرَفِ تَلْعَةٍ مِّنْ وَّرَآءِ الْعَرْجِ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ اَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى الْقُبُوْرِ رَضْمٌ مِّنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَّمِيْنِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيْقِ بَيْنَ اُولٰئِكَ السَّلِمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَرُوْحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ اَنْ تَمِيْلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ وَاَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَّسَارِ الطَّرِيْقِ فِيْ مَسِيْلٍ دُوْنَ هَرْشٰى ذٰلِكَ الْمَسِيْلُ لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ قَرِيْبٌ مِّنْ غَلْوَةٍ وَّكَانَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ اِلٰى سَرْحَةٍ هِيَ اَقْرَبُ السَّرَحَاتِ

پڑھا کرتے جو روحاء کے آخری کنارے پر ہے اور اُس پہاڑی کا ایک سرا مسجد کے قریب ہے۔ وہ مسجد جو مکہ مکرمہ کو جاتے ہوئے اس پہاڑی اور روحا کے آخری حصے کے درمیان میں تھی اب وہاں ایک اور مسجد بن گئی ہے جب کہ حضرت عبداللہ بن عمر اِس مسجد میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اسے بائیں طرف چھوڑ دیتے اور آگے پہاڑی کے پاس نماز پڑھا کرتے۔ حضرت عبداللہ روحاء سے صبح کے وقت چلتے۔ پھر ظہر نہ پڑھتے مگر اِس جگہ پہنچتے تو صبح تک ٹھہر کر نمازِ فجر یہاں ادا کرتے۔ حضرت عبداللہ نے اُن سے یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روثیہ کے قریب راستے کے دائیں جانب سامنے کسی سایہ دار درخت نیز وسیع اور نرم مقام میں اُترتے۔ یہاں تک کہ آپ اُس ٹیلے سے دُور آجاتے جو روثیہ سے تقریباً دو میل ہے۔ اُس درخت کا اُوپر والا حصہ ٹوٹ گیا اور وہ درمیان سے دُوہرا ہو گیا ہے۔ اب صرف اپنی جڑ پر قائم ہے اور اُس کے قریب کئی ٹیلے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اُنھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِس ٹیلے پر نماز پڑھی جو عرج کے پیچھے ہے جب کہ تم ہضبہ کی طرف جا رہے ہو۔ اِس مسجد کے قریب دو یا تین قبریں ہیں یا قبروں کے اُوپر نیچے پتھر ہیں۔ راستے کی دائیں جانب درختوں کے پاس جو راستے میں ہیں تو حضرت عبداللہ اِن درختوں کے درمیان سورج ڈھلنے کے بعد دوپہر کو عرج سے چلتے اور اِس مسجد میں نمازِ ظہر پڑھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اُنھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن بڑے درختوں کے پاس اُترتے جو ہرشیٰ سے قریب والی گھاٹی سے ملے ہوئے ہیں اور راستے سے یہ فاصلہ تیر کی مار کے برابر ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر اُس درخت کی طرف نماز پڑھا کرتے جو راستے کے زیادہ قریب اور سب سے اُونچا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر نے اُنھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس گھاٹی میں اُترا کرتے تھے جو مرالظہران کے قریب مدینہ منورہ کی جانب ہے جب صفراوات سے اُترتے تو اِس گھاٹی کے نشیب میں راستے کی بائیں جانب اُترتے اور تم مکہ مکرمہ کو جا رہے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منزل اور راستے کے درمیان پتھر کی مار کا فاصلہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذی طویٰ میں اُترتے تو وہاں رات گزارتے اور نمازِ فجر پڑھ کر مکہ مکرمہ کی جانب بڑھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

Marfat.com

إِلَى الطَّرِيقِ وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنَى مَرِّ الظَّهْرَانِ قَبْلَ الْمَدِينَةِ حِينَ تَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاءِ أَوَاتٍ تَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذٰلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَيَبِيتُ حَتّٰى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّةَ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَةَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلّٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ۔

نماز پڑھنے کی جگہ سخت ٹیلے پر تھی اور اُس مسجد میں نہیں جو وہاں بنائی گئی ہے بلکہ اُس سے نیچے سخت ٹیلے پر تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس پہاڑ کے دونوں کناروں کی طرف متوجہ ہوتے جو جانبِ کعبہ اُس کے اور اُونچے پہاڑ کے درمیان ہے۔ پھر انھوں نے اُس مسجد کو وہاں بنائی گئی ہے بائیں جانب رکھا جو ٹیلے کے کنارے پر ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر ہے جب کہ تم ٹیلے سے تقریباً دس گز جگہ چھوڑ دو۔ پھر اُس پہاڑ کے دونوں کناروں کے سامنے نماز پڑھو جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔

فائدہ: اِس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن مسجدوں اور مقامات میں نماز پڑھنے کی پوری کوشش کیا کرتے جہاں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہوتی۔ اس سے صحابۂ کرام کے زاویۂ نظر کا بخوبی پتہ چل رہا ہے نیز یہ بھی بخوبی معلوم ہو رہا ہے کہ اُن بزرگوں کی نظر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آثارِ مقدسہ کا مقام کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ترکوں نے اپنے دورِ اقتدار میں آثارِ مقدسہ کی اُسی طرح حفاظت کی جیسے مسلمانوں کو کرنی چاہیے اور ایسے جملہ مقامات پر اُنھوں نے یادگاریں تعمیر کر کے ایک جانب انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنے کا ثبوت دیا اور دوسری جانب مسلمانوں کی رہنمائی کا سامان فراہم کر دیا۔ اُن کے بعد گورنمنٹ برطانیہ نے حجاز مقدس پر گندم نما جَو فروش مسلمانوں کو مسلط کر دیا تو انھوں نے محبت کی ایسی تمام نشانیوں کو مٹا دیا اور آثارِ مقدسہ کے ساتھ وہ سلوک کیا جس کی غیر مسلم بھی کبھی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو اسلام کی حقیقی روح سے لذت یاب ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

باب ۳۳۱ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

امام کا سُترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر

Marfat.com

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَّ اَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ ۞

آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں دیوار کی آڑ کے بغیر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ میں ایک صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَآءَهٗ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَآءُ ۞

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عید کے روز باہر تشریف لاتے تو نیزے کا حکم فرماتے جو آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ پس اُس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور سفر میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ پھر اُمراء نے اِسے اپنا لیا۔

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ بِالْبَطْحَآءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ ۞

عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں بطحاء میں نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

بَابٌ ۳۳۲ قَدْرُ كَمْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْمُصَلِّيْ وَالسُّتْرَةِ ۞

نمازی اور سُترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیئے۔

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ ۞

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان بکری کے گزرنے کی جگہ کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا ۞

یزید بن ابو عُبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ مسجد کی دیوار منبر کے اتنی قریب تھی جس میں سے صرف بکری گزر سکے۔

بَابٌ ۳۳۳ الصَّلٰوةِ اِلَى الْحَرْبَةِ ۞

نیزے کی طرف نماز پڑھنا

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا ۞

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نیزہ گاڑا جاتا اور آپ اُس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے۔

بَابٌ ۳۳۴ الصَّلٰوةِ اِلَى الْعَنَزَةِ ۞

برچھی کی طرف نماز پڑھنا

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

Marfat.com

جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرَّانِ مِنْ وَّرَآئِهَا ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو وضو کر کے آپ نے ہمیں نمازِ ظہر و عصر پڑھائیں اور آپ کے سامنے برچھی تھی جس کے پرے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ نَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ تَبِعْتُهٗ اَنَا وَغُلَامٌ وَّمَعَنَا عُكَّازَةٌ اَوْ عَصًا اَوْ عَنَزَةٌ وَّمَعَنَا اِدَاوَةٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ نَاوَلْنَاهُ الْاِدَاوَةَ ۔

عطاء بن ابو میمونہ سے روایت ہے کہ میں نے سُنا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پیچھے جاتے۔ ہمارے ساتھ چھڑی یا لاٹھی یا برچھی اور پانی کی چھاگل ہوتی۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہو جاتے تو ہم وہ چھاگل آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے۔

بَاب ۳۳۵ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا ۔

مکہ وغیرہ میں سُترہ کرنا

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلّٰى بِالْبَطْحَآءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنُصِبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَّتَوَضَّاَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْءِهٖ ۔

حضرت ابو جُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے بطحاء میں ظہر و عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے برچھی نصب کی گئی۔ آپ نے وضو کیا تو لوگ آپ کے وضو کا پانی اپنے اُوپر ملنے لگے۔

ف:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس پانی سے وضو فرماتے اور اسے آپ کے جسم اطہر کو مس کرنے کا شرف حاصل ہوتا۔ اُس پانی کی صحابۂ کرام کی نگاہوں میں کیا قدر و قیمت تھی وہ اِس حدیث اور اِس مضمون کی دیگر احادیث سے واضح ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے اس نقطۂ نظر کو جاننے کی غرض سے حدیث ۱۴۱ کا حاشیہ پھر ملاحظہ فرمالیجیے تاکہ حقیقت نفس الامری نگاہوں کے سامنے آجائے، ویسے وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔

بَاب ۳۳۶ الصَّلٰوةِ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ وَقَالَ عُمَرُ الْمُصَلُّوْنَ اَحَقُّ بِالسَّوَارِيْ مِنَ الْمُتَحَدِّثِيْنَ اِلَيْهَا وَرَاٰى ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بَيْنَ اُسْطُوَانَتَيْنِ فَاَدْنَاهُ اِلٰى سَارِيَةٍ فَقَالَ صَلِّ اِلَيْهَا ۔

ستون کی طرف نماز پڑھنا

حضرت عمر نے فرمایا کہ باتیں کرنے والوں کی نسبت ستون کی آڑ میں نماز پڑھنا زیادہ مناسب ہے۔ اور حضرت ابن عمر نے ایک آدمی کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اُسے ایک کے قریب کر کے فرمایا کہ اس کی طرف پڑھو۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ اٰتِيْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِيْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ قَالَ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا ۔

یزید بن ابو عُبید سے روایت ہے کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آکر اُس ستون کے پاس نماز پڑھتا جو مصحف کے پاس ہے۔ میں عرض گزار ہُوا، اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہُوں کہ آپ اِس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے پاس خاص طور پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

Marfat.com

۴۷۶ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ اَدْرَكْتُ كِبَارَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسٍ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلیل القدر اصحاب کو مغرب کے وقت ستونوں کی طرف لپکتے ہوئے دیکھا ——— شعبہ، عمرو، حضرت انس سے یہ مزید روایت ہے، - یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آتے۔

بَابُ ۳۳۷ الصَّلٰوةِ بَيْنَ السَّوَارِيْ فِيْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ ؛

جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا۔

۴۷۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَاَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلٰى اَثَرِهٖ فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَيْنَ صَلّٰى فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ؛

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور حضرت اُسامہ بن زید، حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال بھی۔ کافی دیر رہے پھر نکل آئے اور میں اندر داخل ہونے والا پہلا شخص تھا میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ کہاں نماز پڑھی؟ فرمایا کہ اگلے دو ستونوں کے درمیان۔

۴۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَاُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا وَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَّسَارِهٖ وَعَمُوْدًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَآءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَقَالَ لَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ فَقَالَ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ؛

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت اُسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی بھی۔ دروازہ بند کر کے کچھ دیر اُس میں رہے۔ باہر نکلنے پر میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ فرمایا کہ ایک ستون کو بائیں جانب، ایک کو دائیں جانب رکھا اور تین ستون آپ کے پیچھے تھے اور اُن دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے۔ پھر نماز پڑھی ——— اور ہم سے اسماعیل نے فرمایا کہ امام مالک نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا، - دائیں جانب دو ستون رکھے۔

بَابُ ۳۳۸

حضور کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا

۴۷۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ حِيْنَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِيْ قِبَلَ وَجْهِهٖ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثَةِ اَذْرُعٍ صَلّٰى يَتَوَخّٰى الْمَكَانَ الَّذِيْ اَخْبَرَهٗ بِهٖ بِلَالٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدِنَا بَاْسٌ اِنْ صَلّٰى فِيْ اَيِّ

حضرت بلال سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو داخل ہوتے وقت سامنے کی طرف چلتے جاتے اور دروازے کو پس پشت کر لیتے اور چلتے رہتے یہاں تک کہ اُن کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان تقریباً تین گز فاصلہ رہ جاتا، اُس جگہ نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے جو انھیں حضرت بلال نے بتائی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کسی کے لیے کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ وہ بیت اللہ کے جس گوشے میں چاہے نماز پڑھ

Marfat.com

نَوَاحِی الْبَیْتِ شَاءَ ۔ لے۔

ف: حدیث ۴۷۵ تا ۴۷۹ اور باب ۳۳۶ کے ترجمۃ الباب والی حدیث سے اِس بات کی وضاحت ہو رہی ہے کہ صحابۂ کرام اُن جگہوں پر نماز پڑھنے کی پوری کوشش کیا کرتے تھے جن مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی نماز ادا فرمائی ہو ـــــ آخر کیوں! کیا پروردگارِ عالم نے قرآن کریم میں انہیں ایسا کرنے کا حکم فرمایا تھا؟ کیا رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایسا کیا کرو؟ ـــــ جواب نفی میں ہوگا کیونکہ کسی آیت یا حدیث کے اندر واضح طور پر ایسا حکم وارد نہیں ہوا ہے۔ پھر صحابۂ کرام جیسی تعلیماتِ اسلامیہ کی پیکر ہستیاں ایسا کیوں کرتی تھیں۔ اُن بزرگوں کے اِس ایمان افروز خارجیت سوز نظریہ کو سمجھنے کی غرض سے حدیث ۴۱۰ کا حاشیہ ذہن میں رکھنا چاہیے۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ۔

بَابُ ۳۳۹ الصَّلٰوۃِ عَلَی الرَّاحِلَۃِ وَالْبَعِیْرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ ۔

سواری اُونٹ، درخت اور پالان کی طرف نماز پڑھنا۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرِ الْمُقَدَّمِیُّ الْبَصْرِیُّ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُعَرِّضُ رَاحِلَتَہٗ فَیُصَلِّیْ اِلَیْھَا قُلْتُ اَفَرَاَیْتَ اِذَا ھَبَّتِ الرِّکَابُ قَالَ کَانَ یَاْخُذُ الرَّحْلَ فَیَعْدِلُہٗ فَیُصَلِّیْ اِلٰی اٰخِرَتِہٖ اَوْ قَالَ مُؤَخَّرِہٖ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُہٗ ۔

نافع نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو ترچھی بٹھاتے اور اُس کی طرف نماز پڑھ لیا کرتے۔ میں (عبید اللہ) نے کہا کہ جب سواریاں چل پڑتیں؟ فرمایا کہ آپ کجاوے کو لے کر برابر کر لیتے اور اُس کی لکڑی کی طرف نماز پڑھ لیتے اور حضرت ابنِ عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

بَابُ ۳۴۰ الصَّلٰوۃِ اِلَی السَّرِیْرِ ۔

چارپائی کی طرف نماز پڑھنا

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ نَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَعْدَلْتُمُوْنَا بِالْکَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ مُضْطَجِعَۃً عَلَی السَّرِیْرِ فَیَجِیْءُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَتَوَسَّطُ السَّرِیْرَ فَیُصَلِّیْ فَاَکْرَہُ اَنْ اَسَخَّہٗ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیِ السَّرِیْرِ حَتّٰی اَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِیْ ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے اپنے آپ کو چارپائی پر لیٹی ہوئی دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکر چارپائی کے درمیانی حصے کے سامنے نماز پڑھتے۔ میں اس کو ناپسند کرتی لہٰذا پائنتی کی جانب سے کھسک کر اپنے لحاف سے نکل جاتی۔

بَابُ ۳۴۱ لِیَرُدَّ الْمُصَلِّیْ مَنْ مَّرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِی التَّشَھُّدِ وَفِی الْکَعْبَۃِ وَقَالَ اِنْ اَبٰی اِلَّا اَنْ یُّقَاتِلَہٗ قَاتَلَہٗ ۔

نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روک دے

اور حضرت ابنِ عمر نے کعبہ میں تشہد کے اندر روکا اور فرمایا کہ اگر انکار کرے اور بغیر لڑے نہ مانے تو اُس سے لڑے۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا یُوْنُسُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ ھِلَالٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ نَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ نَا حُمَیْدُ بْنُ

ابو معمر، عبد الوارث، یونس، حمید بن ہلال، ابو صالح، حضرت ابو سعید نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـــــ آدم بن ابو ایاس، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال عدوی، ابو صالح السمان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے روز نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ کسی چیز

Marfat.com

هِلَالِ نِ الْعَدَوِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ صَالِحِ السَّمَّانُ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّيْ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ شَابٌّ مِّنْ بَنِيْ اَبِيْ مُعَيْطٍ اَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فِيْ صَدْرِهٖ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهٗ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشَدَّ مِنَ الْاُوْلٰى فَنَالَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى مَرْوَانَ فَشَكَا اِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّدَخَلَ اَبُوْ سَعِيْدٍ خَلْفَهٗ عَلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ مَالَكَ وَلِابْنِ اَخِيْكَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ يَّسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ؞

کولوگوں سے سترہ بنایا ہُوا ہے۔ پس بنی ابومُعَیط کے ایک نوجوان نے آپ کے سامنے سے گزرنا چاہا۔ حضرت ابوسعید نے اُس کے سینے میں ٹھوکا لگایا۔ نوجوان نے گزرنے کا کوئی اَور راستہ نہ دیکھا تو پھر گزرنے لگا۔ حضرت ابوسعید نے پہلے سے سخت دھکا دیا۔ وہ حضرت ابوسعید سے ناراض ہو کر مروان کے پاس چلا گیا اَور جو کچھ حضرت ابوسعید نے کیا تھا اُس کی شکایت کی اَور حضرت ابوسعید بھی اُس کے پیچھے مروان کے پاس پہنچ گئے۔ اُس نے کہا اے ابوسعید! آپ کا اَور آپ کے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اَور لوگوں سے سُترہ کرے۔ پھر کوئی آگے سے گزرنا چاہے تو اُسے روکے۔ اگر نہ رُکے تو اُس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

بَابُ ۳۴۲ اِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهٗ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَّسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُوْ النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً ؞

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد نے اُنھیں حضرت ابوجُہَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے متعلق کیا سُنا ہے؟ حضرت ابوجُہَیم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانے کہ اُس پر کتنا گناہ ہے تو وہ آگے سے گزرنے کی نسبت چالیس سال کھڑے رہنے کو بہتر شمار کرے۔ ابوالنضر نے کہا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اُنھوں (بُسر) نے چالیس دن کہا یا مہینے یا سال۔

بَابُ ۳۴۳ اِسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يُّسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَهٰذَا اِذَا اشْتَغَلَ بِهٖ اَمَّا اِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ بِهٖ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ مَّا بَالَيْتُ اِنَّ الرَّجُلَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ ؞

نماز پڑھتے ہوئے ایک آدمی کا دوسرے کی طرف منہ کرنا

حضرت عثمان کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ نماز میں ایک آدمی دوسرے کی طرف دیکھے اَور یہ اُس صورت میں ہے جب کہ وہ اُدھر مشغول ہو جائے اَور اگر مشغول نہ ہو تو حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ مجھے اِس کی کوئی پروا نہیں ہے کیونکہ کوئی کسی کی نماز نہیں توڑ دیتا۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ خَلِيْلٍ قَالَ اَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالُوْا يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ذکر ہُوا کہ کیا چیزیں نماز کو توڑتی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ اُسے کتا گدھا اَور عورت توڑتی ہے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں کُتے بنا

Marfat.com

وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُونَا كِلَابًا لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيرِ فَتَكُونُ لِي الْحَاجَةُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ ۔

دیا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی رہتی۔ مجھے کوئی ضرورت پڑتی تو سامنے سے گزرنا ناپسند کرتی اور آہستہ سے نکل جاتی ـــــ اعمش ابراہیم، اسود نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ ٣٤٤ الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ ۔

سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں فرش پر آپ کے سامنے ترچھی سوئی رہتی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

بَابُ ٣٤٥ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْأَةِ ۔

عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نفل پڑھنا

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سوئی رہتی اور میرے دونوں پیر آپ کے قبلے کو ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے پس میں اپنے پیروں کو سمیٹ لیتی اور جب کھڑے ہوتے تو پھیلا لیتی۔ انھوں نے فرمایا کہ اُن دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

بَابُ ٣٤٦ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ ۔

جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ثَنَا أَبِي قَالَ نَا الْأَعْمَشُ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ح قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَتَبْدُو لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ ۔

عمرو بن حفص بن غیاث، ان کے والد ماجد، اعمش، ابراہیم، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ـــــ اعمش، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ذکر ہوا کہ کتا، گدھا اور عورت وہ چیزیں ہیں جو نماز کو توڑ دیتی ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں سے تشبیہ دے دی جب کہ خدا کی قسم، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں چارپائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب مجھے کوئی ضرورت پڑتی تو بیٹھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف دینا ناپسند کرتی لہٰذا میں آپ کے قدموں کے پاس سے کھسک جاتی۔

Marfat.com

۴۸۸ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَمَّهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ يَقْطَعُهَا شَيْءٌ قَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهْلِهٖ ۞

ابن شہاب کے بھتیجے نے اُن یعنی اپنے چچا جان سے پوچھا کہ کیا کوئی چیز نماز کو توڑتی ہے؟ فرمایا کہ کوئی چیز نہیں توڑتی کیونکہ مجھے عُروہ بن زُبیر نے خبر دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے بستر پر ترچھی لیٹی ہوئی ہوتی۔

بَاب ۳۴۷ اِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيْرَةً عَلٰى عُنُقِهٖ فِي الصَّلٰوةِ ۞

جب چھوٹی بچی کو نماز کے دوران اپنی گردن پر اُٹھائے رکھے۔

۴۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا ۞

عمرو بن زرقی نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو اُمامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُٹھا لیا کرتے جو حضرت ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس سے تھیں۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو اُسے بٹھا دیتے اور جب قیام فرماتے تو اُسے اُٹھا لیتے۔

بَاب ۳۴۸ اِذَا صَلّٰى اِلٰى فِرَاشٍ فِيْهِ حَائِضٌ

جب اُس بستر کی طرف نماز پڑھے جس میں حائضہ ہو۔

۴۹۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِيْ حِيَالَ مُصَلّٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهٗ عَلَيَّ وَاَنَا عَلٰى فِرَاشِيْ ۞

عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ مجھ سے میری خالہ جان حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دیتے ہوئے فرمایا، میرا بستر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلّے کے سامنے ہوتا اور بعض اوقات آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا حالانکہ میں اپنے بستر میں ہی ہوتی تھی۔

۴۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا فِيْ جَنْبِهٖ نَائِمَةٌ فَاِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ ۞

عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے پہلو میں سوئی رہتی۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَاب ۳۴۹ هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ السُّجُوْدِ لِكَيْ يَسْجُدَ ۞

کیا آدمی سجدے کے وقت اپنی بیوی کو دبا دے تاکہ سجدہ کر سکے۔

۴۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا عُبَيْدُ

قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

اللّٰہِ قَالَ نَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُوْنَا بِالْکَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَنَا مُضْطَجِعَۃٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَیَّ فَقَبَضْتُہُمَا ۔

نے فرمایا، تم نے بُرا کیا کہ ہمیں کُتّے اور گدھے کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب سجدے کا ارادہ فرماتے تو میرے پیروں کو دبا دیتے لہٰذا میں انھیں اکٹھے کر لیتی۔

ف: شروع اسلام میں نمازی کے سامنے سے کُتا، گدھا گزر جاتا تو اسے ناقصِ نماز شمار کیا جاتا۔ اسی طرح عورت کے گزرنے کو بھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ۴۸۴ سے ۴۹۲ تک اسی غرض سے پیش کی ہیں کہ نمازی کے سامنے سے کُتا، گدھا یا عورت گزر جائے تو اس کی نماز قطعاً متاثر نہیں ہوتی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ ۳۵۰ الْمَرْاَۃِ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّیْ شَیْئًا مِّنَ الْاَذٰی ۔

عورت کا نمازی سے گندگی کو دُور کرنا۔

۴۹۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ اِلَیْہِ الثُّرْیَارِیُّ قَالَ نَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ نَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ عِنْدَ الْکَعْبَۃِ وَجَمْعٌ قُرَیْشٍ فِیْ مَجَالِسِہِمْ اِذْ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْہُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰی ھٰذَا الْمُرَآئِیْ اَیُّکُمْ یَقُوْمُ اِلٰی جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَیَعْمِدُ اِلٰی فَرْثِھَا وَدَمِھَا وَسَلَاھَا فَیَجِیْءُ بِہٖ ثُمَّ یُمْھِلُہٗ حَتّٰی اِذَا سَجَدَ وَضَعَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاھُمْ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَضَعَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ وَثَبَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِکُوْا حَتّٰی مَالَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِّنَ الضِّحْکِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰی فَاطِمَۃَ وَھِیَ جُوَیْرِیَۃٌ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰی وَثَبَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰی اَلْقَتْہُ عَنْہُ وَاَقْبَلَتْ عَلَیْھِمْ تَسُبُّھُمْ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ قَالَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ ثُمَّ سَمّٰی اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِعَمْرِو بْنِ ھِشَامٍ وَّعُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَۃَ وَاُمَیَّۃَ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَّعُمَارَۃَ بْنِ الْوَلِیْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَوَاللّٰہِ لَقَدْ رَاَیْتُھُمْ صَرْعٰی یَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَی الْقَلِیْبِ قَلِیْبِ

عمر بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اُس دوران کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت مجلس جمائے ہوئے تھی کہ اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا، کیا تم اس دکھاوا کرنے والے کو نہیں دیکھتے، کون ہے تم میں سے جو آلِ فلاں کے مذبح کو جائے اور وہاں سے گوبر، خون اور اوجھڑی لائے، پھر اسے مہلت دے، یہاں تک کہ جب سجدہ میں جائے تو اس کے کندھوں کے درمیان رکھ دے۔ مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں ہی رہے اور وہ ہنسے یہاں تک کہ ہنسی کے مارے ایک دوسرے پر جھک گئے۔ کسی نے جا کر حضرت فاطمہ کو بتایا جو لڑکی تھیں۔ پس وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں ہی رہے۔ یہاں تک کہ وہ انھوں نے آپ سے ہٹایا اور اُن کی جانب متوجہ ہو کر بُرا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو کہا، اے اللہ! قریش کو سنبھال اے اللہ! قریش کو سنبھال۔ اے اللہ! قریش کو سنبھال۔ پھر نام لیے، اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ ولید بن عتبہ، اُمیہ بن خلف، عُقبہ بن ابو معیط اور عمارہ بن ولید کو سنبھال۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے انھیں غزوۂ بدر کے روز پچھاڑے ہوئے مردے دیکھا۔ پھر گھسیٹ کر بدر کے ایک کنوئیں میں ڈال دیئے گئے۔ پھر رسول اللہ

Marfat.com

بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِیْبِ لَعْنَۃً ؕ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ اس کنوئیں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

ف: مشرکین مکہ کے سرداروں نے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کی حد کر دی تو رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی ہلاکت کے لیے دعا فرمائی۔ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے کافروں کے اُن سرداروں کو غزوۂ بدر کے دوران ہلاک کر دیا۔ فتح کے بعد صحابۂ کرام نے اُن لوگوں کو کتوں کی طرح گھسیٹ کر ایک گڑھے میں ڈال دیا تھا ——— پھر بھی اگر کوئی یوں کہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، تو ایسے لوگوں سے یہی کہا جا سکتا ہے:۔

مانگ لو حق سے توفیقِ دیں مانگ لو
نورِ ایمان صدقِ یقین مانگ لو

Marfat.com

پارہ ——— ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ

نماز کے اوقات

بَابُ ۳۵۱ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَفَضْلِهَا وَقَوْلِهِ تَعَالٰى اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا وَّقْتَهٗ عَلَيْهِمْ ؕ

نماز کے اوقات اور اُن کی فضیلت۔ ارشادِ ربانی ہے بے شک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقتوں میں فرض کی گئی ہے (۴: ۱۰۳) یعنی اُ وقت مقرر کر دئے ہیں۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَّهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ اِعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهٖ وَاِنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ ؕ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک روز عمر بن عبدالعزیز نے نماز مؤخر کر دی تو اُن کے پاس عُروہ بن زُبیر تشریف لائے اور اُنھیں بتایا کہ عراق میں ایک روز حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز مؤخر کر دی تو اُن کے پاس حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا اے مغیرہ! یہ کیا ہے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اُنھوں نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر کہا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ عمر نے عُروہ سے کہا: غور کیجیے کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ کیا حضرت جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نماز کے اوقات مقرر کیے؟ عُروہ نے فرمایا کہ اسی طرح بشیر بن ابومسعود اپنے والد ماجد کے واسطے سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ عُروہ نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھتے اور دھوپ اُن کے حجرے میں ہوتی، اس سے پہلے کہ وہ بلند ہو۔

بَابُ ۳۵۲ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

ارشادِ خداوندی ہے: اُسی کی طرف رجوع کرتے رہو اور اُس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکین [illegible]

Marfat.com

۴۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبَّادٌ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَاْخُذُهٗ عَنْكَ وَنَدْعُوْا اِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَى خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيْرِ ؕ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبد القیس کے وفد والے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں اور آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزوں کا حکم فرمایئے جنھیں ہم آپ سے حاصل کر کے اپنے پچھلے افراد کو اُن کی طرف دعوت دیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے تمہیں روکتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا۔ پھر اُس کی تفسیر فرمائی کہ یہ گواہی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک میں اُس کا رسول ہوں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور غنیمت سے خمس مجھے ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی گھڑے اور چوبی برتن سے منع کرتا ہوں۔

بَاب ۳۵۳ اَلْبَيْعَةِ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ ؕ

نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا

۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ؕ

قیس سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

بَاب ۳۵۴ اَلصَّلٰوةُ كَفَّارَةٌ ؕ

نماز کفارہ ہے

۴۹۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ اَنَا كَمَا قَالَهٗ قَالَ اِنَّكَ عَلَيْهِ اَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيٌّ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ وَالنَّهْيُ قَالَ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ وَلٰكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَاْسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ اَيُكْسَرُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَّا يُغْلَقَ اَبَدًا قُلْنَا اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ بِحَدِيْثٍ لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ فَهِبْنَا اَنْ نَّسْاَلَ حُذَيْفَةَ فَاَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَبَابُ عُمَرَ

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا کہ تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے جیسا کہ آپ نے فرمایا حضرت عمر نے کہا کہ آپ اس بارے میں دلیر ہیں۔ میں نے کہا کہ انسان کا وہ فتنہ جو اس کی بیوی، مال، اولاد اور ہمسائے میں ہوتا ہے اُس کو نماز، روزہ، صدقہ اور امر و نہی دُور کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ کیا میری مراد یہ ہے؟ بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی موجوں کی طرح اُمڈ آئے گا۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کو اُس سے کیا خطرہ جب کہ آپ کے اور اُس کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ ہم نے کہا: کیا حضرت عمر دروازے کو جانتے تھے؟ کہا، ہاں جیسے تم رات کے بعد اگلی کل کو۔ میں نے تم سے وہ حدیث بیان کی جس میں غلطیاں نہیں ہیں۔ ہم حضرت حذیفہ سے پوچھتے ہوئے ڈرے تو ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا تو انہوں نے حضرت عمر سے۔

Marfat.com

۴۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلٰى هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ ؕ

ابوعثمان نہدی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کو بوسہ دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں پر اور کچھ رات گئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں (۱۱:۱۱۴)۔ وہ شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا یہ میرے ہی لیے ہے؟ فرمایا کہ میری ساری امت کے لیے۔

بَابٌ ۳۵۵ فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا ؕ

وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

۴۹۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ الْعَيْزَارِ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِيْ

ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ مجھ سے اس گھر والے نے حدیث بیان کی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا میں نے کہا کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ فرمایا کہ میں نے یہی باتیں پوچھیں اور پوچھتا تو اور بتا دیتے۔

بَابٌ ۳۵۶ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا اِذَا صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ فِي الْجَمَاعَةِ وَغَيْرِهَا ؕ

پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ انھیں وقت پر جماعت وغیرہ سے پڑھا جائے۔

۵۰۰ - حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَّا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا ؕ

ابراہیم بن حمزہ، ابن ابوحازم اور دراوردی، یزید بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بھلا تو یہی اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو کیا کہتے ہو کہ اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہ جائے گا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا کہ یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

بَابٌ ۳۵۷ فِيْ تَضْيِيْعِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَّقْتِهَا

نماز کو بے وقت پڑھنا

۵۰۱ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا كَانَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کسی ایک چیز کو بھی نہیں جانتا جو عہد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی طرح ہو۔

Marfat.com

عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِیْلَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَلَیْسَ صَنَعْتُمْ مَّا صَنَعْتُمْ فِیْهَا ؛

عرض کی گئی کہ نماز بھی؟ فرمایا کیا وہ تم نے نہیں کیا جو اُس میں کیا ہے۔

۵۰۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ اَبُوْ عُبَیْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ اَخِیْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ یَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰی اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ یَبْكِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْكِیْكَ فَقَالَ لَآ اَعْرِفُ شَیْئًا مِّمَّا اَدْرَكْتُ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَدْ ضُیِّعَتْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ رَوَّادٍ نَحْوَهٗ

زہری سے روایت ہے کہ میں دمشق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ رو رہے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو اُسی طرح ہو جیسی میں نے پائی تھی سوائے نماز کے اور یہ نماز بھی ضائع کر دی گئی ہے ـــــ بکر بن خلف، محمد بن بکر برسانی نے عثمان بن ابو روّاد سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

بَابُ ۳۵۸ الْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ ؛

نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے

۵۰۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰی یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْیُسْرٰی ؛

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

۵۰۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَیْهِ كَالْكَلْبِ وَاِذَا بَزَقَ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ فَاِنَّهٗ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ وَقَالَ سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ لَا یَتَّفِلُ قُدَّامَهٗ اَوْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلٰكِنْ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ وَقَالَ شُعْبَةُ لَا یَبْزُقُ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ وَقَالَ حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبْزُقُ فِی الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ؛

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سجدوں میں اعتدال کیا کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے اور جب تھوکے تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے ـــــ سعید نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ اپنے آگے اور سامنے نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھوکے ـــــ حمید نے حضرت انس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی قبلہ کی طرف اور دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھوکے۔

ف: ان دونوں حدیثوں میں بھی نمازی کو وہی حکم دیا گیا ہے جو حدیث ۳۹۳ سے ۴۰۲ تک کی گیارہ حدیثوں میں دیا گیا تھا۔ حدیث ۵۰۳ اور ۵۰۴ کا مفہوم سمجھنے کی غرض سے حدیث ۴۰۲ کا حاشیہ پھر ملاحظہ فرما لیا جائے۔

بَابُ ۳۵۹ الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ ؛

سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا

۵۰۵ - حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ

ایوب بن سلیمان، ابوبکر، سلیمان، صالح بن کیسان، عمر بن عبدالرحمٰن

Marfat.com

عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْرَجُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَنَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ۞

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ ۞

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ وَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ ۞

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَهُ سُفْيٰنُ وَيَحْيٰى وَأَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ۞

بَابُ ۳۶ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ ۞

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو الْحَسَنِ مَوْلٰى لِبَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ ابْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ

دغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مؤذن اذان کہنے لگا تو آپ نے فرمایا، ٹھنڈی کرو، ٹھنڈی کرو یا فرمایا کہ انتظار کرو، انتظار کرو اور فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو۔ یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔ جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے کہا، اے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ پس اُسے دو سانس لینے کی اجازت دی، ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں اور وہ اُس سے زیادہ گرم ہے جو تم محسوس کرتے ہو اور وہ اُس سے زیادہ سرد ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نمازِ ظہر کو ٹھنڈی کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے ——— سفیان اور یحییٰ اور ابوعوانہ نے اعمش سے اس کی متابعت کی ہے۔

سفر میں ظہر کو ٹھنڈی کرنا

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس مؤذن نے ظہر کی اذان کہنا چاہی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو اُن سے

Marfat.com

لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ اَبْرِدْ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض يَتَفَيَّؤُا يَتَمَيَّلُ ؕ

فرمایا، ٹھنڈی کرو۔ یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو ——— اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یَتَفَیَّؤُ سے مراد مائل ہونا ہے۔

ف: حدیث ۵۰۵ سے ۵۰۹ تک کی پانچوں حدیثوں میں یہی حکم فرمایا گیا ہے کہ جب گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی نماز کو دوپہر کی گرمی میں نہ پڑھا جائے بلکہ دن کو ذرا ٹھنڈا ہو لینے دیا جائے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی ہے۔

بَابُ ۳۶ وَقْتِ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ وَ قَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالْهَاجِرَةِ ؕ

باب ۳۶: ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ فِيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْ فَلَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فَاَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَاَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ ؕ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سورج ڈھلنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھی۔ پھر منبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس میں بڑے بڑے امور ہیں۔ پھر فرمایا کہ جو کسی چیز کے متعلق مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے اور تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اسی جگہ پر بتا دوں گا۔ پس لوگ بہت زیادہ روئے اور آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، میرا باپ کون ہے؟ فرمایا، تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے، ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں تو آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا کہ ابھی مجھ پر جنت و جہنم اس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئیں میں نے ایسی بھلی اور بری چیز نہیں دیکھی۔

ف: یہ حدیث اس جگہ پر اگرچہ پوری بیان نہیں کی گئی ہے، پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علمی خصوصیت ظاہر کر رہی ہے۔ حضور کا صحابۂ کرام کے سامنے اعلان فرمانا کہ تم مجھ سے اس جگہ میں کوئی چیز نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں بتا دوں گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ کا نام ان کے سوال پر بتایا نیز مسجد نبوی کی ایک دیوار کے اندر جنت و دوزخ آپ کو مثالی صورت میں دکھائی گئیں۔ ان تینوں باتوں پر اگر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کیا جائے تو علم مصطفیٰ کی عظمت و وسعتوں کی جھلک سامنے آجاتی ہے اور کوئی مسلمان اس کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ہاں انجام کار ہدایت اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے۔

Marfat.com

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِی بَرْزَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الصُّبْحَ وَاَحَدُنَا یَعْرِفُ جَلِیْسَہٗ وَیَقْرَأُ فِیْھَا مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَۃِ وَیُصَلِّی الظُّھْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَاَحَدُنَا یَذْھَبُ اِلَی اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَیَّۃٌ وَنَسِیْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ وَلَا یُبَالِیْ بِتَاْخِیْرِ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ ثُمَّ قَالَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَۃُ ثُمَّ لَقِیْتُہٗ مَرَّۃً فَقَالَ اَوْ ثُلُثِ اللَّیْلِ ؕ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے تو ہم میں سے ہر کوئی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا اور آپ اس میں ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے اور سورج ڈھلنے پر ظہر پڑھتے اور عصر ایسے کہ ہم سے کوئی مدینہ منورہ کے آخر تک جا کر لوٹے تو سورج روشن ہوتا اور مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ میں بھول گیا اور عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں آپ مضائقہ نہ سمجھتے۔ پھر فرمایا کہ نصف رات تک۔ معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا، پھر ایک دفعہ میں اُن سے ملا تو فرمایا، یا تہائی رات تک۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ غَالِبُ نِ الْقَطَّانُ عَنْ بَکْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالظَّھَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰی ثِیَابِنَا اِتِّقَاءَ الْحَرِّ ؕ

محمد بن مقاتل، عبداللہ، خالد بن عبدالرحمٰن، غالب قطان، بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نمازِ ظہر پڑھتے تو گرمی سے بچنے کی خاطر اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

بَاب ۳۶۲ تَاْخِیْرِ الظُّھْرِ اِلَی الْعَصْرِ ؕ

ظہر کو عصر تک مؤخر کر دینا

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِالْمَدِیْنَۃِ سَبْعًا وَّ ثَمَانِیًا الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَقَالَ اَیُّوْبُ لَعَلَّہٗ فِیْ لَیْلَۃٍ مَّطِیْرَۃٍ قَالَ عَسٰی ؕ

جابر بن زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی تو سات اور آٹھ رکعتیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی۔ ایوب نے کہا کہ شاید بارش والی رات ہوگی؟ فرمایا (جابر بن زید نے) کہ ممکن ہے۔

بَاب ۳۶۳ وَقْتِ الْعَصْرِ ؕ

عصر کا وقت

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِھَا ؕ

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے اور دھوپ اُن کے حجرے سے نکلی نہیں ہوتی تھی۔

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِیْ حُجْرَتِھَا لَمْ یَظْھَرِ الْفَیْءُ مِنْ حُجْرَتِھَا ؕ

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی اور دھوپ اُن کے حجرے میں تھی، اُن کے حجرے سے سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

Marfat.com

۵۱۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَّيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّشُعَيْبٌ وَّابْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ وَالشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ ؕ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھتے اور دھوپ میرے حجرے میں چمک رہی ہوتی اور سایہ ابھی بلند نہ ہُوا ہوتا ـــــ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ امام مالک اور یحییٰ بن سعید اور شعیب اور ابن ابی حفصہ نے وَالشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ کہا ہے۔

۵۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَّنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَآءِ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ ؕ

سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والدِ محترم دونوں حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ والدِ ماجد عرض گزار ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ دوپہر کی نماز جس کو تم پہلی کہتے ہو، اُس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور نمازِ عصر پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے گھر مدینہ منورہ کے آخری کنارے تک جا کر لوٹ آتا اور سورج روشن ہوتا اور میں بھول گیا جو مغرب کے متعلق فرمایا اور عشاء کی نماز میں تاخیر کو آپ پسند فرماتے جس کو تم عتمہ کہتے ہو اور اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور صبح کی نماز سے اُس وقت فارغ ہوتے جب آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا اور اس میں ساٹھ سے سَو آیتیں تک پڑھتے۔

۵۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ ؕ

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نمازِ عصر پڑھ لیتے۔ پھر کوئی آدمی بنی عمرو بن عوف کی طرف جاتا تو اُنہیں نمازِ عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

۵۱۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهٖ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَهٗ ؕ

عثمان بن سہل بن حُنیف سے روایت ہے کہ میں نے ابو امامہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ نمازِ ظہر پڑھی، پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہیں نمازِ عصر پڑھتے ہوئے پایا میں عرض گزار ہُوا کہ چچا جان! یہ آپ نے کونسی نماز پڑھی ہے؟ فرمایا کہ نمازِ عصر اور یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز (کا وقت) ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

۵۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ

Marfat.com

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا اِلٰى قُبَاءٍ فَيَاْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ۔

تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نمازِ عصر پڑھ لیتے اور پھر کوئی جانے والا قبا جاتا تو اُن کے پاس ایسے وقت پہنچتا کہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِي فَيَاْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهِ ۔

زہری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھ لیا کرتے اور سورج بلند و روشن ہوتا۔ اگر کوئی جانے والا عوالی کی طرف جاتا تب بھی سورج بلند ہوتا اور مدینہ منورہ سے بعض عوالی تقریباً چار میل تھے۔

بَابُ ۳۶۴ اِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ ۔

نماز عصر قضا ہو جانے کا گناہ

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يَتِرَكُمْ وَتَرْتُ الرَّجُلَ اِذَا قَتَلْتَ لَهُ قَتِيلًا اَوْ اَخَذْتَ مَالَهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی نمازِ عصر فوت ہو گئی گویا اُس کے گھر والے اور مال برباد ہو گیا ــــ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یَتِرَکُمْ یہ وَتَرْتُ الرَّجُلَ سے ہے کہ جب تم اُسے قتل کر دو یا اُس کا مال چھین لو۔

بَابُ ۳۶۵ اِثْمِ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ ۔

نمازِ عصر ترک کرنے کا گناہ

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ ابو الملیح نے فرمایا: ہم ایک غزوہ میں حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، ایسے روز کہ بادل چھائے ہوئے تھے تو اُنھوں نے فرمایا: نمازِ عصر جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے نمازِ عصر ترک کر دی اُس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔

بَابُ ۳۶۶ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ ۔

نمازِ عصر کی فضیلت

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ رات کے وقت آپ نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اُسے دیکھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرو گے اگر تم سے ہو سکے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز اور غروب ہونے سے پہلی سے مغلوب نہ ہو گے تو ایسا کرو۔ پھر یہ پڑھا۔ پاکی بیان کر اپنے

Marfat.com

ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ افْعَلُوْا لَا تَفُوْتَنَّكُمْ ۞

رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے (۵۰، ۳۹) اسمٰعیل نے فرمایا کہ ایسا کرو اور انھیں فوت نہ ہونے دو۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تم میں باری باری آتے رہتے ہیں اور نمازِ فجر و نمازِ عصر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جو تمہارے پاس آئے تھے وہ اُوپر چڑھ جاتے ہیں تو اُن کا رب اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ اُنھیں خوب جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انھیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم اُن کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

بَاب ۳۶ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ۞

جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو سورج غروب ہونے سے پہلے نمازِ عصر کی ایک رکعت مل جائے تو اپنی نماز کو پوری کرلے اور جب اُسے نمازِ فجر کی سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت مل جائے تو وہ اپنی نماز کو پوری کرلے۔

ف: جو نماز شروع کردی اور معلوم ہوا کہ سورج غروب ہو رہا ہے یا طلوع ہو رہا ہے تو وہ نماز پوری کرلی جائے اور اُسے درمیان میں توڑا نہ جائے۔ ہاں ایسی نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے کہ کراہت کا وقت گزرنے کے بعد اُسے دوبارہ ادا کیا جائے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا بَقَآؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ

سالم بن عبداللہ کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: پہلی اُمتوں کے مقابلے میں تمہاری عمر ایسی ہے جیسے نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ اہل توریت کو توریت دی گئی تو اُنھوں نے نصف دن تک کام کیا اور تھک گئے۔ اُنھیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو اُنھوں نے نمازِ عصر تک کام کیا اور تھک گئے اُنھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر قرآن مجید دیا گیا تو ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا اور ہمیں دو دو قیراط عطا فرمائے گئے۔ دونوں کتابوں والوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! تو نے اُنھیں دو دو قیراط دیے ہیں اور ہمیں ایک ایک قیراط جب کہ کام ہم نے

Marfat.com

قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ اَىْ رَبَّنَا اَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَاَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ اَجْرِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ وَهُوَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ ۞

زیادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہاری مزدوری میں سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے، میں جس کو جتنا چاہوں دوں۔

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَاْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا اِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوْا اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ قَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰى اَجْرِكَ فَاسْتَاْجَرَ اٰخَرِيْنَ فَقَالَ اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِيْ شَرَطْتُّ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالُوْا لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَاْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ ۞

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کچھ آدمی مزدوری پر لگائے کہ شام تک اُس کا کام کریں۔ پس اُنھوں نے نصف دن تک کام کیا اور کہا کہ ہمیں آپ کی مزدوری کی ضرورت نہیں ہے۔ اُس نے دوسرے آدمی لگائے اور کہا کہ باقی دن پورا کرو اور جو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ تمہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ جب نمازِ عصر کا وقت ہُوا تو اُنھوں نے کہا:۔ ہم نے اپنا کام آپ کے لیے چھوڑا۔ پھر اور لوگ رکھے جنھوں نے باقی وقت کام کیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ اِنھوں نے دونوں جماعتوں کی مزدوری حاصل کرلی۔

بَاب ۳۶۸ وَقْتِ الْمَغْرِبِ وَقَالَ عَطَآءٌ يَجْمَعُ الْمَرِيْضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ ۞

نمازِ مغرب کا وقت

عطاء کا قول ہے کہ مریض مغرب اور عشاء کو جمع کرلے۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ اِسْمُهٗ عَطَآءُ بْنُ صُهَيْبٍ مَّوْلٰى رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خُدَيْجٍ يَّقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهٗ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ ۞

ابوالنجاشی یعنی عطاء بن صہیب مولیٰ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھ لیتے۔ پس ہم میں سے ہر ایک ایسے وقت لوٹتا کہ وہ اپنے تیر کے مواقع کو دیکھ لیتا۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَآءَ اَحْيَانًا وَّاَحْيَانًا اِذَا رَاٰهُمُ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَاِذَا رَاٰهُمْ اَبْطَئُوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوْا اَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے روایت ہے کہ حجاج آیا تو ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو اُنھوں نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر دوپہر کے وقت پڑھتے اور نمازِ عصر جبکہ سورج خوب روشن ہوتا اور نمازِ مغرب جب واجب ہو جاتی اور نماز عشاء کبھی کسی وقت اور کبھی کسی وقت۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہوگئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور دیکھتے کہ آہستہ آہستہ آرہے ہیں تو مؤخر کر دیتے اور صبح کی نماز کو لوگ یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندھیرے

Marfat.com

وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ ۞

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۞

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيعًا وَثَمَانِيًا جَمِيعًا ۞

بَابُ ۳۶۹ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ ۞

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ ۞

بَابُ ۳۷۰ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ وَمَنْ رَآهُ وَاسِعًا

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَالِاخْتِيَارُ أَنْ يَقُولَ الْعِشَاءُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَعَائِشَةُ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ أَنَسٌ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَقَالَ ابْنُ

میں پڑھتے۔

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھا کرتے جب کہ سورج پردے میں ہو جاتا۔

عمرو بن دینار نے جابر بن زید سے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات رکعتیں جمع کر کے اور آٹھ رکعتیں جمع کر کے پڑھیں۔

جو مغرب کو عشاء کہنا ناپسند کرے

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بدو لوگ نمازِ مغرب کے نام کے بارے میں تم پر غالب نہ آ جائیں۔ (حضرت عبداللہ مزنی نے) فرمایا کہ بدو لوگ کہتے کہ یہی عشاء ہے۔

عشاء اور عتمہ کا بیان اور جس کے نزدیک وسعت ہے

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز سب سے بھاری ہیں اور فرمایا: کاش! وہ جانتے کہ عتمہ اور فجر میں کیا ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ عشاء کہنا اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: نمازِ عشاء کے بعد۔ منقول ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری باری عشاء کے قریب حاضر ہوتے تو آپ اس میں دیر کرتے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عتمہ میں دیر کی۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء میں دیر کی اور بعض نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عتمہ میں دیر کی اور حضرت ابوبرزہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عشاء پڑھا کرتے۔ حضرت ابوبرزہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عشاء میں تاخیر کیا کرتے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری عشاء میں تاخیر کی۔ حضرت ابن عمر حضرت ابوایوب اور حضرت [illegible] نے فرمایا

Marfat.com

عُمَرُ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ وَابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ سَالِمٌ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً صَلٰوۃَ الْعِشَآءِ وَھِیَ الَّتِیْ یَدْعُوا النَّاسُ الْعَتَمَۃَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَقْبَلَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَرَاَیْتَکُمْ لَیْلَتَکُمْ ھٰذِہٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَۃِ سَنَۃٍ مِّنْھَا لَا یَبْقٰی مِمَّنْ ھُوَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ ۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رات ہمیں نماز عشاء پڑھائی جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ پھر فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا، تم تو اپنی اسی رات کو دیکھتے ہو لیکن سو سال گزرنے پر ان میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا جو آج زمین کی پشت پر موجود ہیں۔

بَاب ۳۷۱ وَقْتِ الْعِشَآءِ اِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ اَوْ تَاَخَّرُوْا ۔

عشاء کا وقت وہی ہے جب لوگ جمع ہو جائیں خواہ تاخیر سے۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَھُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّھْرَ بِالْھَاجِرَۃِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَیَّۃٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَآءَ اِذَا کَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ ۔

محمد بن عمرو حسن بن علی بن ابو طالب سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے اور عصر جب کہ سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب جب آفتاب غروب ہو جاتا اور عشاء میں اکثر لوگ آجاتے تو جلدی اور تھوڑے آتے تو دیر سے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

بَاب ۳۷۲ فَضْلِ الْعِشَآءِ ۔

نمازِ عشاء کی فضیلت

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ اَخْبَرَتْہُ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً بِالْعِشَآءِ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تَفْشُوَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ یَخْرُجْ حَتّٰی قَالَ عُمَرُ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْیَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِاَھْلِ الْمَسْجِدِ مَا یَنْتَظِرُھَا اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ الْاَرْضِ غَیْرُکُمْ ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں خبر دیتے ہوئے فرمایا، ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کر دی اور یہ اسلام کے خوب پھیلنے سے پہلی کی بات ہے۔ آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے، عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ آپ تشریف لائے اور اہل مسجد سے فرمایا، تمہارے سوا کوئی زمین پر لینے والا اس کے انتظار میں نہیں ہے

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کُنْتُ اَنَا وَ اَصْحَابِیَ الَّذِیْنَ قَدِمُوْا مَعِیَ فِی السَّفِیْنَۃِ نُزُوْلًا فِیْ بَقِیْعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَکَانَ یَتَنَاوَبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اور کشتی میں میرے ساتھ آنے والے بقیع بطحان میں اترے ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تھے۔ پس ہم میں سے ہر رات کو ایک آدمی باری نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عشاء کے وقت حاضر ہوتا۔ ایک روز میں اور میرے ساتھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس حال میں پایا کہ اپنے کسی کام میں مشغول تھے اور نماز میں

Marfat.com

كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِّنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغُلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى أَبْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلٰى رِسْلِكُمْ أَبْشِرُوا إِنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِي أَيُّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسٰى فَرَجَعْنَا فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

دیر کر دی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور انھیں نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو حاضرین سے فرمایا۔ اپنی جگہ پر رہنا۔ بشارت ہو کہ تم پر اللہ کا انعام ہے، بے شک لوگوں میں سے تمہارے سوا کوئی ایک بھی نہیں جو اس نماز کو اس وقت پڑھتا ہو یا فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نہیں پڑھی۔ معلوم نہیں دونوں میں سے کونسا کلمہ فرمایا حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ ہم لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سن کر خوش تھے۔

بَابُ ۳۷۳ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ

عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُنِ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا ؛

محمد بن سلام، عبد الوہاب ثقفی، خالد حذاء ابو المنہال، حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۳۷۴ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

غلبہ کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ الصَّلٰوةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَ وَلَا يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَّغِيبَ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ؛

ایوب بن سلیمان، ابو بکر، سلیمان، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کر دی یہاں تک کہ حضرت عمر نے آواز دی۔ نماز، عورتیں اور بچے سو گئے۔ آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ تمہارے سوا اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں ہے۔ ایک راوی کا بیان ہے کہ ان دنوں نماز صرف مدینہ منورہ میں پڑھی جاتی تھی اور لوگ اسے شفق کے غالب ہونے سے تہائی رات تک پڑھا کرتے تھے۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات کسی کام میں مشغول رہے اور اس (نماز عشاء) میں تاخیر کر دی۔ یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے۔ پھر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی نہیں جو تمہارے سوا اس نماز کے انتظار میں ہو اور حضرت ابن عمر اس میں جلدی کرنے یا

Marfat.com

غَيْرُكُمْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُبَالِي أَقَدَّمَهَا أَمْ أَخَّرَهَا إِذَا كَانَ لَا يَخْشَى أَنْ تَغْلِبَهُ النَّوْمُ عَنْ وَقْتِهَا وَقَدْ كَانَ يَرْقُدُ قَبْلَهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلٰوةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هٰكَذَا فَأَثْبَتُّ عَطَاءٌ كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلٰى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتّٰى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ إِلَّا كَذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوا هٰكَذَا ؛

بَاب ۳۷۵ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ

وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ تَأْخِيرَهَا ؛

۵۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلّٰى ثُمَّ قَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوا أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا وَزَادَ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ ؛

تاخیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور غلبہ کی صورت میں اس سے پہلے سونے میں اندیشہ محسوس نہیں کرتے تھے ـــــ ابن جریج عطاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا، ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کر دی یہاں تک کہ لوگ سو گئے۔ بیدار ہوئے اور سو گئے۔ بیدار ہوئے تو حضرت عمر کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، نماز ـــ عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے پانی ٹپک رہا ہے اور ہاتھ سر پر رکھا ہوا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشقت شمار نہ کرتا تو انھیں اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ پس عطاء نے اسی طرح ہاتھ رکھا جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور حضرت ابن عباس نے انھیں بتایا تھا۔ عطاء نے اپنی انگلیوں کے درمیان کچھ تفریق کر دی۔ پھر ان کے پورے سر کے ایک طرف رکھے اور انھیں ملا کر سر سے گزارا یہاں تک کہ ان کا انگوٹھا ان کے کان کی لو سے مل گیا جو کنپٹی اور ریش کے کنارے سے ملتی ہے جب آپ نوچتے اور پکڑتے تو اسی طرح کیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشقت شمار نہ کرتا تو انھیں اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔

عشاء کا وقت نصف رات تک ہے

حضرت ابو برزہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں تاخیر کو بہتر شمار فرماتے تھے۔

حمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں آدھی رات تک تاخیر کر دی۔ پھر نماز پڑھ کر فرمایا، لوگ نماز پڑھ کر سو گئے لیکن تم نماز میں تھے جب تک اس کے انتظار میں رہے ـــ ابن مریم نے یہ بھی کہا کہ خبر دی ہمیں یحییٰ بن ایوب، حمید نے حضرت انس سے سنا، گویا آج رات بھی میں آپ کی انگشتری کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔

بَاب ۳۷۶ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ؛

۵۴۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ

نمازِ فجر کی فضیلت

قیس سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّونَ أَوْ لَا تُضَاهُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَلَّا تُغْلَبُوا عَلَى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَالَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ زَادَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا ۔

نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے جب کہ آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے۔ جیسے اسے دیکھتے ہو بغیر کسی دقت کے یا اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ اگر تم سے ہو سکے اور مغلوب نہ ہو جاؤ سورج طلوع ہونے سے پہلی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلی نماز سے تو انھیں ضرور پڑھنا۔ پھر آپ نے کہا: پس پاکی بیان کرو اپنی رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے" ( ) ـــــ امام ابوعبداللہ بخاری، ابن شہاب اسمٰعیل، قیس، حضرت جریر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے

۵۴۳ ۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا ۔

ابوبکر بن ابوموسیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہو گیا ـــــ ابن رجاء، ہمام، ابو حمزہ کو ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اسی طرح خبر دی۔

۵۴۴ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

اسحاق، حبان، ہمام، ابو جمرہ، ابوبکر بن عبداللہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

بَابُ ۳۷ وَقْتِ الْفَجْرِ ۔

نمازِ فجر کا وقت

۵۴۵ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ يَعْنِي آيَةً ۔

حضرت انس کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں (حضرت انس) نے کہا کہ دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ پچاس سے ساٹھ آیتوں کی تلاوت کے برابر۔

۵۴۶ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرَ مَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی جب دونوں اپنی سحری سے فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت انس سے کہا کہ ان کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں شامل ہونے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں کوئی آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

Marfat.com

يَقْرَؤُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً ۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَّقُوْلُ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِيْ اَهْلِيْ ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَةٌ بِيْ اَنْ اُدْرِكَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ ۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہو۔ سُنا کہ میں اپنے گھر والوں میں سحری کھایا کرتا۔ پھر جلدی کرتا کہ رسو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر پڑھ سکوں۔

یحییٰ بن بُکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، عُروہ بن زُبیر سے روایت کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنھیں بتاتے ہوئے فرمایا ہم مسلمانوں کی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر میں شامل ہوتے کی خاطر چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہُوا کرتی تھیں جب نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے گھروں کو واپس آتیں اور اندھیرے کے باعث کوئی بھی اُنھیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

ف: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابۂ کرام کے مشورے سے عورتوں کا مردوں کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا بند کیا تھا ورنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں عورتیں بھی مسجد میں آپ کے پیچھے مردوں کے پیچھے کھڑی ہو کر باجماعت نماز پڑھا کرتی تھیں۔ اس سے معلوم ہُوا کہ بعض احکام حالتِ زمانہ کے ساتھ تبدیل بھی ہو جاتے ہیں۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ اُس وقت نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے جبکہ بعض دیگر احادیث و آثار کے پیشِ نظر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فجر کی نماز کو اُجالے میں پڑھنا افضل ہے یعنی اُجالے میں پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ آئمہ مجتہدین کا یہ اختلاف صرف اِس کی افضلیت میں ہے۔

واضح ہو کہ جن احادیث کے اندر اندھیرے میں نمازِ فجر پڑھنا وارد ہُوا ہے وہ فعلی ہیں جبکہ اِس امر کی قولی حدیث ایک بھی نہیں ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہو کہ نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھا کرو یا یہ فرمایا ہو کہ اندھیرے میں نمازِ فجر ادا کرنے کا ثواب زیادہ ہے۔ ہاں متعدد صحیح، مرفوع اور متصل حدیثیں ایسی موجود ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ نمازِ فجر کو اُجالے میں پڑھا کرو کیونکہ اِس میں ثواب زیادہ ہے۔ صحابۂ کرام کا بھی اِسی پر اتفاق ہو گیا تھا کہ نمازِ فجر اُجالے میں پڑھی جائے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ۔

بَابُ ۳۷۸ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً ۔

جس نے نمازِ فجر کی ایک رکعت پائی

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّبِيْهِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَّعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار اور بُسر بن سعید اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی تو اُس نے صبح کی نماز پالی اور

Marfat.com

قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ ؕ

جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اُس نے نمازِ عصر پالی۔

بَابٌ ۳۷۹ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً ؕ

جس نے نماز کی ایک رکعت پائی۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ ؕ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز کی ایک رکعت پائی اُس نے وہ نماز پالی۔

بَابٌ ۳۸۰ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ؕ

فجر کے بعد نماز یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَّرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تُشْرِقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ ؕ

ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میرے پاس پسندیدہ حضرات نے شہادت دی اور میرے نزدیک اُن میں سب سے پسندیدہ حضرت عمر ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج چمکنے لگے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ حَدَّثَنِيْ نَاسٌ بِهٰذَا ؕ

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مجھ سے مذکورہ حدیث کتنے ہی حضرات نے بیان کی۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا قَالَ وَحَدَّثَنِيْ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ تَابَعَهُ عَبْدَةُ ؕ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز کا قصد نہ کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سورج کا کنارا طلوع ہو جائے تو نماز کو مؤخر کر دو، یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور جب سورج کا کنارا غروب ہو جائے تو نماز کو مؤخر کر دو، یہاں تک کہ غائب ہو جائے۔ عبدہ نے اس کی متابعت کی ہے۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلٰوتَيْنِ

عُبید بن اسماعیل، ابواُسامہ، عبیداللہ، خبیب، عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تجارتوں، دو لباسوں اور دو نمازوں سے منع فرمایا ہے۔ ایک فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا تک

Marfat.com

۵۵۹ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُصَلِّيْ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يُصَلُّوْنَ لَا اَنْهٰى اَحَدًا يُصَلِّيْ بِلَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ مَا شَآءَ غَيْرَ اَنْ لَا تَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا ۞

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں اسی طرح نماز پڑھتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا، میں کسی کو رات یا دن میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کرتا، جب بھی کوئی چاہے جب کہ وہ سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد نہ کریں۔

ف: اس حدیث اور حدیث ۵۵۵ سے ثابت ہو رہا ہے کہ آفتاب طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ اگر کسی نے بھول کر یعنی بے خبری میں ایسے وقت میں نماز پڑھ لی تو وہ واجب الاعادہ ہے، وہ ضرور دوبارہ پڑھی جائے۔ جن حدیثوں میں ہے کہ جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اس نے نماز فجر پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اس نے نماز عصر کو پالیا۔ واضح رہے کہ اس سے صرف فرضیت کا ادا ہونا مراد ہے ورنہ ایسے وقت پر پڑھی ہوئی نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے یعنی دوبارہ پڑھنی چاہیئے۔ یہی مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کا ہے جو اس مضمون کی جملہ احادیث کے پیش نظر بہترین اجتہادی فیصلہ ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

بَابٌ ۳۸۳ مَا يُصَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ شَغَلَنِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ ۞

عصر کے بعد قضا وغیرہ نماز پڑھنا۔ کریب نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا کہ مجھے عبد القیس کے وفد نے مشغول رکھا اور ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔

۵۶۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ عَآئِشَةَ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَمَا لَقِيَ اللّٰهَ حَتّٰى ثَقُلَ عَنِ الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُصَلِّيْ كَثِيْرًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا وَلَا يُصَلِّيْهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِهٖ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ ۞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو اپنے محبوب کو لے گئی، آپ نے انہیں کبھی نہیں چھوڑا یہاں تک کہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو گئے اور جب آپ پر نماز بھاری ہو گئی تو آپ اپنی نماز کا اکثر حصہ بیٹھ کر پڑھنے لگے یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں پڑھتے لیکن مسجد میں نہ پڑھتے تاکہ آپ کی امت پر بوجھ نہ بڑھ جائے اور آپ ان کے لیے آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

۵۶۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا ابْنَ اُخْتِيْ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ ۞

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ اے بھتیجے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کو کبھی ترک نہیں کیا۔

۵۶۲ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ

موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد، شیبانی، عبد الرحمٰن بن اسود، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ دو رکعتوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خلوت اور

Marfat.com

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ يُفْضِيْ بِفَرْجِهٖ اِلَى السَّمَاءِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ ؕ

کہ سورج طلوع ہو جائے اور دوسرے عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اشتمالِ صماء یعنی ایک ہی کندھے پر کپڑا ڈال لینا اور احتباء سے کہ ایک کپڑے میں اس طرح لپٹنا کہ شرمگاہ ننگی رہے اور منابذہ و ملامسہ کے طریقۂ بیع سے منع فرمایا ہے۔

بَاب ۳۸۱ لَا تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ ؕ

سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا ؕ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی سورج طلوع ہوتے وقت اور سورج غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ ؕ

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عطاء بن یزید جندعی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور نمازِ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ ابْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُّعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَّقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ؕ

حمران بن ابان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم ایک نماز پڑھتے ہو۔ حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ اس سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ؕ

حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو نمازوں سے منع فرمایا یعنی فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

بَاب ۳۸۲ مَنْ لَّمْ يَكْرَهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ ؕ

جو نماز پڑھنا مکروہ نہ جانے مگر عصر اور فجر کے بعد سے

روایت کیا ہے حضرت عمر، حضرت ابن عمر، حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ نے۔

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ سِرًّا وَلَا عَلَانِیَۃً رَکْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَرَکْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔

جلوت میں نہیں چھوڑا۔ دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُرْعُرَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ رَاَیْتُ الْاَسْوَدَ وَمَسْرُوْقًا شَھِدَا عَلٰی عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَاْتِیْنِیْ فِیْ یَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ۔

محمد بن عرعرہ، شعبہ، ابو اسحاق، اسود اور مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے پاس تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

ف: اس باب کی چاروں حدیثوں سے واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھا کرتے تھے۔ اسی کے پیش نظر علماء کی ایک جماعت نے عصر کے بعد نوافل پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے جبکہ احناف کے نزدیک نمازِ فجر اور نمازِ عصر پڑھ لینے کے بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں، ہاں نمازِ عصر کے بعد قضا نماز یا نمازِ جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ضروری سمجھتے ہوں اور ممکن ہے کہ یہ چاروں حدیثیں انہوں نے اسی غرض سے پیش کی ہوں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ مذکورہ چاروں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشادات ہیں۔ ان کی بہترین شرح ان کا وہ ارشادِ گرامی ہے جس کو ابو داؤد شریف میں ان کے آزاد کردہ غلام حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود تو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے لیکن دوسروں کو منع فرماتے تھے اور خود تو وصال کے روزے رکھتے لیکن دوسروں کو منع فرماتے ——— لہٰذا عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کرنا چاہیے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ ۳۸۴ التَّبْکِیْرِ بِالصَّلٰوۃِ فِیْ یَوْمٍ غَیْمٍ

ابر آلود دن میں نماز کی جلدی کرنا

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی ھُوَ ابْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ اَنَّ اَبَا الْمَلِیْحِ حَدَّثَہٗ قَالَ کُنَّا مَعَ بُرَیْدَۃَ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ غَیْمٍ فَقَالَ بَکِّرُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُہٗ ۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو قلابہ، ابو الملیح سے روایت ہے کہ ہم ایک ابر آلودہ دن میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ فرمایا کہ نماز میں جلدی کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جس نے نمازِ عصر ترک کر دی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

بَابُ ۳۸۵ الْاَذَانِ بَعْدَ ذَھَابِ الْوَقْتِ ۔

وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا اُوْقِظُکُمْ فَاضْطَجَعُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَھْرَہٗ اِلٰی رَاحِلَتِہٖ فَغَلَبَتْہُ

عبد اللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت سفر کر رہے تھے۔ بعض لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کاش! آپ ہمارے ساتھ آرام فرماتے۔ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ مبادا تم نماز سے رہ جاؤ۔ حضرت بلال نے کہا: میں آپ لوگوں کو جگا دوں گا۔ سب لیٹ گئے اور حضرت بلال نے بھی سواری سے اپنی پیٹھ لگا لی۔ ان کی آنکھیں ان

Marfat.com

عَيْنَاهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ
مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ
أَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ يَا
بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ
الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلّٰى ۞

پر غالب آئیں اور سو گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے جب کہ سورج کا کنارا طلوع ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ اے بلال! تم نے کیا کہا تھا؟ عرض گزار ہوئے کہ ایسی نیند مجھ پر کبھی نہیں ڈالی گئی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض کر لیا اور جب چاہا تمہاری طرف لوٹا دیا۔ اے بلال! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو نماز کے لیے بلاؤ۔ پس وضو کیا اور جب سورج بلند اور سفید ہو گیا تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

بَابُ ۳۸۶ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ ۞

جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو باجماعت نماز پڑھائی۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ
مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ
تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا
فَقُمْنَا إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلّٰى
الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ۞

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خندق کے روز سورج غروب ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور کفارِ قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نمازِ عصر نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس ہم بطحان کی طرف کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز کے لیے وضو کیا اور ہم نے بھی کیا۔ پس سورج غروب ہونے کے بعد نمازِ عصر پڑھی۔ پھر اس کے بعد نمازِ مغرب پڑھی۔

بَابُ ۳۸۷ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَلَا يُعِيْدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً وَاحِدَةً مِنْ عِشْرِيْنَ سَنَةً لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلٰوةَ الْوَاحِدَةَ ۞

جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے اور اسی نماز کو پڑھے۔

ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ جس نے ایک ہی نماز بیس سال تک چھوڑے رکھی تو اسی ایکلی نماز کو پڑھے۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ وَمُوْسٰى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَا
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا
ذَكَرَ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ وَقَالَ
مُوْسٰى قَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعْدُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ
وَقَالَ حَبَّانُ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۞

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے۔ اس کا کفارہ نہیں ہے مگر یہی کہ نماز قائم کرو میری یاد کے لیے (۲۰:۱۴)۔ حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ ۳۸۸ قَضَاءِ الصَّلَوَاتِ الْأُوْلٰى فَالْأُوْلٰى

قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا

مسدد، یحییٰ، ہشام، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ سے روایت

Marfat.com

هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ فَقَالَ مَا كِدْتُّ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلّٰى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ۞

کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوۂ خندق کے روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار کو سب وشتم کرنے لگے کہ میں نمازِ عصر نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم بطحان میں اُترے اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز پڑھی پھر نمازِ مغرب پڑھی۔

بَابٌ ۳۸۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے۔

اَلسَّامِرُ اَلسَّمَرُ سے ہے اور جمع اَلسُّمَّارُ ہے اور اَلسَّامِرُ یہاں جمع کی جگہ ہے۔

اَلسَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِيْ مَوْضِعِ الْجَمِيْعِ ۞

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ اِلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ وَهِيَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى اَهْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ الْعِشَاءَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ اَحَدُنَا جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَاُ مِنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ ۞

ابو المنہال سے روایت ہے کہ میں اپنے والدِ ماجد کے ساتھ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ والدِ محترم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں بتایئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز کو کیسے پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جس کو تم پہلی نماز ـــــ ہو اُسے زوال کے بعد پڑھا کرتے تھے اور نمازِ عصر اس وقت پڑھتے کہ کوئی اپنے گھر والوں کے پاس مدینہ منورہ کے آخری سرے تک جا کر لوٹ آتا تو سورج ابھی روشن ہوتا اور مغرب کے متعلق جو فرمایا وہ میں بھول گیا اور عشاء میں تاخیر کرنے کو آپ پسند فرماتے تھے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ آپ اِس سے پہلے سونے اور اِس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور آپ صبح کی نماز سے ایسے وقت فارغ ہوتے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی کو پہچان لیتا اور ساٹھ سے سو آیتیں تک پڑھتے۔

بَابٌ ۳۹۰ السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

عشاء کے بعد فقہ اور بھلائی کی باتیں کرنا۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَّقْتِ قِيَامِهٖ فَجَاءَ فَقَالَ دَعَانَا جِيْرَانُنَا هٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهٗ فَجَاءَ فَصَلّٰى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ اَلَا اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوْا وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ الْحَسَنُ وَاِنَّ الْقَوْمَ لَا

قرۃ بن خالد سے روایت ہے کہ ہم نے حسن بصری کا انتظار کیا لیکن اُنھوں نے دیر کر دی یہاں تک کہ اُن کے اُٹھنے کا وقت ہو گیا۔ وہ تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں اِن ہمسایوں نے بُلا لیا تھا۔ پھر ارشاد ہوا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک رات ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ نصف رات ہو گئی۔ آپ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ لوگ نماز پڑھ کر سو بھی گئے اور تم برابر نماز میں رہے جب سے نماز کے انتظار میں ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں

Marfat.com

يَزَالُوْنَ فِيْ خَيْرٍ مَّا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ قَالَ قُرَّةُ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ
اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

گے جب تک بھلائی کے انتظار میں رہیں گے۔ قرۃ نے کہا کہ حضرت انس کی یہ حدیث مرفوع ہے۔

۵۷۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبُوْ بَكْرِ
بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فِيْ اٰخِرِ حَيٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ
قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ
هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَّا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى
ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا يَتَحَدَّثُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ
مِّائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى
مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنَّمَا تَخْرِمُ
ذٰلِكَ الْقَرْنَ ؕ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دنیوی زندگی کے آخر میں نمازِ عشاء پڑھی جب سلام پھیرا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: اپنی اِس رات کو یاد رکھنا کیونکہ سو سال گزرنے پر آج جو زمین کی پُشت پر ہیں اُن میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سمجھنے میں بعض لوگوں سے غلطی ہوئی جو اس سو سال سے متعلق حدیثوں کو آگے بیان کرتے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آج جو زمین کی پُشت پر ہیں اُن میں سے کوئی بھی نہیں رہے گا۔ اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ قرن (صدی یا زمانہ) ختم ہو جائے گا۔

بَابُ ۳۹۱ السَّمَرِ مَعَ الْاَهْلِ وَالضَّيْفِ

اہل خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو کرنا

۵۷۲ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ
قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ
بَكْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ
فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّاِنْ اَرْبَعٌ فَخَامِسٌ اَوْ سَادِسٌ وَّاَنَّ
اَبَا بَكْرٍ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعَشَرَةٍ قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِيْ وَاُمِّيْ وَلَا اَدْرِيْ هَلْ قَالَ
وَامْرَاَتِيْ وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّاِنَّ اَبَا بَكْرٍ
تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ
صُلِّيَتِ الْعِشَآءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشّٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ
قَالَتْ لَهٗ امْرَاَتُهٗ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْ قَالَتْ
ضَيْفِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ قَدْ
عُرِضُوْا فَاَبَوْا قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ
فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوْا لَا هَنِيْئًا لَّكُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحابِ صفہ درویش آدمی تھے، لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرا لے جائے اور چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا اور حضرت ابوبکر تین حضرات کو لے آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس کو۔ فرمایا کہ میں، میرے والدِ ماجد اور والدۂ محترمہ اور مجھے (ابوعثمان کو) نہیں معلوم کہ میری بیوی اور خادم بھی فرمایا کہ میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں تھے اور حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کھایا۔ پھر وہیں رہے یہاں تک کہ نمازِ عشاء پڑھی گئی۔ پھر لوٹے اور وہیں رہے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آرام بھی فرمایا۔ پھر کچھ رات گزرنے تشریف لائے۔ اُن کی اہلیۂ محترمہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کو اپنے مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روکا! فرمایا کہ کیا انھیں کھانا نہیں کھلایا! عرض کی کہ انھوں نے انکار کر دیا یہاں تک کہ آپ آئیں حالانکہ پیش کیا گیا تھا مگر انکار کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں جا کر چھپ گیا۔ فرمایا: اے بیوقوف! اور بھی سخت لفظ کہے اور فرمایا۔ کھاؤ تمہیں خوشگوار نہ ہو اور کہا کہ میں ایسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ خدا کی قسم ہم جو لقمہ

Marfat.com

اَطْعَمَهُ اَبَدًا اَوَاَيْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَخْلُصُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ يَمِيْنَهٗ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اُنَاسٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ ؕ

تو اُس کے نیچے اُس سے بہت زیادہ بڑھ جاتا۔ پس سب شکم سیر ہو گئے اور جو پہلے تھا اُس سے بھی زیادہ باقی رہ گیا۔ حضرت ابوبکر نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ اُتنا ہی یا اُس سے زیادہ تھا۔ پس اپنی رفیقۂ حیات سے فرمایا۔ اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، اب تو اس سے تین گنا زیادہ ہے۔ پس حضرت ابوبکر نے بھی اُس سے کھایا اور فرمایا کہ وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر اُس میں سے ایک لقمہ کھا کر اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور وہ حضور کے پاس رہا۔ ہمارے اور قوم کے درمیان معاہدہ تھا جس کی مدت ختم ہو گئی تو بارہ آدمی اُن سے الگ ہو گئے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی تھے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ پس اُس میں سے اُن سب نے کھایا یا جو کچھ فرمایا۔

كِتَابُ الْاَذَانِ

اذان کا بیان

بَاب ۳۹۲ بَدْءِ الْاَذَانِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ ؕ

اذان کی ابتدا۔ ارشاد ربانی ہے، جب تم نماز کے لیے اذان کہتے ہو تو وہ اسے ہنسی کھیل بنا لیتے ہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ انھیں عقل نہیں ہے (۵ : ۵۸) نیز فرمایا:۔ جب تمہیں نماز کے لیے بلایا جاتا ہے جمعہ کے روز (۶۲ : ۹)

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ ؕ

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا تو یہود و نصاریٰ یاد آئے۔ پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ لَيْسَ يُنَادٰى لَهَا فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِّثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوْقًا مِّثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے:۔ مسلمان جب مدینہ منورہ میں آئے تو نماز کے لیے اندازے سے جمع ہو جاتا کرتے اور اس کے لیے اعلان نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز انہوں نے اس بارے میں گفتگو کی بعض نے کہا کہ ہم نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا کریں اور بعض نے کہا کہ یہود کی طرح سنکھ۔ حضرت عمر نے کہا کہ کیا ہم ایک آدمی کو مقرر نہ کر دیں تو نماز کا اعلان کیا کرے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے بلال! کھڑے

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوۃِ ۔

بَاب ۳۹۳ اَلْاَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی

۵۷۵ ۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ سِمَاکِ بْنِ عَطِیَّۃَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ رضی قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَۃَ اِلَّا الْاِقَامَۃَ ۔

۵۷۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ھُوَ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا کَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَکَرُوْا اَنْ یَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوۃِ بِشَیْءٍ یَّعْرِفُوْنَہٗ فَذَکَرُوْا اَنْ یُّوْرُوْا نَارًا اَوْ یَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَۃَ ۔

بَاب ۳۹۴ اَلْاِقَامَۃُ وَاحِدَۃٌ اِلَّا قَوْلَہٗ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ۔

۵۷۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَۃَ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ فَذَکَرْتُہٗ لِاَیُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَۃَ ۔

بَاب ۳۹۵ فَضْلِ التَّاذِیْنِ

۵۷۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ التَّاذِیْنَ فَاِذَا قُضِیَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِہٖ یَقُوْلُ اُذْکُرْ کَذَا اُذْکُرْ کَذَا لِمَا لَمْ یَکُنْ یَّذْکُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی ۔

بَاب ۳۹۶ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ وَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا

ہو کر نماز کا اعلان کرو۔

اذان دو دو دفعہ ہے

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، سماک بن عطیہ، ایوب، ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ کلماتِ اذان دو دو دفعہ اور کلماتِ اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے۔

محمد بن سلام، عبدالوہاب ثقفی، خالد الحذاء، ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب لوگ زیادہ ہو گئے تو انھوں نے ذکر کیا کہ نماز کے وقت کی ایسی پہچان مقرر کی جائے جس سے لوگ جان جائیں بعض نے ذکر کیا کہ آگ جلائی جائے یا ناقوس بجایا جائے پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ کلماتِ اذان دو دو دفعہ اور کلماتِ اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

کلماتِ اقامت ایک ایک دفعہ ہیں سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ اور اقامت کے ایک ایک دفعہ کہیں۔ اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے ایوب سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا، سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے۔

اذان کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو واپس لوٹتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت کہی جائے تو دور بھاگتا ہے اور مکمل ہو جائے تو واپس آتا ہے اور آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتیں یاد کرو جو یاد نہیں ہوتیں اور آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔

بلند آواز سے اذان کہنا

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اذان صاف ہونی

Marfat.com

فَاَمَّا لَا فَاعْتَزِلْنَا ۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ایک طرف ہو جاؤ۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصہ انصاری مازنی والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہُوا کرو تو نماز کے لیے اذان کہو اور خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی آذان کو جو بھی جن یا انسان یا دوسری مخلوق سُنے گی وہ قیامت کے روز اُس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی۔

بَاب ۳۹۷ مَا يُحْقَنُ بِالْاَذَانِ مِنَ الدِّمَآءِ

اذان کی وجہ سے خون کا ممنوع ہونا

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَّمْ يَكُنْ يَغْزُوْ بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَّمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَاَتَيْنَاهَا لَيْلًا فَلَمَّآ اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيِهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ قَالَ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا اَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے لڑتے تو صبح تک رُکے رہتے اور انتظار کرتے۔ اگر اذان سُنتے تو اُن سے ہاتھ روک لیتے اور اگر اذان نہ سُنتے تو اُن پر حملہ کرتے ہم خیبر کی طرف نکلے اور ان کے پاس رات کے وقت پہنچے۔ جب صبح ہوئی اور اذان نہ سُنی تو سوار ہو گئے اور میں حضرت ابوطلحہ کے پیچھے سوار ہو گیا اور میرا قدم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے مس ہو جاتا تھا۔ وہ ہماری طرف اپنے تھیلے اور کلہاڑیاں لے کر نکلے جب اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا: محمد، خدا کی قسم محمد اور فوج جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں دیکھا تو کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ خیبر برباد ہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اُترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔

بَاب ۳۹۸ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ

جب اذان سُنے تو کیا کہے

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابنِ شہاب، عطاء بن یزید لیثی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن ابراہیم بن حارث، عیسیٰ بن طلحہ سے

Marfat.com

عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا فَقَالَ بِمِثْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۞

روایت ہے کہ ایک روز میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ تک وہی کہتے سُنا جو مؤذن کہہ رہا تھا۔

۵۸۳ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى نَحْوَهٗ قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اِخْوَانِنَا اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ۞

اسحاق، وہب بن جریر ہشام نے یحییٰ سے اُسی طرح روایت کی ہے۔ یحییٰ نے فرمایا کہ ہمارے بعض بھائیوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ اُنھوں (حضرت معاویہ) نے مؤذن سے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ سُن کر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ کہا اور فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سُنا۔

بَاب ۳۹۹ اَلدُّعَآءِ عِنْدَ النِّدَآءِ ۞

اذان کے بعد کی دعا

۵۸۴ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۞

علی بن عباس، شعیب بن ابو حمزہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اذان سُن کر یہ دعا کرے ۔" اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انھیں مقام محمود پر کھڑے کرنا" تو اُس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہوگئی۔

ف: قرآنِ کریم میں پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنے ایک خاص انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (۱۷ : ۷۹)

قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقامِ محمود پر کھڑا کرے گا۔

یہ مقامِ محمود میدانِ محشر میں ایک اعلیٰ مقام ہوگا جس پر تمام مقربینِ بارگاہِ الٰہیہ میں سے صرف ایک بندے کو فائز کیا جائے گا اور وہ ہستی پوری کائنات میں سے صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ اس مقام پر آپ کو دیکھ کر سب اوّلین و آخرین آپ کی تعریف کریں گے۔ یہی تو وہ مقام ہے جس پر جلوہ افروز ہو کر درِ شفاعت کھولا جائے گا۔ یہی شفاعتِ کبریٰ ہے اور اس مقام پر صرف رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی فائز ہیں۔ آج بھی اور کل بھی۔ آج تقرری ہو چکی ہے اور کل کو میدانِ محشر میں اس کا ظہور ہوگا۔ آپ کی شفاعتِ کبریٰ کے بغیر اور آپ سے پہلے کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی کسی کی شفاعت کے لیے لب کشا نہیں ہو سکے گی۔ عظیم الشان ہستیاں بھی کسی کو بخشوانے کی خاطر ایک لفظ بھی زبان پر لانے کی ہمت نہ کر سکیں گی۔

جب آپ شفاعتِ کبریٰ کر کے درِ شفاعت کھول دیں گے۔ تو اس کے بعد شفاعت کا دوسرا دور شروع ہوگا اور اس وقت آپ کے ساتھ تمام مقربینِ بارگاہِ الٰہیہ اپنے اپنے منصب کے مطابق شفاعت کریں گے اور یہ حکمتِ الٰہیہ کے تحت اُن کے فضل و کرم کے اسباب ہوں گے۔ اس مقامِ محمود کو مقامِ وسیلہ اور مقامِ فضیلت بھی کہتے ہیں۔ جو حضرات اذان کے بعد یہ دعا

Marfat.com

میں دعا کریں گے اُن کے لیے آپ کی شفاعت لازم ہو جائے گی بشرطیکہ وہ دنیا سے اپنی دولتِ ایمان سلامتی کے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہوں۔ جو خوش نصیب آپ کو شفیع المذنبین مانتے اور آپ کی شفاعت پر یقین رکھتے ہیں انہیں اِنْشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ آپ کی شفاعت سے حصہ نصیب ہوگا اور جو آپ کی شفاعت بالاذن، شفاعت بالمحبت اور شفاعت بالوجاہت کے منکر ہیں انہوں نے اپنے لیے شفاعت کے دروازے خود ہی بند کر لیے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ رْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِیْبِكَ۔

بَابُ ۴۰۰ الْاِسْتِهَامِ فِی الْاَذَانِ وَ یُذْکَرُ اَنَّ قَوْمًا اِخْتَلَفُوْا فِی الْاَذَانِ فَاَقْرَعَ بَیْنَهُمْ سَعْدٌ ۞

اذان کے لیے قرعہ ڈالنا

مذکور ہے کہ کچھ لوگوں میں اذان کے متعلق اختلاف ہوا تو حضرت سعد نے اُن کے درمیان قرعہ اندازی کی۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَا اسْتَهَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے اور پھر قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ اندازی کرتے اور اگر جانتے کہ ظہر میں جلدی کرنا کیسا ہے تو اُس کی طرف سبقت لے جاتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر میں کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑتا۔

بَابُ ۴۰۱ الْکَلَامِ فِی الْاَذَانِ وَتَکَلَّمَ سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِیْ اَذَانِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ یَّضْحَكَ وَهُوَ یُؤَذِّنُ اَوْ یُقِیْمُ ۞

اذان کے دوران باتیں کرنا

سلیمان بن صرد نے اذان کے دوران باتیں کیں اور حسن بصری نے فرمایا کہ ہنسنے میں مضائقہ نہیں خواہ وہ اذان یا اقامت کہہ رہا ہو۔

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ وَعَبْدِ الْحَمِیْدِ صَاحِبِ الزِّیَادِیِّ وَعَاصِمِ نِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ یَوْمٍ رَزَحٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّنَادِیَ الصَّلٰوةَ فِی الرِّحَالِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ وَاِنَّهَا عَزْمَةٌ

عبدالحمید صاحب الزیادی اور عاصم احول سے روایت ہے کہ عبداللہ بن حارث نے فرمایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں ایک بارش والے دن میں خطبہ دیا۔ جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ پر پہنچا تو آپ نے اُسے اَلصَّلٰوةُ فِی الرِّحَالِ کہنے کا حکم فرمایا۔ بعض لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے فرمایا، ایسا اُس (حضور) نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے اور یہ افضل ہے۔

بَابُ ۴۰۲ اَذَانِ الْاَعْمٰی اِذَا کَانَ لَهٗ مَنْ یُّخْبِرُهٗ ۞

نابینا کا اذان دینا جب کہ اُسے وقت بتانے والا ہو۔

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُّؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ وَکَانَ رَجُلٌ اَعْمٰی لَا یُنَادِیْ حَتّٰی یُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ ۞

سالم بن عبداللہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن اُمِّ مکتوم اذان کہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ نابینا تھے اور اُس وقت تک اذان نہیں کہتے تھے جب تک یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہو گئی، صبح ہو گئی۔

Marfat.com

بَابُ ۴۰۳ الْاَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ ؕ

۵۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ ؕ

صبح صادق کے بعد اذان کہنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ مؤذن جب صبح کی اذان کہہ لیتا تو آپ نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۸۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ؕ

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے، اذان اور نمازِ فجر کی اقامت کے درمیان میں۔

۵۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ؕ

عبداللہ بن نیار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن اُمِّ مکتوم اذان کہیں۔

بَابُ ۴۰۴ الْاَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ؕ

۵۹۱ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَوْ اَحَدًا مِّنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ الْفَجْرُ اَوِ الصُّبْحُ وَ قَالَ بِاَصَابِعِهٖ وَرَفَعَهَا اِلٰى فَوْقُ وَطَاَطَاَ اِلٰى اَسْفَلُ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَقَالَ زُهَيْرٌ بِسَبَّابَتَيْهِ اِحْدٰهُمَا فَوْقَ الْاُخْرٰى ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ ؕ

ابوعثمان نہدی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے بلال کی اذان اُسے اپنی سحری سے نہ روکے کیونکہ وہ رات کے وقت اذان کہتے ہیں تاکہ تمہارا قیام کرنے والا فارغ ہو جائے اور تمہارا سونے والا بیدار ہو جائے اور یہ نہیں کہ کوئی اُسے فجر یا صبح کہے اور اپنی اُنگلیوں سے بتایا کہ انھیں اُوپر اُٹھایا۔ پھر نیچے لے آئے۔ یہاں تک کہ اس طرح ہو جائے۔ زہیر نے فرمایا کہ اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں ایک دوسری کے اوپر رکھیں۔ پھر اُنھیں دائیں اور بائیں جانب دراز کر دیا۔

۵۹۲ - حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

اسحاق، ابواُسامہ، عبیداللہ، قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوسف بن عیسیٰ، فضل، عبیداللہ بن عمر، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

مُحَمَّدٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ۔

نے فرمایا: بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا تم کھا پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابنِ اُمِّ مکتوم اذان کہیں۔

بَاب ۴۰۵ كَمْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو۔

۵۹۳ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثًا لِمَنْ شَآءَ ۔

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابن بُریدہ، حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا: دونوں اذانوں (اذان واقامت) کے درمیان ایک نماز کا وقفہ ہے جو پڑھنا چاہے۔

۵۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ نِ الْاَنْصَارِيَّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ وَّقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا قَلِيْلٌ ۔

عمرو بن عامر انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مؤذن جب اذان کہتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کھڑے ہو کر ستونوں کے پاس چلے جاتے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے آتے اور وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے اور اذان واقامت کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا ـــــ عثمان بن جبلہ اور ابو داؤد، شعبہ، سے روایت ہے کہ ان دونوں (اذان واقامت) کے درمیان وقفہ نہ ہوتا مگر تھوڑا۔

بَاب ۴۰۶ مَنِ انْتَظَرَ الْاِقَامَةَ

جو اقامت کا انتظار کرے

۵۹۵ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ يَّسْتَبِيْنَ الْفَجْرُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ ۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: مؤذن جب فجر کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھتے، نمازِ فجر سے پہلے اور صبح صادق ظاہر ہو جانے کے بعد، پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کی اطلاع دینے حاضرِ خدمت ہو جاتا۔

بَاب ۴۰۷ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِّمَنْ شَآءَ

اذان واقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے۔

۵۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ ابْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ

عبداللہ بن بُریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں اذانوں (اذان واقامت) کے درمیان نماز ہے، دونوں اذانوں

Marfat.com

اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ ؕ

کے درمیان نماز ہے۔ تیسری دفعہ فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے۔

بَابُ ۴۰۸ مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ ؕ

جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِيْ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ رَحِيْمًا رَّفِيْقًا فَلَمَّا رَاٰى شَوْقَنَا اِلٰى اَهْلِيْنَا قَالَ ارْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَصَلُّوْا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ؕ

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ہم بیس روز تک آپ کی بارگاہ میں ٹھہرے۔ آپ بہت مہربان اور شفیق تھے۔ جب آپ نے اہل وعیال کی طرف ہمارا رجحان دیکھا تو فرمایا: واپس جا کر گھر والوں میں رہو۔ انھیں علم دین سکھانا اور نماز پڑھتے رہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہہ دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے۔

بَابُ ۴۰۹ الْاَذَانِ لِلْمُسَافِرِ اِذَا كَانُوْا جَمَاعَةً وَّالْاِقَامَةِ وَكَذٰلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ وَّقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيْرَةِ ؕ

مسافر کے لیے اذان واقامت جب کہ وہ کئی ہوں اور اسی طرح عرفات ومزدلفہ میں اور مؤذن کا الصلوٰۃ فی الرحال کہنا ٹھنڈی اور بارش والی رات میں ہوتا ہے۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُوْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ؕ

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ٹھنڈی کرو، یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتٰى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ؕ

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جو سفر کرنا چاہتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سفر میں نکل جاؤ تو اذان کہنا، پھر اقامت کہنا اور تم میں سے بڑا امامت کرائے۔

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم چند ہم عمر نوجوان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سفر

Marfat.com

مَالِكٌ قَالَ اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَّفِيْقًا فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا اَهْلَنَا اَوْقَدِ اشْتَقْنَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَذَكَرَ اَشْيَآءَ اَحْفَظُهَا اَوْلَا اَحْفَظُهَا وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ۞

ہوئے اور آپ کے پاس بیس رات دن ٹھہرے اور رسول اللہ صلی ا
تعالیٰ علیہ وسلم بڑے مہربان و شفیق تھے۔ جب آپ نے گھر والوں کی
ہمارا رجحان ملاحظہ فرمایا تو جنہیں ہم چھوڑ آئے تھے اُن کا حال پو
ہم نے عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں میں جاؤ اور اُن میں نماز پڑھنا او
اُنہیں دینی تعلیم دینا اور اُنہیں حکم دینا۔ چند باتیں ارشاد فرمائیں جو مجھے
رہیں یا نہ رہیں اور نماز پڑھنا جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے
جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہا کرے
جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

---

۶۰۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ اَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَاَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰى اِثْرِهٖ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيْرَةِ فِي السَّفَرِ ۞

نافع سے روایت ہے کہ ایک ٹھنڈی رات میں حضرت ابن عمر رضی ا
تعالیٰ عنہما نے ضجنان پہاڑی پر اذان کہی۔ پھر فرمایا۔ اپنی رہائش گا
میں نماز پڑھو اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو
دیا کرتے جو اذان کے بعد کہتا۔ اَلَا صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ ا
سفر میں ٹھنڈی یا بارش والی رات میں کیا جاتا تھا۔

---

۶۰۲ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ فَجَآءَهٗ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ حَتّٰى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ۞

عون بن ابو جُحیفہ سے اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا۔ میں نے رسو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وادیٔ ابطح میں دیکھا کہ حضرت بلال
حاضرِ بارگاہ ہو کر نماز کی اطلاع دی۔ پھر حضرت بلال نیزہ لے ک
نکلے اور اُسے ابطح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
سامنے گاڑ دیا۔ اور آپ نے نماز پڑھائی۔

...

بَابُ ۴۱ هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الْاَذَانِ يُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهٗ جَعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا بَاْسَ اَنْ يُّؤَذِّنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَّقَالَ عَطَآءٌ الْوُضُوْءُ حَقٌّ وَّسُنَّةٌ وَّقَالَتْ عَآئِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ ۞

کیا مؤذن اذان میں اِدھر اُدھر منہ پھیرے اور کیا اذا
میں کسی طرف دیکھے۔ حضرت بلال کے متعلق منقول ہے کہ اُنھوں
دو انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور حضرت ابن عمر کانوں میں اُنگلیا
نہیں ڈالا کرتے تھے اور ابراہیم نے کہا کہ بغیر وضو اذان کہنے میں
مضائقہ نہیں ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ وضو حق اور سنت ہے اور
حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ ک
ذکر کر لیا کرتے تھے۔

Marfat.com

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ رَاَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْاَذَانِ ؕ

محمد بن یوسف، سفیان، عون بن ابو جحیفہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت بلال کو اذان کہتے ہوئے دیکھا اور وہ اذان میں اپنا منہ ادھر ادھر کر رہے تھے۔

بَابُ ۴۱۱ قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ

وَكَرِهَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اَنْ يَّقُوْلَ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَلْيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ ؕ

آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کر دی۔ ابن سیرین یوں کہنے کو ناپسند کرتے کہ ہم نے نماز فوت کر دی بلکہ یوں کہے کہ ہم نماز نہ پڑھ سکے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد زیادہ صحیح ہے۔

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا ؕ

عبداللہ بن قتادہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے لوگوں کے قدموں کی آواز سُنی۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ تمہیں کیا ہُوا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نماز کے لیے جلدی کر رہے تھے فرمایا۔ ایسا نہ کرنا جب نماز کے لیے آؤ تو اطمینان سے خواہ جتنی نماز ملے اور جو رہ جائے تو پوری کر لو۔

بَابُ ۴۱۲ مَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا قَالَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

جو ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔ اسے ابو حضرت قتادہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا ؕ

آدم، ابن ابو ذئب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ——— زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے اطمینان اور وقار سے چلو اور جلدی نہ کرو بلکہ جتنی ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔

بَابُ ۴۱۳ مَتٰى يَقُوْمُ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْاِمَامَ عِنْدَ الْاِقَامَةِ ؕ

اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں؟

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ ؕ

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، عبداللہ بن ابو قتادہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو۔

Marfat.com

باب ۴۱۴ لَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوۃِ مُسْتَعْجِلًا وَلْیَقُمْ اِلَیْھَا بِالسَّکِیْنَۃِ وَالْوَقَارِ ؛

نماز کے لیے جلدی سے نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور وقار سے اُٹھے۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃَ تَابَعَہٗ عَلِیُّ ابْنُ الْمُبَارَکِ ؛

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو، یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو اور تم پر اطمینان لازم ہے ـــــ علی بن مبارک نے اس کی متابعت کی ہے۔

ف: ان دونوں حدیثوں کے مطابق جب اقامت شروع ہو جائے مقتدی بیٹھے رہیں یہاں تک کہ امام کو دیکھ لیں۔ اگر امام مسجد میں موجود ہے تو احناف کے نزدیک امام اور مقتدی سب بیٹھے رہیں اور انھیں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر کھڑے ہونا چاہیے خیال رہے کہ اس بیٹھے رہنے کے باعث صفوں کے سیدھی ہونے میں فرق نہیں رہنا چاہیے کیونکہ صفوں کا سیدھا رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

باب ۴۱۵ ھَلْ یَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّۃٍ

کیا ضرورت کے باعث مسجد سے نکل سکتا ہے؟

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ حَتّٰی اِذَا قَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ انْتَظَرْنَا اَنْ یُّکَبِّرَ انْصَرَفَ قَالَ عَلٰی مَکَانِکُمْ فَمَکَثْنَا عَلٰی ھَیْئَتِنَا حَتّٰی خَرَجَ اِلَیْنَا یَنْطُفُ رَاْسُہٗ مَآءً وَّقَدِ اغْتَسَلَ ؛

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے حالانکہ اقامت کہی جا چکی تھی اور صفیں درست کر لی گئی تھیں۔ آپ اپنے مصلے پر کھڑے ہو گئے تھے اور ہم تکبیر تحریمہ کے انتظار میں تھے۔ پلٹ کر فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر اور اسی طرح رہنا۔ یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا یعنی غسل فرمایا تھا۔

باب ۴۱۶ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ مَکَانَکُمْ حَتّٰی یَرْجِعَ انْتَظَرُوْا ؛

جب امام کہے کہ اپنی جگہوں پر رہ کر انتظار کرنا یہاں تک کہ وہ لوٹے۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَسَوَّی النَّاسُ صُفُوْفَھُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَھُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلٰی مَکَانِکُمْ فَرَجَعْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ مَآءً فَصَلّٰی بِھِمْ ؛

اسحاق، محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے صفیں درست کر لی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آگے بڑھے اور آپ جنبی تھے۔ پھر فرمایا کہ اپنی جگہوں پر رہنا اور لوٹ گئے۔ غسل کر کے تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پس لوگوں کو نماز پڑھائی۔

باب ۴۱۷ قَوْلِ الرَّجُلِ مَا صَلَّیْنَا ؛

کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ اَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كِدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَفْطَرَ الصَّآئِمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُطْحَانَ وَاَنَا مَعَهٗ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ۞

تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں غزوہ خندق کے روز حضرت عمر حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں اب تک نماز نہیں پڑھ سکا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور یہ اُس کے بعد کی بات ہے جب روزہ دار افطار کرلے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم، یہ تو میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطحان کی طرف اُترے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے وضو کیا۔ پھر سورج غروب ہو جانے کے بعد نمازِ عصر پڑھی اور پھر اُس کے بعد نمازِ مغرب پڑھی۔

بَابٌ ۴۱۸ اَلْاِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْاِمَامَةِ ۞

جب امام کو اقامت کے بعد کوئی حاجت پیش آجائے۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيْ رَجُلًا فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ ۞

ابو معمر عبداللہ بن عمرو، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نماز کی اقامت کہی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں ایک آدمی سے سرگوشی فرماتے رہے۔ آپ نماز کے لیے کھڑے نہ ہوئے یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے۔

بَابٌ ۴۱۹ اَلْكَلَامِ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ ۞

اقامت کے وقت باتیں کرنا

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ ابْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهٗ بَعْدَ مَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ ۞

حمید سے روایت ہے کہ میں نے ثابت بنانی سے اُس شخص کے متعلق پوچھا جو اقامت کے بعد باتیں کرے۔ اُنھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نماز کی اقامت کہی گئی۔ اِتنے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور اُس نے اقامت کے بعد آپ کو روکے رکھا۔

بَابٌ ۴۲۰ وُجُوْبِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ مَنَعَتْهُ اُمُّهٗ عَنِ الْعِشَآءِ فِي الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَمْ يُطِعْهَا ۞

جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب۔ حسن کا قول ہے کہ اگر شفقت کے باعث کسی کی والدہ اُسے عشاء کی جماعت سے روکے تو اُس کا کہنا نہ مانے۔

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ لِيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے فرمایا، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا حکم دوں تو اُس کے لیے اذان کہی جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں اور ان کے

Marfat.com

إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ ۔

گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان اگر اُن میں سے کوئی جانتا کہ اُسے موٹی ہڈی یا دو عمدہ کھریاں ملیں تو ضرور نمازِ عشاء میں شامل ہوتا۔

بَابٌ ۴۲۱ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَكَانَ الْأَسْوَدُ إِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ وَجَاءَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلّٰى جَمَاعَةً ۔

باجماعت نماز کی فضیلت۔ اسود سے جب جماعت جاتی تو دوسری مسجد میں چلے جاتے۔ حضرت انس بن مالک ایسی مسجد میں جس میں نماز پڑھی جا چکی تھی تو اُنھوں نے اذان و اقامت کہی اور باجماعت نماز پڑھی۔

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: باجماعت نماز کو تنہا کی نماز پر ستائیس درجے فضیلت ہے۔

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً ۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید بن الہاد، عبدالرحمٰن بن حباب حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: باجماعت نماز کو تنہا کی نماز پر پچیس درجے فضیلت ہے۔

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسَةً وَّعِشْرِينَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی جماعت سے پڑھی ہوئی نماز سے اُس کی اپنے گھر یا بازار میں پڑھی ہوئی نماز کا ثواب پچیس درجے کم ہے اور یہ اس لیے ہے کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے اور نہ نکالا ہو اُسے مگر نماز نے تو جو قدم بھی وہ رکھتا ہے اُس کے بدلے ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ جب نماز پڑھ لے تو فرشتے برابر اُس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک نماز کی جگہ پر رہے کہ اے اللہ! اس پر رحم فرما اے اللہ! اس پر مہربانی فرما اور تم میں سے جو نماز کے انتظار میں رہے وہ برابر نماز میں شمار ہوتا ہے۔

ف: اس حدیث میں چار باتوں کا ذکر ہے: ——— (۱) مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب گھر اور بازار کی نسبت ۲۵ گنا زیادہ ہے ——— (۲) نماز کے لیے مسجد کی طرف جانے والے کا ہر قدم پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف

Marfat.com

کر دیا جاتا ہے ـــــ (۳) آدمی اُتنی دیر بھی نماز میں ہی شمار ہوتا ہے جتنی دیر وہ نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے ـــــ (۴) نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے کے لیے فرشتے دعائیں کرتے ہیں ـــــ اِن آخری دو باتوں کی بشارت حدیث ۶۴۲ میں بھی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُس روایت میں ہے کہ فرشتے اُس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

بَاب ۴۲۲ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِی جَمَاعَةٍ

نمازِ فجر کو باجماعت پڑھنے کی فضیلت

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی سَعِیْدُ ابْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِیْعِ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا وَّتَجْتَمِعُ مَلٰٓئِكَةُ اللَّیْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ شُعَیْبٌ وَّحَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً ۞

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ باجماعت نماز کو تمہارے تنہا کی نماز پر پچیس درجے فضیلت ہے اور نمازِ فجر میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرماتے کہ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔ (۱۷ : ۷۸)

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَآءِ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَیَّ اَبُو الدَّرْدَآءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ یُصَلُّوْنَ جَمِیْعًا ۞

عمر بن حفص، اُن کے والدِ ماجد، اعمش، سالم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اُمِّ درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا فرماتی تھیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصے کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کو کس چیز نے ناراض کیا ہے؟ فرمایا کہ خدا کی قسم میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین میں سے کسی چیز کو نہیں دیکھتا سوائے اِس کے کہ لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہیں۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًی وَّالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰی یُصَلِّیَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ ۞

محمد بن العلاء، ابواُسامہ، بُریدہ بن عبداللہ، ابوبُردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں سب سے زیادہ ثواب اُن کو ملتا ہے جو زیادہ دُور سے آتے ہیں، پھر جو اُن کی نسبت دُور سے آتے ہیں۔ جو نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ امام کے ساتھ پڑھتا ہے، اُسے ایسے شخص سے زیادہ ثواب ملتا ہے جو نماز پڑھ کر سو جائے۔

بَاب ۴۲۳ فَضْلِ التَّهْجِیْرِ اِلَی الظُّهْرِ

ظہر کو اوّل وقت پڑھنے کی فضیلت

۶۲۰۔ حَدَّثَنِیْ قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا کہ اس نے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اُسے ہٹا دیا۔ اللہ

Marfat.com

رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ۞

نے اس فعل کو قبول فرمایا اور اُسے بخش دیا۔ پھر فرمایا کہ شہداء پانچ ہیں:۔ طاعون سے، پیٹ کی بیماری سے، ڈوبنے سے، دب کر مرنے سے اور راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مرنے سے۔ فرمایا کہ اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے۔ پھر قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ اندازی کرتے اور لوگ جانتے کہ اوّل وقت نماز ظہر پڑھنے میں کیا ہے تو اُس کی طرف سبقت لے جاتے اور اگر وہ جانتے کہ عشاء اور فجر میں کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔

باب ۴۲۴ احْتِسَابِ الْآثَارِ ۞

قدموں پر ثواب

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْرُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ أَلَا يَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ خُطَاهُمْ آثَارُ الْمَشْيِ فِي الْأَرْضِ بِأَرْجُلِهِمْ ۞

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے بنی سلمہ! کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے ہو ——— دوسری روایت میں یہ بھی ہے جو ابن ابو مریم، یحییٰ بن ایوب، حُمید سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ بنی سلمہ نے ارادہ کیا کہ اپنے گھروں سے منتقل ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب آبسیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا کہ مدینہ منورہ کو خالی کریں لہٰذا فرمایا کہ کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے ہو ——— مجاہد نے فرمایا کہ اٰثَارَكُمْ سے مراد اُن کے زمین پر چلنے کے نشانات ہیں۔

باب ۴۲۵ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

نماز عشاء با جماعت پڑھنے کی فضیلت

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعْلَةً مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے بھاری اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل بھی حاضر ہوتے میں نے ارادہ کیا کہ اذان کا حکم دوں اور اقامت کہی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر آگ کے شعلے لے کر انہیں جلا دوں جو نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے۔

باب ۴۲۶ اثْنَانِ وَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

دو یا اس سے زیادہ جماعت ہیں۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ رُبَيِّعٍ

مسدد، زید بن زُریع، خالد، ابو قلابہ، حضرت مالک بن حویرث

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا اور اقامت کہنا اور جو تم دونوں میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

بَاب ۴۲۷ مَنْ جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے اور مساجد کی فضیلت۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّیْ عَلٰٓى اَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ ؕ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے تمہارے آدمی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہے اور وضو نہ ٹوٹے کہ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ تم میں سے وہ نماز میں ہے جب تک اُسے نماز روکے رکھے اور اُسے گھر والوں کے پاس جانے سے نہ روکتی ہو مگر نماز۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ اَخْفٰى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ؕ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا، جس روز کہ اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل حاکم، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ سے محبت کے باعث اکٹھے ہوں اور اسی سبب سے جُدا ہوں، وہ آدمی جس کو حیثیت اور جمال والی عورت بُلائے مگر کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرے یہاں تک کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو خلوت میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں بہنے لگیں۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَيْلَةَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مُّنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا قَالَ فَكَاَنِّیْٓ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ ؕ

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی؟ فرمایا، ہاں، ایک دفعہ آپ نے نصف رات تک نمازِ عشاء میں تاخیر کردی۔ پھر نماز پڑھنے کے بعد ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا، لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اسی وقت سے نماز میں ہو جب سے اس کا انتظار کر رہے ہو۔ حضرت انس نے فرمایا کہ گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

ف: اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ گویا میں اب بھی حضور کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ اس مضمون کی متعدد حدیثیں ہیں جن میں مذکور ہے صحابۂ کرام نے آپ کی بعض چیزوں یا بعض اداؤں کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہوا تھا کہ

Marfat.com

نہ ہو جبکہ محبوب کی تو ہر چیز اور ہر ادا پیاری ہوتی ہے اور یہاں تو معاملہ اُس محبوب کا ہے۔ جو ایک جانب ساری کائنات کا محبوب ہے اور دوسری جانب خالقِ کائنات کا بھی محبوب ہے۔ جس کی طرف ہر وقت خدا بھی متوجہ رہتا ہے اُس کی طرف ہر محبِّ صادق کیوں نہ متوجہ رہے گا۔ اسی لیے عشاق کہتے رہتے ہیں۔

تیرے سوا خیالِ نبی میں ترے نثار
سمجھا نہ کوئی دیدۂ گریاں کی گفتگو

بَاب ۴۲۸ فَضْلِ مَنْ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَّاحَ

اُس کی فضیلت جو صبح و شام مسجد میں جائے۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ ۞

علی بن عبداللہ، یزید بن ہارون، محمد بن مطرف، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو صبح یا شام کو مسجد میں گیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے لیے مہمانی کا اہتمام کرے گا جب بھی وہ صبح یا شام کو جائے۔

بَاب ۴۲۹ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ ۞

جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهٗ مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا وَّقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا تَابَعَهٗ غُنْدَرٌ وَّمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ فِيْ مَالِكٍ وَّقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَقَالَ حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ مَّالِكٍ ۞

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ان کے والدِ ماجد، حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مالک بن بُحَینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے ـــــ عبدالرحمٰن، بہز بن اسد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ میں نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی سے سُنا جن کو حضرت مالک بن بُحَینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جب کہ اقامت کہی جا چکی تھی کہ وہ دو رکعتیں پڑھ رہا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں نے اُسے گھیر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا صبح کی چار، صبح کی چار ـــــ متابعت کی اس کی غُندر اور معاذ نے شعبہ سے حدیثِ مالک کی اور روایت کی ابن اسحاق، سعد نے حضرت عبداللہ بن بُحَینہ سے اور روایت کی حمّاد، سعد، حفص نے حضرت مالک سے۔

بَاب ۴۳۰ حَدِّ الْمَرِيْضِ اَنْ يَّشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

جماعت میں شامل ہونے کے لیے مریض کی حد

Marfat.com

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْأَسْوَدُ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالتَّعْظِيمَ لَهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأُذِّنَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ الْأَرْضَ مِنَ الْوَجَعِ فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ فَقِيلَ لِلْأَعْمَشِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلٰوةِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ بِرَأْسِهِ نَعَمْ رَوَاهُ أَبِي دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بَعْضَهُ وَزَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا ۔

اسود سے روایت ہے کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھے تو ہم نے نماز کی پابندی اور اُس کی عظمت کا ذکر کیا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے جس میں کہ وصال فرمایا تھا تو نماز کا وقت ہونے پر اذان کہی گئی۔ فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ ابوبکر رقیق دل آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا تو دوبارہ عرض کی گئی۔ سہ بارہ فرمانے پر ارشاد ہوا کہ تم حضرت یوسف کو گھیرنے والیوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس حضرت ابوبکر نکلے اور نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے ہوئے تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی مرض کے باعث آپ کے پیروں کو زمین سے مس ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ حضرت ابوبکر نے ہٹنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ کو لایا گیا تو اُن کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اعمش سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو کیا حضرت ابوبکر نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر کی اقتدا میں؟ تو سر کے اشارے سے فرمایا، ہاں۔ اس کے بعض کو روایت کیا ابوداؤد شعبہ نے اعمش سے۔ ابومعاویہ نے یہ بھی کہا، آپ حضرت ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھے اور حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ۔

عُبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت چاہی۔ آپ کو اجازت دے دی گئی۔ آپ دو آدمیوں کے درمیان تشریف لائے کہ پیر زمین سے مس ہو رہے تھے، جو حضرت عباس اور ایک دوسرے شخص تھے۔ عُبید اللہ کا بیان ہے کہ جو حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے اُس کا حضرت ابن عباس سے ذکر کیا۔ اُنھوں نے مجھ سے فرمایا، کیا تم اُس شخص کو جانتے ہو جن کا نام نہیں لیا؟ میں عرض گزار ہوا، نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔

بَابُ ۴۳۱ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ

بارش یا کسی اور وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے

Marfat.com

اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ رَحْلِهٖ ؕ

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَّقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ؕ

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهٗ وَهُوَ اَعْمٰى وَاَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَجَآءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَشَارَ اِلٰى مَكَانٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

بَابٌ ۴۳۲ هَلْ يُصَلِّي الْاِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ ؕ

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ رَدْغٍ فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ كَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوْا فَقَالَ كَاَنَّكُمْ اَنْكَرْتُمْ هٰذَا اِنَّ هٰذَا فَعَلَهٗ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا عَزْمَةٌ وَّاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اُحْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كَرِهْتُ اَنْ اُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيْئُوْنَ تَدُوْسُوْنَ الطِّيْنَ اِلٰى رُكَبِكُمْ ؕ

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ

کی اجازت۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ٹھنڈی اور آندھی والی رات میں نماز کے لیے اذان کہی اور پھر کہا: "سنو کہ نماز اپنے گھروں میں پڑھ لو"۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات ٹھنڈی اور بارش والی ہوتی تو مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرماتے۔

محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کی امامت کرتے اور وہ نابینا تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کبھی اندھیرا اور پانی بھی ہوتا ہے اور میں بینائی سے محروم ہوں، پس یا رسول اللہ! آپ میرے غریب خانے میں نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو نماز کے لیے مقرر کر لوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ انھوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی۔

کیا جو حاضر ہو جائیں امام انھیں نماز پڑھائے اور کیا جمعہ کے روز بارش کے باوجود بھی خطبہ دے؟

عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک کیچڑ والے روز ہمیں خطبہ دیا۔ چنانچہ مؤذن کو حکم دیا جب کہ وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ پر پہنچا کہ اَلصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ۔ کہو۔ پس بعض لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے گویا انھیں اعتراض تھا۔ فرمایا کہ شاید تمہیں اس پر اعتراض ہے حالانکہ ایسا اس ہستی نے کیا جو مجھ سے بہتر تھی یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور یہ ضروری ہے اور میں تمہیں نکالنا پسند نہیں کرتا ـــــ حماد، عاصم، عبداللہ بن حارث نے حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ بھی فرمایا: میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں مشقت میں ڈالوں اور تم گھٹنوں تک کیچڑ میں لتھڑے ہوئے آؤ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا: بادل آیا، بارش ہوئی، یہاں تک کہ چھت ٹپکنے

Marfat.com

جَآءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰی سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَآءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ ۞

لگی اور وہ کھجور کی شاخوں کی تھی۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ مٹی کا اثر میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِنِّيْ لَا أَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلٰى مَنْزِلِهٖ فَبَسَطَ لَهٗ حَصِيْرًا وَّنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيْرِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اٰلِ الْجَارُوْدِ لِأَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ مَا رَأَيْتُهٗ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ ۞

ابن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا اور وہ بھاری بھرکم آدمی تھا۔ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر تشریف لانے کی آپ کو دعوت دی۔ پس آپ کے لیے چٹائی بچھائی اور اُس کے ایک حصّے پر پانی چھڑک دیا۔ پس آپ نے اُس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آلِ جارود میں سے ایک آدمی نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر اُسی روز۔

بَابٌ ۴۳ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعَشَآءِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَآءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ إِقْبَالُهٗ عَلٰى حَاجَتِهٖ حَتّٰى يُقْبِلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَقَلْبُهٗ فَارِغٌ ۞

جب کھانا آجائے اور اقامت کہہ دی جائے

حضرت ابن عمر پہلے کھانا کھاتے۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ یہ آدمی کی دانشمندی ہے کہ پہلے حاجت پوری کرلے اور نماز کی طرف اُس وقت متوجہ ہو جب اُس کا دل فارغ ہو۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَآءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ ۞

مسدد، یحییٰ، ہشام ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کی اقامت ہو جائے تو پہلے کھانا کھالیا کرو۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَآءُ فَابْدَءُوْا بِهٖ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَآئِكُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو نمازِ مغرب پڑھنے سے پہلے اُسے کھا لو اور کھانے میں جلدی نہ کرنا۔

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَآءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھائے اور جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اُس سے فارغ ہو جائے اور حضرت ابن عمر کے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا اور نماز کھڑی ہو جاتی تو نماز میں نہ جاتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ

Marfat.com

يَأْتِيهَا حَتّٰى يَرْفَعَ وَأَنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ وَقَالَ زُهَيْرٌ وَوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَدَنِيٌّ ۔

ہو جاتے اور وہ امام کی قرأت سنتے رہتے تھے ۔۔۔ زہیر اور وہب بن عثمان، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو تو جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے اگرچہ نماز کھڑی ہو چکی ہو ۔۔۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی ابراہیم بن المنذر، وہب بن عثمان نے اور وہب مدنی ہیں ۔

بَابُ ۴۳۴ إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهِ مَا يَأْكُلُ ۔

جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور کچھ کھا رہا ہو ۔

۶۳۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۔

جعفر بن عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کی دستی میں سے کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا، پس آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو چھری نیچے ڈال دی، پس نماز پڑھی اور (تازہ) وضو نہ کیا ۔

ف: اس مضمون کی متعدد احادیث ہیں جن سے واضح ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ نماز پڑھنے کے لیے صرف کلی کر لینا کافی ہے ۔ جن حدیثوں میں یہ وارد ہوا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے سے دوبارہ وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے وہ حدیثیں ان حدیثوں سے منسوخ ہیں ۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ۔

بَابُ ۴۳۵ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ ۔

جو اپنے گھر والوں کے کام میں مشغول ہو، پس نماز کی اقامت ہونے پر چلا جائے ۔

۶۴۰ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ ۔

اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں کیا کیا کرتے تھے، فرمایا کہ گھر والوں کے کاموں میں مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے ۔

بَابُ ۴۳۶ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ ۔

جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اُس کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز اور آپ کا طریقہ سکھانے کا ہو ۔

۶۴۱ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا قَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے ۔ فرمایا کہ تمہیں نماز میں پڑھاؤں گا اور اس نماز سے میرا یہی ارادہ ہے کہ جس طرح میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

وَمَا اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ اُصَلِّيْ كَيْفَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَقُلْتُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّيْ قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَبْلَ اَنْ تَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ۞

کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اُسی طرح پڑھاؤں۔ میں (ایوب) نے ابو قلابہ سے پوچھا کہ وہ کیسے نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہمارے اِن بزرگ کی طرح اور وہ بزرگ جب سجدے سے سر اُٹھاتے تو پہلی رکعت میں اُٹھنے سے پہلے بیٹھتے۔

بَاب ۴۳ اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ ۞

صاحبِ علم و فضل امامت کا زیادہ مستحق ہے۔

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهٗ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّهٗ رَجُلٌ رَقِيْقٌ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

ابو بُردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو مرض شدت اختیار کر گیا۔ فرمایا۔ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ وہ نرم دل آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ فرمایا۔ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اِنھوں نے دوبارہ وہی گزارش کی تو فرمایا۔ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ قاصد پیغام لے گیا تو اُنھوں (حضرت ابو بکر) نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں نماز پڑھائی۔

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا قَطُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا ۞

اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا۔ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابو بکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو آواز نہیں سُنا سکیں گے۔ حضرت عمر کو حکم دیجیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ عرض کیجیے کہ حضرت ابو بکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو آواز نہیں سُنا سکیں گے۔ حضرت عمر سے فرمایئے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے یہی کہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ٹھہرو تم تو حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو، ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا۔ آپ سے مجھے بھلائی نہیں پہنچی۔

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهٗ وَصَحِبَهٗ

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیروکار، خادم اور صحابی تھے کہ حضرت ابو بکر اُنھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں

Marfat.com

اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِيْ وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَّوْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

وصال فرمایا۔ یہاں تک کہ جب پیر کا روز ہوا اور وہ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرے کا پردہ ہٹایا اور ہماری طرف دیکھنے لگے۔ آپ کھڑے تھے اور آپ کا چہرۂ انور گویا مصحف کا ورق تھا۔ پھر تبسم ریزی فرمائی ہم نے مصمم ارادہ کر لیا کہ از راہِ مسرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار کرتے رہیں پس حضرت ابوبکر ہٹنے لگے کہ صف میں مل جائیں یہ گمان کرتے ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاید نماز کے لیے تشریف لے آئیں۔ آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ گرا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسی روز وصال فرمایا۔

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ اَبُوْبَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهٗ فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ اَعْجَبَ اِلَيْنَا مِنْ وَّجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَحَ لَنَا فَاَوْمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَّتَقَدَّمَ وَاَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ ۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین روز تشریف نہ لائے۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو حضرت ابوبکر آگے بڑھنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردے کو پکڑ کر اُٹھایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک چہرۂ انور ظاہر ہوا تو ہم نے ایسا کوئی اور منظر نہیں دیکھا تھا جو ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور سے شاندار معلوم ہوا ہو، جو ہم پر ظاہر ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ سے حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ کیا کہ آگے بڑھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردہ گرا دیا۔ پھر آپ وصال فرمانے تک ایسا نہ کر سکے۔

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ قِيْلَ لَهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَّقِيْقٌ اِذَا قَرَاَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ قَالَ مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ فَعَاوَدْتُّهٗ فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَاِسْحٰقُ ابْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ وَّمَعْمَرٌ عَنِ زُهْرِيٍّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں، قرأت کے وقت رونا غالب آجائے گا۔ فرمایا، ان سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں۔ دوبارہ عرض گزار ہوئیں۔ فرمایا کہ ان سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں اور تم حضرت یوسف کو گھیرنے والی عورتوں کی طرح ہو ـــــ متابعت کی ہے اس کی زبیدی اور زہری کے بھتیجے اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے زہری سے اور کہا عُقیل اور معمر نے زہری، حمزہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے۔

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

بَاب ۴۳۸ مَنْ قَامَ اِلٰى جَنْبِ الْاِمَامِ لِعِلَّةٍ ؕ

جو کسی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو۔

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِيْ مَرَضِهٖ فَمَنْ يُّصَلِّيْ بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ يَّؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ اسْتَاْخَرَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ كَمَا اَنْتَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ اَبِيْ بَكْرٍ اِلٰى جَنْبِهٖ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ ؕ

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اپنے مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں لہٰذا وہ انھیں نماز یں پڑھاتے رہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو تشریف لائے اور حضرت ابوبکر لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔

بَاب ۴۳۹ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَآءَ الْاِمَامُ الْاَوَّلُ فَتَاَخَّرَ الْاَوَّلُ اَوْ لَمْ يَتَاَخَّرْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو یہ ہٹے یا نہ ہٹے۔ کیا اس کی نماز ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّيْ لِلنَّاسِ فَاُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَآ اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن میں صلح کرانے کی غرض سے بنی عمرو بن عوف کے پاس تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے؟ چنانچہ اقامت کہی گئی تو فرمایا ہاں، پس حضرت ابوبکر نماز پڑھانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ اندر گھسے اور صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجائیں جب کہ حضرت ابوبکر نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہیں ہوتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس حضرت ابوبکر نے ہاتھ اُٹھا کر اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جو انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹے اور صف میں آملے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

ثُمَّ اسْتَأْخَرَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ ۔

آگے بڑھ گئے۔ پس نماز پڑھی اور فارغ ہو کر فرمایا۔ اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ پر رہنے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا! حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابوقحافہ میں یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں بہت زیادہ تالیاں بجاتے دیکھا۔ جب نماز میں کوئی بات ہو تو سُبْحَانَ اللّٰهِ کہو اور اس پر توجہ دی جائے جب کہ تالی تو عورتوں کے لیے ہے۔

بَابٌ ۴۴ اِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَآءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ ۔

جب لوگ علمِ قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرائے۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهٗ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوْهُمْ مُرُوْهُمْ فَلْيُصَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ۔

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ہم نوجوان تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس روز کے قریب رہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑے مہربان تھے۔ فرمایا کہ اگر تم اپنے گھروں کو جاؤ تو انہیں علم دین سکھانا اور فلاں فلاں نمازیں فلاں فلاں وقتوں میں پڑھنے کے لیے کہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

بَابٌ ۴۱ اِذَا زَارَ الْاِمَامُ قَوْمًا فَاَمَّهُمْ ۔

جب امام لوگوں کے پاس جائے تو اُن کی امامت کر سکتا ہے

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا ۔

محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ میں نے سُنا کہ حضرت عتبان بن مالک انصاری اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے اجازت طلب کی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ فرمایا، تم کہاں چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں! پس میں نے اُس جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جس کو میں پسند کرتا تھا۔ آپ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

بَابٌ ۴۲ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ وَصَلّٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ وَّقَالَ

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے آخری مرض میں لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جب کوئی امام سے پہلے سر اٹھالے

Marfat.com

ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْاِمَامِ يَعُوْدُ فَيَمْكُثُ بِقَدْرِ مَا رَفَعَ ثُمَّ يَتْبَعُ الْاِمَامَ وَقَالَ الْحَسَنُ فِيْمَنْ يَرْكَعُ مَعَ الْاِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى السُّجُوْدِ يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى بِسُجُوْدِهَا وَفِيْمَنْ نَسِيَ سَجْدَةً حَتّٰى قَامَ يَسْجُدُ ؞

تو لوٹ جائے اور جتنی دیر سر اُٹھائے رکھا اُتنی دیر ٹھہر کر پھر امام کی پیروی کرے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ جو امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور سجدے نہ کر سکے تو آخری رکعت میں دو سجدے کرلے اور پہلی رکعت کو اُس کے سجدوں کے ساتھ پڑھ لے اور جو سجدے کو بھول کر کھڑا ہو جائے تو سجدہ کرے۔

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ اَخْبَرَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ رَجُلًا رَّقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا

عُبَیدُ اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض کے متعلق نہیں بتائیں گی؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو فرمایا کیا۔ لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی، نہیں بلکہ یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو۔ ہم نے یہی کیا تو غسل فرمایا۔ پھر جانا چاہا تو بیہوش ہو گئے۔ افاقہ ہوا تو فرمایا، کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو۔ پس اُٹھے اور غسل فرمایا۔ پھر جانے لگے تو بیہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا، کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کی، نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں ٹھہرے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز عشاء کے لیے انتظار کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے لیے پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ قاصد نے آکر بتایا جو نرم دل تھے اُنھوں نے کہا، اے عمر! آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عمر نے اُن سے کہا، آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ پس اُن دنوں میں حضرت ابوبکر نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان نماز ظہر کے لیے تشریف لائے جن میں سے ایک حضرت عباس تھے۔ اور حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں اشارہ کیا کہ پیچھے نہ ہٹو اور فرمایا کہ مجھے اِن کے پہلو میں بٹھا دو۔ دونوں نے آپ کو حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا۔ پس حضرت ابوبکر [illegible]

Marfat.com

الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَاْتَمُّ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَّرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ ؓ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ عُبَیْد اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، کیا میں آپ کے حضور بیان نہ کروں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض سے متعلق حضرت عائشہ نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ فرمایا، بیان کرو۔ میں نے بیان کر دیا۔ تو انھوں نے کسی چیز کا انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا، کیا اُنھوں نے تمہیں دوسرے شخص کا نام بتایا جو حضرت عباس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا، نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَّصَلّٰى وَرَآءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ ؓ

ہشام بن عروہ کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماری کے باعث کاشانۂ اقدس میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا، امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سر اُٹھائے تو تم بھی اُٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَآئِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اُس سے گر پڑے اور دائیں پہلو میں رگڑ آگئی۔ پس ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا، امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے، جب وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو، جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو تم بھی اُٹھاؤ، جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو امام ابو عبداللہ بخاری نے حُمیدی کے حوالے سے فرمایا کہ یہ ارشاد گرامی "جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو" یہ پہلے مرض کے دوران کی

Marfat.com

فِیْ مَرَضِہِ الْقَدِیْمِ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ خَلْفَہٗ قِیَامٌ فَلَمْ یَاْمُرْھُمْ بِالْقُعُوْدِ وَاِنَّمَا یُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؕ

بات ہے۔ پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ نے اُنھیں بیٹھنے کا حکم نہیں فرمایا جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری فعل پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَاب ۴۴۳ مَتٰی یَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ وَقَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا ؕ

امام کے پیچھے کب سجدہ کرے

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنِی الْبَرَآءُ وَھُوَ غَیْرُ کَذُوْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ لَمْ یَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَھْرَہٗ حَتّٰی یَقَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَہٗ ؕ

عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی جو غلط بیانی کرنے والے نہیں تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو اُس وقت ہم میں سے کوئی ایک پیٹھ نہ جھکاتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں چلے جاتے تو اس کے بعد ہم سجدے میں جاتے۔

بَاب ۴۴۴ اِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ ؕ

اپنے امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْھَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا یَخْشٰی اَحَدُکُمْ اَوْ لَا یَخْشٰی اَحَدُکُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰہُ صُوْرَتَہٗ صُوْرَۃَ حِمَارٍ ؕ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا جب کہ وہ امام سے پہلے سر کو اُٹھا لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے سر کو گدھے کے سر جیسا کر دے یا اللہ تعالیٰ اُس کی صورت کو گدھے کی صورت جیسی کر دے۔

بَاب ۴۴۵ اِمَامَۃُ الْعَبْدِ وَالْمَوْلٰی وَ کَانَتْ عَائِشَۃُ یَؤُمُّھَا عَبْدُھَا ذَکْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ وَوَلَدُ الْبَغِیِّ وَالْاَعْرَابِیِّ وَالْغُلَامِ الَّذِیْ لَمْ یَحْتَلِمْ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّھُمْ اَقْرَءُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ وَلَا یُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَۃِ بِغَیْرِ عِلَّۃٍ ؕ

غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت

حضرت عائشہ کی امامت اُن کا ذکوان نامی غلام قرآنِ مجید سے کرتا تھا اور اسی طرح ولد الزنا، اعرابی کا اور نابالغ لڑکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اُن کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کو بہتر پڑھنے والا ہے اور بغیر کسی وجہ کے غلام کو جماعت سے نہ روکا جائے۔

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، مہاجرین کی پہلی جماعت عصبہ میں آئی جو قبا کی ایک بستی ہے

Marfat.com

عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اور ان کی امامت سالم مولیٰ حذیفہ کیا کرتے تھے اور وہ قرآن مجید زیادہ جانتے تھے۔

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ ۔

محمد بن بشار، یحییٰ، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اگرچہ حبشی کو تم پر حاکم مقرر کیا جائے جس کا سر انگور جیسا ہو۔

بَاب ۴۶ اِذَا لَمْ يُتِمَّ الْاِمَامُ وَاَتَمَّ مَنْ خَلْفَهٗ ۔

جب امام نے نماز پوری نہ کی اور مقتدیوں نے کر لی۔

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ ۔

فضل بن سہل، حسن بن موسیٰ اشیب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر وہ صحیح پڑھائیں تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور اگر غلطی کریں تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور اس کا وبال ان پر ہوگا۔

بَاب ۴۷ اِمَامَةِ الْمَفْتُوْنِ وَالْمُبْتَدِعِ

مفتون اور بدعتی کی امامت۔ حسن بصری کا قول ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهٗ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّيْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَآءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا نَرٰى اَنْ يُّصَلّٰى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا ۔

حسن بصری کا قول ہے کہ پڑھ لے اور بدعت کا گناہ اس پر۔ کہا ہم سے محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، عبیداللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس گئے جب کہ وہ محصور تھے اور کہا کہ آپ مسلمانوں کے متفقہ امام ہیں اور فتنہ باز ہمیں نماز پڑھاتا ہے اور ہمیں یہ ناپسند ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کے اعمال میں سے نماز بہترین چیز ہے اور لوگ جب نیک کام کریں تو تم بھی ان کے ساتھ نیک کام کرو اور جب وہ برا کام کریں تو ان کی برائی سے الگ رہو۔ زبیدی نے کہا کہ زہری نے فرمایا: میرے نزدیک درست نہیں کہ مخنث کے پیچھے نماز پڑھی جائے مگر ضرورتاً کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

ابو التیاح نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ

Marfat.com

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ ذَرٍّ اِسْمَعْ وَاَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِیٍّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، حاکم کی بات سنو اور اطاعت کرو خواہ حبشی ہو اور اُس کا سر انگور جیسا ہو۔

بَاب ۴۸ یَقُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِ الْاِمَامِ بِحَذَآئِهٖ سَوَآءً اِذَا كَانَا اثْنَیْنِ ۞

جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے برابر دائیں جانب کھڑا ہو۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ جَآءَ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ فَصَلّٰی خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰی سَمِعْتُ غَطِیْطَهٗ اَوْ قَالَ خَطِیْطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ ۞

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھ لی تو تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر قیام فرمایا تو میں بھی آکر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے دائیں جانب کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سُنے۔ پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

بَاب ۴۹ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ یَّسَارِ الْاِمَامِ فَحَوَّلَهُ الْاِمَامُ اِلٰی یَمِیْنِهٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُمَا ۞

جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اُسے دائیں جانب کر لے تو دونوں میں سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ كُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَیْمُوْنَةَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا تِلْكَ اللَّیْلَةَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَاَخَذَنِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَصَلّٰی ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتّٰی نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهٖ بُكَیْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِیْ كُرَیْبٌ بِذٰلِكَ

عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقُمْتُ اُصَلِّیْ مَعَہٗ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَاَخَذَ بِرَاْسِیْ وَاَقَامَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے سر سے پکڑ کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

بَاب ۴۵۱ اِذَا طَوَّلَ الْاِمَامُ وَکَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَۃٌ فَخَرَجَ وَصَلّٰی ۔

جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو حاجت ہو تو نماز پڑھ کر نکل جائے۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ کَانَ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَرْجِعُ فَیَؤُمُّ قَوْمَہٗ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَرْجِعُ فَیَؤُمُّ قَوْمَہٗ فَصَلّٰی الْعِشَآءَ فَقَرَاَ بِالْبَقَرَۃِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَکَاَنَّ مُعَاذٌ تَنَاوَلَ مِنْہُ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلٰثَ مِرَارٍ اَوْ قَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا فَاَمَرَہٗ بِسُوْرَتَیْنِ مِنْ اَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ عَمْرٌو لَا اَحْفَظُھُمَا ۔

مسلم، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھا کرتے اور پھر اپنی قوم کی امامت کرتے ـــــ محمد بن بشار غندر، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت معاذ بن جبل پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ انھوں نے نمازِ عشاء پڑھائی اور اُس میں سورۂ البقرہ پڑھی تو ایک آدمی لوٹ گیا۔ حضرت معاذ کو اس سے دُکھ ہوا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ آزمائش میں ڈالنے والا۔ آپ نے انھیں اوسط مفصل کی دو سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عمرو نے فرمایا کہ مجھے وہ دونوں یاد نہیں رہیں۔

بَاب ۴۵۲ تَخْفِیْفِ الْاِمَامِ فِی الْقِیَامِ وَالرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ۔

امام کا قیام میں تخفیف کرنا اور رکوع سجدے پورے کرنا۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُھَیْرٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ سَمِعْتُ قَیْسًا قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا یُطِیْلُ بِنَا فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوْعِظَۃٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْہُ یَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْکُمْ مُنَفِّرِیْنَ فَاَیُّکُمْ مَا صَلّٰی بِالنَّاسِ فَلْیَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِیْھِمُ الضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَذَا الْحَاجَۃِ ۔

قیس سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، میں صبح کی نماز سے فلاں کی وجہ سے رہ جاتا ہوں جو ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نصیحت کرنے میں اُس روز سے زیادہ ناراض نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھانی چاہیئے کیونکہ اُن میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

بَاب ۴۵۳ اِذَا صَلّٰی لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَآءَ ۔

جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے۔

Marfat.com

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ اُن میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو اُسے جتنا چاہے طول دے۔

بَاب ۵۴ مَنْ شَكَى اِمَامَهٗ اِذَا طَوَّلَ

وَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ ۞

جس نے نماز لمبی کرنے پر اپنے امام کی شکایت کی۔ ابواُسید نے فرمایا، اے بیٹے! تم نے ہمیں لمبی نماز پڑھائی ہے۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فُلَانٌ فِيْهَا فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُهٗ غَضِبَ فِيْ مَوْعِظَةٍ كَانَ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُّنَفِّرِيْنَ فَمَنْ اَمَّ مِنْكُمُ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ ۞

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک شخص عرض گزار ہُوا کہ یارسول اللہ! میں نماز فجر سے رہ جاتا ہوں کیونکہ فلاں ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے میں نے آپ کو اُس روز سے زیادہ ناراض نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا، اے لوگو! تم میں نفرت دلانے والے بھی ہیں۔ جو تم میں سے لوگوں کی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اُس کے پیچھے کمزور، بوڑھا اور ضرورت مند بھی ہوتا ہے۔

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَارِبُ ابْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّيْ فَبَرَكَ نَاضِحَهٗ وَاَقْبَلَ اِلٰى مُعَاذٍ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ اَوِ النِّسَاءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَهٗ اَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اَوْ قَالَ اَفَاتِنٌ اَنْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى فَاِنَّهٗ يُصَلِّيْ وَرَآءَكَ الْكَبِيْرُ وَالضَّعِيْفُ وَذُو الْحَاجَةِ اَحْسِبُ هٰذَا فِي الْحَدِيْثِ وَتَابَعَهٗ سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ وَّمِسْعَرٌ وَّالشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ عَمْرٌو وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَّاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَاَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَابَعَهُ الْاَعْمَشُ عَنْ حَارِثٍ ۞

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی دو اُونٹوں کو لے کر آرہا تھا اور رات کا پہلا حصہ تھا اُسے حضرت معاذ نماز پڑھاتے ہوئے ملے۔ اُس نے اپنے اُونٹوں کو بٹھایا اور حضرت معاذ کی طرف بڑھا۔ انھوں نے سورۂ البقرہ یا سورۂ النساء پڑھی۔ وہ چلا گیا اور اُسے معلوم ہُوا کہ اس سے حضرت معاذ کو دُکھ ہوا ہے۔ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حضرت معاذ کی شکایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے معاذ! تم آزمائش میں ڈالنے والے ہو، یہ تین مرتبہ فرمایا۔ تم نے سورۂ الاعلیٰ، سورۂ والشمس اور سورۂ واللیل کے ساتھ کیوں نہ پڑھائی کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے ضعیف اور ضرورت مند بھی پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ حدیث میں ہے ـــــ متابعت کی ہے اس کی سعید بن مسروق اور مسعر اور شیبانی نے ـــــ عمرو اور عبیداللہ بن مقسم اور ابوالزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ نے نمازِ عشاء میں سورۂ البقرہ پڑھی تھی ـــــ اور متابعت کی ہے اس کی اعمش نے حارث سے۔

Marfat.com

بَاب ۴۵۵ الْاِيْجَازِ فِي الصَّلٰوةِ وَاِكْمَالِهَا

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْجِزُ الصَّلٰوةَ وَيُكْمِلُهَا ۔

نماز مختصر اور پوری پڑھنا

عبدالعزیز سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختصر اور ہر طرح سے مکمل نماز پڑھا کرتے تھے۔

بَاب ۴۵۶ مَنْ اَخَفَّ الصَّلٰوةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ ۔

جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز مختصر کر دے۔

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَقُوْمُ فِي الصَّلٰوةِ اُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاُتَجَوِّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ تَابَعَهٗ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ وَبَقِيَّةُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، عبداللہ بن ابو قتادہ، ان کے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں تو ارادہ کرتا ہوں کہ اسے طول دوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کو تکلیف دوں ——— متابعت کی ہے اس کی بشیر بن بکر اور بقیہ اور ابن المبارک نے اوزاعی سے۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ ۔

شریک بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ہرگز کسی امام کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مختصر اور مکمل نماز نہیں پڑھی۔ اگر آپ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو مختصر کر دیتے اس ڈر سے کہ اس کی والدہ آزمائش میں پڑ جائے گی۔

۶۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ ۔

علی بن عبداللہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کروں، پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو جو تنگی ہوگی۔

۶۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ فَاُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کروں پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، تو مختصر کر دیتا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو کتنی تنگی ہوگی

موسیٰ ابان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ نَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

بَاب ۴۵۷ اِذَا صَلّٰى ثُمَّ اَمَّ قَوْمًا ۔

نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُّصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ ۔

سلیمان بن حرب اور ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت معاذ پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے۔ پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انھیں نماز پڑھاتے۔

بَاب ۴۵۸ مَنْ اَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ ۔

جو لوگوں کو امام کی تکبیر سنائے

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دَاوٗدَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَتَاهُ بِلَالٌ يُّؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْتُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ اَسِيْفٌ اِنْ يَّقُمْ مَّقَامَكَ يَبْكِ فَلَا يَقْدِرْ عَلَى الْقِرَاءَةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَصَلّٰى وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْاَرْضَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ صَلِّ فَتَاَخَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ يَّسْمَعُ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ تَابَعَهٗ مُحَاضِرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تو حضرت بلال نے حاضر ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں اگر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوئے تو رونے کے باعث قرأت نہیں سنا سکیں گے۔ فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے پھر وہی عرض کیا تو آپ نے تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا، تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ وہ پڑھانے لگے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے تشریف لے گئے۔ گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ قدم مبارک زمین کو مس کر رہے ہیں جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو ہٹنے لگے۔ اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ پڑھاتے رہو۔ پس حضرت ابوبکر ہٹے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پہلو میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر لوگوں کو تکبیر سنا رہے تھے ـــــ متابعت کی اس کی محاضر نے اعمش سے۔

بَاب ۴۵۹ اَلرَّجُلِ يَاْتَمُّ بِالْاِمَامِ وَيَاْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَاْمُوْمِ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ ۔

جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اُس مامور کی اقتدا کریں۔ منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں گے۔

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو حضرت بلال نماز کی اطلاع دینے

Marfat.com

قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَّاِنَّهٗ مَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَّاِنَّهٗ مَتٰى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ لَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ قَائِمًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَّقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ ؕ

حاضر ہوئے، فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر نرم دل آدمی ہیں، وہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سُنا نہ سکیں گے۔ لہٰذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے، فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر نرم دل آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سُنا نہ سکیں گے، لہٰذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے۔ فرمایا کہ تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب وہ نماز پڑھانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور آپ کے پیر زمین سے مس ہو رہے تھے۔ یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے حضرت ابوبکر نے جب آپ کی آہٹ سُنی تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکر حضرت ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے حضرت ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں اور لوگ حضرت ابوبکر کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابٌ ۴۶ هَلْ يَأْخُذُ الْاِمَامُ اِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ ؕ

جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے۔

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ؕ

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں پر فارغ ہو گئے ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں کی طرح یا اُن سے لمبا۔

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

Marfat.com

بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ قَدْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۞

فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ عرض کی گئی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھیں، پھر سلام پھیرا۔ پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

بَابُ ۴۶۱ اِذَا بَكَى الْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ نَشِيْجَ عُمَرَ اَنَا فِيْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ يَقْرَأُ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ ۞

جب امام نماز میں روئے

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر کے رونے کی آواز سنی اور میں آخری صف میں تھا۔ وہ پڑھ رہے تھے، میں اپنے دکھ اور غم کا شکوہ صرف اللہ تعالیٰ سے کرتا ہوں (۱۲ : ۸۶)۔

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت حفصہ سے عرض کرنے کے لیے کہا کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے، حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے یہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دو، تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا، مجھے آپ سے بھلائی نہیں پہنچی۔

ف: یہ واقعہ کسی قدر کمی یا بیشی کے ساتھ حدیث ۶۴۲، ۶۴۸، ۶۵۱، ۶۷۴ اور ۶۷۵ میں بھی گزر چکا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابۂ کرام کا اپنی موجودگی میں امام مقرر فرما دیا تھا تو آپ کے بعد ان کی امامت کا کون انکار کر سکتا تھا۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اوّل اور جانشینِ رسول ہونے کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ ۴۶۲ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ وَبَعْدَهَا ۞

اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَالِكِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ ابْنَ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيْرٍ

ابوالولید ہشام بن عبدالملک، شعبہ، عمرو بن مُرّہ، سالم بن ابوالجعد حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی صفوں کو درست کر لیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ ۔

تمہارے چہروں کو الٹ دے گا۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِيْ ۔

ابو معمر، عبد الوارث، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفوں کو سیدھی کر لیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

بَاب ۴۶۳ اِقْبَالِ الْاِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ ۔

صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ اَنَا حُمَيْدُ نِ الطَّوِيْلُ قَالَ اَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ ۔

حمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز کھڑی ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہرۂ انور ہماری جانب کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اپنی صفیں سیدھی کر لو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

بَاب ۴۶۴ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

پہلی صف

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمِ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَآءُ الْغَرَقُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْمَطْعُوْنُ وَالْهَدِمُ وَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَّلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوْا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید یہ ہیں۔ ڈوب کر مرنے والا پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، طاعون سے مرنے والا اور دب کر مرنے والا۔ اگر لوگ جانتے کہ نماز عشاء اور نماز فجر میں کیا ہے تو ضرور آتے خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور اگر جانتے کہ پہلی صف میں کیا ہے تو قرعہ اندازی کرتے۔

بَاب ۴۶۵ اِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ

صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ وَاَقِيْمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے لہٰذا اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف سیدھی رکھو کیونکہ صف کا سیدھا رکھنا نماز کی زینت ہے۔

Marfat.com

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔

بَاب ۴۶۶ اِثْمِ مَنْ لَمْ يُتِمَّ الصُّفُوْفَ

اُس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ اَسَدٍ قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَقِيْلَ لَهٗ مَا اَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ يَوْمٍ عَهِدْتَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْكَرْتُ شَيْئًا اِلَّا اَنَّكُمْ لَا تُقِيْمُوْنَ الصُّفُوْفَ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَدِمَ عَلَيْنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ الْمَدِيْنَةَ بِهٰذَا ؕ

بشیر بن یسار انصاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ میں آئے تو ان سے کہا گیا، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے برعکس آج تک ہماری کونسی چیز دیکھی ہے؟ فرمایا کہ ایسی تو کوئی چیز نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ تم صفیں سیدھی نہیں کرتے۔ عتبہ بن عُبید نے بشیر بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک ہمارے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور یہ فرمایا۔

بَاب ۴۶۷ اِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ رَاَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهٗ بِكَعْبِ صَاحِبِهٖ ؕ

صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملانا

حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا، میں نے اپنوں میں سے ایک آدمی کو اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ٹخنہ ملائے ہوئے دیکھا۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملایا کرتا۔

بَاب ۴۶۸ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْاِمَامِ وَحَوَّلَهُ الْاِمَامُ خَلْفَهٗ اِلٰى يَمِيْنِهٖ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ ؕ

جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام پیچھے سے اُسے دائیں جانب کرے تو اس کی نماز درست ہے۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا دَاوٗدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِيْ مِنْ وَّرَآئِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى وَرَقَدَ فَجَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ يُصَلِّيْ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

کُرَیب مولیٰ ابنِ عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے مجھے سر سے پکڑا اور اپنے دائیں جانب کر لیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور سو گئے۔ آپ کی خدمت میں مؤذن آیا تو نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے

Marfat.com

باب ۴۶۹ الْمَرْاَةُ وَحْدَهَا تَكُوْنُ صَفًّا

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَ يَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا ؛

عورت تنہا بھی صف ہے

عبداللہ بن محمد، سفیان، اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدۂ ماجدہ حضرت اُمِّ سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

باب ۴۷۰ مَيْمَنَةِ الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامِ ؛

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدٍ نَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُمْتُ لَيْلَةً اُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ اَوْ بِعَضُدِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَالَ بِيَدِهٖ مِنْ وَّرَآئِيْ ؛

مسجد اور امام کے دائیں جانب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب نماز پڑھنے کھڑا ہوا۔ آپ نے میرے ہاتھ یا کندھے کو پکڑا اور مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا اور ہاتھ سے کہا کہ میرے پیچھے سے۔

باب ۴۷۱ اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ اَوْ سُتْرَةٌ وَّقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ نَهْرٌ وَّقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ يَّاْتَمُّ بِالْاِمَامِ وَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيْقٌ اَوْ جِدَارٌ اِذَا سَمِعَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ ؛

جب کہ امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا سُترہ ہو۔

حسن بصری کا قول ہے کہ نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ تمہارے اور اس کے درمیان نہر ہو۔ ابو مجلز کا قول ہے کہ امام کی اقتدا کرے اگرچہ دونوں کے درمیان راستہ یا دیوار ہو جبکہ امام کی تکبیر سُنتا ہو۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيْرٌ فَرَاَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اُنَاسٌ يُّصَلُّوْنَ بِصَلٰوةٍ فَاَصْبَحُوْا فَتَحَدَّثُوْا بِذٰلِكَ فَقَامَ لَيْلَةَ الثَّانِيَةِ فَقَامَ مَعَهٗ اُنَاسٌ يُّصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ صَنَعُوْا ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ ؛

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرے میں نماز پڑھا کرتے اور میرے حجرے کی دیوار نیچی تھی۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس دیکھا تو لوگ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ صبح کو لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ دوسری رات جب آپ نے قیام فرمایا تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ لوگوں نے ایسا دو یا تین رات کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھنے لگے اور باہر تشریف نہ لے گئے۔ جب صبح ہوئی اور لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو فرمایا میں ڈرا کہ رات کی نماز تم پر فرض نہ فرما دی جائے۔

باب ۴۷۲ صَلٰوةِ اللَّيْلِ ؛

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

رات کی نماز

ابراہیم بن منذر، ابن ابو فدیک، ابن ابو ذئب، مقبری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چٹائی تھی جس کو دن کے وقت بچھا لیا کرتے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ فَثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَصَفُّوْا وَرَآءَهُ ۞

اور رات کے وقت پردہ بنا لیتے۔ پس لوگ آپ کے پاس اکٹھے ہوئے اور آپ کے پیچھے صف بنا لی۔

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِيْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِيْهِ لَيَالِيَ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَقَالَ عُثْمَانُ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

اور رات کے وقت پردہ بنا لیتے۔ پس لوگ آپ کے پاس اکٹھے ہوئے اور آپ کے پیچھے صف بنا لی۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حجرہ تیار کروایا۔ میرے خیال میں انھوں نے فرمایا کہ چٹائی کا۔ رمضان میں اس کے اندر نماز پڑھنے۔ پس آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ کو اُن کا علم ہوا تو بیٹھنے لگے۔ اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ میں نے جان لیا اور دیکھا جو تم نے کیا۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے ـــــ عثمان، وُہیب، موسیٰ ابوالنضر، بُسر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۴۷۳ اِيْجَابِ التَّكْبِيْرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ۞

تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا اِفتتاح۔

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ وَقَالَ اَنَسٌ فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَآئِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۞

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ پس ہمیں ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ اَوْ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور خراش آ گئی تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر پڑھی۔ پھر فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر

Marfat.com

فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا ۔

کہو جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

بَاب ۷۴ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مَعَ الْاِفْتِتَاحِ سَوَآءً

تکبیر اولیٰ میں افتتاح کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا۔

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو انھیں پہلے کی طرح اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہتے اور سجدوں میں ایسا نہ کرتے۔

بَاب ۷۵ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ

تکبیر کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع یدین کرنا۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور اسی طرح کرتے جب کہ رکوع کی تکبیر کہتے اور اسی طرح کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے اور ایسا (رفع یدین) سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت مالک بن حویرث

Marfat.com

عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ رَاٰی مَالِكَ بْنَ الْحُوَیْرِثِ اِذَا صَلّٰی كَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْكَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ یَدَیْهِ وَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هٰكَذَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب نماز پڑھنے لگتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

بَاب ۴۷۶ اِلٰی اَیْنَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ فِیْ اَصْحَابِهٖ رَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَذْوَ مَنْكِبَیْهِ ؕ

ہاتھوں کو کہاں تک اُٹھائے۔ ابو حُمید نے اپنے ساتھیوں میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کندھوں کے برابر اُٹھائے۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِیْرَ فِی الصَّلٰوةِ فَرَفَعَ یَدَیْهِ حِیْنَ یُكَبِّرُ حَتّٰی یَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَیْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ حِیْنَ یَسْجُدُ وَلَا حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ؕ

سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز شروع کرنے وقت تکبیر کہی اور تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو گئے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تو اسی طرح کیا اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَ کہا تو اسی طرح کیا اور رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ۔ کہا اور سجدہ کرتے وقت ایسا نہیں کیا اور نہ اُس وقت جب کہ سجدوں سے سر اٹھایا۔

بَاب ۴۷۷ رَفْعِ الْیَدَیْنِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَیْنِ ؕ

رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا عَیَّاشُ ابْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ یَدَیْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَیْنِ رَفَعَ یَدَیْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؕ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز شروع کرتے ہوئے جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔

بَاب ۴۷۸ وَضْعِ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوةِ ؕ

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِهِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوةِ وَقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا یَنْمِیْ ذٰلِكَ اِلٰی

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ اپنے دائیں ہاتھ کو نماز میں اپنی بائیں کلائی پر رکھیں ـــــ ابو حازم نے فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کیا

Marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بَاب ۴۷۹ الْخُشُوْعِ فِي الصَّلٰوةِ ؛

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَاِنِّيْ لَاَرَاكُمْ وَرَآءَ ظَهْرِيْ ؛

بتاتا ہے۔

نماز میں خشوع

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ اس قبلہ کی طرف ہے، خدا کی قسم، مجھ پر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ تمہارا خشوع اور میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

ف: یہ مضمون کچھ کمی بیشی کے ساتھ حدیث ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۶ اور ۷۰۲ میں بھی موجود ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی فرمایا کہ میں تمہیں پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور مجھ پر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ تمہارا خشوع و خضوع واضح رہے کہ رکوع تو جسمانی فعل کا نام ہے لیکن خشوع تو قلبی کیفیت ہوتی ہے معلوم ہوا تو سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو ظاہری اعمال پوشیدہ تھے اور نہ قلبی کیفیتیں ——— اس مضمون کا تفصیلی حاشیہ حدیث ۴۰۴ کے نیچے گزر چکا ہے، مزید وہاں سے ملاحظہ فرما لیا جائے۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ بَعْدِيْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُّمْ ؛

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع اور سجدے پورے کیا کرو، خدا کی قسم، میں تمہیں اپنے بعد بھی دیکھتا ہوں اور کبھی فرمایا کہ پیٹھ پیچھے سے بھی جب کہ تم رکوع اور سجدے کرتے ہو۔

بَاب ۴۸۰ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ ؛

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ قَالُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛

حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. سے شروع کیا کرتے تھے۔

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَآءَةِ اِسْكَاتَةً قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَآءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ

ابوزرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر ٹھہرا کرتے۔ میرے خیال میں انھوں نے فرمایا کہ ذرا سی دیر۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اپنے تکبیر اور قرأت کے درمیان ٹھہرنے کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا کہ میں یوں کہتا ہوں: اے اللہ! مجھ سے میری خطاؤں کو اتنی دور کر دے جتنی دور مشرق سے مغرب ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے

Marfat.com

خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ۔

یوں پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے، اے اللہ میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔

بَاب ۱۸۱

حضور کی نماز کا عالم

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوِ اجْتَرَاْتُ عَلَيْهَا جِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِّنْ اَقْطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ اَيْ رَبِّ اَوَاَنَا مَعَهُمْ فَاِذَا امْرَاَةٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ تَخُدُّشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ مَا شَاْنُ هٰذِهٖ قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا لَا اَطْعَمَتْهَا وَلَا اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مِنْ خَشٰيشِ الْاَرْضِ اَوْ خَشَاشِ ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف پڑھی۔ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھا کر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا۔ پھر قیام کیا اور لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا اور لمبا قیام کیا۔ پھر سر اُٹھایا اور لمبا رکوع کیا پھر سر اُٹھایا اور سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا۔ پھر فارغ ہوئے تو فرمایا:۔ جنت مجھ سے قریب کی گئی یہاں تک کہ اگر میں چاہتا تو اُس کے خوشوں میں سے تمہارے لیے ایک خوشہ لے آتا اور مجھ سے دوزخ نزدیک کی گئی یہاں تک کہ میں نے کہا:۔ اے رب! کیا میں اُن کے ساتھ ہوں۔ اُس میں ایک عورت دیکھی۔ میرے (نافع کے) خیال میں اُنھوں نے فرمایا:۔ جس کو بلی پنجوں سے نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا:۔ اسے کیا ہوا؟ فرشتوں نے کہا کہ اسے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ بھوکی مر گئی۔ نہ اسے کھانا دیتی اور نہ چھوڑتی کہ کچھ کھاتی۔ نافع نے کہا کہ میرے خیال میں اُنھوں نے فرمایا:۔ زمین کے کیڑے مکوڑے۔

بَاب ۱۸۲ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى الْاِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں امام کی طرف نگاہیں اُٹھانا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں نے نمازِ کسوف میں جہنم کو دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرَةَ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ ۔

موسیٰ، عبدالواحد، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابومعمرہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے:۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کو اس کا کیسے علم ہوا! فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا

حجاج، شعبہ، ابواسحاق، عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت

Marfat.com

أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو جھوٹے نہ تھے ۱۔ وہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو کافی دیر کھڑے رہتے یہاں تک کہ دیکھ لیتے کہ آپ سجدہ میں چلے گئے ہیں۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا ۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے نماز پڑھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ نے اپنی جگہ پر کوئی چیز پکڑی تھی! پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے ایک خوشہ پکڑنے لگا تھا اور اگر میں اسے لے لیتا تو تم اس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔

ف: اس حدیث سے نگاہ مصطفیٰ کی جھلک سامنے آتی ہے کہ آپ زمین پر مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے لیکن نگاہ مصطفیٰ ساتوں آسمانوں کو چیر کر جنت کے اندر بھی پہنچ گئی۔ معلوم ہوا کہ ان کی نگاہوں کے سامنے ایک آدھ دیوار تو کیا ہزاروں دیواریں بلکہ ساتوں آسمان بھی رکاوٹ نہیں بنتے جبکہ ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو برس کے راستے کے برابر ہے۔ دریں حالات وہ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوتے ہوئے اگر مشرق و مغرب اور شمال و جنوب تک دیکھنا چاہیں تو رکاوٹ کیا ہے جبکہ زمین سے جنت کا جو فاصلہ ہے یہ اس فاصلے سے بہت زیادہ ہے جو مدینہ منورہ سے مذکورہ چاروں اطراف کا انتہائی فاصلہ ہے۔ معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفیٰ کے سامنے دور اور نزدیک کا معاملہ یکساں ہے اور جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے۔ اسی طرح دور کی چیزوں کا بھی مشاہدہ فرما لیا کرتے تھے اور اب بھی ساری دنیا کف دست کی طرح آپ کے سامنے ہے۔

دوسرے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اس نماز میں جنت کے جس خوشے کو آپ توڑنا چاہتے تھے اس کے متعلق فرمایا کہ اگر میں توڑ لاتا تو تم اس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ یہ بات معاشیات کے ماہرین ہی بتا سکتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمان روزانہ کتنے پھل کھاتے ہیں اور اگر ساری دنیا کے مسلمانوں کا حساب لگائیں تو وہ روزانہ کتنے پھل کھاتے ہوں گے۔ اب یوں حساب لگا لیا جائے کہ امت محمدیہ اس وقت سے اب تک کتنے کروڑ در کروڑ ٹن پھل کھا لیتی۔ قیامت تک کی بات چھوڑیئے کہ معلوم نہیں کب آئے گی لیکن اس ٹہنی میں اس سے تو یقیناً زیادہ پھل ہوں گے جتنے امت محمدیہ اب تک کھا لیتی۔ محبوب پروردگار (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس ٹہنی کو توڑ کر لانے لگے تھے۔ کیا اس حدیث کی روشنی میں کوئی حقیقی طاقت مصطفیٰ کا اندازہ کر سکتا ہے؟ ــــــ سبحان اللہ!

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے، کیا دیکھے

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ

محمد بن سنان، فلیح، ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں

Marfat.com

صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدَیْہِ قِبَلَ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَکُمُ الصَّلٰوۃَ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبْلَۃِ ھٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ ثَلَاثًا ؕ

نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر قبلہ والی سمت کو اشارہ کیا۔ پھر فرمایا میں نے ابھی تمہیں نماز پڑھاتے ہوئے جنت اور دوزخ کو دیکھا دونوں کو اُن کی مثالی شکلوں میں قبلہ کی اس دیوار کے اندر۔ پھر تین مرتبہ فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور بُرائی کو نہیں دیکھا۔

بَاب ۴۸۳ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوۃِ

نماز میں آسمان کی طرف نظر اُٹھانا

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُرْوَبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ حَدَّثَھُمْ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَھُمْ اِلَی السَّمَآءِ فِیْ صَلٰوتِھِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُہٗ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی قَالَ لَیَنْتَھُنَّ عَنْ ذٰلِکَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُھُمْ ؕ

علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، ابن عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ نمازوں میں اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بارے میں سخت گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ وہ باز آجائیں ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی۔

بَاب ۴۸۴ اَلْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوۃِ ؕ

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ ھُوَ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُہُ الشَّیْطَانُ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَبْدِ ؕ

مسدد، ابوالاحوص، اشعث بن سُلیم، ان کے والد ماجد، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ یہ اُچک لینا ہے جس کے ذریعے شیطان آدمی کی نماز سے اُچک لیتا ہے۔

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ خَمِیْصَۃٍ لَّھَا اَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِیْ اَعْلَامُ ھٰذِہٖ اذْھَبُوْا بِھَا اِلٰی اَبِیْ جَھْمٍ وَاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّتِہٖ ؕ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش ونگار تھے۔ فرمایا کہ نقوش نے مجھے مشغول کیا۔ لہٰذا اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور میرے لیے سوتی چادر لے آؤ۔

بَاب ۴۸۵ ھَلْ یَلْتَفِتُ لِاَمْرٍ یَنْزِلُ بِہٖ اَوْ یَرٰی شَیْئًا اَوْ بُصَاقًا فِی الْقِبْلَۃِ وَقَالَ سَھْلٌ الْتَفَتَ اَبُوْ بَکْرٍ فَرَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جب کوئی واقعہ پیش آئے یا قبلہ کی طرف تھوک وغیرہ کوئی چیز دیکھے تو کیا اُس کی طرف توجہ کرے۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر متوجہ ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُخَامَۃً فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ وَھُوَ یُصَلِّیْ بَیْنَ یَدَیِ النَّاسِ فَحَتَّھَا ثُمَّ قَالَ حِیْنَ انْصَرَفَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ جانب کھنکار دیکھی اور آپ لوگوں کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ نے اُسے کھرچ دیا انصراف ہونے کے بعد فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے

Marfat.com

فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ ؕ

ہوتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی نماز میں سامنے کی طرف نہ تھوکے ۔۔۔۔۔ روایت کیا ہے اسے موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابو رواد نے نافع سے۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ اَنَّهٗ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ؕ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مسلمان نمازِ فجر میں مشغول تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے حجرے کا پردہ ہٹایا، اُن کی طرف دیکھا جب کہ وہ صف بستہ تھے تو تبسم ریزی فرمائی اور حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں مل جائیں یہ گمان کر کے کہ آپ تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نمازیں توڑ دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نمازیں پوری کر لو اور پردہ گرا دیا اور اُسی دن کے آخری حصے میں وصال فرمایا۔

بَابُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ لِلْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيْهَا وَمَا يُخَافَتُ ؕ

باب ۴۸۶ امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا وجوب خواہ نماز حضری ہو یا سفری اور جہری ہو یا سرّی۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَى اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ فَعَزَلَهٗ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا اَنَّهٗ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ اِنَّ هٰؤُلَآءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ قَالَ اَمَّا اَنَا وَاللّٰهِ فَاِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَخْرِمُ عَنْهَا اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فَاَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاُخِفُّ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ فَاَرْسَلَ مَعَهٗ رَجُلًا اَوْ رِجَالًا اِلَى الْكُوْفَةِ يَسْاَلُ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا اِلَّا سَاَلَ عَنْهُ وَيُثْنُوْنَ عَلَيْهِ مَعْرُوْفًا حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِيْ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ اُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنٰى اَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ اَمَّا اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْدًا لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد کی حضرت عمر سے شکایت کی تو انھیں معزول کر دیا اور حضرت عمار کو اُن کی جگہ عامل بنا دیا۔ اُنھوں نے یہاں تک شکایت کی کہ یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ پس اُنھوں اپنے پاس بُلایا اور فرمایا، اے ابو اسحاق! لوگوں کا گمان ہے کہ آپ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ کہا، خدا کی قسم، بات یہ ہے کہ میں تو انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پڑھاتا ہوں۔ میں اُس میں کمی نہیں کرتا۔ عشاء کی نماز پڑھاتے ہوئے پہلی دو رکعتوں میں دیر لگاتا ہوں اور آخری دو رکعتیں ہلکی رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ اے ابو اسحاق! آپ کے متعلق میرا یہی گمان تھا۔ پس اُن کے ساتھ ایک آدمی یا کئی آدمی کوفہ بھیجے تاکہ اہل کوفہ سے پوچھیں۔ اُنھیں نے کوئی مسجد نہ چھوڑی مگر وہاں پوچھا اور سب نے اُن کی تعریف کی۔ یہاں تک کہ جب بنی عبس کی مسجد میں داخل ہوئے تو اُن میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کو اُسامہ بن قتادہ کہا جاتا تھا اور اس کی کُنیت ابو سعدہ تھی۔ کہا کہ جب آپ نے ہمیں قسم دی ہے تو حضرت سعد فوج کے ساتھ نہیں جاتے، تقسیم

Marfat.com

يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ اَمَّا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَآءً وَّسُمْعَةً فَاَطِلْ عُمْرَهٗ وَاَطِلْ فَقْرَهٗ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَاِنَّهٗ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ ۞

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۞

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُّصَلِّيْ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَآ اَحْسَنُ غَيْرَهٗ فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَآئِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَّافْعَلْ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا ۞

بَاب ۴۸ اَلْقِرَآءَةِ فِي الظُّهْرِ ۞

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ لَآ اَخْرِمُ عَنْهَا كُنْتُ اَرْكُدُ

برابر نہیں کرتے اور فیصلے انصاف سے نہیں کرتے حضرت سعد نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تجھے تین بددعائیں دیتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور محض دکھانے سنانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز فرما اور اس کی تنگ دستی کو بڑھا اور اس کو فتنوں میں ڈال۔ اس کے بعد جب اس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ بوڑھے پاگل کو حضرت سعد کی بددعا لگ گئی ہے۔ عبدالملک نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی بھنویں آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں وہ راستے میں لڑکیوں کو چھیڑتا اور انہیں اشارے کرتا۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی نماز نہیں جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

سعید بن ابوسعید کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے جواب دے کر فرمایا، واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی وہ واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھ کر حاضر ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تین مرتبہ فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، مجھے اس سے بہتر نہیں آتی، لہٰذا سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر قرآن مجید سے جو تمہیں آتا ہو وہ پڑھو۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سر اٹھاؤ تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

نمازِ ظہر میں قرأت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں تو دن کی دونوں نمازیں انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق پڑھاتا اور اس میں کوتاہی نہ کرتا یعنی پہلی دو رکعتوں میں لگاتا اور پچھلی دو رکعتوں

Marfat.com

فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ ۔

میں تخفیف کرتا ہوں حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی توقع تھی۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَّكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ ۔

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دو سورتیں پڑھتے۔ پہلی میں طویل قرأت کرتے اور اور دوسری میں مختصر رکھتے اور کسی آیت کو قصداً سُنا بھی دیتے اور نماز عصر میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور پہلی رکعت میں قرأت طویل فرماتے اور نماز فجر کی پہلی رکعت میں بھی قرأت فرماتے اور دوسری میں مختصر پڑھتے۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ سَاَلْنَا خَبَّابًا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِاَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ ۔

عمرو بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، عمارہ، ابومعمر سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا، ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کس چیز سے پتہ چلتا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

بَابُ ۴۸۸ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ ۔

نمازِ عصر میں قرأت

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ قِرَاءَتَهٗ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ ۔

ابومعمر سے روایت ہے کہ میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا، کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھا کرتے؟ فرمایا، ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور کی قرأت کا آپ کو کیسے پتہ چلتا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَّيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا ۔

مکی بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھا کرتے تھے اور قصداً کوئی آیت ہمیں بھی سُنا دیا کرتے۔

بَابُ ۴۸۹ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ ۔

نمازِ مغرب میں قرأت

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت اُمّ الفضل نے اُن سے سورۂ والمرسلات عرفا

Marfat.com

عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَاءُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا الْاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ

۷۲۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَّا لَكَ تَقْرَاءُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَّقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ ۞

سُنی جب کہ وہ پڑھ رہے تھے تو فرمایا:۔ اے بیٹے! تم نے اپنی قرأت سے مجھے یہ سورت یاد کروا دی۔ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی، جس کو آپ نمازِ مغرب میں پڑھا کرتے۔

ابو عاصم، ابن جُریج، ابن ابُو ملیکہ، عروہ بن زبیر، مروان بن حکم سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتوں میں سے پڑھتے ہو حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ لمبی سورتوں میں سے بھی پڑھتے۔

بَابُ ۴۹۰ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ ۞

نمازِ مغرب میں جہر

۷۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ ۞

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، محمد بن جُبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نمازِ مغرب میں سورۂ والطور پڑھتے ہوئے سُنا۔

بَابُ ۴۹۱ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ ۞

نمازِ عشاء میں جہر

۷۲۷ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ سَجَدْتُّ خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ ۞

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی تو انھوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے اُن سے سجدے کے متعلق کہا تو فرمایا:۔ میں نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا برابر سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے جا ملوں۔

۷۲۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِي الْعِشَاءِ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۞

ابو الولید، شعبہ، عدی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو عشاء کی دونوں میں سے ایک رکعت کے اندر آپ نے سورۂ والتین والزیتون پڑھی۔

بَابُ ۴۹۲ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ ۞

عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا

۷۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ قَالَ سَجَدْتُّ فِيْهَا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی تو انھوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا؟ فرمایا کہ میں نے اس میں ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا میں اس میں سجدہ کرتا رہوں گا

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ ۔

بَاب ۴۹۳ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ ۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مِسْعَرٌ ثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً ۔

بَاب ۴۹۴ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَيَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ ۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلٰوةَ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ظَنِّي بِكَ ۔

بَاب ۴۹۵ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّورِ

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ

یہاں تک کہ آپ سے ملوں۔

نمازِ عشاء میں قرأت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عشاء میں سورۂ والتین والزیتون پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے کسی کو آپ سے اچھی آواز اور قرأت والا نہیں سنا۔

پہلی دو رکعتوں کو لمبی اور آخری دو کو مختصر کرے۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابوعون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کہ حضرت عمر نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ آپ کی ہر چیز کی شکایت کی گئی ہے یہاں تک کہ نماز کی بھی۔ کہا (حضرت سعد نے) کہ میں پہلی دو رکعتوں کو لمبی کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔ فرمایا (حضرت عمر نے) کہ آپ نے سچ کہا اور آپ کے متعلق میرا یہی گمان ہے۔

نمازِ فجر کی قرأت

حضرت اُمِّ سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ الطور پڑھی۔

سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد ماجد حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے ہم نے اوقاتِ نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھتے جب کہ سورج ڈھل جاتا اور عصر جب کہ ایک آدمی مدینہ منورہ کے آخری سرے تک جا کر لوٹ آتا اور سورج روشن ہوتا اور میں بھول گیا کہ مغرب کے متعلق کیا فرمایا اور میں عشاء کی تہائی رات تک تاخیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا لیکن اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو پسند نہیں کرتا اور صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھی کو پہچان لیتا اور دونوں رکعتوں میں یا دونوں میں سے ایک کے اندر ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے۔

مسدد، اسماعیل بن ابراہیم، ابن جریج، عطاء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نماز میں قرأت پڑھے۔ جس میں

Marfat.com

اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ یُّقْرَأُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاکُمْ وَمَا اَخْفٰی عَنَّا اَخْفَیْنَا عَنْکُمْ وَاِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلٰی اُمِّ الْقُرْاٰنِ اَجْزَأَتْ وَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ ؕ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سنائی تو ہم تمہیں سنا دیتے ہیں اور جس میں ہم سے پوشیدہ رکھی تو ہم تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اگر سورۂ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو تب بھی کافی ہے اور اگر پڑھ لو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

بَاب ۹۶ الْجَھْرِ بِقِرَاءَۃِ الصَّلٰوۃِ الْفَجْرِ

نمازِ فجر میں جہر سے قرأت کرنا

وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ طُفْتُ وَرَآءَ النَّاسِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ یَقْرَأُ بِالطُّوْرِ ؕ

حضرت اُمِّ سلمہ نے فرمایا کہ ہم نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورۂ والطور پڑھتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَآئِفَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُکَاظٍ وَّقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیَاطِیْنِ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْھِمُ الشُّھُبُ فَرَجَعَتِ الشَّیَاطِیْنُ اِلٰی قَوْمِھِمْ فَقَالُوْا مَا لَکُمْ قَالُوْا حِیْلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْنَا الشُّھُبُ قَالُوْا مَا حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا شَیْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَھَا فَانْظُرُوْا مَا ھٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ تَوَجَّھُوْا نَحْوَ تِھَامَۃَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِنَخْلَۃَ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُکَاظٍ وَّھُوَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَہٗ فَقَالُوْا ھٰذَا وَاللّٰہِ الَّذِیْ حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَھُنَالِکَ حِیْنَ رَجَعُوْا اِلٰی قَوْمِھِمْ قَالُوْا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَاِنَّمَا اُوْحِیَ اِلَیْہِ قَوْلُ الْجِنِّ ؕ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند ساتھیوں کو لے کر بازارِ عکاظ کی طرف جا رہے تھے جب کہ شیاطین کو آسمانی خبروں سے روک دیا گیا تھا اور اُن پر شعلے ڈالے جاتے تھے۔ شیاطین اپنی قوم کی طرف آئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ کہا ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا ہے اور ہم پر شعلے برسائے جاتے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہوئی ہوگی۔ پس اُنھوں نے مشرق و مغرب کو چھان مارا کہ دیکھیں ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہوئی ہے۔ تلاش کرنے والوں میں سے کچھ تہامہ کی طرف لوٹے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازارِ عکاظ جاتے ہوئے نخلہ کے مقام پر اپنے بعض صحابہ کے ساتھ نمازِ فجر پڑھ رہے تھے۔ جب اُنھوں نے قرآن مجید سنا تو اُس پر کان دھرے اور کہا کہ خدا کی قسم، یہی ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوا ہے۔ پس اُس جگہ سے جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ پس ہم اُس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے یعنی وحی کے ذریعے جنوں کی بات بتا دی گئی ہے۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا

مسدد، اسماعیل، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہر سے پڑھا جو جہر کا حکم دیا گیا اور خاموش رہے جن میں حکم فرمایا گیا اور تمہارا رب

Marfat.com

أُمِرَ وَاسْكُتْ فِيمَا أُمِرُوا مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۞

بھولنے والا نہیں اور تمہارے لیے اللہ کے رسول کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِيمِ وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ السَّائِبِ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ فِي الصُّبْحِ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ آيَةً مِنَ الْبَقَرَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمَثَانِي وَقَرَأَ الْأَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوسُفَ أَوْ يُونُسَ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى عُمَرُ الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِنَ الْأَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ فِيمَنْ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ وَاحِدَةٍ فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلُّ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهَذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِأُخْرَى فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرَى فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِذَلِكَ فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ

باب ۹۷ ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنا اور آخری آیتیں پڑھنا اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کی پہلی آیتیں۔

حضرت عبداللہ بن سائب سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۂ المؤمنون پڑھی۔ جب حضرت موسیٰ و ہارون یا حضرت عیسیٰ کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی آگئی اور رکوع کیا اور حضرت عمر نے پہلی رکعت میں سورۂ البقرہ کی ایک سو بیس آیتیں اور دوسری میں مثانی سے ایک سورت پڑھی۔ اور احنف نے پہلی میں سورۂ الکہف اور دوسری میں سورۂ یوسف یا سورۂ یونس پڑھی اور منقول ہے کہ حضرت عمر نے صبح کی نماز ان دونوں کے ساتھ پڑھی اور حضرت ابن مسعود نے سورۂ الانفال کی چالیس آیتیں پڑھیں اور دوسری میں مفصل میں سے ایک سورت۔ قتادہ نے اس کے متعلق فرمایا جو ایک ہی سورت، دو رکعتوں میں پڑھے یا ایک ہی سورت کو دونوں رکعتوں میں دہرائے کہ سب اللہ کی کتاب ہے۔

عبیداللہ، ثابت، حضرت انس نے فرمایا کہ انصار میں سے ایک آدمی مسجد قباء میں ان کی امامت کرتا تھا۔ جب وہ کوئی سورت شروع کرتا جس کے ذریعے وہ انھیں نماز پڑھاتا تو اس سے پہلے سورۂ اخلاص پڑھتا۔ پھر اس کے ساتھ دوسری سورت پڑھتا اور وہ ہر رکعت میں ایسا کرتا۔ اس کے ساتھیوں نے گفتگو کی اور کہا کہ آپ اس سورت سے شروع کرتے ہیں پھر اسے کافی نہیں سمجھتے اور دوسری پڑھتے ہیں۔ آپ یا تو اسی کو پڑھیں یا اسے چھوڑ دیں اور دوسری پڑھا کریں۔ اس نے کہا کہ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ اگر آپ مجھے اس کے ساتھ امام رکھیں تو یہی کروں گا اور اگر ناپسند ہو تو امامت چھوڑ دوں گا۔ ان کی نظر میں وہ ان سے افضل تھے اور وہ دوسرے کو امام بنانا ناپسند کرتے تھے۔ جب انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا، اے فلاں! تمہیں اپنے ساتھیوں کی بات کو ماننے سے کیا چیز روکتی ہے اور تم کس وجہ سے ہر رکعت میں اس سورت کو پڑھتے ہو! عرض گزار ہوا کہ مجھے اس سے محبت ہے۔ فرمایا کہ اس کی محبت تمہیں جنت

Marfat.com

الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّهَا قَالَ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ ۞

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: آج میں نے مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھیں۔ فرمایا کہ اسی طرح جیسے شعر پڑھتے ہیں۔ میں ان تمام سورتوں کو جانتا ہوں جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملایا کرتے اور مفصل سے بیس سورتیں بیان فرمائیں اور بتایا کہ ایک رکعت میں دو دو سورتیں پڑھتے تھے۔

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ هٰذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ۞

آدم، شعبہ، عمرو بن مرۃ ابووائل سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت

باب ۷۹۸ يَقْرَأُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ ۞

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دو سورتیں اور پڑھا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کوئی آیت ہمیں سنا دیتے اور پہلی رکعت کو لمبی رکھتے جب کہ دوسری رکعت کو اتنی لمبی نہیں رکھا کرتے تھے اور اسی طرح نمازِ عصر میں اور اسی طرح صبح کی نماز میں کیا کرتے تھے۔

باب ۷۹۹ مَنْ خَافَتَ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ۞

جس نے ظہر و عصر میں آہستہ قرأت کی۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ ۞

قتیبہ، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابومعمر سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھتے تھے۔ فرمایا، ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

باب ۸۰۰ إِذَا اَسْمَعَ الْاِمَامُ الْاٰيَةَ ۞

جب امام کوئی آیت سنائے

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ

محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

ابْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْرَاُ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً مَعَهَا فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَةَ اَحْیَانًا وَكَانَ یُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی ۔

نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ دو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح نمازِ عصر میں بھی اور کبھی کوئی آیت ہمیں بھی سُنا دیتے اور پہلی رکعت کو لمبی کیا کرتے تھے۔

بَابٌ ۵۰۱ یُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی ۔

پہلی رکعت کو لمبی کرنا

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَیُقَصِّرُ فِی الثَّانِیَةِ وَیَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی صَلٰوةِ الصُّبْحِ ۔

ابونعیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی رکعت کو لمبی کیا کرتے اور دوسری کو مختصر رکھا کرتے اور صبح کی نماز میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

بَابٌ ۵۰۲ جَهْرِ الْاِمَامِ بِالتَّاْمِیْنِ وَقَالَ عَطَاءٌ اٰمِیْنَ دُعَاءٌ اٰمَّنَ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَمَنْ وَرَاءَهٗ حَتّٰی اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُنَادِی الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِیْ بِاٰمِیْنَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَدَعُهٗ وَیَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِیْ ذٰلِكَ خَیْرًا ۔

امام کا آواز سے آمین کہنا

عطاء نے کہا کہ آمین دعا ہے۔ حضرت ابن زبیر اور اُن کے مقتدیوں نے آمین کہی یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھی۔ حضرت ابوہریرہ امام سے پکار کر کہتے کہ ہماری آمین کو ضائع نہ کر دینا۔ نافع نے کہا کہ حضرت ابن عمر اسے نہ چھوڑتے اور لوگوں کو ترغیب دیتے اور اس کے متعلق میں نے اُن سے حدیث سُنی ہے۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو گئی اُس کے سابقہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں ـــــ ابنِ شہاب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے۔

بَابٌ ۵۰۳ فَضْلِ التَّاْمِیْنِ ۔

آمین کہنے کی فضیلت

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِیْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ اگر ان دونوں میں موافقت ہو گئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

بَاب ۵۰۴ جَهْرِ الْمَأْمُوْمِ بِالتَّأْمِيْنِ ؛

مقتدی کا آواز سے آمین کہنا۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؛

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر، ابوصالح السمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہوگیا تو اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

ف: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں باب قائم کیا ہے۔ جَهْرِ الْمَأْمُوْمِ بِالتَّأْمِيْنِ۔ یعنی مقتدی کا آواز سے آمین کہنا۔ اس باب کے تحت تائید میں صرف ایک حدیث پیش کی لیکن اُس آواز سے آمین کہنے کے متعلق ہمیں تو ایک لفظ بھی نظر نہیں آتا۔ ہاں حدیث میں یہ بات ہے کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا اُس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ بظاہر تو اس سے آہستہ آمین کہنا نکلتا ہے کیونکہ فرشتے آہستہ آمین کہتے ہیں اور فرشتوں سے اِس کی موافقت پر اگلے گناہوں کی مغفرت کا مژدہ سنایا گیا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَاب ۵۰۵ اِذَا رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ؛

جب کوئی صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرلے۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْاَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ اَنْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ ؛

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے جب آپ رکوع میں تھے۔ پس انھوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرلیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہارے شوق کو بڑھائے مگر پھر نہ کرنا۔

بَاب ۵۰۶ اِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں تکبیر پوری کرنا

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ ؛

اِسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا اور حضرت مالک بن حویرث نے بھی۔

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَآءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ ؛

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابوالعلاء، مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اُنھوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو فرمایا، اُنھوں نے ہمیں وہ نماز یاد کروادی جو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ بتایا کہ آپ جب بھی اُٹھتے اور جھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انھیں نماز پڑھایا کرتے تھے

Marfat.com

يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

وہ جب بھی جھکتے اور اُٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: میری نماز تم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

بَابُ ۵۰۷ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ ۞

سجدوں میں تکبیر پوری کرنا

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

ابو النعمان، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب انھوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی، جب سر اُٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اُٹھے تو تکبیر کہی۔ جب نماز مکمل ہوگئی تو حضرت عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: انھوں نے مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یاد کروادی ہے یا فرمایا کہ ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھائی ہے۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَإِذَا قَامَ وَضَعَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ؓ فَقَالَ أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُمَّ لَكَ ۞

عمرو بن عون، ہشیم، ابو بشر، عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے مقام ابراہیم کے پاس ایک آدمی کو دیکھا کہ جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتا اور جب کھڑا ہوتا اور جب بیٹھتا تب بھی۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا: تمہاری ماں مرے، کیا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہیں ہے؟

بَابُ ۵۰۸ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ

سجدے سے اُٹھتے وقت تکبیر کہنا۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ قَتَادَةُ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ۞

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، قتادہ، عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو اُس نے بائیس تکبیریں کہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ وہ احمق ہے۔ انھوں نے فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے، یہ تو ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے ——— اسے موسیٰ، ابان، قتادہ نے بھی عکرمہ سے روایت کیا ہے۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ

ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے جب کہ رکوع سے پیٹھ کو سیدھی کرتے۔ پھر سیدھے کھڑے ہو کر رَبَّنَا

Marfat.com

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَ لَكَ الْحَمْدُ ؛

لَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ پھر جھکتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھانے وقت تکبیر کہتے۔ پھر ساری نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ پوری ہو جاتی اور جب دو رکعتوں کے آخر میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے ـــــ عبداللہ بن صالح نے لیث سے روایت کی کہ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

بَابُ ۵۰۹ وَضْعِ الْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ اَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ اَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ ؛

رکوع میں گھٹنوں پر ہتھیلیاں رکھنا۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جما دیا کرتے تھے۔

مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھی کر کے (رکوع میں) اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان دبا لیا۔ والد محترم نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ہم ایسا کیا کرتے تھے مگر اس سے روک دیا گیا اور حکم دیا کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

بَابُ ۵۱۰ اِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ ؛

جب کوئی پورا رکوع نہ کرے۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَاٰى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَ مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا تھا۔ فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر مر گئے تو اس دین پر نہیں مرو گے جس پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

بَابُ ۵۱۱ اِسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوْعِ وَ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ ؛

رکوع میں پیٹھ برابر کرنا۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کیا، پھر اپنی پیٹھ کو جھکا دیا۔

بَابُ ۵۱۲ حَدِّ اِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ فِيْهِ وَالْاِطْمَانِيْنَةِ ؛

پوری طرح رکوع کرنے کی حد اور اس میں اعتدال و اطمینان کا ہونا۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ ابْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ

بدل بن محبر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع، سجدے، سجدوں کا درمیانی وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے

Marfat.com

السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَالَخَلَا الْقِيَامَ وَ الْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ ؕ

سوائے قیام کے وہ سب چیزیں تقریباً برابر ہوتی تھیں۔

بَاب ۵۱۳ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ بِالْاِعَادَةِ ؕ

جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے نماز دُہرانے کا حکم فرمایا۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَحْسَنَ غَيْرَهٗ فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَآئِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا ؕ

حفص بن عمر، شعبہ، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا۔ اُس نے نماز پڑھی اور حاضرِ بارگاہ ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اُس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا کہ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ فرمایا تو وہ عرض گزار ہوا، قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے اِس سے اچھی نہیں آتی لہٰذا سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر وہ پڑھو جو تمہیں قرآن مجید سے میسّر ہو۔ پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو اور اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر سر اُٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اطمینان سے دوسرا سجدہ کرو۔ پھر اسی طرح اپنی ساری نمازیں کرو۔

بَاب ۵۱۴ الدُّعَآءِ فِي الرُّكُوْعِ ؕ

رکوع میں دعا کرنا

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ؕ

حفص بن عمر، شعبہ، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں کہا کرتے: تو پاک ہے، اے اللہ! ہمارے رب! اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما۔

بَاب ۵۱۵ مَا يَقُوْلُ الْاِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ؕ

امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اُٹھائیں تو کیا کہیں؟

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

آدم، ابن ابوذئب، سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ؕ کہہ لیتے تو کہتے: اَللّٰهُمَّ

Marfat.com

قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ۞

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے اور جب سر اُٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دونوں سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہُ اکبرُ کہتے۔

بَابُ ۵۱۶ فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۞

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر جائے گا اس کے سابقہ گناہ بخش دے جائیں گے۔

بَابُ ۵۱۷

قنوت پڑھنا

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَأُقَرِّبَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ ۞

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے قریب کروں گا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ نمازِ ظہر، نمازِ عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں قنوت پڑھتے بعد اس کے کہ وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ لیتے یعنی مسلمانوں کے لیے دعائے خیر کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ ۞

عبداللہ بن ابوالاسود، اسماعیل، خالد الحذاء ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دعائے قنوت نمازِ فجر اور نمازِ مغرب میں ہے۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ ۞

یحییٰ بن خلاد زرقی سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک روز ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اُٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو پیچھے سے ایک آدمی نے کہا: "اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ اور برکت والی"۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے؟ اُس نے عرض کی: میں نے۔ فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو جھپٹتے ہوئے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک صحابی نے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے ساتھ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ بھی کہا تو کچھ فرشتے اُن کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے لپکے۔ آپ نے نماز پڑھاتے ہوئے اُن فرشتوں کو دیکھ لیا، اُن کی تعداد بھی جان لی کہ

Marfat.com

نہیں سے کچھ زیادہ ہیں اور یہ بھی جان لیا کہ یہ اِن کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں تھے۔ یہ سب کچھ ملاحظہ فرمانے کے ساتھ ہی آپ نماز میں اپنے خالق و مالک کی طرف بھی متوجہ رہے اور پوری توجہ سے نماز بھی پڑھاتے رہے اِس سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ بیک وقت کئی طرف متوجہ ہو سکتے تھے اور ایک طرف کی توجہ دوسری کے درمیان مخل نہیں ہوتی تھی اب آپ کا یہ حال پہلے سے بھی مزید ارفع و اعلیٰ ہو گا کیونکہ وعدہ الٰہی ہے کہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۔ یعنی اے محبوب! تمہارے لیے ہر اگلی گھڑی پچھلی سے بہتر ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

بَابُ ۵۱۸ اَلطُّمَانِيْنَةِ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ ؕ

جب رکوع سے سر اُٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو۔

ابو حُمید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا تو سیدھے ہو گئے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ گیا۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ اَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّيْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ نَسِيَ ؕ

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز بتاتے ہوئے نماز پڑھتے تو جب وہ رکوع سے سر اُٹھاتے تو کھڑے ہو جاتے، یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ بھول گئے ہیں۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ ؕ

ابن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدے اور رکوع سے سر اُٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، سب تقریباً برابر ہوتے تھے۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِيْنَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَقَامَ فَاَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَمْكَنَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَنْصَبَّ هُنَيَّةً قَالَ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ شَيْخِنَا هٰذَا اَبِيْ يَزِيْدَ وَكَانَ اَبُوْ يَزِيْدَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ ؕ

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دکھایا کرتے اور یہ نماز کے معینہ وقت کے علاوہ ہوتا۔ وہ کھڑے ہوئے تو پوری طرح قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو پوری طرح رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ ابو قلابہ نے فرمایا کہ انھوں نے ہمیں ہمارے شیخ ابو یزید جیسی نماز پڑھائی اور حضرت ابو یزید جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھاتے تو سیدھے بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوتے۔

بَابُ ۵۱۹ يَهْوِيْ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ يَسْجُدُ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھوں کو رکھا کرتے۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہر نماز میں تکبیر کہتے

Marfat.com

بْنِ هِشَامٍ وَّاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ مِّنَ الْمَكْتُوْبَةِ وَغَيْرِهَا فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ فَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَقُوْلُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ هٰذِهٖ لَصَلٰوتُهٗ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُوْ لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيْهِمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ ابْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَاَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِّنْ مُّضَرَ مُخَالِفُوْنَ لَهٗ ؕ

خواہ وہ فرض ہوتی یا دوسری اور رمضان کی ہوتی یا دوسری۔ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے جب رکوع کرتے۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے۔ پھر رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ سجدہ کرنے سے پہلے۔ پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ کہتے جب کہ سجدے کے لیے جھکتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اُٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب دوسرا سجدہ کرتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اُٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب کہ دوسری رکعت کے قعدہ سے اُٹھتے اور ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر فارغ ہونے پر فرماتے، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے تم میں میری نماز سب سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے آپ کی نماز اسی طرح رہی یہاں تک کہ آپ نے دنیا کو خیرباد کہا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سر اُٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہتے تو کچھ لوگوں کے نام لے کر اُن کے لیے دعا کرتے اور کہتے، اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابو ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور اُن پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط کر اور اہل مشرق اُن دونوں قبیلہ مضر والے تھے جو آپ سے مخالفت رکھتے تھے۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَّرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ مِنْ شِقَّةِ الْاَيْمَنِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَّقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا

زہری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے اور کبھی سفیان نے مِنْ فَرَسٍ کہا تو آپ کا دایاں پہلو چھل گیا۔ ہم عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم بھی بیٹھے۔ ایک دفعہ سفیان نے کہا کہ ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہو اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو۔ کیا تم سے بھی اسی طرح مروی

Marfat.com

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَكَذَا جَآءَ بِهٖ مَعْمَرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ حَفِظَ كَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَكَ الْحَمْدُ حَفِظْتُ مِنْ شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّاَنَا عِنْدَهٗ فَجُحِشَ سَاقُهُ الْاَيْمَنُ ؕ

ہے! میں (سفیان) نے کہا، ہاں اور مجھے اسی طرح یاد ہے کہ زہری نے وَلَكَ الْحَمْدُ فرمایا اور مجھے یاد ہے کہ شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فرمایا لیکن جب میں زہری کے پاس سے نکلا تو ابن جُرَیج نے کہا اور میں اُن کے پاس تھا کہ آپ کی دائیں پنڈلی میں خراش آگئی۔

بَاب ۵۲ فَضْلِ السُّجُوْدِ ؕ

سجدے کی فضیلت

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهٗ سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُمَارُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّتْبَعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّتْبَعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّتْبَعُ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوْهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْا حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ اللّٰهُ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ چودھویں رات کو جب کہ بادل نہ ہوں، کیا تم چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ جب بادل نہ ہوں تو کیا تم سورج کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو تم اسی طرح دیکھو گے جب کہ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔ فرمائے گا کہ جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اُس کے پیچھے ہو جائے۔ اُن میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے، کچھ چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے ہو جائیں گے اور یہی اُمت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آکر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم اسی جگہ پر رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب آئے، جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اُسے پہچان لیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آکر کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ عرض کریں گے کہ واقعی تو ہمارا رب ہے۔ پس اُنھیں بلائے گا اور جہنم کے اُوپر پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پس پہلا میں ہوں جو اپنی اُمت کو لے کر گزرے گا اور رسولوں کا کلام اُس روز یہی ہوگا کہ اے اللہ! بچا، بچا۔ جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض گزار ہوئے: ہاں۔ پس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے اور وہ کتنے بڑے ہیں، یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لوگوں کو اُن کے اعمال کے مطابق اُچک لیں گے کوئی اپنے اعمال کے باعث ہلاک ہوگا اور کوئی ریزہ ریزہ۔ پھر نجات پائے گا اور جب اللہ تعالیٰ کسی جہنمی پر رحم فرمانا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اُسے

Marfat.com

اللّٰهُ فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ
اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ
النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ
مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ
فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ
يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ
مُقْبِلًا بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ
وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَاَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا
فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَ
ذٰلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَشَاءُ
مِنْ عَهْدٍ وَّمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ
فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ رَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ
اللّٰهُ اَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ
الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُودَ
وَالْمِيثَاقَ اَنْ لَّا تَسْئَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَاَلْتَ فَيَقُولُ
يَا رَبِّ لَا اَكُونُ اَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ اِنْ
اُعْطِيتَ ذٰلِكَ اَنْ لَّا تَسْئَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُولُ لَا وَ
عِزَّتِكَ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهٗ مَا شَاءَ
مِنْ عَهْدٍ وَّمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ اِلَى بَابِ الْجَنَّةِ
فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ
النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ
فَيَقُولُ يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَيْحَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ
الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ اَنْ لَّا تَسْئَلَ غَيْرَ الَّذِي اُعْطِيتَ
فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي اَشْقَى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ
اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ يَاْذَنُ لَهٗ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ
فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ حَتّٰى

نکال لو جو اللہ کی عبادت کرتا تھا پس وہ انہیں نکال لیں گے اور سجدوں کی نشانیوں سے انہیں پہچانتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کیا ہے کہ سجدے کی نشانی کو کھائے پس وہ جہنم سے نکالے جائیں گے اور آدمی کے تمام اعضا کو جہنم کھائے گی سوائے سجدوں کی نشانی کے جب وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو کوئلے کی طرح ہوں گے۔ اُن پر آبِ حیات ڈالا جائے گا تو ایسے اُگیں گے جیسے دانہ سیلاب کی جگہ میں پھوٹتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گی اور جنت و دوزخ کے درمیان ایک آدمی باقی رہ جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہونے والا آخری جہنمی ہوگا۔ جہنم کی طرف منہ کر کے کہے گا: اے رب! میرے چہرے کو جہنم سے پھیر دے کیونکہ اس بدبو نے میں مار دیا اور اس کی تپش نے مجھے جلا دیا۔ فرمائے گا کہ اگر یہ کر دیا جائے تو اس کے سوا اور کچھ تو نہیں مانگے گا؟ عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم، نہیں۔ پس اللہ اللہ تعالیٰ سے عہد و میثاق کرے گا جو وہ چاہے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اُس کا منہ جہنم سے پھیر دے گا جب اُس کا منہ جنت کی طرف ہو جائے گا اور اُس کی شادابی دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہے گا۔ پھر عرض گزار ہوگا: اے رب! مجھے جنت کے دروازے پر پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: کیا تو نے مجھ سے عہد و میثاق نہیں کیا کہ اُس کے سوا نہیں مانگوں گا جو تو نے مانگا تھا؟ عرض کرے گا: اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں ہونا چاہتا۔ فرمائے گا: اگر تجھے یہ دے دیا جائے تو اس کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ عرض گزار ہوگا کہ تیری عزت کی قسم، اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا۔ پس اُس کا رب جو چاہے گا عہد و میثاق لے کر اُسے جنت کے دروازے پر پہنچا دے گا۔ جب دروازے پر پہنچے گا اور اس کی رونق کو دیکھے گا اور جو اُس میں تازگی اور سامانِ مسرت ہے تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہ کر کہے گا: اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! تجھ پر افسوس ہے، تو کتنا وعدہ خلاف ہے! کیا تو نے یہ پکا وعدہ نہیں کیا جو کچھ تجھے دیا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا؟ عرض گزار ہوگا: اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ رکھ۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہنس پڑے گا۔ پھر اُسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے گا اور فرمائے گا: تمنا کر۔ وہ تمنائیں کرے گا یہاں تک کہ اُس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ بھی اور یہ بھی۔ اُس کا رب اُسے یاد کروائے گا۔ یہاں تک کہ سب تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔ حضرت ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ سے

Marfat.com

إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيُّ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ إِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ ۞

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد نہیں مگر یہی ارشاد کہ تیرے لیے یہ ہے اور اتنا ہی مزید۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔

بَابُ ۵۲۱ يُبْدِيْ ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ ۞

سجدے میں پہلو کھلے ہوئے اور پیٹ رانوں سے جدا ہو۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ نَحْوَهُ ۞

یحییٰ بن بکیر، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابن ہرمز، حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنے کھلے رکھتے کہ مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ لیث نے کہا جعفر بن ربیعہ نے بھی مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابُ ۵۲۲ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُوْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

پیروں کی انگلیاں قبلہ رُو رکھنا۔ اسے ابوحمید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۵۲۳ إِذَا لَمْ يُتِمَّ سُجُوْدَهُ ۞

جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ نے اس سے فرمایا، تم نے نماز نہیں پڑھی۔ میرا (ابووائل کا) خیال ہے کہ انھوں نے فرمایا، اگر تم مرے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے پر نہیں مروگے۔

بَابُ ۵۲۴ السُّجُوْدِ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

قبیصہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کیا جائے نیز بالوں اور

Marfat.com

أَعْضَاءٍ وَّلَا يَكُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ ۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا نَكُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا ۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآءِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ وَّهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ ۔

بَاب ۵۲۵ السُّجُوْدِ عَلَى الْاَنْفِ ۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى بْنُ اَسَدٍ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ ۔

بَاب ۵۲۶ السُّجُوْدُ عَلَى الْاَنْفِ فِي الطِّيْنِ

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثْ فَخَرَجَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِيْ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَّمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کپڑوں کو نہ سمیٹے یعنی پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں پر۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور نہ بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

آدم، اسرائیل، ابو اسحاق، عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب نے فرمایا جو جھوٹے نہیں تھے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے۔ جب آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ کو نہ جھکاتا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ دیتے۔

ناک پر سجدہ کرنا

معلّٰی بن اسد، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، ان کے والد ماجد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی پیشانی اور ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور پیروں کی انگلیوں پر اور یہ کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹا کریں۔

کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، کیا آپ ہمیں فلاں باغ کی طرف نہیں لے چلتے تاکہ باتیں کریں، وہ نکلے تو میں نے عرض کی، آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق جو سنا ہو، ہمیں بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کے بیچ پہلے عشرے میں اعتکاف کیا تو آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا، حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا کہ جس چیز کو آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے۔ پس درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا حضرت جبرئیل پھر حاضر ہوئے اور کہا، جس کو آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے بیسویں رمضان کو نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ فَأَمْطَرَنَا فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ ؕ

تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دیتے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جس نے اللہ کے نبی کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ پھر کرے کیونکہ میں نے شب قدر کو دیکھا لیکن مجھے بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے اور میں نے دیکھا کہ گویا کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ہم نے آسمان میں کوئی چیز نہیں دیکھی کہ بادل کا ٹکڑا آیا اور ہم پر بارش برسا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ میں نے کیچڑ اور پانی کا نشان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جبین اقدس پر دیکھا۔ یہ نشانی آپ کے خواب کی تصدیق تھی۔

Marfat.com

پارہ ـــــ ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَاب ۵۲۷ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا وَ مَنْ ضَمَّ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ اِذَا خَافَ اَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهٗ ؕ

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوْا اُزُرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَقِيْلَ لِلنِّسَآءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا ؕ

کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا۔ جو ستر کھلنے کے خوف سے کپڑے کو لپیٹ لے۔

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو چھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں میں باندھے رکھتے۔ پس عورتوں سے کہا جاتا کہ تم اپنے سروں کو نہ اٹھانا یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

بَاب ۵۲۸ لَا يَكُفُّ شَعَرًا ؕ

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا يَكُفَّ شَعَرَهٗ وَلَا ثَوْبَهٗ ؕ

بالوں کو درست نہ کرنا

ابوالنعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا تھا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو سمیٹا نہ جائے۔

بَاب ۵۲۹ لَا يَكُفُّ ثَوْبَهٗ فِي الصَّلٰوةِ ؕ

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا اَكُفَّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا ؕ

نماز میں اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے

موسیٰ بن اسماعیل، ابوعوانہ، عمرو، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں نیز بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں۔

بَاب ۵۳۰ التَّسْبِيْحِ وَالدُّعَآءِ فِي السُّجُوْدِ

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا

مسدد، یحییٰ، سفیان، منصور، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں اکثر یہ دعا کیا کرتے: اے اللہ ہمارے رب! اور ساتھ اپنی تعریف کے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے

Marfat.com

اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ ۔

بَاب ۵۳۱ اَلْمَکْثِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ ۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ اَنَّ مَالِکَ ابْنَ الْحُوَیْرِثِ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَاکَ فِیْ غَیْرِ حِیْنِ صَلٰوۃٍ فَقَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَکَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَامَ ھُنَیَّۃً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ ھُنَیَّۃً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ ھُنَیَّۃً فَصَلّٰی صَلٰوۃَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَۃَ شَیْخِنَا ھٰذَا قَالَ اَیُّوْبُ کَانَ یَفْعَلُ شَیْئًا لَمْ اَرَھُمْ یَفْعَلُوْنَہٗ کَانَ یَقْعُدُ فِی الثَّانِیَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ فَاَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰی اَھَالِیْکُمْ صَلُّوْا صَلٰوۃَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا صَلُّوْا صَلٰوۃَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ کَانَ سُجُوْدُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرُکُوْعُہٗ وَقُعُوْدُہٗ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَآءِ

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ اِنِّیْ لَا اٰلُوْ اَنْ اُصَلِّیَ بِکُمْ کَمَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِنَا قَالَ ثَابِتٌ کَانَ اَنَسُ ابْنُ مَالِکٍ یَصْنَعُ شَیْئًا لَمْ اَرَکُمْ تَصْنَعُوْنَہٗ کَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَامَ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَآئِلُ قَدْ نَسِیَ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَآئِلُ قَدْ نَسِیَ

بَاب ۵۳۲ لَا یَفْتَرِشُ ذِرَاعَیْہِ فِی السُّجُوْدِ

وَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ یَدَیْہِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِھِمَا

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

آپ قرآن مجید کی تعمیل کرتے۔

دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا، کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ اور یہ نماز کے معینہ اوقات کے علاوہ کی بات ہے۔ پس وہ کھڑے ہوئے۔ پھر رکوع کیا تو تکبیر کہی۔ پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا، پھر تھوڑی دیر سر اُٹھائے رکھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر تھوڑی دیر سر اُٹھائے رکھا۔ اُنھوں نے ہمارے اِن بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی۔ ایوب کا بیان ہے وہ ایک کام ایسا کرتے جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ دوسری اور چوتھی رکعت میں بیٹھا کرتے۔ فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کے پاس ٹھہرے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت میں اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھنا جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے جو بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

محمد بن عبدالرحیم، ابواحمد محمد بن عبداللہ زُبیری، مسعر، حکم، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سجدے اور رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، تقریباً سب برابر ہوتے۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اس میں کوتاہی نہیں کروں گا کہ تمہیں اسی طرح نماز پڑھاؤں جیسے میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے۔ ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک ایک ایسا کام کرتے جو میں نے تمہیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ گمان ہوتا کہ بھول گئے اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی بھولنے کا گمان ہوتا۔

سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچھائے

ابوحمید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو نہ بچھاتے اور نہ اُنھیں سمیٹتے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک

Marfat.com

جَعْفَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سجدوں میں اعتدال رکھو اور کوئی تم میں سے اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

بَابُ ۵۳۳ مَنِ اسْتَوٰى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ نَهَضَ ؕ

جو نماز کے اندر طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ؕ

محمد بن صباح، ہشیم، خالد الحذاء، ابو قلابہ، حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو جب نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو کھڑے نہ ہوتے یہاں تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے۔

بَابُ ۵۳۴ كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْاَرْضِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ ؕ

جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس طرح ٹیک لگائے۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ جَآءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلّٰى بِنَا فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ بِكُمْ وَمَا اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ لٰكِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَالَ اَيُّوْبُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَالَ مِثْلَ صَلٰوةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِيْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ قَالَ اَيُّوْبُ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيْرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ ؕ

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہماری اس مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی فرمایا کہ میں تمہیں نماز پڑھا رہا ہوں اور اس سے میرا ارادہ صرف یہ ہے کہ میں تمہیں دکھاؤں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا:۔ ان کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ ہمارے ان بزرگ یعنی حضرت عمرو بن سلمہ جیسی ایوب کا بیان ہے کہ وہ بزرگ پوری تکبیر کہتے اور جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹھہر کر پھر کھڑے ہوتے۔

بَابُ ۵۳۵ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُكَبِّرُ فِيْ نَهْضَتِهٖ ؕ

دونوں سجدوں سے اُٹھے تو تکبیر کہے اور حضرت ابن زبیر اُٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ وَحِيْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

سعید بن حارث سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پس جب انھوں نے سجدوں سے سر اٹھایا تو آواز سے تکبیر کہی اور جب سجدہ کیا اور جب اُٹھے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا۔

Marfat.com

۷۸۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ ابْنُ الْحُصَيْنِ صَلٰوةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلّٰى صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت مُطرِّف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عِمران بن حُصَین نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اُنھوں نے جب سجدہ کیا تو تکبیر کہی اور جب سر اُٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اُٹھے تو تکبیر کہی۔ جب سلام پھیر دیا تو حضرت عِمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:۔ انھوں نے ہمیں یہ نماز محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی پڑھائی ہے یا انھوں نے ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یاد کروا دی ہے۔

بَابٌ ۵۳۶ سُنَّةُ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلٰوتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً ۔

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ اور حضرت اُمِّ درداء اپنی نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقہ جاننے والی تھیں۔

۷۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَايَ لَا تَحْمِلَانِّي ۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عبداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چار زانو بیٹھتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا اور اُن دِنوں میں کم عمر تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے منع کیا اور فرمایا نماز کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھا لو میں عرض گزار ہوا کہ آپ تو اُس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے پیر میرا بوجھ نہیں اُٹھاتے۔

۷۸۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ وَإِذَا سَجَدَ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عبداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چار زانو بیٹھتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا اور اُن دِنوں میں کم عمر تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے منع کیا اور فرمایا نماز کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھا لو میں عرض گزار ہوا کہ آپ تو اُس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے پیر میرا بوجھ نہیں اُٹھاتے۔

یحییٰ بن بُکیر لیث، خالد، سعید، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء، لیث یزید بن ابوحبیب اور یزید بن محمد، محمد بن عمرو بن حلحلہ محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر ہوا۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز مجھے آپ سب سے زیادہ یاد ہے میں نے آپ کو دیکھا کہ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جماتے پھر پیٹھ کو جھکا دیتے۔ جب سر اُٹھاتے تو سیدھے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتا اور جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو نہ بچھاتے اور نہ سمیٹتے اور پیروں کی اُنگلیوں کے پورے قبلہ رُو کئے رکھتے جب

Marfat.com

وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ وَّيَزِيْدُ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنَ ابْنِ عَطَآءٍ وَّقَالَ اَبُوْصَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى ابْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهٗ كُلُّ فَقَارِهٖ ۞

دوسری رکعت پر بیٹھتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھتے۔ جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پیر کو آگے کر دیا اور دوسرے پیر کو کھڑا کر لیا اور اپنی نشست گاہ پر بیٹھ گئے۔ اور لیث نے یزید بن ابو حبیب سے اور یزید نے محمد بن حلحلہ نے ابن عطاء سے اور ابو صالح نے لیث کے حوالے سے کہا کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر۔ ابن مبارک، یحییٰ ابن ایوب یزید بن ابو حبیب سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے کُل فقارہ بیان کیا۔

بَابُ ۵۳۶ مَنْ لَّمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ وَاجِبًا لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ ۞

جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور واپس نہ لوٹے۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ مَرَّةً مَّوْلٰى رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ قَالَ وَهُوَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِّبَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ وَّكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ ۞

ابو الیمان، شعیب، زہری، عبدالرحمٰن بن ہرمز مولیٰ بنی عبدالمطلب مرّہ مولیٰ ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بُحَینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قبیلہ ازد شنوءہ کے فرد، بنی عبد مناف کے حلیف اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں نماز ظہر پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں تو آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب نماز پوری ہو گئی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ تے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا۔

بَابُ ۵۳۷ التَّشَهُّدِ فِي الْاُوْلٰى ۞

پہلے قعدہ میں تشہد

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا كَانَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۞

قُتیبہ، بکر، جعفر بن ربیعہ، اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مالک بن بُحَینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی تو بیٹھنے کے وقت آپ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز کے آخر میں پہنچے تو بیٹھے ہوئے آپ نے دو سجدے کیے۔

Marfat.com

بَاب ۵۳۸ التَّشَهُّدِ فِي الْآخِرَةِ ۔

آخری رکعت میں تشہد

۷۹۰ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمُوْهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے :۔ حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل پر سلام، فلاں فلاں پر سلام" جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی تو فرمایا :۔ اللہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے ۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کہے :۔ تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر" جب تم اس طرح کہو گے تو یہ سلام اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں ۔ اور کہو :۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور رسول ہیں "

بَاب ۵۳۹ الدُّعَآءِ قَبْلَ السَّلَامِ ۔

سلام سے پہلے دعا کرنا

۷۹۱ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَآئِلٌ مَّا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ ۔

عُروہ بن زُبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں یوں دعا کیا کرتے :۔ " اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں ۔ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ لیتا ہوں " کوئی عرض گزار ہوا کہ آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں! فرمایا کہ آدمی جب مقروض ہو تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے ۔ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرتا ہے ۔ ـــــ زہری، عُروہ بن زُبیر، حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے ۔

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ۔

۷۹۲ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَآءً اَدْعُوْا

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابوحبیب، ابو الخیر، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے :۔ مجھے ایسی دعا سکھا دیجیے جس کے ذریعے اپنی نماز میں دعا کیا کروں،

Marfat.com

بِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؕ

فرمایا کہ یوں کہا کرو، اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو معاف نہیں کرتا مگر تو۔ پس اپنے کرم سے مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

بَاب ۵۴۰ مَا یَتَخَیَّرُ مِنَ الدُّعَآءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَیْسَ بِوَاجِبٍ ؕ

تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں۔

۷۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِی السَّمَآءِ اَوْ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهٗ اِلَیْهِ فَیَدْعُوْا ؕ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں ہوتے تو کہا کرتے، اللہ تعالیٰ پر سلام اور اس کے بندوں سے فلاں فلاں پر۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہا کرو، "تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں نیز سب بدنی اور مالی بھی۔ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔" جب یوں کہو گے تو اللہ کے ہر بندے کو سلام پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا آسمان و زمین کے درمیان۔ اور کہو، "میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔" ـــــ پھر جو دعا پسند ہو اسے اختیار کرے اور اس کے ذریعے دعا کرے۔

ف: اس حدیث کے اندر وہ تشہد پڑھنا وارد ہوا ہے جو نماز کے اندر قعدے میں پڑھا جائے گا امتِ محمدیہ کی اکثریت کا یہی معمول ہے۔ اس میں نمازی نماز کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یوں بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یہ سلام مخاطبے کے ساتھ ہے اور مخاطبہ اسی سے کیا جا سکتا ہے جو زندہ اور موجود ہو۔ اس حدیث کی شرح میں اشعۃ اللمعات، جلد اوّل کے اندر خاتم المحققین سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) نے فرمایا ہے: "بعض عارفوں نے فرمایا کہ یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقتِ محمدیہ موجودات کے ذرّوں اور کائنات کے افراد کے اندر سرایت کیے ہوئے ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات کے اندر بھی موجود و حاضر ہیں۔ لہٰذا نمازی کو چاہیئے کہ اس بات سے خبردار رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے اسرار اور معرفت کے انوار سے منور اور مستفید ہو سکے" ـــــ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ التحیات کو معراج والے واقعے کی نقل کے طور پر نہ پڑھے بلکہ اپنی طرف سے مخاطبے کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

بَاب ۵۴۱ مَنْ لَّمْ یَمْسَحْ جَبْهَتَهٗ وَاَنْفَهٗ حَتّٰی صَلّٰی قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَاَیْتُ الْحُمَیْدِیَّ یَحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْ لَّا یَمْسَحَ الْجَبْهَةَ

جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ پونچھے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ میں نے حمیدی کو دیکھا کہ اس حدیث سے دلیل دیتے کہ نماز میں پیشانی کو نہ

Marfat.com

فِي الصَّلٰوةِ ۞

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَآءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ ۞

پوچھے۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حض
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو فرمایا: میں نے رسو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہا
تک کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی جبینِ اقدس پر دیکھ

بَابُ ۵۴۲ التَّسْلِيْمِ ۞

سلام پھیرنا

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَآءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهٗ وَمَكَثَ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ مُكْثَهٗ لِكَيْ تَنْفُذَ النِّسَآءُ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ ۞

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث سے
روایت ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب
کہ آپ سلام پورا کر لیتے اور کھڑے ہونے سے پہلے آپ تھوڑی دیر
ٹھہرے رہتے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میرا خیال یہی ہے آگے
اللہ بہتر جانے کہ آپ کا ٹھہرنا اسی لیے ہوگا کہ عورتیں جدا ہو جائیں، اس
پہلے کہ جو لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں وہ انھیں پا سکیں۔

بَابُ ۵۴۳ يُسَلِّمُ حِيْنَ يُسَلِّمُ الْاِمَامُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَنْ يُّسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهٗ ۞

سلام اُس وقت پھیرے جب امام سلام پھیرے اور
حضرت ابن عمر اسے مستحب سمجھتے کہ جب امام سلام پھیرے
مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَّحْمُوْدٍ هُوَ ابْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَلَّمَ ۞

حبان بن موسیٰ، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیع سے روا
ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سلام پھیرا جب
کہ آپ نے سلام پھیرا۔

بَابُ ۵۴۴ مَنْ لَّمْ يَرُدَّ السَّلَامَ عَلَى الْاِمَامِ وَاكْتَفٰى بِتَسْلِيْمِ الصَّلٰوةِ ۞

جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز میں سلام
کرنے کو کافی سمجھے۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ ابْنُ الرَّبِيْعِ وَزَعَمَ اَنَّهٗ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَّجَّهَا مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِيْ سَالِمٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بَنِيْ سَالِمٍ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محمود بن ربیع جنھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اُن کے منہ میں کُلّی فرمائی، اُس کنوئیں کے پانی سے جو اُن کے گھر میں تھا
سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ، پھر بنی سالم کے ایک فرد سے سُنا فرمایا کہ میں اپنی قوم بنی سالم
کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہو کر عرض گزار ہوا۔ میری نظر کمزور ہو گئی ہے جب کہ میرے اور میری قوم

Marfat.com

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنْكَرْتُ بَصَرِیْ وَاِنَّ السُّیُوْلَ تَحُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ مَسْجِدِ قَوْمِیْ فَلَوَدِدْتُ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّیْتَ فِیْ بَیْتِیْ مَكَانًا اَتَّخِذْهُ مَسْجِدًا فَقَالَ اَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَّعَهٗ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ یَجْلِسْ حَتّٰی قَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِكَ فَاَشَرْتُ اِلَیْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِیْ اَحَبَّ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْهِ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِیْنَ سَلَّمَ ۞

کی مسجد کے درمیان کئی نالے حائل ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اُسے سجدہ گاہ بناؤں فرمایا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ ایسا کروں گا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کس جگہ چاہتے ہو کہ تمہارے گھر میں نماز پڑھوں؟ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جو پسند تھی کہ اس میں نماز پڑھی جائے۔ آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے ہم نے صف بنالی۔ پھر سلام پھیرا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

ف ۱: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واقعہ اور عین اسلامی نظریہ پر پیچھے حدیث ۴۱۰ کے تحت ایمان افروز خارجیت سوز حاشیہ لکھا جا چکا۔ قارئین کرام اُسے پھر ملاحظہ فرمالیں۔ وباللہ التوفیق۔

بَاب ۵۴۵ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ۞

نماز کے بعد ذکر کرنا۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَّوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ ۞

اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، ابن جُریج، عمرو، ابومعبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنھیں بتایا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جب کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جاتے یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رائج تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں لوگوں کے فارغ ہونے (نماز سے) کو اسی سے جان لیتا جب کہ اس (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو سُنتا۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَآءَ صَلٰوةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِیْرِ قَالَ عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ اَبُوْ مَعْبَدٍ اَصْدَقَ مَوَالِی ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ عَلِیٌّ وَاسْمُهٗ نَافِذٌ ۞

علی، سفیان، عمرو، ابومعبد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہو جانے کو تکبیر (کی آواز) سے جان لیا کرتا علی، سفیان، عمرو نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے موالی میں ابومعبد سب سے سچے تھے۔ علی نے کہا کہ اُن کا نام نافذ ہے۔

ف ۱: ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں بھی فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا معمول تھا۔ بعض لوگوں کا اسے ناجائز اور بدعت بتانا نیز روکنے کی کوشش کرنا اچھی بات نہیں۔ ایسے لوگوں کو قرآنی وعید "وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِیْنَ ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ" سے ڈرنا چاہیے کیونکہ پروردگارِ عالم نے سورۃ البقرہ کی اس آیت نمبر ۱۱۴ میں اُن لوگوں کو جو مسجدوں میں ذکرِ الٰہی سے روکتے ہیں

Marfat.com

دنیا میں رسوائی و ذلت اور آخرت میں عذاب عظیم کی وعید سنائی ہے ـــــ بلند آواز سے ذکر کرنے والوں کو بھی یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ اُن کے ذکر کی وجہ سے کسی کی نماز میں خلل واقع ہونے کا خدشہ نہ ہو ورنہ یہ اُن کی طرف سے ذکرِ الٰہی سے روکنا ہو جائے گا۔ پروردگارِ عالم فریقین کو شرعی تقاضے ملحوظ رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْاَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَ النَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَلَھُمْ فَضْلٌ مِّنْ اَمْوَالٍ یَّحُجُّوْنَ بِھَا وَیَعْتَمِرُوْنَ وَیُجَاھِدُوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِمَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ اَدْرَکْتُمْ مَنْ سَبَقَکُمْ وَلَمْ یُدْرِکْکُمْ اَحَدٌ بَعْدَکُمْ وَکُنْتُمْ خَیْرَ مَنْ اَنْتُمْ بَیْنَ ظَھْرَانَیْہِمْ اِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَہٗ تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَتُکَبِّرُوْنَ خَلْفَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ فَاخْتَلَفْنَا بَیْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَنُکَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ فَرَجَعْتُ اِلَیْہِ فَقَالَ تَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ حَتّٰی یَکُوْنَ مِنْھُنَّ کُلِّھِنَّ ثَلَاثٌ وَّثَلٰثُوْنَ ؕ

ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ چند غریب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ دولت مند اپنے مالوں کے ذریعے اُونچے درجے اور دائمی نعمتیں لے گئے اور وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن انہیں مالی فضیلت ہے جس سے حج، عمرہ، جہاد اور خیرات کرتے ہیں۔ فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اُس پر عمل کرو تو سبقت لے جانے والوں کو جا ملو اور تمہارے بعد تمہیں کوئی نہ مل سکے اور اپنے معاصرین میں تم بہتر ہو جاؤ مگر جو اسی طرح عمل کرے۔ تم ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ انہیں ۳۳، ۳۳ مرتبہ کہا کرو۔ پھر ہم میں اختلاف پڑ گیا اور بعض کہنے لگے کہ ہم سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ کہا کریں۔ ہم پھر حاضرِ بارگاہ ہوئے تو فرمایا: ۔ تم سبحان اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا کرو، یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک ۳۳، ۳۳ مرتبہ ہو جائے۔

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ وَّرَّادٍ کَاتِبِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ اَمْلٰی عَلَیَّ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ فِیْ کِتَابٍ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بِھٰذَا وَقَالَ الْحَسَنُ جَدٌّ غِنًی رَوٰی عَنِ الْحَکَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَیْمِرَۃَ عَنْ وَّرَّادٍ بِھٰذَا ؕ

وَرّاد کاتب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط میں حضرت معاویہ کے لیے مجھ سے لکھوایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جو تُو دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے پر دولت نفع نہیں دے گی"۔ ـــــ شعبہ نے عبدالملک سے اسی طرح روایت کی ـــــ حسن بصری کا قول ہے کہ اَلْجَدُّ سے مراد مالداری ہے ـــ روایت کیا اسے حکم، قاسم بن مخیمرہ نے وَرّاد سے۔

باب ۵۴۶ یَسْتَقْبِلُ الْاِمَامُ النَّاسَ اِذَا

سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف

Marfat.com

سَلَّمَ ؛

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ ؛

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، ابو رجاء سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو چہرۂ انور کو ہماری طرف کر لیا کرتے تھے۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِنِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ ؛

عُبَید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی جس کی رات کو بارش ہوئی تھی، جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں، اُس نے فرمایا کہ میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مومن رہے اور کچھ کافر ہو گئے، جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے نے بارش برسائی اُس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر یقین رکھا۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَلَمَّا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ ؛

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں آدھی رات تک تاخیر کر دی، پھر ہمارے پاس تشریف لائے، جب نماز پڑھ چکے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا، لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم تم اُسی وقت سے نماز میں ہو جب سے نماز کا انتظار کرتے رہے ہو۔

بَابُ ۵۴۷ مَكْثِ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ وَقَالَ لَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ الْفَرِيضَةَ وَفَعَلَهُ الْقَاسِمُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ لَا يَتَطَوَّعُ الْإِمَامُ فِي مَكَانِهٖ وَلَمْ يَصِحَّ ؛

سلام کے بعد امام کا اپنے مصلّے پر ٹھہرنا اور ہم سے فرمایا آدم، شعبہ، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر اُسی جگہ باقی نماز پڑھتے جہاں فرض پڑھے ہوتے اور ایسا ہی قاسم نے کیا اور حضرت ابو ہریرہ سے جو مرفوعاً منقول ہے کہ امام اُس جگہ پر نوافل نہ پڑھے یہ صحیح نہیں ہے۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ

ہند بنت حارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

Marfat.com

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِيْ مَكَانِهٖ يَسِيْرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَآءِ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ اِلَيْهِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدٌ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا قَالَتْ كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوْتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّنْصَرِفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَتْنِيْ هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ الْقُرَاشِيَّةُ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ اَنَّ هِنْدَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ اَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدَ الْقُرَاشِيَّةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَتْنِيْ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ ابْنُ شِهَابٍ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیر لیتے تو تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا کہ میرے نزدیک تو یہی وجہ ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ فارغ ہونے والے مردوں سے عورتیں جُدا ہو جائیں ـــــ ابنِ ابو مریم، نافع بن یزید، جعفر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے اُن کے لیے لکھا کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ہند بنت حارث قرشیہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمِّ سلمہ کی سہیلیوں میں سے تھیں۔ اُنھوں نے فرمایا کہ جب آپ سلام پھیرتے تو عورتیں لوٹ آتیں اور اپنے گھروں میں داخل ہو جاتیں، اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوٹتے ـــــ ابنِ وہب، یونس، ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھے ہند قرشیہ نے خبر دی ـــــ عثمان بن عمر، یونس، زہری سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قرشیہ نے ـــــ زبیدی نے کہا کہ مجھے زہری نے بتایا کہ ہند بنت حارث قرشیہ نے اُنھیں خبر دی اور وہ معبد بن مقداد کے نکاح میں تھیں جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے پاس جایا کرتی تھیں ـــــ شعیب، زہری سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قرشیہ نے ـــــ ابن ابو عتیق، زہری نے ہند قرشیہ سے روایت کی ـــــ لیث، یحییٰ بن سعید، ابن شہاب قریش کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

بَابُ ۵۴۸ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

جو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر حاجت یاد آنے پر لوگوں کے درمیان سے جائے۔

۸۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَآئِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ

ابن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نمازِ عصر پڑھی۔ آپ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کو عبور کرتے ہوئے اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے حجرے کی طرف گئے۔ لوگ آپ کی عجلت سے حیران ہوئے۔ آپ اُن کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپ کی عجلت پر حیران ہیں۔ فرمایا کہ مجھے سونے کی ایک چیز یاد آ گئی جو ہمارے پاس تھی۔ میں نے اپنے پاس رکھنا ناپسند کیا

Marfat.com

فَاَمَرَتْ بِقِسْمَتِہٖ ۔

اور اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

بَاب ۵۴۹ الْاِنْفِتَالِ وَالْاِنْصِرَافِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ وَكَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْفَتِلُ عَنْ يَّمِيْنِہٖ وَعَنْ يَّسَارِہٖ وَيُعِيْبُ عَلٰى مَنْ يَّتَوَخّٰى اَوْ مَنْ تَعَمَّدَ الْاِنْفِتَالَ عَنْ يَّمِيْنِہٖ ۔

نماز کے بعد دائیں یا بائیں جانب منہ کرنا۔ حضرت انس بن مالک دائیں اور بائیں جانب منہ پھیر لیا کرتے اور جو قصداً دائیں جانب پھرنے کی عادت بنائے اُسے ناپسند کرتے۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْہِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِہٖ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَّنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِہٖ ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنی نماز میں سے شیطان کے لیے حصّہ مقرر نہ کرلے اور یہ سمجھنے لگے کہ اُس کے لیے دائیں جانب پھرنا ضروری ہے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متعدد بار بائیں طرف پھرتے دیکھا۔

بَاب ۵۵۰ مَا جَآءَ فِى الثُّوْمِ النِّيِّ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ الثُّوْمَ اَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوْعِ اَوْ غَيْرِہٖ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ۔

لہسن، پیاز اور گندنا کے متعلق احکام۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے بھوک کے باعث یا بغیر بھوک لہسن یا پیاز کو کھایا، وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَطَآءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِہِ الشَّجَرَةِ يُرِيْدُ الثُّوْمَ فَلَا يُغْشَانَا فِىْ مَسْجِدِنَا قُلْتُ مَا يَعْنِىْ بِہٖ قَالَ مَا اُرَاہُ يَعْنِىْ اِلَّا نِيْئَہٗ وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اِلَّا نِيْئَہٗ ۔

عبداللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جُریج، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اس درخت میں سے کھایا۔ اس سے مراد لہسن ہے۔ وہ ہم سے ہماری مسجد میں نہ ملے۔ میں (عطاء) عرض گزار ہوا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا کہ میرے خیال میں کچا لہسن مراد ہے۔ مخلد بن یزید نے ابن جُریج سے روایت کی کہ اس کی بُو مراد ہے۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِہِ الشَّجَرَةِ يَعْنِى الثُّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ۔

مسدد، یحییٰ، عُبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دوران فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ زَعَمَ عَطَآءٌ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِىْ بَيْتِہٖ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اُتِىَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں کچھ سبزی ترکاریاں تھیں آپ کو اُس میں سے بُو آئی تو پوچھا کہ اس میں جو

Marfat.com

بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوُجِدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ ۞

سبزیاں تھیں وہ آپ کو بتا دی گئیں تو فرمایا کہ تم کھا لو کیونکہ میں اُن سے سرگوشی کرتا ہوں جن سے تم نہیں کرتے ـــــ احمد بن صالح نے ابن وہب سے روایت کی کہ اُتی بِبَدْر۔ ابن وہب نے کہا کہ طشتری جس میں سبزیاں تھیں جب کہ لیث اور ابوصفوان نے یونس کے حوالے سے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ زہری کا قول ہے یا حدیث میں ہے۔

---

۸۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّومِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يُقْرِبَنَّا وَلَا يُصَلِّيَنَّ ۞

ابومعمر، عبدالوارث، عبدالعزیز سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے لہسن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سُنا ہے؟ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اس درخت سے کھائے وہ ہمارے نزدیک نہ آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

بَابُ ۵۵۱ وُضُوءِ الصِّبْيَانِ وَمَتَى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُورُ وَحُضُورُهُمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ وَصُفُوفِهِمْ ۞

بچوں کا وضو کرنا اور اُن پر غسل، طہارت، جماعت میں حاضر ہونا، عیدین اور جنازے کی نماز کب واجب ہوتی ہے اور اُن کی صفیں۔

۸۱۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ۞

سلیمان شیبانی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا۔ پس آپ نے اُن کی امامت کی اور انھوں نے صفیں بنائیں۔ میں نے کہا۔ اے ابوعمرو! آپ کو کس نے بتلایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

۸۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنِي صَفْوَانُ ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۞

علی بن عبداللہ، سفیان، صفوان بن سُلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۸۱۴ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ جِدًّا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سو گئے۔ جب کچھ رات باقی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا۔ عمرو اسے بالکل ہلکا اور قلیل بتاتے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو

Marfat.com

ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ فَأَتَاهُ الْمُنَادِي يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ۞

میں بھی کھڑا ہوا اور جیسے آپ نے کیا تھا اسی طرح وضو کیا۔ پھر آکر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پھرا کر مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جتنی اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لیے۔ پس نماز کی اطلاع دینے مؤذن حاضر ہوا تو اس کے ساتھ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے عمرو سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا، عمرو نے فرمایا کہ میں نے عُبید بن عُمیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے پھر تلاوت کی، پیشک میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہیں ذبح کرتا ہوں (۱۴۱۲۷)

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سو جاتے تو اس سے آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا اور یہی حال سارے انبیائے کرام علیہم السلام کا تھا کہ نیند اُن حضرات کے حق میں ناقضِ وضو نہ تھی کیونکہ انبیاء عالمِ خواب میں بھی بے خبر نہیں ہوتے تھے۔ اُن کی آنکھیں سو جاتیں لیکن دل نہیں سوتے تھے اور وہ خواب میں بھی بیداری کی طرح خبردار رہتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے فرمایا کہ نبی اپنی اُمّت کا نگران ہوتا ہے۔ لہٰذا انبیائے کرام کو خواب کی حالت میں بھی احوالِ اُمّت سے بے خبر نہیں رکھا جاتا تھا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ فَقُمْتُ إِلٰى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتِيمُ مَعِي وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ۞

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری دادی جان حضرت مُلیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے اُس میں سے تناول فرمایا پھر ارشاد ہُوا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اُٹھا جو کثرتِ استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی تو میں نے اُس پر پانی چھڑک دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ایک یتیم میرے ساتھ تھا اور بوڑھی اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ ۞

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت منیٰ میں دیوار کی آڑ کے بغیر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا، اُترا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور ایک صف میں شامل ہو گیا لیکن کسی ایک نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

ابو الیمان شعیب زہری امام زہری سے روایت

Marfat.com

الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرَكُمْ وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ يَوْمَئِذٍ يُّصَلِّيْ غَيْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوْجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُّهٗ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهٖ اِلَى الْعَلَمِ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تَهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى حَلْقِهَا تُلْقِيْ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ اَتٰى هُوَ وَبِلَالٌ الْبَيْتَ ؕ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیر کر دی ـــــ عیاش، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کر دی یہاں تک کہ حضرت عمر پکارے: عورتیں اور بچے سو گئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اس نماز کو پڑھتا ہو اور اہل مدینہ کے سوا کوئی ایک بھی اُن دنوں نماز نہیں پڑھتا تھا۔

عبد الرحمٰن بن عابس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا جب اُن سے ایک آدمی نے کہا: کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ میں گئے؟ فرمایا، ہاں اور آپ سے میری اگر قرابت داری نہ ہوتی تو کم عمری کے باعث نہ جا سکتا، اُس جھنڈے تک جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس تھا۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتیں حاضر ہوئیں تو انھیں وعظ و نصیحت فرمائی اور انھیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ پس ہر عورت اپنا ہاتھ زیور کی طرف بڑھانے لگی اور حضرت بلال کے کپڑے میں ڈال دیتی۔ پھر آپ اور حضرت بلال گھر آ گئے۔

بَابُ ۵۵۲ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ ؕ

عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ؕ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کر دی، یہاں تک کہ حضرت عمر پکارے: عورتیں اور بچے سو گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: اہل زمین میں سے تمہارے سوا کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں ہے اور اُن دنوں کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا مگر مدینہ منورہ والے اور وہ نمازِ عشاء کو شفق کے غائب ہونے سے ابتدائی تہائی رات تک پڑھتے تھے۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ تمہاری عورتیں جب رات کے وقت تم سے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ نِسَآؤُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

مسجد کی طرف جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دیا کرو۔ متابعت کی اس کی شعبہ، اعمش، مجاہد، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النِّسَآءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ ۔

عبداللہ ابن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، ہند بنت حارث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب فرض نماز کا سلام پھیر دیا جاتا تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرے رہتے اور جو مردوں میں سے نماز پڑھ لیتے، جب تک اللہ چاہتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ ۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک ـــــ عبداللہ بن یوسف، امام مالک یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ بے شک جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا لیتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی لوٹتیں اور اندھیرے کے باعث وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهِ ۔

محمد بن مسکین، بشیر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ ابن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ اُسے لمبی کروں، پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اُس کی ماں کو تنگی پہنچاؤں۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآ اَحْدَثَتِ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ اَوَ مُنِعْنَ قَالَتْ نَعَمْ ۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ لیتے جو بعد میں عورتوں نے کیا تو انہیں مسجدوں سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں روکی گئی تھیں۔ میں (یحییٰ) نے عمرہ سے کہا، کیا وہ منع کی گئی تھیں فرمایا، ہاں۔

بَاب ۵۵۳ صَلٰوةِ النِّسَآءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا

Marfat.com

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهٗ وَيَمْكُثُ هُوَ فِيْ مَقَامِهٖ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ نُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِكَ لِكَيْ تَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مِنَ الرِّجَالِ ۞

یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیر دیتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب کہ سلام پورا ہو جاتا اور آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے۔ فرمایا (زہری نے) کہ ہمارا تو یہی خیال ہے آگے اللہ بہتر جانتے کہ عورتیں واپس چلی جائیں، اس سے پہلے کہ مردان سے مل سکیں۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقُمْتُ وَيَتِيْمٌ خَلْفَهٗ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا ۞

ابونعیم، ابن عیینہ، اسحاق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اُمِّ سُلیم کے گھر میں نماز پڑھی تو میں اور ایک یتیم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور حضرت اُمِّ سُلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

بَاب ۵۵۴ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ ۞

صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد لوٹنا اور اُن کا مسجد میں کم ٹھہرنا۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ اَوْ لَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا ۞

یحییٰ بن موسیٰ، سعید بن منصور، فُلیح، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لیتے تو مسلمانوں کی عورتیں لوٹ جاتیں اور اندھیرے کے باعث پہچانی نہ جاتیں یا اُن میں سے ایک دوسری کو پہچان نہیں سکتی تھی۔

بَاب ۵۵۵ اِسْتِيْذَانِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا بِالْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ ۞

عورت کا اپنے خاوند سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگنا۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعْهَا ۞

مسدد، یزید بن زُریع، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کی بیوی اجازت مانگے (مسجد میں جانے کی) تو اُسے منع نہ کرو۔

Marfat.com

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

بَابٌ ۵۵۶ فَرْضِ الْجُمُعَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاسْعَوْا فَامْضُوْا ؛

جمعہ کا فرض ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، جب تمہیں جمعہ کے روز نماز کے لیے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی سے آؤ اور تجارت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو (۹،۶۲) فَاسْعَوْا یعنی چلے آؤ۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ مَوْلٰى رَبِيْعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ الْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ ؛

ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج مولیٰ ربیعہ بن حارث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہیں، بات یہ ہے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی پھر یہی روز ہے جو اُن پر فرض کیا گیا لیکن انھوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہماری اس کی طرف رہنمائی فرمائی۔ لوگ اس میں ہم سے پیچھے ہیں کیونکہ یہود کل اور نصاریٰ پرسوں کی طرف چلے گئے۔

بَابٌ ۵۵۷ فَضْلُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُوْدُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَوْ عَلَى النِّسَاءِ ؛

جمعہ کے روز غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچے بھی جمعہ میں حاضر ہوں اور عورتیں بھی ؛

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ؛

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی نمازِ جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لینا چاہیے۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ ؟ قَالَ

سالم بن عبداللہ بن عمر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب آئے جو اوّلین مہاجرین میں سے تھے۔ پس حضرت عمر پکارے، یہ کونسا وقت ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں ایک کام میں گھر گیا تھا اور اپنے گھوڑوں کے پاس نہ جا سکا کہ

Marfat.com

إِنِّي شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّادِيَ فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

۸۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۞

بَاب ۵۵۸ الطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ ۞

۸۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَسْتَنَّ وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ قَالَ عَمْرٌو أَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ وَأَمَّا الِاسْتِنَانُ وَالطِّيبُ فَاللهُ أَعْلَمُ وَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا وَلَكِنْ هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمَّ أَبُو بَكْرٍ هَذَا رَوَى عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ وَعِدَّةٌ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ ۞

بَاب ۵۵۹ فَضْلِ الْجُمُعَةِ ۞

۸۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ

آواز نہ سنی لہٰذا وضو کے علاوہ کچھ نہ کر سکا۔ فرمایا کہ صرف وضو۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا حکم فرمایا کرتے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، صفوان بن سُلیم، عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

جمعہ کے لیے خوشبو لگانا

علی، حَرَمی بن عمارہ، شعبہ، ابوبکر بن المکندر، عمرو بن سُلیم انصاری نے فرمایا کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گواہی دیتا ہوں اور انھوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے فرمایا:۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے نیز مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جب کہ میسر ہو۔ عمرو نے فرمایا کہ غسل کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ واجب ہے لیکن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا تو اللہ بہتر جانے کہ یہ واجب ہیں یا نہیں لیکن حدیث میں اسی طرح ہے ـــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ محمد بن المکندر کے بھائی ہیں اور ابوبکر کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ روایت کی ان سے بُکیر بن الاشج اور سعید بن ابوہلال اور کتنے ہی حضرات نے اور محمد بن المکندر کی کُنیت ابوبکر اور عبداللہ ہے۔

جمعہ کی فضیلت

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن ابوصالح سمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے جمعہ کے روز غسلِ جنابت کیا پھر گیا (جمعہ کے لیے) گویا اُس نے اُونٹ کی قربانی دی اور جو دوسری ساعت میں گیا تو گویا اُس نے گائے کی قربانی دی اور جو تیسری ساعت میں گیا تو گویا اُس نے سینگوں والے دنبے کی قربانی دی اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو گویا اُس نے مرغی راہِ خدا میں دی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو گویا اُس نے انڈا راہِ خدا میں دیا۔ جب امام (خطبہ کے لیے)

Marfat.com

بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ ۞

آجائے تو فرشتے بھی حاضر ہو جاتے اور غور سے وعظ سُنتے ہیں۔

بَاب ۵۶۰

جمعہ کے روز غسل کرنا

۸۳۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَمْ تَحْتَبِسُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ النِّدَآءَ تَوَضَّاْتُ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاحَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ۞

ابُو نُعیم، شیبان، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے جب کہ ایک آدمی آیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نماز سے کیوں رُک جاتے ہیں؟ اُس آدمی نے کہا، میں یہی کر سکا کہ اذان سُنتے ہی وضو کیا۔ فرمایا کہ کیا آپ نے سُنا نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو تم میں سے نمازِ جمعہ کے لیے جائے تو غسل کر لینا چاہیے۔

بَاب ۵۶۱ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ ۞

جمعہ کے لیے تیل لگانا

۸۳۶ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ وَدِيْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَّيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى ۞

آدم، ابن ابو ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، ابن ودیعہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو آدمی جمعہ کے روز غسل کرے اور طاقت کے مطابق طہارت کرے اور اپنا تیل لگائے اور اپنے گھر سے خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پھر نماز پڑھے جو اُس کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے۔ اُس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۸۳۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ طَاوُسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ وَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا وَّاَصِيْبُوْا مِنَ الطِّيْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَاَمَّا الطِّيْبُ فَلَا اَدْرِيْ ۞

طاؤس سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہُوا، لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے روز غسل کرو اور اپنے سروں کو دھویا کرو خواہ تم جنابت سے نہ ہو اور خوشبو لگایا کرو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ غسل کا تو یہی حکم ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔

۸۳۸ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمعہ کے روز غسل سے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا۔ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں عرض گزار ہُوا، کیا خوشبو تیل لگانے کے بارے

Marfat.com

لِابْنِ عَبَّاسٍ أَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ ؕ

کے گھر والوں کے پاس ہو؟ فرمایا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔

بَابٌ ۵۶۲ يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ ؕ

عمدہ لباس پہنے جو میسر آئے

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا ؕ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی حُلّہ دیکھا، عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش! آپ اُسے خرید لیں اور جمعہ کے روز پہنا کریں اور وفود کی آمد کے وقت۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِسے (ریشم کو) وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہ ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اُن میں سے حُلّے آئے تو آپ نے اُن میں سے ایک حُلّہ حضرت عمر کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہناتے ہیں جب کہ حلّۂ عطارد کے متعلق آپ نے ایسا فرمایا تھا! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا۔ حضرت عمر نے مکہ مکرمہ میں اپنے مشرک بھائی کے لیے بھیج دیا۔

بَابٌ ۵۶۳ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ ؕ

جمعہ کے روز مسواک کرنا۔ حضرت ابوسعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مسواک کرے۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ ؕ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی اُمّت کے لیے مشقت نہ سمجھتا یا اگر میں لوگوں پر مشقت شمار نہ کرتا تو میں اُنھیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

ف: اِس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب، سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریعی احکام کی اجازت بھی مرحمت فرما دی تھی کہ اپنی اُمّت کے لیے جو بات مناسب سمجھتے اُس کا حکم فرما دیتے اور وہی حکم خدا کا قانون اور شریعتِ مطہرہ کا ایک حصّہ بن جاتا۔ اِس امر پر دلالت کرنے والی اکثر احادیث کو چودھویں صدی کے مجدّدِ برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اپنے ایمان افروز خارجیت سوز رسالہ الامن والعلیٰ میں پیش فرمایا ہے۔ راسخ العقیدہ مسلمانوں کو اُس رسالے کا مطالعہ بہت سودمند ثابت ہوگا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ

ابومعمر، عبدالوارث، شُعیب بن حبحاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ ۞

عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے مسواک کے متعلق تمہیں بہت کچھ بتا دیا ہے۔

محمد بن کثیر، سفیان، منصور اور حُصین، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف کیا کرتے۔

بَاب ۵۶۴ مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَصَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي

جو دوسرے کی مسواک استعمال کرے

اسماعیل، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ ان کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر آئے اور اُن کے پاس استعمال شدہ مسواک تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کو دیکھ کر فرمایا:۔ اے عبدالرحمٰن یہ مجھے دے دو۔ اُنھوں نے مجھے دے دی تو میں نے اُسے توڑ کر چبایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی آپ نے وہ استعمال کی جب کہ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے

بَاب ۵۶۵ مَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۞

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ ۞

جمعہ کے روز نمازِ فجر میں کیا پڑھا جائے۔

عبدالرحمٰن بن ہرمز سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نمازِ فجر میں سورۂ الٓمٓ تنزیل اور سورۂ ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ۔ پڑھا کرتے۔

بَاب ۵۶۶ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْمُدُنِ

۸۴۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى مِنَ الْبَحْرَيْنِ ۞

دیہات اور شہروں میں جمعہ پڑھنا

محمد بن مثنیٰ، ابوعامر عقدی، ابراہیم بن طہمان، ابوجمرہ ضبعی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ پہلا جمعہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد کے علاوہ پڑھا گیا وہ بحرین کے جواثیٰ نامی مقام پر مسجد عبدالقیس میں پڑھا گیا تھا۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے تم میں سے ہر ایک نگہبان

Marfat.com

عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ يُوْنُسُ كَتَبَ رُزَيْقُ بْنُ حَكِيْمٍ إِلَى ابْنِ شِهَابٍ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِوَادِي الْقُرَى هَلْ تَرَى أَنْ أَجْتَمِعَ وَرُزَيْقٌ عَامِلٌ عَلَى أَرْضٍ يَعْمُرُهَا وَفِيْهَا جَمَاعَةٌ مِنَ السُّوْدَانِ وَغَيْرِهِمْ وَرُزَيْقٌ يَوْمَئِذٍ عَلَى أَيْلَةَ فَكَتَبَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَنَا أَسْمَعُ يَأْمُرُهُ أَنْ يَجْمَعَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ أَبِيْهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ۞

ہے ـــــ رُزَیق بن حکیم نے ابن شہاب کے لیے لکھا اور میں (یونس) اُن دنوں اُن کے ساتھ وادی القریٰ میں تھا کہ آپ کی رائے میں کیا میں یہاں جمعہ قائم کروں اور رُزَیق وہاں زمین میں کاشت کرواتے تھے اور اُن میں حبشی وغیرہ بھی تھے اور رُزَیق اُن دنوں ایلہ میں تھے۔ پس ابن شہاب نے لکھا اور میں سُن رہا تھا کہ انھیں جمعہ قائم کرنے کا حکم دے رہے تھے اور اُنھیں بتایا کہ سالم حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امام نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر بار کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھی جائے گی۔ نوکر اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

۵۶ باب هَلْ عَلَى مَنْ لَا يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا الْغُسْلُ عَلَى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

کیا جو عورتیں اور بچے وغیرہ جمعہ نہ پڑھیں اُن پر غسل ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ غسل اُسی پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ۞

ابوالیمان، شُعَیب، زہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، جو تم میں سے نمازِ جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کر لیا کرے۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۞

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے روز ہر بالغ پر غسل کرنا واجب ہے۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ اُنھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں اُن کے بعد دی گئی۔ پس یہ روز (جمعہ) جس میں اُنھوں

Marfat.com

قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ فَغَدًا لِّلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِّلنَّصَارٰى فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَّغْتَسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ رَوَاهُ اَبَانُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا ۞

تنے اختلاف کیا تو اللہ نے اس کی ہمیں رہنمائی فرمائی۔ پس یہود کے لیے کل اور نصاریٰ کے لیے پرسوں ہے۔ پھر خاموش رہ کر فرمایا، ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ سات دنوں میں سے ایک روز تو اپنے سر اور جسم کو دھوئے ـــــ ابان بن صالح، مجاہد، طاؤس، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ سات دنوں میں سے ایک روز تو غسل کرتے۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ ۞

عبداللہ بن محمد، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں کو رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت دے دیا کرو۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَآءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِيْنَ وَقَدْ تَعْلَمِيْنَ اَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ قَالَتْ فَمَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْهَانِيْ قَالَ يَمْنَعُهٗ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ۞

یوسف بن موسیٰ، ابواسامہ، عبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عمر کی ایک اہلیہ محترمہ مسجد میں جماعت کے اندر صبح اور عشاء کی نماز میں حاضر ہوتیں اُن سے کہا گیا کہ آپ یہ جانتے ہوئے کیوں باہر نکلتی ہیں کہ حضرت عمر اسے ناپسند کرتے ہیں اور غیرت کھاتے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ مجھے منع کرنے سے اُنھیں کیا چیز روکتی ہے! کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روکتا ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکا کرو۔

بَاب ۵۶۸ الرُّخْصَةِ اِنْ لَّمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ ۞

بارش کے باعث جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهٖ فِيْ يَوْمٍ مَّطِيْرٍ اِذَا قُلْتَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَكَاَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوْا فَقَالَ فَعَلَهٗ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَّاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْنَ فِي الطِّيْنِ وَالدَّحَضِ ۞

مسدد، اسماعیل، عبدالحمید صاحب الزیادی، محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارش کے روز اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جب تم اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو تو حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہنا بلکہ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ کہنا۔ لوگوں نے اس پر تعجب کیا تو فرمایا، ایسا اُنھوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ بے شک جمعہ ضروری ہے لیکن میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں باہر نکالوں تو کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

بَاب ۵۶۹ مِنْ اَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ وَعَلَى

جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کن پر واجب

Marfat.com

مَنْ تَجِبُ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَهَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ أَنَسٌ فِي قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلٰى فَرْسَخَيْنِ ؞

ہے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جب تمہیں جمعہ کے روز نماز کے لیے بلایا جائے (۹:۶۲)، عطاء نے فرمایا کہ جب تم بڑے گاؤں میں ہو اور جمعہ کے روز جمعہ کی اذان کہی جائے تو تمہارے لیے حاضر ہونا ضروری ہے خواہ تم نے اذان سنی یا نہ سنی ہو اور حضرت انس کبھی اپنے مکان میں نماز جمعہ پڑھتے اور کبھی نمازِ جمعہ نہ پڑھتے اور وہ شہر سے ایک طرف دو فرسخ کے فاصلے پر تھا۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُوْنَ فِي الْغُبَارِ يُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِّنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا ؞

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عُبید اللہ بن جعفر، محمد بن جعفر بن زُبیر، عُروہ بن زُبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، لوگ اپنے گھروں اور عوالی سے نمازِ جمعہ کے لیے باری باری آتے وہ گرد و غبار میں سے آتے، وہ گرد و غبار اور پسینے میں بھرے ہوتے کیونکہ اُن کے جسموں سے پسینہ نکلتا، ایک آدمی اُن میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا جب کہ آپ میرے پاس تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کاش! آج تو تم صاف ستھرے ہو جاتے۔

بَابٌ ۵۷ وَقْتُ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَذٰلِكَ يُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ؞

جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کا وقت ہو گیا۔ اور

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت عمرو بن حُریث سے ایسا ہی منقول ہے۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عُمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ وَّكَانُوْا إِذَا رَاحُوْا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوْا فِي هَيْئَتِهِمْ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ ؞

یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے روزِ جمعہ کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، لوگ اپنے کاموں میں لگے رہتے اور جب وہ نمازِ جمعہ کے لیے آتے تو اُسی حالت میں چلے آتے لہٰذا اُن سے کہا گیا کہ کاش! تم غسل کر لیتے۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ تَيْمِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ ؞

سُریج بن نعمان، فُلیح بن سلیمان، عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ جمعہ پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ

عبدان، عبداللہ، حُمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم صبح کے وقت نمازِ جمعہ کے لیے چلے جاتے اور

Marfat.com

بِالْجُمُعَةِ وَيُقَالُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ۔

بَابٌ ۵۷۱ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

۸۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ وَقَالَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ وَقَالَ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ فَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ صَلّٰى بِنَا أَمِيرُ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَالَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ ۔

بَابٌ ۵۷۲ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللهِ وَمَنْ قَالَ السَّعْيُ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَحْرُمُ الْبَيْعُ حِينَئِذٍ وَقَالَ عَطَاءٌ تَحْرُمُ الصَّنَاعَاتُ كُلُّهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَشْهَدَ ۔

۸۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ أَدْرَكَنِي أَبُو عَبْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ ۔

۸۵۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا

نمازِ جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے۔

جب جمعہ کے روز سخت گرمی ہو

محمد بن ابوبکر مقدمی، حرمی بن عمارہ، ابوخلدہ خالد بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جب سخت سردی ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جلد پڑھ لیتے اور جب سخت گرمی ہوتی تو نمازِ جمعہ کو ٹھنڈی کرکے پڑھتے۔ ــــ یونس بن بکیر کا بیان ہے کہ ہمیں ابوخلدہ نے بالصَّلٰوۃِ بتایا اور اَلْجُمُعَۃُ کا ذکر نہیں کیا۔ ــــ بشیر بن ثابت نے کہا کہ ہم سے ابوخلدہ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ایک امیر نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ پھر حضرت انس نے فرمایا کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر پڑھتے۔

نمازِ جمعہ کے لیے چلنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آؤ" سعی سے مراد عمل اور چلنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا ۔ فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اُس وقت بیع حرام ہو جاتی ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ تمام کام حرام ہو جاتے ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ جب جمعہ کے روز مسافر مؤذن کی اذان سُنے تو اُس پر لازم ہے کہ حاضر ہو جائے۔

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، یزید بن ابومریم، عبایہ بن رِفاعہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابوعبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے جب کہ میں نمازِ جمعہ کے لیے جا رہا تھا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلودہ ہوئے اُسے اللہ تعالیٰ جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔

آدم، ابن ابوذئب، زہری، سعید، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ــــ ابوالیمان، شُعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور تمہارے لیے سکون و اطمینان لازم ہے پھر

Marfat.com

تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ۔

جتنی مل جائے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔

۸۶۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَتَادَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ ۔

عمرو بن علی، ابوشعبہ، علی بن مبارک، یحیی بن کثیر نے عبداللہ بن ابوقتادہ سے روایت کی اور میں تو یہی جانتا ہوں کہ انھوں نے اپنے والد ماجد سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو اور تم پر سکون و اطمینان لازم ہے۔

بَابٌ ۵۷۳ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

جمعہ کے روز دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى ۔

عبدان، عبداللہ، ابن ابوذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد ابن وُدیعہ، حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جمعہ کے روز غسل کرے اور جتنی ہو سکے پاکی حاصل کرے۔ پھر تیل یا خوشبو لگائے۔ پھر روانہ ہو اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے پس نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھی گئی ہے۔ پھر جب امام نکل آئے تو خاموش رہے۔ اُس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دے جاتے ہیں۔

بَابٌ ۵۷۴ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ ۔

کوئی آدمی اپنے بھائی کو اُٹھا کر اُس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ الْجُمُعَةَ قَالَ الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا ۔

نافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر وہاں بیٹھے۔ میں نے نافع سے کہا کہ جمعہ میں؟ فرمایا کہ جمعہ اور دوسری نمازوں میں بھی یہی حکم ہے۔

بَابٌ ۵۷۵ الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

جمعہ کے روز کی اذان

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ قَالَ

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد میں پہلی اذان اُس وقت کہی جاتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان کے زمانے میں لوگ بڑھ گئے تو زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ کر دیا گیا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے بازار میں زوراء ایک جگہ کا

Marfat.com

أَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الزَّوْرَاءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوْقِ بِالْمَدِيْنَةِ ۔

بَابٌ ۵۷۶ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ الَّذِيْ زَادَ التَّاذِيْنَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ حِيْنَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرُ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّاذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَعْنِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ ۔

بَابٌ ۵۷۷ يُجِيْبُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ ۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّاذِيْنَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هٰذَا الْمَجْلِسِ حِيْنَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مَا سَمِعْتُمُوْنِيْ مِنْ مَّقَالَتِيْ ۔

بَابٌ ۵۷۸ الْجُلُوْسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّاذِيْنِ ۔

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ التَّاذِيْنَ الثَّانِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهٖ عُثْمَانُ حِيْنَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ التَّاذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ ۔

بَابٌ ۵۷۹ التَّاذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ ۔

نام ہے۔

جمعہ کے روز ایک ہی مؤذن ہو

ابونُعیم، عبدالعزیز بن ابوسلمہ ماجشون، زُہری، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز جنھوں نے تیسری اذان کا اضافہ کیا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب کہ اہل مدینہ کی تعداد بڑھ گئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کے سوا کوئی مؤذن نہیں ہوتا تھا اور اذان اُس وقت کہی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے۔

امام جب منبر پر اذان سُنے تو جواب دے۔

ابن مقاتل، عبداللہ، ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف، ابوامامہ بن سہل بن حُنیف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جب کہ وہ منبر پر بیٹھے تھے تو مؤذن نے اذان دیتے ہوئے کہا۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ حضرت معاویہ نے کہا اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ. اُس نے کہا۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ حضرت معاویہ نے کہا۔ اور میں بھی۔ اُس نے کہا۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حضرت معاویہ نے کہا۔ اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ جب اذان پوری ہوگئی تو فرمایا۔ اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سُنا ہے جیسے اس مجلس میں مؤذن کے اذان کہتے وقت تم نے مجھے کہتے ہوئے سُنا ہے۔

اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا

یحییٰ بن بُکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز دوسری اذان کہنے کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جب کہ مسجد میں آنے والوں کی تعداد بڑھ گئی ورنہ جمعہ کے روز صرف اُس وقت اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔

خطبہ کے وقت اذان کہنا

Marfat.com

۸۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ اِنَّ الْاَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ اَوَّلُهُ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرُوْا اَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاَذَّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ؕ

بَابٌ ۵۸۰ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

وَقَالَ اَنَسٌ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ؕ

۸۶۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ الْقُرَشِيُّ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهٗ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ اَوَّلَ يَوْمٍ وُّضِعَ وَاَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةِ امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَّعْمَلَ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَآءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِيْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ ؕ

۸۶۹ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

محمد بن مقاتل، عبداللہ، یونس، زہری کا بیان ہے کہ میں نے سائب بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جمعہ کے روز کی پہلی اذان وہی ہے جب کہ امام جمعہ کے روز منبر پر بیٹھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد میں یہی معمول رہا۔ جب حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں لوگ بڑھ گئے تو حضرت عثمان نے جمعہ کے روز تیسری اذان کہنے کا حکم فرمایا۔ پس وہ زوراء کے مقام پر کہی جاتی اور یہی ہمیشہ کے لیے معمول قرار پا گیا۔

منبر پر خطبہ دینا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیا۔

ابوحازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ آدمی حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو منبر کے متعلق اختلاف کر رہے تھے کہ وہ کس لکڑی کا تھا۔ اُس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا خدا کی قسم، مجھے خوب معلوم ہے کہ وہ کس لکڑی کا تھا اور جب وہ پہلے روز رکھا گیا تو میں نے اُسے دیکھا اور جب پہلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس پر جلوہ افروز ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کی فلاں عورت کے لیے پیغام بھیجا۔ حضرت سہل نے اُس کا نام لیا تھا۔ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیاں جوڑ دے جن پر میں بیٹھا کروں جب کہ لوگوں سے کلام کرنا ہو۔ اُس نے حکم دیا تو غلام نے غابہ کے جھاؤ سے بنا دیا۔ پھر اُسے عورت کے پاس لایا تو اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اس جگہ رکھ دیا گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر نماز پڑھی اور تکبیر کہی اور اُس پر رکوع کیا۔ پھر واپس ہو کر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر لوٹے اور فارغ ہونے پر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا، اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

سعید بن ابومریم، محمد بن جعفر بن ابوکثیر، یحییٰ بن سعید، ابن انس سے روایت ہے کہ انھوں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، مکڑی کا وہ تنا جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ سَمِعَ جَابِرًا ۔

کھڑے ہوا کرتے۔ جب آپ کے لیے منبر رکھا گیا تو ہم نے اُس تنے سے حاملہ اونٹنی جیسی آواز سُنی، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے اُترے اور اُس پر اپنا دستِ کرم رکھا ــــ سلیمان، یحییٰ، حفص بن عُبید اللہ بن انس نے اِسے حضرت جابر سے سُنا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکڑی کے ایک خشک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر تیار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور خطبہ دینے کے لیے آپ اُس پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ تنا زار و قطار رونے لگا کیونکہ اُس سے حضور کی یہ جدائی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ جب وہ بے جان تنا محبتِ رسول کے باعث اس طرح رو رہا تھا تو شمعِ رسالت کے جتنے بھی عدیم المثال پروانے مسجد نبوی میں موجود تھے وہ بھی آہیں مار کر رونے لگے۔ نہ وہ خاموش ہو رہا تھا اور نہ یہ حضرات ہی چپ کر رہے تھے۔ نہ اُسے قرار آ رہا تھا اور نہ ان کی بے قراری دُور ہو رہی تھی۔ اسی گریہ وزاری کے باعث اُس لکڑی کا نام اُستنِ حنانہ پڑ گیا۔ جب سرکار نے منبر سے اُتر کر اُس پر دستِ شفقت پھیرا اور اپنے خوانِ کرم سے اُسے کچھ مرحمت فرمایا تب وہ خاموش ہوا تھا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ۔

آدم بن ابوایاس، ابن ابوذئب، زُہری، سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ آپ نے فرمایا کہ جو نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

بَابٌ ۵۸۱ الْخُطْبَةِ قَائِمًا وَقَالَ أَنَسٌ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا

کھڑے ہو کر خطبہ دینا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْآنَ ۔

عُبید اللہ بن عمر القواریری، خالد بن حارث، عُبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔ پھر بیٹھتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم اب کرتے ہو۔

بَابٌ ۵۸۲ اِسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ إِذَا خَطَبَ وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَسٌ وَالْإِمَامُ ۔

خطبہ کے وقت لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت انس امام کی طرف منہ کیا کرتے۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُوْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ہلال بن ابومیمونہ، عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم آپ کے اِرد گرد بیٹھے۔

بَابٌ ۵۸۳ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ

جس نے خطبہ میں ثناء کے بعد اَمَّا بعد کہا۔ روایت کیا

Marfat.com

اَمَّا بَعْدُ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اِسے عکرمہ، حضرت ابن عباس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

۸۷۳۔ وَقَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ قُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَاَطَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَاِلٰى جَنْبِي قِرْبَةٌ فِيْهَا مَآءٌ فَفَتَحَهَا فَجَعَلْتُ اَصُبُّ مِنْهَا عَلٰى رَاْسِي فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَلَغَطَ نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَنْكَفَاْتُ اِلَيْهِنَّ لِاُسْكِتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ قَالَتْ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَّمْ اَكُنْ اُرِيْتُهٗ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاِنَّهٗ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ مَسِيْحِ الدَّجَّالِ يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْ قَالَ الْمُوْقِنُ شَكَّ هِشَامٌ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُحَمَّدٌ جَآءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ شَكَّ هِشَامٌ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَآ اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُ قَالَ هِشَامٌ فَلَقَدْ قَالَتْ لِيْ فَاطِمَةُ فَاَوْعَيْتُهٗ غَيْرَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا يُخَلِّطُ عَلَيْهِ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس گئی تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انھوں نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا، نشانی؟ پس سر سے اثبات میں اشارہ کیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت طویل نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ مجھے غشی آگئی اور میرے پہلو میں پانی کا مشکیزہ تھا میں نے اُسے کھول کر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ اما بعد۔ وہ فرماتی ہیں کہ انصار کی کچھ عورتیں شور کرنے لگیں تو میں انھیں چپ کرانے لگی میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ حضور نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا کہ یہ فرمایا۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس جگہ پر دیکھ لی، یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہو گی دجال کے فتنے جیسی یا اُس کے قریب، تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا علم کیا ہے؟ پس اگر وہ ایمان یا ایقان والا ہو گا۔ اس میں ہشام کو شک ہے۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے پس ہم ایمان لائے، دعوت قبول کی اور ان کی پیروی اور تصدیق کی، اُس سے کہا جائے گا کہ اچھی نیند سو جا۔ ہم بخوبی جانتے تھے کہ تو ان پر ایمان رکھتا ہے اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوا ہشام کو شک ہے تو کہے گا کہ مجھے معلوم نہیں میں نے تو صرف لوگوں کو باتیں بناتے ہوئے سنا تھا میں نے عرض کی تو ہشام نے فرمایا، فاطمہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے اسے یاد رکھا ہے سوائے اُس کے جو منافق پر سختی کے متعلق انھوں نے ذکر کیا تھا۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ اَوْ سَبْيٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا فَبَلَغَهٗ

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی آئے جو آپ نے تقسیم کرتے ہوئے کسی کو کچھ دیا اور کسی کو چھوڑ دیا۔ آپ کو یہ بات پہنچی کہ جنھیں نہ دیا وہ ناخوش ہیں پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا، اما بعد خدا کی قسم میں

Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ تُرِكَ فَغَبَرُوا فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَوَاللهِ إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي وَلَكِنْ أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللهِ مَا أَحَبَّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ ۔

نے ایک آدمی کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا حالانکہ جس کو میں نے نہیں دیا وہ مجھے اُس سے پیارا ہے جس کو مال دیا۔ میں نے اُن لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے صبری اور حرص دیکھی اور دوسرے لوگوں کو اُس استغنا اور بھلائی پر چھوڑ دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رکھی ہے اور اُن میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے۔ خدا کی قسم، اپنے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مجھے سرخ اُونٹوں سے زیادہ پیارا ہے۔

۸۷۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا تَابَعَهُ يُونُسُ ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنھیں بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا تو اُن سے زیادہ حضرات جمع ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ لوگوں نے صبح کے وقت چرچا کیا تو تیسری رات اُن سے بھی زیادہ افراد جمع ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اپنی نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ مسجد میں نہ سمائے یہاں تک کہ صبح کی نماز کے لیے باہر نکلے۔ جب نمازِ فجر پڑھ چکے تو آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا:۔ امّا بعد، تمہاری موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہ تھی لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم پر فرض نہ کر دی جائے اور تم اس سے عاجز رہ جاؤ ـــــ اس کی یونس نے متابعت کی ہے۔

۸۷۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللهِ مَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ وَتَابَعَهُ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ فِي أَمَّا بَعْدُ ۔

ابو الیمان، شعیب، زہری عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنھیں بتایا کہ نمازِ عشاء کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پس تشہد پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا:۔ امّا بعد ـــــ متابعت کی اس کی ابو معاویہ اور ابو اُسامہ، ہشام، اُن کے والدِ ماجد، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ امّا بعد ـــــ اور متابعت کی اس کی امّا بعد کے متعلق عدنی نے سفیان سے۔

۸۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْمِسْوَرِ

ابو الیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؕ

کھڑے ہوئے تو جب تشہد پڑھا تو میں نے آپ کو اما بعد فرماتے ہوئے سُنا ـــــ متابعت کی اِس کی زُبیدی نے زُہری سے۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ اٰخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مُلْحَفَةً عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَيَّ فَثَابُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يَقِلُّوْنَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَّلِيَ شَيْئًا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ يَّضُرَّ فِيْهِ اَحَدًا وَّيَنْفَعَ فِيْهِ اَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ ؕ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ یہ آپ کی آخری مجلس تھی۔ آپ بیٹھے تو دونوں کندھوں پر چادر لپیٹی ہوئی تھی اور سر پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا۔ اے لوگو نزدیک آجاؤ۔ لوگ قریب ہو گئے۔ پھر فرمایا۔ اما بعد۔ بے شک انصار کا یہ قبیلہ گھٹے گا اور لوگ بڑھیں گے۔ جو اُمت محمدیہ کے کسی کام کا والی بنے اور کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کی طاقت رکھے تو چاہیے کہ ان لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرے اور ان کی بُرائیوں سے درگزر کرے۔

بَابٌ ۵۸۴ اَلْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؕ

جمعہ کے روز دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا ؕ

مسدد، بشر بن مفضل، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے اور اُن کے درمیان بیٹھا کرتے۔

بَابٌ ۵۸۵ اَلْاِسْتِمَاعِ اِلَى الْخُطْبَةِ ؕ

خطبہ غور سے سُننا

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ ؕ

عبداللہ اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جمعہ کا روز ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والوں کو لکھتے رہتے ہیں۔ جلد آنے والے کی مثال اُونٹ کی قربانی دینے والے جیسی ہے۔ پھر اُس جیسی جو گائے کی قربانی دے۔ پھر دنبہ، پھر مرغی۔ پھر انڈا۔ جب امام نکل آئے تو اپنی ڈائریاں بند کر کے وعظ و نصیحت کو غور سے سُنتے ہیں۔

بَابٌ ۵۸۶ اِذَا رَاَى الْاِمَامُ رَجُلًا جَآءَ وَهُوَ يَخْطُبُ اَمَرَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ؕ

جب امام کسی کو دیکھے کہ خطبہ کے دوران آیا ہے تو اُسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے۔

Marfat.com

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ لَا قَالَ ثُمَّ فَارْكَعْ ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے، فرمایا، اے فلاں! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا، پھر تو نماز پڑھ لو۔

بَاب ۵۸۷ مَنْ جَاءَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ۔

جو آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لے۔

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ۔

عمرو سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک آدمی جمعہ کے روز آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، فرمایا، کیا تم نے نماز پڑھ لی، عرض کی، نہیں۔ فرمایا کہ پھر تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

بَاب ۵۸۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْخُطْبَةِ ۔

خطبہ میں رفع یدین کرنا

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ ح وَعَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں ہلاک ہو گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے، آپ نے دونوں ہاتھ پھیلائے اور دعا کی۔

بَاب ۵۸۹ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

جمعہ کے روز خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنا۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو وَقَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَحَادُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوک مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ آپ نے ہاتھ اٹھائے، ہم نے آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں دیکھا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ہاتھ کیا اٹھائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ منبر سے اترے بھی نہیں کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے، اس روز بارش برسی، اگلے روز بھی، اس سے اگلے روز بھی یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ

Marfat.com

الْاَعْرَجِ اَوْ قَالَ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ ۔

مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے پس آپ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا۔ اے اللہ ہمارے اردگرد، ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دستِ مبارک سے اشارہ کرتے اُدھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ سا بن گیا۔ قناہ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔

بَابٌ ۵۹۰ اَلْاِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَاِذَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ ۔

جمعہ کے روز جب امام خطبہ دے تو خاموش رہنا اور جب کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہو تو اُس نے لغو حرکت کی۔ حضرت سلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب امام کلام کرے تو خاموش رہے۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم جمعہ کے روز اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو حرکت کی۔

بَابٌ ۵۹۱ اَلسَّاعَةِ الَّتِيْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ۔

وہ ساعت جو صرف جمعہ کے روز میں ہے

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ساعت ہے جو بندہ مسلمان اُسے پائے اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہی عطا فرما دی جائے گی اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ قلیل وقت ہے۔

بَابٌ ۵۹۲ اِذَا انْفَرَ النَّاسُ عَنِ الْاِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَصَلٰوةُ الْاِمَامِ وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ ۔

اگر نمازِ جمعہ میں کچھ لوگ امام سے جدا ہو جائیں تو امام اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَتْ عِيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوْا اِلَيْهَا حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا ۔

معاویہ بن عمرو، زائدہ، حُصین، سالم بن ابوالجعد سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک قافلہ آیا جس میں اناج سے لدے ہوئے اونٹ تھے۔ ہم اُس کی طرف دوڑ پڑے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی باقی رہ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی: جب تجارت یا لہو و لعب دیکھتے ہیں تو

Marfat.com

اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ

بَاب ۵۹۳ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَ قَبْلَهَا ؕ

۸۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ؕ

اُس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیتے ہیں (۶۲ : ۱۱)

نمازِ جمعہ کے بعد اور اُس سے پہلے نماز پڑھنا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے اور عشاء کے بعد بھی دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ واپس تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

بَاب ۵۹۴ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ؕ

ارشادِ خداوندی، جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ (۶۲ : ۱۰)

۸۸۹ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ فِيْنَا امْرَاَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى اَرْبِعَآءَ فِيْ مَزْرَعَةٍ لَّهَا سِلْقًا فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُوْلَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهٗ فِيْ قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِّنْ شَعِيْرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُوْنُ اُصُوْلُ السِّلْقِ عَرْقَهٗ وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ اِلَيْنَا فَنَلْعَقُهٗ وَكُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ ؕ

سعید بن ابو مریم، ابو غسان ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم میں ایک عورت تھی جو نہر کے کنارے اپنے کھیت میں چقندر بویا کرتی۔ جب جمعہ کا دن ہوتا تو وہ چقندر کی جڑوں کو اُکھاڑ کر انھیں ہانڈی میں ڈالتی۔ پھر ایک مٹھی جَو کا آٹا اُس میں ڈالتی اور چقندر کی جڑیں گویا بوٹیوں کی طرح ہو جاتیں جب ہم نمازِ جمعہ سے واپس آتے تو اُسے سلام کرتے اور وہ یہ کھانا ہمارے سامنے رکھ دیا کرتی اور ہم جمعہ کے روز اِس کھانے کی تمنا کیا کرتے تھے۔

۸۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا وَقَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ ؕ

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابو حازم، ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُسی طرح روایت کی اور فرمایا: ہم قیلولہ نہ کرتے اور نہ دوپہر کا کھانا کھاتے مگر نمازِ جمعہ کے بعد۔

بَاب ۵۹۵ الْقَآئِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ؕ

نمازِ جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

۸۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيْلُ ؕ

محمد بن عقبہ شیبانی، ابو اسحاق فزاری، حُمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: ہم نمازِ جمعہ جلدی پڑھتے اور پھر قیلولہ کرتے۔

۸۹۲ - حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ

سعید بن ابو مریم، ابو غسان، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُوْنُ الْقَائِلَةُ ۔

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ جمعہ پڑھ لیتے اور پھر قیلولہ کیا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

بَاب ۵۹۶ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اِلٰى قَوْلِهٖ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۔

ارشادِ خداوندی ہے: جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے تا عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ (۴: ۱۰۱، ۱۰۲)

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَاَلْتُهٗ هَلْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي صَلٰوةً فَقَالَ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۔

۸۹۳۔ حدیث بیان کی ہم سے ابوالیمان نے، کہا خبر دی ہم کو شعیب نے زہری سے پوچھا: کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھی؟ فرمایا کہ سالم نے ہمیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کیا، ہم دشمن کے سامنے صف آرا ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا رہا اور دوسرا دشمن کے مقابلے پر۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر یہ اُس گروہ کی جگہ چلے گئے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ ایک رکعت کا رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پس اُن میں سے ہر گروہ نے خود پڑھی اور رکوع سجدے کیے۔

بَاب ۵۹۷ صَلٰوةِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا رَاجِلٌ قَائِمٌ ۔

پیدل یا سوار ہو کر نمازِ خوف پڑھنا۔ رَاجِل سے پیدل مراد ہے۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِنِ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ اِذَا اخْتَلَطُوْا قِيَامًا وَّزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوْا قِيَامًا وَّرُكْبَانًا ۔

سعید بن یحییٰ بن سعید قرشی، ان کے والدِ ماجد، ابن جُریج، موسیٰ بن عُقبہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جب گُھل مِل جائیں تو کھڑے ہو کر اور حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کی کہ اگر کفار تعداد میں زیادہ ہوں تو کھڑے یا سوار ہو کر نماز پڑھ لی جائے۔

بَاب ۵۹۸ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ ۔

نماز میں ایک دوسرے کی حفاظت کرنا۔

Marfat.com

۸۹۵ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا وَحَرَسُوْا إِخْوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِيْ صَلٰوةٍ وَّلٰكِنْ يَّحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ۔

عُبَیدُ اللہ بن عُتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور کچھ لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے تکبیر کہی تو انھوں نے تکبیر کہی، رکوع کیا تو اُن لوگوں نے رکوع کیا، پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ انھوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ جو کھڑے ہوئے جنھوں نے سجدہ کیا اور اپنے بھائیوں کی نگرانی کی تھی اور وہ دوسرا گروہ آگیا۔ پس اُنھوں نے آپ کے ساتھ رکوع سجدہ کیا اور سب آدمی نماز میں رہے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت بھی کرتے رہے

بَابٌ ۵۹۹ الصَّلٰوةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُوْنِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِنْ كَانَ تَهْيِئَةُ الْفَتْحِ وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ صَلَّوْا إِيْمَاءً كُلُّ مَرِيْءٍ لِّنَفْسِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْإِيْمَاءِ أَخَّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ أَوْ يَأْمَنُوْا فَيُصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا صَلَّوْا رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا فَلَا يُجْزِءُهُمُ التَّكْبِيْرُ وَيُؤَخِّرُوْنَهَا حَتّٰى يَأْمَنُوْا وَبِهٖ قَالَ مَكْحُوْلٌ وَّقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ مُنَاهَضَةَ حِصْنٍ تُسْتَرَ عِنْدَ إِضَاءَةِ الْفَجْرِ وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمْ نُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِيْ مُوْسٰى فَفُتِحَ لَنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَمَا تَسُرُّنِيْ بِتِلْكَ الصَّلٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ۔

باب ۵۹۹ دشمن کے قلعوں پر یلغار اور دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے نماز پڑھنا

اوزاعی نے فرمایا جب کہ فتح یقینی ہو، اگر نماز پر قادر نہ ہوں تو ہر شخص اشارے سے نماز پڑھ لے اور اگر اشارے پر بھی قادر نہ ہوں تو نماز کو مؤخر کر لیں، یہاں تک کہ جنگ کا فیصلہ ہو یا محفوظ ہو جائیں تو دو رکعتیں پڑھ لیں، اگر اس پر قادر نہ ہوں تو ایک رکعت پڑھیں اور دو سجدے کر لیں، اگر اس پر بھی قادر نہ ہوں تو تکبیر کافی نہیں بلکہ محفوظ ہونے تک اُسے مؤخر کر دیں۔ مکحول کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا، طلوعِ فجر کے وقت جب قلعہ تستر پر حملہ کیا گیا تو لڑائی گرم ہو گئی اور نماز پڑھنے کا موقع نہ ملا۔ پس ہم نے نماز نہ پڑھی مگر سورج بلند ہو جانے کے بعد پڑھی اور ہم حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ تھے تو ہماری فتح ہوئی۔ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ اُس نماز کے بدلے ہمیں دنیا اپنی ساری متاع سمیت بھی خوش نہیں کر سکتی۔

---

۸۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَّيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيْبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ فَنَزَلَ إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، غزوۂ خندق کے روز حضرت عمر آئے اور کفارِ قریش کو سب و شتم کرنے لگے اور وہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں نے نمازِ عصر نہیں پڑھی یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم ابھی تک میں نے بھی یہ نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس بطحان کی طرف اترے تو وضو کیا اور سورج غروب ہونے کے بعد نمازِ عصر پڑھی۔ پھر اس کے

Marfat.com

الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا۔

بَابُ ۶۰۰ صَلٰوةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوْبِ رَاكِبًا وَإِيْمَاءً وَقَالَ الْوَلِيْدُ ذُكِرَتْ لِلْاَوْزَاعِيِّ صَلٰوةُ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ وَأَصْحَابِهٖ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا إِذَا تَخَوَّفَ الْفَوْتَ وَاحْتَجَّ الْوَلِيْدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ ؕ

بعد نماز مغرب پڑھی۔

تعاقب کرنے یا ہونے کی صورت میں سواری پر یا اشارے سے نماز پڑھنا۔ ولید کا بیان ہے کہ میں نے اوزاعی سے شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کی نماز کا ذکر کیا جو سواری کی پیٹھ پر پڑھی تھی۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے جب کہ فوت ہونے کا ڈر ہو اور ولید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی کو دلیل بنایا ہے کہ کوئی نمازِ عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْاَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيْقِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّيْ لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ اَحَدًا مِّنْهُمْ ؕ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جب کہ جنگ احزاب سے لوٹے کہ کوئی نمازِ عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔ ہم میں سے بعض نے کہا کہ ہم تو وہیں پہنچ کر نماز پڑھیں گے جب کہ دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم تو پڑھیں گے کیونکہ آپ کا مقصد یہ نہیں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی کو بھی ملامت نہ کی۔

ف: آپ نے فریقین میں سے کسی فریق کو بھی اس لیے ملامت نہ کی کہ ایک فریق نے آپ کے مذکورہ ارشاد گرامی کے ظاہری مفہوم پر عمل کیا اور دوسرے فریق نے آپ کے ارشادِ عالی کی مراد پر عمل کیا۔ ہر فریق نے چونکہ اپنی اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق آپ ہی کے حکم کی تعمیل کی لہٰذا قابلِ ملامت کوئی فریق بھی نہ ٹھہرا۔ یہی حال آئمہ مجتہدین کے اجتہادی اختلافات کا ہے ان میں سے کسی بھی مسئلے میں کوئی سا امام بھی قابلِ ملامت نہیں بلکہ سارے ثواب پانے والے اور راہِ حق پر ہیں۔ چاروں میں سے جس کی پیروی بھی کی جائے درست ہے لیکن جہاں جس کی پیروی کا رواج ہو جیسے پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کا رواج ہے لہٰذا یہاں مذہب حنفی پر ہی عمل کیا جائے۔ جو اہل حق کے چاروں اماموں کی تقلید سے باہر ہو وہ گمراہ، بے دین ہے وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ ۶۰۱ التَّكْبِيْرِ وَالْغَلَسِ وَالصُّبْحُ وَالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْاِغَارَةِ وَالْحَرْبِ ؕ

شب خون اور لڑائی کے وقت تکبیر، اندھیرا، صبح اور نماز۔

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَخَرَجُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُوْلُوْنَ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ الْخَمِيْسُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لی۔ پڑھ کر سوار ہوئے اور کہا:۔ اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ ہم جس قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔ وہ نکلے اور گلیوں میں یہ کہہ رہے تھے:۔ محمد اور فوج راوی کا بیان ہے کہ اَلْخَمِيْسُ فوج۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

الْجَيْشَ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَصَارَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ لِثَابِتٍ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَنْتَ سَاَلْتَ اَنَسًا مَا اَمْهَرَهَا فَقَالَ اَمْهَرَهَا نَفْسَهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ ؕ

علیہ وسلم اُن پر غالب آئے۔ پس لڑنے والوں کو قتل اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا۔ چنانچہ حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں حضرت صفیہ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہو گئیں۔ پھر آپ نے اُن سے نکاح کر لیا اور آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا۔ عبد العزیز نے ثابت سے کہا۔ اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت انس سے پوچھا کہ اُن کا مہر کیا مقرر ہوا؟ فرمایا کہ اُن کی ذات۔ اس پر وہ مسکرائے۔

كِتَابُ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کا بیان

بَابُ ۶۰۲ مَا جَآءَ فِي الْعِيْدَيْنِ وَ التَّجَمُّلِ فِيْهِمَا ؕ

عیدین اور اُن میں اظہارِ مسرت کا حکم

۸۹۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتَى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهٖ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوُفُوْدِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّلْبَثَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَاَتَى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ وَاَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُهَا وَتُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ ؕ

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عمر نے ایک ریشمی جُبّہ لیا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ اسے خرید لیجیے اور اسے عید اور وفود کے وقت زیب تن فرمایا کیجیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا، یہ اُن لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو۔ حضرت عمر رُکے رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے ایک ریشمی جُبّہ بھیجا۔ حضرت عمر نے فرمایا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ یہ اُن کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو اور پھر یہ جُبّہ میرے لیے بھیج دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا، اسے بیچ کر اپنی حاجت پوری کر لو۔

بَابُ ۶۰۳ الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيْدِ

عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں

۹۰۰- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَسَدِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَآءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ دَخَلَ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگِ بعاث کے ترانے گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور منہ پھیر لیا۔ حضرت ابو بکر آئے اور انھوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس شیطانی

Marfat.com

أَبُوبَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ لِي حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اسے جانے دو۔ جب وہ غافل ہوئے تو میں نے لڑکیوں کو نکل جانے کا اشارہ کیا۔ وہ حبشیوں کی عید کا دن تھا جو ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلتے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا یا آپ نے خود فرمایا۔ تم دیکھنا چاہتی ہو؟ عرض گزار ہوئی، ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑی کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے۔ اے بنی ارفدہ! اور دکھاؤ۔ یہاں تک کہ جب میں اُکتا گئی تو مجھ سے فرمایا۔ بس عرض کی، ہاں۔ فرمایا۔ تو جاؤ۔

بَابُ ۶۰۴ سُنَّةِ الْعِيدِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ

مسلمانوں کے لیے عید کی سُنّتیں

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا ۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ فرمایا کہ اس روز کی ابتدا ہم نماز پڑھنے سے کرتے ہیں۔ پھر واپس لوٹ کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے ہماری طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پالیا۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بِمَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا ۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ابوبکر آئے اور میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں گا رہی تھیں جو انصار نے جنگِ بُعاث میں بہادری دکھائی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ یہ گانے والی نہ تھیں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں شیطانی باجہ اور یہ عید کے دن کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

بَابُ ۶۰۵ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَّ قَالَ مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا ۔

محمد بن عبدالرحیم، سعید بن سلیمان، ہشیم، عُبَیْدُ اللہ بن ابوبکر بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ عید الفطر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت تک عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ کھا لیتے ـــــ مرجّی بن رجاء عُبَیْدُ اللہ بن ابوبکر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ طاق تعداد میں کھایا کرتے۔

Marfat.com

بَابُ ۶۰۶ الْاَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهٖ فَكَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهٗ قَالَ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِيْ بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا ؕ

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا نُسُكَ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَآءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِّيْ نَسَكْتُ شَاتِيْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّاَحْبَبْتُ اَنْ تَكُوْنَ شَاتِيْ اَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِيْ بَيْتِيْ فَذَبَحْتُ شَاتِيْ وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِيَ الصَّلٰوةَ قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ اَفَتَجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ؕ

بَابُ ۶۰۷ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمُصَلّٰى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ

۹۰۶۔ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ

قربانی کے روز کھانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نمازِ عید سے پہلے قربانی کرلے وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ اس روز گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے پیارا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرمادی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت دوسروں کے لیے بھی ہے یا نہیں۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے روز نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی، اس کی قربانی درست ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے لہٰذا اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ حضرت براء کے ماموں جان حضرت ابو بردہ بن نیار عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کرلی، یہ جانتے ہوئے کہ دن کھانے پینے کا ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری پہلی ہو جو میرے گھر میں ذبح کی جائے لہٰذا میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز کے لیے حاضر ہونے سے پہلے اسے کھا بھی لیا۔ فرمایا کہ تمہاری بکری گوشت کھانے کے لیے ہوئی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے پیارا ہے کیا وہ مجھے کفایت کرے گا؟ فرمایا، ہاں اور تمہارے بعد کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔

بغیر منبر کے عید گاہ کی طرف جانا

عیاض بن عبد اللہ بن ابو سرح سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلا کام یہ ہوتا کہ نماز پڑھتے فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے آپ انہیں وعظ و نصیحت کرتے اور حکم فرماتے یا اگر کوئی لشکر بھیجنا یا حکم جاری کرنا ہوتا تو اس کا حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ مسلمانوں کا ہمیشہ یہی معمول رہا یہاں تک کہ میں عید الاضحیٰ

Marfat.com

يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرُ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ
يَنْصَرِفُ فَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ
حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فِيْ اَضْحًى
اَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى اِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ بْنُ
الصَّلْتِ فَاِذَا مَرْوَانُ يُرِيْدُ اَنْ يَّرْتَقِيَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ
فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهٖ فَجَبَذَنِيْ فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ
فَقُلْتُ لَهٗ غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا
تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا اَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا لَا اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّ
النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَجَعَلْتُهَا
قَبْلَ الصَّلٰوةِ ؕ

یا عید الفطر کے لیے مروان کے ساتھ نکلا جو مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ جب ہم عیدگاہ میں آئے تو اُس کے لیے کثیر بن صلت نے منبر بنا رکھا تھا۔ جب مروان نے اُس پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا۔ وہ مجھ سے چھڑا کر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اُس سے کہا کہ تم نے سُنّت کو بدل دیا خدا کی قسم۔ اُس نے کہا، اے ابوسعید! جو آپ جانتے ہیں وہ بات گئی۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں جو جانتا ہوں وہ اُس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ اُس نے کہا کہ لوگ نماز کے بعد ہمارے لیے نہیں بیٹھتے لہٰذا میں نے اِسے نماز سے پہلے کر دیا۔

بَابُ ۶۰۸ الْمَشْيِ وَالرُّكُوْبِ اِلَى الْعِيْدِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ؕ

عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر اذان واقامت کے ہے۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

ابراہیم بن مُنذر حزامی، انس بن عیاض، عُبید اللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نماز پڑھا کرتے۔ پھر نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ
اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ
فِيْ اَوَّلِ مَا بُوْيِعَ لَهٗ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ
الْفِطْرِ وَاِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ
يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ
خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَزَلَ مَا فِي النِّسَآءِ فَذَكَّرَهُنَّ بِتَوَكُّاً عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَّبِلَالٌ
بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ تُلْقِيْ فِيْهِ النِّسَآءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَتُرٰى

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے روز تشریف لے گئے تو نماز سے ابتدا کی خطبے سے پہلے اور مجھے بتایا کہ حضرت ابن عباس نے ایک آدمی کو حضرت ابن زبیر کے پاس بھیجا جب کہ ابھی اُن کے لیے بیعت لی جا رہی تھی کہ عید الفطر کے لیے اذان نہیں کہی جاتی اور خطبہ نماز کے بعد ہے اور مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ کے حوالے سے بتایا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے اذان نہیں کہی جاتی حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ابتدا نماز سے فرمائی۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو عورتوں کی طرف اُتر آئے اور حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے کہا کہ کیا آپ کے نزدیک اب بھی یہ امام کے لیے لازم ہے کہ فارغ ہو کر عورتوں کے

Marfat.com

حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ اَنْ يَّاْتِيَ النِّسَاءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِيْنَ يَفْرُغُ قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّا يَفْعَلُوْا ؕ

بَاب ۶۰۹ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيْدِ ؕ

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ؓ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ؕ

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ تُلْقِي الْمَرْاَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِيْ جَزَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهُ مَكَانَهٗ وَلَنْ تُوْفِيَ اَوْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ؕ

بَاب ۶۱۰ مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيْدِ وَالْحَرَمِ وَقَالَ الْحَسَنُ نُهُوْا اَنْ يَّحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ الْعِيْدِ اِلَّا اَنْ يَّخَافُوْا عَدُوًّا

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى اَبُو السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا

حقاً علی الامام الان ان یاتی النساء فیذکرھن حین یفرغ قال ان ذلک لحق علیھم ومالھم ان لا یفعلوا ؕ

باب ۶۰۹ الخطبۃ بعد العید ؕ

۹۰۹۔ حدثنا ابو عاصم قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی الحسن بن مسلم عن طاؤس عن ابن عباس قال شھدت العید مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فکلھم کانوا یصلون قبل الخطبۃ

۹۱۰۔ حدثنا یعقوب بن ابراھیم ؓ قال حدثنا ابو اسامۃ قال حدثنا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر یصلون العیدین قبل الخطبۃ ؕ

۹۱۱۔ حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبۃ عن عدی بن ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم الفطر رکعتین لم یصل قبلھما ولا بعدھا ثم اتی النساء ومعہ بلال فامرھن بالصدقۃ فجعلن یلقین تلقی المراۃ خرصھا وسخابھا

۹۱۲۔ حدثنا اٰدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا زبید قال سمعت الشعبی عن البراء بن عازب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدا فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک اصاب سنتنا ومن نحر قبل الصلوۃ فانما ھو لحم قدمہ لاھلہ لیس من النسک فی شیء فقال رجل من الانصار یقال لہ ابو بردۃ بن نیار یا رسول اللہ ذبحت وعندی جزعۃ خیر من مسنۃ قال اجعلہ مکانہ ولن توفی او تجزی عن احد بعدک ؕ

باب ۶۱۰ ما یکرہ من حمل السلاح فی العید والحرم وقال الحسن نھوا ان یحملوا السلاح یوم العید الا ان یخافوا عدوا

۹۱۳۔ حدثنا زکریا بن یحیی ابو السکن قال حدثنا

پاس جائے اور انھیں نصیحت کرے؛ فرمایا کہ یہ اُن کے لیے ضروری ہے لیکن معلوم نہیں انھیں کیا ہوا کہ ایسا نہیں کرتے۔

خطبہ نمازِ عید کے بعد ہے

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نمازِ عید میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ حاضر ہوا۔ سارے ہی خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔

یعقوب بن ابراہیم، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نمازِ عیدین خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ اُن سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو انھیں صدقہ کا حکم دیا۔ پس وہ ڈالنے لگیں کوئی اپنی بالی اور کوئی اپنا ہار۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس روز جس چیز کے ساتھ ہم سب سے پہلے ابتدا کرتے ہیں وہ یہی ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پھر واپس جا کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پا لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے تیار کیا۔ قربانی کا اس میں کوئی شائبہ نہیں۔ انصار میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا جس کو ابوبردہ بن نیار کہا جاتا تھا: یا رسول اللہ! میں ذبح کر بیٹھا اور میرے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اس کی جگہ کر لو اور تمہارے بعد اور کسی کے لیے کافی یا جائز نہیں۔

عید گاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے۔

حسن بصری نے فرمایا کہ عید کے روز ہتھیار لے جانے سے منع کیا گیا ہے مگر جب کہ دشمن کا خوف ہو۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Marfat.com

حَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِي أَخْمَصِ
مِهِ فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرِّكَابِ فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَذَلِكَ
نِّي فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَاءَ يَعُودُهُ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَوْ نَعْلَمُ
نْ أَصَابَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنْتَ أَصَبْتَنِي قَالَ وَكَيْفَ
لَ حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِي يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيهِ وَأَدْخَلْتَ
سِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ فِي الْحَرَمِ ۞

۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ
عِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ
جَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ قَالَ كَيْفَ هُوَ قَالَ صَالِحٌ
قَالَ مَنْ أَصَابَكَ قَالَ أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ
ي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ يَعْنِي الْحَجَّاجَ ۞

بَابُ ۱۱۱ التَّبْكِيرِ لِلْعِيدِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

نُ بُسْرٍ إِنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَذٰلِكَ
حِينَ التَّسْبِيحِ ۞

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
بَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ
بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ
ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنَّمَا
لَحْمٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ خَالِي
أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ
أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا
مَكَانَهَا أَوْ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

بَابُ ۱۱۲ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ
أَيَّامُ الْعَشْرِ وَالْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ
فِي الْأَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ فَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا وَكَبَّرَ

کے ساتھ تھا جب کہ اُن کے تلوے میں نیزے کی نوک چبھی۔ اُن کا پیر رکاب سے چمٹ گیا تو میں نے اُتر کر جُدا کیا تھا اور یہ منیٰ میں ہُوا۔ حجاج کو جب یہ خبر پہنچی تو عیادت کے لیے آیا۔ حجاج نے کہا۔ کاش! ہم جانتے کہ آپ کو یہ تکلیف کس نے پہنچائی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ آپ نے پہنچائی ہے اُس نے کہا۔ کیسے؟ فرمایا کہ آپ نے ایسے روز ہتھیار اُٹھائے جس میں اُٹھائے نہیں جاتے اور حرم میں ہتھیار داخل کیے جب کہ حرم میں ہتھیار داخل نہیں کیے جاتے۔

سعید بن عمرو سے روایت ہے کہ حجاج حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہُوا اور میں اُن کے پاس تھا۔ اُس نے کہا۔ کیا حال ہے؟ فرمایا۔ اچھا ہے۔ کہا کہ آپ کو کس نے تکلیف پہنچائی؟ فرمایا کہ اُس نے تکلیف پہنچائی جس نے ایسے دن میں ہتھیار اُٹھانے کا حکم دیا جس روز اُٹھانا جائز نہیں یعنی حجاج نے۔

نمازِ عید کے لیے جلدی جانا۔ عبداللہ بن بُسر نے فرمایا کہ ہم اس وقت فارغ ہو جایا کرتے یعنی اُس وقت جب تسبیح پڑھتے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا۔ اِس روز جس کام سے ہم ابتدا کریں یہی ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر واپس جا کر قربانی کریں جس نے اِسی طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پا لیا اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے جلدی کر لی اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ پس میرے ماموں جان حضرت ابو بُردہ بن نیار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اُس کی جگہ کر لو یا فرمایا کہ اُسے ذبح کر لو اور تمہارے بعد ایک سالہ کسی اور کو کفایت نہیں کرے گا۔

ایّامِ تشریق کے عمل کی فضیلت

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اَیَّامُ الْعَشْرِ اور اَیَّامُ الْمَعْدُوْدَات سے مراد ایّامِ تشریق ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ ان دس دنوں میں بازار کی طرف تکبیر کہتے ہوئے جاتے تاکہ اِن سے سُن کر لوگ تکبیر کہیں اور محمد بن علی نوافل کے بعد بھی تکبیر

Marfat.com

مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ ۔

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِيْ اَيَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِيْ هٰذِهٖ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ ۔

بَابُ ۶۱۳ التَّكْبِيْرِ اَيَّامَ مِنًى وَاِذَا غَدَا اِلٰى عَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِيْ قُبَّتِهٖ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ اَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُوْنَ وَيُكَبِّرُ اَهْلُ الْاَسْوَاقِ حَتّٰى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيْرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْاَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلٰى فِرَاشِهٖ وَفِيْ فُسْطَاطِهٖ وَمَجْلِسِهٖ وَمَمْشَاهُ وَتِلْكَ الْاَيَّامَ جَمِيْعًا وَكَانَتْ مَيْمُوْنَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ اَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيْقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِيْ بَكْرِ نِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّيَ لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُوْنَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهٗ ۔

بَابُ ۶۱۴ الصَّلٰوةِ اِلَى الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ

کہتے۔

محمد بن عرعرہ، شعبہ، سلیمان، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عمل ایسا نہیں جو ان دنوں کے عمل سے افضل ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے، جہاد بھی؟ فرمایا کہ جہاد بھی مگر جو اپنی جان اور اپنے مال کو خطرے میں ڈال کر نکلا اور کچھ لے کر واپس نہیں لوٹا۔

منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنا اور جب اگلے روز عرفات کو جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے خیمے میں ہی تکبیر کہتے جس کو سن کر مسجد والے تکبیر کہتے اور بازار والے تکبیر کہتے یہاں تک کہ منیٰ تکبیر کی آواز سے گونج اٹھتا۔ حضرت ابن عمر ان دنوں میں منیٰ میں تکبیر کہتے اور نمازوں کے بعد اور اپنے بستر پر نیز اپنے خیمے، مجلس اور راستے میں اور ان تمام دنوں میں اور عورتیں ابان بن عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے ایام تشریق کی راتوں میں مسجد کے اندر مردوں کے ساتھ تکبیر کہا کرتیں۔

محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور ہم منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ تلبیہ کیسے کرتے تھے؟ فرمایا کہ اگر کوئی تلبیہ کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور اگر کوئی تکبیر کہتا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں کرتا تھا۔

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہمیں حکم دیا جاتا کہ ہم عید کے روز نکلیں، یہاں تک کہ کنواری لڑکیاں اپنے پردے سے اور حیض والی بھی نکلیں اور لوگوں کے پیچھے رہتیں پس ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کرتیں، اس روز کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتے ہوئے۔

نماز عید گاہ کی آبادی میں پڑھنا

Marfat.com

۹۱۹۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ تُرْکَزُ لَہُ الْحَرْبَۃُ قُدَّامَہُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ یُصَلِّیْ ۔

محمد بن بشار، عبدالوہاب، عُبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو برچھی گاڑی جاتی۔ پھر آپ نماز پڑھتے۔

بَاب ۶۱۵ حَمْلِ الْعَنَزَۃِ وَالْحَرْبَۃِ بَیْنَ یَدَیِ الْاِمَامِ یَوْمَ الْعِیْدِ ۔

عید کے روز امام کے سامنے نیزہ اور برچھی لے جانا۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْدُوْ اِلَی الْمُصَلّٰی وَالْعَنَزَۃُ بَیْنَ یَدَیْہِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰی بَیْنَ یَدَیْہِ فَیُصَلِّیْ اِلَیْھَا ۔

ابراہیم بن منذر، ولید، ابوعمرو اوزاعی، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت عید گاہ تشریف لے جاتے اور آپ کے سامنے نیزہ اُٹھایا ہوا ہوتا جو عید گاہ میں آپ کے سامنے نصب کر دیا جاتا پس آپ اُس کی طرف نماز پڑھتے۔

بَاب ۶۱۶ خُرُوْجِ النِّسَآءِ وَالْحُیَّضِ اِلَی الْمُصَلّٰی ۔

عورتوں اور حیض والیوں کا عید گاہ کی طرف جانا۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَبْدِ الْوَھَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حَفْصَۃَ بِنَحْوِہٖ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ حَفْصَۃَ قَالَ اَوْ قَالَتِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَیَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی ۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم دیا جاتا کہ جوان اور پردے والی عورتوں کو نکالیں۔ ایوب نے بھی حفصہ سے اسی طرح روایت کی۔ حدیث حفصہ میں یہ بھی ہے: اُنھوں نے فرمایا کہ جوان اور پردے والی عورتیں اور حیض والی عورتیں عید گاہ سے الگ رہا کریں۔

بَاب ۶۱۷ خُرُوْجِ الصِّبْیَانِ اِلَی الْمُصَلّٰی

بچوں کا عید گاہ کی طرف نکلنا

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰی فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَی النِّسَآءَ فَوَعَظَھُنَّ وَذَکَّرَھُنَّ وَاَمَرَھُنَّ بِالصَّدَقَۃِ ۔

عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا فرمایا کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے تو اُنھیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔

بَاب ۶۱۸ اِسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِیْ خُطْبَۃِ الْعِیْدِ وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسَ ۔

عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا۔

حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَۃَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیع کی طرف نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحٰى اِلَى الْبَقِيْعِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ نُسُكِنَا فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نَّبْدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذَبَحْتُ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَفِيْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ۞

پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اس روز ہماری سب سے پہلی عبادت یہ ہے کہ ہم نماز سے ابتدا کریں۔ پھر واپس جا کر قربانی کریں۔ جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کے موافق کیا اور جس نے اس سے پہلے قربانی کر لی تو وہ اپنے گھر والوں کے لیے جلدی کی ہے اُس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں ذبح کر بیٹھا اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے فرمایا کہ اُسے ذبح کر لو اور تمہارے بعد یہ کسی کے لیے کافی نہیں۔

بَابُ ۶۱۹ اَلْعَلَمِ بِالْمُصَلّٰى

عید گاہ میں جھنڈا نصب کرنا

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيْلَ لَهٗ اَشَهِدْتَ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهٗ حَتّٰى اَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ بِاَيْدِيْهِنَّ يَقْذِفْنَهٗ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ ۞

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُن سے کہا گیا، کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عید میں شامل ہوئے؟ فرمایا: ہاں اور اگر آپ سے قرابت داری نہ ہوتی تو کم عمری کے باعث شامل نہ ہو سکتا۔ یہاں تک کہ وہ جھنڈا لایا گیا جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ پس نماز پڑھی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو انھیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ پس میں نے اُنھیں دیکھا کہ اپنے ہاتھوں کو جھکاتیں اور حضرت بلال کے کپڑے میں کچھ ڈال دیتیں۔ پھر آپ اور حضرت بلال اپنے گھر کی طرف آ گئے۔

بَابُ ۶۲۰ مَوْعِظَةِ الْاِمَامِ النِّسَاءَ يَوْمَ الْعِيْدِ ۞

عید کے روز امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ تُلْقِيْ فِيْهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكٰوةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ حِيْنَئِذٍ تُلْقِيْ فَتَخَهَا وَيُلْقِيْنَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَتُرٰى حَقًّا عَلَى الْاِمَامِ ذٰلِكَ وَيُذَكِّرُهُنَّ قَالَ اِنَّهٗ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُوْنَهٗ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ عید الفطر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ آپ نے نماز سے ابتدا کی، پھر خطبہ دیا۔ جب فارغ ہوئے تو نیچے اُترے اور عورتوں کے پاس آئے تو انھیں نصیحت کی اور آپ نے حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لے رکھا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے پوچھا کیا صدقۂ فطر؟ فرمایا: نہیں بلکہ اور ہی صدقہ ڈال رہی تھیں اور ایک کو دیکھ کر دوسری۔ میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا امام کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ عورتوں کو نصیحت کرے؟ فرمایا کہ یہ اُن کے لیے ضروری ہے لیکن انھیں کیا ہو گیا کہ ایسا نہیں کرتے ـــــ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ عید الفطر میں شامل ہوا تو وہ خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے۔ پھر خطبہ دیتے۔ اس کے بعد

Marfat.com

وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ یُصَلُّوْنَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ یَخْطُبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ حِیْنَ یَجْلِسُ بِیَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ یَشُقُّهُمْ حَتّٰی جَآءَ النِّسَآءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَقَالَ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ الْاٰیَةَ ثُمَّ قَالَ حِیْنَ فَرَغَ مِنْهَا اَنْتُنَّ عَلٰی ذٰلِکَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ یُجِبْهُ غَیْرُهَا نَعَمْ لَا یَدْرِیْ حَسَنٌ مَنْ هِیَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَکُنَّ فِدًی اَبِیْ وَاُمِّیْ فَیُلْقِیْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِیْمَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْفَتَخُ الْخَوَاتِیْمُ الْعِظَامُ کَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ ؕ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ ہاتھ سے لوگوں کو بٹھا رہے ہیں۔ پھر انھیں چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ آپ نے آیت پڑھی۔ اے نبی! جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس حاضر ہوں بیعت ہونے کی غرض سے۔۔۔۔ (۱۲/۶۰) پھر اس سے فارغ ہو کر فرمایا: کیا تم اس پر قائم ہو؟ پس ان میں سے ایک عورت نے جواب دیا اور کسی دوسری نے ہاں نہ کہی حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون تھی۔ فرمایا تو صدقہ دو اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا۔ پھر فرمایا: شاباش! تم پر میرے ماں باپ قربان۔ وہ چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ عبدالرزاق نے کہا کہ الفتخ بڑی انگوٹھی کو کہتے ہیں جو دورِ جاہلیت میں ہوتی تھیں۔

بَابٌ ۶۲۱ اِذَا لَمْ یَکُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ فِی الْعِیْدِ

جب عورت کے پاس نمازِ عید کے لیے دوپٹہ نہ ہو۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ کُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِیَنَا اَنْ یَّخْرُجْنَ یَوْمَ الْعِیْدِ فَجَآءَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِیْ خَلَفٍ فَاَتَیْتُهَا فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَ اُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ غَزْوَةً فَکَانَتْ اُخْتُهَا مَعَهٗ فِیْ سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ فَکُنَّا نَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی وَنُدَاوِی الْکَلْمٰی فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلٰی اِحْدَانَا بَاْسٌ اِذَا لَمْ یَکُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ فَقَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فَلْیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ حَفْصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ اَتَیْتُهَا فَسَاَلْتُهَا اَسَمِعْتِ فِیْ کَذَا وَکَذَا فَقَالَتْ نَعَمْ بِاَبِیْ وَقَلَّمَا ذَکَرَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِیْ قَالَ لِیَخْرُجَ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ اَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ شَکَّ اَیُّوْبُ وَالْحُیَّضُ فَتَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی وَلْیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا الْحُیَّضُ قَالَتْ نَعَمْ اَلَیْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ وَتَشْهَدُ کَذَا وَتَشْهَدُ کَذَا

حضرت حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عید کے روز نکلنے سے روکا کرتیں۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور قصرِ بنی خلف میں اتری میں اس کے پاس گئی تو اس نے بتایا کہ اس کے بہنوئی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں بارہ جہاد کیے اور چھ جہادوں میں اس کی بہن اس کے ساتھ رہی اس نے کہا کہ ہم بیماروں اور زخمیوں کی مرہم پٹی پر مامور تھیں۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کسی کے لیے مضائقہ ہے کہ اس کے پاس دوپٹہ نہ ہو تو نہ نکلے؟ فرمایا کہ اس کی سہیلی اسے اپنی چادر میں سے اڑھا دے، لہٰذا وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ حفصہ نے فرمایا کہ جب حضرت اُمِّ عطیہ تشریف لائیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ باتیں سنی ہیں؟ فرمایا: ہاں میرا باپ قربان اور جب بھی وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرا باپ قربان۔ آپ نے فرمایا کہ جوان پردے والیاں یا جوان اور پردے والیاں یا جوان اور پردے والیاں نکلیں۔ یہ ایوب کا شک ہے اور حیض والی عورتیں عید گاہ سے الگ رہیں لیکن بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ میں نے کہا: حائضہ بھی؟ فرمایا، ہاں۔ کیا حائضہ عرفات اور فلاں فلاں جگہ حاضر نہیں ہوتیں؟

بَابٌ ۶۲۲ اِعْتِزَالِ الْحُیَّضِ الْمُصَلّٰی ؕ

حائضہ کا عید گاہ سے الگ رہنا

۹۲۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

Marfat.com

عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أُمِرْنَا أَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ أَوِ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ ۔

فرمایا: ہمیں نکلنے کا حکم دیا گیا تھا۔ پس ہم نکلتیں حیض والی اور جوان اور پردہ دار۔ ابنِ عون نے کہا کہ جوان پردہ دار۔ پس حیض والی تو مسلمانوں کے اجتماع میں شریک ہوتیں اور اُن کی دعاؤں میں لیکن اُن کے نماز پڑھنے کی جگہ (عیدگاہ) سے ایک طرف رہتی تھیں۔

بَابُ ۶۲۳ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلَّى

قربانی کے روز عیدگاہ میں نحر اور ذبح کرنا

۹۲۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرُ أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى ۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، کثیر بن فرقد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ میں نحر یا ذبح کیا کرتے۔

بَابُ ۶۲۴ كَلَامِ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ فِي الْخُطْبَةِ الْعِيدِ وَإِذَا سُئِلَ الْإِمَامُ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ يَخْطُبُ ۔

خطبۂ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور جب امام سے خطبے کے دوران کسی چیز کے متعلق پوچھا جائے۔

۹۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ وَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِي عَنِّي فَقَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیا، فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اُس کی قربانی ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو یہ بکری کا گوشت ہے حضرت ابوبردہ بن نیار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم ہیں نے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے قربانی کر لی اور میں یہی جانتا تھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے۔ پس میں نے جلدی کی کہ کھایا، گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بکری کا گوشت ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو گوشت والی بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا یہ میرے لیے کافی ہوگا؟ فرمایا: ہاں لیکن تمہارے بعد کسی کے لیے کافی نہیں ہوگا۔

ف: اس حدیث کا مضمون کسی قدر کمی بیشی کے ساتھ قبل ازیں حدیث ۹۰۵، ۹۱۴، ۹۱۵ اور ۹۲۳ میں بھی گزر چکا ہے اور اگلی حدیث میں بھی ہے۔ ایک سالہ بکری کے بچے کی قربانی ارشادِ رسول کی روشنی میں درست نہیں ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس موقع پر حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بکری کا ایک سالہ بچہ قربانی کے طور پر ذبح کرنے کا مجاز بنا دیا۔ یہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے کہ پروردگارِ عالم نے احکامِ تشریعیہ میں بھی آپ کو اتنا مجاز و مختار بنایا ہے۔ اگر کوئی اس امر کا روشن ثبوت احادیثِ مطہرہ کی روشنی میں دیکھنا چاہے تو چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کا ایمان افروز رسالہ الامن والعلیٰ پڑھے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرے۔

Marfat.com

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ يُّعِيْدَ ذَبْحَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِيْرَانٌ لِّيْ اِمَّا قَالَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَ اِمَّا قَالَ بِهِمْ فَقْرٌ وَّاِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعِنْدِيْ عَنَاقٌ لِّيْ اَحَبُّ مِنْ شَاتَيَّ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْهَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے حکم فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی انصار میں سے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے ہمسایے مفلس ہیں یا کہا کہ تنگ دست ہیں تو میں نے نماز سے پہلے قربانی کرلی اور میرے پاس بھیڑ کا ایک بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے پیارا ہے۔ آپ نے انھیں اس کی اجازت مرحمت فرما دی۔

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ ۔

جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا اور پھر قربانی کی اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں کی اسے چاہئے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

بَاب ۶۲۵ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيْقَ اِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيْدِ ۔

جو عید کے روز دوسرے راستے سے واپس لوٹے۔

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ يَحْيَى ابْنُ وَاضِحٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ تَابَعَهٗ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ اَصَحُّ ۔

محمد، ابو تُمیلہ یحییٰ بن واضح، فُلیح بن سلیمان، سعید بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز مخالف راستوں سے آیا جایا کرتے ۔۔۔ متابعت کی اس کی یونس بن محمد، فُلیح، سعید نے حضرت ابوہریرہ سے اور حدیثِ جابر زیادہ صحیح ہے۔

بَاب ۶۲۶ اِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَذٰلِكَ النِّسَآءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوْتِ وَالْقُرٰى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عِيْدُنَا يَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَاَمَرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُ ابْنَ اَبِيْ عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ اَهْلَهٗ وَبَنِيْهِ وَصَلّٰى كَصَلٰوةِ اَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيْرِهِمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ اَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُوْنَ فِي الْعِيْدِ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ وَقَالَ عَطَآءٌ اِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۔

جب نمازِ عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے اسی طرح عورتیں جو اپنے گھروں اور گاؤں میں ہوں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اہلِ اسلام! یہ ہماری عید ہے۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے مولیٰ ابن ابوعتبہ کو زاویہ میں حکم دیا تو اس نے اپنی بیوی اور بچوں کو اکٹھا کر کے شہر والوں کی طرح نماز پڑھی اور تکبیر کہی۔ عکرمہ نے فرمایا کہ دیہات والے عید کے روز جمع ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے ہیں جیسے امام کرتا ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ جب نمازِ عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر

Marfat.com

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ اَيَّامُ مِنًى وَّقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ اَمْنًا بَنِيْ اَرْفِدَةَ يَعْنِيْ مِنَ الْاَمْنِ ۞

اُن کے پاس تشریف لائے اور ایام منیٰ میں دو لڑکیاں اُن کے پاس دف بجا کر گا رہی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کپڑے سے منہ ڈھانپ رکھا تھا حضرت ابوبکر نے انھیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: اے ابوبکر! انھیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن اور ایام منیٰ ہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے چھپا لیا اور میں حبشیوں کو دیکھتی رہی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حضرت عمر نے انھیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انھیں کرنے دو۔ بنی ارفدہ! اطمینان سے کھیلتے رہو۔

ف:۔ یہ مضمون پیچھے حدیث ۹۰۰ میں بھی گزر چکا ہے اور ۴۲۸ میں بھی ہے۔ حدیث ۴۲۸ کے تحت ہم نے حاشیے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس فعل پر بحث کی ہے۔ اس حدیث کا مضمون سمجھنے کے لیے حدیث ۴۲۸ کا حاشیہ دیکھنا چاہیے۔ پروردگارِ عالم ہمیں بے راہ روی اور دورِ حاضر کے جملہ فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

بَابُ ۶۲۷ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا

نمازِ عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا

وَقَالَ اَبُو الْمُعَلّٰى سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَرِهَ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدِ ۞

ابوالمعلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے سعید سے سنا کہ حضرت ابن عباس نماز عید سے پہلے نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا وَمَعَهٗ بِلَالٌ ۞

ابوالولید، شعبہ، عدی بن ثابت، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ان سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

بَابُ ۶۲۸ مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ ۞

وتر کے متعلق روایات

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ

نافع اور عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے تاکہ اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

Marfat.com

مَا قَدْ صَلّٰى وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ يَأْمُرُ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ ۞

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیر دیتے اور اپنی بعض حاجت کے لیے حکم دے دیتے تھے۔

۹۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ وِسَادَةٍ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِي طُوْلِهَا فَنَامَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْهُ فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰلِ عِمْرٰنَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَصَنَعْتُ مِثْلَهٗ وَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ۞

کریب کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ انھوں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طول میں لیٹے اور آپ کی زوجہ مطہر بھی۔ آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ آدھی یا اس کے قریب رات ہو گئی تو بیدار ہوئے اور چہرے سے نیند کے آثار مٹائے۔ پھر سورۂ آل عمران کی دس آیتیں پڑھیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف کھڑے ہوئے اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں نے بھی اسی طرح کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملا۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وتر پڑھے اور لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہوا پس کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

۹۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوْتِرُ لَكَ مَا صَلَّيْتَ قَالَ الْقَاسِمُ وَرَاَيْنَا اُنَاسًا مُنْذُ اَدْرَكْنَا يُوْتِرُوْنَ بِثَلَاثٍ وَاِنَّ كُلًّا لَّوَاسِعٌ اَرْجُوْا اَنْ لَّا يَكُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ بَاْسٌ ۞

یحییٰ بن سلیمان، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والد ماجد، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز کی دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم فارغ ہونا چاہو تو ایک رکعت اور پڑھ لو۔ یہ تمہاری پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔ قاسم نے فرمایا کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا تو ہم نے لوگوں کو تین وتر پڑھتے ہوئے دیکھا اور ہر طریقے کے اندر وسعت ہے۔ مجھے امید ہے کہ کسی طریقے میں بھی مضائقہ نہیں ہوگا۔

۹۳۸ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ تَعْنِيْ بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے اور یہ آپ کی رات کی نماز ہوتی۔ اس میں آپ سجدہ ایسا کرتے کہ آپ کے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھ لیتا اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن نماز کی اطلاع دینے

Marfat.com

حَتّٰی یَأْتِیَہُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوۃِ ۔

بَاب ۶۲۹ سَاعَاتِ الْوِتْرِ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ ۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِیْرِیْنَ قَالَ قُلْتُ لِاِبْنِ عُمَرَ اَرَاَیْتَ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ اُطِیْلُ فِیْھِمَا الْقِرَاءَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ وَکَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَیْہِ قَالَ حَمَّادٌ اَیْ بِسُرْعَۃٍ ۔

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کُلَّ اللَّیْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَانْتَھٰی وِتْرُہٗ اِلَی السَّحَرِ ۔

بَاب ۶۳۰ اِیْقَاظِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلَہٗ بِالْوِتْرِ ۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَنَا رَاقِدَۃٌ مُعْتَرِضَۃٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوْتِرَ اَیْقَظَنِیْ فَاَوْتَرْتُ ۔

بَاب ۶۳۱ یَجْعَلُ اٰخِرَ صَلٰوتِہٖ وِتْرًا ۔

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا ۔

بَاب ۶۳۲ الْوِتْرِ عَلَی الدَّابَّۃِ ۔

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ اَسِیْرُ مَعَ

حاضر ہو جاتا۔

وتر کے اوقات۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ آپ کے خیال میں کیا میں نمازِ فجر سے پہلی دو رکعتوں میں طویل قرأت پڑھ لیا کروں؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعتیں پڑھتے اور ایک رکعت سے وتر بنا لیتے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے اور گویا اذان آپ کے کانوں میں تھی۔ حماد نے فرمایا کہ جلدی سے۔

عمرو بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے اور آپ کا وتر سحر تک ہوتا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وتر کے لیے اہل خانہ کو جگانا۔

ہشام نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے بستر پر ترچھی لیٹی رہتی۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی۔

اپنی آخری نماز کو وتر بنانا چاہیے۔

مسدد، یحیٰی بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنا لیا کرو۔

سواری پر وتر پڑھنا۔

سعید بن یسار سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ جب مجھے صبح ہو جانے کا ڈر ہوا تو میں اتر کر پہلے وتر پڑھے اور انہیں جا ملا۔ حضرت عبد اللہ

Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ سَعِيْدٌ فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ خَشِيْتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ ۔

بن عمر نے فرمایا کہ تم کہاں تھے؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو اترا اور وتر پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کی مبارک زندگی میں پیروی کے لیے اچھا نمونہ نہیں ہے؟ میں عرض گزار ہوا، خدا کی قسم، کیوں نہیں۔ فرمایا تو بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ ۶۳۳ الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ ۔

سفر میں وتر پڑھنا۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ وَيُوْمِيْ اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہوتا اور رات کی نماز اشارے سے پڑھ لیتے سوائے فرضوں کے اور وتر سواری پر پڑھتے۔

بَابُ ۶۳۴ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ

رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ اَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا ۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے قنوت پڑھی؟ فرمایا کہ رکوع سے تھوڑا بعد۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا اِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ اُولٰئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ ۔

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ قنوت پڑھی جاتی تھی۔ عرض گزار ہوا کہ رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ پہلے۔ میں نے کہا، فلاں نے تو آپ کی طرف سے بتایا کہ آپ رکوع کے بعد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ جھوٹ بولتا ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ میرے خیال میں آپ نے قاریوں کے ستر افراد کو مشرکوں کی ایک قوم کے پاس بھیجا تھا جب کہ ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور ان مشرکوں کی بربادی کے لیے دعا کی۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ ۔

ابو مجلز سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور قبیلہ رعل و قبیلہ ذکوان والوں کی بربادی کے لیے دعا کی۔

Marfat.com

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِی الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ ؕ

مسدد، اسماعیل، خالد، ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، قنوت نمازِ مغرب اور نمازِ فجر میں پڑھی جاتی تھی۔

اَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کا بیان

بَاب ۶۳۵ اَلْاِسْتِسْقَاءِ وَخُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ ؕ

استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نمازِ استسقاء کے لیے نکلنا۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَسْقِیْ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ

ابونعیم، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء پڑھنے کے لیے نکلے اور اپنی چادر الٹ لی۔

بَاب ۶۳۶ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا سِنِیْنَ كَسِنِیْ یُوْسُفَ ؕ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِیْرَۃُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَۃَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِیْنَ كَسِنِیْ یُوْسُفَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْهِ هٰذَا كُلُّهٗ فِی الصُّبْحِ ؕ

ابن ابوالزناد نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ یہ سب دعائیں صبح کی نماز میں کی جاتی تھیں۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰی مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ یُوْسُفَ

حمیدی، سفیان، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عبداللہ — عثمان بن ابوشیبہ، جریر، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس تھے تو انھوں نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا، اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں برباد ہو گئیں یہاں تک کہ لوگ نے کھانے اور مردار کھانے کو

Marfat.com

فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَ الْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَاَتَاهُ اَبُوْسُفْيَانُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَ الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ ۔

ہم سے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے باعث دھواں سا نظر آتا پس ابوسفیان نے آکر کہا، اے محمد! آپ اللہ کا حکم ماننے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں جب کہ آپ کی قوم ہلاک ہوگئی۔ اُن کے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُس روز کا انتظار کرو جب آسمان واضح طور پر دھواں لائے گا... عَآئِدُوْنَ تک اور فرمایا: جس روز ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے (۴۴: ۱۶) اَلْبَطْشَةُ یوم بدر ہے جب کہ دھواں، پکڑ، تسلط اور آیتِ روم گزر چکیں۔

بَابٌ ۶۳ سُؤَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ الْاِسْتِسْقَاءَ اِذَا قَحَطُوْا ۔

قحط سالی میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے سوال کرنا۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْقُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ اَبِيْ طَالِبٍ ۔

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ۔ ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ وَرُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَسْقٰى فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ ۔

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ۔ ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ طَالِبٍ ۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۔

عمرو بن علی، ابوقتیبہ، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا: وہ ابیض، بارِ رحمت کو وسیلہ جسکا کافل یتیموں کا وہ والی ہے، سہارا ہے ارامل کا

عمر بن حمزہ، سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھتا کہ اس کے ذریعے بارش مانگی جاتی تو آپ اُترتے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے اور مذکورہ بالا شعر ابو طالب کا ہے۔

حسن بن محمد، محمد بن عبداللہ انصاری، ابوعبداللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش کی دعا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے کرتے اور کہتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تُو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ پس اُن پر بارش ہوئی۔

ف: جہاں نیک اعمال بارگاہِ خداوندی میں وسیلہ ہیں جیسا کہ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۲: ۴۵) سے معلوم ہو رہا ہے۔ یہ صبر اور نماز سے استعانت کرنا یعنی مدد حاصل کرنا گویا انہیں وسیلہ بنانا ہے۔ اسی طرح مقربینِ بارگاہِ الٰہیہ کو بھی وسیلہ بنایا جا سکتا ہے۔ صحابۂ کرام رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر پروردگارِ عالم سے بارش مانگا کرتے اور پھر حضور کے

Marfat.com

چچا جان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وسیلہ بنا کر بارش کی دعا کیا کرتے اور اُن کی وہ دعا بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت حاصل کیا کرتی تھی۔ صحابہ کرام کا عمل اِس فعل کی حقانیت پر مُہر تصدیق کر رہا ہے اور ہم اُن بزرگوں کی پیروی پر مامور ہیں کیونکہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی منہ بولتی تصویریں تھیں اور اُن میں سے ہر بزرگ کی پیروی میں نجات کی ضمانت موجود ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ ۶۳۸ تَحْوِيلِ الرِّدَآءِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ

استسقاء کے وقت چادر کو اُلٹ دینا۔

۹۵۴۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَقَلَبَ رِدَآءَهٗ ۞

اسحاق، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن ابوبکر، عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو اپنی چادر اُلٹ دی۔

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ اَبَاهُ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَآءَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ هُوَ صَاحِبُ الْاَذَانِ وَلٰكِنَّهٗ وَهْمٌ فِيْهِ لِاَنَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ الْاَنْصَارِ

علی بن عبداللہ، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم اپنے والدِ محترم سے اور وہ اپنے چچا جان حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ تشریف لے گئے تو بارش کے لیے دعا کی یعنی قبلے کی طرف منہ کیا، چادر اُلٹ دی اور دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا، ابن عُیَینہ کہتے ہیں کہ یہ وہی اذان والے ہیں، لیکن یہ اُن کا وہم ہے کیونکہ یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں اور مازن انصار کا قبیلہ ہے۔

بَابُ ۶۳۹ اِنْتِقَامِ الرَّبِّ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ بِالْقَحْطِ اِذَا انْتُهِكَ مَحَارِمُهٗ ۞

جب حرام کاموں کی انتہا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے۔

بَابُ ۶۴۰ اَلْاِسْتِسْقَآءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

جامع مسجد میں نمازِ استسقاء پڑھنا

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُغِيْثَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةً وَلَا شَيْئًا وَلَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک آدمی منبر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور کہا، اے اللہ ہم پر بارش برسا، اے اللہ ہم پر بارش برسا، اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم، اُس وقت ہم نے آسمان میں کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا وغیرہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا عمارت تھی پس اُس کے پیچھے سے ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا

Marfat.com

بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَهَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَ الْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَأَلْتُ أَنَسًا أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا أَدْرِي ؕ

جب آسمان کے درمیان میں آیا تو پھیل گیا۔ پھر بارش ہوئی خدا کی قسم، ہم نے ایک ہفتہ سورج نہیں دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ کو ایک آدمی اسی دروازے سے اندر داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور کہا۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، پہاڑیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر۔ پس بارش رک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا، کیا یہ وہی پہلا آدمی تھا؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

بَابُ ٦٤١ الِاسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ ؕ

خطبۂ جمعہ میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر بارش کی دعا کرنا۔

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةً وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ انْتَشَرَتْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے روز مسجد میں دار القضاء کی جانب والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ ہمارے لیے بارش مانگیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور کہا۔ اے اللہ! بارش برسا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم، ہم نے کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا مکان تھا۔ پس اس کے پیچھے سے ڈھال کے برابر ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا۔ جب درمیان میں آیا تو پھیل گیا۔ پس خدا کی قسم ہم نے ایک ہفتہ دھوپ نہیں دیکھی۔ پھر اگلے جمعہ کو اسی دروازے سے ایک آدمی اندر داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے، وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم سے اسے روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ ؕ

پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس وہ بند ہو گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔ شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے کہا۔ کیا یہ آدمی وہی پہلا تھا؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

بَاب ۶۴۲ الْاِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ ؕ

منبر پر بارش کی دعا کرنا۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا اَنْ نَّصِلَ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَمُطِرْنَا اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّصْرِفَهٗ عَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يُمْطَرُوْنَ وَلَا يُمْطَرُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ؕ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! بارش نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم اپنے گھروں میں بھی نہیں پہنچے تھے اور اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے پھیر لے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بادل برستے ہوئے دائیں بائیں کو پھٹ گئے اور اہل مدینہ پر نہیں برس رہے تھے

بَاب ۶۴۳ مَنِ اكْتَفٰى بِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ ؕ

جس نے نمازِ جمعہ میں بارش کی دعا کرنا کافی سمجھا۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَدَعَا فَمُطِرُوْا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَامَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ اِنْجِيَابَ الثَّوْبِ ؕ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ آپ نے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر آ کر عرض گزار ہوا۔ گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کہا۔ اے اللہ! پہاڑوں ٹیلوں، وادیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اُوپر سے پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

بَاب ۶۴۴ الدُّعَآءِ اِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ ؕ

جب بارش کی کثرت سے راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنا۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ

Marfat.com

اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرُوْا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلَى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ اِنْجِيَابَ الثَّوْبِ ؕ

بَاب ۶۴۵ مَا قِيْلَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّلُ رِدَآءَهٗ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؕ

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَافِيُ ابْنُ عِمْرَانَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا شَكَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ فَدَعَا اللّٰهَ يَسْتَسْقِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ تَحْوِيْلَ رِدَآئِهٖ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ؕ

بَاب ۶۴۶ اِذَا شَفَعُوْا اِلَى الْاِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ ؕ

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا اللّٰهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلَى ظُهُوْرِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ اِنْجِيَابَ الثَّوْبِ ؕ

بَاب ۶۴۷ اِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِالْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ الْقَحْطِ ؕ

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ رض قَالَ

پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک آدمی آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہُوا ۔ یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اے اللہ پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اُوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔

جمعہ کے روز بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چادر اُلٹنے کے متعلق جو کہا گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مال کے ہلاک ہونے اور اہل وعیال کے تنگ ہونے کی شکایت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بارش مانگی لیکن راوی نے چادر کے اُلٹنے اور قبلہ کی جانب منہ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارشی بنائیں تو وہ اُن کی خواہش کو رد نہ کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا ۔ یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا ۔ یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا ۔ اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اُوپر سے بادل پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹتا ہے۔

جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی سفارش کریں۔

مسروق سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ اَتَیْتُ لِبْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قُرَیْشًا اَبْطَئُوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا عَلَیْهِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰی هَلَکُوْا فِیْهَا وَاَکَلُوا الْمَیْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَآءَهٗ اَبُوْ سُفْیَانَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَاْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَکُوْا فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَقَرَاَ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ الْاٰیَةَ ثُمَّ عَادُوْا اِلٰی کُفْرِهِمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرٰی یَوْمَ بَدْرٍ وَّزَادَ اَسْبَاطٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسُقُوا الْغَیْثَ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْهِمْ سَبْعًا وَّشَکَا النَّاسُ کَثْرَةَ الْمَطَرِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَّاْسِهٖ فَسُقُوا النَّاسَ حَوْلَهُمْ

کی خدمت میں حاضر ہُوا تو اُنھوں نے فرمایا۔ جب قریش نے اسلام قبول کرنے میں دیر کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی بربادی کے لیے دعا کی۔ پس وہ قحط میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوئے اور مردار اور ہڈیاں بھی کھا گئے۔ پس ابوسفیان حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہُوا۔ اے محمدؐ! آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم برباد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ نے پڑھا: "انتظار کرو جس روز آسمان کھلا دھواں لائے گا" پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جس روز ہم سخت گرفت کریں گے" وہ بدر کا روز ہے اسباط نے منصور سے یہ بھی روایت کی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو اُن پر بارش برسی اور متواتر سات روز تو لوگوں نے کثرتِ باراں کی شکایت کی۔ آپ نے کہا:۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ پس آپ کے اُوپر سے بادل ہٹ گئے اور اردگرد کے لوگوں پر برسے۔

بَابُ ۶۴۸ الدُّعَآءِ اِذَا کَثُرَ الْمَطَرُ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا

زیادہ بارش ہو تو دعا کرنا کہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوْا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَکَتِ الْبَهَآئِمُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّسْقِیَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا مَرَّتَیْنِ وَاَیْمُ اللّٰهِ مَا نَرٰی فِی السَّمَآءِ قَزَعَةً مِّنْ سَحَابٍ فَنَشَاَتْ سَحَابَةٌ وَاَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلّٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ اِلَی الْجُمُعَةِ الَّتِیْ تَلِیْهَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ صَاحُوْا اِلَیْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ یَحْبِسْهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا وَتَکَشَّطَتِ الْمَدِیْنَةُ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِیْنَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَاِنَّهَا لَفِیْ مِثْلِ الْاِکْلِیْلِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے۔ بعض لوگ کھڑے ہو کر چیخے اور عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! قحط، بارش، درخت سرخ ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دو دفعہ کہا۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ خدا کی قسم، ہم نے آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا کہ ایک ٹکڑا نمودار ہُوا اور برسا۔ آپ منبر سے اُتر آئے اور نماز پڑھی۔ جب فارغ ہو گئے تو برابر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے فریاد کی:۔ گھر گر گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے روک لے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا:۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں چنانچہ مدینہ منورہ سے ہٹ گیا اور اردگرد برستا رہا۔ مدینہ منورہ پر ایک بوند بھی نہ پڑی۔ میں مدینہ منورہ کو چمکتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

بَابُ ۶۴۹ الدُّعَآءِ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ قَآئِمًا

کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرنا

Marfat.com

وَقَالَ اَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ مَنْ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ وَّزَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَاسْتَسْقٰى فَقَامَ بِهِمْ عَلٰى رِجْلَيْهِ عَلٰى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقٰى ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَآءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَرَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

کہا ابونعیم، زہیر، ابواسحاق نے کہ حضرت عبداللہ بن یزید انصاری نکلے اور اُن کے ساتھ حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم بھی نکلے اور بارش کے لیے دعا کی اُنھوں نے بغیر منبر کے پیروں پر کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کی۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی جہری قرأت کے ساتھ اور اذان واقامت نہ کہی۔ ابواسحاق نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن یزید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَآئِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ فَاسْقَوْا ؕ

ابوالیمان، شعیب، زہری، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ اُنھوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ اُن کے لیے بارش کی دعا کرنے نکلے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پھر قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اور اپنی چادر اُلٹ دی۔ تو اُن پر بارش برسی۔

بَابٌ ۶۵۰ اَلْجَهْرِ بِالْقِرَآءَةِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ

نمازِ استسقاء میں جہر سے قرأت پڑھنا

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ فَتَوَجَّهَ اِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُوْا وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَآءَةِ ؕ

عبّاد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے نکلے تو قبلہ کی جانب متوجہ ہو کر دعا کی اور اپنی چادر اُلٹ دی۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور اُن میں جہر سے قرأت کی۔

بَابٌ ۶۵۱ كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ اِلَى النَّاسِ ؕ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پُشت مبارک لوگوں کی طرف کس طرح پھیری؟

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ قَالَ فَحَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْا ثُمَّ حَوَّلَ رِدَآءَهٗ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَآءَةِ ؕ

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جس روز کہ نمازِ استسقاء کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے لوگوں کی طرف پُشت مبارک کر لی اور قبلہ رُو ہو کر دعا کی۔ پھر اپنی چادر اُلٹ دی۔ پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور اُن میں جہر سے قرأت کی۔

بَابٌ ۶۵۲ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَآءِ رَكْعَتَيْنِ ؕ

نمازِ استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

قُتیبہ بن سعید، سُفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عبّاد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر اُلٹ

Marfat.com

وَقَلَّبَ رِدَآءَهٗ ۞

بَابُ ۶۵۳ اَلْاِسْتِسْقَآءِ فِی الْمُصَلّٰی ۞

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِیْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَّبَ رِدَآءَهٗ قَالَ سُفْيٰنُ وَاَخْبَرَنِی الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ ۞

بَابُ ۶۵۴ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يُصَلِّیْ وَاَنَّهٗ لَمَّا دَعَا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِبْنُ زَيْدٍ هٰذَا مَازِنِیٌّ وَالْاَوَّلُ كُوْفِیٌّ هُوَ اِبْنُ يَزِيْدَ ۞

بَابُ ۶۵۵ رَفْعِ النَّاسِ اَيْدِيَهُمْ مَعَ الْاِمَامِ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ

وَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ اِبْنُ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ يَحْيَى اِبْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اَعْرَابِیٌّ مِّنْ اَهْلِ الْبَدْوِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ هَلَكَ الْعِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَدْعُوْا وَرَفَعَ النَّاسُ اَيْدِيَهُمْ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَ قَالَ فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى مُطِرْنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتّٰى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْاُخْرٰى فَاَتَى الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيْقُ بَشِقَ اَیْ مَلَّ وَقَالَ

دی۔

عیدگاہ میں نمازِ استسقاء پڑھنا۔

عبّاد بن تمیم سے روایت ہے کہ اُن کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارش کے لیے دعا کرنے عیدگاہ تشریف لے گئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا تو دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر الٹ دی ــــ سفیان، مسعودی، ابوبکر نے کہا کہ داہنے حصّے کو بائیں کندھے پر ڈال لیا۔

نمازِ استسقاء میں قبلہ رُو ہونا۔

محمد، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد، عبّاد بن تمیم سے روایت ہے کہ اُنھیں حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے جب دعا کی یا دعا کرنے کا ارادہ کیا تو قبلہ رُو ہو گئے اور اپنی چادر کو اُلٹ دیا ــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ ابن زید تو مازنی ہیں اور پہلے کوفی ہیں اور وہ ابن یزید ہیں۔

نمازِ استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھوں کو اُٹھانا

ابوایوب بن سلیمان، ابوبکر بن اُویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے سُنا کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ جمعہ کے روز جنگلوں کا رہنے والا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا: یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے بال بچے ہلاک ہو گئے اور لوگ ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے پس ہم مسجد سے بھی نہیں نکلے تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی اور اگلے جمعہ تک متواتر بارش ہوتی رہی پس ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا: یا رسول اللہ! مسافر اُکتا گئے اور راستے بند ہو گئے۔ بَشِقَ یعنی اُکتا جانا ــــ اُویسی، محمد بن جعفر، یحییٰ بن سعید اور شریک نے کہا کہ ہم نے حضرت انس سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغل

Marfat.com

الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّشَرِيْكٍ قَالَا سَمِعْنَا اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ ۔

کی سفیدی دیکھی۔

بَابُ رَفْعِ الْاِمَامِ يَدَيْهِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں امام کا ہاتھوں کو اُٹھانا

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهٖ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَاِنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی بھی دعا میں ہاتھوں کو اتنے اُونچے نہ اُٹھایا کرتے جتنے کہ بارش کی دعا کے وقت۔ اُس وقت آپ اِتنے اُونچے اُٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

بَابُ ۶۵۶ مَا يُقَالُ اِذَا مُطِرَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَصَيِّبٍ الْمَطَرُ وَقَالَ غَيْرُهٗ صَابَ وَاَصَابَ يَصُوْبُ ۔

بارش کے وقت کیا کہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ صَیِّب سے مراد بارش ہے اور دوسروں نے کہا کہ صَاب اور اَصَاب دونوں یَصُوْبُ سے ہیں۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنْ نَّافِعٍ ۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو کہتے اے اللہ! ہم پر نفع بخش بارش برسا۔ متابعت کی اس کی قاسم بن یحییٰ نے عُبید اللہ سے اور روایت کیا اسے اوزاعی اور عقیل نے نافع سے۔

بَابُ ۶۵۷ مَنْ تَمَطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتّٰى يَتَحَادَرَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ ۔

جو بارش میں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگیں۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَآءَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا اَنْ يَّسْقِيَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَآءِ قَزَعَةٌ قَالَ فَثَارَ سَحَابٌ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِّنْبَرِهٖ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں لوگ قحط کی لپیٹ میں آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے۔ آسمان میں کوئی بادل نہیں تھے لیکن پہاڑوں جیسے بادل آگئے۔ پھر آپ منبر سے بھی نہیں اُترے تھے یہاں تک کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ پس ہم پر اُس

Marfat.com

حَتّٰی رَاَیْتُ الْمَطَرَ یَتَحَادَرُ عَلٰی لِحْیَتِہٖ قَالَ فَمُطِرْنَا یَوْمَنَا ذٰلِکَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِیْ یَلِیْہِ اِلَی الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی فَقَامَ ذٰلِکَ الْاَعْرَابِیُّ اَوْ رَجُلٌ غَیْرُہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَہَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰہَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا قَالَ فَمَا جَعَلَ یُشِیْرُ بِیَدَیْہِ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِّنَ السَّمَاءِ اِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰی صَارَتِ الْمَدِیْنَۃُ فِیْ مِثْلِ الْجَوْبَۃِ حَتّٰی سَالَ الْوَادِیْ وَادِیْ قَنَاۃَ شَہْرًا قَالَ فَلَمْ یَجِیْ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِیَۃٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ ۔

روز، اُس سے اگلے روز بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی اعرابی یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے اور کہا، اے اللہ! ہمارے اردگرد اور ہم پر نہیں۔ پس آپ دستِ مبارک سے آسمان کی جس طرف اشارہ کرتے اُدھر سے پھٹ جاتا یہاں تک کہ مدینہ منورہ تھالی کی طرح ہو گیا اور قناۃ نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اِس بارش کی افادیت کا ذکر ضرور کرتا۔

بَاب ۶۵۸ اِذَا هَبَّتِ الرِّيْحُ

جب آندھی آئے۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدٌ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَتِ الرِّیْحُ الشَّدِیْدَۃُ اِذَا ھَبَّتْ عُرِفَ ذٰلِکَ فِیْ وَجْہِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

سعید بن ابومریم، محمد بن جعفر، حُمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جب تیز آندھی آتی تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور ہی سے پہچان لی جاتی۔

بَاب ۶۵۹ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میری بادِ صبا کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے۔

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُّجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُھْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ ۔

مسلم، شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بادِ صبا کے ساتھ مدد فرمائی گئی اور عاد قوم بادِ سموم سے ہلاک کی گئی۔

بَاب ۶۶۰ مَا قِیْلَ فِی الزَّلَازِلِ وَالْاٰیَاتِ

زلزلوں اور فتنوں کے متعلق جو کہا گیا ہے

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْھَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْھَرْجُ وَھُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم قبض فرما لیا جائے زلزلے کثرت سے آئیں، وقت ایک دوسرے سے قریب ہو جائے فتنے ظاہر ہوں اور ہرج بڑھ جائے اور وہ قتل ہے۔ مال کی کثرت ہوگی کہ وہ اُبل پڑے گا۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَفِیْ یَمَنِنَا قَالَ قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَفِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا

محمد بن مثنی، حسین بن حسن، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا، اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگ عرض گزار ہوئے اور ہمارے نجد میں۔ دوبارہ کہا، اے اللہ! ہمیں ہمارے

Marfat.com

وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَفِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ۞

شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگ پھر عرض گزار ہوئے اور ہمارے نجد میں فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کا گروہ وہیں سے نکلے گا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ شام اور یمن کے صوبے بابرکت تھے جن میں مزید برکت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا بھی فرمائی اور نجد کا صوبہ منحوس ہے جس کو آپ نے دعائے برکت سے محروم رکھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی نحوست کی تین وجوہات بیان فرمائیں، ——— ۱، زلزلے آنا ۲، فتنے اٹھنا ۳، وہاں سے شیطان کی سنگت کا نکلنا ——— نگاہِ مصطفیٰ نے ان کی یہ تینوں خرابیاں قبل از وقت دیکھ لی تھیں اور پہلے ہی یہ ملاحظہ فرما لیا تھا کہ شیطان جیسی توحید کے علمبردار یہیں سے نکلیں گے جو انبیائے کرام کے گستاخ بن کر شیطان کی طرح بڑے ذوق وشوق سے لعنت کے طوق زیبِ گلو کریں گے ——— ان نحوستوں کے باعث یزید اور یزیدیت کی طرح نجد اور نجدیت کے الفاظ بھی مسلمانوں میں گالی کے مترادف ہو کر رہ گئے ہیں۔ شیطان والی توحید کی علمبرداری اور انبیائے کرام کے خدا داد علوم واختیارات کا انکار تنقیص آمیز لہجے میں کرنا ان لوگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ خدائے ذوالمنن سب مسلمانوں کو سچی ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

بَابُ ٦٦١ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شُكْرَكُمْ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: تم جھٹلائے جانے کو اپنی روزی بناتے ہو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اپنا شکر۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ لَبِيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ ۞

عُبَید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت لبید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیبیہ کے مقام پر بارش والی رات کو ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ میرے بندوں نے صبح کو تو مجھ پر ایمان رکھنے والے اور ستاروں کے منکر تھے اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے نے بارش برسائی، وہ میرا منکر اور ستاروں پر یقین رکھنے والا ہے۔

بَابُ ٦٦٢ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۞

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسائی جائے گی

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِي

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ پانچ چیزوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کی کنجیاں پانچ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحموں میں کیا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور کوئی نہ

Marfat.com

الْاَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا تَدْرِيْ اَحَدٌ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ

جانتا کہ کس زمین میں مرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسے گی۔

ف:۔ اِس سے مراد یہ ہے کہ اِن پانچ چیزوں کا علم خدا کے بتائے بغیر کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا نے اِن پانچ چیزوں کا علم مطلقاً کسی کو دیا ہی نہیں ہے کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان غیوب خمسہ میں سے کتنی ہی جزئیات کی خبریں دی ہیں جیسا کہ حدیثوں میں موجود ہے۔

اَبْوَابُ الْكُسُوْفِ

بَاب ۶۶۳ الصَّلٰوةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ ؞

سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَآءَهٗ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ ؞

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے مسجد میں داخل ہو گئے۔ پس ہم بھی داخل ہو گئے تو آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ وہ درست ہو جائے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا ؞

قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سورج اور چاند کو کسی آدمی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب اُسے دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا ؞

اصبغ، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمٰن بن قاسم، اِن کے والدِ محترم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سورج اور چاند کو کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادٍ

عبداللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان ابومعاویہ زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ

Marfat.com

بْنِ عَلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رض قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ فَصَلُّوْا فَادْعُوا اللّٰهَ ۞

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گہن لگا، جس روز کہ حضرت ابراہیم (آپ کے صاحبزادے) نے وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

بَابٌ ۶۶ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوْفِ ۞

سورج گرہن کے وقت صدقہ دینا۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ۞

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جن کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ پھر فرمایا اے اُمتِ محمد! خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں جبکہ اُس کا بندہ یا اُس کی لونڈی زنا کرے۔ اے اُمتِ محمد! اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

بَابٌ ۶۶۵ النِّدَاءِ بِالصَّلٰوةِ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوْفِ ۞

سورج گرہن کے وقت اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ کہہ کر ندا کرنا۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ اَبِيْ سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ ۞

اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام بن ابو سلام حبشی دمشقی، یحییٰ ابن ابو کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف، زہری سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ کے لفظ سے ندا کی گئی۔

Marfat.com

بَاب ٦٦٦ خُطْبَةِ الْإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ وَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

نمازِ کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا۔ حضرت عائشہ اور حضرت اسماء نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ إِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ قَالَ أَجَلْ لِأَنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ ۞

حضرت اسماء نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب ـــــ احمد بن صالح، عنبسہ یونس، ابن شہاب، عروہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں سورج کو گرہن لگا تو آپ مسجد کی طرف نکلے اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے۔ پس تکبیر کہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قرأت پڑھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا۔ پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا، کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا بلکہ طویل قرأت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ چنانچہ پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا کہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت یا حیات سے انھیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انھیں دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔ کثیر بن عباس نے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عباس اُسی طرح سورج گرہن کے روز حدیث بیان کی جیسے حدیثِ عُروہ بحوالہ حضرتِ عائشہ ہے۔ میں نے عُروہ سے کہا کہ جب مدینہ منورہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ کے بھائی نے دو رکعتیں صبح کی نماز سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ فرمایا کہ اُن سے سنت میں غلطی ہوئی۔

بَاب ٦٦٧ هَلْ يَقُولُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۞

سورج گرہن کو کسوف کہے یا خسوف جب کہ اللہ تعالیٰ نے تو وَخَسَفَ الْقَمَرُ فرمایا ہے۔

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

عُروہ بن زُبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جبکہ سورج کو گرہن لگا۔ آپ کھڑے ہوئے تعالیٰ علیہ کی اور طویل قرأت پڑھی۔ پھر رکوع کیا

Marfat.com

فَقَامَ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ
قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَّهِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولٰى ثُمَّ رَكَعَ
رُكُوعًا طَوِيلًا وَّهِيَ أَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولٰى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا
طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَ
قَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ
وَالْقَمَرِ اَنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ
اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا اِلَى الصَّلٰوةِ ؕ

بَاب ٦٦٨ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عِبَادَهُ بِالْكُسُوفِ قَالَهُ اَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ
اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُخَوِّفُ
بِهِمَا عِبَادَهُ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَارِثِ وَشُعْبَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ
اللّٰهِ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ
وَتَابَعَهُ مُوسٰى عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو
بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا
عِبَادَهُ وَتَابَعَهُ اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ ؕ

بَاب ٦٦٩ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ ؕ

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْاَلُهَا
فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ
ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ

رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہا اور اسی طرح کھڑے رہے۔ پھر طویل قرأت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر دو طویل سجدے کیے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر سلام پھیرا تو سورج روشن ہو گیا تھا۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے سورج اور چاند کو گرہن لگنے کے متعلق فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی موت اور زندگی سے انھیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اسے حضرت ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انھیں کسی کی موت کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے ـــ عبدالوارث اور خالد بن عبداللہ اور حماد بن سلمہ نے یونس کے حوالے سے یہ ذکر نہیں کیا کہ ان کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ متابعت کی اس کی موسیٰ، مبارک، حسن، حضرت ابوبکرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور متابعت کی اس کی اشعث نے حسن بصری سے۔

سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے پناہ مانگنا۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودن کچھ مانگنے آئی تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو اُن کی قبروں میں عذاب ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے خدا کی پناہ۔ پھر ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت

Marfat.com

تَمَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ وَقَامَ النَّاسُ وَرَآءَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۞

لوٹ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو حجروں کے درمیان سے گزرے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے اور سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے، سجدہ کیا اور فرمایا جو اللہ نے چاہا پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذابِ قبر سے پناہ مانگیں۔

بَابٌ ۶۶ طُوْلِ السُّجُوْدِ فِي الْكُسُوْفِ ۞

نمازِ کسوف میں لمبے سجدے کرنا

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهَا ۞

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ کہہ کر ندا کی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو ایک ہی رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج روشن ہوگیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کبھی ان سے طویل سجدے نہیں کیے۔

بَابٌ ۶۷ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ جَمَاعَةً وَّصَلّٰى لَهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ وَجَمَّعَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَصَلّٰى ابْنُ عُمَرَ ۞

نمازِ کسوف باجماعت پڑھنا اور حضرت ابن عباس نے لوگوں کو صفہ زمزم میں نماز پڑھائی اور علی بن عبداللہ بن عباس نے انھیں اکٹھا کیا اور حضرت ابن عمر نے نماز پڑھائی۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَآءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا گویا سورہ البقرہ کی قرأت کے برابر۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا پھر اُٹھے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے

Marfat.com

الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا مَّا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا مَّا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَصَبْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِّنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَاُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ۔

پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا اور فارغ ہو گئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نے اس جگہ آپ کو کوئی چیز لیتے دیکھا۔ پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو ایک ٹہنی پکڑ لی۔ اگر میں اُسے لے آتا تو تم اُس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے اور مجھے جہنم دکھائی گئی تو میں نے آج جیسا بُرا منظر کبھی نہیں دیکھا تھا اور میں نے دیکھا کہ اُس میں زیادہ تر عورتیں ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ فرمایا کہ اپنے کفر کے باعث۔ عرض کی گئی، کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتیں اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں۔ اگر ان میں سے کسی پر سارے زمانے کا احسان کر دو۔ پھر تم سے کوئی کمی ہو جائے تو کہے گی میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے ساتھ کوئی نیکی کی ہو۔

ف: اِس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نماز پڑھاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت اور دوزخ کا مشاہدہ بھی فرما لیا اور وہاں کے حالات بھی مشاہدہ فرمائے۔ اِس سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ کی یہ شان ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی طرف توجہ ہو سکتی ہے۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جو نگاہیں جنت اور دوزخ تک پہنچ جاتی ہیں اُن سے زمین و آسمان کی کونسی چیز چھپ سکتی ہے؟ نگاہِ مصطفیٰ یقیناً شمال، جنوب، مشرق اور مغرب تک دیکھتی ہے جو جنت و دوزخ کی نسبت دُور نہیں ہیں۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ اقدس جنت کی ٹہنی تک پہنچ جاتا تھا تو زمین و آسمان کی کونسی چیز تک نہیں پہنچ سکتا۔ چوتھی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو جنت عطا فرما دی ہے ورنہ آپ تَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا اور لَوْ اَصَبْتُهٗ نہ فرماتے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَاب ۶۷۲ صَلٰوةِ النِّسَآءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوْفِ ۔

مَردوں کے ساتھ عورتوں کا نمازِ کسوف پڑھنا۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ فَاِذَا هِيَ قَآئِمَةٌ تُصَلِّيْ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئی جب کہ سورج کو گہن لگا ہوا تھا۔ لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا، لوگوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سُبْحَانَ اللّٰہ

Marfat.com

فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا اِلَى السَّمَآءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ اَىْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِى الْغَشْىُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ رَاْسِى الْمَآءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَىْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَهٗ اِلَّا وَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِىْ مَقَامِىْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِى الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَآ اَدْرِىْ اَيَّتُهُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْ قَالَ الْمُوْقِنُ لَآ اَدْرِىْ اَىْ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهٗ ثُمَّ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَآ اِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَآ اَدْرِىْ اَيَّتُهُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ لَآ اَدْرِىْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ ۞

بَابُ ۶۷۳ مَنْ اَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِىْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ ۞

۹۹۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِىْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ ۞

بَابُ ۶۷۴ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فِى الْمَسْجِدِ

۹۹۳ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَآءَتْ تَسْاَلُهَا فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَآئِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِىْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا میں نے کہا، نشانی! انھوں نے اشارے سے ہاں کی میں کھڑی رہی تو بیہوش ہونے لگی پس میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر وہ اس جگہ پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی، فتنہ دجال جیسی یا اس کے قریب نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے کونسی بات فرمائی۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا علم ہے! پس اگر وہ ایمان والا یا یقین والا ہوا معلوم نہیں حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ پس ہم نے ان کی بات قبول کی، ان پر ایمان لائے اور پیروی کی اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا۔ ہمیں معلوم تھا کہ تو یقین والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوا معلوم نہیں حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تو میں نے بھی وہی کہا۔

جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے۔

ربیع بن یحییٰ، زائدہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

مسجد میں نمازِ کسوف پڑھنا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودی عورت کچھ مانگنے کے لیے آئی تو اس نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے خدا کی پناہ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت سوار ہو کر نکلے تو سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت لوٹے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو حجروں کے درمیان سے گزرے تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے

Marfat.com

وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانِي الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَقَامَ النَّاسُ وَرَآءَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ وَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا۔ پھر طویل رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اُٹھایا تو طویل سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا جو پہلے سجدوں سے کم تھا۔ جب فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

بَابُ ۶۵ لَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرَةَ وَالْمُغِيْرَةُ وَاَبُوْ مُوْسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ عُمَرَ ؓ

کسی کی موت یا زندگی سے سورج کو گرہن نہیں لگتا

اسے حضرت ابو بکرہ، حضرت مغیرہ، حضرت ابو موسیٰ، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر نے روایت کیا ہے۔

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا ۔

مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَآءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَآءَةَ وَهِيَ دُوْنَ قِرَآءَتِهِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَدُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ

عُرْوَہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس لمبی قرأت کی پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو لمبی قرأت کی اور یہ پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اُٹھایا تو دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیاں میں سے دو نشانیاں ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔

Marfat.com

لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْهِمَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ

بَاب ۶۶ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوْفِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رض

سورج گرہن کے وقت ذکر کرنا۔ اِسے حضرت ابن عباس نے روایت کیا۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَّا رَاَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ وَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَآئِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں ڈرتے ہوئے پکے جیسے قیامت آگئی ہو۔ پس مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھی، بہت ہی لمبے قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ۔ میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ اور فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ جب تم ایسی کوئی بات دیکھو تو اللہ کے ذکر، دعا اور استغفار کی طرف دوڑا کرو۔

بَاب ۶۷ الدُّعَآءِ فِي الْكُسُوْفِ قَالَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى وَعَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورج گرہن کے وقت دعا کرنا۔ اِسے حضرت ابوموسیٰ اور حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يُنْجَلِيَ

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا، جس روز حضرت ابراہیم (صاحبزادہ رسول اللہ) فوت ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ ابراہیم کی موت کی وجہ سے گہن لگا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ روشن ہو جائے۔

بَاب ۶۸ قَوْلِ الْاِمَامِ فِيْ خُطْبَةِ الْكُسُوْفِ اَمَّا بَعْدُ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ

امام کا خطبۂ کسوف میں امّا بعد کہنا ــــ ابواسامہ، ہشام فاطمہ بنت مُنذر، حضرت اسماء نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پس آپ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ امّا بعد

بَاب ۶۹ الصَّلٰوةِ فِيْ كُسُوْفِ الْقَمَرِ

چاند گرہن میں نماز پڑھنا

Marfat.com

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۞

محمود، سعید بن عامر، شعبہ، یونس، حسن سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَآءَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ اِبْنًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ ۞

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے یہاں تک کہ مسجد میں جلوہ افروز ہوئے۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو آپ نے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سورج روشن ہو گیا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انھیں کسی کی موت کے باعث گہن نہیں لگتا۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھو اور دعا کیا کرو، یہاں تک کہ وہ دور ہو جائے اور یہ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت ابراہیم نامی صاحبزادہ فوت ہوا تو بعض لوگوں نے یہ بات کہی تھی۔

بَابُ ۶۸ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى فِي الْكُسُوْفِ اَطْوَلُ ۞

نمازِ کسوف میں پہلی رکعت زیادہ لمبی ہو۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ سَجْدَتَيْنِ الْاُوْلٰى اَطْوَلُ ۞

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز کسوف کی دو رکعتیں چار رکوعوں کے ساتھ پڑھیں اور پہلی رکعت زیادہ طویل تھی۔

بَابُ ۶۸۱ الْجَهْرِ بِالْقِرَآءَةِ فِي الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف میں جہری قرأت کرنا

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَآءَتِهٖ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَآءَتِهٖ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَآءَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَعَنْبَسَةُ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ

عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں قرأت جہر سے کی۔ جب قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ جب رکوع سے اٹھے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر نمازِ کسوف میں دوبارہ قرأت کی یعنی دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے ـــــ اوزاعی وغیرہ، زہری، عُروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو ایک آدمی نے اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ کے ساتھ

Marfat.com

الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِثْلَهٗ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ اَخُوْكَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلّٰى اِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ اِذَا صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ وَقَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ اَخْطَاَ السُّنَّةَ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَّسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْجَهْرِ ؕ

ندا کی۔ آپ آگے بڑھے اور چار رکوعوں اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ عبدالرحمٰن بن نمر نے ابن شہاب سے اسی طرح سنا ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا۔ آپ کے بھائی جان حضرت عبداللہ بن زبیر نے کیا کیا کہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں جب کہ انھوں نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی۔ فرمایا کہ ان سے سنت میں غلطی ہوئی۔ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حسین نے زہری سے جہر کے بارے میں۔

اَبْوَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجدۂ تلاوت کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَاب ۶۸۲ مَا جَآءَ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ وَسُنَّتِهَا ؕ

قرآن کریم میں تلاوت کے سجدے اور ان کا سنت ہونا۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ مَّعَهٗ غَيْرَ شَيْخٍ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا فَرَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا ؕ

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۂ والنجم پڑھی اور سجدہ کیا تو جو آپ کے ساتھ تھے انھوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے کے کہ ایک مٹھی کنکر یا مٹی لے کر اسے پیشانی سے لگایا اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا تھا۔

بَاب ۶۸۳ سَجْدَةِ تَنْزِيْلِ السَّجْدَةِ ؕ

سورۂ تنزیل میں سجدہ کا ہونا

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ ؕ

محمد بن یوسف، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں سورۂ الم تنزیل السجدہ اور ھَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ یعنی سورہ الدھر پڑھا کرتے تھے۔

بَاب ۶۸۴ سَجْدَةِ صٓ ؕ

سورۂ صٓ میں سجدے کا ہونا۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ

سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَآئِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا ۞

روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سورۂ صٓ کا سجدہ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

بَاب ۶۸۵ سَجْدَةِ النَّجْمِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

سورۂ والنجم کا سجدہ ۔ اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِلَّا سَجَدَ فَاَخَذَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى وَجْهِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا ۞

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھی تو سجدہ کیا اور لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہا مگر اُس نے سجدہ کیا، سوائے اُن میں سے ایک آدمی کے کہ ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لے کر پیشانی سے لگالی اور کہا کہ میرے لیے کافی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے بعد میں اُسے (اُمیہ بن خلف کو) دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا تھا۔

بَاب ۶۸۶ سُجُوْدِ الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهٗ وُضُوْءٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ ۞

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اُس کا کوئی وضو نہیں اور حضرت ابن عمر بغیر وضو بھی سجدہ کر لیا کرتے۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ ۞

مسدد، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم کا سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں نیز جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا ـــــ روایت کیا اِسے ابراہیم بن طہمان نے ایوب سے۔

بَاب ۶۸۷ مَنْ قَرَاَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

جس نے آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَزَعَمَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا ۞

سلیمان بن داؤد ابوالربیع، اسماعیل بن جعفر، یزید بن خُصَیفہ، ابن قسط، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا۔ اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے اُس میں سجدہ نہیں کیا۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ رضی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ ۞

یزید بن عبداللہ ابن قسیط نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

Marfat.com

بَاب ۶۸۸ سَجْدَةِ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

سورۂ انشقاق میں سجدہ

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ لَمْ أَسْجُدْ ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ سورۂ انشقاق پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا: اے ابوہریرہ کیا آپ نے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا؟ فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

بَاب ۶۸۹ مَنْ سَجَدَ لِسُجُودِ الْقَارِئِ

جس نے قاری کے سجدے کی وجہ سے سجدہ کیا۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِتَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَقَرَأَ عَلَيْهِ سَجْدَةً فَقَالَ اسْجُدْ فَإِنَّكَ إِمَامُنَا فِيهَا ۔

حضرت ابن مسعود نے حضرت تمیم بن حذیم سے فرمایا جو لڑکے تھے اور ان کے سامنے آیتِ سجدہ پڑھی کہ سجدہ کرو کیونکہ اس میں تم ہم سے آگے ہو۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ ۔

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سامنے ایسی سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہمارے بعض کو تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہ ملتی۔

بَاب ۶۹۰ ازْدِحَامِ النَّاسِ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ السَّجْدَةَ ۔

جب امام آیتِ سجدہ پڑھے تو لوگوں کی بھیڑ لگ جانا۔

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ فَنَزْدَحِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا نَسْجُدُ عَلَيْهِ ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیتِ سجدہ پڑھتے اور ہم آپ کے پاس ہوتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کرتے۔ پس ہمارا اتنا ہجوم ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی جس پر ہم سجدہ کرتے۔

بَاب ۶۹۱ مَنْ رَأَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوجِبِ السُّجُودَ وَقِيلَ لِعِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ الرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا كَأَنَّهُ لَا يُوجِبُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سَلْمَانُ مَا لِهَذَا غَدَوْنَا وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنِ اسْتَمَعَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَسْجُدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ طَاهِرًا فَإِذَا سَجَدْتَ وَ

جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا۔ حضرت عمران بن حصین سے کہا گیا کہ ایک آدمی آیت سجدہ سنے اور اس کے لیے نہ بیٹھے۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں وہ اس کے لیے بیٹھتا۔ گویا اس پر واجب نہ ہوتا۔ حضرت سلمان نے فرمایا کہ ہم اسی لیے نہیں آئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ اس پر ہی سجدہ ہے جو اسے سنے۔ زہری نے کہا کہ سجدہ نہ کرے مگر جب باوضو ہو۔ جب تم سجدہ کرو اور سفر میں نہیں بلکہ حضر میں ہو تو قبلہ کی جانب منہ کرو۔ اگر تم

Marfat.com

لَا سَفَرٍ وَاَنْتَ فِیْ حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ وَكَانَ السَّآئِبُ بْنُ يَزِيْدَ لَا يَسْجُدُ لِسُجُوْدِ الْقَآصِّ ۞

سوار ہو تو پھر تمہارا منہ خواہ کسی طرف ہو اور سائب بن یزید قصہ گو سے آیتِ سجدہ سُن کر سجدہ نہیں کرتے تھے۔

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِیِّ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِیِّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ رَبِيْعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَمَّا حَضَرَ رَبِيْعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ قَرَاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُوْرَةِ النَّحْلِ حَتّٰى اِذَا جَآءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَاَ بِهَا حَتّٰى اِذَا جَآءَتِ السَّجْدَةُ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ اَصَابَ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُوْدَ اِلَّآ اَنْ نَّشَآءَ ۞

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابوبکر بن ابوملیکہ عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی، ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر تیمی۔ ابوبکر نے کہا ربیعہ بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ جب ربیع تیمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو وہ جمعہ کے روز منبر پر سورۂ نحل پڑھ رہے تھے۔ جب آیتِ سجدہ آئی تو نیچے اُترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ جب اگلا جمعہ آیا تب بھی وہی سورت پڑھی اور جب آیت سجدہ آئی تو فرمایا: اے لوگو! ہم سجدے سے آگے گزرتے ہیں جس نے سجدہ کیا تو اچھا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں اور حضرت عمر نے سجدہ نہ کیا ـــــ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سجدے فرض نہیں کیے ہیں بلکہ یہ بات ہماری مرضی پر منحصر ہے۔

بَابٌ ۶۹۲ مَنْ قَرَاَ السَّجْدَةَ فِی الصَّلٰوةِ فَسَجَدَ بِهَا ۞

جس نے نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ قَالَ سَجَدْتُّ بِهَا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِيْهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی۔ اُنھوں نے سورۂ انشقاق پڑھی اور سجدہ کیا میں عرض گزار ہُوا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے اِس پر ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا لہٰذا ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اُن سے جا ملوں۔

بَابٌ ۶۹۳ مَنْ لَّمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِّلسُّجُوْدِ مِنَ الزِّحَامِ ۞

جو بھیڑ کے باعث سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ السُّوْرَةَ الَّتِیْ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے، یہاں تک کہ ہم میں سے بعض کو تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہیں ملتی تھی۔

Marfat.com

مَكَانًا لِمَوْضِعٍ بِجَبْهَتِهٖ ؛

اَبْوَابُ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ

نمازِ قصر کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ ۶۹۴ مَا جَآءَ فِي التَّقْصِيْرِ وَكَمْ يُقِيْمُ حَتّٰى يُقَصِّرَ ؛

قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے۔

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يُقَصِّرُ فَنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَّرْنَا وَاِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُنیس ۱۹ روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ لہٰذا ہم سفر میں اُنیس ۱۹ روز تک قصر کرتے رہتے ہیں اور جب زیادہ دن ہو جائیں تو پوری پڑھتے ہیں۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا ؛

یحییٰ بن ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ دو ۲ دو ۲ رکعتیں پڑھتے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں لوٹ آئے۔ میں نے کہا: آپ مکہ مکرمہ میں کچھ ٹھہرے؟ فرمایا کہ اُس میں دس روز ٹھہرے۔

بَابُ ۶۹۵ الصَّلٰوةِ بِمِنًى ؛

منیٰ میں نماز پڑھنا

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ مَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا ؛

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو ۲ رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ابتدائی دورِ خلافت میں بھی۔ پھر وہ پوری پڑھنے لگے۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ عَنْ وَّهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ؛

ابو الولید، شعبہ، ابو اسحاق، حارثہ سے روایت ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالتِ امن کے اندر ہمیں منیٰ میں دو ۲ رکعتیں پڑھائیں۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِمِنًى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سُنا: حضرت عثمان بن عفان نے ہمیں منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو اُنھوں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنے کے بعد فرمایا: میں نے

Marfat.com

فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ ؞

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش! میں جانتا کہ ان چار میں سے دو مقبول رکعتیں ہمارے حصے میں آجائیں۔

بَاب ۶۹۶ كَمْ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ ؞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دورانِ حج کتنے روز قیام فرمایا۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ تَابَعَهٗ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ ؞

ابوالعالیہ براء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چوتھی ذی الحجہ کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیا جائے مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ متابعت کی اس کی عطاء نے حضرت جابر سے۔

بَاب ۶۹۷ فِيْ كَمْ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِيْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَّهُوَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا ؞

کتنی مسافت پر نماز قصر کرے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن رات کی مسافت کو سفر کا نام دیا ہے جب کہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس قصر کرتے اور روزہ چھوڑتے چار برد کے سفر پر اور وہ سولہ فرسخ ہوتے ہیں۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ ؞

اسحاق، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ تَابَعَهٗ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ ــــ متابعت کی اس کی احمد، ابن مبارک، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لَيْسَ

آدم، ابن ابوذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک رات دن کا سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو ــــ

Marfat.com

مَعَهَا حُرْمَةٌ تَابَعَهُ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَّسُهَيْلٌ وَّ مَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؕ

متابعت کی اس کی یحییٰ بن ابو کثیر اور سہیل اور امام مالک مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے۔

بَابٌ ۶۹۸ يَقْصُرُ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَّوْضِعِهٖ

قصر کرے جب اپنی بستی سے نکل جائے۔ حضرت علی بن ابوطالب نے قصر پڑھی اور وہ گھروں کو دیکھ رہے تھے جب واپس لوٹے تو اُن سے کہا گیا۔ یہ کوفہ ہے۔ فرمایا کہ جب تک ہم داخل نہ ہو جائیں۔

وَخَرَجَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رض فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوْتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِيْلَ لَهٗ هٰذِهِ الْكُوْفَةُ قَالَ لَا حَتّٰى نَدْخُلَهَا ؕ

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ؕ

محمد بن المنکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں نماز ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور نماز عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الصَّلٰوةُ اَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَمَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَاَوَّلَتْ مَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ ؕ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: پہلے پہل دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں۔ پس سفر کی نماز تو برقرار رہی اور حضر کی نماز بڑھا دی گئی۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا: حضرت عائشہ کس طرح پڑھاتی تھیں؟ فرمایا کہ انھوں نے تاویل کی جیسے حضرت عثمان نے تاویل کی تھی۔

بَابٌ ۶۹۹ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ ؕ

سفر میں نماز مغرب کی تین رکعتیں پڑھے۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَآءِ قَالَ سَالِمٌ وَّكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رض قَالَ سَالِمٌ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ قَالَ سَالِمٌ وَّاَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتَصْرَخَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ حَتّٰى سَارَ مِيْلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی منظور ہوتی تو مغرب میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ اُسے اور عشاء کو جمع کر لیتے۔ سالم کا بیان ہے کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو حضرت عبداللہ بن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے ——— لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کر لیا کرتے۔ سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے مغرب میں تاخیر کی کیونکہ انھیں اپنی اہلیہ محترمہ یعنی حضرت صفیہ بنت ابو عبید کے سخت بیمار ہونے کی خبر ملی۔ میں نے اُن سے کہا: نماز۔ فرمایا کہ چلتے رہو۔ پھر اُن سے کہا: نماز۔ فرمایا کہ چلتے رہو۔ یہاں تک کہ دو یا تین میل چل کر اترے اور نماز پڑھی۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی

Marfat.com

قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيْمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيْهَا فَلَمَّا يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيْمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيْهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ۞

طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ پہنچنے کی جلدی ہوتی حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ جب آپ کو پہنچنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی اقامت کہہ کر نماز پڑھ لیتے۔ سلام پھیر کر کچھ دیر ٹھہرتے۔ پھر عشاء کی اقامت ہوتی اور نمازِ عشاء کی دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر نمازِ عشاء کے بعد نوافل نہ پڑھتے، یہاں تک کہ آدھی رات کو قیام فرماتے۔

بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّوَابِّ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ ۞

سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہو۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ ۞

علی بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہوتا۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ ۞

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفلی نمازیں سواری پر بغیر قبلہ رُخ بھی پڑھ لیا کرتے۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ ۞

عبدالاعلیٰ ابن حماد، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواری پر نماز پڑھ لیتے اور اُسی پر وتر پڑھ لیا کرتے اور بتاتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کر لیا کرتے تھے۔

بَابُ الْإِيْمَاءِ عَلَى الدَّابَّةِ ۞

سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِيْ وَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ ۞

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہوتا اور اشارہ کرتے۔ حضرت عبداللہ نے ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کر لیا کرتے تھے۔

بَابُ يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوْبَةِ ۞

فرض نماز کے لیے سواری سے اُترنا

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

Marfat.com

رَبِيعَةَ اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ اَخْبَرَهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُوْمِيْ بِرَاْسِهٖ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ عَلٰى دَابَّتِهٖ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ مَّا يُبَالِيْ حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ ؕ

سر کے اشارے سے سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہو جاتا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نمازوں میں ایسا نہیں کیا کرتے تھے ـــــ لیث، یونس، ابن شہاب، سالم نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مسافر ہوتے تو رات کے وقت سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے اور پروا نہ کرتے خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہوتا ـــــ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفل نماز کو سواری پر پڑھ لیتے خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہوتا اور اُسی پر وتر بھی لیکن آپ فرض نماز کو اُس (سواری) پر نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ؕ

مُعاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے مشرق کی طرف منہ کر کے۔ جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے نیچے اُتر آتے اور قبلہ کی جانب رُخ فرما لیتے۔

ف: سواری پر نماز پڑھنے کے بارے میں چند باتیں یاد رکھنا ضروری ہے۔ (۱) نفل نماز چلتی ہوئی سواری پر بھی ہو جاتی ہے خواہ سواری اونٹ، گھوڑا وغیرہ ہو یا ہوائی جہاز اور ریل گاڑی وغیرہ۔ اس صورت میں جدھر سواری کا منہ ہے اُدھر منہ کر کے نماز پڑھے قبلہ رُو ہونا ضروری نہیں (۲) فرض نماز چلتی ہوئی سواری پر نہیں ہوتی، ہاں ٹھہری ہوئی سواری پر ہو جاتی ہے لیکن قبلہ رُو ہونا ضروری ہے ورنہ سواری سے اُتر کر نماز پڑھے۔ (۳) نمازِ وتر چلتی ہوئی سواری پر پڑھنے منسوخ ہیں۔ اِن کا حکم اب فرضوں جیسا ہے (۴) اس حالت میں مؤکدہ سنتوں کا حکم فرضوں کے ساتھ اور غیر مؤکدہ کا نوافل کے ساتھ ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

Marfat.com

پارہ — ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۷۰۳ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا اَنَسًا حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِيْ عَنْ يَّسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ رَاَيْتُكَ تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ اَفْعَلْهُ رَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَنَسٍ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

گدھے پر نفل نماز پڑھنا

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا جبکہ وہ شام سے آرہے تھے۔ پس ہم اُن سے عین التمر کے پاس ملے میں نے اُنھیں گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور رُخ کسی اور طرف تھا یعنی قبلہ سے بائیں جانب۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے آپ کو قبلہ رُخ کے علاوہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ کرتا ـــــ روایت کیا اسے ابن طہمان، حجاج، انس بن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَابُ ۷۰۴ مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلٰوةِ وَقَبْلَهَا ۞

جو سفر میں نماز کے بعد اور پہلے نوافل نہ پڑھے۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۞

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سفر کیا تو فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) رہا ہوں لیکن میں نے سفر کے دوران آپ کو نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (۲۱:۳۳)

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِيْسٰى بْنُ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۞

عیسیٰ بن حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں تو آپ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے نیز حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسی طرح کیا کرتے۔

Marfat.com

بَابُ ۷۰۵ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ ۞

جس نے سفر میں نماز کے بعد اور اُس سے پہلے نوافل پڑھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَنْبَأَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ۞

ابن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا ہمیں کسی ایک نے بھی نہیں بتایا کہ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اُنھوں نے بیان کیا کہ فتحِ مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو کوئی اور نماز اتنی ہلکی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر رکوع اور سجدے پورے کیے ـــــ لیث، یونس، ابن شہاب، عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ محترم نے اُنھیں خبر دی اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر کے دوران، رات کے وقت سواری کی پیٹھ پر نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہو جاتا۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ۞

ابوالیمان، شعیب، زُہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کی پیٹھ پر سر کے اشارے سے نوافل پڑھ لیا کرتے خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہوتا اور حضرت ابنِ عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ف: اِس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ دورانِ سفر بھی نفل پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا لہٰذا جو حضرات دورانِ سفر صرف فرضوں کا پڑھنا ضروری بتاتے ہیں کہ باقی نمازوں کی معافی کا اعلان کر دیتے ہیں اُن کی بات درست نہیں ہے۔ دورانِ سفر بھی پوری نماز پڑھی جائے۔ ہاں اضطراری حالت میں نفل نماز ترک کی جا سکتی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابُ ۷۰۶ الْجَمْعُ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۞

سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع کر لینا۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ محترم نے فرمایا، جب آگے پہنچنے کی جلدی ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا کرتے ـــــ ابراہیم بن طہمان، حسین معلّم، یحییٰ بن ابوکثیر، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر کو جمع کر لیا کرتے تھے جب جلدی میں ہوتے تو مغرب اور عشاء کو بھی جمع فرمایا کرتے ـــــ حسین

Marfat.com

يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَعَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ وَتَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَنَسٍ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بن ابو کثیر، حفص بن عُبید اللہ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں نماز مغرب اور نمازِ عشاء کو ملا لیا کرتے۔ متابعت کی ہے اس کی علی بن مبارک نے حرب، یحییٰ، حفص، حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمع فرمائیں۔

بَابٌ هَلْ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۔

جب مغرب وعشاء کو جمع کریں تو کیا اذان واقامت کہی جائے؟

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَيُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمُ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهَا بِرَكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر کے دوران پہنچنے کی جلدی ہوتی تو نمازِ مغرب میں تاخیر کر لیتے، یہاں تک کہ اُسے اور نمازِ عشاء کو جمع کر لیتے ـــــ سالم نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بھی ایسا ہی کرتے کہ جب پہنچنے کی جلدی ہوتی اور مغرب کی اقامت ہوتی تو اُس کی تین رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے یہاں تک کہ عشاء کی اقامت کہی جاتی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور ان کے درمیان کوئی ایک رکعت بھی نہ پڑھتے اور نہ نمازِ عشاء کے بعد، یہاں تک کہ آدھی رات کو قیام کرتے۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ۔

اسحاق، عبد الصمد، حرب، یحییٰ، حفص بن عُبید اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ان دونوں نمازوں کو جمع فرما لیا کرتے تھے یعنی نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو۔

بَابٌ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرنا ہو تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرے۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حسان واسطی، مفضل بن فضالہ، عُقیل، ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر میں عصر کے

Marfat.com

وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَاِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ؕ

وقت تک تاخیر کر لیتے۔ پھر دونوں کو جمع کر لیتے اور جب ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

ف: چونکہ فرمانِ خداوندی ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ (۴: ۱۰۳) لہٰذا ہر نماز اُس کے مقررہ وقت کے اندر پڑھنی ضروری ہے۔ ہاں حج کے دوران مجبوراً نمازوں کو ملانا پڑتا ہے جو فعلِ رسول کے تحت ہے باقی کسی وقت کسی ضرورت یا مجبوری کے تحت دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت میں ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ اِس حدیث میں بھی یہی ہے کہ ظہر کی نماز اُس کے آخری وقت میں پڑھی اور عصر کی نماز اُس کے ابتدائی وقت میں ادا کی۔ گویا دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت کے اندر ادا کی گئیں۔ یہ نہیں ہوا کہ دونوں نمازوں کو ایک ہی نماز کے وقت کے اندر ادا کیا جاتا۔ اس سلسلے میں بعض علماء نے بڑی غلطی فہمی پیدا کر رکھی ہے جس کو مٹانے کی غرض سے سرمایۂ ملت کے ایک نگہبان اور چودھویں صدی کے مجدد، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اس مسئلے کی بڑی محققانہ اور عدیم المثال تحقیق پیش کرتے ہوئے حاجز البحرین کے نام سے ایک تاریخی رسالہ لکھا تھا۔ یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ، جلد دوم کے اندر موجود ہے۔

بَابُ ۷۰۹ اِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ؕ

جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرے تو نمازِ ظہر پڑھ کر سوار ہو۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ؕ

قتیبہ، مفضل بن فضالہ، عُقَیل، ابنِ شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو نمازِ ظہر میں عصر کے وقت تک تاخیر کر لیتے۔ پھر اُترتے اور دونوں کو جمع کر لیتے۔ اگر کوچ کرتے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نمازِ ظہر پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

بَابُ ۷۱۰ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ ؕ

بیٹھ کر نماز پڑھنا

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَآءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا

عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں نماز پڑھی اور شکایت کے باعث آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے اُنھیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ

زہری سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا یا چھل گیا۔ ہم آپ کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر

Marfat.com

شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُوْدًا وَّقَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ؛

ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی فرمایا کہ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو سر اُٹھاؤ اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہو۔

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عِبَادَةَ اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّكَانَ مَبْسُوْرًا قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ اِنْ صَلّٰى قَآئِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَآئِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَآئِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ ؛

اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، حسین، عبداللہ بن بُریدہ، حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ۔ عبدالصمد، ان کے والدِ ماجد، حسین، ابن بُریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنھیں بواسیر کی شکایت تھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے متعلق پوچھا تو فرمایا، اگر کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اُسے کھڑا ہونے والے کی نسبت نصف ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اُسے بیٹھ کر پڑھنے والے کی نسبت نصف ثواب ملے گا۔

بَابُ ۷۱۱ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ بِالْاِيْمَآءِ ؛

بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَّكَانَ رَجُلًا مَّبْسُوْرًا وَقَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ مَرَّةً عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَآئِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَآئِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَآئِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ نَآئِمًا عِنْدِيْ مُضْطَجِعًا هٰهُنَا

عبداللہ بن بُریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنھیں بواسیر تھی اور ایک دفعہ ابو معمر نے فرمایا کہ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس شخص کے متعلق پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا کہ جو کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو کھڑا ہونے والے سے نصف ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ نائماً سے مراد یہاں میرے نزدیک لیٹ کر ہے۔

بَابُ ۷۱۲ اِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلّٰى عَلٰى جَنْبٍ وَّقَالَ عَطَآءٌ اِنْ لَّمْ يَقْدِرْ اَنْ يَّتَحَوَّلَ اِلَى الْقِبْلَةِ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ ؛

جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے۔ عطاء نے فرمایا کہ اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے تو چاہے جدھر منہ کر کے نماز پڑھ لے۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِيْ

عبدان، عبداللہ، ابراہیم بن طہمان، حسین مکتب، ابن بُریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا

Marfat.com

بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ ۔

کہ کھڑے ہو کر پڑھا کرو۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو اپنی کروٹ پر (یعنی لیٹ کر پڑھ لینا)

بَابُ ۱۳۱ إِذَا صَلّٰى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ أَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَّرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا ۔

جب بیٹھ کر پڑھے پھر تندگی یا مرض میں کمی محسوس کرے تو باقی نماز کو پوری کر لے۔ حسن کا قول ہے کہ اگر مریض چاہے تو دو رکعتیں کھڑا ہو کر اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھ لے۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ ۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد کو اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ جب عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر قرأت کرتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیتوں کے قریب قرأت کر کے پھر رکوع میں جاتے۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَسْجُدُ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظٰى تَحَدَّثَ مَعِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن یزید اور ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھے ہوئے ہی قرأت کرتے۔ جب آپ کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیتوں کے قریب رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور انھیں کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو دیکھتے، اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی تو لیٹ جاتے۔

بَابُ ۱۳۲ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۔

رات کو تہجد پڑھنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھو، یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے (۱۷: ۷۹)

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے کھڑے ہوتے تو کہتے، اے اللہ سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے۔ تیرے لیے سب تعریفیں ہیں اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی تیرے لیے ہے

Marfat.com

لَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ مِنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا نور ہے اور تیرے لیے سب تعریفیں ہیں اور تو برحق ہے تیرا وعدہ برحق ہے، تیرا دیدار برحق ہے، تیرا کلام برحق ہے، جنت برحق ہے دوزخ برحق ہے۔ نبی سارے برحق ہیں، محمد مصطفیٰ برحق ہے اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیری خاطر جھگڑا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا۔ پس مجھے بخش دے جو میں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا۔ تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب کے بعد ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں سفیان، عبدالکریم ابوامیہ: اور نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ سفیان، سلیمان بن ابومسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ ؕ

رات کے قیام کی فضیلت

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا فَاَقُصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا وَكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِيْ فَذَهَبَا بِيْ اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَاِذَا فِيْهَا اُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ اٰخَرُ فَقَالَ لِيْ لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ

سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں جب کوئی خواب دیکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیان کرتا۔ مجھے بھی تمنا ہوئی کہ کوئی خواب دیکھوں اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کروں۔ میں اُن دنوں نوجوان لڑکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر سویا کرتا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے جہنم کی طرف لے گئے۔ وہ کنوئیں کی طرح پیچ دار تھی اور اُس کے دو ستون تھے۔ اُس میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنھیں میں جانتا ہوں۔ پس میں کہنے لگا: میں جہنم سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔ پھر ہمیں ایک دوسرا فرشتہ ملا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ نہ ڈر۔ میں نے یہ خواب حضرت حفصہ سے بیان کیا فرمایا کہ عبداللہ اچھا آدمی ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ اِس کے بعد وہ رات کو نہیں سوتے تھے۔ مگر تھوڑی دیر۔

Marfat.com

بَابُ ۱۶۷ طُوْلِ السُّجُوْدِ فِیْ قِیَامِ

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً کَانَتْ تِلْکَ صَلَاتُهٗ یَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِکَ قَدْرَ مَا یَقْرَأُ اَحَدُکُمْ خَمْسِیْنَ اٰیَةً قَبْلَ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَهٗ وَیَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ یَضْطَجِعُ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمُنَادِیْ لِلصَّلٰوةِ ۔

رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ انھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور اپنی اس نماز میں آپ سجدے ایسے کرتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے، اس سے پہلے کہ وہ اپنا سر اٹھائے اور آپ نمازِ فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے اور پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن حاضرِ بارگاہ ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دیتا۔

بَابُ ۱۶۸ تَرْکِ الْقِیَامِ لِلْمَرِیْضِ ۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا یَّقُوْلُ اشْتَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقُمْ لَیْلَةً اَوْ لَیْلَتَیْنِ ۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِحْتَبَسَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَبْطَاَ عَلَیْهِ شَیْطَانُهٗ فَنَزَلَتْ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ۔

مریض کا قیامِ لیل کو ترک کرنا

ابونعیم، سفیان، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک یا دو راتیں قیام نہ فرمایا۔

اسود بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت جُندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کچھ روز رُکے رہے تو قریش کی ایک عورت نے کہا، "اُس کا شیطان اس سے تنگ آگیا ہے"۔ پس وحی نازل ہوئی "چاشت کی قسم اور رات کی جب برسائے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا نہ مکروہ جانا (۹۳، آیات ۱ تا ۳)

بَابُ ۱۶۹ تَحْرِیْضِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی صَلٰوةِ اللَّیْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَیْرِ اِیْجَابٍ وَطَرَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِیًّا عَلَیْهِمَا السَّلَامُ لَیْلَةً لِلصَّلٰوةِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کی نماز اور نوافل کی ترغیب دینا بغیر واجب قرار دیئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی علیہما السلام کو رات کی نماز کے لیے جگایا۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَیْقَظَ لَیْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَآئِنِ مَنْ یُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ یَا رُبَّ کَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَةٍ فِی الْاٰخِرَةِ ۔

ابن مقاتل، عبداللہ، معمر، زہری، ہند بنت حارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا، آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کتنے خزانے اُتارے گئے ہیں۔ ہے کوئی جو ان حجرے والیوں کو جگائے دنیا میں کتنی ہی پہنے ہوئے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

Marfat.com

ف: اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہو رہی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ فتنوں اور رحمتِ الٰہیہ کے خزانوں کو نازل ہوتے ہوئے کوئی نہیں دیکھ سکتا کیونکہ یہ نظر آنے والی چیزیں نہیں ہیں۔ لیکن نگاہِ مصطفیٰ سے وہ بھی پوشیدہ نہیں اور آپ انھیں بھی نازل ہوتے ہوئے دیکھ لیا کرتے تھے۔ دوسری بات یہ کہ شب بیداری آپ کو بہت مرغوب تھی جس کی آپ ترغیب دیا کرتے تھے۔ تیسری بات یہ کہ عورتیں اگر ایسا لباس پہنیں جس میں اُن کے جسم کی ہیئت نظر آئے۔ خواہ باریک ہونے کے باعث یا تنگ ہونے کی وجہ سے تو وہ قیامت میں ننگی ہوں گی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ اَنَّ حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَیْلَةً فَقَالَ اَلَا تُصَلِّیَانِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰہِ فَاِذَا شَآءَ اَنْ یَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِیْنَ قُلْنَا ذٰلِكَ وَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیَّ شَیْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ مُوَلٍّ یَضْرِبُ فَخِذَهٗ وَهُوَ یَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات اُن کے اور فاطمہ علیہا السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اُٹھانا چاہے تو اُٹھ جاتے ہیں۔ جب ہم نے یہ کہا تو آپ لوٹ گئے اور ہماری طرف بالکل متوجہ نہ ہوئے۔ پھر میں نے سُنا کہ آپ ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے: اور انسان سب سے بڑھ کر جھگڑالو ہے (۱۸: ۵۴)

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ یُحِبُّ اَنْ یَّعْمَلَ بِهٖ خَشْیَةَ اَنْ یَّعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَیُفْرَضَ عَلَیْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰی قَطُّ وَاِنِّیْ لَاُسَبِّحُهَا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عمل کو ترک کر دیتے حالانکہ اُس کا کرنا آپ کو محبوب ہوتا، اس ڈر سے کہ لوگ اس کام کو کریں گے تو اُن پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ چاشت بالکل نہیں پڑھی (پابندی سے) لیکن میں اُسے پڑھتی ہوں۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی ذَاتَ لَیْلَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰی مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ یَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَیْكُمْ اِلَّا اَنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیْكُمْ وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عُروہ بن زُبیر نے اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات بھی اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے نہیں روکا مگر اس اندیشے نے کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔

Marfat.com

ف: اِس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دو یا تین روز نماز مسجد میں پڑھی جس میں بعض صحابۂ کرام بھی آپ کے پیچھے آ پڑھتے تھے، وہ نمازِ تہجد تھی اِسے خواہ مخواہ نمازِ تراویح ثابت کرنے اور پھر تراویح کی آٹھ رکعتیں منوانے پر زور لگانا درست نہیں ہے۔ یہ اُن حضرات کی ایسی کاوش ہے جس کی تائید اِن لوگوں سے پہلے اُمتِ محمدیہ کے کسی فریق نے بھی نہیں کی۔ تراویح کا معاملہ الگ ہے جو اگرچہ سُنت سے ثابت ہے لیکن اُس کا مسجد میں باجماعت پڑھنا، ہمیشہ پڑھنا اور بالاتفاق بیس رکعت پڑھنا۔ یہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کی سنّت ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَرِمَ قَدَمَاهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتّٰى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ وَالْفُطُوْرُ السُّقُوْقُ انْفَطَرَتْ انْشَقَّتْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام کہ پیروں پر ورم آجاتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: یہاں تک کہ قدم مبارک پھٹ جاتے۔ اَلْفُطُوْرُ یعنی السُّقُوْقُ جیسے اِنْفَطَرَتْ سے اِنْشَقَّتْ ہے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ اَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ فَيَقُوْلُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو آپ کے پیروں یا پنڈلیوں پر ورم آجاتا۔ آپ سے کہا جاتا تو فرماتے: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

جو صبح کے وقت سوئے

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، عمرو بن اَوس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیاری نماز حضرت داؤد علیہ السلام والی ہے اور سب سے پیارا روزہ صیامِ داؤد ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے اور ایک تہائی رات قیام کرتے اور پھر چھٹا حصہ سوتے نیز وہ ایک روز روزہ رکھا کرتے اور ایک روز چھوڑ دیا کرتے۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ مَتٰى كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کونسا عمل زیادہ محبوب تھا، فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کب قیام فرماتے؟ فرمایا کہ اُس وقت قیام فرماتے جب مرغ کی اذان سُنتے۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ

محمد بن سلام، ابو الاحوص سے روایت ہے کہ اشعث نے فرمایا: آپ جب مرغ کی اذان سنتے تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

Marfat.com

فَصَلّٰی ۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَکَرَ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اَلْقَاهُ السَّحَرُ عِنْدِیْ اِلَّا نَآئِمًا تَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے بوقت سحر آپ کو اپنے پاس نہیں پایا مگر سوئے ہوئے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔

بَابُ ۷۲۱ مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ یَنَمْ حَتّٰی صَلَّی الصُّبْحَ ۔

جس نے سحری کھائی اور نہ سویا یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھی۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَزَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَصَلّٰی قُلْنَا لِاَنَسٍ کَمْ کَانَ بَیْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَ دُخُوْلِهِمَا فِی الصَّلٰوةِ قَالَ کَقَدْرِ مَا یَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِیْنَ اٰیَةً ۔

یعقوب بن ابراہیم، روح، سعید، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری کھائی۔ جب دونوں سحری کھا کر فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ ہم (قتادہ وغیرہ) نے حضرت انس سے کہا کہ ان کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

بَابُ ۷۲۲ طُوْلِ الْقِیَامِ فِیْ صَلٰوةِ اللَّیْلِ

رات کی نماز میں طویل قیام کرنا

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً فَلَمْ یَزَلْ قَآئِمًا حَتّٰی هَمَمْتُ بِاَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَذَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے برا ارادہ کیا۔ ہم نے کہا کہ کیا ارادہ کیا؟ فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ۔

حفص بن عمر، خالد بن عبداللہ، حصین، ابووائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کر لیا کرتے۔

بَابُ ۷۲۳ کَیْفَ کَانَ صَلٰوةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَمْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت

Marfat.com

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ ۔

مؤمل بن ہشام، اسماعیل، عوف، ابو رجاء، اسماعیل، عوف، حضرت سمرہ جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب کے بارے میں فرمایا: جس کا سر پتھر سے کچلا جائے تو یہ وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو یاد کرتا ہے اور پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا ہے۔

بَابُ ۲۶ إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ ۔

جو نماز پڑھے بغیر سو جائے تو شیطان اُس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ ۔

مسدد، ابو الاحوص، منصور، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک شخص کا ذکر ہُوا تو کہا گیا کہ وہ ہمیشہ صبح تک سویا رہتا ہے اور نماز کے لیے نہیں اُٹھتا۔ فرمایا کہ اُس کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

بَابُ ۲۷ الدُّعَاءِ وَالصَّلٰوةِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَقَالَ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ أَيْ مَا يَنَامُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۔

رات کے آخری حصّے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا۔

ارشادِ ربانی ہے: "وہ رات کو کم سوتے ہیں" یہ مَا يَنَامُونَ کا مترادف ہے۔ "اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں"

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ ۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ اور ابو عبداللہ الاغر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف نزولِ اجلال فرماتا ہے جب کہ رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے۔ ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے کہ اُس کی دعا کو قبول کروں۔ ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ اُسے دوں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اُسے بخش دوں۔

بَابُ ۲۸ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا آخِرَهُ وَقَالَ سَلْمَانُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمِ الْآنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ ۔

جو رات کے پہلے حصّے میں سوئے اور آخری میں جاگے

حضرت سلمان نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: سو جاؤ اور جب رات کا آخری حصہ ہُوا تو کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا۔

Marfat.com

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَهٗ وَيَقُوْمُ اٰخِرَهٗ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَاِنْ كَانَ بِهٖ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَاِلَّا تَوَضَّاَ وَخَرَجَ ۔

ابوالولید، شعبہ، سلیمان، شعبہ، ابواسحاق، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ حضور پہلے حصے میں سوتے اور آخری حصے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ پھر اپنے بستر کی طرف لوٹتے جب مؤذن اذان کہتا تو اُٹھتے اور اگر حاجت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے تشریف لے جاتے۔

بَاب ۷۲۹ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رمضان وغیرہ میں رات کا قیام۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سعید بن ابوسعید مقبری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو اُن کے اداکرنے کی خوبصورتی اور لمبائی کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی: یارسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

ف: اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہجد کی زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں پڑھی ہیں اور اُن کے بعد جو تین رکعتیں پڑھتے تھے وہ نمازِ وتر ہوتی تھی۔ اُن تہجد کی آٹھ رکعتوں کو تراویح بتانا نرا مغالطہ ہے۔ یہ آٹھ رکعتیں تو وہ ہیں جو رمضان اور غیر رمضان جملہ مہینوں میں پڑھی جاتی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معمول بنا کر نمازِ تراویح تو پڑھی یا پڑھائی ہی نہیں ہے۔ نیز یہ بات بھی اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ سوتے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا یعنی آپ خواب کی حالت میں بھی اپنے اور اُمت کے حالات سے بے خبر نہیں ہوتے تھے۔ لہٰذا بیداری کے اوقات کا تو پوچھنا ہی کیا۔ معلوم ہوا کہ آپ ہر حالت میں شانِ یکتائی رکھتے تھے۔ یعنی آپ کی ہر حالت ہی نرالی تھی۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام کو اُن کے والدِ ماجد نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کی نماز میں ذرا بھی قرأت بیٹھ کر پڑھتے مگر جب عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر قرأت کرنے لگے اور جب

Marfat.com

إِذَا كَبَّرَ قَرَأَ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ ۔

بَابٌ ۳۰ فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْوُضُوءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ دَفَّ نَعْلَيْكَ يَعْنِي تَحْرِيكَ ۔

بَابٌ ۳۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ ۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ، قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ فَذَكَرَ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا ۔

بَابٌ ۳۲ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ

کسی سورت سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو انھیں کھڑے ہو کر پڑھتے اور پھر رکوع کرتے۔

رات دن باوضو رہنے کی فضیلت اور رات دن میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے نمازِ فجر کے وقت فرمایا، اے بلال مجھے اپنا وہ اُمید افزا عمل بتاؤ جو تم نے اپنے دورِ اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سُنی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے نزدیک تو اُمید افزا ایسا کوئی عمل نہیں ہے ماسوائے اِس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی ساعت کے اندر میں نے وضو کیا تو اُس کے ساتھ نماز ضرور پڑھتا ہوں جس کا پڑھنا میرے لیے لکھا جا چکا ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ دَفَّ نَعْلَيْكَ۔ سے جوتوں کی حرکت مراد ہے۔

عبادت میں جو مشقت اُٹھانا مکروہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو دو ستونوں کے درمیان رسّی بندھی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ یہ رسّی کیسی ہے! لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ رسّی زینب کی ہے۔ جب تھک جائے تو اِس سے لٹک جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اِسے کھول دو تم میں سے جو بھی نماز پڑھے تو اپنی خوشی سے پڑھے اور جب تھک جائے تو بیٹھ رہے۔ ہشام بن عروہ کے والدِ محترم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا، یہ کون ہے! میں عرض گزار ہوئی کہ فلاں عورت ہے جو رات کو نہیں سوتی اور اُس کی نماز کا ذکر ہوا، فرمایا کہ جانے دو، تم پر وہی اعمال ہیں جن کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اُکتاتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔

جو رات کو قیام کرتا ہو تو پھر اُسے ترک کر دینا

Marfat.com

لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ ۞

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ وَقَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعَشَرِ بْنِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ۞

مکروہ ہے۔

عباس بن حسین، مبشر، اوزاعی، محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، اوزا... یحیٰی بن ابوکثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ پہلے رات کو قیام کیا کرتا تھا اور پھر رات کو قیام کرنا ترک کر دیا ـــــ ابن ابوالعشر اوزاعی، یحیٰی، عمر بن حکم بن ثوبان سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوسلمہ نے اسی طرح حدیث بیان کی ـــــ اور متابعت کی ہے اس کی عمرو بن ابوسلمہ نے اوزاعی سے۔

بَابُ ۳۳

عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ حَقًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ ۞

ابوالعباس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ عرض گزار ہوا کہ واقعی میں ایسا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ جب تم یہ کرتے ہو تو تمہاری آنکھیں بھی کمزور ہوں گی اور تمہاری طبیعت بھی سست پڑے گی، جب کہ تم پر اپنی جان اور اپنے گھر والوں کا بھی حق ہے لہٰذا روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو۔

بَابُ ۳۴ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ۞

رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

جُنادہ بن ابوامیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رات کو اُٹھے اور کہے: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ پاک ہے اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ" پھر کہے: "اے اللہ

Marfat.com

بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ دَعَا اسْتُجِيْبَ فَاِنْ تَوَضَّاَ قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ ؕ

مجھے بخش دے" یا اور دعا کرے تو قبول کی جائے گی اور اگر وضو کرے تو نماز قبول کی جائے گی۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِيْ سِنَانٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُصُّ فِيْ قَصَصِهٖ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَخًا لَكُمْ لَا يَقُوْلُ الرَّفَثَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ ؎

وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْا كِتَابَهٗ ۔۔۔ اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ

اَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا ۔۔۔ بِهٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

يَبِيْتُ يُجَافِيْ جَنْبَهٗ عَنْ فِرَاشِهٖ ۔۔۔ اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِيْنَ الْمَضَاجِعُ

تَابَعَهٗ عُقَيْلٌ وَّقَالَ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّالْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؕ

(۱) ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اُس کی کتاب پڑھتے ہیں جب کہ روشن فجر طلوع ہو جاتی ہے (۲) ہمیں جہالت کے بعد راہِ ہدایت دکھائی اور ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ اُنھوں نے جو فرمایا وہ واقع ہوگا (۳) وہ رات گزارتے ہیں تو بستر سے اُن کی کروٹ جُدا ہوتی ہے جب کہ مشرکین بستر پر بوجھ بنے رہتے ہیں ــــ متابعت کی اس کی عُقیل نے اور زبیدی، زُہری، سعید اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ بِيَدِيْ قِطْعَةَ اِسْتَبْرَقٍ فَكَاَنِّيْ لَا اُرِيْدُ مَكَانًا مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ اِلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنَّ اِثْنَيْنِ اَتَيَانِيْ اَرَادَا اَنْ يَّذْهَبَا بِيْ اِلَى النَّارِ فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ خَلِّيَا عَنْهُ فَقَصَصْتُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى رُؤْيَايَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَكَانُوْا لَا يَزَالُوْنَ يَقُصُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا اَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ؕ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے میں جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اُڑا کر لے جاتا ہے میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو فرد آئے اور وہ مجھے جہنم کی طرف لے جانے لگے۔ اُنھیں ایک فرشتہ ملا۔ اُس نے کہا۔ نہ ڈرو اور اسے چھوڑ دو۔ پس حضرت حفصہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دونوں میں سے میرا ایک خواب بیان کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ اچھا آدمی ہے کاش! وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ پس حضرت عبداللہ رات کو نماز پڑھنے لگے اور لوگ برابر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے خواب بیان کرتے کہ وہ شبِ قدر آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ آخری عشرے کے متعلق تمہارے خوابوں میں مطابقت ہے۔ پس جو اُسے تلاش کرنا چاہے وہ آخری عشرے میں تلاش کرے۔

بَابُ ۳۷۵ اَلْمُدَاوَمَةِ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرنا

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ هُوَ ابْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكٍ

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابوایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّرَكْعَتَیْنِ جَالِسًا وَّرَكْعَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَآءَیْنِ وَلَمْ یَكُنْ یَدَعُهُمَا اَبَدًا ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء پڑھی۔ پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر اور دو رکعتیں (فجر کی) اذان و اقامت کے درمیان۔ انہیں آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

بَابُ ۳۶ الضِّجْعَةِ عَلَى الشِّقِّ الْاَیْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ ۞

فجر کی دو رکعتوں کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَیْمَنِ ۞

عبداللہ ابن یزید، سعید بن ابوایوب، ابو الاسود، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔

بَابُ ۳۷ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَیْنِ وَلَمْ یَضْطَجِعْ ۞

جو دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرے اور نہ لیٹے۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَیْقِظَةً حَدَّثَنِیْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ حَتّٰى یُؤْذَنَ بِالصَّلٰوةِ ۞

بشر بن حکم، سفیان، سالم ابو النضر، ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے اور میں جاگی ہوئی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے، یہاں تک کہ نماز کے لیے بلائے جاتے۔

بَابُ ۳۸ مَا جَآءَ فِی التَّطَوُّعِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَیُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عَمَّارٍ وَّاَبِیْ ذَرٍّ وَّاَنَسٍ وَّجَابِرِ بْنِ زَیْدٍ وَّعِكْرِمَةَ وَالزُّهْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَقَالَ یَحْیٰى بْنُ سَعِیْدِ الْاَنْصَارِیُّ مَا اَدْرَكْتُ فُقَهَآءَ اَرْضِنَا اِلَّا یُسَلِّمُوْنَ فِیْ كُلِّ اثْنَتَیْنِ مِنَ النَّهَارِ ۞

نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان۔ حضرت عمار، حضرت ابو ذر، حضرت انس، جابر بن زید، عکرمہ اور زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے فرمایا کہ میں نے اپنی سرزمین کے فقہاء کو نہیں پایا مگر وہ دن میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِی الْمَوَالِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کاموں میں استخارہ کرنا سکھایا کرتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یوں کہے:۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت

Marfat.com

مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ ۔

کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اُخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے آسان کر دے، پھر اس میں مجھے برکت دے۔ اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اُخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بُرا ہے تو اسے مجھ سے دُور رکھ اور اس سے مجھے دُور رکھ اور میرے لیے بھلائی کو مقرر فرما وہ خواہ کہیں ہو۔ پھر مجھے راضی کر دے۔ فرمایا اور اپنی حاجت کا نام لے۔

ف: ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنا سنت ہے۔ یہ گویا خدا سے مشورہ لینا ہے۔ چار رکعت نفل پڑھنے کے بعد مذکورہ دعا پڑھی جاتی ہے اور نمازِ استخارہ پڑھنے والا اس دعا کے بعد بارگاہِ خداوندی میں اپنی حاجت عرض کرے۔ اللہ رب العزت اس کی رہنمائی فرمائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ۔

مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن سعید، عامر بن عبداللہ بن زُبیر، عمرو بن سلیم زرقی حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر تشریف لے گئے۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ ۔

ابن بکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں جمعہ کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Marfat.com

بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عُمَرَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ۔

سے روایت ہے کہ خطبہ دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا نکل آیا ہو، تو چاہیئے کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

۱۰۹۳ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ أَتَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ مَنْزِلِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيْنَ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَقَالَ عِتْبَانُ غَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهٗ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

مجاہد سے روایت ہے کہ کوئی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رہائش گاہ پر گیا اور انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ انھوں نے فرمایا، میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لا چکے تھے۔ میں نے حضرت بلال کو دروازے کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے کہا، اے بلال! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا، ہاں۔ میں نے کہا، کہاں؟ کہا کہ ان دونوں ستونوں کے درمیان پھر باہر تشریف لے آئے اور دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی ــــ امام ابوعبداللہ بخاری کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نماز چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔ حضرت عتبان نے فرمایا، اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر میرے پاس تشریف لائے جب کہ دن چڑھ چکا تھا۔ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ ۳۹ الْحَدِيْثِ يَعْنِيْ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔

فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا۔

۱۰۹۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَإِلَّا اضْطَجَعَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيْهِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَاكَ ۔

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔ میں نے سفیان سے کہا، بعض انھیں فجر کی دو رکعتیں بتلاتے ہیں؛ فرمایا کہ یہی بات ہے۔

بَابُ ۴۰ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا ۔

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انھیں نوافل کہا۔

۱۰۹۵ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ

بیان بن عمرو، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سے کسی اور نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

تَعَاهُدًا عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۞

بَاب ۴۱ مَا يُقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۞

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ۞

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهٖ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ هَلْ قَرَأَ بِاُمِّ الْكِتَابِ

بَاب ۴۲ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ ۞

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَاَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِيْ بَيْتِهٖ قَالَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ اَهْلِهٖ تَابَعَهٗ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَاَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ فَحَدَّثَتْنِيْ اُخْتِيْ حَفْصَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا اَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا تَابَعَهٗ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَاَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ اَهْلِهٖ ۞

فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ پھر جب اذان سنتے تو صبح کی دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھا کرتے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، ان کی پھوپھی جان عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ——— احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، محمد بن عبدالرحمٰن، عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے ان دو رکعتوں کو ہلکی پھلکی پڑھتے یہاں تک کہ میں کہتی، کیا صرف سورۂ فاتحہ کے ساتھ پڑھی ہیں؟

فرض نمازوں کے بعد نوافل

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں جمعہ کے بعد اور مغرب و عشاء کی اپنے گھر میں ——— ابن ابوالزناد، موسیٰ بن عقبہ، نافع نے بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ اَهْلِهٖ۔ روایت کی، متابعت کی اس کی کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے۔ انھوں (حضرت ابن عمر) نے فرمایا کہ مجھ سے میری بہن حضرت حفصہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر طلوع ہو جانے کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھا کرتے اور اس وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا۔ متابعت کی اس کی کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے اور ابن ابوالزناد، موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ اَهْلِهٖ۔ روایت کیا ہے۔

Marfat.com

بَاب ۴۳ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّهُ ۔

جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے

ابو الشعثاء جابر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا، فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آٹھ رکعتیں اکٹھی اور سات رکعتیں اکٹھی، میں عرض گزار ہوا، اے ابو الشعثاء! میرے خیال میں ظہر کے اندر تاخیر اور عصر میں جلدی کی ہوگی نیز عشاء میں جلدی اور مغرب میں تاخیر کی ہوگی؛ فرمایا کہ میرا بھی یہی گمان ہے۔

بَاب ۴۴ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي السَّفَرِ

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُورِقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُو بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَحْسِبُهُ ۔

سفر میں نمازِ چاشت پڑھنا

مورق سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ نمازِ چاشت پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت عمر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت ابوبکر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بھی نہیں۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى يَقُولُ مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ أَرَ صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ۔

عبدالرحمن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ ہم سے کسی نے حدیث بیان نہیں کی کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئے تو غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو اس سے ہلکی پھلکی نماز پڑھتے ہوئے ہرگز نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آپ نے رکوع اور سجدے پورے کیے تھے۔

بَاب ۴۵ مَنْ لَمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَرَآهُ وَاسِعًا

جو نمازِ چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے۔

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا ۔

آدم، ابن ابوذئب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔

بَاب ۴۶ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي الْحَضَرِ

حالتِ حضر میں نمازِ چاشت پڑھنا۔

قَالَهُ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

اسے عتبان بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْجُرَيْرِيُّ هُوَ ابْنُ فَرُّوْخَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَّا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَلٰوةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ ۔

ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے میرے خلیل (رحمتِ دوعالم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انھیں نہ چھوڑوں۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، نمازِ چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ اِلٰى بَيْتِهٖ وَنَضَحَ لَهٗ طَرَفَ حَصِيْرٍ بِمَاءٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنُ جَارُوْدَ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى فَقَالَ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۔

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا، فرمایا کہ انصار میں ایک بھاری بھر کم آدمی تھا وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہُوا کہ میں آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ پس اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر بُلایا اور آپ کے لیے چٹائی کے ایک سرے پر پانی چھڑکا، تو آپ نے اُس پر دو رکعتیں پڑھیں فلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اُس روز کے علاوہ میں نے کبھی آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ ۔

نمازِ ظہر سے پہلے دو رکعتیں

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَكَانَتْ سَاعَةً لَّا يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد کر رکھی ہیں یعنی دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور اس وقت کوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں داخل نہیں ہُوا کرتا تھا مگر مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ جب فجر طلوع ہونے پر موذن اذان کہتا تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ تَابَعَهٗ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَّعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ ۔

محمد بن منتشر کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتوں اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کو نہیں چھوڑا کرتے تھے ــــ متابعت کی اس کی ابن ابوعدی اور عمرو نے شعبہ سے

بَابُ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ ۔

نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

Marfat.com

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً ۞

ابو معمر، عبدالوارث، حسین، ابن بریدہ، حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھ لیا کرو۔ تیسری دفعہ فرمایا کہ جو چاہے، یہ ناپسند فرماتے ہوئے کہ مبادا لوگ اسے سنت قرار دے لیں۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعْجِبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ ۞

مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ کیا آپ کو بنی تمیم کی یہ بات حیران نہیں کرتی کہ وہ نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ حضرت عقبہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اب آپ کو کیا چیز روکتی ہے؟ فرمایا کہ مشغولیت (روکتی ہے)

بَابُ ۷۴۹ صَلٰوةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً ذَكَرَهُ اَنَسٌ وَّعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

نوافل باجماعت پڑھنا۔ اسے حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِيْ وَجْهِهٖ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ اَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بِبَنِيْ سَالِمٍ وَّكَانَ يَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ وَادٍ اِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهٗ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاِنَّ الْوَادِيَ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَوْمِيْ يَسِيْلُ اِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهٗ فَوَدِدْتُ اَنَّكَ تَاْتِيْ فَتُصَلِّيْ مِنْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ

حضرت محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ فرماتے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا جب کہ میرے اور ان کے درمیان ایک نالہ حائل تھا اور جب بارشیں ہوتیں تو میرے لیے مسجد تک جانا دشوار ہو جاتا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری نظر کمزور ہے اور وہ نالہ جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے، جب بارشیں آتی ہیں تو بہنے لگتا ہے اور میرے لیے پہنچنا دشوار ہو جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے غریب خانے میں نماز پڑھیں تاکہ اس جگہ کو میں نماز کی جگہ بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کروں گا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن چڑھے تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مانگی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں! پس میں نے ایک جگہ کی

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَآءَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهٗ عَلٰى خَزِيْرَةٍ تُصْنَعُ لَهٗ فَسَمِعَ اَهْلُ الدَّارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ مَّا فَعَلَ مَالِكٌ لَّا اَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ ذَاكَ مُنَافِقٌ لَّا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَاكَ اَلَا تَرَاهُ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَا نَرٰى وُدَّهٗ وَلَا حَدِيْثَهٗ اِلَّا اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ مَحْمُوْدٌ فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيْهِمْ اَبُوْ اَيُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَتِهِ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا وَيَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَاَنْكَرَهَا عَلَيَّ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَطُّ فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ اِنْ سَلَّمَنِيْ حَتّٰى اَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِيْ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْ وَجَدْتُهٗ حَيًّا فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهٖ فَقَفَلْتُ فَاَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ اَوْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ بَنِيْ سَالِمٍ فَاِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ اَعْمٰى يُصَلِّيْ لِقَوْمِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَاَخْبَرْتُهٗ مَنْ اَنَا ثُمَّ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

طرف اشارہ کر دیا جو مجھے پسند تھی کہ آپ اس میں نماز پڑھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا۔ آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔ آپ کو خزیرہ کھانے کے لیے روک لیا گیا جو آپ کے لیے تیار کیا جا رہا تھا جب ہمسایوں نے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے غریب خانے میں ہیں تو لوگ ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ گھر میں مجمع لگ گیا۔ اُن میں سے ایک آدمی نے کہا، مالک کو کیا ہُوا کہ وہ نظر نہیں آتا؟ اُن میں سے دوسرے آدمی نے کہا، کیونکہ منافق ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایسا نہ کہو، کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اُس نے رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے۔ اُس آدمی نے کہا، اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ورنہ خدا کی قسم، ہم نے تو اُس کا رُجحان اور اُس کی گفتگو منافقوں کے ساتھ ہی دیکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جہنم پر وہ شخص حرام کر دیا ہے جس نے رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔ محمود کا بیان ہے کہ میں نے کچھ حضرات سے یہ حدیث بیان کی جن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میزبان حضرت ابوایوب بھی تھے، اُس غزوہ کے دوران جس میں اُنھوں نے وفات پائی، سرزمین روم میں اور یزید بن معاویہ اُن پر حاکم تھا حضرت ابوایوب نے مجھ پر اعتراض کیا اور کہا، خدا کی قسم میں گمان نہیں کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہو۔ یہ بات مجھ پر گراں گزری اور میں نے منت مانی کہ اللہ تعالیٰ مجھے سلامت رکھے اور اس غزوہ سے لوٹا تو حضرت عتبان بن مالک سے پوچھوں گا اگر اُنھیں ان کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا۔ پس میں واپس لوٹا تو میں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ پھر چل دیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچا تو بنی سالم میں گیا حضرت عتبان بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے اور اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب اُنھوں نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے اُنھیں سلام کیا اور بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر میں نے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو اُنھوں نے اُسی طرح بیان کی جیسے پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔

Marfat.com

بَابُ ۵۰ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

گھر میں نوافل پڑھنا

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا، تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ ۔

عبد الاعلیٰ بن حماد، رُہیب، ایوب اور عُبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انھیں قبریں نہ بناؤ ـــــ متابعت کی اس عبد الوہاب نے ایوب سے۔

بَابُ ۵۱ فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَرْبَعًا قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً ح حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى ۔

حفص بن عمر، شعبہ، عبد الملک، قزعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار مرتبہ سُنا۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا ـــــ علی، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف:۔ (۱) مسجدِ حرام (خانۂ کعبہ) (۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد اور (۳) مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس)

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن رباح اور عُبید اللہ بن ابو عبد اللہ الاغرّ، ابو عبد اللہ الاغرّ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میری مسجد کی نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجدِ حرام کی نماز کے۔

بَابُ ۵۲ مَسْجِدِ قُبَاءَ

مسجدِ قباء کا بیان

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحٰى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمٍ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمٍ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ فَإِنَّهُ كُلَّمَا يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ چاشت نہیں پڑھتے تھے مگر دو روز، ایک جس روز مکہ مکرمہ پہنچتے کیونکہ وہ اس میں چاشت کے وقت پہنچے۔ پس بیت اللہ کا طواف کرتے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے اور دوسرے جس روز مسجدِ قباء میں جاتے اور اس میں وہ ہر ہفتے کو جاتے اور جب مسجد میں داخل ہو جاتے تو یہ ناپسند کرتے کہ نماز پڑھے بغیر اس میں سے نکل آتے۔ وہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ

Marfat.com

اَنْ يَّخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيْهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُهٗ رَاكِبًا وَّمَا شَيْئًا قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَصْنَعُ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يَصْنَعُوْنَ وَلَا اَمْنَعُ اَحَدًا اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ اَيِّ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَّيْلٍ اَوْ نَهَارٍ غَيْرَ اَنْ لَّا تَتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا ۞

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے، وہ فرمایا کرتے کہ میں اُسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا اور میں کسی کو منع نہیں کرتا خواہ وہ رات اور دن کی جس ساعت میں چاہے نماز پڑھے سوائے اِس کے کہ سورج طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے کے وقت قصد نہ کرے۔

بَابُ ۵۳ مَنْ اَتٰى مَسْجِدَ قُبَآءَ كُلَّ سَبْتٍ ۞

جو ہر ہفتے کو مسجدِ قباء میں آئے

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَآءَ كُلَّ سَبْتٍ مَّاشِيًا وَّرَاكِبًا، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُهٗ ۞

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قباء میں ہر ہفتے کو پیدل اور سوار ہو کر تشریف لایا کرتے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

بَابُ ۵۴ اِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَآءَ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا ۞

مسجدِ قباء میں پیدل اور سوار ہو کر آنا

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ قُبَآءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ۞

مسدد، یحییٰ، عُبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قباء میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے ـــــ ابنِ نُمیر، عُبید اللہ نافع سے یہ بھی مروی ہے کہ اُس میں دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

بَابُ ۵۵ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

قبرِ انور اور منبرِ رسول کے درمیانی حصّے کی فضیلت

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ۞

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے کاشانۂ اقدس اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مسدد، یحییٰ، عُبید اللہ، خُبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے کاشانۂ اقدس اور میرے منبر

Marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ ۔

درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس اور آپ کے منبر شریف کے درمیان والی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منبر آپ کے حوض پر ہوگا۔ لفظ حَوْضِیْ سے معلوم ہو رہا ہے کہ خدائے ذوالمنن نے حوضِ کوثر آپ کو دنیا میں ہی عطا فرما دیا تھا جیسا کہ سورۂ الکوثر میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یعنی بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا فرما دیا۔ کوثر کی اگرچہ بہت سی تفسیریں ہیں جن میں سے ایک تفسیر حوضِ کوثر بھی ہے یعنی اِس آیت میں پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! ہم نے تمہیں حوضِ کوثر عطا فرما دیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

بَابُ ۵۶ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

بیت المقدس کی مسجد

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِاَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاَنْقَنَنِيْ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ اِلَّا مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ ۔

قزعہ مولیٰ زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چار مرتبہ بیان فرماتے ہوئے سُنا جو مجھے بہت پیارا اور دلکش محسوس ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں میں روزہ نہ رکھا جائے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو اور دو نمازوں کے بعد نماز نہ پڑھے یعنی صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجدِ حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کی طرف۔

بَابُ ۵۷ اِسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا كَانَ مِنْ اَمْرِ الصَّلٰوةِ

نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَعِيْنُ الرَّجُلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ جَسَدِهٖ بِمَا شَاءَ وَوَضَعَ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهٗ فِي الصَّلٰوةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَفَّهٗ عَلٰى رُصْغِهِ الْاَيْسَرِ اِلَّا اَنْ يَّحُكَّ جِلْدًا اَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں جسم سے جو چاہے مدد لے۔ ابو اسحاق نے نماز میں اپنی ٹوپی رکھی اور اُسے اٹھایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی کو اپنے بائیں پہنچے پر رکھا مگر ملیدہ کو کھجا لیتے اور کپڑے کو درست کر لیتے۔

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَ

کُرَیب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنھیں بتایا کہ اُنھوں نے اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات گزاری جو اُن کی خالہ تھیں۔ فرمایا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طول میں لیٹے اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں

Marfat.com

اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ اٰيَاتٍ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا بِيَدِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ؕ

تک کہ نصف رات گزر گئی یا کم وبیش۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور بیٹھ گئے اور چہرے کو ہاتھ سے مل کر نیند کے اثرات مٹائے پھر سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف اُٹھے اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی اُسی طرح کیا۔ پھر آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ راست میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اُسے اپنے ہاتھ سے دبایا۔ پس دو۲ رکعتیں پڑھیں، پھر دو۲ رکعتیں، پھر دو۲ رکعتیں، پھر دو۲ رکعتیں پھر دو۲ رکعتیں، پھر دو۲ رکعتیں اور پھر وتر۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہو گیا۔ آپ کھڑے ہو گئے اور دو۲ ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

بَاب ۵۸ مَا يُنْهٰى مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ ؕ

نماز میں جو کلام کرنا منع ہے۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا ؕ

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ ہمیں جواب مرحمت فرماتے، جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو ہمیں جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت (خدا کی طرف) ہے۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ؕ

ابن نُمیر، اسحاق بن منصور سلولی، ہُریم بن سفیان، اعمش، ابراہیم، علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ

ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اسماعیل، حارث بن شبیل، ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر ہم نماز میں سلام کر لیتے تھے اگر ہم میں سے کوئی اپنے ساتھی سے

Marfat.com

أَحَدُنَا مَا يَجِدُ بِهِ حَاجَتَهُ حَتّٰى نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ الْآيَةَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ ۔

کر دیتا یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی "نمازوں کی حفاظت کرو" (۲ : ۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

بَاب ۵۹ مَا يَجُوْزُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلٰوةِ لِلرِّجَالِ ۔

نماز میں مردوں کے لیے سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے کا جواز۔

۱۱۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ حُبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَؤُمُّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ تَقَدَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيْحِ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا التَّصْفِيْحُ هُوَ التَّصْفِيْقُ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْتَفَتَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکنا پڑ گیا لہٰذا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں۔ فرمایا، اچھا اگر آپ حضرات چاہتے ہیں۔ پس حضرت بلال نے نماز کی اقامت کہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے اَلتَّصْفِيْح شروع کر دی۔ حضرت سہل نے فرمایا، جانتے ہو اَلتَّصْفِيْح کیا ہے! یہ وہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابوبکر نماز میں اِدھر اُدھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔ جب زیادہ بجائیں تو متوجہ ہوئے اور دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صف میں ہیں۔ آپ نے اُنہیں اپنی جگہ رہنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھوں کو اُٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا اور پھر پیچھے کو اُلٹے پاؤں لوٹ آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔

بَاب ۶۰ مَنْ سَمّٰى قَوْمًا أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى غَيْرِهِ مُوَاجَهَةً وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ۔

جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو۔

۱۱۲۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُبَيْدٍ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ التَّحِيَّةُ فِي الصَّلٰوةِ وَنُسَمِّيْ وَنُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَإِنَّكُمْ إِذَا

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نماز میں تحیت کہتے، نام لیتے اور ایک دوسرے کو سلام کر لیا کرتے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سُنا تو فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ "تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی اور مالی بھی۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور رسول ہیں" جب تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام کر لیا۔ خواہ

Marfat.com

فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۞

وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔

بَاب ۷۶۱ التَّصْفِيقِ لِلنِّسَآءِ ۞

تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے

۱۱۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ ۞

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

۱۱۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ ۞

یحییٰ، وکیع، سفیان، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

بَاب ۷۶۲ مَنْ رَّجَعَ الْقَهْقَرٰى فِيْ صَلَاتِهٖ اَوْ تَقَدَّمَ بِاَمْرٍ يَنْزِلُ بِهٖ رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

جو نماز میں پیچھے کو ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے بڑھے۔ اسے حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۱۲۷ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَا هُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَفَجَاَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاَوْهُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ ۞

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیر کے روز جب مسلمان نماز فجر میں تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انھیں نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے سامنے ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹا دیا۔ آپ نے انھیں صف بستہ دیکھ کر تبسم ریزی فرمائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نماز توڑنے کا ارادہ کیا خوش ہو کر کہ اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ پوری کرلو۔ پھر حجرے میں داخل ہو گئے، پردہ گرا دیا اور اُسی روز وفات پائی

ف۔ اس حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزِ وصال کا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ نے پیر کے روز دن کے وقت وصال فرمایا تھا۔ اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ بلافصل ہونے کا بڑا واضح ثبوت موجود ہے۔ حضرات خلفائے راشدین میں بالاتفاق سب سے پہلا نمبر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا ہے جنھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی امامت کے لیے نامزد فرمایا تھا۔ اسی لیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو ہمارا دینی اُمور میں امام بنا دیا تھا تو ہم نے اپنے دنیاوی اُمور میں بھی انہیں اپنا امیر بنا لیا۔

بَاب ۶۳ اِذَا دَعَتِ الْاُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلٰوةِ ۞

جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے۔

۱۱۲۷ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتِ امْرَاَةٌ اِبْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَا يَمُوْتُ جُرَيْجٌ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمُيَامِسِ وَكَانَتْ تَاْوِي اِلٰى صَوْمَعَتِهٖ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيْلَ لَهَا مِمَّنْ هٰذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهٖ قَالَ جُرَيْجٌ اَيْنَ هٰذِهِ الَّتِي تَزْعَمُ اَنَّ وَلَدَهَا لِي قَالَ يَا بَابُوْسُ مَنْ اَبُوْكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت نے اپنے بیٹے کو آواز دی اور وہ اپنے عبادت خانے میں تھا والدہ نے کہا: اے جُریج! اُس نے کہا اے اللہ میری والدہ اور نماز والدہ نے دوبارہ کہا۔ اے جُریج! کہا اے اللہ میری والدہ اور میری نماز۔ والدہ نے سہ بارہ کہا اے جُریج اس نے کہا اے اللہ! میری والدہ اور نماز۔ والدہ نے کہا۔ اے اللہ! جُریج نہ مرے یہاں تک کہ کسی زانیہ کا منہ دیکھ لے۔ عبادت خانے کے قریب ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی۔ اُس نے لڑکا جنا۔ اُس سے کہا گیا کہ یہ لڑکا کس کا ہے! کہا کہ جُریج کا ہے، وہ اپنے عبادت خانے سے اُتر آئے تھے۔ جُریج نے کہا کہ وہ عورت کہاں ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ کہا۔ اے بابوس! تمہارا باپ کون ہے! لڑکے نے کہا کہ ایک چرواہا ہے۔

بَاب ۶۴ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریاں ہٹانا

۱۱۲۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيْبٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ۞

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرے۔ فرمایا کہ اگر کرتا ہے تو ایک دفعہ کرے۔

بَاب ۶۵ بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلٰوةِ لِلسُّجُوْدِ ۞

نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھانا

۱۱۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهٗ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهٗ فَسَجَدَ عَلَيْهِ ۞

بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے اور ہم میں سے کسی سے اپنی پیشانی زمین پر ٹھہرائی نہ جاتی وہ کپڑا بچھا لیتا اور اُس پر سجدہ کرتا۔

بَاب ۶۶ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ ۞

نماز میں کتنا عمل جائز ہے

۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابوالنضر، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کُنْتُ اَمُدُّ رِجْلَیَّ فِیْ قِبْلَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَرَفَعْتُھُمَا فَاِذَا قَامَ مَدَدْتُّھُمَا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اپنے دونوں پیر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبلہ کی جانب پھیلائے رکھتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے۔ جب سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے تو میں انہیں ہٹا لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھیلا لیتی۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ صَلّٰی صَلٰوۃً قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ عَرَضَ لِیْ فَشَدَّ عَلَیَّ لِیَقْطَعَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ فَذَعَتُّہٗ وَلَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اُوْثِقَہٗ اِلٰی سَارِیَۃٍ حَتّٰی تُصْبِحُوْا فَتَنْظُرُوْا اِلَیْہِ فَذَکَرْتُ قَوْلَ سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَبِّ ھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَّہُ اللّٰہُ خَاسِئًا ثُمَّ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ فَذَعَتُّہٗ بِالذَّالِ اَیْ خَنَقْتُہٗ وَفَدَعَتُّہٗ مِنْ قَوْلِ اللّٰہِ یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اَیْ یُدَفَعُوْنَ وَالصَّوَابُ فَدَعَتُّہٗ اِلَّا اَنَّہٗ کَذَا قَالَ بِتَشْدِیْدِ الْعَیْنِ وَالتَّاءِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک نماز پڑھ چکے تو فرمایا: شیطان میرے سامنے آیا اور میری نماز توڑوانے پر بڑا زور لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تسلط دیا تو میں نے اُسے پچھاڑ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دیا جائے، یہاں تک کہ صبح ہو اور لوگ اِسے دیکھیں تو مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ کہنا یاد آگیا: اے رب! مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے (۳۸ : ۳۵) پس اللہ تعالیٰ نے اُسے ذلیل کر کے لوٹا دیا۔ نضر بن شمیل نے فَذَعَتُّہٗ کہا ہے ذال کے ساتھ یعنی میں نے اُس کا گلا گھونٹا اور فَدَعَتُّہٗ ارشادِ ربانی یَوْمَ یُدَعُّوْنَ یعنی دفع کرتے ہیں، کی طرح ہے جب کہ صحیح فَدَعَتُّہٗ ہے کیونکہ یہ عین کی تشدید اور تاء کے ساتھ ہی کہا گیا ہے۔

بَابٌ ۶۷ اِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّۃُ فِی الصَّلٰوۃِ وَقَالَ قَتَادَۃُ اِنْ اُخِذَ ثَوْبُ السَّارِقِ وَیَدَعُ الصَّلٰوۃَ ۔

جب نماز کے دوران کسی کا جانور بھاگ جائے۔

قتادہ نے فرمایا کہ اگر چور کسی کا کپڑا لے جائے تو چور کا پیچھا کرے اور نماز چھوڑ دے

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ قَیْسٍ قَالَ کُنَّا بِالْاَھْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُوْرِیَّۃَ فَبَیْنَا اَنَا عَلٰی جُرُفِ نَھْرٍ اِذْ رَجُلٌ یُّصَلِّیْ وَاِذَا لِجَامُ دَابَّتِہٖ بِیَدِہٖ فَجَعَلَتِ الدَّابَّۃُ تُنَازِعُہٗ وَجَعَلَ یَتْبَعُھَا قَالَ شُعْبَۃُ ھُوَ اَبُوْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیُّ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَوَارِجِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِھٰذَا الشَّیْخِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّیْخُ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ قَوْلَکُمْ وَاِنِّیْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ اَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَثَمَانَ وَشَھِدْتُ تَیْسِیْرَہٗ وَاِنِّیْ اِنْ کُنْتُ اَنْ اَرْکَبَ مَعَ دَابَّتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَدَعَھَا تَرْجِعُ اِلٰی مَاْلَفِھَا فَیَشُقَّ عَلَیَّ

حضرت ازرق بن قیس سے روایت ہے کہ ہم اہواز میں حروریہ (خارجیوں وہابیوں) سے جنگ کر رہے تھے۔ جب میں ایک نہر کے کنارے پر تھا تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور اُس کے گھوڑے کی لگام اُس کے ہاتھ میں تھی۔ سواری بدک رہی تھی اور وہ اُس کا پیچھا کر رہا تھا۔ شعبہ نے کہا کہ وہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ خارجیوں میں سے ایک آدمی کہہ رہا تھا: ذرا اس بوڑھے کی کرتوت تو دیکھو۔ جب وہ بزرگ فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے تمہاری بات سنی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چھ سات یا سات غزوات میں شرکت کی سعادت پائی اور میں اگر اپنی سواری کے ساتھ لوٹنا تو یہ بات مجھے پسند ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں کہ یہ اپنے [illegible]

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ

حدیث ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ [illegible]

Marfat.com

اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُوْرَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُّعِدْتُّهٗ حَتّٰى لَقَدْ رَاَيْتُ اُرِيْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَّهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ ۔

سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور ایک لمبی سورت پڑھی۔ پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو دوسری سورت شروع کر دی پھر رکوع کیا اور پورا کیا اور سجدہ کیا۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت میں کیا۔ پھر فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ ہٹ جائے میں نے اس جگہ پر ہر چیز کو دیکھ لیا جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے، سب دیکھ لیں۔ میں نے ارادہ کیا کہ ایک خوشہ توڑ لوں جب کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے دیکھا اور میں نے اُس میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سائبہ کی رسم نکالی تھی۔

بَابُ ۷۶۸ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُجُوْدِهٖ فِيْ كُسُوْفٍ ۔

نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ نمازِ کسوف میں سجدے کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھونک ماری تھی۔

۱۱۳۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ اَحَدِكُمْ فَاِذَا كَانَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَوْ قَالَ لَا يَتَنَخَّمَنَّ ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا بَزَقَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلٰى يَسَارِهٖ ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ والی دیوار میں بلغم دیکھا تو مسجد والوں پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا نہ تھوکے یا بلغم نہ پھینکے۔ پھر اُترے اور ہاتھ سے اُسے کھرچ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تھوکے تو چاہیئے کہ اپنے بائیں جانب تھوکے۔

۱۱۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهٖ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ۔

محمد، غندر، شعبہ، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو نماز میں ہو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے دائیں جانب بلکہ اپنے بائیں جانب، بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

بَابُ ۷۶۹ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِّنَ الرِّجَالِ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهٗ فِيْهِ

جس نے بے خبری سے نماز میں تالی بجائی تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اس کے متعلق حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

Marfat.com

سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابٌ ۷۷ إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّي تَقَدَّمْ أَوِ انْتَظِرْ فَانْتَظَرَ فَلَا بَأْسَ ؕ

جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اُس نے انتظار کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۱۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوا أُزُرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا ؕ

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور وہ چھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں سے باندھ لیا کرتے۔ پس عورتوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے سروں کو نہ اٹھایا کریں یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

بَابٌ ۷۸ لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ ؕ

نماز میں سلام کا جواب نہ دے

۱۱۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا ؕ

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کر لیا کرتا جب کہ آپ نماز میں ہوتے اور مجھے جواب مرحمت فرما دیتے۔ جب ہم لوٹے (حبشہ سے) تو میں نے سلام کیا اور آپ نے جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

۱۱۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللّٰهُ أَعْلَمُ بِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ ؕ

عطاء بن ابو رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ایک کام کے لیے بھیجا۔ میں گیا اور اُسے کر کے واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں خیال آیا جو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے کہ میں نے دیر کر دی۔ میں نے پھر سلام عرض کیا۔ آپ نے پھر جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں پہلے سے زیادہ خدشہ پیدا ہوا۔ پھر سلام کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے اس بات نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اپنی سواری پر اور بغیر قبلہ رُخ تھے۔

بَابٌ ۷۹ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ ؕ

نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھانا۔

۱۱۳۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءَ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ وَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْحِ قَالَ سَهْلٌ التَّصْفِيْحُ هُوَ التَّصْفِيْقُ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاٰءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيْحِ اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ قباء والے بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ شکر رنجی ہے۔ آپ اپنے اُن اصحاب میں صلح کروانے تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رُکے رہے اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال نے آکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا، اے ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو رُکنا پڑ گیا اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا: ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ پس حضرت بلال نے نماز کی اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ گئے اور تکبیر کہی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور چلتے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالی بجائی۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ اَلتَّصْفِيْحُ وہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابوبکر نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہیں ہوا کرتے تھے۔ جب زیادہ تالیاں بجائیں تو متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اُنھیں اشارے سے حکم فرماتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہو۔ حضرت ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اُلٹے پیروں پیچھے ہٹ گئے، یہاں تک کہ صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو تالیاں بجانے لگتے ہو۔ تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے اور جس کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اُسے سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا چاہیے پھر حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تو تمہیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے؟ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابوقحافہ کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

ف: اِس حدیث سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ نماز کا وقت ہو جانے پر اگر امام موجود نہ ہو تو جس دوسرے آدمی کو لوگ پسند کریں وہ امامت کر سکتا ہے۔ دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ دورانِ نماز اگر امام کو کسی ضروری بات کی جانب متوجہ کرنا پڑ جائے تو مرد سُبْحَانَ اللّٰهِ کہیں اور عورتوں کو تالی بجانے کا حکم تھا لیکن عورتوں کا مردوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا قرونِ اُولیٰ میں ہی بند کر دیا گیا تھا۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ نماز میں قیام کے وقت اگرچہ سجدے کی جگہ پر نظر رکھنا سُنّت ہے لیکن اُس وقت تمام صحابۂ کرام سجدے کی جگہ سے نگاہیں ہٹا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھنے لگے تھے اور اُنہوں نے تالیاں بجا کر حضرت ابوبکر صدیق

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ نماز پوری ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم دورانِ نماز میری طرف کیوں متوجہ ہوئے اور کیوں مجھے دیکھنے لگے تھے؟ آپ ایسا کیوں فرماتے جبکہ محبوبِ پروردگار کی جانب متوجہ ہونا ہی تو عبادتوں کی جان اور روحِ ایمان ہے۔ جو نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال کو گدھے بیل کے خیال سے بدتر اور شرک بتاتے ہیں حقیقت میں وہ ایمان کی چاشنی ہی سے ناآشنا ہیں۔ اُن سے صرف یہی کہا جا سکتا ہے۔

لطفِ مے تجھ سے کیا کہوں زاہد!
ہائے کمبخت تونے پی ہی نہیں

بَابُ ۷۳ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ ۔

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ هِشَامٌ وَّاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ابوالنعمان، حماد، ایوب، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے ——— ہشام اور ابو ہلال، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا ۔

عمرو بن علی، یحییٰ، ہشام، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: منع کیا گیا ہے کہ آدمی کولھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

بَابُ ۷۴ يُفَكِّرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّيْ لَاُجَهِّزُ جَيْشِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ ۔

نماز میں آدمی کا کسی چیز کو سوچنا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں لشکر کا بندوبست کرتا رہتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيْعًا دَخَلَ عَلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاٰى مَا فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهٖ فَقَالَ ذَكَرْتُ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يُّمْسِيَ اَوْ يَبِيْتَ عِنْدَنَا فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ ۔

ابن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عصر پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہو گئے اور اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر تشریف لائے اور لوگوں کے چہروں پر جلدی کے باعث حیرانگی کے اثرات دیکھ کر فرمایا: مجھے نماز میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آگیا جو ہمارے پاس تھا میں نے ناپسند کیا کہ وہ ہمارے پاس شام کرے یا رات گزارے لہٰذا میں نے اُسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ہوا نکالتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز نہ سنے

Marfat.com

اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاذِيْنَ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ فَاِذَا سَكَتَ اَقْبَلَ فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُوْلُ لَهُ اُذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا فَعَلَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَسَمِعَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؕ

نہیں دیتی۔ جب مؤذن خاموش ہو جائے تو آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو بھاگتا ہے۔ جب وہ خاموش ہو تو آجاتا ہے اور برابر آدمی سے یہی کہتا رہتا ہے کہ یہ بات یاد کر جو اُسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ اُسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا کرے تو بیٹھا ہوا دو سجدے کرلے اور اسے سنا ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ النَّاسُ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلٰى قُلْتُ لٰكِنْ اَنَا اَدْرِيْ قَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا ؕ

محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، ابن ابوذئب، سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ میں ایک آدمی سے ملا اور اُس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گزشتہ رات نمازِ عشاء میں کونسی سورتیں پڑھی تھیں؟ اُس نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا: کیا آپ موجود نہیں تھے؟ کہا: کیوں نہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ حضور نے فلاں فلاں سورتیں پڑھی تھیں۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ اِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَرِيْضَةِ ؕ

جب فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے؟

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ ؕ

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کسی نماز کی دو رکعتیں پڑھائیں اور قعدہ میں بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے، لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پوری کرلی اور ہم نے آپ کے سلام پھیرنے کو دیکھا تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ ؕ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی دو کے بعد کھڑے ہو گئے اور ان کے درمیان میں نہ بیٹھے۔ جب آپ نے نماز پوری کرلی تو دو سجدے کیے۔ پھر اس کے بعد سلام پھیرا

Marfat.com

بَابٌ ۷۷۶ اِذَا صَلّٰی خَمْسًا ۔

۱۱۴۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ ۔

جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں

ابوالولید، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز بڑھ گئی ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ نے سلام پھیر لینے کے بعد (سہو کے) دو سجدے کیے۔

بَابٌ ۷۷۷ اِذَا سَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ اَوْ فِيْ ثَلَاثٍ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُوْدِ الصَّلٰوةِ اَوْ اَطْوَلَ ۔

جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا اُن سے لمبے؟

۱۱۴۸ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَقَصَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَحَقٌّ مَا يَقُوْلُ قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدٌ وَّرَاَيْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلّٰى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین آپ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ پس آپ نے آخری دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو سجدے کیے۔ سعد کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ مغرب کی نماز میں دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور کلام کیا۔ پھر باقی نماز پڑھ کر دو سجدے کیے اور فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

بَابٌ ۷۷۸ مَنْ لَّمْ يَتَشَهَّدْ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ اَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا وَقَالَ قَتَادَةُ لَا يَتَشَهَّدُ ۔

جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے۔ حضرت انس اور حسن تشہد نہیں پڑھتے تھے۔ قتادہ نے کہا کہ تشہد نہ پڑھے۔

۱۱۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں پر نماز سے فارغ ہو گئے ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں، لوگوں نے کہا، ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے لمبا سجدہ کیا۔ پھر سر مبارک اٹھایا۔

Marfat.com

كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ۔

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ قَالَ لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ۔

سلیمان بن حرب، حماد، سلمہ بن علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے کہا، کیا سہو کے سجدوں کے بعد تشہد ہے؟ فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں تو ہے نہیں۔

بَابٌ ۷۹ مَنْ يُكَبِّرُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

جو سہو کے سجدوں کے لیے تکبیر کہے

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَكْثَرُ ظَنِّي الْعَصْرُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ قَالَ بَلَى قَدْ نَسِيتَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دن کی کوئی ایک نماز پڑھائی۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرا زیادہ تر یہی گمان ہے کہ عصر کی دو رکعتیں پھر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے جو مسجد کے سامنے تھی اور اس پر ہاتھ رکھ لیا۔ لوگوں میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی تھے لیکن بات کرتے ہوئے ڈرے اور جلدی والے چلے گئے اور کہا کہ نماز کم ہو گئی۔ ایک شخص جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذوالیدین کے لقب سے پکارا کرتے، وہ عرض گزار ہوئے، کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا نہ کم ہوئی۔ عرض کی بلکہ آپ بھول گئے۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اپنے سجدوں جیسا یا ان سے لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر سر رکھا اور تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں جیسا یا ان سے لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَكَبَّرَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيرِ

حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو بنی عبدالمطلب کے حلیف تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر میں کھڑے ہو گئے جب کہ بیٹھنا چاہیے تھا۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو سہو کے دو سجدے کیے اور ہر سجدے کے لیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی، اس سے پہلے کہ آپ سلام پھیرتے۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کیے یہ اس کے بدلے میں تھا جو آپ قعدہ کرنا بھول گئے تھے۔ تکبیر کے بارے میں اس کی ابن جریج نے ابن شہاب سے متابعت کی ہے۔

بَابٌ ۸۰ إِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

جب یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کی ہوا نکلتی جاتی ہے، یہاں

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۞

تک کہ اذان سُنائی نہیں دیتی جب اذان ختم ہوتی ہے تو آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو دوڑ جاتا ہے اور اقامت ختم ہونے پر آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہوا کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتوں کو یاد کرو جو اُسے یاد نہیں ہوتیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی بھول جائے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی، تین رکعتیں یا چار تو بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کرلے۔

بَابُ ۸۱ السَّهْوِ فِي الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وِتْرِهِ ۞

باب ۸۱: فرائض و نوافل میں سجدۂ سہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وتر کے بعد دو سجدے کیے۔

۱۱۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۞

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آجاتا ہے اور اُسے بھلاتا ہے یہاں تک کہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی اس صورتِ حال سے دوچار ہو تو وہ بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کرلے۔

بَابُ ۸۲ إِذَا كَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ ۞

جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے اشارہ کرے اور اُسے سُنے۔

۱۱۵۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهُمَا فَقَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى

کُریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر نے انھیں حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: ہم سب کا سلام عرض کرنا اور اُن سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور عرض کرنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ انھیں پڑھتی ہیں جب کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں ان پر حضرت عمر کے ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ کُریب کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ پیغام پہنچایا جس کے لیے مجھے بھیجا تھا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ حضرت اُم سلمہ سے پوچھو۔ پس میں اُن حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کا ارشاد عرض کر دیا۔ اُنھوں نے مجھے حضرت اُم سلمہ کے پاس وہی پیغام دے

Marfat.com

أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ قُولِي لَهُ تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ ۔

کہ بھیجا جو حضرت عائشہ کے لیے دیا تھا۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ پھر میں نے نمازِ عصر پڑھ لینے کے بعد آپ کو انھیں پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے بنی حرام میں سے ایک عورت تھی میں نے آپ کی طرف ایک لونڈی کو بھیجا اور اُس سے کہا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! اُمِّ سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو اِن سے منع فرماتے ہوئے سُنا اور آپ کو انھیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں! اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ لونڈی نے یہی کیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور وہ ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا اے بنتِ ابو اُمیہ! تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھا ہے تو میرے پاس عبد القیس کے لوگ آئے جن کے باعث میں ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔ یہ دونوں وہی ہیں۔

بَابُ ۷۸۳ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَهُ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

نماز میں اشارہ کرنا۔ کُریب، حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۱۵۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پتہ لگا کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ شکر رنجی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ لوگ اپنے ساتھ لے کر اُن میں صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رُکنا پڑا اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال نے آ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ اے ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو رُکے ہوئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا، ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ حضرت بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ کر تکبیر تحریمہ کہی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں میں سے چلتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالی بجائی لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہیں۔ حضرت ابوبکر نے ہاتھ اُٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور اُلٹے پاؤں پیچھے آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ فَرَفَعَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَدَیْہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَرَجَعَ الْقَھْقَرٰی وَرَآءَہٗ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ مَا لَکُمْ حِیْنَ نَابَکُمْ شَیْءٌ فِی الصَّلٰوۃِ اَخَذْتُمْ فِی التَّصْفِیْقِ اِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یَسْمَعُہٗ اَحَدٌ حِیْنَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِلَّا الْتَفَتَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ لِلنَّاسِ حِیْنَ اَشَرْتُ اِلَیْکَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَا کَانَ یَنْبَغِیْ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یُّصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی چیز دیکھتے ہو تو تالیاں بجانے لگتے ہو۔ تالی تو عورت کے لیے ہے۔ اگر نماز میں کوئی چیز دیکھو تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو، کیونکہ جو بھی سُبْحَانَ اللّٰہِ سُنے گا وہ ضرور متوجہ ہو گا۔ اے ابوبکر! تمہیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے جب کہ میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے:۔ ابن ابو قحافہ کے لیے یہ مناسب نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَھْبٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِیُّ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ فَاطِمَۃَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَھِیَ تُصَلِّیْ قَآئِمَۃً وَالنَّاسُ قِیَامٌ فَقُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِھَا اِلَی السَّمَآءِ فَقُلْتُ اٰیَۃٌ فَقَالَتْ بِرَاْسِھَا اَیْ نَعَمْ۔

فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی تو وہ کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے تھے میں نے کہا:۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا، کوئی نشانی؟ انھوں نے اپنے سر کے ساتھ ہاں کہا۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِہٖ وَھُوَ شَاکٍ جَالِسًا وَّصَلّٰی وَرَآءَہٗ قَوْمٌ قِیَامًا فَاَشَارَ اِلَیْھِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں نماز پڑھی اور شکایت کے باعث بیٹھ کر اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ آپ نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا:۔ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازوں کا بیان

بَابُ ۷۸۴ فِی الْجَنَائِزِ

جنازوں کے بارے میں

وَمَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَقَالَ وَھْبُ بْنُ مُنَبِّہٍ اَلَیْسَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

جس کا آخر کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو۔ وہب بن منبہ نے کہا کیا یہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جنت کی کنجی نہیں ہے؟ تو ہاں

Marfat.com

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا لَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ ۔

لیکن کوئی ایسی کنجی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں۔ اگر تم داندانوں والی کنجی لے کر گئے تو کھل جائے گا ورنہ تمہارے لیے نہیں کھلے گا۔

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَوْ قَالَ بَشَّرَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ ۔

معرور بن سُوید نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھے بتایا یا فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ میری اُمت سے جو مرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا، اگرچہ زنا اور چوری کرے؟ کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

بَاب ۷۸۵ الْاَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَآئِزِ ۔

جنازوں کے پیچھے جانے کا حکم

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَآئِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ ۔

سُوَید بن مُقرّن سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے یعنی جنازے کے پیچھے جانے، بیمار کی عیادت کرنے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کرنے نیز سلام اور چھینک کا جواب دینے کا حکم فرمایا اور چاندی کے برتنوں سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیباج، قسی اور استبرق کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَآئِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ ۔

محمد، عمرو بن ابوسلمہ، اوزاعی، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا ـــــ متابعت کی اس کی عبدالرزاق نے اور کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی اور روایت کیا اسے سلامہ نے عقیل سے۔

Marfat.com

بَاب ۸۶ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي كَفَنِهٖ ؕ

میت کے پاس جانا جب کہ مرنے کے بعد اُسے کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو۔

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ مَّسْكَنِهٖ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَاَبٰى فَتَشَهَّدَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَالَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوْا عُمَرَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اِلٰى قَوْلِهٖ الشّٰكِرِيْنَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ حَتّٰى تَلَاهَا اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ اِلَّا يَتْلُوْهَا ؕ

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنھیں بتاتے ہوئے فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سُنح والے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے، اُترے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ لوگوں سے بات نہ کی یہاں تک کہ حضرت عائشہ کے پاس پہنچے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتے تھے جنھیں یمنی چادر اُڑھائی ہوئی تھی۔ چہرۂ مبارک کھولا، پھر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا۔ پھر رو پڑے اور کہا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ جو موت آپ کے لیے لکھی گئی تھی وہ وارد ہو چکی۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت ابوبکر نکلے اور حضرت عمر لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو انھوں نے انکار کر دیا۔ پس حضرت ابوبکر نے تشہد پڑھا تو لوگ ان کے پاس آ گئے اور حضرت عمر کو چھوڑ دیا فرمایا: اما بعد، جو تم میں سے محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، وہ نہیں مرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، نہیں ہیں محمد مگر ایک رسول، شاکرین تک (۳:۱۴۴) خدا کی قسم، گویا لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر نے اس کی تلاوت کی تو جس شخص نے بھی سُنی وہ اسے پڑھنے لگا۔

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُمْ اقْتَسَمُوا الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَاَنْزَلْنٰهُ فِيْ اَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِيْ اَثْوَابِهٖ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

حضرت اُمّ العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ جب مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیا گیا تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ ہم انھیں اپنے گھروں میں لے گئے لیکن انھیں ایک جان لیوا بیماری لاحق ہو گئی جب اُنھوں نے وفات پائی اور غسل دے کر اُن کے کپڑوں میں کفنا دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے کہا: اے ابوالسائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے۔ میں آپ کے متعلق گواہی

Marfat.com

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهٗ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَآءَهُ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ اَبَدًا ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں کیا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے! میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ میرا آپ پر قربان اور اللہ کس کو عزت دے گا! آپ نے فرمایا کہ ان پر موت وارد ہو چکی اور خ کی قسم، میں ان کے لیے بھلائی کی اُمید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم، اگرچہ میں اللہ کا رسول ہوں لی اپنے آپ تو میں بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ عرض گزار ہوئیں تو خدا کی قسم، ا کے بعد میں کبھی کسی کی پاکی کا دعویٰ نہیں کروں گی۔

ف ۱۰ اِس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ خدا کی قسم، میں بھی نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ اِس ارشادِ گرامی میں درایت کی نفی کی گئی ہے یعنی خدا کے بغیر بتائے اپنے آپ تو میں بھی نہیں جانتا۔ یہ بات لفظ مَا اَدْرِیْ سے صاف معلوم ہو رہی ہے۔ علاوہ بریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس انصاری عورت سے جو فرمایا کہ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهٗ۔ یہ بھی اسی مفہوم پر دال ہے کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ نیز اگلی حدیث میں تو ما یفعل بی کی جگہ مَا يُفْعَلُ بِهٖ ہے۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهٗ وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ مَّا يُفْعَلُ بِهٖ وَتَابَعَهٗ شُعَيْبٌ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَّمَعْمَرٌ ۔

سعید بن عُفیر نے لیث سے اسی طرح روایت کی اور نافع بن یزید نے عُقیل سے مَا يُفْعَلُ بِهٖ روایت کیا ہے اور متابعت کی اس کی شعیب اور عمرو بن دینار اور معمر نے۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ اَبِيْ جَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَّجْهِهٖ اَبْكِيْ وَيَنْهَوْنَنِيْ عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِيْ فَجَعَلَتْ عَمَّتِيْ فَاطِمَةُ تَبْكِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيْنَ اَوْ لَا تَبْكِيْنَ مَا زَالَتِ الْمَلَآئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ وَتَابَعَهٗ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب میرے والدِ ماجد کو شہید کر دیا گیا تو میں اُن کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر رونے لگا۔ مجھے منع کیا گیا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا۔ میری پھوپھی جان حضرت فاطمہ بھی رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم روتی ہو یا نہیں روتی ہو لیکن فرشتے اپنے پروں سے برابر ان پر سایہ فگن رہیں گے یہاں تک کہ تم انھیں اُٹھاؤ گے۔ متابعت کی اس کی ابن جُریج نے کہ مجھے ابن المنکدر نے بتایا اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْعٰى اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهٖ ۔

کسی کے مرنے کی اُس کے ورثاء کی طرف سے خبر دینا۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ

اسماعیل، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اُسی روز خبر دی جس روز کہ اُنھوں نے وفات پائی۔ آپ جنازہ گاہ کی طرف نکلے، لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے

Marfat.com

وَكَبَّرَ اَرْبَعًا ۔

چار تکبیریں کہیں۔

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَاِنَّ عَيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جھنڈا زید نے لے لیا۔ وہ شہید کر دئے گئے پھر جعفر نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دئے گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دئے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے، پھر بغیر امیر بنائے اُسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اُسے فتح رحمت فرما دی گئی۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں بیٹھ کر جنگِ موتہ کے علمبرداروں کی خبر دیتے رہے کہ اب جھنڈا فلاں نے سنبھال لیا ہے۔ اب وہ شہید ہو گئے ہیں۔ غرضیکہ آخر تک وہیں سے بتا دیا کہ اب سیف اللہ (حضرت خالد بن ولید) نے جھنڈا اُٹھا لیا ہے۔ حالانکہ اُنھیں سپہ سالار بنایا نہیں گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں فتح دے دی ہے۔ یہ نگاہِ مصطفیٰ کی معجز نمائی ہے کہ آپ کی نگاہوں میں دُور و نزدیک کا معاملہ قدرت نے یکساں کر دیا تھا۔ جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے اُسی طرح دُور کی چیزیں بھی آپ کو نظر آتی تھیں۔ یہاں تک کہ زمین پر بیٹھ کر آپ جنت و دوزخ کا بھی مشاہدہ فرما لیا کرتے تھے جیسا کہ بعض احادیثِ مطہرہ میں ایسے مشاہدوں کا ذکر آیا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ ۷۸۸ الْاِذْنِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ ۔

جنازے کی اطلاع دینا۔ ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔

۱۱۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ اِنْسَانٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ فَدَفَنُوْهُ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تُعْلِمُوْنِيْ قَالُوْا كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ اَنْ نَّشُقَّ عَلَيْكَ فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کیا کرتے تھے، وہ رات کو فوت ہوا اور اس رات میں ہی دفن کر دیا گیا۔ جب صبح کے وقت آپ کو بتایا تو فرمایا: تمہیں کس نے منع کیا کہ مجھے بتا دیتے۔ عرض گزار ہوئے کہ رات کے باعث ہم نے ناپسند کیا کہ آپ کو مشقت میں ڈالیں کیونکہ رات اندھیری تھی۔ آپ اُس کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی

بَابُ ۷۸۹ فَضْلِ مَنْ مَّاتَ لَهٗ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ

اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: صبر کرنے والوں کو بشارت دو۔

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُّسْلِمٍ يُّتَوَفّٰى لَهٗ

ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سنِ بلوغ کو نہ پہنچے ہوں مگر

Marfat.com

ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ ۔

اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا، بچوں پر فضل و رحمت کے باعث۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَقَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كَانُوا حِجَابًا مِنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ وَقَالَ شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں، ہمارے لیے ایک دن مقرر کر کے نصیحت فرمایا کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی اور دو؟ فرمایا کہ دو بھی ـــــ شریک، ابن اصبہانی، ابوصالح، حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۔

علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں فوت ہوتے کسی مسلمان کے تین بچے مگر وہ قسم پوری کرتے کو جہنم کے اُوپر سے گزرے گا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے کہا: تم میں سے ہر کوئی اس کے اُوپر سے گزرے گا۔

بَابُ ۹۰ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اصْبِرِي ۔

قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ صبر کرو۔

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔

بَابُ ۹۱ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا وَقَالَ سَعِيدٌ لَوْ كَانَ نَجَسًا مَا مَسَسْتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ ۔

میت کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا اور وضو کرانا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سعید بن زید کے صاحبزادے کو خوشبو لگائی، اُسے اٹھایا، نماز پڑھی اور وضو کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا خواہ زندہ ہو یا مُردہ۔ سعید نے فرمایا کہ اگر ناپاک ہوتا تو میں اُسے ہاتھ نہ لگاتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

مَالِكٌ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ يَعْنِيْ اِزَارَهٗ

عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب آپ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو فرمایا کہ اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ اور مناسب نظر آئے تو بیری کے پتوں والا پانی استعمال کرنا اور آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز لگا دینا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی گئی۔ آپ نے ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اس پر اسے لپیٹ دو۔

بَاب ۷۹۲ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّغْسَلَ وِتْرًا

مستحب ہے کہ طاق مرتبہ غسل دیا جائے۔

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ فَقَالَ اَيُّوْبُ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ وَّكَانَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَّكَانَ فِيْهِ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَّكَانَ فِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيْهِ اَنَّ اُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا چار یا پانچ مرتبہ غسل دینا یا اس سے بھی زیادہ، پانی اور بیری کے پتوں سے اور کافور کو آخر میں رکھنا۔ جب فارغ ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی گئی۔ آپ نے اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔ ایوب کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حفصہ نے حدیثِ محمد کی طرح اور حدیثِ حفصہ میں ہے، اسے طاق دفعہ غسل دینا یعنی تین، پانچ یا سات مرتبہ اور اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا، داہنی جانب اور اعضائے وضو سے شروع کرنا اور اس میں حضرت اُمِّ عطیہ نے فرمایا، ہم نے کنگھی سے سر کے بالوں کے تین حصے کر دئے۔

بَاب ۷۹۳ يَبْدَاُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ

میت کی داہنی جانب سے شروع کرنا

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا

علی بن عبداللہ، اسماعیل بن ابراہیم، خالد بن حفصہ بنت سیرین نے حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے وقت فرمایا، داہنی جانب سے ابتدا کرنا اور اعضائے وضو سے۔

بَاب ۷۹۴ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَيِّتِ

میت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، سفیان، خالد الحذاء، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب ہم

Marfat.com

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں تو آپ نے ہم سے فرمایا، اور ہم غسل دے رہی تھیں کہ داہنی جانب اور اعضائے وضو سے ابتدا کرنا۔

بَاب ۷۹۵ هَلْ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي إِزَارِ الرَّجُلِ ۔

کیا عورت کو مرد کی ازار کا کفن دیا جاسکتا ہے؟

۱۱۷۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنْ حِقْوِهِ إِزَارَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ ۔

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئی تو آپ نے ہم سے فرمایا اسے تین یا پانچ دفعہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے کمر سے ازار کھول کر فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔

بَاب ۷۹۶ يُجْعَلُ الْكَافُوْرُ فِي آخِرِهِ ۔

آخر میں کافور ملانا

۱۱۷۹ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِهِ وَقَالَتْ إِنَّهُ قَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ ۔

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی وفات پا گئیں تو آپ تشریف لائے اور فرمایا، اسے تین یا پانچ دفعہ غسل دینا یا مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ اور ہو سکے تو پانی اور بیری کے پتے ہوں اور آخر میں کافور ملانا یا کافور والی کوئی چیز۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے ہمیں اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو ——— ایوب، حفصہ نے حضرت اُمِّ عطیہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا، تین، پانچ یا سات دفعہ یا تمہاری رائے ہو تو اس سے بھی زیادہ ——— حفصہ نے حضرت اُمِّ عطیہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے ان کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے۔

بَاب ۷۹۷ نَقْضِ شَعْرِ الْمَرْأَةِ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَأْسَ أَنْ يُنْقَضَ شَعْرُ الْمَيِّتِ

عورت کے سر کے بال کھولنا۔ ابن سیرین نے کہا کہ میت کے بال کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۱۸۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَيُّوبُ وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيْرِيْنَ قَالَتْ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ

احمد بن، عبداللہ بن وہب، ابن جریج، ایوب، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کے بال کھول کر تین حصوں میں تقسیم کیے۔ پہلے غسل دیا اور پھر انہیں تین حصوں میں تقسیم

Marfat.com

نَقَضْنَهُ ثُمَّ غَسَلْنَهُ ثُمَّ جَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ ۔

بَاب ۷۹۸ كَيْفَ الْاِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ قَالَ الْحَسَنُ الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تُشَدُّ بِهَا الْفَخِذَانِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ ۔

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اَيُّوْبَ اَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ جَاءَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تَبَادَرُ ابْنَاتِهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ فَحَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا اَدْرِيْ اَيَّتُهُنَّ بِنَاتِهِ وَزَعَمَ اَنَّ الْاَشْعَارَ الْفَفْنَهَا فِيْهِ وَكَذٰلِكَ كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَاْمُرُ بِالْمَرْاَةِ اَنْ تُشْعَرَ وَلَا تُؤْتَزَرَ ۔

بَاب ۷۹۹ هَلْ يُجْعَلُ شَعَرُ الْمَرْاَةِ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ ۔

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ضَفَرْنَا شَعَرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ وَقَالَ وَكِيْعٌ قَالَ سُفْيَانُ نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا ۔

بَاب ۸۰۰ يُلْقٰى شَعَرُ الْمَرْاَةِ خَلْفَهَا ۔

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ

کیا۔

میت کو کس طرح لپیٹا جائے۔ حسن کا قول ہے کہ پانچویں کپڑے سے دونوں رانیں اور سرین کے نیچے والا حصہ باندھا جائے۔

ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو انصار کی ایک عورت تھیں اور شرفِ بیعت حاصل کیا تھا، اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے بصرہ تشریف لائیں لیکن وہ نہ ملا تو ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر میں کافور ملانا جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی اور فرمایا کہ اس میں لپیٹ دینا اور اس سے زائد کچھ نہ ہو۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کی کونسی صاحبزادی تھی۔ راوی کا گمان ہے کہ الاشعار سے مراد لپیٹنا ہے ابن سیرین بھی عورت کے لیے اسی طرح حکم دیا کرتے کہ لپیٹی جائے اور ازار نہ باندھی جائے۔

کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنا دی جائیں؟

اُمِ ہذیل سے روایت ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بالوں (سر کے) کو تین لٹوں میں تقسیم کر دیا تھا ـــــ وکیع سے روایت ہے کہ سفیان نے فرمایا، ایک پیشانی کے بالوں کی اور دو دائیں بائیں طرف کی۔

عورت کے بال اُس کے پیچھے کی طرف ڈال دیئے جائیں

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو آپ نے فرمایا، اسے بیری کے پتوں کے ساتھ طاق مرتبہ غسل دینا یعنی تین یا پانچ یا اس سے زیادہ دفعہ اور اگر مناسب سمجھو تو آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز ملا لینا اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا جب

Marfat.com

فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ وَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا ۞

بَاب ۸۰۱ الثِّيَابِ الْبِيْضِ لِلْكَفَنِ ۞

۱۱۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهِنَّ قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ ۞

بَاب ۸۰۲ الْكَفَنِ فِيْ ثَوْبَيْنِ ۞

۱۱۸۵ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ اَوْ قَالَ اَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۞

بَاب ۸۰۳ الْحَنُوْطِ لِلْمَيِّتِ ۞

۱۱۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ مِنْ رَّاحِلَتِهٖ فَاَقْعَصَتْهُ اَوْ قَالَ فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۞

بَاب ۸۰۴ كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ ۞

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا وَّقَصَهٗ بَعِيْرُهٗ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ

ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی۔ ہم نے اُس کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے اور انھیں پیچھے کی جانب ڈال دیا۔

کفن کے لیے سفید کپڑا

محمد بن مقاتل، عبداللہ، ہشام بن عروہ، ان کے والدِ ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین یمنی سفید کپڑوں کا کفن دیا گیا جو سوت کے بنے ہوئے تھے اور اُن میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

دو کپڑوں کا کفن

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی جو عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا، وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل دیا یا کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کہ قیامت کے روز یہ تلبیہ کہتا ہوا اُٹھے۔

میت کو خوشبو لگانا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل ڈالا یا فرمایا کہ وہ کچلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے تلبیہ کہتا ہوا اُٹھائے گا۔

احرام والے کو کس طرح کفنایا جائے!

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو اونٹ نے کچل دیا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ احرام باندھے ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو

Marfat.com

بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْا طِيْبًا وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۞

اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے نہ خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَّأَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِهٖ قَالَ أَيُّوْبُ فَوَقَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَأَقْعَصَتْهُ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُخَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَإِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَيُّوْبُ يُلَبِّيْ وَقَالَ عَمْرٌو مُلَبِّيًا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ ایوب نے کہا کہ سواری نے اسے کچل دیا عمرو نے کہا کہ وہ کچلا گیا اور فوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہنانا۔ نہ اسے خوشبو لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اٹھائے گا۔ ایوب نے کہا کہ تلبیہ کہے اور عمرو نے کہا کہ تلبیہ کہتا ہوا۔

باب ۸۰۵ الْكَفَنِ فِي الْقَمِيْصِ الَّذِيْ يُكَفُّ أَوْ لَا يُكَفُّ وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيْصٍ ۞

قمیص کا کفن دینا جو سلی ہو یا نہ سلی ہو اور بغیر قمیص کے کفن دینا۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهٗ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهٗ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَهٗ فَقَالَ إِذِنِّيْ أُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَأَذَنَهٗ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ اللّٰهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا ۞

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن اُبی فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اپنی قمیص عطا فرمائیے کہ اس میں انھیں کفناؤں اور ان پر نماز پڑھیے اور دعائے مغفرت فرمائیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنی قمیص عطا فرما دی اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ اس پر نماز پڑھوں۔ پس اطلاع دی گئی۔ جب آپ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ ارشاد ہوا کہ مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے فرمایا ہے: "ان کے لیے دعائے مغفرت کرو یا نہ کرو اگر ان کیلئے ستر مرتبہ دعائے مغفرت کرو تب بھی اللہ انھیں نہیں بخشے گا (۹: ۸۰) پس آپ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ان میں سے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھنا (۹: ۸۴)

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَأَخْرَجَهٗ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَأَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ ۞

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن اُبی کے پاس تشریف لے گئے جب کہ اسے دفن کر دیا تھا۔ اسے نکالا گیا تو آپ نے اس کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔

باب ۸۰۶ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيْصٍ ۞

قمیص کے بغیر کفن دینا

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى

ابو نعیم، سفیان، ہشام، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین

Marfat.com

اللّٰہ علیہ وسلم فی ثلاثۃ اثواب سحولیۃ کرسف لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ۔

سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

۱۱۹۲۔ حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن ھشام حدثنی ابی عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کفن فی ثلاثۃ اثواب لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ۔

مسدد، یحییٰ، ہشام، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

باب ۸۰۷ الکفن ولا عمامۃ

عمامہ کے بغیر کفن دینا

۱۱۹۳۔ حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ھشام ابن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کفن فی ثلاثۃ اثواب بیض سحولیۃ لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ۔

اسمٰعیل، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین سفید اور سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

باب ۸۰۸ الکفن من جمیع المال

میت کے مال سے کفن دینا

وبہ قال عطاء والزھری وعمرو بن دینار وقتادۃ وقال عمرو بن دینار الحنوط من جمیع المال وقال ابراھیم یبدأ بالکفن ثم بالدین ثم بالوصیۃ وقال سفیان اجر القبر والغسل ھو من الکفن۔

عطاء، زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ نے یہی کہا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ خوشبو میت کے مال سے ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ پہلے کفن دے۔ پھر قرض، پھر وصیت۔ سفیان نے کہا کہ قبر اور غسل کی مزدوری کفن کا حصہ ہے۔

۱۱۹۴۔ حدثنا احمد بن محمد المکی حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن سعد قال اتی عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللّٰہ عنہ یوما بطعامہ فقال قتل مصعب بن عمیر وکان خیرا منی فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا بردۃ وقتل حمزۃ او رجل اخر خیر منی فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا بردۃ فقد خشیت ان یکون قد عجلت لنا طیباتنا فی حیاتنا الدنیا ثم جعل یبکی۔

سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک روز کھانا رکھا گیا تو فرمایا، حضرت مصعب بن عمیر شہید کر دئے گئے اور وہ اچھے فرد تھے، لیکن انھیں کفن دینے کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ ملا۔ حضرت حمزہ یا دوسرا آدمی جو مجھ سے بہتر تھا لیکن انھیں بھی کفن دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہوا سوائے ایک چادر کے۔ میں ڈرتا ہوں کہ جلدی ہی ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں دنیا کی زندگی میں نہ دیا جا رہا ہو۔ پھر وہ رونے لگے۔

باب ۸۰۹ اذا لم یوجد الا ثوب واحد

جب ایک کپڑے کے سوا کچھ میسر نہ ہو۔

۱۱۹۵۔ حدثنا ابن مقاتل اخبرنا عبد اللّٰہ اخبرنا شعبۃ عن سعد بن ابراھیم عن ابیہ ابراھیم ان عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللّٰہ عنہ اتی بطعام وکان صائما فقال قتل مصعب بن عمیر وھو خیر منی کفن فی بردۃ ان غطی راسہ بدت رجلاہ وان غطی رجلاہ بدا راسہ

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کھانا لایا گیا اور وہ روزے سے تھے۔ فرمایا کہ حضرت مصعب بن عمیر شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انھیں ایک چادر کا کفن دیا گیا اگر ان کے سر کو چھپایا جاتا تو پیر کھل جاتے اور پیروں کو چھپایا جاتا تو سر کھل جاتا اور میرے خیال میں فرمایا، حضرت حمزہ شہید کیے گئے

Marfat.com

وَاَرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ ۞

اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لیے دنیا خوب کشادہ کر دی گئی یا فرمایا کہ ہمیں دنیا کا مال عطا فرما دیا گیا ہیں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ ہماری نیکیوں کا جلدی بدلہ مل رہا ہو۔ پھر رونے لگا اور کھانا چھوڑ دیا۔

بَابُ ۸۱۰ اِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا اِلَّا مَا يُوَارِيْ رَاْسَهٗ اَوْ قَدَمَيْهِ غَطّٰى رَاْسَهٗ ۞

جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا قدموں کو تو سر کو چھپایا جائے۔

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهٗ اِلَّا بُرْدَةً اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّغَطِّيَ رَاْسَهٗ وَاَنْ نَّجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ ۞

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے ہجرت کی اور ہمارا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم میں لے لیا۔ ہم میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ اُن میں سے حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں اور اُن میں سے وہ بھی ہے جس کے پھل پک گئے اور وہ کھا رہا ہے۔ یہ غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے اور ہمیں اِن کے کفن کے لیے کچھ نہ ملا مگر ایک چادر۔ جب اُس سے اِن کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِن کے سر کو چھپا دیا جائے اور اِن کے پیروں پر اذخر ڈال دی جائے۔

ف: اس حدیث اور گزشتہ حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ صحابۂ کرام کی زندگیاں محض رضائے الٰہی کے لیے وقف ہو کر رہ گئی تھیں۔ وہ حضرات ہمیشہ فکرِ آخرت میں مستغرق رہتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہر کام صرف رضائے الٰہی کے لیے کریں کیونکہ اَجر انھیں کاموں پر مرتب ہوگا جو صرف رضائے الٰہی کے لیے کیے گئے ہوں گے اور ہمیں اُخروی اور دائمی زندگی کو سنوارنے میں ہر وقت کوشاں رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن بزرگوں کے نقوشِ قدم پر چلائے آمین۔

بَابُ ۸۱۱ مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ ۞

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اُس پر اعتراض نہ کیا۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَّنْسُوْجَةٍ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِيْ فَجِئْتُ لِاَكْسُوَكَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهٗ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اكْسُنِيْهَا مَا اَحْسَنَهَا قَالَ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بُنی ہوئی حاشیے والی چادر لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تم جانتے ہو کہ بُردہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ چادر۔ فرمایا۔ ہاں۔ عورت عرض گزار ہوئی کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ لے لی اور آپ کو ضرورت بھی تھی۔ آپ اُسے ازار بنا کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ فلاں نے اُس کی تعریف کی اور کہا کہ کتنی اچھی ہے یہ مجھے پہنا دیجیے۔ لوگوں نے کہا تم نے اچھا نہیں کیا

Marfat.com

لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهُ إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ ۞

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی اور پھر تم نے یہ جانتے ہوئے سوال کر دیا کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ کہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ اسے اپنا کفن بناؤں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ وہی اُس کا کفن ہوئی۔

بَاب ۸۱۲ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ ۞

عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا ۞

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، خالد، اُمِّ ہُذَیل سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے اور اسے ہمارے لیے ضروری نہیں ٹھہرایا۔

بَاب ۸۱۳ حِدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَقَالَتْ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ ۞

مسدد، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو انھوں نے زرد خوشبو منگائی اور اسے لگا کر فرمایا: ہمیں خاوند کے علاوہ دوسرے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۞

حمیدی، سفیان، ایوب بن موسیٰ، حمید بن نافع، زینب بنت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ جب شام سے حضرت ابوسفیان کے فوت ہونے کی خبر آئی تو تیسرے روز حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زرد خوشبو منگائی اور اسے اپنے رخساروں اور کلائیوں پر مل کر فرمایا: اگرچہ میں اس سے بے نیاز ہوں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ

حمید بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے، پھر میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جب کہ اُن کا بھائی فوت ہوا تو انھوں نے خوشبو منگا کر ملی اور فرمایا: اگرچہ مجھے خوشبو

Marfat.com

بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَاعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ ثُمَّ قَالَتْ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۔

کی کوئی ضرورت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا، کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

بَاب ۸۱۴ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ۔

قبروں کی زیارت کرنا

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اُس نے کہا: پرے جائیے، آپ کو کیا معلوم کہ مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے، اُس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درِ اقدس پر آئی اور اس پر کوئی دربان نہ پایا عرض گزار ہوئی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ فرمایا کہ صبر صدمہ کی ابتدا میں ہوتا ہے۔

بَاب ۸۱۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ اِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهٖ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ مِّنْ سُنَّتِهٖ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَهُوَ كَقَوْلِهٖ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ ذُنُوْبًا اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِيْ غَيْرِ نَوْحٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے باعث عذاب دیا جاتا ہے جب کہ اُن میں نوحہ خوانی کا رواج ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اگر یہ اُن کا رواج نہ ہو تو ایسا ہے جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور وہ اس ارشادِ ربانی کی طرح ہے: اگر کوئی اپنا بوجھ اُٹھانے کے لیے دوسرے کو بُلائے تو ذرا بھی دوسرے کو نہیں اُٹھایا جائے گا اور بغیر نوحہ کے رونے کی اجازت ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو ظلم سے قتل کیا جائے تو اُس کے خون کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر ہوگا جس نے قتل کی رسم جاری کی۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کے لیے پیغام بھیجا کہ [illegible]

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَائْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِءُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ قَالَ حَسِبْتُهٗ اَنَّهٗ قَالَ كَاَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَا فَقَالَ سَعْدٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ ۞

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ قَالَ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا ۞

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِّعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَوْ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى اَحَدِهِمَا ثُمَّ جَآءَ الْاٰخَرُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَآءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَّكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَآءِ الرَّكْبُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا صُهَيْبٌ فَاَخْبَرْتُهٗ

سلام کہنا اور کہنا کہ اللہ کا ہے جو اُس نے لیا اور جو دیا اور ہر ایک کا اُس کے پاس وقت مقرر ہے، لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی اُمید رکھو۔ اُس نے پھر پیغام بھیجا اور قسم دی کہ ضرور تشریف لائیے۔ آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، اُبی بن کعب، زید بن ثابت اور کتنے ہی آدمی تھے۔ بچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا گیا اور وہ لمبے سانس لے رہا تھا میرے خیال میں فرمایا کہ گویا مشک تھی۔ آنکھیں بہنے لگیں تو سعد نے کہا، یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسو رواں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے: میں ہوں۔ فرمایا تو اُتارو۔ چنانچہ انھوں نے اُسے قبر میں اُتارا۔

عبداللہ بن عُبید اللہ بن ابوملیکہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا تو ہم جنازے میں شامل ہوئے اور حضرت ابن عمر و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہیں ان دونوں کے درمیان بیٹھا یا فرمایا کہ دونوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا اور پھر دوسرے صاحب تشریف لے آئے اور میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت عمرو بن عثمان سے کہا کہ آپ رونے سے کیوں نہیں روکتے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے۔ پھر حدیث بیان کی کہ میں حضرت عمر کے ساتھ مکہ مکرمہ سے واپس آ رہا تھا۔ جب ہم بیداء کے مقام پر تھے تو وہاں درخت کے سائے میں ایک سوار تھا۔ فرمایا، جا کر دیکھو کہ یہ سوار کون ہے میں نے دیکھا تو وہ حضرت صُہیب تھے۔ میں نے آپ کو بتایا تو فرمایا، انھیں میرے پاس بُلا لاؤ۔ میں حضرت صُہیب کی طرف لوٹا اور چلنے کے لیے

Marfat.com

فَقَالَ ادْعُهُ لِي فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي
يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَا
صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ رَحِمَ اللهُ عُمَرَ
وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ
لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا
بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرَ أُخْرَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذَلِكَ
وَاللهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَاللهِ مَا
قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا ۔

کہا، وہ امیر المؤمنین سے ملے۔ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب آئے روتے اور کہتے، ہائے بھائی، ہائے ساتھی۔ حضرت عمر نے کہا اے صہیب! کیا مجھ پر روتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب حضرت عمر فوت ہو گئے تو اس بات کا میں نے حضرت عائشہ سے ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا، اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے۔ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دے گا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بڑھا دیتا ہے اور فرمایا کہ تمہارے لیے قرآن مجید کافی ہے کہ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (۳۹:۷) اس وقت حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ ابن ابو ملیکہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم حضرت ابن عمر نے کچھ بھی نہیں کہا۔

۱۲۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا أَهْلُهَا
فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر، ان کے والد ماجد عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انھوں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے، فرمایا کہ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

۱۲۰۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَعَلَ
صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ
الْحَيِّ ۔

اسماعیل بن خلیل، علی بن مسہر، ابو اسحاق شیبانی، ابو بردہ سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے فرمایا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب چلا اٹھے، ہائے بھائی! حضرت عمر نے فرمایا، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زندوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

بَابُ ۸۱۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر نوحہ کرنے کی کراہت۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انھیں چھوڑ دو، یہ ابو سلیمان پر روتی رہیں جب تک سر پر مٹی نہ پڑے اور آواز بند نہ ہو نَقْعٌ سر پر مٹی لَقْلَقَةٌ سے آواز

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعْهُنَّ يَبْكِينَ
عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ وَالنَّقْعُ

Marfat.com

التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ وَاللَّطْمَةُ الصَّوْتُ ۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ ۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَحَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَقَالَ آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ ۔

بَابُ ۸۱۷

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَطَّى ثَوْبًا فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقَالُوا ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ ۔

بَابُ ۸۱۸ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ۔

مراد ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا۔ جو میرے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سُنا۔ جو کسی پر نوحہ کرے تو اُس کو عذاب دیا جاتا ہے جس پر نوحہ کیا گیا۔

عبدان، اِن کے والدِ ماجد، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کو اُس کی قبر میں اُس نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جو اُس پر کیا گیا ـــــ متابعت کی اِس کی عبد الاعلیٰ، یزید بن زُریع، سعید نے قتادہ سے اور آدم نے شعبہ سے روایت کی میت کو زندے کی چیخ پکار کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔

میت پر فرشتوں کا سایہ فگن ہونا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد کے روز جب میرے والدِ محترم کی لاش لائی گئی تو اُن کا مُثلہ کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ اُنھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میں کھول کر دیکھنے گیا تو میری قوم نے مجھے روکا۔ دوبارہ کھول کر دیکھنے کے لیے گیا تب بھی میری قوم نے مجھے منع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا تو کپڑا اُٹھا دیا گیا۔ آپ نے چیخنے والی کی آواز سُنی تو فرمایا، یہ کون ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عمرو کی بیٹی یا اُس کی بہن ہے۔ فرمایا کہ کس لیے روتی ہو یا فرمایا کہ نہ روؤ کیونکہ اُٹھائے جانے تک فرشتے برابر اپنے پروں سے اِن پر سایہ فگن رہیں گے۔

وہ ہم میں سے نہیں جس نے گریبان پھاڑا

ابو نُعیم، سفیان، زُبید الیامی، ابراہیم، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو منہ پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت جیسی چیخ پکار مچائے وہ ہم میں سے نہیں۔

Marfat.com

بَاب ۸۱۹ رَثَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ ابْنَ خَوْلَةَ ۔

۱۲۱۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ بِالشَّطْرِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب کہ میری بیماری نے شدت اختیار کر لی تھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں سخت بیمار ہوں، میرے پاس کافی مال ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا، نہیں۔ میں عرض گزار ہوا، نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اگر اپنے وارثوں کو غنی چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ محتاج رہیں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم رضائے الٰہی کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ جو کچھ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ گے بلکہ کتنے ہی نیک کام کرو گے جن سے درجہ اور مقام زیادہ ہوگا۔ اگر شاید پیچھے چھوڑ دیے جاتے تو کچھ لوگ تم سے فائدہ حاصل کرتے اور کچھ لوگوں کو نقصان پہنچتا۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو پوری فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا۔ لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا افسوس کیا کیونکہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے تھے۔

بَاب ۸۲۰ مَا يُنْهَى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے

وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَجَعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ ۔

حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن جابر، قاسم بن مخیمرہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ کی بیماری لوٹ آئی اور ان پر غشی طاری ہو گئی۔ ان کا سر گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا۔ یہ اسے روک نہیں سکتے تھے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ اس کام سے میں بھی لاتعلق ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتعلق تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چیخنے والی، بال نوچنے والی اور سر پیٹنے والی سے لاتعلق تھے۔

Marfat.com

باب ۸۲۱ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ

جو رخساروں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ۔

محمد بن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، اعمش، عبداللہ بن مرّہ، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رخسارے پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۸۲۲ مَا يُنْهَى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ ۔

مصیبت کے وقت واویلا کرنے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رخسارے پیٹے گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخنے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۸۲۳ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ ۔

جو مصیبت کے وقت اِس طرح بیٹھے کہ اظہار غم ہو۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ ۔

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے سُنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک ابن حارثہ، جعفر اور ابنِ رواحہ کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو آپ غم زدہ ہو کر بیٹھ گئے اور میں دروازے کی درزوں سے دیکھ رہی تھی، ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں، آپ نے حکم دیا کہ انھیں منع کر دو، وہ جا کر دوبارہ حاضرِ بارگاہ ہوا کہ وہ کہنا نہیں مانتیں، فرمایا کہ انھیں منع کر دو، سہ بارہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم وہ ہم پر غالب آگئیں، فرمایا کہ ان کے منہ میں مٹی جھونک دو، میں نے کہا، اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے، تو نے وہ کام نہ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا پھر بھی تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج پہنچانا نہ چھوڑا۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِينَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ

عمرو بن علی، محمد بن فُضَیل، عاصم الاحول سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب قاریوں کو شہید کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی۔ میں نے رسول اللہ

Marfat.com

فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس موقع سے زیادہ غمگین کبھی نہیں دیکھا۔

بَابُ ۸۲۴ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ الْجَزَعُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ وَقَالَ يَعْقُوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا أَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ إِلَى اللّٰهِ ۔

جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ کرے

محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ جزع و فزع سے مراد بُرے لفظ کہنا اور بُرا گمان رکھنا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا، میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں (۱۲ : ۸۶)

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ، اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَأَبُوْ طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَأَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَبُوْ طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِيْ لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابوطلحہ کا لڑکا بیمار تھا تو فوت ہو گیا اور حضرت ابوطلحہ گئے ہوئے تھے۔ جب اُن کی بیوی نے دیکھا کہ وہ فوت ہو گیا تو کفنا کر گھر کے ایک گوشے میں رکھ دیا۔ جب حضرت ابوطلحہ آئے تو کہا، لڑکا کیسا ہے؟ عرض کی کہ اُس کی جان کو آرام ہے اور مجھے اُمید ہے کہ راحت پا رہا ہے حضرت ابوطلحہ ظاہر میں یہی سمجھے۔ رات گزاری اور صبح کو غسل کر کے باہر جانے کا ارادہ کیا تو بتایا گیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا جو دونوں کے درمیان ہُوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کی رات کو مبارک کرے۔ انصار کے ایک آدمی نے کہا۔ میں نے دیکھا کہ دونوں کے گھر نو لڑکے ہوئے اور سارے ہی قرآنِ مجید کے قاری تھے۔

ف: حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر سے واپس آنے والے تھے۔ اُسی روز اُن کا نوعمر صاحبزادہ فوت ہو گیا۔ اُن کی اہلیہ محترمہ حضرت اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بچے کو غسل و کفن دے کر گھر کے ایک کونے میں لٹا دیا اور اپنے خاوند کے لیے کھانے پینے کا سامان بھی تیار کر لیا۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ وہ سفر سے ہارے تھکے آئیں گے اور بچے کے فوت ہونے کی خبر سُن کر کچھ بھی نہیں کھائیں گے بلکہ مزید براں بچے کے فوت ہونے کا افسوس بھی ہو گا۔ انہوں نے اپنے خاوند کو راحت پہنچانے کے لیے یہ سارا اہتمام کیا اور اپنے خاوند کا اس درجہ احترام کرنے کے باعث پروردگارِ عالم نے اُن حضرات کی اُس رات میں برکت دی۔ اُس برکت کا اعلان اپنے محبوب و دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کروایا اور اُنہیں نو لڑکے عطا فرمائے جو سب کے سب قاری ہوئے ——— معلوم ہُوا کہ عورت جس درجہ خاوند کی تابعدار اور خیر خواہ ہو گی۔ اولاد اتنی ہی نیک ہو گی اور اولاد میں برکت ہو گی ہر عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کی تابع دار اور خیر خواہ رہے کیونکہ۔۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَائِنِيْنَ ۝

بے ادب ماں باادب اولاد جن سکتی نہیں

Marfat.com

بَابُ ۸۲۵ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى ۞ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ ۞

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى ۞

صبر وہ ہے جو صدمہ پیش آتے وقت ہو

حضرت عمر نے فرمایا کہ وہ اچھا انصاف کرنے والے اور اچھے لوگ وہ ہیں کہ جب انھیں مصیبت پہنچے تو کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اپنے رب کی طرف سے مہربانی اور رحمت ہے اور یہی راہ یافتہ ہیں (۲: ۱۵۷) اور ارشادِ ربانی ہے، صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور یہ بڑی بھاری ہے مگر ڈر والوں پر نہیں (۲: ۴۵)

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، صبر صدمے کی ابتدا میں ہوتا ہے۔

بَابُ ۸۲۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ ۞

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ رَوَاهُ مُوْسٰى عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں مبتلا ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آنکھ روتی ہے اور دل مغموم ہے۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوسیف لوہار کے پاس تشریف لے گئے جو حضرت ابراہیم کی دایا کا شوہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو لے کر بوسہ دیا اور سونگھا۔ اس کے بعد آپ دوبارہ تشریف لے گئے اور حضرت ابراہیم دم توڑ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمانِ مبارک بہنے لگیں تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے آپ سے کہا، یا رسول اللہ! آپ۔ فرمایا کہ اے ابن عوف! یہ رحمت ہے پھر دوسری دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک آنکھ بہتی ہے اور دل مغموم ہے اور ہم نہیں کہتے مگر جو ہمارے رب کو راضی کرے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی میں غمگیں ہیں ــــ روایت کیا اسے موسیٰ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

Marfat.com

بَاب ۸۲۷ اَلْبُكَآءِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ ۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةِ اَهْلِهٖ فَقَالَ قَدْ قَضٰى قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيْهِ بِالْعَصَآءِ وَيَرْمِيْ بِالْحِجَارَةِ وَيَحْثِيْ بِالتُّرَابِ ۔

مریض کے پاس رونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ بیمار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ جب اندر داخل ہوئے تو انھیں گھر والوں کے جھرمٹ میں پایا۔ فرمایا، کیا فوت ہو گئے! لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونے لگے۔ جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ فرمایا، سنتے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے بہنے اور دل کے مغموم ہونے پر عذاب نہیں دیتا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ اور زبان کی طرف اشارہ کیا یا رحم فرماتا ہے اور بے شک میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو لاٹھی سے پیٹتے، پتھر مارتے اور منہ میں مٹی ڈال دیتے۔

بَاب ۸۲۸ مَا يُنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَالْبُكَآءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ ۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ لَمَّا جَآءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرٍ وَّذَكَرَ بُكَآءَهُنَّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ اَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهٗ فَاَمَرَهُ الثَّانِيَةَ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنِيْ اَوْ غَلَبْنَنَا الشَّكُّ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ حَوْشَبٍ فَزَعَمْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ وَّمَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

گریہ وزاری کی ممانعت اور اُس پر زجر و توبیخ کرنا

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا: جب زید بن حارثہ، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہو جانے کی خبر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غم زدہ ہو کر بیٹھ گئے اور مجھے دروازے کی درازوں سے پتہ لگا۔ ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے انھیں منع کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ گیا اور پھر حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، انھیں روکا لیکن وہ کہنا نہیں مانتیں۔ آپ نے دوبارہ حکم دیا کہ انھیں منع کرو۔ وہ گیا اور پھر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، خدا کی قسم، وہ مجھ پر یا ہم پر غالب آگئیں یہ شک محمد بن حوشب کو ہے میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اُن کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا، اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے خدا کی قسم، تو یہ کام کرنے والا نہیں جو کچھ تُو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے نہ چھوڑا۔

Marfat.com

وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَائِقِ ۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ لَّا نَنُوْحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَاَةٌ غَيْرَ خَمْسٍ نِسْوَةٍ اُمِّ سُلَيْمٍ فَاُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنَةِ اَبِيْ سَبْرَةَ امْرَاَةِ مُعَاذٍ وَّامْرَاَتَيْنِ اَوِ ابْنَةِ اَبِيْ سَبْرَةَ وَامْرَاَةِ مُعَاذٍ وَّامْرَاَةٍ اُخْرٰى ۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں، ہم میں سے کسی نے یہ بات ملحوظ نہ رکھی سوائے پانچ عورتوں کے یعنی ۱۔ اُمِّ سُلیم، اُمِّ العلاء، ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور دو باقی دو عورتوں اور بنت ابوسبرہ جو معاذ کی بیوی تھیں اور ایک دوسری عورت۔

بَاب ۸۲۹ اَلْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ ۔

جنازے کے لیے کھڑا ہونا

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ ۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم، ان کے والد ماجد، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے دُور ہو جائے ـــــ سفیان، زہری، سالم، ان کے والد ماجد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بقول حمیدی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہاں تک کہ تمہیں چھوڑ جائے یا رکھ دیا جائے۔

بَاب ۸۳۰ مَتٰى يَقْعُدُ اِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ

جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے!

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَّعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى يُخَلِّفَهَا اَوْ تُخَلِّفَهُ اَوْ تُوْضَعَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُخَلِّفَهُ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اور اُس کے ساتھ نہ جاتا ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے یا پیچھے چلا جائے یا آگے جانے سے پہلے رکھ دیا جائے۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ فِيْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ فَجَاءَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَدَقَ ۔

سعید مقبری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہم ایک جنازے میں تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، خدا کی قسم تم یہ جانتے ہو کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ انھوں نے سچ فرمایا ہے۔

Marfat.com

بَاب ۸۳۱ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتّٰى تُوْضَعَ عَنْ مَّنَاكِبِ الرِّجَالِ فَإِنْ قَعَدَ أُمِرَ بِالْقِيَامِ ؕ

جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اُسے لوگوں کے کندھوں سے اُتار کر رکھ دیا جائے۔ اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ ؕ

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ جو ساتھ جائے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھ دیا جائے۔

بَاب ۸۳۲ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ ؕ

جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُقْسِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا بِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا ؕ

عُبَیداللہ بن مقسم سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَّقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا وَّقَالَ أَبُوْ حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو وَعَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ وَسَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَا: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى كَانَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَّقَيْسٌ يَقُوْمَانِ لِلْجَنَازَةِ ؕ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حُنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ اُن سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے کافر ذمی کا ہے۔ دونوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ عرض کی گئی کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا کہ یہ آدمی نہیں؟ — ابوحمزہ اعمش، عمرو، ابن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت قیس اور حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے — زکریا، شعبی، ابن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود اور حضرت قیس جنازے کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

بَاب ۸۳۳ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُوْنَ النِّسَاءِ ؕ

عورتوں کے علاوہ جنازہ مرد اُٹھائیں

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

عبدالعزیز بن عبداللہ، لیث، سعید مقبری، ان کے والد ماجد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ

Marfat.com

اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ یَا وَیْلَهَا اَیْنَ یَذْهَبُوْنَ بِهَا یَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ ۔

اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں۔ اگر وہ نیک ہو کہتا ہے، مجھے جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے، ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اُس کی آواز کو ہر چیز سُنتی ہے سوائے انسان کے اگر انسان سُن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔

بَابُ ۸۳۴ السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْتُمْ مُشَیِّعُوْنَ وَاَمْشِ بَیْنَ یَدَیْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ یَمِیْنِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا وَقَالَ غَیْرُهُ قَرِیْبًا مِّنْهَا ۔

جنازہ جلدی لے جانا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ چل رہے ہو۔ اس کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں چلو۔ دوسروں نے بھی قریباً یہی فرمایا ہے۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ قَالَ حَفِظْنَاهُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا وَاِنْ تَكُ سِوٰی ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ ۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے کو جلدی لے چلو۔ اگر نیک ہے تو بھلائی کو آگے بھیج رہے ہو اور اگر کچھ اور ہے تو برائی کو اپنی گردنوں سے اُتار رہے ہو۔

بَابُ ۸۳۵ قَوْلِ الْمَیِّتِ وَهُوَ عَلَی الْجَنَازَةِ قَدِّمُوْنِیْ ۔

چارپائی پر میت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا یَا وَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا یَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ ۔

سعید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے، جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے کہ جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے، ہائے افسوس کہاں لے جا رہے ہو؟ اُس کی آواز کو ہر چیز سُنتی ہے سوائے انسانوں کے۔ اگر انسان سُن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

ف: اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ ہر مردہ زندوں کی آواز سنتا ہے خواہ مرنے والا نیک ہو یا بد۔ بعض لوگ اس بات کا خواہ مخواہ انکار کرتے اور لاتعلق دلائل کا سہارا لے کر سماعِ موتیٰ کا انکار کرتے رہتے ہیں۔ مردہ تو بولتا بھی اور زندہ لوگوں سے گفتگو بھی کرتا ہے لیکن وہ اُس کی آواز کو سن نہیں پاتے۔ جیسا کہ اِس حدیث میں واضح طور پر مذکور ہے۔ ابنائے زمانہ کو چاہیے کہ حقائق کو تسلیم کر لیا کریں۔ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات الموات میں سماعِ موتیٰ کا ثبوت پیش کرتے ہوئے چار سو پچاس دلائل قائم کیے ہیں، الحمد للہ! ایک صدی گزرنے پر بھی سماعِ موتیٰ کا کوئی بڑے سے بڑا منکر اُن میں سے کسی ایک دلیل کو توڑ نہیں سکا۔ حق و صداقت کی نشانی یہی ہوتی ہے کیونکہ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ۝

بَابُ ۸۳۶ مَنْ صَفَّ صَفَّیْنِ اَوْ ثَلَاثَةً

جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں

Marfat.com

عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ۔

۱۲۳۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ ۔

بنائیں۔

مسدد، ابوعوانہ، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

بَابُ ۸۳۷ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ ۔

نمازِ جنازہ کے لیے صفیں بنانا

۱۲۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ۔

سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے فوت ہونے کی خبر سنائی۔ پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۳۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَتَى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا، قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جو موجود تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک الگ تھلگ قبر پر تشریف لے گئے تو لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

۱۲۳۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْجَيْشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ صُفُوفٌ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابنِ جریج، عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آج لشکر کا ایک نیک آدمی وفات پا گیا ہے آؤ اُس کی نمازِ جنازہ پڑھیں۔ ہم نے صفیں بنالیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ہم صف بستہ تھے ـــــ ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں دوسری صف میں تھا۔

بَابُ ۸۳۸ صُفُوفُ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ عَلَى الْجَنَائِزِ ۔

جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں۔

۱۲۳۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي قَالُوا دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنَا فِيهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس کو اُسی رات دفن کیا گیا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کب دفن کیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ گزشتہ رات۔ فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اندھیری رات میں دفن کیا اور ناپسند کیا کہ آپ کو جگائیں۔ آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے پیچھے صفیں بنائیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں ان میں تھا اور اس پر نماز پڑھی۔

Marfat.com

بَاب ۸۳۹ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوْا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَمَّاهَا صَلَاةً لَيْسَ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَلَا سُجُوْدٌ وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا وَفِيْهَا تَكْبِيْرٌ وَتَسْلِيْمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيْ إِلَّا طَاهِرًا وَلَا يُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَأَحَقُّهُمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضُوْهُمْ لِفَرَائِضِهِمْ وَإِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيْدِ أَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتَيَمَّمُ وَإِذَا انْتَهٰى إِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيْرَةٍ: وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ أَرْبَعًا وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَكْبِيْرَةُ الْوَاحِدَةِ اِسْتِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَقَالَ لَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا - وَفِيْهِ صُفُوْفٌ وَإِمَامٌ ۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ، أَخْبَرَنِيْ مَنْ مَرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَأَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا عَمْرٍو مَّنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔

بَاب ۸۴۰ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ إِذْنًا وَلٰكِنْ مَّنْ صَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيْرَاطٌ ۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ حُدِّثَتِ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيْرَاطٌ، فَقَالَ

نمازِ جنازہ کا طریقہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو اور فرمایا کہ نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھو آپ نے اس کا نام نماز قرار دیا حالانکہ اس میں رکوع اور سجدے نہیں ہیں اور نہ اس میں کلام کیا جاتا ہے بلکہ صرف تکبیر اور سلام پھیرنا ہے۔ حضرت ابن عمر یہ نماز نہ پڑھا کرتے مگر باوضو ہو کر اور سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نہ پڑھتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو اسی پر پایا کہ جنازہ کا زیادہ مستحق وہی ہے جس کو لوگ فرض نمازوں میں پسند کرتے ہوں اور جب عید کے روز یا جنازے کے وقت وضو ٹوٹ جائے تو پانی طلب کرے اور تیمم نہ کرے اور جب ایسے وقت جنازے میں شامل ہو کہ لوگ نمازِ جنازہ پڑھ رہے ہوں تو تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ رات ہو یا دن اور سفر ہو یا حضر مگر تکبیریں چار ہی کہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، پہلی تکبیر نماز شروع کرنے کی تکبیر ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے، ان میں سے جو مر جائے اس کی نمازِ جنازہ کبھی نہ پڑھو۔ اس میں صفیں ہوتی ہیں اور امام۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اس نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا تھا۔ پس آپ نے امامت فرمائی اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم نے اس پر نماز پڑھ لی تو اس کا حق ادا کر دیا جو تم پر تھا۔ حمید بن ہلال نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد اجازت لینے کی ضرورت نہیں لیکن جو نماز پڑھ کر لوٹ گیا اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: جو جنازے کے ساتھ گیا اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ

Marfat.com

اَكْثَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقَتْ يَعْنِيْ عَائِشَةَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقَدْ فَرَّطْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ فَرَّطْتُ ضَيَّعْتُ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ

زیادہ روایتیں کرتے ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوہریرہ کی تصدیق کی اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان اٹھایا اور میں نے اللہ کے حکم کو ضائع کیا۔

بَاب ۸۴۱ مَنِ انْتَظَرَ حَتّٰى تُدْفَنَ ؕ

جو دفن ہونے تک ٹھہرا رہے

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَّمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابوذئب، سعید بن ابوسعید مقبری، ان کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ــــ احمد بن شبیب بن سعید، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمن اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جنازے میں شامل ہوا تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو دفن ہونے تک شامل رہا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ کہا گیا کہ قیراط کیا ہیں؟ فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں جیسے ہیں۔

بَاب ۸۴۲ صَلٰوةِ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ ؕ

لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نمازِ جنازہ پڑھنا۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا فَقَالُوْا هٰذَا دُفِنَ اَوْ دُفِنَتِ الْبَارِحَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا ؕ

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن ابوبکیر، زائدہ، ابواسحاق شیبانی، عامر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس تشریف لے گئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ گزشتہ رات دفن کیا یا دفن کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

بَاب ۸۴۳ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلّٰى وَالْمَسْجِدِ ؕ

نمازِ جنازہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھنا

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ يَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَعَنِ ابْنِ

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ دونوں سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نجاشی شاہ حبشہ کے فوت ہونے کی خبر اسی روز دی جس روز کہ وہ فوت ہوئے۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔ ابن شہاب سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ

Marfat.com

شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں سے عیدگاہ میں صفیں بنوائیں اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۴۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ ۔

ابراہیم بن المنذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عُقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر حاضر ہوئے جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُن دونوں کو مسجد کے پاس جنازہ گاہ کے قریب سنگسار کر دیا گیا۔

بَابُ ۸۴۴ مَا يُكْرَهُ مِنْ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ

قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت

وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعُوا صَائِحًا يَقُولُ: أَلَا هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا فَأَجَابَهُ الْآخَرُ بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا ۔

جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت ہوئے تو اُن کی اہلیہ محترمہ نے اُن کی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگائے رکھا۔ جب اُٹھیں تو بلند آواز سُنی جو کہہ رہا تھا، کیا جو چیز گُم ہوئی تھی وہ تمہیں مِل گئی؟ دوسرے نے جواب دیا، بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اُس مرض میں فرمایا جس کے اندر وفات پائی تھی کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنھوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر کھلی رہتی لیکن خدشہ یہی تھا کہ مبادا اُسے مسجد بنا لیا جائے۔

بَابُ ۸۴۵ الصَّلَاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا ۔

نفاس والی کی نمازِ جنازہ جب کہ وہ حالتِ نفاس میں مرے۔

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا ۔

عبداللہ بن بُریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نفاس والی عورت پر نماز پڑھی جو فوت ہو گئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

بَابُ ۸۴۶ أَيْنَ يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ

عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو؟

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ

ابن بُریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے ایک

Marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: صَلَّیْتُ وَرَآءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی امْرَاَۃٍ مَاتَتْ فِیْ نِفَاسِہَا فَقَامَ عَلَیْہَا وَسَطَہَا ۔

عورت کی نمازِ جنازہ پڑھی جو نفاس میں فوت ہوئی تھی۔ آپ اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

بَاب ۸۴۷ التَّکْبِیْرِ عَلَی الْجَنَازَۃِ اَرْبَعًا

نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔

وَقَالَ حُمَیْدٌ صَلّٰی بِنَا اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَکَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقِیْلَ لَہٗ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ ثُمَّ کَبَّرَ الرَّابِعَۃَ ثُمَّ سَلَّمَ ۔

حمید سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی تو تین تکبیروں پر سلام پھیر دیا۔ اُن سے کہا گیا تو قبلہ رُو ہو کر چوتھی تکبیر کہی اور پھر سلام پھیرا۔

۱۲۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعٰی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَخَرَجَ بِہِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِہِمْ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اُسی روز خبر دی جس روز کہ وہ فوت ہوئے اور لوگوں کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے تو لوگ صف بستہ ہو گئے اور آپ نے اُس پر چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمُ ابْنُ حَیَّانَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی اَصْحَمَۃَ النَّجَاشِیِّ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا وَقَالَ یَزِیْدُ بْنُ ہَارُوْنَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَیْمٍ اَصْحَمَۃَ وَتَابَعَہٗ عَبْدُ الصَّمَدِ ۔

محمد بن سنان، سُلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی اصحمہ کی نمازِ جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبدالصمد نے سُلیم سے اصحمہ ہی روایت کیا ہے اور اس کی عبدالصمد نے متابعت کی ہے۔

ف: اِس حدیث سے دو باتیں معلوم ہو رہی ہیں کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ملک دارالکفر میں وفات پائی تو وہاں اُن کی نمازِ جنازہ پڑھی نہیں گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کو ساتھ لے کر غائبانہ اُن کی نمازِ جنازہ پڑھی اور یہ حضور کی خصوصیات سے ہے کیونکہ نجاشی کا جنازہ حضور سے غائب نہیں تھا۔ دوسرے لوگوں کے لیے غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ نمازِ جنازہ میں صرف چار تکبیریں ہیں۔

چودھویں صدی کے مجدد برحق اور عالمِ اسلام کے مایۂ ناز فقیہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الہادی الحاجب کے تاریخی نام سے ایک نہایت محققانہ رسالہ خاص اِسی مسئلے میں تصنیف فرمایا جس کی چند عبارتیں پیش کی جاتی ہیں۔

"یہ پچاسی کتب متون و شرح و فتاوٰی کی دو سو سات عبارات ہیں۔ غرض صورت مذکورہ استثناء کے سوا نمازِ جنازہ کی تکرار ناجائز و گناہ ہونے پر مذہب حنفی کا اجماع قطعی ہے اور اس کا مخالف مخالفِ مذہب حنفی ہے ——— مذہب مہذب حنفی میں جنازہ غائب پر بھی محض ناجائز ہے۔ آئمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر بھی اجماع ہے۔

حضور پُرنور سید یوم النشور، بالمومنین رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو نمازِ جنازۂ مسلمین کا کمال اہتمام تھا۔ اگر کسی وقت رات کی اندھیری یا دوپہر کی گرمی یا حضور کے آرام فرمانے کے سبب صحابہ نے حضور کو اطلاع نہ دی اور دفن کر دیا تو ارشاد فرماتے ——— ایسا نہ کرو، مجھے اپنے جنازوں کے لیے بُلا لیا کرو ——— بایں ہمہ حالانکہ زمانۂ اقدس میں صدہا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دوسرے مواضع میں وفات پائی۔ کبھی کسی حدیث صحیح صریح سے ثابت نہیں کہ حضور نے غائبانہ اُن کے

Marfat.com

جنازہ کی نماز پڑھی۔ کیا وہ مفاتیحِ رحمت والا نہ تھے۔ معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عام طور پر اُن کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا ہی دلیل روشن وواضح ہے کہ جنازہ غائب پر نماز ناممکن بھی ورنہ ضرور پڑھتے کہ مقتضی بکمال وقود موجود اور مانع مفقود لاجرم نہ پڑھنا قصداً باز رہنا تھا اور جس امر سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے عذر مانع بالقصد احتراز فرمائیں اور ضرور امر شرعی ومشروع نہیں ہوسکتا۔ واقعہ بئرِ معونہ ہی دیکھیے۔ مدینہ طیبہ کے ستر جگر پاروں، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص پیاروں اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کفار نے دغا سے شہید کر دیا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کا سخت وشدید غم والم ہوا۔ ایک مہینہ کامل خاص نماز کے اندر کفار ناہنجار پر لعنت فرماتے رہے مگر ہرگز منقول نہیں کہ اُن پیارے محبوبوں پر نماز پڑھی ہو۔ اہل انصاف کے نزدیک کلام تو اِسی قدر سے تمام ہُوا۔

آفتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ نماز غائب ومکرر نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں ہے تو امام کا شافعی المذہب ہونا اس ناجائز کو ہمارے لیے کیونکر جائز کر سکتا ہے؟ ——— غرض مذہب مہذب حنفی کا تو یہ حکم ہے، باقی جو کوئی غیر مقلد بننا چاہے تو آجکل آزادی وبے لگامی کی ہوا چل رہی ہے۔ ہر شخص کو بے مہار ہونے کا اختیار ہے اور اُس کے رد میں بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے رسائل النہی الاکید وغیرہ کافی۔ واللہ المستعان علیٰ اھل الطغیان.

بَابُ ۸۴۸ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ

وَقَالَ الْحَسَنُ يُقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَسَلَفًا وَأَجْرًا ؕ

نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

حسن بصری نے فرمایا کہ بچے پر سورۂ فاتحہ پڑھے اور وہ کہتے: اے اللہ! اسے ہمارے لیے آگے جانے والا، پیچھے کام آنے والا اور باعثِ اجر بنانا۔

۱۲۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ ؕ

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی ——— محمد بن کثیر، سفیان، سعد بن ابراہیم، طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی۔ اُنھوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ یہ سنت ہے۔

بَابُ ۸۴۹ الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ ؕ

دفن کرنے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا

۱۲۴۹ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَلَّوْا خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا يَا أَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ؕ

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا کہ آپ نے امامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میں عرض گزار ہُوا کہ اے ابوعمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

۱۲۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَسْوَدَ رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهٖ فَذَكَرَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ ذٰلِكَ الْاِنْسَانُ قَالُوْا مَاتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِیْ فَقَالُوْا اِنَّهٗ كَانَ وَكَانَ قِصَّتَهٗ قَالَ فَحَقَّرُوْا شَاْنَهٗ قَالَ فَدُلُّوْنِیْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ۔

نے فرمایا: ایک سیاہ فام آدمی یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا، وہ فوت ہوگیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس کی وفات کے متعلق نہ بتایا گیا۔ ایک روز اُس کا ذکر ہُوا تو آپ نے فرمایا: اُس آدمی نے کیا کیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ تو فوت ہوگیا فرمایا کہ مجھے کیوں نہ بتایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کا واقعہ یُوں ہے اور اُس کا حال بیان کیا۔ فرمایا کہ مجھے اُس کی قبر بتاؤ۔ پس اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُس پر نماز پڑھی۔

بَابُ ۸۵۰ الْمَيِّتِ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

مُردہ جوتوں کی آہٹ سُنتا ہے

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ وَقَالَ لِیْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتُوُلِّیَ وَذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَاَقْعَدَاهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَاَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کو جب اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی واپس چل دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سُن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آکر اُسے بٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں: تُو اِس شخص کے متعلق کیا کہتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اُس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ کہ اس کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں دکھائے جاتے ہیں اور اگر وہ کافر یا منافق ہے تو کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے اُس سے کہا جائے گا کہ نہ تُو نے جانا اور نہ سمجھا۔ پھر اُسے لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے، کانوں کے درمیان تو چیختا چلاتا ہے جس کو نزدیک والے سب سُنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

ف: اِس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ تمام مُردے سُنتے ہیں لہٰذا سماعِ موتیٰ کا انکار کرنا دین سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے یا اہل حق کی مخالفت میں اس کا انکار کیا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ عذاب قبر برحق ہے۔ تیسری بات یہ کہ قبر میں دو فرشتے ہر مرنے والے سے سوال کرتے ہیں۔ چوتھی بات یہ کہ ہر قبر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ ہر ایک کی نجات رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچاننے پر موقوف ہے اور قبر میں صرف ایمان کی آنکھوں سے ہی اُس جانِ ایمان کو پہچانا جا سکے گا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ ۸۵۱ مَنْ اَحَبَّ الدَّفْنَ فِی الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ اَوْ نَحْوِهَا ۔

جو کسی مقدس جگہ یا اُس کے قریب دفن ہونا پسند کرے۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت

Marfat.com

مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَآءَهٗ صَكَّهٗ فَرَجَعَ اِلٰی رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّا یُرِیْدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَیْنَهٗ فَقَالَ اِرْجِعْ فَقُلْ لَّهٗ یَضَعُ یَدَهٗ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهٖ یَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَیْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ یُّدْنِیَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْیَةً بِحَجَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَیْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْكَثِیْبِ الْاَحْمَرِ۔

کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا گیا جب وہ حاضر ہوئے تو انھوں نے آنکھ پھوڑ دی۔ پس اپنے رب کی بارگاہ میں لوٹے اور عرض گزار ہوئے تُو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا۔ اُن سے کہو کہ ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھیے۔ ہاتھ سے جتنے بال ڈھانپے جائیں تو ہر بال کے بدلے ایک سال۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر موت۔ عرض کی تو ابھی سہی اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے ارضِ مقدس سے قریب کر دے پتھر کی مار کے برابر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اُن کی قبر دکھاتا جو راستے سے ایک طرف سرخ ٹیلے پر ہے۔

بَاب ۸۵۲ اَلدَّفْنِ بِاللَّیْلِ وَدُفِنَ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَیْلًا۔

رات کے وقت دفن کرنا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَیْلَةٍ فَقَامَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ وَكَانَ سَاَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّوْا عَلَیْهِ۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی پر نماز پڑھی جس کو رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آپ نے اُس کے متعلق پوچھتے ہوئے فرمایا یہ کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فلاں ہے جو گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا پس اُس پر نماز پڑھی۔

بَاب ۸۵۳ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَی الْقَبْرِ۔

قبر پر مسجد تعمیر کرنا

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَآئِهٖ كَنِیْسَةً رَاَیْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ یُقَالُ لَهَا مَارِیَةُ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْكَ الصُّوَرَةَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بعض ازواجِ مطہرات نے ذکر کیا کہ اُنھوں نے سرزمین حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس کو ماریہ کہا جاتا ہے اور ملک حبشہ سے حضرت اُمِّ سلمہ اور حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئی تھیں۔ اُنھوں نے اُس کی خوبصورتی کا ذکر کیا اور اُن تصویروں کا جو اُس میں تھیں، چنانچہ آپ نے سر مبارک اُٹھا کر فرمایا۔ اُن میں جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے پھر اُس کی تصویر بنا کر اُس میں رکھ دیتے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

بَاب ۸۵۴ مَنْ یَّدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْاَةِ۔

عورت کی قبر میں کون داخل ہو؟

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ

Marfat.com

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا قَالَ ابْنُ مُبَارِكٍ قَالَ فُلَيْحٌ أُرَاهُ يَعْنِي النَّبْزَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِيَقْتَرِفُوْا أَيْ لِيَكْتَسِبُوْا ۞

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ اسے قبر میں اتارو۔ یہ قبر میں اترے اور انھیں قبر میں رکھا۔ ابن مبارک نے فلیح سے الذنب روایت کیا امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ لیقترفوا سے مراد لیکتسبوا ہے۔

باب ۸۵۵ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ ۞

شہید کی نمازِ جنازہ

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ ۞

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو حضرات کو ایک کپڑے میں اکٹھا کر دیتے تھے۔ پھر فرماتے کہ ان میں سے قرآنِ مجید کس کو زیادہ آتا ہے؟ جب دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں پہلے اُسے رکھا جاتا اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان لوگوں کا گواہ ہوں اور انھیں خون آلودہ ہی غسل کے بغیر دفن کیا گیا اور ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَّكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ عَلٰى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا ۞

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز شہدائے اُحد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا، میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ پھنس جاؤ۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے حوضِ کوثر کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ جن کا خیال یہ ہے کہ حضور دیوار کے پرے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے وہ مقامِ مصطفیٰ سے بے خبر ہیں ثانیاً اس حدیث میں حضور نے حوضِ کوثر کو اپنا حوض فرمایا ہے کیونکہ پروردگارِ عالم نے وہ آپ کو عطا فرما دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدا کی خدائی میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بادشاہی حق اور مسلّمہ ہے۔ ثالثاً اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ حضور کو اپنی امت کے شرک میں مبتلا

Marfat.com

ہونے کا کوئی خدشہ نہیں تھا کیونکہ آپ نے شرک کی جڑیں کاٹ دی تھیں، اس کے باوجود جن کو اُمتِ محمدیہ کا سوادِ اعظم شرک میں ڈوبا ہوا نظر آرہا ہے وہ خود ہی دیکھنے والی نگاہوں سے محروم ہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ ۸۵۶ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي قَبْرٍ

دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى اُحُدٍ۔

عبدالرحمٰن بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد میں سے دو دو کو۔ جمع فرما دیا تھا۔

بَابُ ۸۵۷ مَنْ لَمْ يَرَ غُسْلَ الشُّهَدَاءِ

جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ اُحُدٍ وَلَمْ يُغَسَّلُوا۔

ابوالولید، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن کعب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے روز فرمایا: انھیں خون سمیت دفن کرو اور غسل نہ دو۔

بَابُ ۸۵۸ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ وَسُمِّيَ اللَّحْدُ لِاَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ وَكُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ مُلْتَحَدًا مَعْدِلًا وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا

لحد میں کون پہلے رکھا جائے اور لحد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتی ہے۔ ہر ظالم ملحد ہے اور مُلْتَحَدًا کا مطلب ہے ہٹنے کی جگہ اور قبر اگر سیدھی ہو تو اُسے ضریح کہتے ہیں

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى اُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيرَ لَهُ اِلَى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَاَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِقَتْلَى اُحُدٍ اَيُّ هٰؤُلَاءِ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيرَ لَهُ اِلَى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ وَقَالَ جَابِرٌ فَكُفِّنَ اَبِي وَعَمِّي فِي نَمِرَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے۔ پھر فرماتے کہ قرآنِ مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ جب دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اسے لحد میں پہلے رکھا جاتا اور فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں اور خون سمیت اُنھیں دفن کرنے کا حکم فرمایا اور اُن پر نماز نہیں پڑھی اور نہ اُنھیں غسل دیا ——— اوزاعی، زہری، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد کے متعلق فرماتے: ان میں سے قرآنِ مجید کس کو زیادہ یاد تھا؟ جب ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے اُس کے ساتھی سے پہلے لحد میں رکھا جاتا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میرے والدِ ماجد اور چچا جان کو ایک چادر میں کفنایا گیا سلیمان بن کثیر، زہری نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث اُس نے بیان کی جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنی۔

Marfat.com

جَابِرًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔

بَاب ۸۵۹ اَلْاِذْخِرِ وَالْحَشِیْشِ فِی الْقَبْرِ

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ حُوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰہُ مَکَّۃَ فَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا وَلَا یُعْضَدُ شَجَرُھَا وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقْطَتُھَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ عَلَیْہِ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَ قُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِقُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا وَقَالَ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَقَالَ مُجَاھِدٌ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا لِقَیْنِھِمْ وَبُیُوْتِھِمْ ۔

قبر میں اذخر اور گھاس استعمال کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام فرمایا ہے پس یہ حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے کسی کے لیے اور نہ کسی کے لیے میرے بعد، میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا نہ اس کی گھاس اکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے:۔ اذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے ہے۔ فرمایا:۔ چلو اذخر کے سوا ـــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ہماری قبروں اور ہمارے گھروں کے لیے ـــــ حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ـــــ طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ لوہاروں اور گھروں کے لیے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کی گھاس کاٹنے کو ناجائز قرار دیا لیکن حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر اذخر کا استثناء فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو تشریعی احکام کا اختیار بھی عطا فرما دیا تھا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَاب ۸۶۰ ھَلْ یُخْرَجُ الْمَیِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّۃٍ ۔

کیا کسی وجہ سے میت قبر یا لحد سے نکالی جائے؟

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اَتَی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَہٗ فَاَمَرَ بِہٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَہٗ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَنَفَثَ عَلَیْہِ مِنْ رِّیْقِہٖ وَاَلْبَسَہٗ قَمِیْصَہٗ فَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَکَانَ کَسَا عَبَّاسًا قَمِیْصًا قَالَ سُفْیَانُ وَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَکَانَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَمِیْصَانِ فَقَالَ لَہٗ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْبِسْ اَبِیْ قَمِیْصَکَ الَّذِیْ یَلِیْ جِلْدَکَ قَالَ سُفْیَانُ فَیَرَوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَسَ عَبْدَ اللّٰہِ قَمِیْصَہٗ مُکَافَاۃً لِمَا صَنَعَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن اُبی کی قبر پر تشریف لے گئے اس کے بعد کہ اُسے گڑھے میں داخل کر دیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے نکالا گیا۔ پس اُسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اُس پر اپنا لعاب دہن ملا اور اپنی قمیص اُسے پہنائی۔ سفیان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُوپر دو قمیصیں تھیں۔ عبداللہ کا بیٹا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنایئے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ سفیان نے فرمایا، لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس لیے عبداللہ کو قمیص پہنائی کہ اُس کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔

Marfat.com

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حُضِرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الْآخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ اُحد کا وقت آگیا تو میرے والدِ ماجد نے مجھے رات کے وقت بُلایا اور فرمایا میں یہی دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سب سے پہلے شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ مجھے تم سے عزیز ہو میرے اُوپر قرض ہے اُسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کیے گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ قبر میں دفن کیے گئے۔ پھر میرا دل اس پر رضامند نہ ہُوا کہ دوسرں کے ساتھ چھوڑے رکھوں لہٰذا چھ ماہ کے بعد میں نے انھیں نکالا تو وہ اُسی طرح تھے جیسے دفن کرتے کے روز تھے صرف ایک کان متاثر ہُوا تھا۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے والدِ ماجد کو ایک شخص کے ساتھ دفن کیا گیا تھا میرا دل خوش نہ ہُوا یہاں تک کہ میں نے انھیں نکالا اور دوسری قبر میں منتقل کر دیا۔

بَابُ ۸۶۱ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ

قبر میں لحد اور شق بنانا

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ ۔

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو کو اکٹھا کرتے۔ پھر فرماتے: ان میں قرآنِ مجید کون زیادہ جانتا تھا؟ جب دو میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے لحد میں پہلے اُتارتے۔ فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان پر گواہ ہُوں۔ آپ نے اُنھیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا اور اُنھیں غسل نہیں دیا گیا۔

بَابُ ۸۶۲ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ

جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟

وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ أَبَوَيْهِ فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ وَقَالَ الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى ۔

حسن بصری اور شُریح اور ابراہیم اور قتادہ نے فرمایا کہ جب والدین میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو لڑکا مسلمان کے ساتھ ہوگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدۂ ماجدہ کے ساتھ کمزور مسلمانوں میں تھے اور اپنے والد کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہیں تھے اور فرمایا کہ اسلام سربلند رہتا ہے اور سرنگوں نہیں ہوتا۔

Marfat.com

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهٗ وَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ فَقَالَ لَهٗ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ۔ وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ يَعْنِيْ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهَا فِيْهَا رَمْزَةٌ اَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافُ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ شُعَيْبٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَرَفَضَهٗ رَمْرَمَةٌ اَوْ رَمْزَةٌ وَّقَالَ عُقَيْلٌ رَمْرَمَةٌ وَّقَالَ مَعْمَرٌ زَمْزَمَةٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے حضرات کی معیت میں ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ اُسے بنی مغالہ کے ٹیلوں میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اور ابن صیاد سنِ بلوغ کے قریب تھا۔ اُسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر ہاتھ مارا۔ پھر ابن صیاد سے فرمایا۔ کیا تُو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں کے رسول ہیں۔ ابن صیاد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے اُسے چھوڑ دیا اور فرمایا۔ میں اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں اور اس سے فرمایا۔ تو کیا دیکھتا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرے پاس جھوٹا اور سچا آتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کام مخلوط ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔ میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات چھپائی ہے۔ ابن صیاد نے کہا کہ وہ الدُّخ ہے۔ فرمایا کہ پرے جا تو اپنی بساط سے بڑھ نہیں سکتا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اس کی گردن اُڑا دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کو قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں ـــــ سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت اُبی بن کعب اُس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا۔ آپ کا ارادہ یہ تھا کہ ابن صیاد کی کوئی بات سُنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا گنگنا رہا ہے۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درخت کی آڑ میں چھپے ہوئے دیکھ لیا اور ابن صیاد سے کہا۔ اے صاف یہ ابن صیاد کا نام ہے یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ابن صیاد اُٹھ بیٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ رہنے دیتی تو کچھ بھید کھلتا۔ شعیب نے اپنی حدیث میں فَرَفَضَهٗ رَمْرَمَةٌ اَوْ رَمْزَةٌ کہا جبکہ عُقَیل نے رَمْرَمَةٌ اور معمر نے زَمْزَمَةٌ کہا ہے۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی

Marfat.com

هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ ۞

لڑکا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہُوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا:۔ اسلام قبول کرلے۔ اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس تھا اور اُس سے کہا:۔ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات مان لو۔ وہ مسلمان ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے:۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اِسے جہنم سے بچا دیا۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَاُمِّيْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ اَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَاُمِّيْ مِنَ النِّسَآءِ ۞

عُبَیدُ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ میں اور میری والدہ ماجدہ کمزور مسلمانوں میں شمار تھے۔ میں لڑکوں میں سے اور والدہ محترمہ عورتوں میں سے

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ يُصَلّٰى عَلٰى كُلِّ مَوْلُوْدٍ مُتَوَفًّى وَاِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ يَدَّعِيْ اَبَوَاهُ الْاِسْلَامَ اَوْ اَبُوْهُ خَاصَّةً وَاِنْ كَانَتْ اُمُّهٗ عَلٰى غَيْرِ الْاِسْلَامِ اِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ وَلَا يُصَلّٰى عَلٰى مَنْ لَّا يَسْتَهِلُّ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ سِقْطٌ فَاِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا اَلْاٰيَةَ ۞

ابنِ شہاب سے روایت ہے کہ وہ ہر فوت ہونے والے بچے پر نماز پڑھتے خواہ وہ زانیہ ہی کا ہوتا کیونکہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اگر اُس کے والدین یا صرف والد اسلام کا مدعی ہو تو اگرچہ اُس کی ماں اسلام کے سوا اور دین پر ہو، تو جو پیدا ہو کر چلّایا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور جو نہ چلّایا اُس پر نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ وہ ساقط ہُوا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کیا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے ہر مویشی صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا ہُوا دیکھتے ہو! پھر حضرت ابوہریرہ فرماتے:۔ اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا (۳۰: ۳۵)

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ جیسے کوئی مویشی بچہ جنتا ہے تو کیا تم اُن میں کسی کو کان کٹا دیکھتے ہو! پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے:۔ اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کے پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ یہ مضبوط اصول ہے (۳۰: ۳۵)

Marfat.com

اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۞

بَابُ ۸۶۳ اِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۞

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَآءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَالِبٍ يَا عَمِّ قُلْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الْاٰيَةَ ۞

جب مشرک نے مرتے وقت کہا۔

سعید بن مسیب کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا کہ جب ابوطالب کی وفات قریب آیا تو اُن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ اُن کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابوامیہ بن مغیرہ کو پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا: اے چچا! لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیے میں اللہ کے پاس آپ کی گواہی دوں گا! ابوجہل اور عبداللہ بن ابوامیہ نے کہا! اے ابوطالب! کیا آپ عبدالمطلب کی ملت سے پھر جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر اِسے اُن پر پیش کرتے رہے اور وہ اسی بات کو دُہراتے رہے، یہاں تک کہ ابوطالب نے آخر میں کہا اور ان سے یہی کلام کیا کہ میں عبدالمطلب کی ملت پر ہوں اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن خدا کی قسم میں برابر آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے روک نہ دیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ والی آیت نازل فرمائی۔

بَابُ ۸۶۴ الْجَرِيْدِ عَلَى الْقَبْرِ وَاَوْصٰى بُرَيْدَةُ الْاَسْلَمِيُّ اَنْ يُّجْعَلَ فِيْ قَبْرِهٖ جَرِيْدَانِ وَرَاٰى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فُسْطَاطًا عَلٰى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ انْزِعْهُ يَا غُلَامُ فَاِنَّمَا يُظِلُّهٗ عَمَلُهٗ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ رَاَيْتُنِيْ وَنَحْنُ شُبَّانٌ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنَّ اَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِيْ يَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ حَتّٰى يُجَاوِزَهٗ وَقَالَ عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيْمٍ اَخَذَ بِيَدِيْ خَارِجَةُ فَاَجْلَسَنِيْ عَلٰى قَبْرٍ وَّاَخْبَرَنِيْ عَنْ عَمِّهٖ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِمَنْ اَحْدَثَ عَلَيْهِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُوْرِ ۞

قبر پر ٹہنی گاڑنا۔ حضرت بُریدہ اسلمی نے وصیت کی کہ اُن کی قبر پر دو ٹہنیاں نصب کی جائیں۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبدالرحمٰن کی قبر پر خیمہ دیکھ کر فرمایا: بیٹے! اِسے اُکھاڑ لو۔ اِن پر اعمال ہی سایہ کریں گے۔ حضرت خارجہ بن زید نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں دیکھا جب کہ میں نوجوان تھا کہ ہم میں سب سے زیادہ پھلانگ لگانے والا اُس کو سمجھا جاتا جو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کو پھلانگ جاتا۔ عثمان بن حکیم نے کہا کہ حضرت خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک قبر پر بٹھا دیا اور مجھے اپنے چچا یزید بن ثابت کے حوالے سے بتایا کہ اس پر پیشاب کرنا مکروہ سمجھا گیا ہے اور نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبروں پر بیٹھا کرتے تھے۔

Marfat.com

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ مَرَّ بِقَبْرَیْنِ یُعَذَّبَانِ فَقَالَ اِنَّھُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَۃً رَطْبَۃً فَشَقَّھَا بِنِصْفَیْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَۃً فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ صَنَعْتَ ھٰذَا فَقَالَ لَعَلَّہٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْھُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے جن کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیوں کیا؟ فرمایا کہ شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

ف: نگاہِ مصطفیٰ کا یہ عالم ہے کہ ان دونوں شخصوں کو تو قبر میں عذاب ہو رہا تھا لیکن آپ نے اس کا مشاہدہ فرما لیا۔ حالانکہ یہ بات دوسرے انسانوں کو معلوم نہیں ہو سکتی، دریں حالات حضور کے دیکھنے کو دوسرے انسانوں کی طرح ماننا مقامِ مصطفیٰ سے بے خبری اور عظمتِ مصطفوی کے انکار پر مبنی ہوگی۔ آپ کے علم و مشاہدے کا تو یہ حال ہے کہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ان دونوں کو کن باتوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ قبروں پر تر چیز ڈالی جائے تو وہ تسبیح بیان کرے گی اور مردے کے عذاب میں تسبیح کی برکت سے تخفیف کی امید ہے۔ اسی لیے بزرگوں کی قبروں پر پھول ڈالے جاتے ہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ۔

بَاب ۸۶۵ مَوْعِظَۃِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ

عالم کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اس کے ساتھیوں کا اس کے اردگرد بیٹھ جانا

وَقُعُوْدِ اَصْحَابِہٖ حَوْلَہٗ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ الْاَجْدَاثُ الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ اُثِیْرَتْ بَعْثَرْتُ حَوْضِیْ اَیْ جَعَلْتُ اَسْفَلَہٗ اَعْلَاہُ اَلْاِیْفَاضُ الْاِسْرَاعُ وَقَرَأَ الْاَعْمَشُ اِلٰی نَصْبٍ اِلٰی شَیْءٍ مَّنْصُوْبٍ یَسْتَبِقُوْنَ اِلَیْہِ وَالنُّصُبُ وَاحِدٌ وَّالنَّصْبُ مَصْدَرٌ یَوْمَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْقُبُوْرِ یَنْسِلُوْنَ یَخْرُجُوْنَ ۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کُنَّا فِیْ جَنَازَۃٍ فِیْ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَہٗ وَمَعَہٗ مِخْصَرَۃٌ فَنَکَّسَ فَجَعَلَ یَنْکُتُ بِمِخْصَرَتِہٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ مَّا مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَۃٍ اِلَّا کُتِبَ مَکَانُھَا مِنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ کُتِبَتْ شَقِیَّۃً اَوْ سَعِیْدَۃً فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ کَانَ مِنَّا مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیَصِیْرُ اِلٰی عَمَلِ اَھْلِ السَّعَادَۃِ

ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی تو چھڑی کو زمین پر مارتے رہے پھر فرمایا: تم میں سے کوئی ذی روح ایسا نہیں کہ اس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں لکھ نہ دیا گیا اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ شقی ہے یا سعید۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کریں اور عمل نہ چھوڑ دیں! پس جو ہم میں سے سعادت مندوں جیسے کام کرے گا اور جو ہم میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں جیسے کام کرے گا۔ فرمایا کہ سعادت مندوں کے لیے سعادت

Marfat.com

وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ بِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى الْاٰيَةَ ۞

کے کام آسان کر دئے جاتے ہیں اور بدبختوں کے لیے بدبختی والے عمل آسان کر دئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، جس نے دیا اور ڈرا (۹۲: ۵)۔

بَاب ۸۶۶ مَا جَاءَ فِيْ قَاتِلِ النَّفْسِ ۞

خودکشی کرنے والے کا حکم

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ عُذِّبَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَقَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِيْنَا وَمَا نَخَافُ اَنْ يَكْذِبَ جُنْدَبٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ قَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ بَدَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۞

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی، وہ اُسی طرح ہے جو اُس نے کہا۔ جس نے خود کو کسی ہتھیار سے قتل کیا وہ جہنم میں اُسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا ـــــ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت جُندُب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس مسجد میں ہم سے حدیث بیان کی۔ پس ہم بھولے نہیں اور نہ ہمیں یہ ڈر ہے حضرت جُندُب کبھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب کر کے جھوٹ بولیں گے۔ فرمایا کہ ایک زخمی آدمی نے خود کو قتل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود ہی جان دے دی تو میں نے اُس پر جنت حرام کر دی۔

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ ۞

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے اپنا گلا گھونٹا وہ جہنم میں گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنم میں نیزہ مارتا رہے گا۔

بَاب ۸۶۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

منافقوں پر نماز پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہت

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ دُعِيَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّيْ عَلٰى

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب عبداللہ بن اُبی بن سلول فوت ہوا تو اُس پر نماز پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، یارسول اللہ! کیا آپ ابن اُبی پر نماز پڑھیں گے حالانکہ اُس نے فلاں فلاں روز یہ بات اور فلاں روز یہ بات کہی تھی، غصہ میں گنواتا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا إِلَى وَهُمْ فَاسِقُونَ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی کی اور فرمایا: اے عمر! پیچھے ہٹ جاؤ جب میں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے لہٰذا میں نے یہی اختیار کیا اگر وہ ستر سے زیادہ دفعہ دعا کرنے پر بخشا جائے تو میں زیادہ دفعہ دعا کروں راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ جب واپس لوٹے تو تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ سورۂ برأت کی دو آیتیں نازل ہو گئیں کہ ان میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو خواہ کبھی مرے سے فَاسِقُونَ تک۔ اس روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جو جرأت کی بعد میں مجھے اس پر تعجب ہوا۔ اس راز کو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

بَابُ ۸۶۸ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

۱۲۷۶- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ قَالَ هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَلَى الْأَرْضِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی اچھی تعریف کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا برائی کے ساتھ ذکر کیا۔ فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ تم نے اس کا بھلائی کے ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اس کا برائی کے ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی کیونکہ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

۱۲۷۷- حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمُرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا: میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں ایک بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا۔ وہاں سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا گزرا تو اس کا بھی بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو اپنے اس ساتھی کا ذکر برائی کے ساتھ کیا۔ فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ چنانچہ ابوالاسود کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہو گئی۔ فرمایا کہ میں وہی کہتا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے بھلے ہونے کی چار آدمی گواہی دیں تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل

Marfat.com

قَالَ وَثَلَاثَةً فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ ؕ

بَابُ ۸۶۹ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ الْهُونُ هُوَ الْهَوَانُ وَالْهُونُ الرِّفْقُ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ؕ

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ؕ

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلِيبِ فَقَالَ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَهُ أَتَدْعُو أَمْوَاتًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا يُجِيبُونَ ؕ

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا وَزَادَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ ؕ

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ

کرے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے، اور تین! فرمایا کہ تین بھی ہم عرض گزار ہوئے کہ دو! فرمایا کہ دو بھی۔ پھر ہم نے ایک کے متعلق نہیں پوچھا۔

عذابِ قبر کے متعلق روایتیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ جب ظالم موت کے شکنجے میں ہوں گے اور فرشتوں نے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ اپنی جانوں کو نکالو، آج تمہیں ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔ اَلْهُوْنُ وہی اَلْهَوَانُ ہے اور اَلْهُوْنُ یعنی نرمی ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ ہم انھیں دو دفعہ عذاب دیں گے۔ پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ نیز ارشادِ ربانی ہے:۔ اور فرعون کے ساتھیوں برا عذاب ملے گا۔ صبح و شام اُن پر جہنم پیش کی جاتی ہے اور جس روز قیامت قائم ہو تو فرعون کے ساتھیوں کو سخت عذاب میں داخل کرنا۔

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عُبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مؤمن کو اُس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے۔ پھر گواہی دیتا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ اسی کے متعلق ارشادِ ربانی ہے:۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط بات پر قائم رکھتا ہے (۱۴: ۲۷)

علی بن عُبید اللہ، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والدِ ماجد، صالح، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انھیں بتلاتے ہوئے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کُڑھے والے کفار کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا، جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے اُسے سچا پایا۔ عرض کی گئی کہ آپ مُردوں کو پکار رہے ہیں! فرمایا کہ تم اِن سے زیادہ نہیں سُنتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

محمد بن بشار، غُندر سے روایت ہے کہ شعبہ نے ہم سے یہی حدیث بیان کی اور یہ بھی فرمایا کہ آیت يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا۔ عذابِ قبر کے بارے میں نازل فرمائی گئی تھی۔

عبد اللہ بن محمد، سفیان، ہشام بن عُروہ، ان کے والدِ ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک وہ (کفار) اب جانتے ہیں کہ میں جو

Marfat.com

لَيَعْلَمُوْنَ الْاٰنَ اَنَّ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ۔

کہتا تھا وہ سچ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، تم مردہ دلوں کو نہیں سنا سکتے (۲۷ : ۸۰)۔

۱۲۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ عَذَابَ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ لَهُمْ عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت اُن کے پاس آئی اور عذابِ قبر کا ذکر کیا اور اِن سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عذابِ قبر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اُن کے لیے عذابِ قبر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر عذابِ قبر سے پناہ مانگتے۔

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِيْ يُفْتَتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً زَادَ عُنْدُرٌ عَذَابَ الْقَبْرِ ۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا کہ فرماتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو قبر کی آزمائش کا ذکر کیا کہ اس میں آدمی کو آزمایا جائے گا جب آپ نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمان چیخنے لگے۔ غندر نے کہا کہ عذابِ قبر کا۔

۱۲۸۴ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا : قَالَ وَقَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ يُفْسَحُ فِيْ قَبْرِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَنَسٍ قَالَ : وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بندے کو جب اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی لوٹتے ہیں اور وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سُن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اُسے بٹھا کر کہتے ہیں، تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا۔ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق، اگر مومن ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اُس سے کہا جائے گا کہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دے دیا ہے۔ پس دونوں کو دیکھتا ہے۔ قتادہ نے ہم سے ذکر کیا کہ اُس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے۔ پھر حدیثِ انس کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا اگر منافق یا کافر ہو تو اُس سے کہا جاتا ہے، تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں، میں وہی کہتا جو لوگ کہتے تھے۔ اُس سے کہا جاتا ہے، تو نے نہ جانا اور نہ سمجھا۔ اُسے لوہے کے گُرز سے مارا جاتا ہے تو وہ

Marfat.com

فَيُصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُ مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ ۔

بَابُ ۸۶ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ ابْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا: وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

چیختا چلاتا ہے جس کو سب قریب والے سُنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے

عذابِ قبر سے پناہ مانگنا

محمد بن مثنی، یحییٰ، شعبہ، عون بن ابو جُحیفہ، ان کے والدِ ماجد، حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز سُنی تو فرمایا: یہودی کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے ـــــ نضر، شعبہ، عون، ان کے والدِ ماجد حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

معلّی، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، حضرت بنت خالد بن سعید العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ عذابِ قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی و موت کے فتنے سے اور مسیحِ دجّال کے فتنے سے۔

بَابُ ۸۷ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ ۔

غیبت اور پیشاب کے باعث عذابِ قبر ہونا

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیے جا رہے، پھر فرمایا، بلکہ ان میں سے ایک چغلی کھایا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی توڑی اور اس کے دو حصّے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصّہ گاڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے۔

Marfat.com

بَاب ۸۷۲ اَلْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ؛

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛

میّت کو صبح و شام اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مرجائے تو صبح و شام اُس کو اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، خواہ وہ اہلِ جنت سے ہو یا اہلِ جہنم سے اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے اُٹھائے گا۔

بَاب ۸۷۳ كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ ؛

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ ؛

میّت کا چارپائی پر کلام کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنازہ تیار کرکے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اُٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے: جلدی لے چلو، جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں تو کہتا ہے: ہائے افسوس! کہاں لے جا رہے ہیں۔ اُس کی آواز کو انسانوں کے سوا ہر چیز سُنتی ہے۔ اگر انسان سُن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

بَاب ۸۷۴ مَا قِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهٗ

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ؛

مسلمانوں کی اولاد کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے یا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

عبدالعزیز بن صُہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو اُن کے باعث اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ جب حضرت ابراہیم (حضور کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں اُس کی ایک دودھ پلانے والی ہے۔

Marfat.com

پارہ — ۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

باب ۸۷۵ مَا قِیْلَ فِیْ اَوْلَادِ الْمُشْرِکِیْنَ۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ اللّٰہُ اِذْ خَلَقَہُمْ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءُ بْنُ یَزِیْدَ اللَّیْثِیُّ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِیِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ کَمَثَلِ الْبَھِیْمَۃِ تُنْتَجُ الْبَھِیْمَۃَ ھَلْ تَرٰی فِیْھَا جَدْعَاءَ۔

باب ۸۷۶

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَۃُ ھُوَ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَقَالَ مَنْ رَاٰی مِنْکُمُ اللَّیْلَۃَ رُؤْیَا قَالَ فَاِنْ رَاٰی اَحَدٌ قَصَّھَا فَیَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰہُ فَسَاَلَنَا یَوْمًا فَقَالَ ھَلْ رَاٰی مِنْکُمْ اَحَدٌ رُؤْیَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰکِنِّیْ رَاَیْتُ اللَّیْلَۃَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخَذَا بِیَدِیْ فَاَخْرَجَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُقَدَّسَۃٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِیَدِہٖ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا

مشرکوں کی اولاد کا حکم

حبان بن موسیٰ، عبداللہ، شعبہ، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکوں کی اولاد کے متعلق فرمایا، اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا اور وہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا، جو وہ کرنے والے تھے اسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پس اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے جانور کہ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم کسی کے کن کٹا دیکھتے ہو؟

بعض گناہوں کی سزا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو چہرہ انور ہماری طرف کر کے فرماتے، تم میں سے آج رات کسی نے خواب دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہو تو بیان کرے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ کہہ دیتے۔ ایک روز آپ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے نہیں، فرمایا تو آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ارضِ مقدس کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا اور ایک کھڑا تھا۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے موسیٰ سے روایت کیا کہ

Marfat.com

عَنْ مُوسٰى كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهُ فِيْ شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ
قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ
هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ
قَآئِمٌ عَلٰى رَاْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهَا رَاْسَهٗ
فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَاْخُذَهٗ
فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ كَمَا
هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا
اِلٰى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ
تَحْتَهٗ نَارٌ فَاِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا اَنْ يَخْرُجُوْا فَاِذَا
خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ
مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ
فِيْهِ رَجُلٌ قَآئِمٌ وَعَلٰى وَسْطِ النَّهَرِ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَ
وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ وَعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ
يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَاِذَآ اَرَادَ
اَنْ يَّخْرُجَ رَمَاهُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ
فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا
كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى
رَوْضَةٍ خَضْرَآءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَّفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ
وَّصِبْيَانٌ وَّاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ
نَارٌ يُّوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِيْ فِي الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا
لَّمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ
وَّنِسَآءٌ وَّصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِيْ اِلَى الشَّجَرَةِ
فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ فِيْهَا شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ
قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِيْ اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا
الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ يُّحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ
فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشْدَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ
عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ

لوہے کا ایک ٹکڑا ہے جیسے اُس کے جبڑے میں داخل کرتا ہے اور گُدی تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری طرف کرتا ہے اور پہلا جُڑ جاتا ہے۔ پھر بعد اسی طرح کرتا ہے۔ میں نے کہا، یہ کیا ہے۔ کہا آگے چلیے۔ ہم آگے گئے تو ایک شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی اُس کے سر پر دستہ یا پتھر لیے کھڑا تھا جس سے اس کا سر پھوڑتا تھا۔ جب وہ مارتا تو پتھر لڑھک جاتا۔ وہ اُسے لینے جاتا تو واپس آنے سے پہلے اس کا سر درست ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر اُسی طرح مارتا ہے۔ میں نے کہا، یہ کون ہے۔ کہا کہ آگے چلیے تو ایک تنور جیسے گڑھے کے پاس پہنچے جو اُوپر سے تنگ اور نیچے سے وسیع تھا۔ اُس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی۔ جب اُس میں جوش آتا تو لوگ نکلنے کے قریب ہو جاتے اور نرم پڑتی تو نیچے چلے جاتے۔ اُس میں مرد و عورت سب ننگے تھے۔ میں نے کہا، یہ کیا ہے؟ کہا آگے چلیے۔ ہم آگے گئے یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے جس کے درمیان میں ایک آدمی کھڑا تھا۔ یزید بن ہارون وہب بن جریر، جریر بن حازم نے کہا، نہر کے کنارے پر ایک آدمی تھا جس کے سامنے پتھر تھے۔ نہر والا آدمی جب آگے بڑھتا اور نکلنے کا ارادہ کرتا تو یہ آدمی اُس کے منہ پر پتھر مار کر اُسے پہلی جگہ پر لوٹا دیتا۔ جب بھی وہ نکلنے کا ارادہ کرتا تو اسی طرح اُس کے منہ پر پتھر مار کر اُسی جگہ لوٹا دیتا۔ میں نے کہا، یہ کیا ہے۔ دونوں نے کہا، چلیے ہم آگے چلے تو ایک سرسبز باغ میں پہنچے۔ اُس میں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کی جڑ میں ایک بوڑھا اور بچے تھے جبکہ ایک آدمی درخت کے قریب اپنے سامنے آگ جلا رہا تھا۔ دونوں مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے اور مجھے ایک گھر میں لے گئے جو بڑا خوب صورت اور عمدہ تھا جس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے کہا کہ تم نے مجھے ساری رات پھرایا ہے لہٰذا مجھے بتاؤ جو میں نے دیکھا ہے دونوں نے کہا، اچھا جس کو آپ نے دیکھا کہ اُس کے جبڑے چیرے جا رہے ہیں تو وہ بہت جھوٹا ہے، جھوٹی باتیں بناتا اور لوگ اُنھیں لے کر دنیا بھر میں اُڑاتے۔ اُس کے ساتھ قیامت تک یہی ہوتا رہے گا جس کو آپ نے دیکھا کہ اُس کا سر پھوڑا جا رہا ہے تو اُس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سکھایا تو اس کے باوجود رات کو سو جاتا اور دن میں اُس پر عمل نہ کرتا۔ اُس کے ساتھ قیامت تک یہی ہوتا رہے گا اور جن کو آپ نے گڑھے میں دیکھا وہ زناکار تھے اور جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سُود خور تھا اور جس بوڑھے

Marfat.com

الْقِيٰمَةِ وَالَّذِیْ رَاَيْتَهٗ فِی النَّقَبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِیْ رَاَيْتَهٗ فِی النَّهَرِ اٰكِلُوا الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِیْ فِیْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهٗ وَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِیْ يُوْقِدُ النَّارَ مَلِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰی الَّتِیْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ وَاَنَا جِبْرَآئِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَآئِيْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا فَوْقِیْ مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ قَالَا اِنَّهٗ بَقِیَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ۔

کو آپ نے درخت کی جڑ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور اُن کے گرد اُن کی اولاد تھی اور جو آگ جلا رہا تھا وہ داروغہ جہنم تھا اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور یہ دوسرا شہداء کا گھر ہے نیز میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ اپنا سر اُٹھایئے۔ میں نے سر اُٹھایا تو میرے اُوپر بادل جیسی چیز تھی۔ دونوں نے کہا، یہ آپ کی قیام گاہ ہے میں نے کہا، مجھے چھوڑیئے کہ اپنے گھر میں جاؤں۔ دونوں نے کہا، ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو پوری نہیں ہوئی۔ اگر پوری ہو جائے تو اپنی قیام گاہ میں تشریف لے آنا۔

بَاب ۵۷۷ مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ۔

پیر کے روز کی موت

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ بَكْرَةَ فَقَالَ فِیْ كَمْ كَفَنْتُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ وَقَالَ لَهَا فِیْ اَیِّ يَوْمٍ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَاَیُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالَتْ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ قَالَ اَرْجُوْ فِيْمَا بَيْنِیْ وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ اِلٰی ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيْهِ بِهٖ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبِیْ هٰذَا وَزِيْدُوْا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُوْنِیْ فِيْهِمَا قُلْتُ اِنَّ هٰذَا خَلَقٌ قَالَ اِنَّ الْحَیَّ اَحَقُّ بِالْجَدِيْدِ مِنَ الْمَيِّتِ اِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتّٰی اَمْرَ مِنَ اللَّيْلَةِ الثُّلٰثَآءِ وَدُفِنَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو فرمایا، تم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں کا کفن دیا؟ عرض گزار ہوئی کہ تین سوتی سفید کپڑوں کا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ اُنھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس روز وفات پائی۔ انھوں نے کہا کہ پیر کو۔ فرمایا کہ آج کیا دن ہے؟ انھوں نے کہا کہ پیر۔ فرمایا کہ مجھے اُمید ہے کہ آج رات سے پہلے۔ پھر اُس کپڑے کو دیکھا جس میں بیمار ہوئے تھے تو اُس پر زعفران کا نشان تھا۔ فرمایا کہ میرے اس کپڑے کو دھو ڈالو اور اس پر دو کپڑوں کا اضافہ کر کے مجھے اُن میں کفنا دینا۔ میں نے کہا کہ یہ تو بوسیدہ ہیں۔ فرمایا کہ مُردوں کی نسبت زندے نئے کپڑے کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ یہ پیپ کے لیے ہیں۔ پھر وفات نہ پائی یہاں تک کہ منگل کی رات کو حکم ہوا اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیے گئے۔

بَاب ۵۷۸ مَوْتِ الْفُجَاءَةِ بَغْتَةً۔

ناگہانی موت کا بیان

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میری والدہ ماجدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ گفتگو کرتیں تو صدقہ دیتیں اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا اُنھیں ثواب ملے گا؟ فرمایا، ہاں۔

بَاب ۵۷۹ مَا جَاءَ فِیْ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَاَقْبَرَهٗ اَقْبَرْتُ الرَّجُلَ اُقْبِرُهٗ اِذَا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی۔ فاقبرہ سے مراد ہے کہ میں نے اُس آدمی کے لیے قبر بنائی

Marfat.com

جَعَلْتُ لَهُ قَبْرًا وَقَبَرْتُهُ دَفَنْتُهُ كِفَاتًا يَكُونُونَ فِيهَا أَحْيَاءً وَيُدْفَنُونَ فِيهَا أَمْوَاتًا۔

جب میں نے اُس کے قبر بنائی تو دفن کر دیا۔ کِفَاتًا یعنی زندے اُس میں رہیں گے اور مُردے اُس میں دفن ہوں گے۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ قُلْنَا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي۔

عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مرض میں عُذر کے طور پر فرمایا کرتے آج میں کہاں ہوں! کل میں کس کے پاس ہوں گا! حضرت عائشہ کی باری کے باعث۔ میری باری میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض فرمایا جب کہ میرے پہلو اور میرے سینے کے درمیان تھے اور میرے گھر میں دفن کیے گئے۔

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لَوْلَا ذٰلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ أَوْ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَعَنْ هِلَالٍ قَالَ كَنَّانِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُولَدْ لِي۔

عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اُس مرض میں جس سے تندرست ہو کر کھڑے نہ ہو سکے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر جنھوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر مبارک کھُلی رکھی جاتی مگر یہی ڈر تھا کہ وہ مسجد نہ بنا لی جائے۔ ہلال سے منقول ہے کہ عُروہ بن زُبیر نے میری کنیت رکھ دی حالانکہ میری اولاد نہیں تھی۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا۔

محمد، عبداللہ، ابوبکر بن عیاش، سفیان التمار سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو کوہان نما دیکھا۔

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوا وَظَنُّوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَاللّٰهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ لَا تَدْفِنِّي مَعَهُمْ وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لَا أُزَكّٰى بِهَا أَبَدًا۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ جب ولید بن عبدالملک کے زمانے میں دیوار اُن پر گری تو ایک پیر ظاہر ہوا لوگ ڈر گئے اور سمجھے کہ شاید یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر مبارک ہے، اُنھیں پہچاننے والا کوئی نہ ملا یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا۔ خدا کی قسم، یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر نہیں بلکہ حضرت عمر کا پیر ہے

حضرت عائشہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے ان کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ میری سوکنوں کے ساتھ دفن کرنا میں کبھی اپنی برتری نہیں جتاؤں گی۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اُنھوں نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن عمر! اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس جاؤ اور کہنا کہ عمر بن خطاب آپ کو

Marfat.com

اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِي تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا فَسَمَّى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَكَ مِنَ الْقِدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هٰذَا كُلِّهِ فَقَالَ لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذٰلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيَ أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ۔

سلام کہتے ہیں، پھر پوچھتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کر دیا جائے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ وہ جگہ میں اپنے لیے چاہتی تھی لیکن آج میں نے انھیں اپنے اوپر ترجیح دی۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ کیا خبر لائے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المؤمنین! آپ کے لیے اجازت دے دی۔ فرمایا کہ اس آرام گاہ سے کوئی جگہ میرے نزدیک زیادہ اہمیت والی نہ تھی جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اٹھا کر لے جانا اور سلام عرض کرنا، پھر کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ میں خلافت کے لیے کسی کو ان لوگوں سے زیادہ مستحق نہیں جانتا جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پاتے تک راضی رہے۔ میرے بعد جس کو لوگ خلیفہ بنا لیں وہی خلیفہ ہے، لہٰذا اس کی بات سننا اور حکم ماننا۔ پس نام لیے کہ عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص۔ اسی اثنا میں ایک انصاری نوجوان حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کو بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت کہ اسلام میں آپ کا جو مقام ہے وہ آپ جانتے ہیں، پھر خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے عدل و انصاف کیا اور ان سب کے بعد شہادت پائی۔ فرمایا کہ بھتیجے! کاش مجھے برابری پر چھوڑ دیا جائے کہ نہ عذاب ہو نہ ثواب۔ میں اپنے بعد خلیفہ بننے والے کو اوّلین مہاجرین کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کے حق کو پہچانے اور ان کی عزت کی حفاظت کرے اور انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ اچھے لوگ ہیں جنھوں نے ایمان کے گھر میں پناہ دی کہ ان کے اچھوں کی قدر کی جائے اور ان کے بروں سے درگزر کی جائے اور اللہ کے ذمہ اور اس کے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے ساتھ معاہدہ نبھایا جائے اور ان کے علاوہ دوسروں سے لڑا جائے اور ان پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ رکھا جائے۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ صاحبِ خانہ تھیں لہٰذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان سے روضۂ رسول میں دفن ہونے کی اجازت حاصل کرنا ضروری تھا۔ آپ نے اپنے جانشین کے بارے میں جو فارمولا تجویز فرمایا اس سے بہتر اور کوئی الیکشن نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے جانشین مقرر ہونے والے کے لیے جو وصیت فرمائی وہ اسلامی ملک کے سربراہ کے لیے ہمیشہ دستور العمل کا کام دے سکتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ

بَابُ ۸۸ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ۔

مُردوں کو سب و شتم کرنے کی ممانعت

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مُردوں کو سب و شتم نہ کرو کیونکہ جو انھوں نے آگے بھیجا تھا اس تک پہنچ گئے ہیں ــــ متابعت کی اس کی

Marfat.com

عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

علی بن الجعد اور محمد بن عرعرہ اور ابن عدی نے شعبہ سے اور روایت کیا اسے عبداللہ بن عبدالقدوس، اعمش اور محمد بن انس نے اعمش سے۔

باب ۸۸ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتَى۔

شریر مُردوں کا ذکر

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ۔

عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، عمرو بن مُرّہ، سعید بن جُبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ابولہب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا، "تو ہمیشہ برباد رہے" پس سورۂ لہب نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

باب ۸۸۲ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ۔

زکوٰۃ کا وجوب۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو" (۲:۴۳) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت ابوسفیان نے مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ۔

ابوعاصم ضحاک بن مخلد، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی ابومعبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا اُنھیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو اُنھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اسے بھی مان لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن کے امیروں سے لی جائے گی اور اُن کے غریبوں میں لوٹائی جائے گی۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَالَهُ مَالَهُ وَقَالَ

حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب، موسیٰ بن طلحہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا، مجھے ایسا عمل بتلیئے جو جنت میں داخل کر دے۔ فرمایا، اسے کیا ہو گیا اور

Marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَالَهٗ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَاَبُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوْظٍ اِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو۔

کیا ہوگیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھلا اسے کیا ہوگیا تم اللہ کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو ـــــ بہز، شعبہ، محمد بن عثمان اور اُن کے والد ماجد عثمان بن عبداللہ، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ محمد غیر محفوظ ہو اور وہ عمرو ہو۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مجھے ایسا عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے۔ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض گزار ہوا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا جب وہ واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ زُرْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

مسدد، یحییٰ، ابو حیان، ابو زرعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا ہے۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَسْنَا نَخْلُصُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَّاْخُذُهٗ عَنْكَ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَّرَآءَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں لہٰذا ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزیں بتایئے جن پر خود عمل کریں اور اُن حضرات کو دعوت دیں جنھیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا اور گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرح اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا اور تمہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، چوبی برتن اور رال لگے موٹے برتن سے روکتا ہوں۔ سلیمان اور ابو النعمان نے حماد سے روایت کی کہ اللہ پر ایمان رکھنا اور

قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَاَبُوْ النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ اَلْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَشَهَادَةِ اَنْ

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّآ اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

باب ۵۵۳ اَلْبَيْعَةِ عَلٰى اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

باب ۵۵۴ اِثْمِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ۔

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْتِي الْاِبِلُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا وَتَاْتِي الْغَنَمُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا اَنْ تُحْلَبَ

گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

عُبَیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں بعض قبائل مرتد ہو گئے۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ اُن لوگوں سے کیسے لڑیں گے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہیں، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جس نے یہ کہہ لیا اُس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچالی مگر حق کے ساتھ اور اُس کا حساب اللہ لے گا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، میں اُن سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم، اگر اُنھوں نے رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے تو میں اُس روکنے پر اُن سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے کہا کہ خدا کی قسم، بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا اور اُنھوں نے جان لیا کہ حق یہی ہے۔

زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا۔ اگر وہ توبہ کریں، نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔

محمد بن عبداللہ بن بُکیر، ان کے والدِ ماجد، اسماعیل، قیس، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔

زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ..... پس جمع کرنے کا مزہ چکھو (۹: ۳۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اُونٹ اپنے مالک کے پاس اپنی اُس حالت سے موٹے تازے ہو کر آئیں گے جب کہ ان میں سے حق ادا نہیں کیا تھا اور اُسے اپنے پیروں سے روندیں گے۔ بکریاں اپنے مالک کے پاس اپنی پہلی حالت سے موٹی تازی ہو کر آئیں گی جب کہ اُن میں سے حق ادا نہیں کیا تھا تو اُسے اپنے کھُروں سے کچلیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ فرمایا کہ اُس کا حق ہے کہ اُسے پانی پر دوہا جائے۔ تم میں سے کوئی قیامت کے روز آئے گا کہ بکری

Marfat.com

عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِشَاةٍ
يَحْمِلُهَا عَلٰى رَقَبَتِهٖ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُوْلُ
لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا يَأْتِي بِبَعِيْرٍ يَحْمِلُهٗ
عَلٰى رَقَبَتِهٖ لَهٗ رُغَاءٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ
لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ۔

اُس نے اپنی گردن پر اُٹھائی ہوگی جو ممیا رہی ہوگی۔ کہے گا، یا محمد! میں کہوں گا کہ آج تیرے لیے کوئی امان نہیں، میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔ کوئی اُونٹ کو اپنی گردن پر اُٹھائے ہوئے آئے گا جو بلبلا رہا ہوگا۔ کہے گا، یا محمد! میں کہوں گا کہ آج مجھے تیرا اختیار نہیں کیونکہ میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ
بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ
فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهٗ
زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ
يَعْنِيْ بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ
ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتٰهُمُ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ
سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اُس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی تو قیامت کے روز اُس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی جس کے سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے۔ قیامت کے روز اُسے اُس کا طوق پہنایا جائے گا، پھر وہ اُس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا، پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اُس مال میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے، یہ گمان نہ کریں کہ وہ اُن کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ اُن کے لیے بُرا ہے۔ جس کے ساتھ بخل کرتے تھے قیامت کے روز اُس کا طوق پہنائے جائیں گے۔

باب ۵۵۵ مَا أُدِّيَ زَكٰوتُهٗ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ أَخْبِرْنِيْ عَنْ قَوْلِ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ ابْنُ
عُمَرَ مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا فَوَيْلٌ لَّهٗ إِنَّمَا كَانَ
هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا
اللّٰهُ طُهْرًا لِّلْأَمْوَالِ۔

خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک اعرابی نے کہا کہ مجھے ارشادِ ربانی۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ کے متعلق بتلایئے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، جس نے مال جمع کیا اور اُس کی زکوٰۃ نہ دی تو اُس کے لیے خرابی ہے، یہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب یہ حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اِسے مالوں کے پاک کرنے کا سبب بنا دیا۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ أَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ
أَبِيْ كَثِيْرٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَخْبَرَهٗ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ
ابْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ

اسحاق بن یزید، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، اِن کے والد ماجد ابوعمارہ بن ابوالحسن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ اوقیہ (چاندی) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق (اناج) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

Marfat.com

صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هٰذَا قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذٰلِكَ وَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ يَشْكُونِي فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ أَنْ اقْدَمِ الْمَدِينَةَ فَقَدِمْتُهَا فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ حَتّٰى كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِي إِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ فَكُنْتَ قَرِيبًا فَذَاكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هٰذَا الْمَنْزِلَ وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ الْقَيْسِ قَالَ جَلَسْتُ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيرِ أَنَّ الْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَلَإٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعْرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَشِّرِ الْكَافِرِينَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُوضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ وَيُوضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ يَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلّٰى فَجَلَسَ إِلٰى سَارِيَةٍ وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ مَا أَدْرِي مَنْ هُوَ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالَ لِي خَلِيلِي قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيلُكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ تُبْصِرُ أُحُدًا قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ وَأَنَا أَرٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زید بن وہب سے روایت ہے کہ میں ربذہ سے گزرا تو وہاں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ یہاں کیوں مقیم ہیں؟ فرمایا کہ میں شام میں تھا تو میرا اور حضرت معاویہ کا آیت والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله میں اختلاف ہو گیا۔ وہ کہتے کہ اہل کتاب کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ میں نے کہا کہ ان کے اور ہمارے متعلق نازل ہوئی ہے اس پر میرا اور ان کا اختلاف رہا تو انھوں نے حضرت عثمان کو میری شکایت لکھ بھیجی حضرت عثمان نے مجھے مدینہ منورہ آنے کے لیے لکھا۔ میں چلا گیا تو لوگوں کا میرے گرد ہجوم لگ گیا گویا پہلے انھوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں تھا۔ میں نے حضرت عثمان سے اس بات کا ذکر کیا تو مجھ سے فرمایا۔ اگر آپ چاہیں تو میرے نزدیک مقیم ہو جائیں۔ اس بات نے مجھے یہاں آباد کیا ہے۔ اگر مجھ پر حبشی کو بھی حاکم بنایا جائے تو میں اس کی اطاعت کروں گا۔

احنف بن قیس سے روایت ہے کہ میں قریش کے ایک مجمع میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے لباس اور جسم کی ہیئت بھدی تھی۔ وہ ان کے پاس کھڑا ہوا اور سلام کر کے کہا۔ کافروں کو پتھر کی بشارت ہو جس کو جہنم میں گرم کر کے ان کے سینے پر رکھا جائے گا تو وہ ان کے کندھوں کی طرف سے نکل جائے گا اور کندھوں کی ہڈی کے پاس رکھا جائے گا تو چھاتی کی طرف سے نکل آئے گا۔ وہ اسی طرح حرکت میں رہے گا۔ پھر وہ جا کر ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے۔ میں پیچھے گیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ میں نے کہا کہ جو آپ نے فرمایا اسے لوگوں نے پسند نہیں کیا۔ فرمایا کہ انھیں عقل نہیں ہے حالانکہ یہ میرے خلیل نے فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی کہ کون خلیل؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! اُحد کو دیکھتے ہو؟ میں نے سورج کی طرف دیکھا کہ دن باقی نہیں رہا اور میں نے سمجھا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کسی کام کے لیے بھیجیں گے عرض گزار ہوا ہاں فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اسے راہِ خدا میں خرچ کر دوں سوائے تین دینار کے جب کہ یہ لوگ عقل نہیں رکھتے اور دنیا جمع کرتے رہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں ان سے دنیا کا سوال نہیں کروں گا اور نہ دینی مسئلہ

Marfat.com

يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ وَإِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتّٰى لَا أَلْقَى اللّٰهَ

پوچھوں گا یہاں تک کہ خدا سے جا ملوں

باب ۵۸۶ إِنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ۔

مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ فِي هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی تو اُس کے مطابق فیصلے کرے اور اُس کی تعلیم دے۔

باب ۵۸۷ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى

خیرات میں دکھاوا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيدٌ وَالطَّلُّ النَّدِيُّ۔

اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو، اُس کی طرح جو لوگوں کو دکھانے کے لیے مال خرچ کرتا ہے جب کہ اللہ اور آخری دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ ۔۔۔۔ (۲:۲۶۴)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ صَلْدًا وہ ہے جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عکرمہ نے کہا کہ وَابِلٌ سے مراد سخت بارش ہے اور الطَّلُّ تری یا شبنم۔

باب ۵۸۸ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ۔

چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا اور نہیں قبول کیا جائے گا مگر حلال کمائی سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد تکلیف دی جائے اور اللہ بے پروا حلم والا ہے۔ (۲:۲۶۳)

باب ۵۸۹ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

حلال کمائی سے خیرات کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ اللہ تعالیٰ سُود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھانا چاہتا ہے اور اللہ ہر ناشکرے گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی، اُن کے لیے اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ اُن کے لیے خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے (۲:۲۷۶، ۲۷۷)

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے خیرات کی اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر حلال کمائی سے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے داہنے دستِ قدرت میں لیتا ہے۔ پھر خیرات کرنے والے کے لیے اُس کا

Marfat.com

إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ قَالَ وَرَقَاءُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ نیکی پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے ـــــ متابعت کی اس کی سلیمان نے ابن دینار سے اور روایت کیا اسے ورقاء، ابن دینار، سعید بن یسار حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسے مسلم بن ابومریم اور زید بن اسلم اور سہیل، ابوصالح حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

باب ۸۹ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ۔

رد ہونے سے پہلے صدقہ دینا

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، خیرات کیا کرو کیونکہ تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں لے لیتا جب کہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی ہے۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور وہ بہتا پھرے گا، یہاں تک کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کا صدقہ قبول کرے، یہاں تک کہ جب وہ دے گا تو جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور وہ بہتا پھرے گا، یہاں تک کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کا صدقہ قبول کرے، یہاں تک کہ جب وہ دے گا تو جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

مُحِل بن خلیفہ طائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا تو دو آدمی آئے جن میں سے ایک نے بھوک کی اور دوسرے نے رہزنوں کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہزنی کی بات تو یہ ہے کہ تھوڑے دنوں بعد تم پر وہ وقت آئے گا کہ مکہ مکرمہ کی طرف قافلہ بغیر نگرانوں کے روانہ ہوا کرے گا اور رہی بھوک کی بات تو قیامت قائم نہیں ہوگی کہ آدمی صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ پھر تم میں سے کوئی اللہ کی بارگاہ میں اس طرح کھڑا ہوگا کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترجمان جو اس کی ترجمانی کرے۔ پھر اس

Marfat.com

مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا فَيَقُولَنَّ بَلَى ثُمَّ لَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيَقُولَنَّ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

سے کہا جائے گا کہ کیا تجھے مال نہیں دیا گیا! وہ کہے گا، کیوں نہیں۔ پھر کہا جائے گا کہ کیا تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا! کہے گا، کیوں نہیں۔ پس اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر اپنے بائیں جانب دیکھے گا تب بھی آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک کو جہنم سے بچنا چاہیئے خواہ ایک کھجور ہی کے ذریعے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعے۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ دینے کے لیے سونا لیے پھرے گا لیکن اُسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک آدمی ایسا بھی نظر آئے گا جس کی تحویل میں چالیس عورتیں ہوں گی اور ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کے باعث ہوگا۔

باب ۸۹ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ۔

آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر یعنی تھوڑا صدقہ اور اُن لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی رضا تلاش کرتے ہوئے خرچ کرتے ہیں، اُس باغ جیسی ہے جو ٹیلے پر ہو۔ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ۔ (۲: ۲۶۵، ۲۶۶)

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ فَقَالُوا مُرَائِي وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوا إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا فَنَزَلَتْ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ الْآيَةَ۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب صدقہ کے متعلق آیت نازل ہوئی تو ہم مزدوری کیا کرتے تھے۔ ایک آدمی آیا اور بہت سا مال خیرات کیا۔ لوگوں نے کہا کہ دکھاوا کیا ہے۔ دوسرا آدمی آیا اور ایک صاع خیرات کی۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو صاع کی کیا پروا۔ پس آیت نازل ہوئی، جو لوگ مشقت سے کمانے والے مسلمانوں کو صدقات کے بارے میں مطعون کرتے ہیں حالانکہ وہ لوگ حاصل نہیں کرتے مگر اپنی محنت سے (۹: ۷۹)۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی مزدوری کرنے بازار کی طرف چلا جاتا اور ایک مُد حاصل کرتا جب کہ آج ہم میں سے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم بھی ہیں۔

Marfat.com

لِبَعْضِهِنَّ الْيَوْمَ لِعَائِشَةَ اَلْخ.

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابو اسحاق، عبداللہ بن معقل، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک چھلکا دے کر۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

بشر بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، عبداللہ بن ابوبکر بن حزم، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میرے پاس ایک عورت آئی جس کی دو بیٹیاں اُس سے کھانا مانگ رہی تھیں میرے پاس اُس وقت ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے وہی اُسے دے دی۔ اُس نے وہ دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی اور خود نہ کھائی۔ پھر کھڑی ہوئی اور چلی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں نے آپ کو بتایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ان بیٹیوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا تو وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گی۔

باب ۹۲ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيْحِ الصَّحِيْحِ

ضرورت اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِلٰى اٰخِرِهَا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ اَلْاٰيَةَ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ اور خرچ کرو جو ہم نے تمہیں روزی دی ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے۔ اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی روزی میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ تجارت ہے اور نہ دوستی اور سفارش (۲:۲۵۴)۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ ثواب کے لحاظ سے بڑا ہے؟ فرمایا جب کہ تم صدقہ دو اور تندرست ہو، مال کی ضرورت ہو اور تنگ دستی سے خائف ہو اور مالداری کا اشتیاق ہو۔ اتنی دیر نہ کرو کہ جان گلے میں آپھنسے اور کہے کہ اتنا فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے حالانکہ اب تو وہ فلاں کا ہو چکا۔

باب ۹۳ سخاوت کا بیان

Marfat.com

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولُ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی زوجۂ مطہرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی، ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی؟ فرمایا کہ جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ اُنھوں نے چھڑی لے کر اُنھیں ناپا تو اُن میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہُوا کہ لمبے ہاتھوں سے زیادہ صدقہ دینا مراد تھا اور ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملیں کیونکہ اُنھیں خیرات کرنا بہت محبوب تھا۔

باب ۵۹۴ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

علانیہ صدقہ دینا۔ ارشادِ ربانی ہے: جو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں رات میں اور دن میں، چھپا کر اور علانیہ۔ اُن کے لیے اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ اُن پر خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے (۲: ۲۷۴)

باب ۵۹۵ صَدَقَةِ السِّرِّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَقَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ۔

چھپا کر صدقہ دینا۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی اِس طرح چھپا کر خیرات کرتا ہے کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ارشادِ ربانی ہے: اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تب بھی اچھا ہے اور اُسے چھپا کر فقراء کو دو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے اور تم سے تمہاری بُرائیاں دُور کردے گا اور اللہ باخبر ہے جو تم کرتے ہو (۲: ۲۷۱)

باب ۵۹۶ إِذَا تَصَدَّقَ عَلٰى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ۔

جب بے خبری میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی صدقہ کرنے کی غرض سے مال لے کر نکلا اور اُس نے ایک چور کو دے دیا۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے چور کو صدقہ دیا ہے۔ عرض گزار ہُوا کہ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، میں صدقہ دُوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا اور زانیہ کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے چرچا کیا کہ رات اُس نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ میں صدقہ ضرور دُوں گا وہ مال لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا۔ صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے مالدار کو صدقہ دے دیا۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے

Marfat.com

يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَّعَلٰى زَانِيَةٍ وَّعَلٰى غَنِيٍّ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

لیے ہیں، خواہ چور، زانیہ اور غنی کو دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا تو شاید وہ چوری کرنے سے رُک جائے اور زانیہ، شاید وہ زنا سے باز آجائے اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے اُسے جو مال دیا ہے اُس میں سے خرچ کرنے لگے۔

باب ۸۹ اِذَا تَصَدَّقَ عَلٰى ابْنِهٖ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ۔

جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اُسے معلوم نہ تھا

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْجُوَيْرِيَةِ اَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهٗ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبِيْ وَجَدِّيْ وَخَطَبَ عَلَيَّ فَاَنْكَحَنِيْ وَخَاصَمْتُ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبِيْ يَزِيْدُ اَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ اِيَّاكَ فَخَاصَمْتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ۔

حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نیز میرے والدِ ماجد اور جدِ امجد نے بھی۔ اُنھوں نے میرا نکاح کر دیا میں نے جھگڑا آپ کے حضور پیش کیا اور حضرت ابو یزید نے صدقہ دینے کے لیے کچھ دینار نکالے تھے جو مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ چھوڑے میں گیا اور اُس سے اُنھیں لے آیا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، میرا تمہیں دینے کا ارادہ نہیں تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقدمہ پیش کر دیا۔ آپ نے اُن سے فرمایا: اے یزید! تمہیں تمہاری نیت کا اجر مل گیا اور اے معن! تم نے جو لے لیا وہ تمہارا ہے۔

باب ۹۰ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِيْنِ۔

دائیں ہاتھ سے خیرات کرنا

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ قَلْبُهٗ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص سائے میں رکھے گا جس روز کہ اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا: حاکم عدل کرنے والا، نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہے وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، اُسی کے لیے اکٹھے ہوتے اور اُسی کے لیے بچھڑتے ہیں، وہ آدمی جس کو مالدار اور خوب صورت عورت بُلائے تو کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں اشک بار ہو جائیں۔

ف: قیامت کے روز تمام انسان میدانِ محشر میں جمع کیے جائیں گے۔ سورج سوا نیزے پر ہوگا جس سے زمین تپ کر تانبے

Marfat.com

کی طرح ہو جائے گی۔ ابتداء میں عرشِ الٰہی کے سایہ کے علاوہ اور کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ سب لوگ دھوپ میں تڑپ رہے ہونگے سوائے مقربین بارگاہِ الٰہیہ کے وہ عرش الٰہی کے سائے میں ہوں گے اور اُن کے علاوہ سات قسم کے وہ مسلمان بھی عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے جن کو اس حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ مذکورہ ساتوں عمل اعلیٰ درجے کی نیکیاں ہیں

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَسَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهَا۔

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ خیرات کرو کیونکہ عنقریب تم پر وہ زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنے صدقہ کے مال کو لے کر پھرے گا تو دوسرا آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں قبول کر لیتا لیکن آج مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

باب ۹۹ مَنْ اَمَرَ خَادِمَهٗ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهٖ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔

جو خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے۔ حضرت ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهٗ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرتی ہے جو باعثِ فساد نہ ہو تو اُس کو خرچ کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کے لیے بھی اُتنا ہی ثواب ہے۔ اِن میں سے ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

باب ۱۰۰ لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ اَوْ اَهْلُهٗ مُحْتَاجٌ اَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ وَهُوَ مَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّتْلِفَ اَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَعْرُوْفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَوْ كَانَ بِهٖ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ تَصَدَّقَ بِمَالِهٖ وَكَذٰلِكَ اٰثَارُ الْاَنْصَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّضِيْعَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبٌ

صدقہ وہی ہے کہ مالداری قائم رہے۔ جو صدقہ کرے اور خود محتاج ہو یا اُس کے گھر والے محتاج ہوں یا اُس پر قرض ہو۔ پس ضروری یہ ہے کہ صدقہ سے قرض ادا کیا جائے یا غلام آزاد کیا یا ہبہ کیا تو اُسے لوٹایا جائے گا۔ اُسے حق نہیں کہ دوسروں کا مال تلف کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تلف کرنے کے لیے لوگوں کا مال لے اللہ تعالیٰ اُسے تلف کر دے گا مگر جب کہ وہ صبر اور اپنی جان پر ایثار کرنے میں مشہور ہو، خواہ وہ تنگی میں ہو جیسے حضرت ابوبکر جب کہ انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا اور اسی طرح انصار کا مہاجرین پر ایثار کرنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اُسے یہ حق نہیں کہ صدقہ کی آڑ میں لوگوں کا مال ضائع کرے۔ حضرت کعب بن مالک عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال کو اللہ اور اُس کے

Marfat.com

بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔

رسول کو دے کر اُس سے الگ ہو جاؤں۔ فرمایا کہ اپنا کچھ مال رکھ لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اپنا خیبر والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے اور اپنے زیرِ کفالت لوگوں سے ابتدا کرے۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَعَنْ وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور ابتدا اپنے زیرِ کفالت افراد سے کرے اور بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے۔ جو سوال کرنے سے بچے اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا، جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اُسے مستغنی رکھے گا۔ وُہیب، ہشام، ان کے والدِ ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْاَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّآئِلَةُ۔

ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ——— عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب کہ آپ منبر پر تھے تو صدقہ، سوال سے بچنے اور سوال کرنے کے متعلق فرمایا:۔ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اُوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا سوال کرنے والا ہے۔

باب ۹۰ اَلْمَنَّانِ بِمَا اَعْطٰى لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى اَلْاٰيَةَ۔

دے کر احسان جتانا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ جو اپنے مال خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد احسان نہیں جتاتے اور تکلیف نہیں دیتے (۲: ۲۶۲)

باب ۹۱ مَنْ اَحَبَّ تَعْجِيْلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَّوْمِهَا۔

جو صدقہ دینے میں جلدی کرنے کو پسند کرے

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ قَالَ صَلَّى

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھائی اور پھر جلدی سے کاشانۂ اقدس

Marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَاَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ لِبَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ اَوْ قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ فَقَسَمْتُهٗ۔

میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا پوچھا گیا تو فرمایا، میں گھر میں سونا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے ناپسند ہوا کہ اُس کے ساتھ رات گزاروں تو اُسے تقسیم کر دیا۔

باب ۹۰۳ التَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيْهَا۔

صدقہ کی ترغیب دینا اور اِس کی سفارش کرنا۔

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَبِلَالٌ مَعَهٗ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز تشریف لائے تو دو رکعتیں پڑھیں۔ اِن سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے تو اُنھیں نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا پس عورتیں بالیاں اور کنگن پھینکنے لگیں۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ اَوْ طُلِبَتْ اِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَاءَ۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، ابو بُردہ بن عبداللہ بن ابو بُردہ، ابو بُردہ بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ اِن کے والدِ ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب کوئی سائل آتا یا آپ کے حضور کوئی حاجت پیش کی جاتی تو فرماتے، سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرواتا ہے جو وہ چاہے۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ۔

صدقہ بن فضل، عبدہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ لَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ۔

عثمان بن ابو شیبہ نے عبدہ سے روایت کی کہ فرمایا۔ گنا نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں گن کر دے گا۔

باب ۹۰۴ الصَّدَقَةِ فِيْمَا اسْتَطَاعَ۔

استطاعت کے اندر صدقہ دینا

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ۔

ابو عاصم، ابنِ جُریج ——— محمد بن عبدالرحیم، حجاج بن محمد ابنِ جُریج، ابن ابو مُلیکہ، عباد بن عبداللہ بن زُبیر، حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو فرمایا، بند نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بند کر لے گا اور استطاعت کے مطابق خیرات کرتی رہا کرو۔

Marfat.com

باب ۹۰۵ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيْئَةَ۔

صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ كُنْتُ اَنَا اَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ قَالَ اِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيٌّ فَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوْفُ قَالَ سُلَيْمٰنُ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هٰذِهٖ اُرِيْدُ وَلٰكِنِّيْ اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَاْسٌ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَكَ بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ فَاِنَّهٗ اِذَا كُسِرَ فَلَمْ يُغْلَقْ اَبَدًا قَالَ قُلْتُ اَجَلْ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَهٗ مِنَ الْبَابِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ فَقُلْنَا فَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِيْ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً وَذٰلِكَ اَنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ۔

حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے خوب یاد ہے۔ فرمایا کہ آپ اس کے لیے دلیر ہیں، وہ کیسے ہے؟ میں نے کہا کہ جو فتنہ آدمی کے گھر والوں اولاد اور ہمسایوں میں ہے اُس کو نماز، صدقہ اور نیکیاں دُور کر دیتی ہیں سلیمان نے کہا کہ وہ فرمایا کرتے، نماز، صدقہ اور نیکی کا حکم دینا اور برائی روکنا۔ فرمایا کہ میں یہ نہیں پوچھتا بلکہ اُس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندری موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کو اُس کا کیا خطرہ جب کہ اُس کے اور آپ کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا! میں نے کہا، بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ جب وہ توڑ دیا تو پھر کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ میں نے کہا یہی بات ہے۔ ہم دروازے کے متعلق سوال کرتے ہوئے ڈرے۔ پس ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا۔ اُنھوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر تھے۔ ہم نے کہا، حضرت عمر اس بات کو جانتے تھے فرمایا، ہاں جیسے اگلے دن کے بعد رات اور میں نے اُن سے جو حدیث بیان کی اُس میں غلطیاں نہیں ہیں۔

ف: معلوم ہوا کہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود اُمتِ محمدیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک بہت بڑی رحمت اور پروردگارِ عالم کے انعامات میں سے بہت بڑا انعام تھا۔ آپ کے باعث اسلام کو بڑی تقویت پہنچی۔ کفر کی بڑی بڑی طاقتیں بھی سرنگوں ہو گئیں اور آپ کے باعث مسلمانوں میں فتنے سر اٹھانے میں کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ آپ کا وجود اُمتِ محمدیہ اور فتنوں کے درمیان پہاڑ کی طرح حائل تھا۔ اُمتِ محمدیہ کو آپ کے وجود پر ہمیشہ ناز رہے گا اور دشمنانِ اسلام کے دلوں میں آپ ہمیشہ کانٹے کی طرح کھٹکتے رہیں گے۔ خدائے ذوالمنن ہمارا اُن کے اور تمام صحابۂ کرام کے غلاموں اور چاہنے والوں میں حشر و نشر فرمائے آمین۔

باب ۹۰۶ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اَسْلَمَ۔

جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہُوا

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شَيْئًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ اَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہُوا، یا رسول اللہ! کیا میں نے دورِ جاہلیت میں جو نیکیاں کیں یعنی صدقہ دیا، غلام آزاد کیے اور صلہ رحمی کی، تو کیا مجھے اُن کا ثواب ملے گا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی پہلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو تمہیں دولتِ اسلام ملی ہے۔

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنْ خَیْرٍ۔

باب ۹۰ اَمْرِ الْخَادِمِ اِذَا تَصَدَّقَ بِاَمْرِ صَاحِبِہٖ غَیْرَ مُفْسِدٍ۔

خادم کا بغیر فساد کے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینا۔

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِہَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَہَا اَجْرُہَا وَلِزَوْجِہَا بِمَا کَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت اپنے خاوند کے کھانے سے بغیر فساد کے صدقہ کرے تو اُسے ثواب ملے گا اور اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اُن کی طرح۔

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبًا بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔

محمد بن العلاء ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بُردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان خازن جو امانت کے ساتھ مالک کے حکم کی تعمیل کرے اور کبھی فرمایا، جو اُسے حکم دیا جاتا ہے اُس کے مطابق دلی رضامندی سے دے اور جس کے لیے حکم دیا گیا ہے اُس کے سپرد کر دے تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

باب ۹۰۸ اَجْرِ الْمَرْاَۃِ اِذَا تَصَدَّقَتْ اَوْ اَطْعَمَتْ مِنْ بَیْتِ زَوْجِہَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ۔

عورت کا ثواب جب کہ وہ فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے یا کھانا کھلائے۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْنِیْ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِہَا وَحَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطْعَمَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِہَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ لَہَا اَجْرُہَا وَلَہٗ مِثْلُہٗ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ لَہٗ بِمَا اکْتَسَبَ وَلَہَا بِمَا اَنْفَقَتْ۔

آدم، شعبہ، منصور اور اعمش، ابو وائل، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے ـــــ عمرو بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت جھگڑے کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے کھانا کھلائے تو اُسے ثواب ملے گا اور اُتنا ہی خاوند کو اور اُسی کے برابر خزانچی کو، خاوند کو اس لیے کہ اُس نے کمایا اور عورت کو اس لیے کہ اُس نے خرچ کیا۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِہَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ فَلَہَا اَجْرُہَا وَلِلْخَازِنِ بِمَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت جھگڑے کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے تو اُسے ثواب ملے گا اور خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور خزانچی کو بھی اُتنا ہی ثواب ملے گا۔

Marfat.com

اَلْكَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

باب ۹۰ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى الْاٰيَةَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقٍ مَالٍ خَلَفًا۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ اَبِي الْحُبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، جس نے دیا اور خدا سے ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو عنقریب ہم اُسے آسانی تک پہنچا دیں گے اور جس نے بخل کیا اور مستغنی ہوا (۹۲: ۵ تا ۸) اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو ثواب عطا فرما۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی دن ایسا نہیں کہ بندے صبح کرتے مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اُن میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو بدلہ دے۔ دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ! بخیل کو بربادی دے۔

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

باب ۹۱ مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيْلِ۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ اِلَّا سَبَغَتْ اَوْ وَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَاَمَّا الْبَخِيْلُ فَلَا يُرِيْدُ اَنْ يُّنْفِقَ شَيْئًا اِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوُسٍ جُنَّتَانِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرٌ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنَّتَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال اُن دو آدمیوں جیسی ہے جن کے اُوپر لوہے کے جُبّے ہوں ـــــ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ بخیل اور مال خرچ کرنے والے کی مثال اُن دو آدمیوں جیسی ہے جن کے اُوپر لوہے کے جُبّے ہوں، چھاتی سے حلق تک۔ خرچ کرنے والا جب مال خرچ کرتا ہے تو جُبّہ وسیع ہو کر اُس کے جسم پر پھیل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کی انگلیوں اور نشانیوں کو بھی چھپا لیتا ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے وہ اُسے کھولنا چاہتا ہے لیکن کھول نہیں سکتا۔ متابعت کی حسن بن مسلم نے طاؤس سے جُبّتین کے متعلق اور حنظلہ نے طاؤس سے جُنّتان روایت کی۔ لیث، جعفر، ابن ہرمز، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جُنّتان کا لفظ روایت کیا۔

باب ۹۲ صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو! خرچ کرو پاک روزی سے جو تم نے کمائی اور جو ہم

Marfat.com

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔

تے زمین سے تمہارے لیے نکالی۔۔۔ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ تک۔ (۲:۲۶۷)

باب ۱۲ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

صدقہ ہر مسلمان پر ہے۔ جو نہ کر سکے تو نیکی کے کام کرے۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا لَهٗ صَدَقَةٌ۔

سعید بن ابوبُردہ، اِن والدِ ماجد، اِن کے جدِّ امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! جس میں طاقت نہ ہو؟ فرمایا تو ہاتھ سے کام کرکے خود نفع حاصل کرے اور صدقہ دے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ نہ کر سکے؟ فرمایا تو مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا تو نیکی کے کام کرے اور بُرے کاموں سے رُکے تو اُس کے لیے یہی صدقہ ہے۔

باب ۱۳ قَدْرُ كَمْ يُعْطٰى مِنَ الزَّكٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ اَعْطٰى شَاةً۔

زکوٰۃ اور صدقہ سے کتنا دیا جائے اور جس نے ایک بکری دی۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَتْ اِلٰى نُسَيْبَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ وَاَرْسَلَتْ اِلٰى عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَآ اِلَّا مَا اَرْسَلَتْ بِهٖ نُسَيْبَةُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نُسَیبہ انصاریہ کے پاس ایک بکری بھیجی گئی۔ اس نے کچھ گوشت اُس میں سے حضرت عائشہ کے لیے بھیج دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر اُس بکری کا گوشت جو نُسَیبہ کے لیے بھیجی گئی تھی۔ فرمایا: لاؤ کیونکہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی۔

چاندی کی زکوٰۃ

باب ۱۴ زَكٰوةِ الْوَرِقِ۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عمرو بن یحییٰ مازنی، اِن کے والدِ ماجد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ سے کم اُونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ وسق سے کم غلّہ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو سَمِعَ اَبَاهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرو، اِن کے والدِ ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سُنا۔

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

باب ۵۱۵ الْعَرْضِ فِي الزَّكٰوةِ وَقَالَ طَاوُسٌ قَالَ مُعَاذٌ لِاَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُونِي بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيصٍ اَوْلَبِيسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ اَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا خَالِدٌ فَقَدْ اَحْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْعَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوضِ۔

زکوٰۃ میں سامان لینا۔ حضرت معاذ بن جبل نے اہل یمن سے فرمایا کہ میرے پاس زکوٰۃ میں جو اور مکئی کی جگہ یمنی چادر اور دوسرے کپڑے لاؤ یہ تمہارے لیے آسان اور مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے بہتر ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار راہِ خدا میں وقف کر رکھے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ دو خواہ اپنے زیوروں سے۔ آپ نے زکوٰۃ سے سامان وغیرہ کا استثناء نہیں فرمایا۔ اور عورتیں اپنی بالیاں اور ہار ڈالنے لگیں اور سامان میں سے آپ نے سونے اور چاندی کی تخصیص نہیں فرمائی۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَاِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ۔

محمد بن عبداللہ ان کے والدِ ماجد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے انہیں لکھ بھیجا جو اللہ اور اس کے رسول نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی ایک سالہ اونٹنی واجب آتی ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ لینے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔ اگر اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹ ہو تو وہ قبول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ مالک کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَاٰى اَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَاَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرٌ ثَوْبَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي وَاَشَارَ اَيُّوبُ اِلٰى اُذُنِهِ وَاِلٰى حَلْقِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی آپ نے دیکھا کہ عورتوں کو آپ کی آواز سنائی نہیں دیتی تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا تو عورتیں زیور ڈالنے لگیں۔ ایوب راوی نے اپنے کانوں اور حلق کی طرف اشارہ کیا۔

باب ۵۱۶ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ۔

دو متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور دو اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں۔ منقول ہے کہ سالم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے وہی چیزیں ان کے لیے لکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

اَنَّ اَبَابَکْرٍ کَتَبَ لَهٗ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْیَةَ الصَّدَقَةِ۔

نے فرض کی تھیں کہ زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق چیزوں کو جمع نہ کیا جائے اور جو چیزیں اکٹھی ہوں اُنھیں متفرق نہ کیا جائے۔

باب ۶۵ مَا کَانَ مِنَ الْخَلِیْطَیْنِ فَاِنَّهُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَهُمَا بِالسَّوِیَّةِ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَعَطَاءٌ اِذَا عَلِمَ الْخَلِیْطَانِ اَمْوَالَهُمَا فَلَا یُجْمَعُ مَالُهُمَا قَالَ سُفْیٰنُ لَا تَجِبُ حَتّٰی یُتِمَّ لِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً وَلِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً۔

جب مال دو حصّے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی۔ طاؤس اور عطاء نے فرمایا کہ جب دونوں الگ الگ اپنے مال کو جانتے ہوں تو اُن کے مالوں کو جمع نہیں کیا جائے گا۔ سفیان نے فرمایا کہ زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک اِس کے پاس پوری چالیس بکریاں اور اُس کے پاس چالیس بکریاں نہ ہوں۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَابَکْرٍ کَتَبَ لَهٗ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا کَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّهُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَهُمَا بِالسَّوِیَّةِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے لکھ دیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرض فرمایا تھا کہ جو مال دو حصّے داروں کا ہو تو ادائیگی کے بعد اپنا حصّہ برابر برابر سمجھ لیں۔

باب ۶۶ زَکٰوةِ الْاِبِلِ ذَکَرَهٗ اَبُوْبَکْرٍ وَاَبُوْذَرٍّ وَاَبُوْهُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اُونٹ کی زکوٰۃ۔ اِسے حضرت ابوبکر، حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اَعْرَابِیًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَیْحَکَ اِنَّ شَاْنَهَا لَشَدِیْدٌ فَهَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ تُؤَدِّیْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ یَّتْرُکَ مِنْ عَمَلِکَ شَیْئًا۔

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابن شہاب، عطاء بن یزید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا، تم پر افسوس! ہجرت تمہارے لیے مشکل ہے۔ کیا تمہارے پاس اُونٹ ہیں جن کی تم زکوٰۃ بھی دیتے ہو؟ عرض گزار ہوا: ہاں۔ فرمایا تو سمندر کے اُس پار عمل کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے ذرا بھی کم نہیں ہونے دے گا۔

باب ۶۷ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَیْسَتْ عِنْدَهٗ۔

جس پر ایک سالہ اُونٹنی لازم آتی ہو لیکن اُس کے پاس نہ ہو۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَابَکْرٍ کَتَبَ لَهٗ فَرِیْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَیْسَتْ عِنْدَهٗ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَیَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَیْنِ

محمد بن عبداللہ انصاری، ان کے والد ماجد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی، جس کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی چار سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو تین سالہ ہی قبول کر لی جائے گی نیز ساتھ ہی دو بکریاں لانا ہوں گی جب کہ موجود ہوں ورنہ بیس درہم اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اُونٹنی

Marfat.com

إِنِ اسْتَيْسَرَ قَالَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ۔

لازم آئے اور اُس کے پاس تین سالہ نہ ہو بلکہ چار سالہ ہی قبول کرلی جائے گی اور مُصدِق اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس دو سالہ ہو تو اُس سے دو سالہ ہی قبول کرلی جائے گی اور اُس سے بیس درہم یا دو بکریاں بھی لی جائیں گی اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس تین سالہ ہو تو اُس سے تین سالہ ہی قبول کرلی جائے گی اور زکوٰۃ لینے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اُونٹنی لازم آئے لیکن اُس کے پاس نہ ہو بلکہ اُس کے پاس ایک سالہ ہو تو اُس سے ایک سالہ ہی قبول کرلی جائے گی اور وہ اُس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے گا۔

باب ۹۲ زَكٰوةِ الْغَنَمِ۔

بکریوں کی زکوٰۃ

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ۔

محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری، ان کے والدِ ماجد، ثمامہ بن عبداللہ بن انس حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے یہ تحریر لکھی جب کہ انھیں بحرین کی طرف بھیجا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کی اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق مانگا جائے وہ دے اور جس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اُونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری دے۔ جب پچیس ہو جائیں تو پینتیس تک اُن میں ایک ایک سالہ اُونٹنی ہے۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو اُن میں ساٹھ تک تین سالہ اُونٹنی ہے جو قابلِ حبتی ہو۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو پچھتر تک اُن میں ایک چار سالہ اُونٹنی ہے۔ جب چھہتر ہو جائیں تو نوّے تک اُن میں دو دو سالہ اُونٹنیاں ہیں۔ جب اکانوے ہو جائیں تو ایک سو بیس تک اُن میں دو تین سالہ اُونٹنیاں ہیں جو قابلِ حبتی ہوں۔ جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں ایک دو سالہ اور ہر پچاس میں ایک تین

Marfat.com

فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

سالہ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے اور جب پانچ ہو جائیں تو اُن پر ایک بکری ہے اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ جب چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں تو اُن پر ایک بکری اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک دو بکریاں اور جب دو سو سے تین سو تک ہوں تو تین بکریاں جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو میں ایک بکری۔ جب کسی کے پاس چالیس سے ایک بھی کم بکریاں ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے۔ اگر کسی کے پاس ایک سو نوے درہم ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے۔

باب ۹۲۱ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہیں لی جائے گی اور نہ نر مگر جب کہ مُصدِق چاہے۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لیے لکھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہ نکالی جائے اور نہ نر مگر جس کو زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے۔

باب ۹۲۲ أَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ۔

زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

ابوالیمان، شعیب، زہری —— لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، عُبَیداللہ بن عبداللہ بن عُتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم، اگر وہ بکری کا بچہ بھی روکیں گے جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو روکنے کی وجہ سے میں اُن سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ بات یہ تھی جو میں نے دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔

باب ۹۲۳ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ

زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے عمدہ مال نہ لیا

Marfat.com

فِي الصَّدَقَةِ۔

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ فَلْتَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَاِذَا فَعَلُوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِذَا اَطَاعُوْا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ۔

جائے۔

اُمیہ بن بسطام، یزید بن زُریع، رَوح بن قاسم اسماعیل بن اُمیہ، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابوسعید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا، تم ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ پس سب سے پہلے انھیں اللہ تعالیٰ کے حق عبادت کی دعوت دینا جب انھیں اللہ تعالیٰ کی معرفت ہو جائے تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ رات دن میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ ایسا کریں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ اُن کے مال میں سے لیا جائے گا اور اُن کے غریبوں کو دیا جائے گا۔ جب وہ اسے بھی مان لیں تو اُن سے لے لینا اور لوگوں کا عمدہ مال چھانٹ لینے سے بچنا۔

باب ۹۲۴ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ۔

پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ مازنی ان کے والد ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اُونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

باب ۹۲۵ زَكٰوةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَعْرِفَنَّ مَا جَآءَ اللّٰهُ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ وَيُقَالُ خُوَارٌ يَجْاَرُوْنَ يَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْاَرُ الْبَقَرَةُ۔

گائے کی زکوٰۃ۔

ابوحمید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اُسے پہچان لوں گا جو خدا کی بارگاہ میں گائے لے کر پیش ہوگا جو ڈکراتی ہوگی خُوارٌ سے مراد ہے آواز بلند کرنا جیسے گائے ڈکراتی ہے۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَنْتَهَيْتُ اِلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَوْ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا تَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یا قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا جس طرح بھی قسم کھائی کوئی آدمی نہیں جس کے پاس اُونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ اُن کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ جانور اس طرح لائے جائیں گے کہ پہلے سے بڑے اور موٹے ہوں گے، وہ اُسے

Marfat.com

تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ اُخْرٰىهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰىهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اپنے کھُروں سے رَوندیں گے اَور اپنے سینگوں سے ماریں گے۔ جب آخری جانور بھی اُس کے اُوپر سے گزر جائے گا تو پہلا پھر آجائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو ـــــ روایت کیا اِسے بُکیر، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

باب ۹۲۶ الزَّكٰوةِ عَلَى الْاَقَارِبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اَجْرَانِ الْقَرَابَةُ وَالصَّدَقَةُ۔

رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کے لیے دُوہرا ثواب ہے، قرابت کا اَور زکوٰۃ کا۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ تَابَعَهٗ رَوْحٌ وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَّالِكٍ رَابِحٌ بِالْيَاءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں کھجور کے باغات کے لحاظ سے حضرت ابوطلحہ انصار میں سب سے مالدار تھے اَور اُنھیں اپنے سارے باغات میں بیرحاء سب سے پسند تھا جو مسجدِ نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس میں تشریف لے جاتے اَور اُس کا صاف پانی پیا کرتے تھے حضرت انس کا بیان ہے کہ جب آیت "تم بھلائی کو نہیں پا سکتے یہاں تک کہ اپنی اُس چیز میں سے خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہے" (۹۲:۳) نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پیاری چیز میں سے خرچ نہیں کرو گے اَور مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء باغ سب سے پیارا ہے۔ لہٰذا وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، اُس کے ثواب اَور ذخیرے کی اللہ کے پاس اُمید رکھتا ہوں۔ پس یا رسول اللہ آپ اس کا جو چاہیں کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاباش یہ سودا تو مفید اَور نفع بخش ہے۔ تم نے جو کہا وہ میں نے سُن لیا۔ میرے خیال میں یہ اپنے قرابت داروں میں بانٹ دو۔ حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں اِسی طرح کروں گا۔ پس حضرت ابوطلحہ نے وہ اپنے رشتہ داروں اَور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا ـــــ متابعت کی اس کی روح نے جبکہ یحییٰ بن یحییٰ اَور اسماعیل نے امام مالک سے رَابِحٌ یاء کے ساتھ روایت کی۔

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَاَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوْا فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يٰمَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کو نصیحت کی اَور اُنھیں صدقہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ لوگو! صدقہ دو۔ پھر عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ عورتو! صدقہ دو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہیں زیادہ دیکھا ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ کس لیے؟ فرمایا کہ تم لعن طعن اَور خاوند کی ناشکری زیادہ کرتی ہو۔ میں نے عقل اَور دین میں تم سے

Marfat.com

فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ اَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ یٰمَعْشَرَ النِّسَآءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ جَآءَتْ زَیْنَبُ امْرَاَۃُ بْنِ مَسْعُوْدٍ تَسْتَاْذِنُ عَلَیْہِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ زَیْنَبُ فَقَالَ اَیُّ الزَّیَانِبِ فَقِیْلَ امْرَاَۃُ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوْا لَھَا فَاَذِنَ لَھَا قَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّکَ اُمِرْتَ الْیَوْمَ بِالصَّدَقَۃِ وَکَانَ لِیْ حُلِیٌّ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِہٖ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ وَوَلَدُہٗ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَلَیْھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُکِ وَوَلَدُکِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِہٖ عَلَیْھِمْ۔

ناقص نہیں دیکھا تم ایک عقل مند آدمی کی مت بھی مار دیتی ہو۔ جب فارغ ہوئے تو اپنے کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹے۔ تو حضرت ابن مسعود کی اہلیۂ محترمہ نے حاضر ہو کر اجازت مانگی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! زینب آنا چاہتی ہیں فرمایا کہ کونسی زینب؟ عرض کی گئی کہ ابن مسعود کی بیوی۔ فرمایا اچھا انھیں اجازت دے دو۔ انھیں اجازت ملی تو عرض گزار ہوئیں:۔ یا نبی اللہ آج آپ نے صدقہ کا حکم فرمایا میرے پاس ایک زیور ہے جو میں خیرات کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جنھیں تم صدقہ دو ان سے وہ اور ان کا بیٹا زیادہ مستحق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مسعود نے سچ کہا واقعی تمہارا خاوند اور تمہارا بیٹا ان سے زیادہ مستحق ہیں جنھیں تم صدقہ دو۔

باب ۹۲۷ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِہٖ صَدَقَۃٌ

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ عَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِہٖ وَغُلَامِہٖ صَدَقَۃٌ۔

مسلمان پر اُس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

آدم، شعبہ، عبداللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عراک بن مالک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اُس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

باب ۹۲۸ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ صَدَقَۃٌ۔

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ خُثَیْمِ بْنِ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا وُھَیْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَیْمُ بْنُ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ صَدَقَۃٌ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فِیْ فَرَسِہٖ۔

مسلمان پر اُس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے

مسدد، یحییٰ بن سعید، خثیم بن عراک بن مالک، ان کے والد ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ـــــ سلیمان بن حرب، وہیب بن خالد، خثیم بن عراک بن مالک، ان کے والد ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اُس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی فرض نہیں ہے)۔

باب ۹۲۹ الصَّدَقَۃِ عَلَی الْیَتٰمٰی۔

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ ھِلَالِ بْنِ اَبِیْ مَیْمُوْنَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ

یتیموں کو زکوٰۃ دینا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ

Marfat.com

بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَالَ لِمِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَاَيْنَا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَآءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ فَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَارْتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ مَنْ يَّاْخُذْهُ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

کے ارد گرد بیٹھ گئے تو فرمایا: اپنے بعد میں تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کھول دی جائے گی۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا بھلائی کے بعد برائی آئے گی؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اُس سے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہوا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کر رہے ہیں جب کہ وہ آپ سے نہیں کرتے ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ پھر آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا: سائل کہاں ہے؟ گویا وہ آپ کو اچھا لگا کہ فرمایا کہ بھلائی کبھی برائی نہیں لاتی۔ مگر فصلِ ربیع ایسی سبز گھاس بھی اُگاتی ہے جو جانور کو مار دیتی یا بیمار کر دیتی ہے بہاں تک کہ جب دونوں کوکھیں بھر جائیں اور وہ سورج کی طرف منہ کر کے گوبر اور پیشاب کرے اور چرے۔ یہ مال سرسبز اور شیریں ہے، وہ مسلمان مالک اچھا ہے کہ اُس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیتا ہے جو بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور جو بغیر حق کے اُسے لیتا ہے وہ ایسا ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور قیامت کے روز وہ اُس پر گواہ ہوگا۔

باب ۹۳ الزَّكٰوةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْاَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ قَالَهٗ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

شوہر اور زیرِ کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا۔ اسے حضرت ابوسعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ سَوَآءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَجْزِيْ عَنِّيْ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِيْ اَنْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ

ابوسعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والدِ ماجد، اعمش، شقیق، عمرو بن حارث حضرت زینب زوجہ عبداللہ ——— ابراہیم، ابو عُبیدہ، عمرو بن حارث حضرت زینب زوجہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ کرو خواہ اپنے زیوروں سے اور حضرت زینب اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعود پر خرچ کرتی تھیں اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں پر۔ اُنھوں نے حضرت عبداللہ سے گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیے کہ کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں زکوٰۃ سے آپ پر اور اپنے زیرِ کفالت بچوں پر خرچ کروں۔ اُنھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تم خود پوچھو۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف چل پڑی تو انصار کی ایک عورت کو دروازے پر پایا اور اُس کی حاجت بھی میرے جیسی تھی

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلَی الْبَابِ حَاجَتُہَا مِثْلُ حَاجَتِیْ فَمَرَّ عَلَیْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُجْزِیُٔ عَنِّیْ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰی زَوْجِیْ وَاَیْتَامٍ لِّیْ فِیْ حَجْرِیْ وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ مَنْ ھُمَا قَالَ زَیْنَبُ فَقَالَ اَیُّ الزَّیَانِبِ قَالَ امْرَاَۃُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ لَھَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَۃِ وَاَجْرُ الصَّدَقَۃِ۔

چنانچہ حضرت بلال ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیے کہ اگر میں اپنے خاوند اور اپنے زیر کفالت یتیم بچوں پر خرچ کروں تو کیا یہ میرے لیے جائز ہے؟ اور ہم نے کہا کہ ہمارے متعلق نہ بتانا۔ وہ اندر گئے اور آپ سے پوچھا تو فرمایا: وہ کون ہیں؟ عرض کی زینب۔ فرمایا کہ کونسی زینب؟ عرض گزار ہوئے عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ فرمایا: ہاں اُن کے لیے دُوہرا اجر ہے۔ ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِیَ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اِنَّمَا ھُمْ بَنِیَّ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَیْھِمْ فَلَکِ اَجْرُ مَآ اَنْفَقْتِ عَلَیْھِمْ۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا مجھے ثواب ملے گا اگر میں حضرت ابوسلمہ کی اولاد پر خرچ کروں جب کہ وہ میری بھی اولاد ہے۔ فرمایا کہ اُن پر خرچ کرو کیونکہ اُن پر خرچ کرنے کا تمہیں ثواب ملے گا۔

باب ۹۳۱ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَفِی الرِّقَابِ وَالْغَارِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیُذْکَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یُعْتِقُ مِنْ زَکٰوۃِ مَالِہٖ وَیُعْطِیْ فِی الْحَجِّ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنِ اشْتَرٰی اَبَاہُ مِنْ زَکٰوۃٍ جَازَ وَیُعْطِیْ فِی الْمُجَاھِدِیْنَ وَالَّذِیْ لَمْ یَحُجَّ ثُمَّ تَلَا اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ الْاٰیَۃَ فِیْ اَیِّھَا اَعْطَیْتَ اَجْزَتْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالِدًا اِحْتَبَسَ اَدْرَاعَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیُذْکَرُ عَنْ اَبِیْ لَاسٍ حَمَلْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِبِلِ الصَّدَقَۃِ لِلْحَجِّ۔

باب ۹۳۱: قول اللہ تعالیٰ وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ ویذکر عن ابن عباس یعتق من زکوٰۃ مالہ ویعطی فی الحج وقال الحسن ان اشتری اباہ من زکوٰۃ جاز ویعطی فی المجاہدین والذی لم یحج ثم تلا انما الصدقٰت للفقراء الآیۃ فی ایہا اعطیت اجزت وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان خالدا احتبس ادراعہ فی سبیل اللہ ویذکر عن ابی لاس حملنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابل الصدقۃ للحج۔

ارشادِ خداوندی ہے: گردن چھڑانے والوں اور مقروض لوگوں پر اور راہِ خدا میں خرچ کرنا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ اُنھوں نے زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کیے اور حج کے لیے دیا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر زکوٰۃ کے مال سے اپنے باپ کو خرید لے تو جائز ہے اور مجاہدین کو دے اور جو حج نہ کر سکتا ہو اُسے دے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: صدقات فقراء کے لیے ہیں۔ ان میں سے جس کو دے جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں بھی خدا کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔ ابولاس سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں زکوٰۃ کے اُونٹ پر سوار کر کے حج کے لیے بھیجا۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَۃٍ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَہٗ وَاَعْتُدَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُوْلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا تو بتایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے نہیں دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل کو تو یہی بُرا لگا کہ وہ تنگ دست تھا تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نے اُسے غنی کر دیا۔ رہی خالد کی بات تو تم خالد پر ظلم کرتے ہو جب کہ اُس نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار بھی اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں۔ رہی عباس بن عبدالمطلب کی بات تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں یہ اُن کی زکوٰۃ ہے اور اتنا ہی مال اور متابعت کی اس کی ابوالزناد

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَہِیَ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ وَمِثْلُہَا مَعَہَا تَابَعَہُ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْہِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ہِیَ عَلَیْہِ وَمِثْلُہَا مَعَہَا وَقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ حُدِّثْتُ عَنِ الْاَعْرَجِ مِثْلَہٗ۔

نے اپنے والدِ ماجد سے۔ ابنِ اسحاق نے ابوالزناد سے روایت کی ہِیَ عَلَیْہِ وَمِثْلُہَا مَعَہَا۔ ابن جُرَیج نے کہا کہ اعرج نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۹۳۲ الْاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْاَلَۃِ۔

سوال کرنے سے بچنا

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اُنَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاہُمْ ثُمَّ سَاَلُوْہُ فَاَعْطَاہُمْ حَتّٰی نَفِدَ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا یَکُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَسْتَعِفَّ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً خَیْرًا وَاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ افراد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مال عطا فرمایا پھر سوال کیا تو آپ نے پھر عطا فرما دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس مال ختم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے بچا کر جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا اور جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اُس کو مستغنی کر دے گا۔ جو صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اُسے صبر کی توفیق دے گا اور تم میں سے جس کو مال دیا جاتا ہے وہ صبر سے بہتر اور وسعت والا نہیں ہے۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَہْرِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْتِیَ رَجُلًا فَیَسْاَلُہٗ اَعْطَاہُ اَوْ مَنَعَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی رسّی لے کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھائے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ آدمی سوال کرتا پھرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا وُہَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَۃِ حَطَبٍ عَلٰی ظَہْرِہٖ فَیَبِیْعَہَا فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِہَا وَجْہَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ۔

حضرت زُبیر بن العوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی رسّی لے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اُٹھا کر لائے اور اُسے فروخت کرے جس کے باعث اللہ تعالیٰ اُس کی آبرو کو محفوظ رکھے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باعزت طریقے پر محنت مزدوری کر کے روزی کما کر گزر اوقات کرنا بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ کما کر کھانے میں عزت ہے اور بھیک مانگنا سراسر ذلت ہے۔ ہر اسلامی ملک کے سربراہ کا یہ فرض ہے کہ مسلمانوں کو اس ذلیل عادت سے نجات دلائیں۔ مجبور لوگوں کی کفالت کریں اور مجبوری کے بغیر بھیک مانگنے والوں کو کما کر کھانے پر مجبور کیا جائے۔ اس میں مسلمانوں کی عزت ہے اور ملی غیرت کا لحاظ رکھنا سربراہوں کے لیے ضروری ہے۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ

عُروہ بن زُبیر اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن

Marfat.com

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى حَكِيمٍ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ۔

حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا، اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ جو اسے نفس کی لاتعلقی سے لیتا ہے تو اس میں اُسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے دلی لالچ سے لیتا ہے اس میں اُسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو۔ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا کو خیرباد کہہ جاؤں۔ حضرت ابوبکر نے حضرت حکیم کو مال دینے کے لیے بُلایا تو انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے گروہِ مسلمین! میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس مالِ فَیٔ سے حضرت حکیم کو اُن کا حق دیا لیکن اُنھوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حکیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

باب ۹۳۳ مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ۔

جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور لالچ کے بغیر دلائے۔ اور اُن کے مالوں میں سائل اور مال سے محروم لوگوں کا حق ہے۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ جو مجھ سے زیادہ تنگ دست ہو اُسے عطا فرما دیجیے۔ فرمایا کہ اُس مال کو لے لیا کرو جو تمہیں لالچ اور سوال کے بغیر ملے اور لالچ کی وجہ سے نہ لیا کرو۔

باب ۹۳۴ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا۔

جو مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی برابر لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے یہاں کہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اُس کے چہرے پر گوشت

Marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ ثُمَّ بِمُوسٰى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ فَيَشْفَعُ لِيُقْضٰى بَيْنَ الْخَلْقِ فَيَمْشِي حَتّٰى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَلّٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْأَلَةِ۔

کی ایک بوٹی بھی نہیں ہوگی۔ فرمایا کہ قیامت کے روز سورج لوگوں کے قریب آجائے گا، یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حال میں حضرت آدم سے مدد چاہیں گے، پھر حضرت موسیٰ سے، پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ـــ عبداللہ، لیث، ابن ابوجعفر سے روایت ہے کہ آپ شفاعت کریں گے کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ ہو، یہاں تک کہ باب شفاعت کا حلقہ تھام لیں گے۔ اُس روز اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا تاکہ تمام جمع ہونے والے آپ کی تعریف کریں ـــ معلیٰ، وُہیب نعمان بن راشد، زہری کے بھائی عبداللہ بن مسلم، حمزہ بن عبداللہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کے متعلق روایت کی۔

باب ۵۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَسْئَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَكَمْ الْغِنٰى وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ إِلٰى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔ غنی کب شمار ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اتنا مال نہ ملے جو مستغنی کر دے۔ "اُن فقراء کے لیے جو اللہ کی راہ میں روک لیے گئے ہیں، سوال سے بچنے کے باعث بے خبر اُنھیں مالدار سمجھتے ہیں ـــ تا علیم" (۲: ۲۷۳)۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى وَيَسْتَحْيِي وَلَا يَسْئَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا۔

حجاج بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقموں کے لیے پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو مال دار نہیں لیکن شرماتا ہے اور لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتا۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ۔

یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، خالد الحذاء، ابن اشوع، شعبی، کاتب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے لکھا کہ میرے لیے ایسی چیز لکھیے جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہو۔ انھوں نے اُن کے لیے لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں کو ناپسند فرمایا ہے، بیکار گفتگو، مال ضائع کرنا اور ضرورت کے بغیر سوال کرنا۔

Marfat.com

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ شَعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيهِمْ لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهَذَا فَقَالَ لِي فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقْبِلْ أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ فَكُبْكِبُوا قُلِبُوا مُكِبًّا أَكَبَّ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ فَإِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ كَبَّهُ اللهُ بِوَجْهِهِ وَكَبَبْتُهُ أَنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ هُوَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ۔

عامر بن سعد سے روایت ہے کہ ان کے والدِ ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور میں بھی ان میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا۔ اور اُسے مال نہ دیا جب کہ وہ اُن میں سب سے اچھا تھا۔ میں اُٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آہستہ سے عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مؤمن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر مجھ پر نامعلوم جذبہ غالب آیا تو عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم میں تو اُسے مؤمن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر مجھ پر نامعلوم جذبے نے غلبہ کیا اور میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مؤمن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ تین مرتبہ۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں جب کہ دوسرا مجھے اُس سے محبوب ہوتا ہے، اس خدشہ کے تحت کہ مبادا وہ اوندھے منہ جہنم میں گر جائے ——— ان کے والدِ ماجد، صالح، اسماعیل بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو انھوں نے اپنی حدیث میں فرمایا، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مارا اور انھیں میری گردن اور کندھوں کے درمیان جمع کر کے فرمایا، سعد! آگے آؤ، میں ایک آدمی کو مال دیتا ہوں۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا۔ فَكُبْكِبُوا اُلٹ دے گئے۔ مُكِبًّا یہ أَكَبَّ الرَّجُلُ سے ہے جب کہ اس کا فعل کسی پر واقع نہ ہو اور جب اس کا فعل کسی پر واقع ہو تو کہتے ہیں كَبَّهُ اللهُ بِوَجْهِهِ وَكَبَبْتُهُ أَنَا ——— امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ صالح بن کیسان یہ زہری سے بڑے تھے اور انھوں نے حضرت ابن عمر کو پایا تھا۔

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسکین وہ نہیں ہے کہ ایک دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کی خاطر لوگوں کے پاس پھیرے لگاتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہیں کہ اُسے بے نیاز کر دے اور نہ اُس کا کسی کو علم ہو کہ اُسے خیرات دے اور نہ وہ کھڑا ہوتا ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی رسی لے اور پھر

Marfat.com

اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَهٗ ثُمَّ یَغْدُوْا اَحْسِبُهٗ قَالَ اِلَی الْجَبَلِ فَیَحْتَطِبَ فَیَبِیْعَ فَیَاْکُلَ وَیَتَصَدَّقَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ۔

صبح کے وقت، میرے خیال میں فرمایا۔ پہاڑ کی طرف جا کر لکڑیاں لائے انھیں بیچ کر کھائے اور صدقہ دے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

باب ۹۳۶ خَرْصُ التَّمْرِ۔

کھجوروں کا اندازہ کرنا

۱۳۸۸ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَکَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِیِّ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْکَ فَلَمَّا جَاءَ وَادِی الْقُرٰی اِذَا امْرَاَةٌ فِیْ حَدِیْقَةٍ لَّهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اخْرُصُوْا وَخَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا اَحْصِیْ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا اَتَیْنَا تَبُوْکَ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ سَتَهُبُّ اللَّیْلَةَ رِیْحٌ شَدِیْدَةٌ وَّلَا یَقُوْمَنَّ اَحَدٌ وَّمَنْ کَانَ مَعَهٗ بَعِیْرٌ فَلْیَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَاَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَیِّءٍ وَاَهْدٰی مَلِکُ اَیْلَةَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَیْضَاءَ وَکَسَاهُ بُرْدًا وَّکَتَبَ لَهٗ بِبَحْرِهِمْ فَلَمَّا اَتٰی وَادِی الْقُرٰی قَالَ لِلْمَرْاَةِ کَمْ جَاءَتْ حَدِیْقَتُکِ قَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ مُتَعَجِّلٌ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَمَنْ اَرَادَ مِنْکُمْ اَنْ یَّتَعَجَّلَ مَعِیْ فَلْیَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَکَّارٍ کَلِمَةً مَعْنَاهُ اَشْرَفَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ قَالَ هٰذِهٖ طَابَةٌ فَلَمَّا رَاٰی اُحُدًا قَالَ هٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ دُوْرُ بَنِی النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِیْ سَاعِدَةَ اَوْ دُوْرُ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ یَعْنِیْ خَیْرًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ کُلُّ بُسْتَانٍ عَلَیْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِیْقَةٌ وَمَا لَمْ یَکُنْ عَلَیْهِ حَائِطٌ لَا یُقَالُ حَدِیْقَةٌ وَقَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو ثُمَّ دُوْرُ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِیْ سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَیْمَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَزِیَّةَ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں غزوۂ تبوک کیا۔ جب ہم وادی القریٰ میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اندازہ لگاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس وسق کا اندازہ کیا۔ اُس عورت سے فرمایا کہ جتنی کھجوریں برآمد ہوں اُن کا حساب رکھنا جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا۔ آج رات بہت سخت آندھی آئے گی لہٰذا کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اُس کا گھٹنا باندھ دے۔ ہم نے وہ باندھ دیئے اور سخت آندھی آئی۔ ایک آدمی کھڑا ہوا تو اُسے پہاڑ کے دامن میں پھینک دیا۔ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سفید خچر اور چادر بطور تحفہ بھیجی۔ آپ نے اُس کا ملک اُسی کے لیے لکھ دیا۔ جب وادی القریٰ میں آئے تو اس عورت سے کہا۔ تمہارے باغ سے کیا حاصل ہوا؟ عورت نے کہا۔ دس وسق کھجوریں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندازہ کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلد مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں، جو تم میں سے جلد چلنا چاہے تو میرے ساتھ چلے۔ ابن بکار نے ایک لفظ کہا جس کا مطلب ہے کہ مدینہ نظر آیا۔ فرمایا کہ وہ طابہ ہے۔ جب اُحد نظر آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ کیا میں تمہیں بتا نہ دوں کہ انصار کے گھرانوں میں کونسا بہتر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں۔ فرمایا کہ بنی نجار کا گھرانا، پھر بنی عبدالاشہل کا گھرانا، پھر بنی ساعدہ کا گھرانا یا بنی حارث بن الخزرج کا گھرانا اور انصار کا ہر گھرانا بہتر ہے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ ہر وہ باغ جس کے گرد دیوار ہو وہ حدیقہ ہے اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اُسے حدیقہ نہیں کہا جاتا ـــــ سلیمان بن بلال نے عمرو سے روایت کی۔ بنی حارث بن خزرج کا گھرانا پھر بنی ساعدہ ـــــ سلیمان، سعد بن سعید، عمارہ بن عزیہ، عباس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے

Marfat.com

عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ۔

باب ۹۳۷ اَلْعُشْرُ فِیْمَا یُسْقٰی مِنْ مَّآءِ السَّمَآءِ وَالْمَآءِ الْجَارِیْ وَلَمْ یَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فِی الْعَسَلِ شَیْئًا۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ ھٰذَا تَفْسِیْرُ الْاَوَّلِ لِاَنَّہٗ لَمْ یُوَقِّتْ فِی الْاَوَّلِ یَعْنِیْ حَدِیْثَ ابْنِ عُمَرَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُشْرُ وَبَیَّنَ فِیْ ھٰذَا وَقْتَ وَالزِّیَادَۃُ مَقْبُوْلَۃٌ وَالْمُفَسَّرُ یَقْضِیْ عَلَی الْمُبْھَمِ اِذَا رَوَاہُ اَھْلُ الثَّبْتِ کَمَا رَوَی الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُصَلِّ فِی الْکَعْبَۃِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ صَلّٰی فَاَخَذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتَرَکَ قَوْلَ الْفَضْلِ۔

باب ۹۳۸ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا اَقَلُّ مِنْ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ۔

باب ۹۳۹ اَخْذِ صَدَقَۃِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَھَلْ یَتْرُکُ الصَّبِیُّ فَیَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَۃِ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَسَدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ طَھْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَیَجِیْئُ ھٰذَا بِتَمْرِہٖ وَھٰذَا مِنْ تَمْرِہٖ حَتّٰی یَصِیْرَ عِنْدَہٗ کَوْمَامِنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ

ہیں۔

بارانی اور نہری فصل میں عُشر ہے۔ عمر بن عبد العزیز کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس فصل کو آسمان یا چشمے سیراب کریں یا خود بخود سیراب ہو اُس میں عُشر ہے اور جس کو کنوئیں سے پانی دیا جائے اُس میں نصف عُشر ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ پہلے حصّے کی تفسیر ہے کیونکہ حدیثِ ابن عمر میں ہے کہ جس کو آسمان سیراب کرے تو دسواں اور اس میں تعیین اور وضاحت کی گئی ہے اور ایسی زیادتی مقبول ہے اور حدیث مفسّر حدیث مبہم کا فیصلہ کرتی ہے جب کہ اُسے حُفّاظ نے روایت کیا ہو جیسے حضرت فضل بن عباس نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی اور حضرت بلال نے فرمایا کہ پڑھی تو حضرت بلال کے قول کو لے لیا اور حضرت فضل کا قول چھوڑ دیا گیا۔

پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں

مسدّد، یحییٰ، امام مالک، محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابو صعصعہ ان کے والدِ ماجد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، غلّہ پانچ وسق سے کم ہو تو اُس پر زکوٰۃ نہیں، اُونٹ پانچ سے کم ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں اور چاندی پانچ اُوقیہ سے کم ہو تو اُس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

کھجوروں کے توڑتے وقت اُن کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے بچہ لے سکتا ہے؟

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کھجوریں اُتارنے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی لائی جاتیں۔ کبھی کوئی لاتا کہ یہ اُس کی کھجوریں ہیں اور کبھی کوئی کہ یہ اُس کی ہیں، یہاں تک کہ آپ کے پاس ڈھیر لگ جاتا۔ حضرت حسن اور حضرت حسین اُن کھجوروں سے کھیلا کرتے، اُن میں سے ایک نے کھجور اُٹھا کر

Marfat.com

وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهُ فِيْ فِيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهَا فَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَاْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ۔

منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھ لیا اور اُس کے منہ سے نکلوا دی اور فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو کہ آلِ محمد زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتے۔

باب ۹۴ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهٗ اَوْ نَخْلَهٗ اَوْ اَرْضَهٗ اَوْ زَرْعَهٗ وَقَدْ وَجَبَ فِيْهِ الْعُشْرُ اَوِ الصَّدَقَةُ فَاَدَّى الزَّكٰوةَ مِنْ غَيْرِهٖ اَوْ بَاعَ ثِمَارَهٗ وَلَمْ تَجِبْ فِيْهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلٰى اَحَدٍ وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ۔

جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل بیچی اور اُس پر عُشر یا زکوٰۃ واجب تھی تو کیا دوسرے مال سے زکوٰۃ ادا کرے یا اُس کے پھل بیچے اور اُن پر زکوٰۃ نہیں تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ پھل نہ بیچو جب تک اُن کا کارآمد ہونا ظاہر نہ ہو جائے جب کارآمد ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب کارآمد ہونا ظاہر ہو جائے تو فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہ تخصیص نہیں ہے کہ اُس پر زکوٰۃ واجب ہو یا واجب نہ ہو۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اُن سے نفع بخش ہونے کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے کہ جب خطرہ ٹل جائے۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، خالد بن یزید، عطاء بن ابو رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر ہو جائے۔

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَارَّ۔

قُتَیبہ، امام مالک، حُمَید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ پک جائیں یعنی سرخ ہو جائیں۔

باب ۹۵ هَلْ يَشْتَرِيْ صَدَقَتَهٗ وَلَا بَاْسَ اَنْ يَّشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهٖ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرَاءِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهٗ۔

کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟ دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مُصدِق کو خاص اُسی کے خریدنے سے منع کیا اور دوسروں سے منع نہیں فرمایا۔

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ

یحییٰ بن بُکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں خیرات کیا۔ پھر اُسے بکتا ہوا پایا تو اُسے خریدنے کا ارادہ

Marfat.com

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

کیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اُس کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ۔ اسی لیے حضرت ابن عمر جب کوئی صدقہ کی ہوئی چیز خرید بیٹھتے تو اُسے بطور صدقہ دے دیتے۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِيهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

زید بن اسلم کے والدِ ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: میں نے ایک شخص کو جہاد کے لیے گھوڑا دیا تھا۔ اُس نے وہ ناکارہ کر دیا میں نے اُسے خریدنے کا ارادہ کیا اور میرا خیال تھا کہ اُسے خریدنے کی اجازت ہوگی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں ملے کیونکہ اپنے صدقہ کو لوٹانے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو چاٹنے والا۔

باب ۹۴۲ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم؟

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

محمد بن زیاد نے سُنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حسن بن علی نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں رکھ لی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تھوتھو تاکہ اُسے نکال دیں۔ پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

باب ۹۴۳ الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ازواجِ مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا۔

عُبید اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مُردہ بکری دیکھی جو حضرت میمونہ کی آزاد کردہ لونڈی کو زکوٰۃ میں دی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اُٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مُردار ہے۔ فرمایا کہ اس کو کھانا ہی حرام کیا گیا ہے۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور اُس کے مالکوں نے شرط رکھی

Marfat.com

اَنْ تَبْتَاعَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ وَاَرَادَ مَوَالِيْهَا اَنْ يَّشْتَرِطُوْا وَلَآءَهَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ۔

کہ ولاء اُن کے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اُسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور گوشت پیش کیا گیا تو میں عرض گزار ہوئی: یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

باب ۹۴۴ اِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ۔

جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے۔

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَآ اِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ اِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتَ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

علی بن عبداللہ، یزید زریع، خالد حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر وہی گوشت جو نسیبہ نے ہمارے لیے بھیجا، اُس بکری سے جو اُسے بطور صدقہ دی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی ہے۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَّقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا جو بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ وہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے ——— ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

باب ۹۴۵ اَخْذُ الصَّدَقَةِ مِنَ الْاَغْنِيَآءِ وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَآءِ حَيْثُ كَانُوْا۔

امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں۔

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ الْكِتٰبِ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا جب کہ انھیں یمن کی طرف بھیجا، عنقریب تمہارے سامنے اہل کتاب کی قوم آئے گی جب تم اُن کے پاس پہنچو تو انھیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انھیں بتانا کہ دن رات میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو انھیں بتانا کہ اُن پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے جو اُن کے امیروں سے لے کر اُن کے غریبوں

Marfat.com

فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

کودی جائے گی۔ اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو اُن کے مالوں میں سے چھانٹ کر عمدہ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔

ف: کسی کمزور پر ظلم کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر مسلط کرنے کا مترادف ہے اللہ تعالیٰ اس بات سے بہت ناراض ہوتا ہے کہ اُس کے غریب، کمزور اور بے سہارا بندوں کو تنگ کیا جائے اور اُس شخص سے بہت خوش ہوتا ہے جو غریبوں، کمزوروں اور بے سہارا بندوں کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کمزور اور مظلوم بندوں کی پکار کو بہت جلد سُنتا ہے اور اُن نیک دل لوگوں کا مددگار بن جاتا ہے جو اُس کے غریب اور نادار بندوں کی مدد کرنا اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ

باب ۹۴۶ صَلٰوةِ الْإِمَامِ وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ۔

امام کا صدقہ دینے والوں کو دعائے خیر دینا، ارشادِ خداوندی ہے کہ اُن کے مالوں میں سے صدقہ لے کر اُنہیں پاک صاف بناؤ اور اُن کے لیے دعا کرو۔۔۔۔ (۹: ۱۰۳)

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِيْ بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِيْ أَوْفٰى۔

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی قوم زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے، اے اللہ آلِ فلاں پر رحم فرما۔ میرے والدِ ماجد بھی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو کہا: اے اللہ! آلِ ابواوفی پر رحم فرما۔

باب ۹۴۷ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

جو مال سمندر سے نکالا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ عنبر رکاز نہیں بلکہ اُسے سمندر پھینکتا ہے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ عنبر اور موتیوں میں خمس ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکاز میں خمس مقرر فرمایا ہے، اُس میں نہیں جو چیز پانی میں پائی جائے۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے کسی فرد نے بنی اسرائیل کے دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض لیے۔ وہ لے کر سمندر کی طرف گیا لیکن کشتی نہ ملی۔ اُس نے ایک لکڑی لی، اُس میں جگہ بنائی اور ہزار دینار اُس میں داخل کر کے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی۔ پس وہ شخص باہر نکلا جس نے قرض دیا تھا اور اس لکڑی کو ایندھن کے لیے گھر والوں کے پاس لے گیا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اُسے چیرا تو مال مل گیا۔

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِيْ بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِيْ أَوْفٰى۔

باب ۹۴۷ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ وَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِيْ يُصَابُ فِي الْمَاءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِيْنَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيْهَا أَلْفَ دِيْنَارٍ فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَ لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَ الْحَدِيْثَ

جو مال سمندر سے نکالا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ عنبر رکاز نہیں بلکہ اُسے سمندر پھینکتا ہے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ عنبر اور موتیوں میں خمس ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکاز میں خمس مقرر فرمایا ہے، اُس میں نہیں جو چیز پانی میں پائی جائے۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے کسی فرد نے بنی اسرائیل کے دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض لیے۔ وہ لے کر سمندر کی طرف گیا لیکن کشتی نہ ملی۔ اُس نے ایک لکڑی لی، اُس میں جگہ بنائی اور ہزار دینار اُس میں داخل کر کے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی۔ پس وہ شخص باہر نکلا جس نے قرض دیا تھا اور اس لکڑی کو ایندھن کے لیے گھر والوں کے پاس لے گیا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اُسے چیرا تو مال مل گیا۔

Marfat.com

فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ۔

باب ۹۴ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ الرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ الْخُمُسُ وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ وَإِنْ وَجَدْتَ لُقْطَةً فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا فَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلَ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا أَخْرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ فَقَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ شَيْءٌ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ أَمَا كَزْتَ ثُمَّ نَاقَضَ وَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ وَلَا يُؤَدِّي الْخُمُسَ۔

رکاز میں سے خمس دینا۔ امام مالک اور ابن ادریس نے فرمایا کہ رکاز جاہلیت کا خزانہ تھا، قلیل ہو یا کثیر اُس میں خمس ہے۔ معدنیات رکاز نہیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان میں دب جانے والے کا تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے معدنیات ہر دو سو پر پانچ ہے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ جو رکاز دار الحرب میں ہو اُس میں خمس ہے اور جو دار الاسلام میں ہو اُس پر زکوٰۃ ہے۔ اگر دشمن کی سرزمین میں کوئی گری پڑی چیز ملے تو اُسے پہچانا جائے، اگر دشمن کی ہے تو اُس میں خمس ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ معدنیات رکاز ہیں جاہلیت کے دفینے کی طرح۔ کیونکہ اَرْکَزُ الْمَعْدِنَ کہا جاتا ہے جب اُس سے کوئی چیز نکالی جائے۔ جس کے لیے کوئی چیز لے جائی جائے یا بہت ہی زیادہ نفع ہو یا پھل بڑھ جائے تو اَرْکَزْتَ کہتے ہیں۔ پھر خود اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے چھپانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور خمس نہ دے۔

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابن مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چوپائے کے روندے ہوئے، کنوئیں میں گر کر مرے ہوئے اور کان میں دب کر مرے ہوئے کا کوئی تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے۔

باب ۹۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ۔

ارشادِ خداوندی ہے: اور اُس پر کام کرنے والے اور مصدقوں سے امام کے ساتھ حساب لینا۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسد کے ایک آدمی کو بنی سُلیم کے صدقات پر عامل بنایا جس کو ابن لتبیہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اُس سے حساب لیا۔

باب ۹۵ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ۔

زکوٰۃ کے اُونٹوں اور اُن کے دودھ کو مسافروں کے استعمال میں لانا۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عُرَینہ کے لوگوں کو

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُنَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتُوا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِثْرِهِمْ فَقُطِعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّوْنَ الْحِجَارَةَ تَابَعَهُ اَبُوْ قِلَابَةَ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ۔

مدینہ منورہ کی ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی کہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں چلے جائیں اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پئیں انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی بھیجے جو انہیں لے کر آئے پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور انہیں پتھریلی زمین میں ڈال دیا جہاں وہ پتھر چباتے تھے۔ متابعت کی اس کی ابوقلابہ اور ثابت اور حمید نے حضرت انس سے۔

بَاب ۹۵۱ وَسْمِ الْاِمَامِ اِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهٖ۔

حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغنا۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ فَوَافَيْتُهٗ فِيْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ۔

ابراہیم بن منذر، ولید، ابوعمرو اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں صبح کے وقت عبداللہ بن ابوطلحہ کی تحنیک کروانے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ لگانے کا آلہ تھا جس سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَاب ۹۵۲ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرَاٰى اَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيْرِيْنَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيْضَةً۔

صدقۂ فطر کا فرض ہونا۔ ابوالعالیہ، عطاء ابن سیرین نے صدقہ فطر کو فرض شمار کیا ہے۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِيْ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

یحییٰ بن محمد بن السکن، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمرو بن نافع، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فطرانے کی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو ہر غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان کی طرف سے اور حکم فرمایا کہ اسے لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے۔

بَاب ۹۵۳ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

صدقۂ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

Marfat.com

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَلٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃِ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو ہر آزاد اور غلام، مرد اور عورت مسلمان پر فرض فرمائی ہے۔

باب ۹۵۴ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ۔

صدقۂ فطر ایک صاع جَو ہیں

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔

قُبَیصہ بن عُقبہ، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم صدقۂ فطر میں ایک صاع جَو کھانے کو دیا کرتے تھے۔

باب ۹۵۵ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ۔

صدقۂ فطر میں ایک صاع کھانا ہے۔

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابوسرح عامری سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم زکوٰۃِ فطر کا ایک صاع کھانا نکالا کرتے یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش میں سے۔

باب ۹۵۶ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

صدقۂ فطر کی ایک صاع کھجوریں ہیں۔

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عَدْلَهٗ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃِ فطر کے لیے حکم دیا کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو دئے جائیں۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کی جگہ دو مُد گندم مقرر کر لی۔

باب ۹۵۷ صَاعٌ مِّنْ زَبِيْبٍ۔

ایک صاع کشمش

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَكِيْمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُعْطِيْهَا فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمَّا جَآءَ مُعَاوِيَةُ وَجَآءَتِ

عبداللہ بن مُنیر، یزید بن ابوحکیم عدنی، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابوسرح سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک صاع کھانا یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کشمش دیا کرتے تھے۔ جب حضرت معاویہ کا دور آیا اور گندم کی درآمد شروع ہوئی تو انھوں نے فرمایا، میرے خیال میں اس کا ایک مُد دوسری اجناس کے دو

Marfat.com

السَّمْرَآءِ قَالَ اَرٰی مُدًّا مِّنْ هٰذَا یَعْدِلُ مُدَّیْنِ۔

باب ۹۵۸ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِیْدِ۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوةِ۔

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَكَانَ طَعَامُنَا الشَّعِیْرَ وَالزَّبِیْبَ وَالْاَقِطَ وَالتَّمْرَ۔

باب ۹۵۹ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَی الْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ

وَقَالَ الزُّهْرِیُّ فِی الْمَمْلُوْكِیْنَ لِلتِّجَارَةِ یُزَكّٰی فِی التِّجَارَةِ وَیُزَكّٰی فِی الْفِطْرِ۔

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ اَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَی الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰی وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ یُعْطِی التَّمْرَ فَاَعْوَزَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنَ التَّمْرِ فَاَعْطٰی شَعِیْرًا وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ یُعْطِیْ عَنِ الصَّغِیْرِ وَالْكَبِیْرِ حَتّٰی اِنْ كَانَ لَیُعْطِیْ عَنْ بَنِیَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ یُعْطِیْهَا الَّذِیْنَ یَقْبَلُوْنَهَا وَكَانُوْا یُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِیَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بَنِیَّ یَعْنِیْ بَنِیْ نَافِعٍ قَالَ كَانُوْا یُعْطُوْنَ لِیُجْمَعَ لَا لِلْفُقَرَآءِ۔

باب ۹۶۰ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَی الصَّغِیْرِ وَالْكَبِیْرِ قَالَ

اَبُوْ عَمْرٍو وَرَاٰی عُمَرُ وَعَلِیٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَّعَآئِشَةُ وَطَاؤُسٌ وَّعَطَآءٌ وَّابْنُ سِیْرِیْنَ اَنْ یُّزَكّٰی مَالُ الْیَتِیْمِ

مُدّوں کے برابر ہے۔

صدقہ فطر نمازِ عید سے پہلے دینا

آدم، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عُقبہ، نافع، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃِ فطر کو لوگوں کے نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے دینے کا حکم فرمایا۔

معاذ بن فُضالہ، ابوعمرو حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں عید الفطر کے روز ایک صاع کھانا نکالا کرتے تھے۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہماری خوراک میں جَو، کشمش، پنیر اور کھجوریں ہُوا کرتی تھیں۔

صدقۂ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے۔ زہری کا قول ہے جو غلام تجارت کے لیے ہوں اُن کی زکوٰۃ دی جائے اور اُن کی طرف سے صدقۂ فطر دیا جائے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر یا صدقۂ رمضان فرض کیا ہر مرد اور عورت، آزاد غلام پر کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو۔ لوگوں نے گندم کے نصف صاع کو اس کے برابر قرار دیا۔ حضرت ابن عمر کھجوریں دیا کرتے۔ ایک دفعہ اہل مدینہ کھجوروں کے قحط میں مبتلا ہو گئے تو جَو دئے اور حضرت ابن عمر ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے دیا کرتے یہاں تک کہ میرے (نافع کے) بیٹے کی طرف سے بھی اور حضرت ابن عمر اُن لوگوں کو دیتے جو قبول کر لیا کرتے اور عید الفطر سے ایک دو روز پہلے دے دیا کرتے تھے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ بنی سے مراد نافع کا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ لوگ جمع کرنے کے لیے دیتے نہ کہ فقراء کو۔

صدقۂ فطر ہر چھوٹے بڑے پر ہے۔ ابوعمرو نے فرمایا کہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت جابر، حضرت عائشہ، طاؤس، عطاء اور ابن سیرین کے نزدیک یتیم کے مال سے زکوٰۃ دی جائے۔ زہری نے

Marfat.com

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ يُزَكَّى مَالُ الْمَجْنُونِ۔

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

باب ۹۶۱ وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ۔

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

باب ۹۶۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ فِجَاجًا الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي قَائِمَةً۔

فرمایا کہ دیوانے کے مال سے زکوٰۃ دی جائے۔

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر فرض فرمایا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حج کا بیان

حج کا وجوب اور اُس کی فضیلت۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور اللہ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو راستے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو ناشکری کرے تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے (۳: ۹۷)

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے فضل بیٹھے ہوئے تھے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی، فضل اُسے دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے میرے والدِ محترم بہت بوڑھے ہو گئے اور سواری پر بیٹھ نہیں سکتے تو کیا میں اُن کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: تمہارے پاس لوگ پیدل آئیں گے اور دُبلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر جو دُور دراز راستوں سے پہنچی ہوں گی تاکہ اپنے فائدے کے لیے حاضر ہوں (۲۲: ۲۷) فِجاج کشادہ راستے۔

احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور آپ احرام اُس وقت باندھتے جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی۔

Marfat.com

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اِهْلَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ رَوَاهُ اَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِىْ حَدِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُوْسٰى۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، اوزاعی، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ذی الحلیفہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احرام باندھنا اُس وقت ہوتا جب آپ کی سواری سیدھی ہو جاتی ــــ روایت کیا اِسے حضرت انس اور حضرت ابن عباس نے یعنی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو۔

باب ۹۶۳ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا

وَقَالَ اَبَانٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا اَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ وَحَمَلَهَا عَلٰى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ شُدُّوا الرِّحَالَ فِى الْحَجِّ فَاِنَّهٗ اَحَدُ الْجِهَادَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ حَجَّ اَنَسٌ عَلٰى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيْحًا وَحَدَّثَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهٗ۔

ابان، مالک بن دینار، قاسم بن محمد حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ اُن کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن کو بھیجا تو انھوں نے انھیں کجاوے میں بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروایا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ حج کے لیے کجاوے تیار رکھو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہے ــ محمد بن ابوبکر، یزید بن زُریع، عُروہ بن ثابت، ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے فرمایا کہ حضرت انس نے کجاوے میں بیٹھ کر حج کیا حالانکہ وہ بخیل نہیں تھے اور بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کجاوے پر حج کیا اور اس میں سامان بھی تھا۔

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ اَعْتَمِرْ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اذْهَبْ بِاُخْتِكَ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ فَاَعْقَبَهَا عَلٰى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ! آپ حضرات نے عمرہ کر لیا لیکن میں نے عمرہ نہیں کیا۔ فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کروا لاؤ۔ انھوں نے اُونٹنی پر انھیں پیچھے بٹھا کر عمرہ کروایا۔

باب ۹۶۴ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ

حجِ مبرور کی فضیلت

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی، پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ بُرائیوں سے پاک حج۔

Marfat.com

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَرٰى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

عبدالرحمٰن بن مبارک، خالد، حبیب بن ابوعمرہ، عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں :۔ یارسول اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم بھی جہاد کیا کریں؟ فرمایا کہ افضل جہاد برائیوں سے پاک حج ہے۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔

آدم، شعبہ، سیار ابوالحکم، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، جو رضائے الٰہی کے لیے حج کرے جس میں نہ کوئی بیہودہ بات ہو اور نہ کسی گناہ کا ارتکاب۔ وہ ایسے لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

باب ۹۶۵ فَرْضِ مَوَاقِيْتِ الْحَجِّ۔

فرض حج اور عمرہ کے اوقات

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّهُ اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِيْ مَنْزِلِهٖ وَلَهٗ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَاَلَهٗ مِنْ اَيْنَ يَجُوْزُ اَنْ اَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَلِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ۔

مالک بن اسماعیل، زُہیر، زید بن جُبیر سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے جہاں کہ خیمہ اور قناتیں تھیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ عمرہ کا احرام کہاں سے باندھنا جائز ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ نجد کے لیے قرن سے، اہل مدینہ کے لیے ذوالحُلیفہ سے اور اہلِ شام کے لیے جُحفہ سے مقرر فرمایا ہے۔

باب ۹۶۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ زادِ راہ لے لو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اہلِ یمن حج کرتے تو زادِ راہ ساتھ نہیں رکھا کرتے تھے اور کہتے کہ ہم توکل کرنے والے ہیں۔ جب وہ مکہ مکرمہ آئے اور لوگوں سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:۔ زادِ راہ لیا کرو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے (۲: ۱۹۷) روایت کیا اسے ابن عُیینہ، عمرو نے عکرمہ سے مرسلاً۔

باب ۹۶۷ مُهَلِّ اَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

اہلِ مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ۔

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ

ابن طاؤس نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحُلیفہ، اہلِ شام کے لیے جُحفہ، اہلِ نجد کے قرن المنازل اہلِ یمن کے لیے یلملم مقرر فرمایا کہ یہ اُن کے میقات ہیں اور اُن کے بھی جو دوسری

Marfat.com

وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

جگہ سے حج اور عمرہ کا ارادہ کرکے آئیں اور جو ان کے اندر رہنے والا ہے تو وہ جہاں سے چلا ہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والا مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھے۔

باب ۹۶۸ مِيْقَاتِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يُهِلُّوْا قَبْلَ ذِى الْحُلَيْفَةِ۔

اہلِ مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہل شام جحفہ سے، اہل نجد قرن سے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

باب ۹۶۹ مُهَلِّ اَهْلِ الشَّامِ۔

اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهِ وَكَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا۔ یہ ان کے لیے ہیں اور جو دوسری جگہوں سے حج اور عمرہ کے ارادے سے آتے ہیں جو وہاں کے رہنے والے نہیں اور جو وہیں رہتے ہیں اور حج اور عمرہ کا ارادہ کریں تو اپنے گھر سے احرام باندھ لیں اور اسی طرح اہل مکہ بھی مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

باب ۹۷۰ مُهَلِّ اَهْلِ نَجْدٍ۔

اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ مُهْيَعَةُ وَهِىَ الْجُحْفَةُ وَاَهْلُ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوْا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ

علی، سفیان، زہری، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والدِ ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے ـــ احمد ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کا میقات مہیعہ ہے یعنی جحفہ اور اہل نجد کا قرن۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: لوگوں کا گمان ہے جب کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور اہل یمن کا میقات یلملم ہے۔

Marfat.com

وَلَمْ اَسْمَعْهُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ۔

باب ۹۷۱ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُوْنَ الْمَوَاقِيْتِ۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔

باب ۹۷۲ مُهَلِّ اَهْلِ الْيَمَنِ۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

باب ۹۷۳ ذَاتِ عِرْقٍ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ۔

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوْا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِاَهْلِ قَرْنٍ وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيْقِنَا وَاِنَّا اِنْ اَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ فَانْظُرُوْا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيْقِكُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ۔

باب ۹۷۴ الصَّلٰوةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ۔

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

مواقیت کے علاوہ دیگر ممالک کے لوگ کہاں سے احرام باندھیں

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل نجد کے لیے قرن۔ یہ ان کے لیے ہیں اور اُن کے لیے جو حج اور عمرہ کے ارادے سے یہاں سے گزریں اور جو ان میقاتوں کے لیے اندر رہنے والے ہیں وہ اپنے گھر سے یہاں تک کہ اہل مکہ اپنے مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں

اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ

عبداللہ بن طاؤس کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ ان کے لیے ہیں اور اُن دوسرے مقامات کے رہنے والوں کے لیے جو حج اور عمرہ کے ارادے سے یہاں سے گزریں گے اور جو ان میں رہنے والے ہیں وہ اپنے گھروں سے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے۔

اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ دونوں شہر فتح ہو گئے تو لوگ حضرت عمر کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ اے امیر المومنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل نجد کے قرن کو میقات مقرر فرمایا جو ہمارے راستے سے بہت دور ہے اگر ہم قرن جانے کا ارادہ کریں تو ہمارے لیے دشوار ہے فرمایا کہ اپنے راستے کی جگہ دیکھو۔ پس ذات عرق اُن کا میقات مقرر ہوا۔

ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر ہموار زمین میں اپنی اونٹنی بٹھائی اور نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

باب ۹۷۵ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستے سے گزرنا۔

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے نکلتے معرس کے راستے سے داخل ہوا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو مسجدِ شجرہ میں نماز پڑھتے جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ میں، وادی کے درمیان اور صبح وہیں رات گزارتے۔

باب ۹۷۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيْقُ وَادٍ مُبَارَكٌ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التَّنِّيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِ الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ اَتَانِيْ اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِنْ رَبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ۔

حمیدی، ولید اور بشر بن بکر تنیسی، اوزاعی، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے وادیٔ عقیق کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرمائیے کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ قِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِتَوَخِّي الْمُنَاخَ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسْطًا مِنْ ذٰلِكَ۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معرس ذوالحلیفہ یعنی وادی کے وسط میں تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں اور سالم نے ہمارے ساتھ تلاش کر کے اُسی جگہ اُونٹ بٹھایا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُونٹ بٹھایا کرتے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُترنے کی جگہ تھی اور یہ اُس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے درمیان میں ہے، یہ اُس کے اور راستے کے درمیان ہے۔

باب ۹۷۷ غَسْلِ الْخَلُوْقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّيَابِ۔

کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلٰى اَخْبَرَهٗ اَنَّ يَعْلٰى قَالَ لِعُمَرَ اَرِنِي النَّبِيَّ

صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دکھائیے جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ يُوْحٰى إِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلٰى يَعْلٰى فَجَاءَ يَعْلٰى وَعَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَوْبٌ قَدْ أَظَلَّ بِهِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرَّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِيْ سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّيْبَ الَّذِيْ بِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ أَرَادَ الْإِنْقَاءَ حِيْنَ أَمَرَهُ أَنْ يَّغْسِلَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ نَعَمْ۔

کے مقام پر تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب کی ایک جماعت تھی تو ایک آکر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! اُس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور وہ خوشبو میں بسا ہوا ہو! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے، پھر وحی آگئی تو حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارہ کیا۔ حضرت یعلیٰ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور خراٹے لے رہے تھے، پھر یہ حالت جاتی رہی تو فرمایا، عمرہ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے! ایک آدمی کو لایا گیا تو فرمایا، خوشبو کو تین مرتبہ دھو ڈالو اور جُبّہ اپنے جسم سے اُتار دو اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔ میں نے عطاء سے کہا آپ کا مقصد صفائی ہوگی جو تین مرتبہ دھونے کے لیے فرمایا! اِنھوں نے فرمایا، ہاں۔

باب ۹۷ الطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُّحْرِمَ وَيَتَرَجَّلُ وَيَدَّهِنُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ وَيَدَاوٰى بِمَا يَأْكُلُ الزَّيْتَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِمْيَانَ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلٰى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بِالتُّبَّانِ بَأْسًا قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ تَعْنِيْ لِلَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ هَوْدَجَهَا۔

احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت کیسے کپڑے پہننے نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والا خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے، آئینہ دیکھ سکتا ہے، روغن زیتون اور گھی وغیرہ کھانے والی چیزوں کو دوائی کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔ عطاء نے کہا کہ وہ انگوٹھی پہن لے اور ہمیانی باندھ لے۔ حضرت ابن عمر نے حالتِ احرام میں طواف کیا اور اُن کا پیٹ کپڑے سے بندھا ہوا تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ پاجامہ پہننے میں مضائقہ نہ سمجھتیں۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ ان لوگوں کے لیے جو اُونٹوں کے ہودے کستے ہیں۔

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ حَدَّثَتْنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

سعید بن جُبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر روغن زیتون لگایا کرتے۔ میں نے ابراہیم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ ان کے قول کا کیا بناؤ گے جب کہ اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ گویا میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالتِ احرام میں تھے۔

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِيْنَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے لیے میں خوشبو لگایا کرتی تھی جب کہ آپ احرام باندھتے تھے اور کھولتے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے۔

Marfat.com

باب ۹۷ مَنْ اَهَلَّ مُلَبِّدًا۔

جو بالوں کو جما کر احرام باندھے

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا۔

اصبغ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلبیہ کرتے (بالوں کو جما کر) تلبیہ کہہ رہے تھے۔

باب ۹۸ اَلْاِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

مسجدِ ذوالحلیفہ کے نزدیک تلبیہ کہنا

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُولُ مَا اَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

علی بن عبداللہ، سفیان، موسیٰ بن عُقبہ، سالم بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے ـــــ عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، موسیٰ بن عُقبہ، سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نہیں شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لبیک کہنا مگر مسجد کے پاس سے یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے۔

باب ۹۸ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ۔

احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّتْهُ الزَّعْفَرَانُ اَوِ الْوَرْسُ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ وَلَا يَتَرَجَّلُ وَلَا يَحُكُّ جَسَدَهُ وَيُلْقِي الْقَمْلَ مِنْ رَاْسِهِ وَجَسَدِهِ فِي الْاَرْضِ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہُوا، یا رسول اللہ! احرام والا کیسے کپڑے پہنے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قمیض عمامہ، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں اگر کسی کو جوتے میسّر نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن انھیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو ـــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ احرام والا اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن کنگھی نہ کرے۔ اپنے جسم کو کھجائے اور جوئیں اپنے سر اور جسم سے نکال کر زمین پر ڈال دے۔

باب ۹۸ اَلرُّكُوبُ وَالْاِرْتِدَافُ فِي الْحَجِّ۔

حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ يُونُسَ الْاَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُسَامَةَ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلَى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس ایلی، زہری عُبید اللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے عرفات سے مزدلفہ تک حضرت اُسامہ بیٹھے۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بیٹھے۔ اُن دونوں حضرات نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر تلبیہ (لبیک) کہتے رہے یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

Marfat.com

يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

باب ۹۸۳ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ لَا أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبَدِّلَ ثِيَابَهُ۔

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ أَنْ تُلْبَسَ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ وَذٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِهِ عَلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا ثُمَّ يُهِلُّوا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بُدْنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ۔

باب ۹۸۴ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

احرام والا چادر اور ازار وغیرہ کیا کپڑے پہن سکتا ہے؟

حضرت عائشہ نے حالتِ احرام میں رنگا ہوا کپڑا پہنا اور فرمایا کہ عورتیں نقاب نہ ڈالیں اور برقعہ نہ پہنیں اور نہ ایسا کپڑا پہنیں جو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں رنگے ہوئے کپڑے کی خوشبو نہیں سمجھتا حضرت عائشہ نے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور موزوں میں عورت کے لیے مضائقہ نہیں سمجھا۔ ابراہیم نے فرمایا کہ کپڑے تبدیل کرتے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۴۴۵۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مدینہ منورہ سے کنگھی کر کے، تیل لگا کر، ازار اور چادر پہن کر روانہ ہوئے۔ آپ نے چادر اور ازار پہننے سے منع نہیں فرمایا مگر جو کپڑا اس طرح زعفران سے رنگا ہوا ہو کہ زعفران جسم پر جھڑے۔ صبح کے وقت ذوالحلیفہ میں جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ بیداء کی طرف سیدھی ہو گئی تو آپ نے اور آپ کے اصحاب نے تلبیہ کہا اور اپنے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالا اور یہ اُس وقت کی بات ہے جب ذی قعدہ میں پانچ دن باقی تھے۔ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ مکرمہ میں پہنچے۔ پس بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا تھا اس لیے احرام نہیں کھولا۔ پھر مکہ مکرمہ میں حجون کے پاس اترے اور آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور طواف کے بعد آپ کعبہ کے نزدیک نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے لوٹے اور اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کریں پھر اپنے سر کے بال کٹوا لیں اور احرام کھول دیں۔ یہ اُس کے لیے تھا۔ جس نے قربانی کے جانور کو قلادہ نہیں پہنایا تھا، لہٰذا جس کے ساتھ اُس کی بیوی ہو تو وہ اُس کے لیے حلال ہے نیز خوشبو اور کپڑے بھی۔

جو صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابن المنکدر سے روایت

Marfat.com

ہشام بن یوسف قال اخبرنا ابن جریج قال حدثنی ابن المنکدر عن انس بن مالک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ اربعا وبذی الحلیفۃ رکعتین ثم بات حتی اصبح بذی الحلیفۃ فلما رکب راحلتہ واستوت بہ اھل۔

ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں چار اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ نے ذوالحلیفہ میں رات گزاری اور صبح کے وقت جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ سیدھی ہوگئی تو تلبیہ کہا۔

۱۴۴۷۔ حدثنا قتیبۃ قال حدثنا عبدالوھاب قال حدثنا ایوب عن ابی قلابۃ عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر بالمدینۃ اربعا والعصر بذی الحلیفۃ رکعتین قال واحسبھا بات بھا حتی اصبح۔

ابوقلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ فرمایا کہ آپ نے میرے خیال میں صبح تک وہیں رات گزاری۔

باب ۹۸۵ رفع الصوت بالاھلال

لبیک کہتے وقت آواز اونچی کرنا

۱۴۴۸۔ حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن ابی ایوب عن ابی قلابۃ عن انس بن مالک قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ الظھر اربعا والعصر بذی الحلیفۃ رکعتین وسمعتھم یصرخون بھما جمیعا۔

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے دونوں میں لوگوں کو خوب بلند آواز سے لبیک کہتے ہوئے سنا۔

باب ۹۸۶ التلبیۃ۔

لبیک کہنا

۱۴۴۹۔ حدثنا عبداللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن عبداللہ بن عمر ان تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا: میں تیرے لیے حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے لیے حاضر ہوں، میں تیرے لیے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے لیے حاضر ہوں بے شک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیرے لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

۱۴۵۰۔ حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن عمارۃ عن ابی عطیۃ عن عائشۃ قالت انی لاعلم کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک تابعہ ابومعاویۃ عن الاعمش وقال شعبۃ اخبرنا سلیمان قال سمعت خیثمۃ عن ابی عطیۃ قال سمعت عائشۃ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلبیہ کس طرح کہتے تھے۔ میں تیرے لیے حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے لیے حاضر ہوں، میں تیرے لیے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں تیرے لیے حاضر ہوں۔ بے شک تعریف اور نعمت تیرے لیے ہے۔ متابعت کی اس کی ابومعاویہ نے اعمش سے شعبہ، سلیمان، خیثمہ، ابوعطیہ نے اسے حضرت عائشہ سے سنا۔

باب ۹۸۷ التحمید والتسبیح والتکبیر قبل الاھلال

احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید، تسبیح

Marfat.com

عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتّٰى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ۔

باب ۹۸۸ مَنْ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً۔

باب ۹۸۹ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَ

قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلّٰى بِالْغَدَاةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتّٰى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمْسِكُ حَتّٰى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتّٰى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ تَابَعَهُ إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ فِي الْغُسْلِ۔

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ

اور تکبیر کہنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اور ہم آپ کے ساتھ تھے اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صبح تک وہاں رات گزاری۔ جب سوار ہو گئے اور وہ بیداء پر سیدھی ہو گئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔ کہا۔ پھر حج اور عمرہ کا تلبیہ کہا اور لوگوں نے بھی۔ جب پہنچ گئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے آٹھویں ذوالحجہ کا احرام باندھ لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں سینگوں والے دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ بعض نے اسے ایوب، ایک آدمی نے حضرت انس سے روایت کی ہے۔

جو اُس وقت تلبیہ کہے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے۔

ابو عاصم، جُریج، صالح بن کیسان، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس وقت تلبیہ کہا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی۔

قبلہ رُو ہو کر احرام باندھنا۔ ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب صبح کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھ لیتے تو سواری کا حکم فرماتے۔ سواری تیار کر دی جاتی تو اُس پر سوار ہو جاتے جب سیدھی ہو جاتی تو قبلہ رُو کھڑے ہو کر تلبیہ شروع کر دیتے یہاں تک کہ حرم میں پہنچ جاتے پھر رُک جاتے اور جب ذی طویٰ میں ہوتے تو وہیں رات گزارتے اور صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے۔ اُن کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ متابعت کی اس کی اسماعیل نے ایوب سے غسل کے بارے میں۔

سلیمان بن داؤد ابو الربیع، فلیح، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر

Marfat.com

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ مکرمہ کی طرف نکلنے کا ارادہ کرتے تو تیل لگاتے جس میں مہک دار خوشبو نہ ہوتی، پھر مسجد ذوالحلیفہ میں آتے اور نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے اور جب سواری سیدھی ہو جاتی تو کھڑے ہو کر احرام باندھتے پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب ۹۹ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ الْوَادِيَ۔

وادی میں اُترتے وقت تلبیہ کہنا۔

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ أَمَّا مُوسٰى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي۔

مجاہد سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے نہیں سنا لیکن آپ نے فرمایا، رہے حضرت موسیٰ تو جب وادی میں اترتے ہیں تو گویا میں انھیں تلبیہ کہتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

باب ۹۹ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ إِذَا أَحْرَمَتَا

حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں

أَهَلَّ گفتگو کرنا۔ اِسْتَهْلَلْنَا، أَهْلَلْنَا اور اَلْهِلَالَ سب سے مراد ظاہر ہونا ہے اِسْتَهَلَّ الْمَطَرُ سے مراد ہے بادل سے نکلا اور اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ یہ اِسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ سے ماخوذ ہے

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھے پھر احرام نہ کھولے مگر جب دونوں سے فارغ ہو جائے۔ جب میں مکہ مکرمہ پہنچی تو حیض شروع ہو گیا اور میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو فرمایا، اپنا سر کھول دو اور کنگھی کر لو نیز حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے یہی کیا جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کا مقام ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ انھوں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر احرام کھول دیا اور پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد دوسرا طواف کیا اور جنھوں نے حج و عمرہ دونوں کو

Marfat.com

مِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

جمع کیا تھا اُنھوں نے ایک ہی طواف کیا۔

باب ۹۹۲ مَنْ اَهَلَّ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا۔ اِسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدُوْا وَمَكُثَ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہو۔ اور سراقہ کے قول کا ذکر کیا ——— محمد بن بکر نے ابن جریج سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ اے علی! کس چیز کا احرام باندھا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ فرمایا تو تم قربانی دو اور اسی طرح احرام میں رہو جیسے اب ہو۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْاَصْفَرَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ يَّتَنَبَّغِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ۔

حسن بن علی الخلال الہذلی، عبدالصمد، سلیم بن حیان، مروان الاصفر سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت علی یمن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا، کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا، اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِيْ بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ فَقُلْتُ اَهْلَلْتُ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَاَحْلَلْتُ فَاَتَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ قَوْمِيْ فَمَشَطَتْنِيْ اَوْ غَسَلَتْ رَاْسِيْ تَقَدَّمَ عُمَرُ فَقَالَ اَنْ نَّاْخُذَ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاَنْ نَّاْخُذَ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کے پاس یمن میں بھیجا میں حاضر بارگاہ ہُوا تو آپ بطحاء میں تھے۔ فرمایا، کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں عرض گزار ہُوا کہ جس چیز کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا، کیا تمہارے پاس ہدی ہے؟ عرض گزار ہُوا، نہیں۔ آپ نے مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم فرمایا میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے احرام کھول دیا میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا تو اُس نے کنگھی کردی اور میرا سر دھویا۔ جب حضرت عمر کا دور آیا تو فرمایا، اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتا ہے ارشادِ ربانی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو اور اگر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو ہدی نحر کرنے تک آپ نے احرام نہیں کھولا۔

Marfat.com

باب ۹۹۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحَجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يُّحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْ كِرْمَانَ۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں۔ جو ان میں حج کرے تو حج میں بیہودہ بات، نافرمانی اور جھگڑا نہ کرے۔ تم سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تم فرما دو کہ یہ لوگوں کے وقت معلوم کرنے اور حج کے لیے ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج نہ کرے مگر حج کے مہینوں میں اور حضرت عثمان یہ ناپسند فرماتے کہ کوئی خراسان یا کرمان سے احرام باندھے۔

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا قَالَتْ فَاَخَذَ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ يَا هَنْتَاهُ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضِيْرُكِ اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِيْ حَجَّتِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى فَطَهُرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِّنًى فَاَفَضْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فِي النَّفْرِ الْاٰخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهٗ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اُخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هَاهُنَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِيَانِيْ قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغْتُ وَفَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهٗ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ بِالرَّحِيْلِ فِيْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں اور حج کے دن راتوں میں نکلے ہم سرف کے مقام پر اترے تو آپ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: تم میں سے جس کے پاس ہدی نہیں ہے اور وہ اسے عمرہ بنانا چاہے تو ایسا کرے اور جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ ایسا نہ کرے۔ آپ کے اصحاب میں سے بعض نے کیا اور بعض نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے بعض لوگ طاقت رکھتے تھے اور ان کے پاس قربانی کے جانور تھے لہٰذا وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا، اری بھولی! کیوں روتی ہو؟ عرض گزار ہوئی کہ آپ نے اپنے اصحاب سے جو فرمایا وہ میں نے سنا لیکن میں عمرہ نہیں کر سکتی۔ فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ عرض گزار ہوئی کہ میں نماز نہیں پڑھتی فرمایا کہ تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ تم بھی حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو۔ تمہارے لیے بھی اللہ نے وہی لکھا ہے جو ان کے لیے لکھا، لہٰذا تم حج کرو۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دونوں چیزیں نصیب کر دے۔ ہم اپنے حج کے سلسلے میں منیٰ پہنچے تو میں پاک ہو گئی۔ پھر میں منیٰ سے نکلی تو میں نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر میں آپ کے ساتھ آخری کوچ میں نکلی اور آپ محصب میں ٹھہرے اور آپ کے ساتھ ہم بھی اترے تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بلا کر فرمایا، اپنی بہن کو حرم سے لے جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔ پھر فارغ ہو کر دونوں یہاں آؤ میں تمہارے آنے کا انتظار کروں گا۔ پس ہم نکلے اور جب میں اور وہ طواف سے فارغ ہوئے تو میں صبح کے وقت حاضر بارگاہ ہو گئی۔ فرمایا: کیا تم فارغ ہو گئے؟ عرض گزار ہوئی ہاں۔ آپ نے اپنے اصحاب کو کوچ کا حکم فرمایا۔ پس لوگ مدینہ منورہ کی طرف

Marfat.com

اَصْحَابِهٖ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَسَارَ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ يَضِيْرُ مِنْ ضَارَ يَضِيْرُ ضَيْرًا وَيُقَالُ ضَارَ يَضُوْرُ ضَوْرًا وَضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا۔

متوجہ ہو کر چل پڑے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا یَضِیْرُ یہ ضَارَ یَضِیْرُ ضَیْرًا سے ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ضَارَ یَضُوْرُ ضَوْرًا۔ اور ضَرَّ یَضُرُّ ضَرًّا سے۔

باب ۹۹۴ اَلتَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَالْاِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ.

حج میں تمتع، قران اور افراد اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اُس کا حج فسخ کرنا۔

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ اَنْ يَّحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهٗ لَمْ يَسُقْنَ فَاَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَاَرْجِعُ اَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِيْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا وَقَالَتْ صَفِيَّةُ مَا اَرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ فَقَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا بَاْسَ اِنْفِرِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَّكَّةَ وَاَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِّنْهَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور یہی سمجھتے تھے کہ یہ حج ہے جب ہم پہنچ گئے اور بیت اللہ کا طواف کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے لہٰذا جو قربانی کا جانور نہیں لایا تھا اُس نے احرام کھول دیا اور جن کی عورتیں بھی نہیں لائی تھیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا اور میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب حصبہ کی رات آئی تو میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے۔ فرمایا کہ جس رات مکہ مکرمہ میں آئے تو تم نے طواف کیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا اور پھر فلاں فلاں جگہ۔ حضرت صفیہ نے کہا، میرا یہی خیال تھا کہ میں آپ کو روکوں گی۔ فرمایا کہ بانجھ سر منڈی! کیا قربانی کے روز تم نے طواف نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئی، کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں چل پڑو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے جب کہ آپ مکہ مکرمہ کی چڑھائی چڑھ رہے تھے اور میں اُس پر چڑھنے والی تھی لہٰذا میں چڑھی اور آپ اُترے۔

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا، بعض نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا۔ پس جس نے حج کا احرام باندھا یا حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا تو انھوں نے قربانی کے دن تک احرام نہیں کھولا۔

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، علی بن حسین، مروان بن حکم سے روایت

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ۔

ہے کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی کے دور میں موجود تھا حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے کہ دونوں کو جمع کیا جائے۔ جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو دونوں کا احرام باندھ لیا یعنی عمرہ و حج دونوں کا تلبیہ کہا اور فرمایا: میں کسی ایک کے کہنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْأَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرُ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر ہونے والے بدترین کاموں میں شمار کیا کرتے تھے اور محرم کو صفر بنا لیا کرتے اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم بھر جائے اور داغ مٹ جائے تو صفر کے گزر جانے پر کسی عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا حلال ہو سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھ کر چار ذوالحجہ کو پہنچے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنا لیں۔ یہ لوگوں نے بہت بڑی بات سمجھی اور عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ کیسے حلال؟ فرمایا کہ پوری طرح حلال۔

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِالْحِلِّ۔

محمد بن مثنیٰ، غندر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت حفصہ عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ عمرہ کا احرام کھول دیا حالانکہ آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا میں احرام نہیں کھول سکتا یہاں تک کہ قربانی کر لوں۔

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضَّبَعِيُّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي أَقِمْ عِنْدِي وَأَجْعَلْ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ لِي

ابو حمزہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے کہ میں نے تمتع کا ارادہ کیا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے مجھے حکم دیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی مجھ سے کہہ رہا ہے: حج مبرور اور عمرہ مقبول۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا: یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے پھر مجھ سے فرمایا: میرے پاس ٹھہرو، میں اپنے مال سے تمہارا وظیفہ مقرر کر دوں گا۔ شعبہ نے مجھ سے کہا تو میں نے کہا:

Marfat.com

شُعْبَةُ فَقُلْتُ لَمْ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتَ.

کس لیے! فرمایا وہی خواب جو تم نے دیکھا۔

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ تَصِيرُ الْآنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءٍ أَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أُمِرْتُمْ فَلَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو شِهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ إِلَّا هٰذَا.

ابوشہاب سے روایت ہے کہ میں تمتع کیے ہوئے عمرہ کے ساتھ آٹھویں ذوالحجہ سے تین روز پہلے مکہ مکرمہ میں پہنچ گیا۔ اہلِ مکہ میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اب تمہارا حج مکی ہو جائے گا میں اس کا حکم دریافت کرنے عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا جب کہ آپ کے ساتھ قربانی کے جانور ہانک کر لے گئے تھے اور حجِ مفرد کا احرام باندھا تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دینا۔ بال کٹوا لینا اور حلال ہو جانا۔ یہاں تک کہ جب ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہو تو حج کا احرام باندھ لینا اور جو کچھ تم کر چکے اس کا تمتع کر لو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم تمتع کس طرح کریں جب کہ ہم نے حج کا نام لیا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو خود بھی وہی کرتا جو تمہیں حکم دیا ہے۔ لیکن میرے لیے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی جب تک میں قربانی نہ دے لوں، لہٰذا یہی کرو۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ابنِ شہاب کی اور کوئی مسند نہیں مگر یہی۔

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيدُ إِلَى أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنِي عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا.

قتیبہ بن سعید، حجاج بن محمد الاعور، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت عثمان میں عسفان کے مقام پر تمتع کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ چنانچہ حضرت علی نے کہا کہ آپ ایسے فعل سے روکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا؟ حضرت عثمان نے کہا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجیے۔ جب حضرت علی نے یہ بات دیکھی تو دونوں کا اکٹھا احرام باندھ لیا۔

باب ۹۹۵ مَنْ لَبَّى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ.

جو حج کا نام لے کر تلبیہ کہے

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً.

مسدد، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچے اور ہم حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ہم نے اُسے عمرہ بنا لیا۔

باب ۹۹۶ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں تمتع کرنا۔

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْیِهٖ مَا شَاءَ۔

نے فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمتع کیا اور قرآن نازل ہوا کیونکہ ایک آدمی نے اپنے رائے جو چاہا کہہ دیا تھا۔

باب ۹۷ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَالَ اَبُوْ كَامِلٍ فُضَیْلُ بْنُ حُسَیْنِ الْبَصْرِیُّ۔

ارشادِ خداوندی ہے، یہ اُس کے لیے ہے جس کے والے مسجدِ حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔ اور کہا ابو کامل فضیل بن حسین بصری نے۔

۱۴۷۱ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ غِیَاثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ اَهَلَّ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَاَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَهْلَلْنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا اِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْیَ فَطُفْنَا بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَتَیْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّیَابَ وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ الْهَدْیَ فَاِنَّهٗ لَا یَحِلُّ لَهٗ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ ثُمَّ اَمَرَنَا عَشِیَّةَ التَّرْوِیَةِ اَنْ نُّهِلَّ بِالْحَجِّ فَاِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ تَمَّ وَعَلَیْنَا الْهَدْیُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلٰی اَمْصَارِكُمُ الشَّاةُ تُجْزِئُ فَجَمَعُوْا نُسُكَیْنِ فِیْ عَامٍ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَهٗ فِیْ كِتَابِهٖ وَسُنَّةِ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَاحَهٗ لِلنَّاسِ غَیْرَ اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهٖ شَوَّالٌ وَذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحَجَّةِ فَمَنْ تَمَتَّعَ فِیْ هٰذِهِ الْاَشْهُرِ فَعَلَیْهِ دَمٌ اَوْ صَوْمٌ وَالرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَالْفُسُوْقُ الْمَعَاصِیْ وَالْجِدَالُ الْمِرَاءُ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج تمتع کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا، مہاجرین و انصار اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھا اور ہم نے بھی، جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے احرام کو حج اور عمرہ کا بنا لو مگر جس نے ہدی کو قلادہ پہنایا ہے، ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا اپنی بیویوں کے پاس آئے اور کپڑے پہنے۔ فرمایا کہ جس نے ہدی قلادہ پہنایا ہے وہ اُس وقت تک حلال نہ ہو جب تک قربانی اپنے مقام پر پہنچ نہ جائے۔ پھر آٹھ ذوالحجہ کی شام کو فرمایا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں۔ جب ہم مناسکِ حج سے فارغ ہوئے تو ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ طواف کیا۔ حج مکمل ہو گیا اور ہم پر قربانی تھی جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے، جس کو قربانی میسر آئے۔ جسے میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے دورانِ حج اور سات دنوں کے جب اپنے شہروں کو لوٹ جائیں۔ یہ کفایت کرتی ہے۔ لوگوں نے ایک سال میں حج و عمرہ کی دو عبادتیں اکٹھی کیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا اور اُس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے اور لوگوں کے لیے مباح کیا جو مکہ مکرمہ میں نہ رہتے ہوں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، یہ اُس کے لیے ہے جو مسجد حرام کے نزدیک نہ رہتا ہو اور حج کے مہینے وہی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے یعنی شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔ جو ان مہینوں میں تمتع کرے تو اُس پر قربانی یا روزے ہیں الرفث جماع۔ الفسوق گناہ الجدال جھگڑا۔

باب ۹۸ الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَكَّةَ۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حرم

Marfat.com

اَخْبَرَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا دَخَلَ اَدْنَی الْحَرَمِ اَمْسَکَ عَنِ التَّلْبِیَةِ ثُمَّ یَبِیْتُ بِذِیْ طُوًی ثُمَّ یُصَلِّیْ بِهِ الصُّبْحَ وَیَغْتَسِلُ وَیُحَدِّثُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ۔

کے نزدیک پہنچتے تو تلبیہ کہنا موقوف کر دیتے۔ پھر ذی طویٰ میں رات گزارتے اور وہاں صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے اور بیان فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

باب ۹۹ دُخُوْلِ مَکَّةَ نَهَارًا وَّلَیْلًا۔

مکہ مکرمہ کے اندر دن اور رات میں داخل ہونا

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذِیْ طُوًی حَتّٰی اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَکَّةَ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُهٗ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی طویٰ میں رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

باب ۱۰۰ مِنْ اَیْنَ یَدْخُلُ مَکَّةَ۔

مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہو۔

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِیْ مَعْنٌ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ مَکَّةَ مِنَ الثَّنِیَّةِ الْعُلْیَا وَیَخْرُجُ مِنَ الثَّنِیَّةِ السُّفْلٰی۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ثنیۃ العلیا (اونچی گھاٹی) کی طرف سے داخل ہوتے اور ثنیۃ السفلیٰ کی جانب سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

باب ۱۰۱ مِنْ اَیْنَ یَخْرُجُ مِنْ مَکَّةَ۔

مکہ مکرمہ کی کس طرف سے نکلے

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّةَ مِنْ کَدَاءٍ مِنَ الثَّنِیَّةِ الْعُلْیَا الَّتِیْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِیَّةِ السُّفْلٰی۔

مسدد بن مسرہد بصری، یحییٰ، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کداء کے مقام پر ثنیۃ العلیا سے داخل ہوتے جو بطحاء میں ہے اور ثنیۃ السفلیٰ سے باہر تشریف لایا کرتے تھے۔

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰی مَکَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا۔

حمیدی اور محمد بن مثنیٰ، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بلند حصے کی طرف سے اس میں داخل ہوئے اور نچلے حصے کی جانب سے باہر تشریف لائے۔

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ کَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ کُدًی مِّنْ اَعْلٰی مَکَّةَ۔

محمود، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور کدی سے مکہ مکرمہ کے اوپر والی جانب سے باہر تشریف لائے۔

Marfat.com

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلٰى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدًى وَاَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَتْ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ۔

ہشام بن عُروہ کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی طرف یعنی مکہ مکرمہ کی بالائی طرف سے داخل ہوئے۔ ہشام کا بیان ہے کہ حضرت عُروہ دونوں جانب یعنی کداء اور کُدی سے داخل ہوتے بلکہ زیادہ تر کُدی سے داخل ہوتے کیونکہ دونوں میں سے یہ راستہ اُن کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب ہوتا۔

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، حاتم، ہشام بن عُروہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء سے یعنی مکہ مکرمہ کے بالائی حصّے سے داخل ہوئے اور حضرت عُروہ اکثر کُدی کی جانب سے داخل ہوتے اور دونوں میں سے یہ راستہ اُن کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب ہوتا۔

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلْتَيْهِمَا وَكَانَ اَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَدَاءٌ وَكُدًى مَوْضِعَانِ۔

ہشام کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور حضرت عُروہ ان دونوں جانب سے داخل ہُوا کرتے لیکن اکثر کُدی کی جانب سے کیونکہ دونوں میں سے یہ اُن کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب تھا۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ کداء اور کُدی دو بستیاں ہیں۔

باب ۵۰۔ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ

مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اُس کی تعمیر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے مرجع اور جائے امن بنایا تو مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف، اعتکاف اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب! اس شہر کو امن والا بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو روزی دے پھلوں سے جو ان میں سے اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھیں۔ فرمایا کہ جو کفر کرے گا تو اسے تھوڑا فائدہ دوں گا، پھر اُسے عذابِ جہنم کی طرف مجبور کر دوں گا اور وہ بُرا ٹھکانا ہے اور جب ابراہیم و اسماعیل بیت اللہ کی دیواریں اُٹھا رہے تھے۔ اے رب! اسے ہم سے قبول کر۔ بے شک تو سُننے اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا تابعِ فرمان رکھنا اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ کو اپنا مطیع رکھنا۔ ہمیں عبادت کرنے کے طریقے دکھا اور ہماری طرف رجوع فرما۔ بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے

Marfat.com

الرَّحِيْمُ۔

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اَرِنِیْ اِزَارِیْ فَشَدَّهُ اِلَيْهِ۔

والا مہربان ہے۔

عبداللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جُریج، عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عباس بھی پتھر ڈھونے لگے حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنی ازار گردن پر رکھ لو۔ آپ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں۔ فرمایا کہ میری ازار دو۔ چنانچہ وہ آپ کے جسم سے باندھ دی گئی۔

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ كَانَتْ عَآئِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن ابوبکر، حضرت عبداللہ بن عمر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب کعبہ تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم والی بنیادوں سے کم کر دیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا اسے حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں بنایا جا سکتا؟ فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کو کفر سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ گزرا ہوتا تو میں ایسا کر دیتا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا، جب حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سُنی تو میرے خیال میں اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں رُکنوں کو بوسہ دینا چھوڑ دیا تھا جو حجرِ اسود کے نزدیک ہیں کیونکہ بیت اللہ کو حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں اُٹھایا گیا تھا۔

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ اَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِی الْبَيْتِ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَاْنُ بَابِهٖ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَآءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَآءُوْا وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِی الْبَيْتِ وَاَنْ اُلْصِقَ بَابَهٗ بِالْاَرْضِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیت اللہ کی دیوار کے متعلق پوچھا کہ وہ اُس میں شامل ہے؟ فرمایا، ہاں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ پھر اسے بیت اللہ میں کیوں شامل نہیں کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس پونجی کم تھی۔ میں نے عرض کی کہ دروازے کو کیوں اُونچا کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم نے اس لیے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم کو جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ ہُوا ہوتا، جس کا مجھے ڈر ہے کہ اُن کے دل انکار کریں گے ورنہ دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور دروازے کو زمین سے ملا دیا جاتا۔

Marfat.com

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهٗ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّ قُرَيْشًا اِسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهٗ وَجَعَلْتُ لَهٗ خَلْفًا وَقَالَ اَبُوْمُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِيْ بَابًا۔

ہشام کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر کو تھوڑا ہی عرصہ نہ گزرا ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرا کر حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ قریش نے اس کی بنیادوں کو کم کر دیا ہے اور میں اس کے لیے خلف بناتا۔ ابومعاویہ نے ہشام سے روایت کی کہ خَلْفًا سے مراد دروازہ ہے۔

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَاَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَاَدْخَلْتُ فِيْهِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ وَاَلْزَقْتُهٗ بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهٖ اَسَاسَ اِبْرَاهِيْمَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى هَدْمِهٖ قَالَ يَزِيْدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِيْنَ هَدَمَهٗ وَبَنَاهُ وَاَدْخَلَ فِيْهِ مِنَ الْحَجَرِ وَقَدْ رَاَيْتُ اَسَاسَ اِبْرَاهِيْمَ حِجَارَةً كَاَسْنِمَةِ الْاِبِلِ قَالَ جَرِيْرٌ فَقُلْتُ لَهٗ اَيْنَ مَوْضِعُهٗ قَالَ اُرِيْكَهُ الْاٰنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحَجَرَ فَاَشَارَ اِلٰى مَكَانٍ فَقَالَ هٰهُنَا قَالَ جَرِيْرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحَجَرِ سِتَّةَ اَذْرُعٍ وَنَحْوَهَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کے زمانے کو تھوڑا عرصہ نہ ہوا ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیت اللہ کو گرا کر اس میں وہ حصہ شامل کیا جائے جو اس سے نکال دیا تھا۔ اور اس کی کرسی زمین کے برابر رکھتا اور اس کے دو دروازے رکھتا، ایک مشرقی اور دوسرا مغربی اور حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ یہی چیز تھی جس نے حضرت ابن زبیر کو اسے گرانے پر مجبور کیا۔ یزید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن زبیر کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ وہ گرا کر بنا رہے تھے اور حجر اسود تک کی جگہ شامل کر لی تھی میں نے حضرت ابراہیم کی بنیادوں کے پتھر دیکھے جو اونٹ کے کوہان کی طرح تھے۔ جریر کا بیان ہے کہ میں نے اُن سے کہا: اس کی جگہ کہاں ہے؟ فرمایا کہ میں ابھی دکھاتا ہوں۔ میں اُن کے ساتھ حجر میں داخل ہوا تو انھوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں۔ میں نے حجر سے پیمائش کی تو چھ گز کے قریب تھی۔

باب ۱۰۳۔ فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلِهٖ اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَوْلِهٖ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

حرم کی فضیلت۔ کلام الٰہی میں ہے: "بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرم بنایا اور ہر چیز اُسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اُس کی اطاعت کرنے والوں میں رہوں"۔ نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "کیا ہم نے اُنھیں امن والے حرم میں آباد نہیں کیا جس کی طرف کھانے کے لیے ہر قسم کے پھل کھنچے آتے ہیں، ہمارے پاس سے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۲۸: ۵۷)

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: اس گھر کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز نہ اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔

Marfat.com

صَيْدُهٗ وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا۔

باب ۷۰ تَوْرِيْثِ دُوْرِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَآئِهَا وَاَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَآءٌ خَاصَّةً لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَادِيْ الطَّارِئُ مَعْكُوْفًا مَحْبُوْسًا۔

۱۴۸۷۔ **حَدَّثَنَا** اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيْلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهٗ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانُوْا يَتَاَوَّلُوْنَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ الْاٰيَةَ۔

مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور خرید و فروخت نیز خاص طور پر مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے راستے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے لوگوں کے لیے یکساں کیا ہے کہ وہاں رہیں اور مسافر تو جو اس میں شرارت کے ساتھ ظلم کا ارادہ کرے اسے ہم دردناک عذاب چکھائیں گے۔" امام ابوعبداللہ نے فرمایا، اَلْبَادِیْ سے مراد ہے باہر سے آنے والا مَعْکُوْفًا یعنی محبوس، رکا ہوا۔

عمرو بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ مکہ مکرمہ کے اندر اپنے کاشانۂ اقدس میں کہاں اتریں گے؟ فرمایا، کیا عقیل نے کوئی جائداد یا گھر چھوڑا ہے! ابوطالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے جب کہ حضرت جعفر اور حضرت علی کو کچھ نہیں ملا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے جب کہ عقیل اور طالب کافر تھے۔ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے کہ مومن کافر کی میراث نہیں پاتا۔ ابن شہاب نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں تاویل کرتے ہے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی ان میں سے بعض بعض کے ولی ہیں (۸ : ۸۲)۔

باب ۷۱ نُزُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ۔

۱۴۸۸۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ قُدُوْمَ مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ۔

۱۴۸۹۔ **حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ

تبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں نزولِ اجلال۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ مکہ مکرمہ میں پہنچنے والے تھے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ یوم النحر سے اگلے روز آپ منیٰ میں تھے کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی

Marfat.com

النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ وَيَحْيَى بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَشْبَهُ۔

قسمیں کھائی تھیں، اُسی محصب میں۔ ہُوا یُوں کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب یا بنی مطلب کے خلاف حلف اُٹھایا تھا کہ نہ اُن سے شادی بیاہ کریں اور نہ خرید و فروخت۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن کے سپرد کر دیں ـــــ سلامہ، عقیل اور یحییٰ بن ضحاک، اوزاعی ابنِ شہاب سے روایت ہے کہ بنی ہاشم اور بنی المطلب۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ بنی المطلب زیادہ مناسب ہے۔

باب ۱۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ اَنْ نَعْبُدَ الْاَصْنَامَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ اِلٰى قَوْلِهِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب اِس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو دُور رکھ کہ ہم بُتوں کی عبادت کریں۔ اے رب! اُنھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا... لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ تک (۱۴: ۳۵)

باب ۱۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اِلٰى قَوْلِهِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ اللہ نے کعبہ کو حُرمت والا گھر اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے اور حرمت والا مہینہ... شَيْءٍ عَلِيمٌ تک (۵: ۹۷)

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللّٰهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ اَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ـــــ محمد بن مقاتل، عبداللہ، محمد بن ابو حفصہ، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے اور اُس روز کعبہ کو غلاف پہنایا جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو چاہے اِس کا روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ

احمد بن حفص، اُن کے والدِ ماجد، ابراہیم، حجاج، قتادہ، عبداللہ بن ابو عتبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

Marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَحُجَّنَّ الْبَیْتَ وَلَیَعْتَمِرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ تَابَعَهٗ اَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَایُحَجَّ الْبَیْتُ وَالْاَوَّلُ اَکْثَرُ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَبَاسَعِیْدٍ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیت اللہ کا حج وعمرہ یاجوج وماجوج کے بعد بھی ہوتا رہے گا ـــــ متابعت کی اس کی ابان اور عمران نے قتادہ سے ـــــ عبدالرحمٰن نے شعبہ سے روایت کی کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بیت اللہ کا حج موقوف ہو جائے۔ لیکن پہلی اکثر نے روایت کی ہے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ قتادہ نے عبداللہ سے سُنا اور عبداللہ سعید کے باپ ہیں۔

باب ۱۰۸ کِسْوَةِ الْکَعْبَةِ۔

کعبہ پر غلاف چڑھانا

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ اِلٰی شَیْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَیْبَةَ عَلَی الْکُرْسِیِّ فِی الْکَعْبَةِ فَقَالَ قَدْ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّااَدَعَ فِیْهَا صَفْرَاءَ وَلَابَیْضَاءَ اِلَّا قَسَمْتُهٗ قُلْتُ اِنَّ صَاحِبَیْكَ لَمْ یَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْءَانِ اَقْتَدِیْ بِهِمَا۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، سفیان، واصل احدب ابووائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کی طرف آیا ـــــ قبیصہ، سفیان، واصل، ابووائل سے روایت ہے کہ میں کعبہ میں شیبہ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا۔ فرمایا کہ اس مجلس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو انھوں نے فرمایا، میں کوئی زرد یا سفید (سونا اور چاندی) نہیں چھوڑوں گا مگر اُسے بانٹ دوں گا میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے دونوں پیش رو تو ایسا نہیں کرتے تھے۔ فرمایا کہ میں اُن دونوں ہی کی پیروی کرتا ہوں۔

باب ۱۰۹ هَدْمِ الْکَعْبَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ جَیْشٌ اِلَی الْکَعْبَةِ فَیُخْسَفُ بِهِمْ۔

کعبہ کو گرانا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا تو وہ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔

عمرو بن علی، یحیی بن سعید، عُبید اللہ بن اخنس، ابن ابومُلیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گویا میں اُس کالے آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُوالسُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

یحیی بن بُکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

باب ۱۱۰ مَاذُکِرَ فِی الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ۔

حجرِ اسود کے بارے میں

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عُمَرَ

عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اُسے بوسہ دے کر کہا، میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے

Marfat.com

أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

جو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

بَابُ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ۔

خانۂ کعبہ کو بند کر کے بیت اللہ کی جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت اُسامہ بن زید حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ اُنھوں نے دروازہ بند کر لیا اور جب کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا۔ مجھے حضرت بلال ملے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی؟ کہا: ہاں دونوں یمنی ستونوں کے درمیان پڑھی۔

بَابُ ۱۱۲ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ۔

کعبہ میں نماز پڑھنا

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ الْوَجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ فَيُصَلِّي يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو سامنے کی طرف چلتے چلے جاتے جہاں سے داخل ہوئے تھے اور دروازے کی طرف پیٹھ کر کے چلتے رہتے یہاں تک کہ ان کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان قریباً تین گز کا فاصلہ رہ جاتا کیونکہ اُس جگہ نماز پڑھنے کا قصد کرتے جو اُنھیں حضرت بلال نے بتائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی تھی اور اس میں کسی کے لیے مضائقہ نہیں ہے کہ بیت اللہ میں جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔

ف: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اُس جگہ پر خاص طور پر نماز پڑھنا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہوتی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ صحابۂ کرام کی نظر میں زمین کا وہ حصہ متبرک ہو جاتا تھا جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسمِ اطہر مس ہوا ہوتا۔ اِسی لیے دولتِ عثمانیہ کے راسخ العقیدہ مسلمانوں نے ایسی تمام جگہوں پر یادگاریں تعمیر کر دی تھیں لیکن جب دشمنانِ رسول کا جزیرۂ عرب پر تسلّط ہوا تو انہوں نے محبت و عقیدت کی اُن تمام نشانیوں کو مسمار کر کے اپنے دل کی لگی بجھائی اور سچے مسلمانوں کے قلب و جگر کو چھلنی کر کے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ سارے ہی مسلمان کہلانے والوں کو حُبِّ نبی کی دولت عطا فرمائے، آمین۔

بَابُ ۱۱۳ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَانَ

جو کعبہ میں داخل نہ ہو۔ حضرت ابنِ عمر اکثر حج کرتے اور داخل نہ

Marfat.com

ابْنُ عُمَرَ يَحُجُّ كَثِيرًا وَلَا يَدْخُلُ۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا۔

باب ۱۰۴: مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ۔

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ۔

باب ۱۰۵: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ۔

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔

باب ۱۰۶: اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَرْمُلُ ثَلَاثًا۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ

ہوتے۔

اسماعیل بن ابو خالد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور ایک آپ کے ساتھ تھا جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا۔ اس سے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے؟ کہا، نہیں۔

جو اطراف کعبہ میں تکبیر کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے اندر داخل ہونے سے انکار فرمایا کیونکہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی نکالے گئے جن کے ہاتھوں میں پانسے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ انہیں ہلاک کرے، خدا کی قسم یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان دونوں نے ہرگز پانسے نہیں پھینکے۔ آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تکبیر کہی اور اس میں نماز نہ پڑھی۔

رمل کی ابتدا کیسے ہوئی تھی؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اصحاب بھی تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے پاس وہ لوگ آ رہے ہیں جنہیں یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ تین پھیروں میں دوڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان حسب معمول چلیں اور آپ کو یہ حکم دینے سے کسی نے نہ روکا کہ وہ تمام پھیروں میں دوڑ کر چلیں مگر ان کی سہولت کے خیال نے۔

جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجر اسود کو بوسہ دے اور تین دفعہ رمل کرے۔

سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو پہلا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا اور سات میں سے تین دفعہ

Marfat.com

الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ يَخُبُّ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ۔

کے اندر آپ دوڑے۔

باب ۱۵۳ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

حج اور عمرہ میں رمل کرنا

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَشْوَاطٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین پھیروں میں رمل کیا اور چار میں حسبِ معمول حج اور عمرہ میں ـــــ متابعت کی اس کی لیث نے اور کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے کثیر بن فرقد، حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلرُّكْنِ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ فَمَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ اِنَّمَا كُنَّا رَاَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ اَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ صَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَتْرُكَهُ۔

زید بن اسلم کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجرِ اسود سے کہا، خدا کی قسم، میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے۔ نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ دیتا۔ پھر فرمایا، ہمارا رمل سے کیا واسطہ، ہم نے یہ مشرکوں کو دکھانے کے لیے کی جن کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا۔ پھر فرمایا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا لہٰذا ہم اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِيْ شِدَّةٍ وَلَا رُخَاءٍ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِيْ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ اِنَّمَا كَانَ يَمْشِيْ لِيَكُوْنَ اَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهِ۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے تنگی اور آسانی میں ان دونوں رکنوں کو بوسہ دینا ترک نہیں کیا جب سے میں نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے نافع سے کہا، کیا حضرت ابن عمر دونوں رکنوں کے درمیان حسبِ معمول چلتے؟ فرمایا کہ حسبِ معمول چلتے تاکہ آسانی سے بوسہ دے سکیں۔

باب ۱۵۴ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ۔

لکڑی کے ذریعے حجرِ اسود کو بوسہ دینا

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ تَابَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ۔

احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان، ابنِ وہب، یونس، ابن شہاب عبید اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجرِ اسود کو لکڑی کے ساتھ بوسہ دیا ـــــ متابعت کی اس کی دراوردی نے زہری کے بھائی سے اور انھوں نے اپنے چچا سے۔

باب ۱۵۵ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمْ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ

جو بوسہ نہ دے مگر صرف دونوں یمانی رکنوں کو۔ محمد بن بکر،

Marfat.com

الْيَمَانِيَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ اَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّهُ لَا يَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فَقَالَ لَهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُوْرًا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ۔

ابن جُریج عمرو بن دینار ابو الشعثا نے کہا، کون ہے جو بیت اللہ کی کسی چیز سے پرہیز کرے جب کہ حضرت معاویہ تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عباس نے اُن سے کہا، ہم تو بوسہ نہیں دیتے مگر ان دونوں رکنوں کو۔ اُنھوں نے کہا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز چھوڑنے والی نہیں ہے اور حضرت ابن زبیر بھی تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے کسی رُکن کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دونوں یمانی رُکنوں کو۔

باب ۱۰۳ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ۔

حجر اسود کو بوسہ دینا

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ محترم نے فرمایا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور کہا، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ اَرَاَيْتَ اَنْ زُحِمْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ اَرَاَيْتَ بِالْيَمَنِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوْفِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ بَصْرِيٌّ۔

زُبیر بن عربی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا تو فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چومتے ہوئے دیکھا۔ اُس نے کہا کہ اگر میں بھیڑ میں ہوں، اگر میں مغلوب ہو جاؤں! فرمایا کہ یہ بات یمن میں رہنے دو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چومتے ہوئے دیکھا ـــــ محمد بن یوسف فریری نے ابو جعفر کی کتاب میں پایا کہ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا، زُبیر بن عدی کوفی اور زُبیر بن عربی بصری ہے۔

باب ۱۰۲ مَنْ اَشَارَ اِلَى الرُّكْنِ اِذَا اَتَى عَلَيْهِ۔

جو حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے جب کہ اُس کے پاس آئے

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ۔

محمد بن مثنی، عبد الوہاب، خالد، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُونٹ پر بیت اللہ کا طواف کیا اور جب حجرِ اسود کے پاس آتے تو ایک چیز کے ساتھ اُس کی طرف اشارہ کرتے۔

باب ۱۰۲ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكْنِ۔

حجرِ اسود کے پاس تکبیر کہنا

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

مسدد، خالد بن عبد اللہ، خالد الحذاء، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتَى الرُّكْنَ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ عِنْدَهٗ وَكَبَّرَ تَابَعَهٗ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اُونٹ پر سوار ہو کر کیا۔ جب بھی حجرِ اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کر دیتے جو پاس ہوتی اور تکبیر کہتے۔ متابعت کی اس کی ابراہیم بن طہمان نے خالد الحذاء سے۔

باب ۱۵۲۳ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا۔

جو مکہ مکرمہ آئے تو اپنے گھر جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر صفا کی طرف نکلے۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ مِثْلَهٗ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِي الزُّبَيْرِ فَاَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ ثُمَّ رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَهٗ وَقَدْ اَخْبَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنَّهَا اَهَلَّتْ هِيَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ وَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا۔

عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو پہلے وضو سے ابتدا کی، پھر طواف کیا، پھر عمرہ نہیں کیا۔ پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے اسی طرح حج کیا۔ پھر میں نے ابوالزبیر کے ساتھ حج کیا تو طواف سے ابتدا کی گئی۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ ایسا ہی کرتے ہیں اور مجھے میری والدۂ محترمہ نے بتایا کہ انھوں نے، اُن کی بہن نے، حضرت زبیر نے اور فلاں فلاں نے عمرہ کا احرام باندھا اور جب حجرِ اسود کو بوسہ دے لیا تو احرام کھول دئے۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج اور عمرہ میں طواف کرتے تو پہلے تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں چلتے۔ پھر دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان پھیرے لگاتے (طواف کرتے)

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَيَمْشِيْ اَرْبَعَةً وَاَنَّهٗ كَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلی دفعہ طواف کرتے تو پہلے تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور آپ نالے کے درمیان میں بھی دوڑتے جب کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

باب ۱۵۲۴ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ وَقَالَ

عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا۔ عمرو بن علی، ابوعاصم

Marfat.com

لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذَا مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ قَالَ إِيْ لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطْنَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوفُ حُجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتِ انْطَلِقِي عَنْكِ وَأَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ فَمِنْ حِينَ يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةِ تُرْكِيَّةٍ لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذَلِكَ وَرَأَيْتُ دِرْعًا مُوَرَّدًا۔

ابن جُریج، عطاء سے روایت ہے کہ جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو کہا: آپ انہیں کیسے منع کرتے ہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے مردوں کے ساتھ طواف کیا۔ میں نے کہا کہ پردے کے حکم کے بعد یا پہلے؟ کہا کہ میری عمر کی قسم، میں نے پردے کے حکم کے بعد دیکھا۔ میں نے کہا کہ مرد اُن میں کس طرح مخلوط ہو جاتے تھے؟ اُنھوں نے کہا کہ مرد اُن میں مخلوط نہیں ہوتے تھے، حضرت عائشہ مردوں سے ایک طرف رہ کر طواف کرتیں اور اُن میں مخلوط نہ ہوتیں۔ ایک عورت نے کہا کہ اے اُمّ المؤمنین! چلیے کہ حجرِ اسود کو بوسہ دیں۔ فرمایا کہ تم چلی جاؤ اور خود جانے سے انکار کر دیا۔ وہ رات کو نکلتیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں کہ پہچانی نہ جائیں لیکن خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتیں تو مردوں کے نکل جانے کا انتظار کرتیں۔ میں اور عُبید بن عُمیر حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ وہ جوفِ ثبیر میں مقیم تھیں۔ عرض گزار ہُوا کہ اُن کا پردہ کیا تھا؟ فرمایا کہ وہ ترکی قُبّے میں تھیں، جس پر پردہ تنا ہُوا تھا جب کہ اُن کے اور قُبّے کے درمیان حجاب نہ تھا اور میں نے گلابی کُرتہ دیکھا۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

اسماعیل، امام مالک، محمد بن عبدالرحمن بن نوفل، عُروہ بن زُبیر، زینب بنت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی۔ فرمایا کہ تم مردوں سے پیچھے طواف کر لینا۔ چنانچہ میں نے مردوں سے پیچھے طواف کیا اور اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

باب ۱۰۲۵ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ۔

طواف کے دوران کلام کرنا

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ

طاؤس نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے آدمی کے ساتھ تسمہ، رسی یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ يَسِيرًا أَوْ خَيْطًا أَوْ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ خُذْ بِيَدِكَ۔

نے اُس کو اپنے دستِ مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو۔

باب ۱۰۲۶ إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يَكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ۔

جب دورانِ طواف کوئی تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے اور اُسے کاٹ دے۔

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ۔

ابوعاصم، ابن جُریج، سلیمان احول، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کو ڈوری وغیرہ سے بندھا ہُوا دیکھا تو آپ نے وہ کاٹ دی۔

باب ۱۰۲۷ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ۔

ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، حُمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حجۃ الوداع سے پہلے حج کا امیر بنا کر چند لوگوں کے ساتھ یوم النحر کو یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

باب ۱۰۲۸ إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلَاةُ أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ۔

طواف میں توقف کرنا۔ عطاء نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو طواف کر رہا ہو تو نماز کی اقامت ہو جائے یا اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیرنے پر اُسی جگہ سے طواف شروع کر دے جہاں سے منقطع ہُوا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

باب ۱۰۲۹ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى لِسُبُوعِهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ السُّنَّةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اسماعیل بن اُمیہ کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاء فرماتے ہیں، فرض نماز طواف کی دو رکعتوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔ فرمایا کہ سنت ہی افضل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات طواف نہیں کیے مگر دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

عمرو سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال

Marfat.com

قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيَقْرَنُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتّٰى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

کیا کہ کیا کوئی آدمی عمرہ میں صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ کا طرزِ عمل تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

بَابُ ۱۰۳ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتّٰى يَخْرُجَ إِلٰى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ۔

جو کعبہ کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طوافِ اول کے بعد واپس لوٹے۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ۔

محمد بن ابو بکر، فضیل، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے تو سات طواف کیے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور اس طواف کے بعد کعبہ کے نزدیک نہ گئے یہاں تک کہ عرفات سے واپس لوٹے۔

بَابُ ۱۰۴ مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى عُمَرُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ۔

جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں۔ اور حضرت عمر نے حرم سے باہر پڑھیں۔

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَأَرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتِ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ لِلصُّبْحِ فَطُوفِي عَلٰى بَعِيرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ وَلَمْ تُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَتْ۔

عُروہ نے زینب سے روایت کی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی — عُروہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے اور روانگی کا ارادہ تھا اور حضرت اُمِّ سلمہ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا مگر روانہ ہونا چاہتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا، جب نمازِ فجر کی اقامت کہی جائے تو تم اپنے اُونٹ پر طواف کر لینا اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں گے۔ اُنھوں نے یہی کیا اور نماز نہ پڑھی بلکہ چلی گئیں۔

بَابُ ۱۰۵ مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ۔

جو طواف کی دو رکعتیں مقامِ ابراہیم کے پیچھے پڑھے۔

Marfat.com

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ الْبَيْتَ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عن کو فرماتے ہوئے سُنا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صفا و مروہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ارشادِ ربانی ہے، تمہارے لیے رسول اللہ کے طرزِ عمل میں اچھا نمونہ ہے۔

باب ۱۰۳۳ اَلطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتّٰى صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بِذِيْ طُوًى۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا طواف کی دو رکعتیں سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھتے اور حضرت عمر نمازِ فجر کے بعد طواف کر کے سوار ہوئے اور دو ذی طویٰ میں پڑھیں۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَاسًا طَافُوْا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوْا اِلَى الْمُذَكِّرِ حَتّٰى اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِيْ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بعض لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور پھر ایک واعظ کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ بیٹھے رہے اور جب وہ ساعت آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہوئے سُنا۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوْفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَرَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا اِلَّا صَلّٰى هُمَا۔

عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ نمازِ فجر کے بعد طواف کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے عبدالعزیز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو نمازِ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ بتاتے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی اُن کے حجرے میں داخل ہوتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

باب ۱۰۳۴ اَلْمَرِيْضُ يَطُوْفُ رَاكِبًا۔

مریض سوار ہو کر طواف کرے۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اُونٹ پر سوار ہو کر

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ۔

کیا جب بھی حجرِ اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کر دیتے جو دستِ اقدس میں ہوتی اور تکبیر کہتے۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی بیماری کی شکایت کی تو فرمایا، تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی قرأت فرما رہے تھے (نمازِ فجر پڑھاتے ہوئے۔)

باب ۱۰۳۵ سِقَايَةِ الْحَاجِّ۔

حاجیوں کو پانی پلانا

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَاْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنٰى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ۔

عبداللہ بن محمد بن ابوالاسود، ابوضمرہ، عُبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رہ کر حاجیوں کو پانی پلانے کی اجازت مانگی تو انھیں اجازت دے دی گئی۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ شَاهِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اِذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبیل کے پاس تشریف لائے اور پانی مانگا۔ حضرت عباس نے فرمایا، اے فضل! اپنی والدہ ماجدہ کے پاس جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اُن کے پاس سے پانی لاؤ۔ فرمایا کہ مجھے پلاؤ۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ فرمایا، مجھے پلاؤ۔ پس اُس میں سے پیا۔ پھر زمزم کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں لوگ پی اور پلا رہے تھے فرمایا کہ کرتے رہو کیونکہ تم نیک کام کر رہے ہو اگر تمہارے غالب آنے کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی اُترتا اور اس پر رسی ڈالتا اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔

باب ۱۰۳۶ مَا جَآءَ فِيْ زَمْزَمَ وَقَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ

زمزم کا بیان

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، حضرت انس بن مالک نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے چھت کھولی گئی

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَفُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ۔

پس جبرئیل نازل ہوئے اور میرا سینہ کھولا۔ پھر اُسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا گیا۔ پھر وہ سی دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان دنیا کی طرف لے گئے۔ پس جبرئیل نے آسمانِ دنیا کے خازن سے کہا، کھولیے۔ کہا، کون ہے؟ کہا جبرئیل۔

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ۔

محمد بن سلام، فزاری، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آب زمزم پلایا اور آپ کھڑے تھے۔ عاصم کا بیان ہے کہ عکرمہ نے قسم کھا کر کہا کہ اس روز نہیں تھے آپ مگر اُونٹ پر۔

باب ۱۰۳۔ طَوَافِ الْقَارِنِ۔

قرآن کرنے والے کا طواف

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطُفْ وَلَمْ أَسْعَ فَقُلْتُ أَرْسِلْنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھ لے اور احرام نہ کھولے مگر دونوں کا۔ میں مکہ مکرمہ پہنچی تو مجھے حیض آگیا۔ جب ہم اپنے حج سے فارغ ہوئے تو مجھے حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔ پس جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اُنھوں نے طواف کیا۔ پھر احرام کھول دیا اور منیٰ سے لوٹنے پر دوسری دفعہ طواف کیا اور جنھوں نے حج وعمرہ کو جمع کیا اُنھوں نے صرف ایک مرتبہ طواف کیا۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَظَهْرُهُ فِي الدَّارِ فَقَالَ إِنِّي لَآمَنُ أَنْ يَكُونَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَلَوْ أَقَمْتَ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے صاحبزادے عبداللہ کے پاس تشریف لے گئے اور اُن کی سواری گھر پر تھی۔ کہا کہ مجھے اس سال لوگوں میں لڑائی ہونے کا خدشہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روکیں گے، لہٰذا آپ ٹھہرے رہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے اگر وہ میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوں گے تو میں وہی کروں گا

Marfat.com

فَإِنْ يُحَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا۔

جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیونکہ تمہارے لیے رسول اللہ کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ مکہ مکرمہ پہنچے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذَنْ أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا جس سال کہ حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج اترا ہوا تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا ہمیں ڈر ہے آپ روکے جائیں گے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ یہ ہوا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر جب نکلے اور بیداء کے نزدیک پہنچے تو فرمایا: حج اور عمرہ کی ایک ہی بات ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ اور اور قدید سے قربانی کا جانور بھی خرید لیا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کیا۔ نہ قربانی کی اور نہ ایسی کوئی چیز حلال کی جو احرام میں حرام ہوتی ہے یعنی نہ سر منڈایا نہ بال کٹوائے، یہاں تک کہ یوم النحر آگیا تو قربانی کی اور سر منڈایا اور دیکھا کہ حج اور عمرہ کے لیے پہلا طواف ہی کافی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

باب ۱۰۳۸ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ۔

باوضو طواف کرنا

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ تَحَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ

محمد بن عبدالرحمن بن نوفل قرشی نے عروہ بن زبیر سے پوچھا تو فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کیا تو مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ پہلی چیز جس سے آپ نے ابتدا فرمائی، یہ ہے کہ وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر نے حج کیا تو پہلی چیز جس سے ابتدا کی وہ طواف بیت اللہ تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا پھر حضرت عمر نے اسی طرح کیا۔ پھر حضرت عثمان نے حج کیا تو میں نے دیکھا کہ پہلی چیز جس سے انھوں نے ابتدا کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن عمر۔ پھر میں نے اپنے والد ماجد حضرت زبیر بن العوام

Marfat.com

ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَأَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ إِنَّهُمَا لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا۔

کے ساتھ حج کیا تو پہلی چیز جس سے انھوں نے ابتدا کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہُوا۔ پھر میں نے مہاجرین وانصار کو یہی کرتے دیکھا اور عمرہ نہ ہُوا۔ پھر آخر میں جن کو میں نے دیکھا وہ حضرت ابن عمر ہیں جنھوں نے اُسے توڑ کر عمرہ نہیں بنایا۔ یہ حضرت ابن عمر ہیں، وہ اِن سے بھی نہیں پوچھتے اور نہ کسی پچھلے بزرگ کو دیکھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے ابتدا کرتے تھے۔ یعنی طوافِ بیت اللہ کے لیے ہی قدم بڑھاتے اور پھر بھی احرام نہ کھولتے۔ میں نے اپنی والدۂ ماجدہ اور خالہ جان کو دیکھا کہ وہ طوافِ بیت اللہ کے سوا اور کسی چیز سے ابتدا نہ کریں اور پھر بھی احرام نہ کھولتیں۔ مجھے میری والدۂ محترمہ نے بتایا کہ اُنھوں نے اور اُن کی بہن نے اور حضرت زُبیر نے اور فلاں فلاں نے اُس وقت احرام کھولا جب حجرِ اسود کو بوسہ دے لیا۔

بَابُ ۱۰۳۹ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجَعَلَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

صفا ومروہ کی سعی کا وجوب اور یہ شعائر اللہ ہیں۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ

عُرْوَہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہُوا کہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ اِن دونوں کا طواف کرے (۲: ۱۵۸) تو خدا کی قسم کسی پر گناہ نہیں کہ وہ صفا ومروہ کا طواف نہ کرے۔ فرمایا کہ اے بھانجے! تم نے غلط بات کہی ہے اگر یہی بات ہوتی جو تم نے تاویل کی تو یُوں حکم ہوتا "اُس پر کوئی گناہ نہیں جو اِن دونوں کا طواف نہ کرے" بلکہ یہ حکم انصار کے بارے میں نازل ہُوا جو اسلام لانے سے پہلے منات نامی بُت کے پاس احرام باندھتے جس کی وہ پوجا کیا کرتے تھے۔ جو مشلّل کے پاس تھا۔ پس جو احرام باندھ لیتا وہ صفا ومروہ کا طواف بُرا سمجھتا جب وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اِس بارے میں پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئے "یا رسول اللہ! ہم صفا ومروہ کا طواف کرنے کو بُرا سمجھتے ہیں! پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: "بے شک صفا ومروہ

Marfat.com

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُوْنَ اَنَّ النَّاسَ اِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَآئِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نَطُوْفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ اَنْ نَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَسْمَعُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِيْنَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِيْنَ يَطُوْفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّطُوْفُوْا بِهِمَا فِي الْاِسْلَامِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتّٰى ذَكَّرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِن دونوں کے درمیان طواف کو سنت قرار دیا ہے۔ پس کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ اِن دونوں کے درمیان طواف کرنے کو ترک کرے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو بتایا تو اُنھوں نے فرمایا، یہ علمی بات ہے جو میں نے نہیں سُنی۔ میں نے متعدد اہل علم حضرات سے سُنا کہ وہ حضرت عائشہ کے برعکس بیان کرتے کہ جو منات کے پاس احرام باندھتے وہ سارے صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا و مروہ کا نہ کیا تو لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم نازل فرمایا اور صفا کا ذکر نہیں کیا تو کیا صفا و مروہ کا طواف کرنے میں ہم پر کوئی گناہ ہے! پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی، "بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"۔ ابوبکر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت اُن دونوں جماعتوں کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک وہ جو دورِ جاہلیت میں صفا و مروہ کے طواف کو بُرا سمجھتے۔ پھر دوسرے وہ جو اسلام میں اِن کے طواف کو اِس لیے بُرا سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم فرمایا ہے اور صفا کا ذکر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ طوافِ بیت اللہ کے بعد اس کا ذکر بھی کر دیا گیا۔

باب ۱۷۰ مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِيْ عَبَّادٍ اِلٰى زُقَاقِ بَنِيْ اَبِيْ حُسَيْنٍ۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ سعی دارِ بنی عباد سے بنی ابوحسین کے کوچے تک ہے۔

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا وَّكَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ اَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَمْشِيْ اِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ يُّزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَاِنَّهُ

محمد بن عُبید، عیسیٰ بن یونس، عُبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے تو میل کے درمیان میں دوڑتے۔ میں (عُبید اللہ) نے نافع سے کہا کہ حضرت عبداللہ جب رکنِ یمانی کے پاس پہنچتے تو چلتے تھے؟ فرمایا، نہیں مگر جب رکنِ یمانی کے پاس بھیڑ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جاتی تو اُسے نہ چھوڑتے جب تک بوسہ نہ دے

Marfat.com

كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتّٰى يَسْتَلِمَهُ۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِيْ عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

یلتے۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا و مروہ کے درمیان نہ کرے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے! فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات طواف کیے اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ ہے، ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو فرمایا، اُس کے نزدیک نہ جائے یہاں تک کہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرلے۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طرزِ عمل میں بہترین نمونۂ زندگی ہے۔

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی، کیا آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو ناپسند کرتے تھے! فرمایا ہاں کیونکہ یہ بات جاہلیت کے شعائر میں سے تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا، بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں کہ اِن دونوں کا طواف کرے۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے ہوئے اس لیے دوڑے کہ مشرکوں کو اپنی قوت دکھائیں ـــــ حُمیدی نے کچھ اضافہ کیا ہے اور سفیان، عمرو، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُسی کے مطابق روایت کی ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ غیر مسلموں کو اپنی طاقت و قوت دکھانا اسلام کے تقاضوں سے ہے۔ اس میں مسلمانوں کی عزت ہے کہ کافروں پر اُن کی دھاک بیٹھی رہے گی اور ایسا کرنے سے مسلمانوں کی دھاک بندھی رہتی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

باب ۱۰۴ تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا

حائضہ سارے مناسک پورے کرے سوائے طوافِ

Marfat.com

إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

بیت اللہ کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ شَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِيْ كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ۔

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں مکہ مکرمہ پہنچی تو میں حائضہ تھی تو بیت اللہ کا طواف نہ کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا، اسی طرح کرو جیسے دوسرے حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرو یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ إِلٰى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ وَحَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجٍّ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ح خلیفہ، عبدالوہاب، حبیب معلم، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوطلحہ کے، حضرت علی یمن سے آئے اور ان کے پاس قربانی کا جانور تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسی کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں اور طواف کر کے بال کٹوالیں اور احرام کھول دیں سوائے اس کے جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے بعض کی منی ٹپک رہی ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو فرمایا، اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آگیا تو انھوں نے طوافِ بیت اللہ کے سوا سارے مناسک ادا کیے۔ جب پاک ہوئیں تو بیت اللہ کا طواف کیا، عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ حضرات حج اور عمرہ کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جاؤ۔ پس میں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا

Marfat.com

إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى فَسَأَلَتْ أُخْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلٰى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا أَوْ قَالَتْ سَأَلْنَاهَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي فَقُلْتُ أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِأَبِي فَقَالَتْ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ أَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى فَقُلْتُ الْحَائِضُ فَقَالَتْ أَوَ لَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا۔

لڑکیوں کو باہر نکلنے سے روکا کرتے۔ ایک عورت آئی جو قصر بنی خلف میں ٹھہری تو اُس نے بتایا کہ اُس کی بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک کے نکاح میں تھی جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی تھی اور اس کی بہن نے سات غزوات میں۔ اُس نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کا علاج کرتی تھیں۔ میری بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئی کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو کیا کوئی مضائقہ ہے کہ وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ ساتھ والی اُسے اپنی چادر کا ایک پلو اڑھائے رکھے تاکہ وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ جب حضرت اُم عطیہ آئیں تو میں نے اُن سے پوچھا یا پوچھنے کے لیے کہا اور وہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو ــــ "میرا باپ قربان" میں نے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا اور ایسا فرماتے ہوئے سُنا ہے! کہا ہاں میرا باپ قربان۔ فرمایا کہ کنواریاں اور پردے والیاں نکلیں یا پردے والیاں اور کنواریاں نکلیں اور حیض والی بھی بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں جب کہ حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں میں نے کہا۔ حائضہ! کہا کہ کیا وہ عرفات اور فلاں فلاں مقامات پر حاضر نہیں ہوتیں؟

بَابُ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَاجِّ إِذَا خَرَجَ إِلٰى مِنًى وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ أَيُلَبِّي الْحَجَّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُلَبِّي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَلْنَا حَتّٰى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ حَتّٰى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

باب ۱۰۷۲: مکہ مکرمہ والے کا بطحاء وغیرہ سے احرام باندھنا اور حاجی کے لیے جب وہ منیٰ کی طرف نکلے

عطاء سے پوچھا گیا کہ کیا مجاور حج کا تلبیہ کہے فرمایا کہ حضرت ابن عمر آٹھویں ذوالحجہ سے تلبیہ کہتے جب کہ ظہر کی نماز پڑھ لیتے اور اپنی سواری پر جم جاتے۔ عبدالملک عطاء، حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچے تو ہم نے آٹھویں ذوالحجہ تک احرام باندھے رکھا اور ہم نے مکہ مکرمہ کو اپنے پیچھے کیا تو حج کا تلبیہ کہا ابوالزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی کہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا عبید بن جریج نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں جب کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوتا ہوں کہ لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ آٹھویں ذوالحجہ تک احرام نہیں باندھتے! فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس وقت تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک

Marfat.com

فَقَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

آپ اپنی سواری پر اچھی طرح سوار نہ ہو جاتے۔

باب ۱۰۷۳ أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ فِي يَوْمِ التَّرْوِيَةِ۔

آٹھویں ذوالحجہ کو نمازِ ظہر کہاں پڑھے؟

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْأَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں پوچھتے ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے وہ چیز بتائیے جو آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد ہو کہ آٹھویں ذوالحجہ کو آدمی ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھے؟ فرمایا کہ منیٰ میں۔ عرض کی کہ تیرھویں ذوالحجہ کو نمازِ عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح کرو جیسے تمہارے حج کے امیر کرتے ہیں۔

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ أَنَسًا وَحَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا ذَاهِبًا إِلَى حِمَارٍ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ قَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ۔

علی، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز سے روایت ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔ ــــ اسماعیل بن ابان، ابوبکر، عبدالعزیز سے روایت ہے کہ میں آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف نکلا تو مجھے گدھے پر سوار ہو کر جاتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آج کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ دیکھتے رہنا، جہاں تمہارے حج کے امیر پڑھیں تم بھی وہیں پڑھنا۔

Marfat.com

پارہ ——— ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱۰۷۴ الصَّلٰوةِ بِمِنًى۔

منیٰ میں نماز پڑھنا

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ۔

ابراہیم بن منذر، ابنِ وہب، یونس، ابن شہاب، عُبَید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان نے اپنے عہد کی ابتدا میں۔

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنَهٗ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ۔

ابو اسحاق ہمدانی سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہمیں دو رکعتیں پڑھ اور ہم پہلے سے تعداد میں زیادہ اور امن میں تھے۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَيَا لَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ۔

عبد الرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عمر کے ساتھ دو رکعتیں پھر تمہارے راستے بکھر گئے۔ کاش! میرے حصے میں چار میں سے دو مقبول رکعتیں آئیں۔

باب ۱۰۷۵ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ۔

یوم عرفہ کا روزہ

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى اُمِّ الْفَضْلِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ۔

عُمیر مولیٰ اُمّ الفضل نے حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزہ میں شک کیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشروب بھیجا۔ آپ نے وہ نوش فرمالیا۔

باب ۱۰۷۶ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ اِذَا غَدَا مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ۔

منیٰ سے عرفات کو لوٹے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُّخْتَارٍ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُمَا غَادِيَانِ

محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جب کہ دونوں منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے

Marfat.com

مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكِرُ
عَلَيْهِ وَلَا يُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ۔

کہ آج کے روز آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ تلبیہ کہنے والا اگر کوئی تلبیہ کہتا تو کوئی انکار نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو کوئی اعتراض نہ کرتا۔

باب ۱۰۴۷ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ۔

عرفہ کے روز دوپہر کو روانہ ہونا

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ
ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ
الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ
فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ
قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْظِرْنِي حَتّٰى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي
ثُمَّ أَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقَالَ
إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ
يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ۔

عبدالملک نے حجاج کے لیے لکھا کہ حج کے متعلق حضرت ابن عمر کی مخالفت نہ کرے اور یوم عرفہ کو میں (سالم) اُن کے ساتھ تھا جب کہ سورج ڈھل گیا۔ خیمے کے پاس سے حجاج چلایا، باہر نکلا تو اُس کے اُوپر کسم سے رنگی ہوئی چادر تھی۔ کہا اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کو کیا ہوگیا؟ فرمایا کہ اگر سنت پر عمل کرنا ہے تو روانہ ہو جاؤ۔ کہا۔ اسی وقت؟ فرمایا۔ ہاں۔ کہا۔ مہلت دیجیے کہ میں سر پر پانی بہا لوں، پھر چلوں گا۔ یہ اُتر آئے۔ حجاج نکلا تو میرے اور ابا جان کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ وہ حضرت عبداللہ کی طرف دیکھنے لگا۔ جب حضرت عبداللہ نے یہ دیکھا تو فرمایا، سچ کہا ہے۔

باب ۱۰۴۸ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ۔

عرفات میں سواری پر وقوف کرنا۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي
النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ
بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى
بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ۔

عُمیر مولی عبداللہ بن عباس نے حضرت اُمّ الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اُن پاس بعض لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ وہ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا روزے سے نہیں ہیں۔ میں نے حضور کے لیے دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ اپنے اُونٹ پر کھڑے تھے تو نوش فرمالیا۔

باب ۱۰۴۹ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَكَانَ
ابْنُ عُمَرَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ
الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ
يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ
فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ
إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ
لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا۔ اور حضرت ابن عمر کی جب امام کے ساتھ پڑھنے سے نماز فوت ہو جاتی تو دونوں کو جمع کر لیتے۔ لیث عُقیل، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ جس سال حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج بن یوسف اُترا ہُوا تھا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ آپ عرفہ کے روز موقف میں کیا کرتے ہیں؟ سالم نے کہا کہ اگر سنت چاہتے ہیں تو عرفہ کے روز دن ڈھلتے ہی نماز پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا، سچ کہا ہے۔ بے شک وہ ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے جو سنت ہے۔ میں نے سالم سے کہا کہ کیا ایسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا؟ سالم نے کہا، ہاں تم ان کی سنت کی پیروی ہی تو کرتے ہو۔

Marfat.com

فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ تَتَّبِعُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ۔

باب ۱۰۵ قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ اَنْ يَّاْتَمَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَآءَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ اَوْ زَالَتْ فَصَاحَ عِنْدَ سُطَاطِهٖ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الرَّوَاحَ فَقَالَ الْاٰنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَنْظِرْنِيْ اُفِيْضُ عَلَيَّ مَآءً فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَبِيْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ۔

باب ۱۰۵۱ التَّعْجِيْلِ اِلَى الْمَوْقِفِ۔

باب ۱۰۵۲ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَطْلُبُ بَعِيْرًا لِيْ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِيْ فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهٗ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَاْنُهٗ هٰهُنَا۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَآءِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً اِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوْفُ فِيْهَا وَتُعْطِي الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ الثِّيَابَ تَطُوْفُ فِيْهَا فَمَنْ لَّمْ يُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَكَانَ يُفِيْضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ وَيُفِيْضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ هٰذِهٖ

عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حجا
یہ لکھا کہ حج میں حضرت عبداللہ بن عمر کی پیروی کرنا۔ جب عرفہ کا روز آیا
ابن عمر آئے اور میں اُن کے ساتھ تھا جب کہ سورج ڈھلنے والا تھا یا ڈھل چکا تھ
اُس کے خیمے کے پاس چلائے، وہ کہاں ہے! وہ ان کی طرف نکلا تو حضرت
نے فرمایا، روانہ ہو جاؤ۔ کہا، ابھی سے! فرمایا، ہاں کہا کہ مجھے مہلت
کہ اپنے اُوپر پانی بہالوں حضرت ابن عمر اُتر آئے، یہاں تک کہ وہ نکلا اور
اور والدِ محترم کے درمیان چلنے لگا میں نے کہا کہ اگر آپ سنت حاصل کر
چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ حضرت ابن عمر
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سچ کہا ہے۔

وقوف میں جلدی کرنا۔

عرفات میں قیام کرنا۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، محمد بن جُبیر بن مُطعم سے روایت ہے کہ اُن
والدِ ماجد نے فرمایا، میں اپنا اُونٹ تلاش کر رہا تھا ـــــ مسدد، سفیان، عمر
محمد بن جُبیر سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ محترم حضرت جُبیر بن مُطعم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرا اُونٹ گُم ہو گیا تھا تو میں اُسے تلاش کرنے یوم عرفہ کو گیا
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں کھڑے دیکھا، میں نے کہا کہ
یہ تو خدا کی قسم، قریش سے ہیں، ان کا یہاں کیا کام؟

ہشام بن عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت عُروہ نے فرمایا، لوگ دورِ
جاہلیت میں ننگے طواف کرتے سوائے حُمس کے اور حُمس قریش اور اُن کی اولاد
ہے۔ حُمس لوگوں پر احسان کرتے کہ مرد کسی مرد کو کپڑے دیتا اور وہ اُن میں طواف
کرتا اور عورت کسی عورت کو کپڑے دیتی اور وہ اُن میں طواف کرتی اور جس کو حُمس
نہ دیتے وہ ننگا ہی بیت اللہ کا طواف کرتا اور دوسرے لوگ عرفات سے واپس
لوٹتے لیکن حُمس مزدلفہ سے۔ میرے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حُمس کے بارے میں نازل ہوئی ہے
پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں۔ چونکہ وہ مزدلفہ سے لوٹتے

Marfat.com

الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ قَالَ كَانُوْا يُفِيْضُوْنَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوْا اِلٰى عَرَفَاتٍ۔

باب ۱۰۵۳ السَّيْرِ اِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ۔

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ وَاَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ وَكَذٰلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ مَنَاصٌ لَيْسَ حِيْنَ فِرَارٍ۔

باب ۱۰۵۴ النُّزُوْلِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ اِلَى الشِّعْبِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّيْ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ اَنَّهٗ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِيْ اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فَيَنْقَضِيْ وَيَتَوَضَّاُ وَلَا يُصَلِّيْ حَتّٰى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْاَيْسَرَ الَّذِيْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءَ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ

تھے لہٰذا انھیں عرفات کی طرف بھیجا گیا۔

عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے؟

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا، حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح لوٹے تھے؟ فرمایا کہ تیز رفتار سے اور جب کھلا راستہ دیکھتے تو اور بھی تیز، ہشام نے کہا کہ اَلنَّصُّ یہ اَلْعَنَقُ سے تیز ہے۔ فَجْوَۃٌ کشادہ جگہ۔ اس کی جمع فَجَوَاتٌ اور فِجَاءٌ ہے جیسے رَکْوَۃٌ اور رِکَاءٌ۔ مَنَاصٌ کا مطلب یہاں فرار ہونا نہیں ہے۔

عرفات اور مزدلفہ میں اُترے۔

کُرَیب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عرفات سے واپس لوٹے تو گھاٹی کی طرف مائل ہوئے اور حاجت رفع کر کے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز پڑھنی ہے؟ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کیا کرتے ماسوائے اس کے کہ اُس گھاٹی کی طرف بھی جاتے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گئے تھے، اُس میں جا کر حاجت رفع کرتے اور وضو کر کے نماز مزدلفہ میں ہی پڑھا کرتے۔

کُرَیب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بائیں گھاٹی کے پاس پہنچے جو مزدلفہ کے نچلی جانب ہے، تو سواری بٹھائی، پیشاب کیا۔ پھر آئے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ نماز۔ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ آئے اور نماز پڑھی، پھر مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے فضل بیٹھے۔ کُرَیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس

Marfat.com

فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے بتایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلبیہ نہیں کہا یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ پہنچ گئے۔

باب ۱۵۵ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِيْنَةِ عِنْدَ الْاِفَاضَةِ وَاِشَارَتِهٖ اِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹتے وقت سکون کا حکم اور آپ کا لوگوں کی طرف کوڑے سے اشارہ کرنا۔

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلٰى وَالِبَةَ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهٗ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ اَوْضَعُوْا اَسْرَعُوْا خِلَالَكُمْ مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَفَجَرْنَا خِلٰلَهُمَا بَيْنَهُمَا۔

سعید بن جبیر مولیٰ والبہ کوفی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی ہے کہ وہ عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لو تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سخت شور وغل، مارنا اور اُو کی آواز سُنی تو اپنے کوڑے سے اُن کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ اے لو تمہارے لیے سکون ضروری ہے کیونکہ دوڑنے میں بھلائی نہیں ہے۔ اَوْضَعُوْا تیز دوڑنا خِلَالَكُمْ یہ التَّخَلُّلُ سے ہے یعنی تمہارے درمی فَجَرْنَا خِلٰلَهَا بَيْنَهُمَا یعنی ہم نے اُن دونوں کے درمی جاری کیا۔

باب ۱۵۶ اَلْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنا

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا۔

کُرَیب نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو گھاٹی کی طرف اُترے پیشاب کیا۔ پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں عرض گزار ہُوا۔ نماز۔ فرما کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس مزدلفہ آئے تو اچھی طرح وضو کیا۔ پھر اقامت ہوئی اور نمازِ مغرب پڑھی۔ پھر ہر آدمی نے اپنے اُونٹ کو اپنی رہائش گاہ بٹھایا۔ پھر اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

باب ۱۵۷ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ۔

جو دونوں نمازوں کو ملائے اور نوافل نہ پڑھے۔

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔ اُن میں سے ہر ایک اقامت کے ساتھ تھی اور دونوں کے درمیان یا دونوں کے بعد اور کوئی نماز نہیں پڑھی۔

Marfat.com

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن ابو سعید، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید خطمی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔

باب ۱۰۵۸ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

جو ان میں سے ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہے۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ حَجَّ عَبْدُ اللهِ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَمَرَ أُرَى فَأَذَّنَ وَأَقَامَ قَالَ عَمْرٌو لَا أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةَ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِنْ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللهِ هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَمَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرَ حِينَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا۔ ہم عشاء کی اذان یا اس کے قریب مزدلفہ پہنچے۔ انھوں نے ایک آدمی کو اذان و اقامت کہنے کا حکم دیا۔ پھر نماز مغرب پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر رات کا کھانا منگا کر کھایا۔ پھر میرے خیال میں آپ نے اذان و اقامت کا حکم دیا۔ عمرو نے کہا کہ میرے خیال میں یہ زہیر کا شک ہے۔ پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔ جب فجر طلوع ہوئی تو فرمایا، بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر اس نماز کو، اس جگہ میں اور اس روز۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں، مغرب کی نماز جب کہ لوگ مزدلفہ میں آئیں اور نماز فجر طلوع ہو جائے۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایسا ہی کیا کرتے۔

باب ۱۰۵۹ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ۔

جو اپنے کمزور اہل خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی بھیجے۔

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے کمزور اہل خانہ کو رات کے وقت مزدلفہ بھیج دیتے تو وہ مشعر حرام کے پاس ٹھہرتے اور حسب منشا ذکر الٰہی کرتے۔ پھر وہ لوٹتے اس سے پہلے کہ امام وقوف کرے اور وہ لوٹے جس کو ان میں سے نماز فجر کے لیے منیٰ جانا ہو اور ان میں سے بعض وہ جو اس کے بعد جائیں۔ جب وہ پہنچتے تو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے اور حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی

Marfat.com

ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اَرْخَصَ فِيْ اُولٰئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے روانہ کیا۔

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ۔

علی، سفیان، عبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان میں تھا جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہل خانہ میں سے مزدلفہ کی رات روانہ کیا تھا

عبد اللہ مولیٰ اسماء نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ مزدلفہ کی رات وہ مزدلفہ میں ہی رہیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں۔ ایک ساعت کے بعد فرمایا کہ اے بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا، نہیں پس ایک ساعت نماز پڑھی۔ پھر فرمایا، کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ کوچ کرو۔ ہم نے کوچ کیا اور چلتے رہے اور ہم پہنچے تو انھوں نے جمرہ پر کنکریاں ماریں۔ پھر واپس لوٹیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی میں نے ان سے کہا، اماں جی! میرے خیال میں ہم نے اندھیرے میں پڑھی۔ فرمایا، بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّيْ فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهْ مَا اُرَانَا اِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ۔

محمد بن کثیر، سفیان، عبد الرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، حضرت سودہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور وہ بھاری بھرکم تھیں تو انھیں اجازت مرحمت فرما دی گئی۔

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيْلَةً ثَبِطَةً فَاَذِنَ لَهَا۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہم مزدلفہ میں اترے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ نے لوگوں کے روانہ ہونے سے پہلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ وہ سست رفتار عورت تھیں تو انھیں اجازت مل گئی۔ وہ لوگوں کی روانگی سے پہلے چل دیں اور ہم ٹھہرے رہے اور صبح ہوئی تو ہم بھی چل دئے، اگر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ کی طرح اجازت مانگ لیتی تو ٹھہرنے کی نسبت مجھے یہ زیادہ پسند ہوتا۔

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَاْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ اَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَاَةً بَطِيْئَةً فَاَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَاَقَمْنَا حَتّٰى اَصْبَحْنَا نَحْنُ نَدْفَعُ بِدَفْعِهٖ فَلَاَنْ اَكُوْنَ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مَفْرُوْحٍ بِهٖ۔

Marfat.com

باب ۱۰۶ مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ۔

جو نمازِ فجر مزدلفہ میں پڑھے

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلٰوتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔

عمرو بن حفص بن غیاث، ان کے والدِ ماجد، اعمش، عمارہ، عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی نماز اُس کے وقت کے بغیر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا اور فجر کو اُس کے وقت سے پہلے پڑھا۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلٰوتَيْنِ كُلَّ صَلٰوةٍ وَحْدَهَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَالْعِشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَلَا يَقْدُمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا أَدْرِي أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

عبداللہ بن رجاء اسرائیل، ابواسحاق عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف نکلے پھر ہم مزدلفہ پہنچے تو دو نمازیں پڑھیں اور ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہی اور اُن دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا۔ پھر فجر طلوع ہونے پر نمازِ فجر پڑھی۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں نمازیں یعنی مغرب اور عشاء کی اس جگہ میں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں لہٰذا لوگ اندھیرا ہونے تک مزدلفہ نہ آئیں اور نمازِ فجر اس وقت ہے۔ پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ اُجالا ہو گیا۔ پھر فرمایا، اگر امیر المؤمنین اس وقت چل دیں تو سنت کو پالیں گے۔ یہ مجھے معلوم نہیں کہ اُنھوں نے یہ پہلے فرمایا یا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے روانہ ہو گئے تھے۔ وہ برابر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ یوم النحر (قربانی کے روز) کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

باب ۱۰۷ مَتٰى يَدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ۔

مزدلفہ سے کب واپس لوٹے۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حجاج بن منہال، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں موجود تھا کہ حضرت عمر نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی۔ پھر ٹھہرے رہے اور فرمایا، مشرکین اُس وقت تک نہ لوٹتے جب تک سورج طلوع نہ ہو جاتا اور کہتے، اے ثبیر! چمک۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی مخالفت کی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے لوٹے۔

باب ۱۰۸ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حِينَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَالِارْتِدَافِ فِي السَّيْرِ۔

یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

Marfat.com

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ فَاَخْبَرَ الْفَضْلُ اَنَّهٗ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آپ برابر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ پر کنکریاں مار لیں۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ لَا يُلِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

زُہیر بن حرب، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس ایلی، زُہری، عُبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت اُسامہ بن زید بیٹھے اور مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل۔ دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متواتر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مار لیں۔

باب ۱۰۶۳ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے۔ پس میسر آئے تو قربانی دے اور جس کو میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے دورانِ حج اور سات لوٹنے پر۔ یہ پورے دس ہوئے۔ یہ اُس کے لیے ہے جو مسجدِ حرام کے قریب نہ رہتا ہو۔

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمُتْعَةِ فَاَمَرَنِيْ بِهَا وَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ فِيْهَا جَزُوْرٌ اَوْ بَقَرَةٌ اَوْ شَاةٌ اَوْ شِرْكٌ فِيْ دَمٍ قَالَ وَكَاَنَّ نَاسًا كَرِهُوْهَا فَنِمْتُ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ اِنْسَانًا يُنَادِيْ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ وَّمُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ اٰدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَّحَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

ابو جمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تمتع کے متعلق پوچھا تو انھوں نے مجھے اس کا حکم دیا۔ میں نے قربانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا، اس میں اُونٹ یا گائے یا بکری ہے، یا قربانی کے جانور میں شرکت۔ بعض لوگ اسے ناپسند کرتے تھے تو میں سو گیا اور میں نے خواب میں ایک آدمی کو یہ آواز دیتے ہوئے سُنا، حج مبرور ہے اور تمتع مقبول ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں بتایا تو کہا، اللہ اکبر یہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آدم وہب بن جریر اور غُندر نے شعبہ سے روایت کی کہ عمرہ مقبول اور حج مبرور ہے۔

باب ۱۰۶۴ رُكُوْبِ الْبُدْنِ لِقَوْلِهٖ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا

قربانی کے جانور پر سوار ہونا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، قربانی کے جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے شعائر اللہ بنایا ہے تو ان پر اللہ کا نام لو صف بستہ ہو کر اور جب وہ پہلو کے بل گر جائیں تو ان میں سے

Marfat.com

مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ وَكَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنُ لِبُدْنِهَا وَالْقَانِعُ السَّآئِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِيْ يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ اَوْ فَقِيْرٍ وَشَعَآئِرُ اللّٰهِ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيْقُ عِتْقُهٗ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ اِلَى الْاَرْضِ وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ۔

کھاؤ نیز سائلوں اور مسکینوں کو کھلاؤ اور اسی طرح ہم نے انھیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ اللہ تک اُن کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ اُس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ اسی طرح انھیں تمہارے تابع کیا تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو، اس پر کہ تمہیں ہدایت دی اور نیکی کرنے والوں کو بشارت ہے۔ مجاہد نے کہا کہ بُدن نام دینا جسامت کی وجہ سے ہے۔ اَلْقَانِعُ سائل اَلْمُعْتَرُّ وہ ہے جو غنی یا فقیر قربانی کے گرد پھرے شَعَآئِرُ اللّٰهِ انھیں موٹا رکھنے اور اُن کے ساتھ نیکی کرنے کی وجہ سے اَلْعَتِیْقُ جابر حکمرانوں سے آزاد ہونے کے باعث۔ وَجَبَتْ سے مراد ہے زمین کی طرف گرنا اور وَجَبَتِ الشَّمْسُ اسی سے ہے۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا، تمہاری خرابی ہو، اس پر سوار ہو جاؤ۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلَاثًا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا، قربانی کا ہے۔ فرمایا، اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا، قربانی کا ہے۔ تیسری مرتبہ بھی فرمایا، اس پر سوار ہو جاؤ۔

باب ۱۰۶۵۔ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهٗ۔

جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور لے کر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا احرام باندھا۔ لوگوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا۔ لوگوں میں سے بعض وہ تھے جو قربانی کا جانور لے گئے تھے اور وہ بھی تھے جو نہیں لے گئے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے

Marfat.com

إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو لوگوں سے فرمایا: جو تم میں سے قربانی کا جانور لایا ہے اُس کے لیے کوئی چیز حلال نہیں ہوتی جو اس سے حرام ہیں، یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے اور جو تم میں سے قربانی کا جانور نہیں لایا وہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کٹوا لے اور احرام کھول دے۔ پھر حج کا احرام باندھ لے اور جس کو قربانی میسر نہیں تو دوران حج تین دن روزے رکھے اور سات دن کے جب اپنے گھر والوں میں لوٹے۔ پس جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف کیا اور حجر اسود کو سب سے پہلے بوسہ دیا۔ پھر تین پھیروں میں دوڑے اور چار میں چلے۔ طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر دیا۔ فارغ ہو کر صفا کی طرف آئے اور صفا و مروہ کے سات طواف کیے پھر کوئی چیز حلال نہ ٹھہرائی جو اس میں حرام ہوتی ہے یہاں تک کہ اپنا حج پورا کر لیا اور یوم النحر کو قربانی ذبح کر لی اور واپس لوٹے تو بیت اللہ کا طواف کیا پھر ہر چیز کو حلال کر لیا جو اس میں حرام ہوتی ہیں۔ لوگوں میں سے جو بھی قربانی لایا تھا اُس نے بھی اُسی طرح کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ عُروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرح تمتع کیا جیسے مجھے سالم نے حضرت ابن عمر کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے خبر دی۔

۱۰۶۶ بَابُ مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ۔

جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے۔

۱۵۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ لِأَبِيهِ أَقِمْ فَإِنِّي لَا آمَنُهَا أَنْ تُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذًا أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَأَمَّا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ ثُمَّ اشْتَرَى

عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوئے، آپ ٹھہرے رہیں کیونکہ امن نہ ہونے کے باعث آپ کو بیت اللہ سے روک نہ دیا جائے۔ فرمایا کہ اگر ایسا کیا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور تمہارے لیے رسول اللہ کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ ہے اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ پھر نکلے یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر تھے تو حج اور عمرہ کا احرام باندھا لبیا اور فرمایا کہ حج و عمرہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ پھر قُدید سے قربانی کا جانور خریدا جب پہنچ گئے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور حلال

Marfat.com

الْهَدْیَ مِنْ قُدَیْدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا فَلَمْ یَحِلَّ حَتّٰی حَلَّ مِنْهُمَا جَمِیْعًا۔

نہ ہوئے جب تک کہ دونوں سے حلال نہیں ہو گئے۔

باب ۱۰۶۷ مَنْ اَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ ثُمَّ اَحْرَمَ وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَهْدٰی مِنَ الْمَدِیْنَةِ قَلَّدَهٗ وَاَشْعَرَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ یَطْعَنُ فِیْ شِقِّ سَنَامِهِ الْاَیْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجَّهَهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِکَةً۔

جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلادہ ڈالا پھر احرام باندھا۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور لے جاتے تو ذوالحلیفہ میں تقلید اور اشعار کرتے۔ جانور کو قبلہ رو لٹا کر اس کے کوہان کے دائیں جانب چھری مارتے۔

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ فِیْ بِضْعِ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِذِی الْحُلَیْفَةِ قَلَّدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْیَ وَاَشْعَرَهٗ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

احمد بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک ہزار سے زیادہ اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے۔ یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَاَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَیْهِ شَیْءٌ کَانَ اُحِلَّ لَهٗ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے لیے قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹا۔ پھر اُسے قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور اُسے روانہ کر دیا۔ آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی۔

باب ۱۰۶۸ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ۔

اُونٹ اور گائے کے لیے قلادہ بٹنا

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہوا کہ احرام کھول دیئے جب کہ آپ نے نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے اور ہدی کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا حلال نہیں ہو سکتا جب تک حج سے حلال نہ ہو جاؤں۔

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُهْدِیْ مِنَ الْمَدِیْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْیِهٖ ثُمَّ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِّمَّا یَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عروہ، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھیجتے اور آپ کی قربانی کے لیے قلادہ میں بٹتی۔ پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے کہ ایک احرام باندھنے والا پرہیز کیا کرتا ہے۔

Marfat.com

باب ۱۰۶۹ اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَهٗ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

قربانی کے جانور کا اشعار کرنا۔ عُروہ نے حضرت مسور سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اِشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

۱۵۸۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَآئِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا اَوْ قَلَّدَتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهٗ حِلٌّ۔

عبداللہ بن مسلمہ، افلح بن حُمید، قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادہ میں نے بٹا۔ پھر اُس کا اِشعار کیا اور قلادہ پہنایا یا میں نے اُسے قلادہ پہنایا۔ پھر اُسے بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور آپ مدینہ منورہ میں رہے۔ آپ پر کوئی بھی چیز حرام نہیں ہوئی جو آپ کے لیے حلال تھی۔

جو قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹے۔

باب ۱۰۷۰ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَآئِدَ بِيَدِهٖ۔

۱۵۸۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ زِيَادَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهٗ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَلَآئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر بن عمرو بن حزم، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جو قربانی بھیج دے تو اُس پر وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہیں، یہاں تک کہ اپنی قربانی ذبح کرلے۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات یوں نہیں جو حضرت ابن عباس نے کہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادہ میں نے اپنے ہاتھ سے بٹا، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اپنے دستِ مبارک سے قلادہ پہنایا۔ پھر میرے والدِ محترم کے ساتھ اُسے بھیجا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے، یہاں تک کہ قربانی کا جانور ذبح کیا۔

بکریوں کو قلادے پہنانا

باب ۱۰۷۱ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ۔

۱۵۸۵ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا۔

ابونعیم، اعمش، ابراہیم، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (بیت اللہ کی طرف) بکریاں بھیجیں۔

۱۵۸۶ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ الْقَلَآئِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيْمُ فِيْ اَهْلِهٖ حَلَالًا۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے لیے قلادے بٹے۔ پس بکریوں کو قلادے پہنائے اور آپ اپنے اہل خانہ میں احرام باندھے بغیر رہے۔

Marfat.com

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا۔

ابو النعمان، حماد، منصور بن معتمر ــــ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابراہیم اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بکریوں کے لیے قلادے بٹا کرتی۔ آپ انھیں بھیجتے اور حلال ہونے کی حالت میں ٹھہرے رہتے۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَائِدَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ۔

ابو نعیم، زکریا، عامر، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے جانور کے لیے قلادے بٹے، آپ کے احرام باندھنے سے پہلے۔

باب ۱۰۷۲ اَلْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ۔

روئی کے قلادے بنانا

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ۔

عمرو بن علی، معاذ بن معاذ، ابن عون، قاسم سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے اُن کے قلادے روئی سے بٹے جو میرے پاس تھی۔

باب ۱۰۷۳ تَقْلِيْدِ النَّعْلِ۔

جوتے کا ہار بنانا

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِيْ عُنُقِهَا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ۔

محمد، عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ، معمر، یحییٰ بن ابو کثیر، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے جانور کو ہانک رہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ یہ قربانی کا ہے۔ فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُسے سوار ہوئے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے ساتھ چل رہے تھے اور اُس کے گلے میں جوتا تھا۔ محمد بن بشار نے اِس کی متابعت کی ہے۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

باب ۱۰۷۴ اَلْجِلَالِ لِلْبُدْنِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ اِلَّا مَوْضِعَ السِّنَامِ وَاِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ اَنْ يُّفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا۔

قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا۔ اور حضرت ابن عمر جھول کو نہ پھاڑا کرتے مگر کوہان کی جگہ سے اور جب اُسے نحر کر لیتے تو جھول کو بھی دیتے، اس خوف سے کہ خون میں خراب ہو جائے گی اور پھر اُسے خیرات کر دیتے۔

Marfat.com

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا۔

قبیصہ، سفیان، ابن ابو نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے جس جانور کو نحر کروں اُس کی جھُول اور کھال بھی خیرات کر دوں۔

باب ۱۰۵ مَنِ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنَ الطَّرِيقِ وَقَلَّدَهَا۔

جس نے قربانی کا جانور راستے میں خریدا اور اُسے ہار پہنایا۔

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُورِيَّةِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذَا صُنِعَ كَمَا صَنَعَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً حَتّٰى كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ وَأَهْدَى هَدْيًا مُقَلَّدًا إِشْتَرَاهُ حَتّٰى قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَوْمَ النَّحْرِ فَحَلَقَ وَنَحَرَ وَرَأٰى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا حضرت ابن زبیر کے عہدِ خلافت میں جس سال کہ خوارج نے حج کیا تھا۔ اُن سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا آپ کو روکے جانے کا خطرہ ہے فرمایا کہ تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ میں وہی کروں گا جو حضور نے کیا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کر لیا، یہاں تک کہ جب بیداء کے میدان میں تھے تو فرمایا، حج اور عمرہ تو ایک ہی بات ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرہ کے ساتھ جمع کر لیا ہے اور قلادہ پہنایا ہُوا قربانی کا جانور بھی خرید لیا۔ یہاں تک کہ جب پہنچ گئے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور اس پر کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا اور کسی چیز کو اپنے لیے حلال نہیں کیا جو اس میں حرام ہوتی ہیں، یہاں تک کہ یوم النحر کو سر منڈایا اور نحر کیا اور یہی شمار کیا کہ حج و عمرہ کے لیے جو پہلا طواف کیا تھا وہی کافی ہے پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا۔

باب ۱۰۶ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ۔

آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے اُن کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرٰى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہنے پر حج کے ارادے سے نکلے۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ جب طواف کر لے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو احرام کھول دے۔ یوم النحر کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے کہا، یہ کیا ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے یہ قاسم سے بیان کی تو

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَزْوَاجِہٖ قَالَ یَحْیٰی فَذَکَرْتُہٗ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ اَنْتَ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی وَجْہِہٖ۔

فرمایا: انھوں نے حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

باب ۱۰۶ النَّحْرِ فِیْ مَنْحَرِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِنًی۔

منیٰ میں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کی وہاں قربانی کرنا۔

۱۵۹۵ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ کَانَ یَنْحَرُ فِی الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ مَنْحَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اسحاق بن ابراہیم، خالد بن حارث، عبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کی جگہ پر قربانی کیا کرتے۔ عبید اللہ نے فرمایا کہ جس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

۱۵۹۶ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَبْعَثُ بِھَدْیِہٖ مِنْ جَمْعٍ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ حَتّٰی یُنْحَرَ بِہٖ مَنْحَرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ حُجَّاجٍ فِیْھِمُ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوْکُ۔

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنا قربانی کا جانور مزدلفہ سے رات کے آخری حصے میں بھیجتے یہاں تک کہ آزاد اور غلام حاجیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منحر میں پہنچ جاتا۔

باب ۱۰۷ مَنْ نَحَرَ بِیَدِہٖ۔

جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے

۱۵۹۷ حَدَّثَنَا سَھْلُ بْنُ بَکَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ سَبْعَ بُدُنٍ قِیَامًا وَضَحّٰی بِالْمَدِیْنَۃِ کَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ مُخْتَصَرًا۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات کھڑے ہوئے اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے اور مدینہ منورہ میں چھوٹے سینگوں والے دو ابلق مینڈھے ذبح کیے۔

باب ۱۰۸ نَحْرِ الْاِبِلِ مُقَیَّدَۃً۔

اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا۔

۱۵۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنْ زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ اَتٰی عَلٰی رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَہٗ یَنْحَرُھَا قَالَ ابْعَثْھَا قِیَامًا مُقَیَّدَۃً سُنَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَۃُ عَنْ یُوْنُسَ اَخْبَرَنِیْ زِیَادٌ۔

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک آدمی کے پاس تشریف لائے جس نے نحر کرنے کے لیے اپنے اونٹ کو بٹھا رکھا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کھڑا کر کے باندھ دو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ شعبہ، یونس نے اسے زیاد سے روایت کیا ہے۔

باب ۱۰۹ نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَۃً وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سُنَّۃُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَوَافَّ قِیَامًا۔

اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صوافّ سے کھڑے ہو کر مراد ہے۔

۱۵۹۹ حَدَّثَنَا سَھْلُ بْنُ بَکَّارٍ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ فَبَاتَ بِھَا فَلَمَّا اَصْبَحَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وہاں رات گزاری۔ صبح ہوئی تو اپنی سواری پر سوار ہوئے تو تہلیل و تسبیح کی جب بیداء کی بلندی پر چڑھے تو دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہا

Marfat.com

تَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَجَعَلَ يُهِلُّ وَيُسَبِّحُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ لَبَّى بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يُحِلُّوا وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ۔

جب کہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو لوگوں کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر فرمائے اور مدینہ منورہ میں دو اعلیٰ مینڈھے سینگوں والے ذبح کیے۔

۱۶۰۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى أَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ ایوب، ایک آدمی نے حضرت انس سے روایت کی، پھر صبح تک رات گزاری اور صبح کی نماز پڑھ کر اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا۔

باب ۱۰۸۱ لَا يُعْطِي الْجَزَّارَ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا۔

قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمْتُ عَلَى الْبُدْنِ فَأَمَرَنِي فَقَسَمْتُ لُحُومَهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُودَهَا قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جَزَارَتِهَا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اُونٹ کے پاس کھڑا ہونے کے لیے بھیجا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے اُس کا گوشت تقسیم کیا پھر حکم فرمایا تو میں نے اُس کی جھول اور کھال تقسیم کر دی ــــ سفیان، عبدالکریم، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اُونٹ کے پاس کھڑا رہوں اور قصاب کو اُس کی مزدوری میں اس میں سے کچھ نہ دوں۔

ف: قربانی کے جانور کا گوشت، کھال یا جھول وغیرہ کوئی بھی چیز قصاب کو اُس کی اُجرت میں دینا جائز نہیں ہے۔ اُسے مزدوری علیحدہ دی جائے۔ گوشت جو غریبوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے اگر قصاب اُس زمرے میں آئے تو قربانی کے گوشت میں سے یوں اُسے بھی دیا جا سکتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

باب ۱۰۸۲ يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ۔

قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَ

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، حسن بن مسلم اور عبدالکریم جزری، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حکم فرمایا کہ قربانی کے جانور کے پاس کھڑے رہیں اور جانور کا سارا گوشت تقسیم کر دیں بلکہ اُس کی کھال اور جھول بھی اور اُس میں سے مزدوری میں کچھ نہ دیا جائے۔

Marfat.com

جُلُودَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا۔

باب ۱۰۸۳ يُتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُدُنِ۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَأَمَرَنِي بِلُحُومِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِجِلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بِجُلُودِهَا فَقَسَمْتُهَا۔

قربانی کے جانوروں کی جھولیں صدقہ کی جائیں۔

ابونعیم، سیف بن ابوسلیمان، مجاہد، ابن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سَو اُونٹوں کی قربانی دی۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے اُن کا گوشت تقسیم کر دیا۔ پھر حکم فرمایا تو اُن کی جھولیں تقسیم کر دیں اور پھر حکم فرمایا تو اُن کی کھالیں تقسیم کر دیں۔

باب ۱۰۸۴ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ۔

ارشاد باری تعالیٰ:۔ اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر صاف ستھرا رکھ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدے کرنے والوں کے لیے اور لوگوں میں حج کی عام منادی کر دے۔ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دُبلی اُونٹنی پر کہ ہر دُور کی راہ سے آتی ہیں تاکہ وہ اپنے فائدے پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے پہچانے ہوئے دنوں میں، اس پر کہ انھیں روزی دی بے زبان چوپائے۔ تو اُن میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔ پھر اپنا میل کچیل اُتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔ بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کریں تو وہ اس کے لیے اُس کے رب کے پاس بھلا ہے (۲۲: ۲۶ تا ۳۰)

باب ۱۰۸۵ مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدُنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ

قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے!

وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ وَيُؤْكَلُ سِوَىٰ ذٰلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ۔

عُبَیداللہ نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا، شکار کی مزدوری اور نذر کی چیز نہ کھائی جائے اور ان کے سوا کھالی جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ تمتع کی قربانی سے خود کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ بِمِنًى فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّىٰ جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لَا۔

عطاء نے سُنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ ہم اپنی منیٰ والی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھایا کرتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا، کھاؤ اور زادِ راہ بناؤ۔ پس ہم کھاتے اور زادِ راہ بناتے۔ میں نے عطاء سے کہا، کیا یہ فرمایا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچے! فرمایا، نہیں۔

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيْلَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَتْكَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ۔

باب ۱۵۶ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ۔

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوِهِ فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ۔

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَفَّانُ أُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى

کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم ذی قعدہ کے پانچ روز باقی رہنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی نیت سے نکلے۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف کر کے احرام کھول دے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یوم النحر کو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا، یہ کیا ہے؟ کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ نے یہ حدیث حضرت قاسم سے بیان کی تو فرمایا اُنھوں نے حدیث درست بیان کی ہے۔

سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

محمد بن عبداللہ بن حوشب، ہُشیم، منصور، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے متعلق پوچھا گیا جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، کوئی مضائقہ نہیں۔

احمد بن یونس، ابوبکر، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہُوا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے زیارت کر لی! فرمایا کہ کوئی ڈر نہیں۔ عرض کی کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر مُنڈا لیا! فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں ـــــ عبدالرحیم رازی، ابن خثیم، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ـــــ قاسم بن یحییٰ، ابن خُثیم، عطاء حضرت ابن عباس نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ـــــ عفان، وُہیب، ابن خثیم، سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ـــــ حماد، قیس بن سعد اور عباد بن منصور، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا

Marfat.com

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَمَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض کی میں نے شام ہونے کے بعد رمی جمار کی! فرمایا: کوئی ڈر نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا! فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى خِلَافَةِ عُمَرَ فَذَكَرْتُهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ بطحاء میں تھے، فرمایا: کیا تم نے حج کر لیا! عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ فرمایا: تم نے کس چیز کا احرام باندھا! عرض کی کہ تلبیہ میں کہا کہ اسی چیز کا احرام جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ جاؤ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو۔ پھر میں بنی قیس کی ایک عورت کے پاس گیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ پس میں حضرت عمر کے دورِ خلافت تک لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا۔ میں نے اُن (حضرت عمر) سے کہا تو فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو آپ احرام نہ کھولتے جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جاتی۔

باب ۱۰۸۷ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَحَلَقَ۔

جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جمائے اور سر منڈانا۔

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انھوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا ہے۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور اپنی قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا قربانی کرنے تک احرام نہیں کھول سکتا۔

باب ۱۰۸۸ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ۔

احرام کھولتے وقت سر منڈانا اور بال ترشوانا۔

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ حَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ

ابوالیمان، شعیب بن ابوحمزہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر مبارک کے بال اُتروائے۔

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور بال ترشوانے والوں پر۔ کہا، اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور سر منڈانے والوں پر کہا۔ اور سر منڈانے والوں پر بھی۔ لیث نے نافع سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک یا دو مرتبہ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ کہا عُبَید اللہ نے نافع سے روایت کی کہ آپ نے چوتھی مرتبہ وَالْمُقَصِّرِيْنَ کہا۔

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ اور بال ترشوانے والوں کی۔ کہا۔ اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ اور بال ترشوانے والوں کی۔ یہ تین مرتبہ کہا اور پھر کہا۔ اور بال ترشوانے والوں کی بھی۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ حَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔

عبداللہ بن محمد بن اسماء جویریہ بن اسماء نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور آپ کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے بھی جب کہ بعض نے ترشوائے۔

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔

ابوعاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے قینچی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک کترے۔

باب ۱۰۸۹ تَقْصِيْرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ۔

عمرہ کا تمتع کرنے والوں کا بال ترشوانا۔

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَيُحْلِقُوْا اَوْ يُقَصِّرُوْا۔

محمد بن ابوبکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دیں، سر منڈائیں یا بال ترشوائیں۔

باب ۱۰۹۰ اَلزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ اَخَّرَ النَّبِيُّ

قربانی کے روز زیارت کرنا۔ ابوالزبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ الْبَيْتَ أَيَّامَ مِنًى وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيلُ ثُمَّ يَأْتِي مِنًى يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ۔

زیارت کو رات تک مؤخر رکھا۔ ابو حسان نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام منیٰ میں بیت اللہ کی زیارت کیا کرتے ـــــ ابو نعیم سفیان، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی کہ انھوں نے ایک ہی طواف کیا پھر لیٹ گئے۔ پھر یوم النحر کو منیٰ میں آئے ـــــ اسے عبد الرزاق نے عبید اللہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوا وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو طواف زیارت یوم النحر کو کیا۔ حضرت صفیہ کو حیض آگیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ارادہ کیا تھا جو آدمی اپنی بیوی کے متعلق کرتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! انھیں تو حیض آگیا۔ فرمایا کہ اس نے تو ہمیں روک دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ یوم النحر کو طواف زیارت کر چکی تھیں۔ فرمایا تو نکل چلو ـــــ قاسم، عروہ، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ یوم النحر کو طواف زیارت کر چکی تھیں۔

بَابُ إِذَا رَمَى بَعْدَ مَا أَمْسَى أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا۔

باب: جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، بھول کر یا بے خبری میں۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ابن طاؤس، ان کے والد ماجد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قربانی کرنے، سر منڈانے اور رمی کرنے کی تقدیم و تاخیر کے متعلق عرض کی گئی تو فرمایا، کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ میں سوال کیے گئے تو فرماتے رہے۔ کوئی ڈر نہیں۔ ایک آدمی سوال کرتے ہوئے عرض گزار ہوا، میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا، فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں اور عرض

Marfat.com

حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔

کی، میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی؟ فرمایا: کوئی ڈر نہیں۔

باب ۱۰۹۲ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

جمرہ کے نزدیک سواری پر مسائل بتانا۔

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْئَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں ٹھہرے تو لوگ آپ سے سوال کرنے لگے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا آکر عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی! فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کوئی ڈر نہیں۔ اُس روز جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ وَاَشْبَاهَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ موجود تھے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر کو خطبہ دے رہے تھے۔ ایک آدمی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے فلاں کام سے پہلے فلاں کام کر لیا ہے؛ پھر دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے فلاں کام فلاں کام سے پہلے کر لیا یعنی قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا یا رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی یا اسی طرح کے سوالات۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سب کے متعلق فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ اُس روز آپ سے جس بات کے متعلق بھی پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی ڈر کی بات نہیں ہے۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عُبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اُونٹنی پر کھڑے ہوئے اور پھر باقی حدیث بیان کی ——— متابعت کی اس کی معمر نے زہری سے۔

باب ۱۰۹۳ الْخُطْبَةِ اَيَّامَ مِنًى۔

ایامِ منیٰ میں خطبہ دینا۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یوم النحر

Marfat.com

بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوْا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوْا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فَاَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَوَصِيَّتُهٗ اِلٰى اُمَّتِهٖ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، لوگو! یہ کونسا دن ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ حرمت والا دن۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ حرمت والا شہر۔ فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ حرمت والا مہینہ۔ فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارے اس دن کی اس شہر میں، اس مہینے کی حرمت ہے۔ یہ بات بار بار دہرائی۔ پھر سر مبارک اٹھا کر کہا، اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آپ نے اپنی امت کو وصیت فرمائی کہ حاضر اسے غائب تک پہنچا دے اور میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَقَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ تَابَعَهٗ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو۔

حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا یعنی مذکورہ حدیث سنی ـــــ متابعت کی اس کی ابن عیینہ نے عمرو سے۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَرَجُلٌ اَفْضَلُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ خاموش رہے اور ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے فرمایا، کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں، فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول، آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے، ضرور، فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانے اور اس کا رسول، آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ ضرور ہے۔ فرمایا تو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے

Marfat.com

اَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

اِس مہینے میں اور تمہارے اِس شہر میں ہے۔ جب تک کہ تم اپنے رب سے ملو گے۔ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ کہا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ حاضر ہے غائب تک پہنچا دے۔ بعض وہ جس تک بات پہنچائی گئی سننے والے سے زیادہ یاد رکھتا ہے میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ فَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ اَفَتَدْرُوْنَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ اَفَتَدْرُوْنَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ حَجَّ بِهٰذَا وَقَالَ هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ حَجَّةُ الْوَدَاعِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ یہ دن کونسا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ فرمایا کہ یہ حرمت والا دن ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ حرمت والا شہر۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانے اور اس کا رسول۔ فرمایا کہ حرمت والا مہینہ۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزتیں اسی طرح حرام کی ہیں جیسے اِس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اِس شہر کے اندر ـــــ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر کو جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے، جس سال کہ آپ نے حج کیا اور فرمایا تھا کہ یہ حج اکبر کا دن ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں کہنے لگے، اے اللہ! گواہ رہنا اور لوگوں کو وداع کیا تو انھوں نے کہا کہ یہ حجۃ الوداع ہے۔

باب ۹۴ هَلْ يَبِيْتُ اَصْحَابُ السِّقَايَةِ اَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى۔

کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزاریں؟

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا

محمد بن عُبید بن میمون، عیسیٰ بن یونس، عُبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی ـــــ یحییٰ بن موسیٰ، محمد بن بکر، ابن جُریج، عبید اللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی ـــــ محمد بن عبد اللہ بن نُمیر، ان کے والد ماجد، عُبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی پلانے کی غرض سے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ

Marfat.com

عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ الْعَبَّاسَ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنْيٰ مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ تَابَعَهٗ اَبُوْ اُسَامَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَّاَبُوْ ضَمْرَةَ۔

کے اندر رہنے کی اجازت طلب کی تو انھیں اجازت مرحمت فرما دی گئی ــــ اس کی ابو اُسامہ اور عُتبہ بن خالد اور ابو ضمرہ نے متابعت کی ہے۔

باب ۹۵ رَمْيِ الْجِمَارِ وَقَالَ جَابِرٌ رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَّرَمٰى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ۔

کنکریاں مارنا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کو چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور اس کے بعد زوال کے بعد بھی۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَّبْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتٰى اَرْمِي الْجَمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِهٖ فَاَعَدْتُّ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔

وبرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ فرمایا کہ جب تمہارا امیر رمی کرے تو تم بھی رمی کرو میں نے دوبارہ یہی پوچھا تو فرمایا ہم انتظار کرتے اور سورج ڈھل جاتا تو رمی کرتے۔

باب ۹۶ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ۔

وادی کے نشیب سے کنکریاں مارنا۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا۔

عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وادی کے نشیب سے رمی کی تو میں عرض گزار ہوا۔ اے ابو عبدالرحمٰن! لوگ اُوپر والے حصے سے رمی کرتے ہیں۔ فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ وہ مقام ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی ــــ عبداللہ بن ولید سفیان نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے۔

باب ۹۷ رَمْيِ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جمرہ پر سات کنکریاں مارنا۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَنْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعٍ وَّقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمرۂ کبریٰ تک پہنچے تو بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھا اور سات کنکریاں ماریں۔ فرمایا کہ اسی طرح اُس ہستی نے کنکریاں ماری تھیں جس پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی تھی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

Marfat.com

باب ۱۰۹۸ مَنْ رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ۔

جو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارے تو بیت اللہ کو بائیں جانب رکھے۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَرَاٰهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

آدم، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انھیں دیکھا کہ جمرۂ کبریٰ پر سات کنکریاں ماریں۔ بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھا۔ پھر فرمایا کہ یہ وہی مقام ہے جہاں آپ پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

باب ۱۰۹۹ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ السُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَاءُ قَالَ فَذَكَرْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتّٰى اِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ قَامَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اعمش سے روایت ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سنا، وہ سورت جس میں گائے کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں آلِ عمران کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں عورتوں کا ذکر ہے۔ میں نے ابراہیم سے ذکر کیا تو انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے جب انھوں نے جمرۂ عقبہ پر رمی کی، وہ وادی کے نشیب میں اترے، یہاں تک کہ جب درختوں کے سامنے ہو گئے تو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی، پھر فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ وہ کھڑے ہوئے جن پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی۔

باب ۱۱۰۰ مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جو جمرۂ عقبہ پر رمی کرے اور وہاں نہ ٹھہرے۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

باب ۱۱۰۱ اِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُوْلُ يُسْهِلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ۔

جب دونوں جمروں پر رمی کرے تو نرم زمین پر قبلہ رو کھڑا ہو۔

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْمُ طَوِيْلًا وَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى ثُمَّ يَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ

عثمان بن ابوشیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس، زہری، سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزدیک والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہا کرتے، پھر آگے بڑھتے، یہاں تک کہ نرم جگہ میں قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو جاتے اور بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر رمی کرتے اور بائیں جانب نرم زمین پر جا کر کھڑے ہو جاتے اور قبلہ رو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے

Marfat.com

فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْمُ طَوِيْلًا وَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِيْ جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرۂ ذاتِ عقبہ پر کنکریاں مارتے اور اس کے نزدیک نہ ٹھہرتے۔ پھر واپس آجاتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

باب ۱۰۲ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطٰى۔

قریبی اور درمیانی جمرہ کے نزدیک ہاتھوں کو اٹھانا۔

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

اسماعیل بن عبداللہ، ان کے برادرِ محترم سلیمان، یونس بن زید ابن شہاب سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزدیک والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر نرم زمین تک آگے بڑھتے اور قبلہ رُو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ چنانچہ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر اسی طرح کرتے۔ پھر بائیں جانب کی نرم زمین کی طرف جاتے اور قبلہ رُو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے دعا کرتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرۂ ذات العقبہ پر رمی کرتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اسی طرح کیا کرتے۔

باب ۱۰۳ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِيْ مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَكَانَ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَحِيْدُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ

دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا۔ محمد بن عثمان بن عمر، یونس

زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجدِ منیٰ کے نزدیک والے جمرہ پر رمی کرتے تو سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کو مارتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سامنے کی طرف آگے بڑھتے اور قبلہ رُو ہو کر ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے کھڑے ہوتے اور دعا کرتے۔ یہاں کافی دیر ٹھہرتے۔ پھر دوسرے جمرہ پر آتے اور اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے پھر وادی کے نزدیک بائیں جانب جاتے اور قبلہ رُو ہو کر ہاتھوں کو اُٹھائے ہوئے دعا کرتے۔ پھر اُس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے نزدیک ہے۔ اُس پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر لوٹ آتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو اسی طرح حدیث بیان کرتے سنا جیسے ان کے والدِ ماجد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے اور حضرت ابن عمر اسی طرح کیا کرتے۔

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

بَابُ الطِّيبِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْإِفَاضَةِ

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ وَكَانَ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ وَبَسَطْتُ يَدَيَّ هَا۔

رمی جمار کے بعد خوشبو لگانا اور طواف زیارت سے پہلے سر منڈانا۔

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے یگانہ روزگار والدِ ماجد سے سنا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی طواف زیارت سے پہلے جب احرام کھولنے لگے اور جب طواف کرنے سے پہلے احرام باندھا تو اپنے ہاتھ پھیلائے۔

بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ

طوافِ وداع

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ۔

مسدد، سفیان، ابن طاؤس، ان کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کے ساتھ ہو مگر حائضہ کے لیے تخفیف ہے۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ ابْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اصبغ بن فرج، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر کچھ دیر محصب میں سوئے۔ پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوئے اور اس کا طواف کیا ــــ متابعت کی اس کی لیث نے ــــ خالد، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ

جب طوافِ زیارت کے بعد عورت کو حیض آجائے۔

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذًا۔

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا تو اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا۔ فرمایا کہ کیا وہ ہمیں روکے گی! لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ طوافِ زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا کہ پھر تو کوئی بات نہیں۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

عکرمہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباس سے اس

Marfat.com

أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ امْرَأَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ لَهُمْ تَنْفِرُ قَالُوا لَا نَأْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ إِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِينَةَ فَسَلُوا فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَسَأَلُوا فَكَانَ فِيمَنْ سَأَلُوا أُمَّ سُلَيْمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ۔

عورت کے متعلق پوچھا جس نے طوافِ زیارت کر لیا تھا اور پھر اُسے حیض آگیا آپ نے اُن سے فرمایا، وہ چلی گئی۔ اُنھوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم آپ کا قول لیں اور حضرت زید بن ثابت کا قول چھوڑ دیں۔ فرمایا کہ مدینہ منورہ جا کر پوچھنا پس وہ مدینہ منورہ گئے اور پوچھا جن سے پوچھا اُن میں حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ اُنھوں نے حدیث صفیہ بیان کی۔ روایت کیا اسے خالد اور قتادہ نے عکرمہ سے۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حائضہ کو چلی جانے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ طوافِ زیارت کر چکی ہو۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نہ جائے۔ پھر اس کے بعد فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكَتْ مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ لَيْلَةَ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ مَا كُنْتِ تَطُوفِينَ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ وَمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجَتْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ انْفِرِي فَلَقِيَتْهُ مُصْعِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچ گئے تو آپ نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور آپ نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ پس آپ کے ساتھ جو ازواجِ مطہرات اور اصحاب تھے سب نے طواف کیا اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا اُس نے احرام کھول دیا۔ پس انھیں حیض آگیا۔ ہم نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا کیے جب کوچ کرنے والی رات آئی تو یہ عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ میرے سوا آپ کے تمام ساتھی حج اور عمرہ کر کے لوٹ رہے ہیں۔ فرمایا کہ جس روز ہم آئے تو تم نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا؟ میں عرض گزار ہوئی کہ نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا۔ ہمارے ملنے کی جگہ فلاں ہے۔ پس میں حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم گئی اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ حضرت صفیہ بنت حیی کو بھی حیض آگیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بانجھ، سر منڈی، تم تو ہمیں روک لوگی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض گزار ہوئیں، کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں، چلو۔ میں آپ سے اُس وقت ملی جب آپ مکہ مکرمہ کی چڑھائی چڑھ رہے تھے اور میں اُترنے والی تھی۔ لہٰذا میں چڑھی اور آپ اُترے۔ مسدد کا بیان ہے کہ جریر نے منصور سے لفظ لا کی متابعت نہیں کی۔

Marfat.com

لَا تَابَعَهُ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ فِيْ قَوْلِهٖ لَا۔

بَابُ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْاَبْطَحِ۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ۔

جو روانگی کے روز نمازِ عصر ابطح میں پڑھے۔

عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے التماس کی کہ اگر آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق یہ چیز یاد ہو تو بتایئے کہ آٹھویں ذوالحجہ کو حضور نے نمازِ ظہر کہاں پڑھی فرمایا کہ منیٰ میں۔ میں عرض گزار ہوا کہ روانگی کے روز نمازِ عصر کہاں پڑھی! فرمایا کہ ابطح میں اور تم اُس طرح کرو جیسے تمہارا امیر کرے۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ۔

عبدالمتعال بن طالب، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر و عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ لی تو تھوڑی دیر محصب میں سوئے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوئے اور اُس کا طواف کیا (یہ الوداعی طواف ہوتا ہے)۔

بَابُ الْمُحَصَّبِ۔

محصب

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ مَنْزِلًا يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُوْنَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ تَعْنِيْ بِالْاَبْطَحِ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: وہ مقام جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرتے تاکہ آسانی سے روانہ ہو سکیں، وہ مقام ابطح ہے۔

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تحصیب کوئی چیز نہیں بلکہ وہ منزل صرف ایک ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزولِ اجلال فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ النُّزُوْلِ بِذِيْ طُوًى قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُوْلِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اُترنا اور مکہ معظمہ سے لوٹتے وقت بطحا میں اُترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں پہاڑیوں کے درمیان ذی طویٰ میں رات گزارتے۔ پھر جب حج یا عمرہ کرتے مکہ مکرمہ

Marfat.com

ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَبِيتُ بِذِي طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ يُنِخْ نَاقَتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَأْتِي الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا ثَلَاثًا سَعْيًا وَأَرْبَعًا مَشْيًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا۔

جاتے تو ثنیہ کی طرف سے مکہ معظمہ کے بالائی حصے میں داخل ہوتے اور اپنی اونٹنی کو نہ بٹھاتے مگر مسجد کے دروازے کے پاس۔ پھر داخل ہوتے تو حجر اسود سے ابتدا کرتے۔ پھر سات طواف کرتے، تین دوڑ کر اور چار چل کر۔ پھر واپس لوٹتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر اپنی قیام گاہ پر جانے سے پہلے صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے اور جب اپنے حج یا عمرہ سے لوٹتے تو اپنی اونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے، جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو بٹھایا کرتے تھے۔

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَعْنِي الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَا أَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث سے روایت ہے کہ عبید اللہ سے محصب کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے نافع کے حوالے سے فرمایا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزولِ اجلال فرمایا کرتے اور حضرت عمر اور حضرت ابن عمر بھی۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر یہاں یعنی محصب میں ظہر و عصر کی نماز پڑھتے۔ میرے خیال میں مغرب کے متعلق بھی فرمایا۔ خالد نے کہا کہ مجھے عشاء کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے۔

بَابُ مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

جو مکہ مکرمہ سے لوٹتے ہوئے ذی طویٰ میں اُترے۔

محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب پہنچنے والے ہوتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے اور جب صبح ہوتی تو داخل ہوتے اور واپسی پر جب ذی طویٰ سے گزرتے تو رات گزارتے اور صبح تک رہتے اور وہ بیان کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

بَابُ التِّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظُ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ

حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ دورِ جاہلیت میں ذوالمجاز اور عکاظ لوگوں کے تجارتی بازار تھے۔ جب اسلام آیا تو لوگوں نے ان میں جانا ناپسند کیا۔ یہاں تک

Marfat.com

كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا ذٰلِكَ حَتّٰى نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ۔

کہ حکم نازل ہو گیا کہ تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ حج کے دنوں میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

باب ۱۱۱۲ الْإِدْلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ۔

محصب سے رات کے آخری حصے میں کوچ کرنا۔

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقٰى عَقْرٰى مَا أُرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ فَاعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا فَلَقِيْنَاهُ مُدَّلِجًا فَقَالَ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ روانگی کی رات میں حضرت صفیہ کو حیض آگیا۔ عرض گزار ہوئیں کہ میرے خیال میں آپ حضرات کو میں روک لوں گی، فرمایا کہ بانجھ، سر منڈی، کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض گزار ہوئیں، ہاں۔ فرمایا تو پھر چلو ــــ امام ابو عبداللہ بخاری نے دوسری اسناد کے ساتھ ہی حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ صدیقہ نے فرمایا، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور حج ہی کی بات کرتے تھے۔ جب ہم پہنچ گئے تو آپ نے احرام کھول دینے کا حکم فرمایا۔ جب روانگی کی رات آئی تو حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سر منڈی، بانجھ! میرے خیال میں تم ہمیں روکو گی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو چلو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ تنعیم سے عمرہ کر لو۔ پس ان کے ساتھ ان کے بھائی جان گئے۔ ہم آپ کو رات کے آخری حصے میں ملے۔ فرمایا کہ تمہارے ملنے کی فلاں جگہ ہے۔

أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۱۱۳ الْعُمْرَةِ، وُجُوبُ الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهَا لَقَرِينَتُهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ۔

عمرہ، اس کا وجوب اور فضیلت۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جس پر حج و عمرہ نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب میں اس کا ساتھی ہے کہ حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن، ابو صالح

Marfat.com

مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ۔

سمّان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ اپنے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہیں اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے (یعنی وہ جنت میں جائے گا)۔

ف: حجِ مبرور وہ ہوتا ہے جس کے اندر کوئی برائی شامل نہ ہو یعنی حلال کمائی سے حج کیا۔ کسی پر ظلم نہ کیا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا ہو۔ حج کے تمام مناسک کو سنت کے مطابق ادا کیا ہو اور یہ سب کچھ محض رضائے الٰہی کے لیے کیا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور ایسے حج کے بدلے میں اُسے جنت عطا فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

باب ۱۱۴ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ۔

جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا۔

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

ابنِ جُریج سے روایت ہے کہ عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا ـــــ ابراہیم بن سعد، ابن اسحاق عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر سے اُسی طرح پوچھا۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

عمرو بن علی، ابوعاصم، ابن جُریج، عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُسی طرح پوچھا۔

باب ۱۱۵ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے!

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحٰى قَالَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ ثُمَّ قَالَ لَهُ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعًا إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّاهْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مجاہد سے روایت ہے کہ میں اور عُروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر، حجرۂ عائشہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ مسجد میں نمازِ چاشت پڑھ رہے تھے۔ ہم نے اُن کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ بدعت ہے۔ پھر اُن سے گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار، اُن میں سے ایک رجب میں۔ ہم نے ان کی بات کی تردید کو پسند نہ کیا۔ ہم نے حجرے میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سُنی تو عروہ عرض گزار ہوئے: اے اماں جان اے اُمّ المومنین! کیا آپ سُن رہی ہیں جو حضرت ابوعبدالرحمٰن کہہ رہے ہیں؟ فرمایا کہ کیا کہہ رہے ہیں؟ عرض کی، وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے جن میں سے ایک رجب میں کیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اِعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرَاتٍ اِحْدٰهُنَّ فِیْ رَجَبٍ قَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً اِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهٗ وَ مَا اعْتَمَرَ فِیْ رَجَبٍ قَطُّ۔

ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے، آپ نے کوئی ایسا عمرہ نہیں کیا جس میں یہ موجود نہ ہوں لیکن آپ نے رجب میں ہرگز کوئی عمرہ نہیں کیا۔

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَجَبٍ۔

ابو عاصم، ابن جریج، عطاء عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ رجب میں نہیں کیا۔

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَاَلْتُ اَنَسًا کَمْ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَ عُمْرَةُ الْحُدَیْبِیَةِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ حَیْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِکُوْنَ وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ حَیْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ اِذْ قَسَمَ غَنِیْمَةَ اُرَاهُ حُنَیْنًا قُلْتُ کَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار، ایک عمرہ حدیبیہ والا ذی قعدہ میں جب کہ مشرکوں نے آپ کو روکا۔ دوسرا عمرہ اگلے سال ذی قعدہ میں جب کہ ان سے صلح ہوئی، تیسرا عمرہ جعرانہ جس میں غالباً حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا گیا میں عرض گزار ہوا کہ کتنے حج کیے؟ فرمایا کہ ایک۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْثُ رَدُّوْهُ وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةُ الْحُدَیْبِیَةِ وَعُمْرَةً فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا جبکہ آپ کو واپس لوٹایا گیا اور اگلے سال حدیبیہ کا عمرہ۔ ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَالَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِیْ اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَتَهٗ مِنَ الْحُدَیْبِیَةِ وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَیْثُ قَسَمَ غَنَآئِمَ حُنَیْنٍ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ۔

ہمام سے روایت ہے کہ آپ نے چار عمرے کیے۔ سارے ذی قعدہ میں سوائے اُس ایک کے جو اپنے حج کے ساتھ کیا۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا، ایک اگلے سال، تیسرا جعرانہ سے جب کہ حُنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا وَعَطَآءً وَّمُجَاهِدًا فَقَالُوْا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ یَّحُجَّ وَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ یَقُوْلُ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ یَّحُجَّ مَرَّتَیْنِ۔

احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے مسروق، عطاء اور مجاہد سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذی قعدہ میں عمرے کیے۔ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذی قعدہ میں عمرے کیے۔

باب ۱۱۱۶ عُمْرَةٍ فِیْ رَمَضَانَ۔

رمضان میں عمرہ کرنا

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

Marfat.com

عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُنَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِمْرَأَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّيْنَ مَعَنَا قَالَتْ كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهٗ اَبُوْ فُلَانٍ وَّابْنُهٗ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا وَتَرَكَ نَاضِحًا تَنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِيْ فِيْهِ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ حَجَّةٌ اَوْ نَحْوًا مِّمَّا قَالَ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا جس کا حضرت ابن عباس نے نام لیا تھا لیکن میں اُس کا نام بھول گیا کہ تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئی کہ ہمارے پاس ایک پانی ڈھونے والا اونٹ تھا جس پر فلاں کا باپ سوار ہو کر گیا تھا یعنی اُس کا خاوند اور بیٹا اور پیچھے پانی ڈھونے والا ایک ہی اُونٹ چھوڑا تھا۔ فرمایا کہ جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ کرنا حج جیسا ہے۔

بَابُ الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا

محصب کی رات وغیرہ میں عمرہ کرنا۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَظَلَّنِيْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَاَنَا حَآئِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِيْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ لے اور اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے بعض نے حج کا احرام باندھا اور بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں اُن میں تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ جب عرفہ کا روز آیا تو مجھے حیض آگیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سر کھول کر کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ جب محصب والی رات آئی تو میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن کو تنعیم کی طرف بھیجا۔ تو میں نے اپنے عمرے کی جگہ عمرہ کا احرام باندھا۔

بَابُ عُمْرَةِ التَّنْعِيْمِ۔

تنعیم سے عمرہ کرنا

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّرْدِفَ عَآئِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً سَمِعْتُ عَمْرًا وَّكَمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ عَمْرٍو۔

عمرو بن اوس نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ عائشہ کو پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروا لاؤ۔ سفیان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے عمرو سنا اور کتنی ہی دفعہ عمرو سنا۔

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ حَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَآءٍ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ وَاَصْحَابُهٗ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْيٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور اُن میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے اور حضرت علی یمن سے آئے تو اُن کے پاس قربانی

Marfat.com

خَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِاَصْحَابِهٖ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً يَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ مَّعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰى مِنًى وَذَكَرَ اَحَدُنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ وَاَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُوْنَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَاَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِيْ ذِي الْحَجَّةِ وَاَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيْهَا فَقَالَ اَلَكُمْ هٰذِهٖ خَاصَّةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ لِلْاَبَدِ۔

باب ۱۱۱ الْاِعْتِمَادِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ۔

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ وَلَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنْهُمْ مَّنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَّكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ قَبْلَ اَنْ اَدْخُلَ مَكَّةَ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَرْدَفَهَا فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا

کا جانور تھا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اُسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا احرام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اجازت دی کہ اسے عمرہ بنالیں۔ بیت اللہ کا طواف کرکے بال کٹائیں اور احرام کھول دیں سوائے اُس کے جس کے پاس ہدی ہے۔ بعض نے کہا کہ ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے کسی کی شرمگاہ ٹپکتی ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو فرمایا، اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا جو بات اب سامنے آئی تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آگیا۔ انھوں نے تمام مناسک ادا کیے تھے لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب پاک ہوئیں تو طواف کر لیا۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! لوگ عمرہ اور حج کرکے لوٹیں گے اور میں صرف حج کرکے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جاؤ۔ تو انھوں نے ذوالحجہ میں حج کے بعد عمرہ کیا۔ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عقبہ میں ملاقات ہوئی جب کہ وہ رمی کر رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا یہ خاص آپ کے لیے ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے۔

حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا۔ میں عمرہ کا احرام باندھنے والوں میں تھی۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مجھے حیض آگیا اور عرفہ کے روز میں حائضہ تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو فرمایا۔ اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سر کھول کر کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے یہی کیا۔ جب حصبہ کی رات آئی تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن کو میرے ساتھ تنعیم بھیجا۔ یہ اُن کے پیچھے بیٹھیں اور عمرہ کا اپنے عمرے کی جگہ احرام باندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا حج اور عمرہ پورا کروا دیا اور اس سے ہدی، صدقہ اور روزے وغیرہ کوئی چیز لازم نہ آئی۔

Marfat.com

فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا صَوْمٌ۔

باب ۱۱۲ اَجْرُ الْعُمْرَةِ عَلٰى قَدْرِ النَّصَبِ۔

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَا قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ فَقِيْلَ لَهَا انْتَظِرِيْ فَاِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ ثُمَّ ائْتِيْنَا بِمَكَانِ كَذَا وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ اَوْ نَصَبِكِ۔

باب ۱۱۳ اَلْمُعْتَمِرُ اِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ۔

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ ذَوِيْ قُوَّةٍ بِالْهَدْيِ فَلَمْ تَكُنْ لَّهُمْ عُمْرَةً فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ لِاَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اَنْتِ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتّٰى نَفَرْنَا مِنْ مِّنًى فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا بِطَوَافِكُمَا اَنْتَظِرْكُمَا هٰهُنَا فَاَتَيْنَا فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ فَرَغْتُمَا قُلْتُ نَعَمْ فَنَادٰى بِالرَّحِيْلِ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَارْتَحَلَ

عمرہ کا ثواب محنت کے مطابق ہے

مسدد، یزید بن زریع، ابن عون، قاسم بن محمد ـــــ ابن عون، ابراہیم اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! لوگ دونوں عبادتیں کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں ایک عبادت کر کے لوٹ رہی ہوں۔ اُن سے فرمایا گیا کہ انتظار کرو۔ جب تم پاک ہو جاؤ تو تنعیم کی طرف نکلنا اور احرام باندھ لینا۔ پھر فلاں جگہ آجانا لیکن تمہیں تمہارے خرچ اور محنت کے مطابق ثواب ملے گا۔

معتمر جب عمرہ کا طواف کر کے نکل جائے تو کیا وہ طوافِ وداع کی طرف سے کافی ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج کے مہینوں میں حج کا احرام باندھ کر نکلے اور سرف کے مقام پر اُترے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ چاہے تو اسے عمرہ بنا لے اور جس کے پاس ہدی ہو وہ نہ کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صاحبِ استطاعت اصحاب کے پاس قربانی کے جانور تھے۔ لہٰذا اُنھوں نے عمرہ نہ بنایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ کیوں روتی ہو؟ عرض کی، میں نے سُنا ہے کہ آپ نے اپنے اصحاب سے کچھ فرمایا جس کے باعث میں عمرہ کرنے سے مجبور ہوں۔ فرمایا، کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ میں نماز نہیں پڑھتی۔ فرمایا کہ تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ تم حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ہو، جو اُن کے لیے لکھا گیا وہی تمہارے لیے ہے تم حج پر رہو۔ قریب ہے کہ اللہ وہ بھی نصیب کرے۔ میں اسی طرح رہی یہاں تک کہ جب ہم منیٰ سے محصب میں اُترے تو حضرت عبدالرحمٰن کو بُلا کر فرمایا اپنی بہن کو حرم لے جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا جب دونوں اپنے طوافوں سے فارغ ہو جاؤ تو میں فلاں فلاں جگہ تمہارا انتظار کروں گا۔ ہم آدھی رات کے وقت آئے۔ فرمایا، تم فارغ ہو گئے؟ عرض کی، ہاں۔ آپ نے اپنے اصحاب میں کوچ کی منادی کروا دی تو لوگ چل پڑے اور

Marfat.com

النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

جنھوں نے صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔

بَاب ۱۱۲۲ يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ۔

عمرہ میں وہی کرے جو حج میں کرتے ہیں

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ أَثَرُ الْخَلُوقِ أَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَوَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَقَالَ عُمَرُ تَعَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ الْوَحْيَ قُلْتُ نَعَمْ فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ عَنْكَ وَانْقِ الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ۔

صفوان بن یعلیٰ ابن اُمیہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا جب کہ آپ جعرانہ کے مقام پر تھے۔ اُس نے جُبہ پہن رکھا تھا جس پر خوشبو یا زعفران کا نشان تھا۔ عرض کی کہ عمرہ میں آپ مجھے کیا کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی۔ آپ پر کپڑا ڈال دیا گیا۔ میں چاہتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھوں جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں اور آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو! میں نے کہا، ہاں۔ اُنھوں نے کپڑے کا ایک حصّہ اُٹھا دیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ خراٹے لے رہے ہیں یا بیل کی طرح فرمایا جب یہ کیفیت دُور ہوئی تو فرمایا، عمرہ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے! اپنا جُبہ اُتار دو۔ اس سے خوشبو یا زعفران کا نشان دھو ڈالو اور اپنے عمرہ میں وہی کرو جو اپنے حج میں کرتے ہو۔

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَلَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ

ہشام بن عروہ کے والدِ ماجد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے اور میں (عروہ) اُن دنوں کم عمر تھا، کہ ارشادِ ربانی ہے "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں کہ اِن دونوں کا طواف کرے"۔ لہٰذا اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات اگر یُوں ہوتی جیسے تم کہہ رہے ہو تو الفاظ ہوتے فَلَا جُنَاحَ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا۔ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی جو منات کے لیے احرام باندھتے اور منات قُدَید کے سامنے ہے اور وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنا بُرا سمجھتے تھے۔ جب دورِ اسلام آیا اور لوگوں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔ جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو

Marfat.com

تَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا نَادَ سُفْيٰنُ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ مَّا اَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ امْرِئٍ وَّلَا عُمْرَتَهٗ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

اُس پر گناہ نہیں ہے کہ ان دونوں کا طواف کرے ـــــ سفیان اور ابو معاویہ نے ہشام سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کے حج اور عمرہ کو پورا شمار نہیں کیا جب کہ وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

باب ۱۱۲۳ مَتٰى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا

عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے ۔ عطاء نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں۔ لہٰذا طواف کرکے بال چھوٹے کروائیں اور عمرہ کھول دیں۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهٗ وَاَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَاَتَيْنَاهَا مَعَهٗ وَكُنَّا نَسْتُرُهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَّرْمِيَهٗ اَحَدٌ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبٌ لِّيْ اَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ فَحَدَّثَنَا مَا قَالَ لِخَدِيْجَةَ قَالَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔

حضرت عبداللہ بن ابو اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا۔ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ ہم اہل مکہ سے آپ کو چھپائے ہوئے تھے کہ مبادا کوئی تیر مار دے۔ میرے ایک دوست نے اُن سے پوچھا، کیا حضور کعبہ میں داخل ہوئے؟ فرمایا کہ نہیں۔ پھر آپ نے ہم سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت خدیجہ سے فرمایا:۔ خدیجہ کو جنت میں موتی کے گھر کی بشارت دو جس میں نہ شور و غل ہے اور نہ تکلیف۔

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِيْ عُمْرَةٍ وَّلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے متعلق پوچھا جس نے عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے، کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے لگائے۔ اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ ہے ـــــ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اُس کے نزدیک نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرلے۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بطحاء کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جہاں آپ فروکش تھے۔ فرمایا کہ کیا تم حج کروگے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کس چیز

Marfat.com

فَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ حَتّٰى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ إِنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

کا احرام باندھا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اُسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دو۔ پس میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اُس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ میں اسی کے مطابق فتویٰ دیتا رہا، یہاں تک کہ جب حضرت عمر کا دورِ خلافت آیا تو اُنھوں نے فرمایا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کو لیں تو اُس وقت تک احرام نہ کھولا جائے جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے۔

۱۶۷۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ۔

عبداللہ مولیٰ اسماء بنت ابوبکر سے روایت ہے کہ وہ حضرت اسماء رضی تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا کرتے جب کہ وہ حجون پہاڑ کے پاس سے گزرتیں اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ پر درود نازل فرمائے، ہم اُن کے ساتھ یہاں اُترے اور اُن دنوں ہم ہلکے پھلکے اور کم تھے۔ ہماری سواریاں کم اور زادِ راہ کم تھا میں میری بہن عائشہ حضرت زبیر اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا۔ جب ہم بیت کو چھو چکے تو ہم نے احرام کھول دیا۔ پھر شام کے وقت ہم نے حج کا احرام باندھ لیا۔

بَابُ ۱۱۲۴ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ

جب حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے؟

۱۶۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اونچی جگہ پر تین دفعہ تکبیر کہتے۔ پھر یوں کہا کرتے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور لشکروں کو اکیلے نے شکست دی۔

بَابُ ۱۱۲۵ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونا۔

Marfat.com

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مُزَرِّعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ اُغَيْلِمَةُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَهٗ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو بنی عبدالمطلب کے کتنے ہی بچوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے اُن میں سے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

باب ۱۱۲۶ اَلْقُدُوْمُ بِالْغَدَاةِ۔

صبح کے وقت گھر آنا۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَاجِّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ کی طرف نکلتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ کی وادی کے نشیب میں نماز پڑھتے اور صبح تک وہیں رات گزارتے۔

باب ۱۱۲۷ اَلدُّخُوْلُ بِالْعَشِيِّ۔

شام کے وقت گھر آنا۔

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ كَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً۔

عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ آتے بلکہ کاشانۂ اقدس میں صبح کے وقت تشریف لاتے یا شام کے وقت۔

باب ۱۱۲۸ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ اِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ۔

مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّطْرُقَ اَهْلَهٗ لَيْلًا۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محارب سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کے وقت گھر والوں کے پاس پہنچنے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۱۱۲۹ مَنْ اَسْرَعَ نَاقَتَهٗ اِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ۔

جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنی اُونٹنی کو تیز کرے

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَاَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ نَاقَتَهٗ وَاِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ زَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

سعید بن ابومریم، محمد بن جعفر، حمید سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سُنا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی چڑھائیوں کو دیکھتے تو اپنی اُونٹنی کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرا جانور ہوتا تو اُسے ایڑ لگاتے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ حارث بن عمیر نے حمید سے روایت کی کہ اُس (مدینہ منورہ) کی محبت میں ایڑ لگاتے۔

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جُدُرَاتٍ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ۔

قتیبہ، اسماعیل، حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیواروں کی، متابعت کی اس کی حارث بن عمیر نے۔

Marfat.com

باب ۱۱۳۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۔

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوْا فَجَاءُوْا لَمْ يَدْخُلُوْا مِنْ قِبَلِ اَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ وَلٰكِنْ مِّنْ ظُهُوْرِهَا فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهٖ فَكَاَنَّهٗ عُيِّرَ بِذٰلِكَ فَنَزَلَتْ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۔

ارشادِ ربانی ہے کہ اپنے گھروں میں دروازوں سے آیا کرو۔

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی ہے کیونکہ انصار جب حج کر کے آتے تو اپنے گھروں میں دروازوں سے داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ پیچھے کی طرف سے۔ انصار میں سے ایک آدمی آیا اور وہ دروازے سے داخل ہوا تو اس پر اُسے ملامت کی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی، بھلائی یہ نہیں کہ تم گھروں میں پیچھے کی طرف سے آؤ بلکہ بھلائی یہ ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور گھروں میں دروازوں سے آیا کرو۔

باب ۱۱۳۲ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ۔

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَنَوْمَهٗ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں کھانے، پینے اور سونے سے روک دیتا ہے۔ جب کام ہو جائے تو اپنے گھر والوں میں پہنچنے کی جلدی کرنی چاہیئے۔

باب ۱۱۳۳ اَلْمُسَافِرُ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَ تَعَجَّلَ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهٗ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا چاہیے۔

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا۔ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انہیں حضرت صفیہ بنت ابو عُبید کے سخت بیمار ہونے کی خبر ملی، یہاں تک کہ شفق غائب ہونے کے بعد اُترے تو مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھیں پھر فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں کو جمع فرمالیا کرتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱۱۳۴ اَلْمُحْصَرِ وَجَزَاءِ الصَّيْدِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ قَالَ عَطَاءٌ اَلْاِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْبِسُهٗ۔

روکا جانا اور شکار کا بدلہ۔ ارشادِ ربانی ہے، اگر تم روکے جاؤ تو جو قربانی میسّر آئے اور اپنے سر نہ مُنڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ اَلْاِحْصَارُ ہر وہ چیز ہے جو اُسے روکے۔

Marfat.com

باب ۱۱۳۴ اِذَا اُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ۔

جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ قَالَ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب دورانِ فتنہ عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں کیا تھا۔ پس عمرہ کا احرام باندھ لیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَيَالِيَ نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا لَا نَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يُّحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْطَلِقُ فَاِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا شَاْنُهُمَا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِيْ فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَهْدٰى وَكَانَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ طَوَافًا وَّاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ۔

عُبَیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابن زبیر کے خلاف فوجیں اُتری ہوئی تھیں تو ان دونوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے التماس کی کہ اگر آپ اِس سال حج نہ کریں تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ وہ آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوں گے۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کو نحر کیا اور سر مبارک کے بال اُتروائے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کر لیا اور اِن شآءَ اللّٰہُ جاؤں گا۔ اگر مجھے بیت اللہ تک جانے دیا تو طواف کروں گا اور اگر میرے اور اُس کے درمیان حائل ہوئے تو وہی کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور میں ان کے ساتھ تھا۔ پس ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ ایک ساعت چلنے کے بعد فرمایا دونوں کی ایک بات ہے لہٰذا میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔ پس احرام نہ کھولا یہاں تک کہ یوم النحر کو قربانی کر لی اور فرمایا کرتے کہ احرام نہ کھولے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے روز ایک طواف نہ کر لے۔

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ بَعْضَ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهٗ لَوْ اَقَمْتَ بِهٰذَا۔

موسیٰ بن اسماعیل، جُویریہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعض صاحبزادے عرض گزار ہوئے: کاش آپ اِس سال یہیں رہیں۔

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَجَامَعَ

محمد بن یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابوکثیر، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روکے گئے تو آپ نے سر مبارک کے بال اُتروائے۔ اپنی ازواجِ مطہرات سے مجامعت کی اور قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور لگے

Marfat.com

نِسَائَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔

باب ۱۱۳۵ الْاِحْصَارِ فِي الْحَجِّ۔

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْ يَصُومَ اِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ۔

باب ۱۱۳۶ النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ۔

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ۔

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ اَخْبَرَنَا اَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ قَالَ وَحَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ وَسَالِمًا كُلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِينَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ۔

باب ۱۱۳۷ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُحْصَرِ بَدَلٌ وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا الْبَدَلُ عَلٰى مَنْ نَقَضَ حَجَّهٗ بِالتَّلَذُّذِ فَاَمَّا مَنْ حَبَسَهٗ عُذْرٌ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يَحِلُّ وَلَا يَرْجِعُ وَاِنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ وَهُوَ مُحْصَرٌ نَحَرَهٗ اِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَبْعَثَ وَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَبْعَثَ بِهٖ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ وَقَالَ مَالِكٌ

سال عمرہ کیا۔

حج سے روکا جانا

سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کیا تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے کہ اگر تم میں سے کوئی حج سے روکا جائے تو بیت اللہ کا طواف کرلے اور صفا ومروہ اور پھر ہر چیز کو حلال کرلے، یہاں تک کہ اگلے سال حج کرے اور قربانی دے یا روزے رکھے جب کہ قربانی کا جانور میسر نہ آئے۔ عبداللہ معمر، زہری، سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

روکے جانے کی صورت میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا۔

محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر کے بال اتروانے سے پہلے قربانی کی اور اپنے اصحاب کو بھی اس کا حکم دیا۔

محمد بن عبدالرحیم، ابو بدر شجاع بن ولید، عمرو بن محمد عمری، نافع، عبداللہ اور سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ہم عمرہ کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانور کو نحر کیا اور سر مبارک کے بال اتروائے۔

جس نے کہا کہ روک دیے جانے والے پر کوئی بدل نہیں۔

روح، شبل، ابن ابو نجیح، مجاہد، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بدل اس پر ہے جس نے اپنے حج کو لذت سے فاسد کیا اور جو روکا جائے یا معذور وغیرہ ہو تو احرام کھول دے اور نہ لوٹے اور اگر اس کے پاس ہدی ہو تو اسے نحر کرے جب کہ بھیج نہ سکتا ہو اور اگر بھیج سکتا ہے تو احرام نہ کھولے جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے، امام مالک وغیرہ نے کہا کہ قربانی کے جانور کو ذبح کرے اور جس جگہ چاہے سر منڈائے اور اس پر قضا نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے قربانی کی سر منڈائے اور

Marfat.com

وَغَيْرُهُ يَنْحَرُ هَدْيَهُ وَيَحْلِقُ فِيْ اَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ نَحَرُوْا وَحَلَقُوْا وَحَلُّوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ اَنْ يَّصِلَ الْهَدْيُ اِلَى الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَذْكُرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يَّقْضُوْا شَيْئًا وَّلَا يَعُوْدُوْا وَالْحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ۔

ہر چیز سے حلال ہو گئے، طواف کرنے اور قربانی کے اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی۔ پھر اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قضا کا کوئی حکم دیا اور نہ وہ اُس کے لیے لوٹے اور حدیبیہ حرم سے خارج ہے۔

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِيْ اَمْرِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ فَالْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا وَّرَاٰى اَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَاَهْدٰى۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب کہ وہ فتنہ کے دوران مکہ مکرمہ کی طرف عمرہ کرنے نکلے کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں کیا۔ حضور نے حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے سوچا کہ یہ دونوں تو ایک ہیں تو اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب دونوں کا حکم ایک ہے تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔ پھر دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور اسے کافی خیال کیا اور قربانی کا جانور لے گئے۔

باب ۱۳۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ وَّهُوَ مُخَيَّرٌ فَاَمَّا الصَّوْمُ فَثَلَاثَةُ اَيَّامٍ۔

ارشادِ ربانی ہے، جو تم میں سے بیمار ہو یا اُس کے سر میں تکلیف ہو تو فدیہ ہے روزے یا صدقہ یا قربانی جب کہ وہ استطاعت رکھے اور روزے تین دن کے ہیں۔

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَعَلَّكَ اٰذَاكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَاْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، حُمید بن قیس، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید جوئیں تمہیں اذیت پہنچاتی ہیں! عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر منڈا دو اور تین روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی کرنا۔

باب ۱۳۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ صَدَقَةٍ وَهِيَ

ارشادِ ربانی اَوْ صَدَقَةٍ سے مراد ساٹھ مسکینوں کو کھانا

Marfat.com

إطعام ستة مساكين۔

۱۶۹۱۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا سيف قال حدثني مجاهد قال سمعت عبد الرحمن بن ابي ليلى ان كعب بن عجرة حدثه قال وقف علي رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديبية ورأسي يتهافت قملا فقال يؤذيك هوامك قلت نعم قال فاحلق رأسك او قال احلق قال في نزلت هذه الاية فمن كان منكم مريضا او به اذى من رأسه الى آخرها فقال النبي صلى الله عليه وسلم صم ثلاثة ايام او تصدق بفرق بين ستة او انسك بما تيسر۔

باب ۱۱۴۰ الإطعام في الفدية نصف صاع۔

۱۶۹۲۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن عبد الرحمن بن الاصبهاني عن عبد الله بن معقل قال جلست الى كعب بن عجرة فسألته عن الفدية فقال نزلت في خاصة وهي لكم عامة حملت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم والقمل يتناثر على وجهي فقال ما كنت اري الوجع بلغ بك ما ارى او ما كنت اري الجهد بلغ بك ما ارى تجد شاة فقلت لا فقال فصم ثلاثة ايام او اطعم ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع۔

باب ۱۱۴۱ النسك شاة۔

۱۶۹۳۔ حدثنا اسحق حدثنا روح حدثنا شبل عن ابن ابي نجيح عن مجاهد قال حدثني عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رآه وانه يسقط على وجهه فقال ايؤذيك هوامك قال نعم فامره ان يحلق وهو بالحديبية ولم يتبين لهم انهم يحلون بها وهم على طمع ان يدخلوا مكة

کھلانا ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ فرمایا کہ جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اپنا سر منڈا لو۔ فرمایا کہ سر منڈا لو۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (۲: ۱۸۴) پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کے روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں میں ایک فرق کھانا صدقہ کر دینا یا قربانی کرنا جو میسر آئے۔

فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا۔

عبداللہ بن معقل سے روایت ہے کہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا اور ان سے فدیہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ یہ آیت خاص میرے متعلق نازل ہوئی اور حکم میں عام ہے۔ مجھے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں فرمایا، مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تمہاری تکلیف یہاں تک پہنچ جائے گی یا مجھے خیال نہیں تھا کہ تمہیں اتنی تکلیف ہو جائے گی۔ تمہارے پاس بکری ہے؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو تین دن کے روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یعنی ہر مسکین کو نصف صاع۔

بکری کی قربانی

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں، فرمایا، کیا جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ عرض کی، ہاں پس انہیں حکم دیا کہ سر منڈا دیں اور آپ حدیبیہ میں تھے اور انہیں یہ واضح نہیں کیا تھا کہ اس سے وہ احرام سے باہر ہو جائیں گے بلکہ وہ پر امید تھے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ایک فرق کھانا ساٹھ مسکینوں

Marfat.com

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ اَوْ يُهْدِيَ شَاةً اَوْ يَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَرَاٰهُ وَقَمْلُهٗ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهٖ مِثْلَهٗ۔

کو کھلا دیں یا بکری کی قربانی کریں یا تین دن کے روزے رکھیں۔ محمد بن یوسف، ورقا، ابن ابو نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے چہرے پر جوئیں گرتی دیکھیں۔ آگے اُسی طرح۔

باب ۱۱۷۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا رَفَثَ۔

ارشادِ ربانی کہ رفث نہ ہو۔

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کیا ہو اور نہ گناہ کا کام تو یوں لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

باب ۱۱۷۳ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۔

ارشادِ ربانی کہ حج میں گناہ کا کام اور جھگڑا نہ ہو۔

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کرے اور نہ گناہ کا کام تو یوں لوٹے گا جیسے آج ہی اُس کی ماں نے جنا ہو۔

ف: حدیث ۱۶۵۰ میں وارد ہوا ہے کہ حجِ مبرور کا بدلہ جنت ہے۔ حدیث ۱۶۹۴ اور اس حدیث میں بتایا ہے کہ جس نے صحیح طریقے سے حج کیا اور اُس کے اندر کوئی نامناسب کام نہ کیا تو اس کے تمام گناہ معاف فرما دئے جاتے ہیں اور وہ اس طرح ہو جاتا ہے جیسے اُس کی ماں نے اُسے آج ہی جنا ہو۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

باب ۱۱۷۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے، شکار کو نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں سے جو اُسے قصداً قتل کرے تو اُس کا بدلہ ہے کہ اُسی طرح کا جانور مویشی سے دے۔ تم میں سے دو ثقہ آدمی اُس کا حکم کریں، قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اُس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے۔ اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا تو اُس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔ حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار، جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اُٹھنا ہے (۵، ۹۵، ۹۶)۔

Marfat.com

باب ۴۵ إِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَأَهْدَى لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَأْسًا وَهُوَ غَيْرُ الصَّيْدِ نَحْوَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ يُقَالُ عَدْلُ ذٰلِكَ مِثْلٌ فَإِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ بِنَةُ ذٰلِكَ قِيَامًا قِوَامًا يَعْدِلُونَ يَجْعَلُونَ عِدْلًا۔

جب بغیر احرام والا شکار کر کے احرام والے کو ہدیہ دے تو وہ اُسے کھالے حضرت ابن عباس اور حضرت انس نے شکار کے علاوہ اُونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑے کو ذبح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا کہا گیا ہے کہ عَدْلُ ذٰلِكَ سے مراد برابر ہے۔ اگر کسرہ کے ساتھ عِدْلٌ ہو تو مراد ہم وزن ہے قِيَامًا یہاں قِوَامًا کے معنی میں ہے اور يَعْدِلُونَ وہ برابر کرتے ہیں۔

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ لِلسُّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ دشمن لڑنا چاہتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل پڑے میں بھی اپنے دوستوں کے ساتھ تھا جو ایک دوسرے سے ہنس رہے تھے۔ مجھے ایک گورخر نظر آیا تو میں اُس پر ٹوٹ پڑا اور نیزہ مار کر اُسے ٹھنڈا کر دیا۔ لوگوں سے مدد چاہی تو اُنھوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ ہم نے اُس کے گوشت میں سے کھایا لیکن بچھڑنے کا ڈر تھا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگا، کبھی گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا۔ آدھی رات کے وقت مجھے بنی غفار کا ایک آدمی ملا۔ میں نے کہا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا؟ اُس نے کہا کہ میں نے حضور کو تعہن میں چھوڑا سُقیا پر قیلولہ کرتے ہوئے۔ میں عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! آپ کے ساتھی آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے ہیں، اُنھیں ڈر ہے کہ مبادا آپ سے بچھڑ جائیں لہٰذا اُن کا انتظار فرمائیے۔ میں عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک گورخر شکار کیا اور میرے پاس اُس کا زائد گوشت ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کو کھلا دو اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

باب ۴۶ إِذَا رَأَى الْمُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا فَفَطِنَ الْحَلَالُ۔

جب احرام والے شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور بغیر احرام والا سمجھ جائے۔

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ فَنُبِّئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارِ

عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے سال میرے والد محترم گئے تو اُن کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور اُنھوں نے نہ باندھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ دشمن لڑنا چاہتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل پڑے میں بھی اپنے دوستوں کے ساتھ تھا جو ایک دوسرے سے ہنس رہے تھے۔ مجھے ایک گورخر نظر آیا تو میں اُس پر ٹوٹ پڑا اور نیزہ مار کر اُسے ٹھنڈا کر دیا۔ لوگوں سے مدد چاہی تو اُنھوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ ہم نے اُس کے گوشت میں سے کھایا لیکن بچھڑنے کا ڈر تھا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگا، کبھی گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا۔ آدھی رات کے وقت مجھے بنی غفار کا ایک آدمی ملا۔ میں نے کہا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا؟ اُس نے کہا کہ میں نے حضور کو تعہن میں چھوڑا سُقیا پر قیلولہ کرتے ہوئے۔ میں عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! آپ کے ساتھی آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے ہیں، اُنھیں ڈر ہے کہ مبادا آپ سے بچھڑ جائیں لہٰذا اُن کا انتظار فرمائیے۔ میں عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک گورخر شکار کیا اور میرے پاس اُس کا زائد گوشت ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کو کھلا دو اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ فَنُبِّئْنَا

عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: ہم حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ آپ کے صحابہ کرام احرام میں تھے اور میں نہیں تھا، ہمیں بتایا گیا کہ غیقہ میں دشمن ہے تو ہم اُن کی طرف متوجہ ہوئے۔ میرے ساتھی نے ایک گورخر دیکھا تو ایک دوسرے کی طرف ہنسنے لگے۔ میں نے اُسے دیکھ لیا تو گھوڑے پر سوار ہُوا اور نیزہ مار کر اُسے

Marfat.com

وَحْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَشِينَا أَنْ نَقْتَطِعَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ عَلَيْهِ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلُ السُّقْيَا فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ فَانْظُرْهُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أَصَدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَإِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

ٹھنڈا کر دیا۔ اُن سے مدد چاہی تو اُنھوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا اور اُس میں سے کھایا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا اور ہمیں بچھڑنے کا ڈر تھا۔ میں کبھی گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا۔ آدھی رات کے وقت میں بنی غفار کے ایک آدمی سے ملا تو میں نے کہا: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا؟ کہا کہ تعہن میں اور سقیاء میں قیلولہ کریں گے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا پہنچا اور عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ آپ کے بعض اصحاب سلام و رحمت عرض کرتے ہیں اور اُنھیں ڈر ہے کہ کہیں آپ کے اور اُن کے درمیان دشمن حائل نہ ہو جائے لہٰذا اُن کا انتظار فرمائیے۔ پس یہی کیا تو میں عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ! ہم نے گورخر کا شکار کیا اور ہمارے پاس اُس کا فاضل گوشت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کو کھلاؤ اور وہ حالتِ احرام میں تھے۔

باب ۱۱۴۷ لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ۔

احرام والا شکار کرنے میں غیر احرام والے کی مدد نہ کرے۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلٰثٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ يَعْنِي وَقَعَ سَوْطُهُ فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ إِنَّا مُحْرِمُونَ فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَمَامَنَا فَسَأَلْتُهُ

نافع مولیٰ ابو قتادہ نے سُنا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر قاحہ میں تھے۔ ابو محمد سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قاحہ کے مقام پر تھے اور ہم میں سے بعض احرام والے اور بعض بغیر احرام تھے میرے ساتھی ایک دوسرے کو کوئی چیز دکھا رہے تھے۔ میں نے دیکھا تو وہ گورخر تھا میرا کوڑا گر گیا تو اُنھوں نے کہا: ہم اس پر آپ کی مدد نہیں کریں گے کیونکہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔ میں اُسے لے کر ایک کیلے کے پیچھے سے گورخر تک پہنچا اور اُسے زخمی کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ بعض نے کہا کہ کھاؤ اور بعض نے کہا نہ کھاؤ۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا اور آپ آگے نکل گئے تھے۔ میں نے آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ کھاؤ حلال ہے۔ عمرو بن دینار نے ہم سے فرمایا کہ صالح کے پاس جاؤ اور اُن سے اس کے اور دوسری حدیثوں کے متعلق پوچھو اور وہ یہاں ہمارے

Marfat.com

فَقَالَ كُلُوهُ حَلَالٌ قَالَ لَنَا عَمْرٌو إِذْهَبُوا إِلَى صَالِحٍ فَسْئَلُوهُ عَنْ هٰذَا أَوْ غَيْرِهِ وَقَدِمَ عَلَيْنَا هٰهُنَا۔

پاس تشریف لائے ہوئے تھے۔

باب ۴۸ لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلَالُ۔

احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اُسے شکار کرلے۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوا مَعَهُ فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتّٰى نَلْتَقِيَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوا أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا۔

عبداللہ بن ابوقتادہ کو اُن کے والد ماجد نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کے لیے نکلے اور لوگ آپ کے ساتھ نکلے۔ ایک جماعت جن میں حضرت ابوقتادہ بھی تھے، اُن سے فرمایا کہ دریا کے کنارے سے جاؤ اور ہم سے آملنا۔ اُنھوں نے دریا کے ساحل کو اختیار کیا۔ جب لوٹے تو سب نے احرام باندھ لیا تھا مگر حضرت ابوقتادہ نے نہیں باندھا تھا۔ جب وہ چل رہے تھے تو اُنھوں نے گورخر دیکھے۔ حضرت ابوقتادہ نے ایک گورخر پر حملہ کرکے اُسے زخمی کردیا اور ہمارے پاس لائے۔ لوگ اُتر پڑے اور اس کا گوشت کھایا اور کہا کہ ہم حالتِ احرام میں شکار کا گوشت کھا رہے ہیں۔ ہم نے اُس کا گوشت اٹھالیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے تو لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم حالتِ احرام میں تھے اور حضرت ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے کئی گورخر دیکھے تو حضرت ابوقتادہ نے اُن پر حملہ کرکے اُن میں سے ایک مادہ کو شکار کرلیا۔ ہم اُتر پڑے اور اُس کا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے کہا کہ کیا ہم شکار کا گوشت کھائیں حالانکہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔ ہم نے اُس کا باقی گوشت اُٹھالیا۔ فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اُس پر حملہ کرنے کا حکم دیا یا اُس کی طرف اشارہ کیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو اُس کا باقی گوشت بھی کھالو۔

ف: اس حدیث اور اِسی مضمون کی گزشتہ احادیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ جس نے احرام باندھا ہوا ہو وہ شکار نہیں کرسکتا۔ اور نہ کسی کو شکار کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ اگر غیر محرم نے شکار کیا ہو تو محرم اُس جانور کے گوشت میں سے کھا سکتا ہے جیسا کہ اس حدیث اور اس سے ملحقہ گزشتہ احادیث میں واضح طور پر وارد ہوا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

باب ۴۹ إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ۔

اگر احرام والے کے زندہ گورخر بھیجا جائے تو نہ لے۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے ایک گورخر بطور ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جب کہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ آپ نے وہ واپس کردیا جب اُن کے چہرے پر مایوسی

Marfat.com

وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔

باب ۱۵۰ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِنًى إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

دیکھی تو فرمایا، میں اسے ہرگز واپس نہ کرتا مگر میں حالتِ احرام میں ہوں۔

احرام والا کونسے جانوروں کو مار سکتا ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور ہیں جن کو مار دینے میں احرام والے پر کوئی گناہ نہیں ـــــ عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا۔

زید بن جُبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زوجۂ مطہرہ نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، احرام والا مار دے۔

اصبغ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانوروں کو مار دینے کا کوئی مضائقہ نہیں: کوّا، چیل، چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کُتّا۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عُروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جانوروں میں سے پانچ ہیں جو سارے مُوذی ہیں جو حرم میں بھی مار دیے جائیں یعنی کوّا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کُتّا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کی ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ والمرسلات نازل ہوئی۔ آپ اُس کی تلاوت فرما رہے تھے اور میں آپ کی زبان مبارک سے سُن کر یاد کر رہا تھا۔ آپ ابھی اُسی میں رطب اللسان تھے ایک سانپ ہماری جانب لپکا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مار دو۔ ہم اُس پر ٹوٹ پڑے تو وہ بھاگ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جیسے تم اُس کے شر سے بچ گئے ـــــ الخ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيتَ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرَدْنَا بِهٰذَا أَنَّ مِنًى مِنَ الْحَرَمِ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بِقَتْلِ الْحَيَّةِ بَأْسًا۔

ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ منیٰ حرم میں ہے اور انھوں نے سانپ کو مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ فُوَيْسِقٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ۔

عُروہ بن زُبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، چھپکلی موذی جانور ہے۔ میں نے نہیں سُنا کہ آپ نے اُس کو مارنے کا حکم دیا ہو۔

باب ۱۱۵ لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ۔

حرم کا درخت نہ کاٹا جائے۔ حضرت ابنِ عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اس کا کانٹا بھی نہ کاٹا جائے۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ إِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللّٰهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ خَرْبَةٍ تَلِيَّةٍ۔

حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن سعید سے فرمایا اے امیر! مجھے اجازت دیجیے کہ آپ کو وہ بات سناؤں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتحِ مکہ سے اگلے روز ارشاد فرمائی اور اُسے میرے کانوں نے سُنا، دِل نے یاد رکھا اور ارشاد فرماتے ہوئے میں نے حضور کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا، مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حُرمت والا بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا۔ پس کسی کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخری دِن پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور نہ اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتال کو اجازت کی سند بنائے تو اُس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی آپ کو نہیں دی۔ مجھے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے اجازت دی اور آج بھی وہ حُرمت اُسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ جو موجود ہے وہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابوشریح سے کہا گیا کہ عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا؟ فرمایا، اُس نے کہا کہ اے ابوشریح! میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ حرم کسی عاصی، خون کر کے بھاگنے والے اور فساد کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ خَرْبَةٌ سے مراد فساد ہے۔

باب ۱۱۶ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُ الْحَرَمِ۔

حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے۔

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ اَنْ يُّنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام کیا ہے، یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوئی نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے نہ اس کا درخت کاٹا جائے، نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: اچھا اذخر کے سوا۔ خالد سے روایت ہے کہ عکرمہ نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا کیا ہے؟ سائے سے اٹھا کر اس کی جگہ سنبھالنا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ کے حرم میں گھاس اکھاڑنے، درخت کاٹنے، شکار بھگانے اور گری پڑی چیز اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر آپ نے اذخر گھاس کا استثناء فرما دیا کہ اذخر کو اکھاڑ کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو اتنا با اختیار کر دیا تھا کہ تشریعی احکام میں بھی آپ کو کسی قدر اختیار دے دیا تھا۔ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیارات کو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الامن والعلیٰ کے اندر قرآن و حدیث کی روشنی میں بہت خوب بیان فرمایا ہے۔ ایمان کی حفاظت کے لیے اس رسالے کا مطالعہ بہت سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۵۳ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ وَقَالَ اَبُوْ شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا۔

مکہ مکرمہ میں جنگ کرنا حلال نہیں۔ حضرت ابو شریح نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اس میں خون نہ بہایا جائے۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا فَاِنَّ هٰذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے، جب تم سے نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل آیا کرو کیونکہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا جس روز کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ اللہ کی حرمت کے باعث تا قیامت حرام ہے اور اس میں جنگ کرنا کسی کے لیے نہ مجھ سے پہلے حلال ہوا اور نہ میرے لیے حلال ہوا مگر دن کی ایک ساعت کے لیے۔ پس وہ اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک حرام ہے۔ نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کے لیے ہے۔ فرمایا:

Marfat.com

وَلِبُيُوتِهِمْ قَالَ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

باب ۱۵۴ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِنَارٍ فِي مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُولُ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَعَلَّهُ سَمِعَ مِنْهُمَا۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ۔

باب ۱۵۵ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

باب ۱۵۶ مَا يُنْهَى مِنَ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ

اچھا اذخر کے سوا۔

احرام والے کا پچھنے لگوانا

حضرت ابن عمر نے اپنے صاحبزادے کو حالتِ احرام میں داغ لگوایا اور وہ دوا استعمال کی جا سکتی ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

عطاء سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ پھر فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث بیان کی مجھ سے طاؤس نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے۔ میں نے کہا کہ شاید انھوں نے دونوں سے سنی ہو۔

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابو علقمہ، عبدالرحمن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لحی جمل کے مقام پر حالتِ احرام کے اندر وسط سر میں پچھنے لگوائے۔

احرام والے کا نکاح کرنا۔

ابو المغیرہ عبدالقدوس بن حجاج، اوزاعی، عطاء بن ابو رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالتِ احرام میں نکاح کیا۔

احرام والے مرد و عورت کے لیے جو خوشبو منع ہے۔

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ احرام والی ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں حالتِ احرام میں کن کپڑوں کے پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قمیض، شلوار، عمامہ اور ٹوپی نہ پہنے۔ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے اور نہ وہ چیز پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی ہو اور نہ احرام والی عورت نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے ـــــ متابعت کی اس کی موسیٰ بن عقبہ اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جویریہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستانوں کے بارے میں۔

عبید اللہ نے فرمایا کہ ورس سے رنگا ہوا نہ ہو اور وہ کہا کرتے کہ احرام

Marfat.com

بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ إِسْحٰقَ فِي التِّقَابِ وَالْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَلَا وَرْسٌ وَكَانَ يَقُوْلُ لَا تَتَنَقَّبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا تَتَنَقَّبُ الْمُحْرِمَةُ وَتَابَعَهُ لَيْثٌ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ۔

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ وَكَفِّنُوْهُ وَلَا تُغَطُّوْا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ۔

باب ۱۵۷ الْاِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا۔

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ إِلَى أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتُرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُوْ أَيُّوْبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

باب ۱۵۸ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ

والی نقاب ڈال سکتی ہے لیکن دستانے نہ پہنے ــــ امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ احرام والی نقاب نہ ڈالے اور متابعت کی اس کی لیث بن ابوسلیم نے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اور ایک احرام والے آدمی کا واقعہ بیان کیا جس کو اس کی اونٹنی نے جان سے مار دیا تھا۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اسے غسل دو، کفن پہناؤ اور اس کا سر نہ چھپانا اور اسے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ تلبیہ کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔

احرام والے کا غسل کرنا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والا حمام میں داخل ہو سکتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کے نزدیک کھجانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کا ابواء کے مقام پر احرام والے کے سر دھونے کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا کہ احرام والا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا کہ احرام والا سر نہیں دھو سکتا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا تو میں نے انہیں دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا اور ایک کپڑے سے پردے کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا، کون ہے؟ میں نے کہا کہ عبداللہ بن حنین ہوں، مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے آپ سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احرام میں اپنے سر کو کس طرح دھویا کرتے تھے! پس حضرت ابوایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے نیچا کر دیا، یہاں تک کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا۔ پھر ایک آدمی سے اپنے اوپر پانی ڈالنے کے لیے کہا تو اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور انہیں آگے پیچھے لائے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

جوتے نہ ہونے کی صورت میں احرام والے کا موزے پہننا

Marfat.com

النَّعْلَيْنِ۔

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ الْمُحْرِمِ۔

ابوالولید، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سُنا کہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس ازار (تہمد) نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے یعنی جو شخص حالتِ احرام میں ہو۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احرام والا کونسے کپڑے پہن سکتا ہے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور وہ کپڑا نہ پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو۔ اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انھیں کاٹ لے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

باب ۱۱۵۔ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ۔

اگر ازار میسر نہ ہو تو پاجامہ پہن لے۔

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ۔

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا، جس کے پاس ازار (تہمد) نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

باب ۱۱۶۔ لُبْسِ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ اِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَبِسَ السِّلَاحَ وَافْتَدٰى وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ۔

احرام والے کا ہتھیار بند ہونا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اگر دشمن کا خوف ہو تو ہتھیار پہن لے اور فدیہ دے۔ فدیہ کے بارے میں کسی نے اُن کی متابعت نہیں کی۔

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہونے دیا، یہاں تک کہ اُنھوں نے فیصلہ کیا مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہوں مگر تلواریں نیام میں کر کے۔

Marfat.com

سِلَاحًا اِلَّا فِی الْقِرَابِ۔

باب ۱۱۶۱ دُخُوْلِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَّدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَالًا وَّاِنَّمَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِهْلَالِ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِيْنَ وَغَيْرِهِمْ۔

حرم اور مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا۔ حضرت ابن عمر احرام باندھے بغیر داخل ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کا ارادہ حج یا عمرہ کرنے کا ہے وہ احرام باندھ لے اور لکڑہاروں وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ اُن کے لیے ہیں اور ہر اُس شخص کے لیے جو دوسرے مقامات سے آئیں اور یہاں سے گزریں اور ان کے سوا دوسرے تو کوئی جہاں کا رہنے والا ہے وہیں سے احرام باندھ لے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والے مکہ مکرمہ سے احرام باندھ لیں۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر مغفر تھا جب آپ نے اُسے اُتارا تو ایک شخص حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے فرمایا کہ اُسے قتل کر دو۔

باب ۱۱۶۲ اِذَا اَحْرَمَ جَاهِلًا وَّعَلَيْهِ قَمِيْصٌ وَّقَالَ عَطَاءٌ اِذَا تَطَيَّبَ اَوْ لَبِسَ جَاهِلًا اَوْ نَاسِيًا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ۔

جب بے خبر احرام باندھ لے اور اُس نے قمیض پہن رکھی ہو۔ عطاء کا قول ہے کہ جب خوشبو لگا لے یا بے خبری میں یا بھول کر کپڑا پہن لے تو اُس پر کفارہ نہیں۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَّبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ اَوْ نَحْوُهٗ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِيْ تُحِبُّ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اَنْ تَرَاهُ وَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ يَعْنِيْ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صفوان بن یعلیٰ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو ایک آدمی آیا جس نے جُبّہ پہن رکھا تھا اور اُس پر زعفران یا ایسی ہی کسی چیز کا نشان تھا۔ حضرت عمر مجھ سے کہا کرتے تھے کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ جب حضور پر وحی نازل ہو تو اُنھیں دیکھیں؟ آپ پر وحی نازل ہوئی اور جب وہ کیفیت دور ہوئی تو فرمایا اپنے عمرہ میں وہی کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کا ہاتھ چبایا تو دوسرے نے اس کا اگلا دانت نکال دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے باطل قرار دیا۔

باب ۱۱۶۳ الْمُحْرِمُ يَمُوْتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَاْمُرِ

احرام والا عرفات میں فوت ہو جائے تو نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُؤَدِّيَ عَنْهُ بَقِيَّةَ الْحَجِّ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

۱۷۲۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ اَوْ قَالَ فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ اَوْ قَالَ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ سواری سے گر پڑا جس نے اُس کی گردن کچل دی یا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اُٹھائے گا کہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

۱۷۲۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ اَوْ قَالَ فَاَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمَسُّوْهُ طِيْبًا وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا جس نے اُسے کچل دیا یا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگانا، اس کا سر نہ چھپانا اور نہ اسے حنوط ملنا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

ف: اگر کوئی شخص حالتِ احرام میں وفات پا جائے تو اس کا احرام باقی رہتا ہے۔ یا نہیں اور اس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی یا دوسری طرح نیز یہ حکم خاص اُسی شخص کے متعلق تھا یا فوت ہونے والے ہر محرم سے تعلق رکھتا ہے؟ مذکورہ تینوں باتوں کے اندر آئمہ مجتہدین کا اختلاف ہے۔ اس حدیث کی بنا پہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کا موقف یہ ہے کہ وفات پانے پہ بھی محرم کا احرام باقی رہتا ہے اور اس تجہیز و تکفین دوسرے فوت ہونے والوں کی طرح نہیں کی جائے گی۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک وفات پانے کے بعد محرم کا احرام باقی نہیں رہتا لہٰذا اس کی تجہیز و تکفین دیگر عام اموات کی طرح ہوگی کیونکہ ان بزرگوں کے نزدیک احرام بھی دوسری عبادتوں کی طرح ہے۔ اگر دوسری کسی بھی عبادت کے دوران اُس کا کرنے والا فوت ہو جاتا ہے تو وہ عبادت اُس کی موت پر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کا ثواب آگے بھی جاری رکھے یا اُس کو وہی عبادت کرتا ہوا اٹھائے تاکہ وہ عبادت اُس کے بندۂ کامل ہونے کی شہادت بن جائے لیکن حقیقت میں وہ عمل موت پر ختم ہو جاتا ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے موقف کی بنیاد ہی حدیث پر ہے جبکہ امام ابوحنیفہ۔ امام مالک اور امام اوزاعی کے موقف کی بنیاد بعض دوسری حدیثوں اور بعض صحابۂ کرام کے عمل اور نظریات پر ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

Marfat.com

باب ۱۶۴ سُنَّةِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ۔

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

احرام والا مر جائے تو اُس کے متعلق سنت

سعید بن جُبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ اُس کی اُونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ احرام باندھے ہوئے تھا اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اُٹھائے گا۔

باب ۱۶۵ الْحَجِّ وَالنَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

عورت کی طرف سے حج کرنا اور منت پوری کرنا اور خاوند کا بیوی کی طرف سے حج کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جُہینہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکیں یہاں تک کہ فوت ہو گئیں۔ کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: ہاں تم اُن کی طرف سے حج کرو۔ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کرتیں؟ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے۔

باب ۱۶۶ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

ابو عاصم، ابن جُریج، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت ابن عباس نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت ــــ موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن ابوسلمہ ابن شہاب، سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حجۃ الوداع کے سال قبیلہ خثعم کی ایک عورت حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے میرے والد ماجد بہت بوڑھے ہو گئے ہیں، سواری پر ٹک کر نہیں بیٹھ سکتے۔ اگر میں حج کروں تو کیا اُن کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ فرمایا: ہاں۔

باب ۱۶۷ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سواری پر

Marfat.com

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت فضل بیٹھے ہوئے تھے کہ خثعم کی ایک عورت حاضر بارگاہ ہوئی۔ حضرت فضل اُس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ اِن کی طرف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ عرض گزار ہوئی کہ میرے والدِ ماجد پر حج فرض ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ سواری پر ٹِک نہیں سکتے۔ کیا میں اُن کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا، ہاں اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

باب ۱۱۶۸ حَجِّ الصِّبْيَانِ۔ بچوں کا حج کرنا

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَعَثَنِي أَوْ قَدَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

ابو النعمان، حماد بن زید، عبداللہ بن عبداللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے مجھے رات میں سامان کے ساتھ پہلے ہی بھیج دیا تھا۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلُمَ أَسِيرُ عَلَى أَتَانٍ لِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى حَتّٰى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَوَقَعْتُ فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں بالغ ہونے کے قریب تھا کہ اپنی گدھی پر سوار ہو کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے اور میں پہلی صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا۔ پھر اُس سے اُترا اور وہ چرنے لگی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔ یونس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ۔

عبدالرحمٰن بن یونس، حاتم بن اسماعیل، محمد بن یوسف سے روایت ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کروایا گیا اور میری عمر سات سال تھی۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِلسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهِ فِي ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عمرو بن زرارہ، قاسم بن مالک، جُعید بن عبداللہ، عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان کے ساتھ حج کروایا گیا تھا۔

باب ۱۱۶۹ حَجِّ النِّسَاءِ وَقَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

عورتوں کا حج کرنا۔ احمد بن محمد، ابراہیم، اِن کے والدِ ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات

Marfat.com

اَذِنَ عُمَرُ لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

کو آخری حج میں جانے کی اجازت دی اور اُن کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو بھیجا۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عُمْرَةَ قَالَ حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَغْزُوْ وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ فَقَالَ لٰكِنَّ اَحْسَنُ الْجِهَادِ وَاَجْمَلُهُ الْحَجُّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا اَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ اِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کی معیت میں غزوات و جہاد میں شامل نہ ہوا کریں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے سب سے اچھا اور عمدہ جہاد حج ہے، گناہوں سے پاک کر دیتا ہے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی سن لینے کے بعد میں کبھی حج کو نہیں چھوڑتی ہوں۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ فِيْ جَيْشِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ تُرِيْدُ الْحَجَّ فَقَالَ اُخْرُجْ مَعَهَا۔

ابو معبد مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سفر نہ کرے مگر اپنے کسی محرم کے ساتھ اور اُس کے پاس گھر میں کوئی داخل نہ ہو مگر اس کے محرم کے ساتھ۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں فلاں لشکر کے ساتھ جانے کا ارادہ رکھتا ہوں اور میری بیوی حج کے لیے جانا چاہتی ہے۔ فرمایا کہ اُس (اپنی بیوی) کے ساتھ جاؤ۔

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهٖ قَالَ لِاُمِّ سِنَانٍ الْاَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ اَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِيْ زَوْجَهَا كَانَ لَهٗ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَالْاٰخَرُ يَسْقِيْ اَرْضًا لَنَا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِيْ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج کر کے واپس لوٹے تو حضرت اُمِ سنان انصاریہ سے فرمایا کہ تم نے حج کیوں نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئیں کہ ابو فلاں یعنی اُن کے خاوند کے پاس پانی ڈھونے والے دو اُونٹ ہیں۔ ایک پر وہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو پانی دیتا ہے۔ فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے ـــــ روایت کیا اسے ابن جریج نے عطاء، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ـــــ عبید اللہ، عبدالکریم، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ

قزعہ مولیٰ زیاد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا

Marfat.com

سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَغَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ اَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاَنْقَتْنَنِيْ اَنْ لَّا تُسَافِرَ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

تھا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چار باتیں ایسی سُنی ہیں یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہیں جو مجھے بہت پسند اور پیاری ہیں کہ کوئی عورت دو روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا کسی محرم کے ساتھ۔ دو دنوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے نہ رکھے۔ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے یعنی عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے اور فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجدِ حرام، میری مسجد اور مسجدِ اقصیٰ کی طرف۔

باب ۱۱۱ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ اِلَى الْكَعْبَةِ۔

جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر چل رہا تھا فرمایا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی تکلیف دینے سے بے نیاز ہے اور اُسے حکم دیا کہ سوار ہو جائے۔

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهٗ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ قَالَ وَكَانَ اَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جُریج، سعید بن ابو ایوب، یزید بن ابو حبیب، ابو الخیر سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میری بہن نے نذر مانی کہ بیت اللہ تک پیدل چل کر جائے گی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کرنے کے لیے مجھ سے کہا، میں نے حکم دریافت کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، پیدل چلے اور سوار بھی ہو جایا کرے اور ابو الخیر کبھی حضرتِ عقبہ سے جُدا نہ ہوتے۔

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَّزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

ابو عاصم، ابن جُریج، یحییٰ بن ایوب، یزید، ابو الخیر نے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

باب ۱۱۲ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ۔

مدینہ منورہ کا حرم ہونا

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِّنْ

ابو عبد الرحمٰن احول نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے۔ نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی نئی بات

Marfat.com

كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

پیدا کی جائے۔ جو اس میں نئی بات نکالے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي فَقَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ تَعَالَى فَأَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسجد بنانے کا حکم دیا اور فرمایا۔ اے بنی نجار مجھ سے قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اس کی قیمت ہم اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ آپ نے حکم فرمایا تو مشرکوں کی قبریں کھود دی گئیں۔ پھر حکم فرمایا تو گوڑی کو ہموار کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دئے گئے اور مسجد کی قبلہ والی جانب انہیں صف کی طرح کھڑا کر دیا گیا۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي قَالَ وَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ أُرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ۔

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کی دونوں سنگلاخ زمینوں کا درمیانی حصہ میری زبان پر حرام کیا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے بنی حارثہ! میرے خیال میں تم حرم سے باہر ہو گئے ہو پھر ادھر ادھر دیکھ کر فرمایا۔ نہیں تم حرم کے اندر ہو۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہمارے پاس کوئی اور چیز نہیں سوائے اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ حرم ہے عائر سے فلاں جگہ تک پھر جو اس میں کوئی بدعت نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفلی اور فرمایا کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے۔ جو کسی مسلمان کا عہد توڑے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفلی۔ جو کسی قوم سے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر موالات کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفلی۔

Marfat.com

باب ۱۱۷۲ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ لوگوں کو چھانٹتا ہے

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، ابو حباب سعید بن یسار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے ایک بستی کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں کو نگل جاتی ہے۔ لوگ اُسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے۔ وہ بستی بُرے لوگوں کو اس طرح دُور کرتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دُور کر دیتی ہے۔

باب ۱۱۷۳ اَلْمَدِيْنَةُ طَابَةٌ۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةٌ۔

مدینہ منورہ طابہ ہے

خالد بن مخلد، سلیمان، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے نزدیک آ گئے تو فرمایا۔ یہ طابہ ہے۔

باب ۱۱۷۴ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ۔

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِيْنَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ۔

مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے۔ اگر میں مدینہ منورہ میں ہرن چرتا ہوا دیکھوں تو اُسے نہیں ڈراؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان دونوں سنگلاخوں کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

باب ۱۱۷۵ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ۔

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَاٰخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا۔

جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ تم مدینہ منورہ کو اچھی حالت میں چھوڑ جاؤ گے تو پھر وہاں درندے اور پرندے چھا جائیں گے اور آخر میں اس کے اندر مزینہ کے دو چرواہے آئیں گے۔ وہ چاہیں گے کہ مدینہ منورہ سے اپنی بکریاں لے جائیں تو دیکھیں گے کہ وہاں تو صرف وحشی جانور ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر پڑیں گے۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن ابو زہیر

Marfat.com

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبِّسُوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبِّسُوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبِّسُوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یمن فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں لے کر آئے گی تو اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی۔ اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ شام فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں لے کر آئے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ عراق فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں لے کر آئے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔

باب ۷۶ الْاِيْمَانُ يَاْزِرُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا

ابراہیم بن مُنذر، انس بن عیاض، عُبَید اللہ، حبیب بن عبدالرحمٰن حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْزِرُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْزِرُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا۔

باب ۷۷ اِثْمِ مَنْ كَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ۔

اہل مدینہ کو فریب دینے کا گناہ

حسین بن حُرَیث، فضل، جُعَید، عائشہ، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ نہیں دھوکا دے گا کوئی اہل مدینہ کو مگر اس طرح گھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔

باب ۷۸ اَطَامِ الْمَدِيْنَةِ

مدینہ منورہ کے مکانات

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ سَمِعْتُ اُسَامَةَ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اُطُمِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ وَّسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

عُروہ سے روایت ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے مکانات میں سے ایک اونچے مکان پر چڑھے تو فرمایا، کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ بے شک میں تمہارے گھروں پر فتنوں کے گرنے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں۔ جیسے بارش کے قطروں کے گرنے کے مقامات۔ متابعت کی اس کی معمر اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے۔

باب ۷۹ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ۔

دجّال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو گا

Marfat.com

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال کا رُعب مدینہ منورہ کے اندر داخل نہیں ہو گا، اس کے اُن دنوں سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ۔

نُعیم بن عبداللہ مجمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے ہیں لہٰذا طاعون اور دجال اس میں داخل نہیں ہوں گے۔

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال برباد نہیں کر دے گا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ ان کے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں ہوگا جس پر صف بستہ فرشتے حفاظت نہ کر رہے ہوں گے پھر مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو تین جھٹکے لگیں گے جن کے باعث اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (اس سے) نکال دے گا۔

ف: مدینہ منورہ دنیا کا وہ خوش نصیب شہر ہے جس میں پروردگارِ عالم کے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔ آپ خالق اور مخلوق سب کے محبوب ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اہلِ محبت کو وہ جگہ سب سے پیاری محسوس ہوتی ہے جہاں اُن کا محبوب جلوہ افروز ہوتا ہے۔ عارفِ روم، مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گفت معشوقے بہ عاشق اے فتیٰ — تو بہ غربت دیدۂ بس شہرہا
پس کدامی شہر آنہا خوشتر ست — گفت آں شہرے کہ در وے دلبر ست

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس ساری بحث کو سمیٹتے ہوئے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کونسا شہر افضل ہے عارف رومی والے مذکورہ فلسفے کو ایک ایمان افروز شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

طیبہ نہ سہی افضل، مکہ ہی بڑا زاہد!
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مدینہ طیبہ کے احادیثِ مطہرہ میں بے شمار فضائل آئے ہیں۔ کتبِ احادیث کے علاوہ سیر و تاریخ کی کتابیں بھی اُنکے بیانات سے لبریز ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دنیا کے وہ ایمان افروز اور روح پرور شہر ہیں جو بالاتفاق دنیا کے تمام شہروں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ مکہ مکرمہ کو پروردگارِ عالم نے اپنے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے اعلان کروا کے حرم

Marfat.com

بنایا اور مدینہ طیبہ کو اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی حرم بنانا۔ دونوں مقامات پر دنیا کے ہر مقام سے زیادہ شعائر اللہ ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ ہے جس کے شرف وعظمت کا یہ عالم ہے کہ فریضۂ حج وہیں ادا کیا جاتا ہے اور ہر مسلمان کو اُسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہے جبکہ مدینہ منورہ وہ جگہ ہے کہ جہاں فرشتوں کا حج ہوتا ہے اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ہر وقت ستر ہزار فرشتے روضۂ رسول پر صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ ستر ہزار صبح کو آتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار شام کو۔ یہ سلسلہ باری باری چلتا رہتا ہے اور جو فرشتہ ایک دفعہ اُس بارگاہِ بیکس پناہ کی اس حاضری سے مشرف ہو جاتا ہے دوبارہ قیامت تک اُس کی باری پھر نہیں آسکے گی۔ روضۂ پاک پر نوریوں کے اِس دائمی حج کو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

محبوبِ ربِّ عرش ہے اِس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق وعمر کی ہے۔
چھائے ملائکہ ہیں، لگا تار ہے درود
بدلے ہیں پہرے، بدلی میں بارش دُرر کی ہے
سعدین کا قرآن ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کیے ہیں تارے، تجلّی قمر کی ہے
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگیٔ زلف ورُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اِس قدر کی ہے
تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پَر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں بس ایک بار، بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ بَعْضُ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ

عُبَید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بہت طویل واقعات بتائے اور اُنھیں بیان کرتے ہوئے فرمایا، دجّال آئے گا اور اُس پر مدینہ منورہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے۔ پس مدینہ منورہ کی شور زمین میں اُترے گا۔ چنانچہ اُس روز اُس کی طرف ایک آدمی نکلے گا اور وہ بہتر انسان ہوگا یا بہتر انسانوں میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو وہی دجّال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔

نے ہمیں بتایا تھا۔ دجال کہے گا کہ اگر میں اسے قتل کر کے زندہ کر دوں تو پھر بھی میرے متعلق تمہیں کوئی شک ہوگا؟ لوگ کہیں گے نہیں۔ پس وہ اُسے قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ زندہ ہونے پر وہ مردِ مومن کہے گا، خدا کی قسم، آج جیسی بصیرت مجھے ہرگز حاصل نہیں تھی۔ دجال کہے گا کہ اسے قتل کر دو لیکن اُس پر قابو نہیں پا سکے گا۔

باب ۱۱۸ اَلْمَدِيْنَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ۔

مدینہ ناپاکی کو دُور کر دیتا ہے۔

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي فَأَبَى ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اسلام پر بیعت کی۔ اگلے روز آیا تو اُسے بخار چڑھا ہوا تھا۔ کہا کہ اُسے فسخ کر دیجیے۔ آپ نے تین مرتبہ انکار کیا اور فرمایا: مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دُور کرتی اور خالص حصے کو رکھ لیتی ہے۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُحد کی طرف نکلے، آپ کے ساتھیوں میں سے لوگوں کا ایک ٹولہ واپس لوٹ آیا۔ ایک جماعت (صحابۂ کرام) نے کہا کہ ہم اُن سے لڑیں گے۔ دوسری جماعت (گروہِ منافقین) نے کہا کہ ہم اُن سے نہیں لڑیں گے۔ پس یہ آیت اُتری، تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو گئے۔۔۔۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو دُور کر دیتی ہے۔

باب ۱۱۹

حضور کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ۔

عبد اللہ بن محمد، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! مدینہ منورہ میں اُس سے دوگنی برکت رکھ جتنی تُو نے مکہ مکرمہ میں رکھی ہے ـــــ متابعت کی اس کی عثمان بن عمر نے یونس سے۔

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ أَوْضَعَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو اس کی

Marfat.com

رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ جِهَتِهَا۔

باب ۱۸۲۲ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ۔

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَتَحَوَّلُوْا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْرَى الْمَدِيْنَةُ وَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ فَاَقَامُوْا۔

محبت میں اُسے ایڑ لگاتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ کے چھوڑنے کو ناپسند فرمایا؛

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنوسلمہ نے مسجدِ نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو چھوڑنا ناپسند کیا اور فرمایا:۔ اے بنوسلمہ! کیا تمہیں اپنے قدموں کے ثواب کی ضرورت نہیں! پس وہ وہیں رہنے لگے۔

باب ۱۸۲۳

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔

مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ

مسدد، یحییٰ، عُبید اللہ بن عمر، خُبیب بن عبد الرحمٰن، حفص بن عاصم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ كُلُّ امْرِئٍ مُّصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ يَقُوْلُ اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَّجَلِيْلٌ وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِّيَاهَ مَجَنَّةٍ وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَّطَفِيْلٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا اَخْرَجُوْنَا مِنْ اَرْضِنَا اِلٰى اَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمّٰاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ اَوْبَأُ اَرْضِ اللّٰهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِيْ نَجْلًا تَعْنِيْ مَاءً اٰجِنًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال بیمار پڑ گئے۔ حضرت ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو کہتے:۔ "ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے جب کہ موت اُس کے جوتے کے تسمے سے بھی نزدیک ہے"۔ اور حضرت بلال کا جب اُترتا تو بلند آواز سے کہتے:۔ اے کاش ایک رات میں اُسی وادی میں گزاروں اور میرے اردگرد اذخر اور جلیل گھاس ہو۔ کیا ایسا روز بھی آئے گا کہ میں مجنہ کا پانی پیوں گا اور کیا مجھے شامہ اور طفیل پہاڑ نظر آئیں گے"۔ پھر دعا کرتے:۔ اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عُتبہ بن ربیعہ اور اُمیہ بن خلف پر لعنت کر جیسے اُنھوں نے ہمیں ہماری سرزمین سے وبائی زمین کی طرف نکالا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا:۔ اے اللہ! مکہ جیسی ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت ڈال بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مُدیں اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف بھیج دے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ آئے تو اللہ کی زمین میں یہ سب سے زیادہ وبا والی زمین تھی۔ فرمایا کہ یہاں بطحان نالہ آہستہ آہستہ بہتا رہتا تھا۔

Marfat.com

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابو ہلال، زید بن اسلم، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:۔ اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب کرنا اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت سے ہم کنار کرنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـــــ ابن زُرَیع، روح بن قاسم، زید بن اسلم، ان کی والدۂ ماجدہ، حضرت حفصہ بنت عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر سے اسی طرح سُنا ـــ ہشام، زید ان کے والد ماجد، حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر سے سُنا۔

كِتَابُ الصَّوْمِ

روزے کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۸۴ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ۔

حضرت طلحہ بن عُبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی جس کے سر کے بال اُلجھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا، یا رسول اللہ! مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض کی ہے؟ فرمایا کہ پانچ نمازیں سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے پڑھو۔ عرض کی کہ مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ فرمایا کہ ماہِ رمضان کے سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے رکھو۔ عرض گزار ہُوا، مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اسلام کے شرائع بتا دیئے تو وہ عرض پرداز ہُوا، قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو معزز فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے نہ اُس پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ اُس میں سے کچھ کم کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نجات پا گیا اگر اس نے سچ کہا ہے یا جنت میں داخل ہوگا اگر اس نے سچ کہا ہے۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ وَكَانَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا یا اُس کے روزے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو ترک کر دیا حضرت

Marfat.com

عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَصُوْمُهٗ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ صَوْمَهٗ۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهٖ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ۔

عبداللہ اس کا کا روزہ نہ رکھتے مگر جب کہ اُن کے معمول میں آجاتا۔

عُروہ بن زُبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، قریش دورِ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اُس کے روزے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو چاہے اِس (عاشورہ) کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔

باب ۱۱۸۵ فَضْلِ الصَّوْمِ۔

روزے کی فضیلت

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَاِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهٗ اَوْ شَاتَمَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِيْ اَلصِّيَامُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، روزہ ڈھال ہے۔ پس نہ فحش کلامی کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی اُس سے لڑے یا گالی دے تو دو دفعہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کھانے، اپنے پینے اور اپنی خواہش کو میرے روزے کی خاطر چھوڑتا ہے لہٰذا اُس کا بدلہ میں خود دوں گا اور ہر نیکی کی جزا اُس سے دس گنا ہے۔

باب ۱۱۸۶ اَلصَّوْمُ كَفَّارَةٌ۔

روزہ کفارہ ہے

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يَّحْفَظُ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ قَالَ لَيْسَ اَسْاَلُ عَنْ هٰذِهٖ اِنَّمَا اَسْاَلُ عَنِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ وَاَنَّ دُوْنَ ذٰلِكَ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُفْتَحُ اَوْ يُكْسَرُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا يُغْلَقَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدِ اللَّيْلَةَ۔

حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، فتنہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی کس کو یاد ہے! حضرت حُذیفہ نے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سُنا کہ آدمی کا فتنہ جو اُس کے گھر والوں، مال اور ہمسایوں میں ہوتا ہے اُس کے لیے نماز، روزہ اور صدقہ کفارہ بن جاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں اِس کے متعلق نہیں پوچھتا بلکہ میں اُس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندری لہروں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اُس کے سامنے تو ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا۔ کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر وہ قیامت تک بند نہیں ہوگا۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ اُن سے پوچھے کہ کیا حضرت عمر اُس دروازے کو جانتے تھے۔ انہوں نے پوچھا تو فرمایا، ہاں جیسے کوئی دن کے بعد رات آنے کو جانتا ہے۔

Marfat.com

فائدہ: حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے۔ آپ کا وجود اُمّتِ محمدیہ کے لیے خدائے ذوالمنن کا بہت بڑا انعام تھا۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدیم المثال آنکھوں نے اِس جوہرِ کامل کو بھانپ لیا تھا، اسی لیے اِنھیں اپنے پروردگار سے مانگ کر لیا تھا۔ اِن کے دورِ خلافت میں مسلمانوں کو ایسا وقار حاصل ہُوا کہ اُس وقت کی کفر کی عظیم سلطنتیں بھی لرزہ براندام تھیں۔ قیصر و کسریٰ ان کے نام سے کانپنے لگے تھے اور اُس وقت کی دونوں سپر پاوروں یعنی ایران اور روم کی حکومتوں کو تہ و بالا کر کے اِنھوں نے قیصر و کسریٰ کے تاج اپنے پیروں سے کچل ڈالے تھے۔ اُن کی طاقتوں کے جنازے نکال دیئے تھے۔ اُن کی عظمتوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ کلمۂ حق کی سربلندی کا وہ فریضہ ادا کیا جس پر غلامانِ مصطفیٰ کو رہتی دنیا تک ناز رہے گا۔ اُن کے اس محیر العقول کارنامے کا اعتراف کیے بغیر دشمن بھی نہ رہ سکے۔ حضرت فاروقِ اعظم کا وجود جہاں اسلام دشمن طاقتوں کے لیے موت کا پیغام تھا اور وہ دشمنانِ اسلام کی آنکھوں میں ہمیشہ کھٹکتے رہیں گے وہاں وہ امتِ محمدیہ کے لیے محکم قلعہ، مضبوط پناہ گاہ اور زبردست ڈھال کا حکم رکھتا تھا۔ جب تک آپ اِس دنیا میں جلوہ افروز رہے اُس وقت تک کوئی فتنہ مسلمانوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا۔ آپ فتنوں اور امتِ محمدیہ کے درمیان سدِّ سکندری تھے۔ جب انہوں نے دنیا کو خیرباد کہا۔ تو امتِ محمدیہ کے مضبوط قلعے کے اندر فتنے آگھسے اور ایسی ایک بھی ہستی سامنے نہ آسکی جو ملتِ اسلامیہ کو فتنوں سے بچا سکتی۔ اگرچہ دوسرے کتنے ہی حضرات نے اِس میدان میں عظیم الشان کارنامے انجام دیئے اور ملتِ اسلامیہ کی حفاظت کا فریضہ قابلِ تعریف انداز میں ادا کیا لیکن اس سلسلے میں حضرت فاروقِ اعظم کے کام کی ہمہ گیری اپنی مثال خود آپ ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اُن کی تمام صحابۂ کرام کی اور جملہ اہل بیتِ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سچی محبت اور پیروی نصیب فرمائے آمین۔

باب ۱۸۷ اَلرَّيَّانُ لِلصَّائِمِيْنَ۔

روزہ داروں کے لیے بابِ ریّان

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریّان کہا جاتا ہے قیامت کے روز اُس سے روزہ دار داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اُس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ کہیں گے (فرشتے) کہ اِس سے اِن کے سوا کوئی اور داخل نہ ہو۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا اُس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ

حُمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اُسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی: اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ نمازیوں کو باب الصلوٰۃ سے بُلایا جائے اور جہاد کرنے والوں کو باب الجہاد سے بُلایا جائے گا اور روزہ داروں کو باب الریّان سے بُلایا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو باب الصدقہ سے

Marfat.com

أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

بُلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، جوان دروازوں سے بُلایا گیا یہ تو خاص بات نہ ہوئی، کیا ایسا بھی کوئی ہے جس کو سب دروازوں سے بُلایا جائے! فرمایا:۔ ہاں اور مجھے اُمید ہے کہ تم بھی اُن میں سے ہو۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی شان کے مالک ہیں۔ آپ انبیائے کرام علی انبیا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد بالاتفاق تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ آپ کی خوبیوں سے احادیث اور سیر و تاریخ کی کتابیں لبریز ہیں۔ خود پروردگارِ عالم نے قرآنِ کریم میں آپ کی تعریفیں کی ہیں۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنے آپ محبوب تھے اِتنا امتِ محمدیہ میں سے کوئی دوسرا فرد نہیں تھا۔ محبوب پروردگار پر جس درجہ یہ نثار ہوئے اور اُس کے ثبوت میں جس طرح جانی اور مالی قربانیاں انہوں نے پیش کیں اُن کی کوئی دوسرا مثال پیش نہیں کر سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن لفظوں میں اِن کی قربانیوں کا اعتراف اور اعلان فرمایا وہ کسی دوسرے کو نصیب نہ ہو سکا۔ پوری اُمتِ محمدیہ میں سے یہ شرف بھی صرف انہیں حاصل ہوا کہ اِن کی چار پشتوں کو شرفِ صحابیت نصیب ہوا یعنی: ——— (۱) والدین۔ (۲) خود، (۳) اولاد (۴) اولاد در اولاد ——— اِنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت کا چھوٹی سی عمر سے لے کر آخری دم تک اور اُس وقت سے اب تک جو حق ادا کیا وہ بھی کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوا۔ اکثر اہم مواقع پر محبوبِ پروردگار کے ساتھ صدیقِ اکبر ہی نظر آئے۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا لیکن اگر حضرت ابوبکر صدیق کو آپ کا سایہ مان لیا جائے تو شاید بے جا نہ ہو۔ آپ پوری اُمتِ محمدیہ کے علی الاطلاق امام ہیں۔ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے امام ہیں۔ اِن کو اپنا امام ماننے سے وہی شخص انکار کرے گا جو درحقیقت اسلام سے اپنا رشتہ توڑ چکا ہوگا ——— خدائے ذوالمنن ہمیں ان کی، تمام صحابۂ کرام و اہلِ بیت اطہار کی سچی محبت نصیب کرے اور اُن سب بزرگوں کے غلاموں میں ہمارا حشر و نشر فرمائے، آمین۔

باب ۱۸۸ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالُوا لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ۔

رمضان کہا جائے یا ماہِ رمضان! جس کے نزدیک دونوں طرح درست ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ۔

قُتیبہ، اسماعیل بن جعفر، ابوسُہیل، ان کے والدِ ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، ابن ابوانس، ابوسلمہ، ابوہ

Marfat.com

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ اَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّيْنَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

کے والدِ ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَقَالَ غَيْرُهٗ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ وَيُوْنُسُ لِهِلَالِ رَمَضَانَ۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے رکھنے چھوڑ دو اگر تمہارے اُوپر مطلع ابر آلود ہو تو اس کا حساب کر لو۔ دوسروں نے لیث کے واسطے سے عُقیل اور یونس سے روایت کی کہ رمضان کے چاند کا۔

باب ۱۱۸۹ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَنِيَّةً وَقَالَتْ عَآئِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔

جو ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے نیک نیتی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ لوگ اپنی نیتوں پر اُٹھائے جائیں گے۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

یحییٰ بن ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے شب قدر میں حالت ایمان کے اندر ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی سابقہ گناہ معاف فرما دئے جاتے ہیں۔

باب ۱۱۹۰ اَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ

عُبَیْدُ اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت اُس وقت اور بڑھ جاتی جب حضرت جبرئیل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور حضرت جبرئیل رمضان کی ہر رات میں حاضر ہوتے یہاں تک کہ وہ گزر جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُنہیں قرآن مجید سُناتے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ بھلائی کرنے میں تیز آندھی سے بھی زیادہ

Marfat.com

السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

باب ۱۹۱ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔

جو روزے میں جھوٹی بات اور اُس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے۔

سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جھوٹی بات اور اُس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اُس کے کھانے اور پینے کی چیزیں چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

باب ۱۹۲ هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ۔

جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے کا ہر عمل اُسی کے لیے ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور اُس کا بدلہ میں ہوں۔ روزہ ڈھال ہے اور جس روز تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ فحش باتیں کرے اور نہ جھگڑے۔ اگر اُسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ روزے سے ہوں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جن سے اُسے فرحت ہوتی ہے۔ افطار کرے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزے کے باعث خوش ہوگا۔

باب ۱۹۳ الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزُوبَةَ۔

جنسی خواہش بڑھنے پر روزہ رکھنا

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

عبدان، ابوحمزہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا۔ جو عورت کا مہر ادا کر سکتا ہو وہ نکاح کرلے کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرمگاہ کے لیے اچھا ہے اور جو ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ شہوت کو گھٹاتا ہے۔

باب ۱۹۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب اُسے دیکھ لو تو چھوڑ دو۔ جملے حضرت عائشہ

Marfat.com

وَقَالَ صِلَةٌ عَنْ عَمَّارٍ مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت کی کہ جس نے شک کے دن روزہ رکھا اُس نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور روزے نہ چھوڑو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر تمہارے اُوپر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کرلو۔

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مہینہ انتیس ۲۹ دنوں کا بھی ہوتا ہے لہٰذا روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر مطلع ابر آلودہ ہو (اور چاند نظر نہ آئے) تو تیس ۳۰ دنوں کی گنتی پوری کرلو۔

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَخَنَسَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ۔

ابوالولید، شعبہ، جبلہ بن سُحَیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اِتنے اور اِتنے دنوں کا ہوتا ہے اور انگوٹھے کو تین دفعہ دبایا۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے دیکھ کر روزے رکھا کرو اور اُسے دیکھ کر روزے رکھنے چھوڑا کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس ۳۰ دنوں کی گنتی پوری کرلیا کرو۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلٰى مِنْ نِسَآئِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا اَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

عکرمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک ماہ کا ایلا کیا (پاس نہ جانے کی قسم کھائی) جب اُنتیس ۲۹ دن گزرے تو صبح یا شام کو آپ تشریف لے آئے۔ عرض کی گئی کہ آپ نے تو ایک ماہ تک اِن کے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی! فرمایا کہ بے شک مہینہ اُنتیس ۲۹ دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلَى

حُمَید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک ماہ کا ایلاء کیا

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَآئِهٖ وَ كَانَتْ اِنْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ.

اور آپ کے پیر میں موچ آگئی۔ آپ اُنتیس روز اپنے بالاخانے پر رہے پھر اُتر آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا کہ مہینہ اُنتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

باب ۱۹۵ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ

عیدین کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اسحاق کا قول ہے۔ اگر ایک ناقص ہوگا تو دوسرا پورا ہوگا۔ محمد بن سیرین نے فرمایا۔ اکٹھے یہ دونوں ناقص نہیں ہوتے۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَّقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجْتَمِعَانِ كِلَاهُمَا نَاقِصٌ.

۱۷۸۵۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِيْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ.

مسدد، معتمر، اسحاق، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا — مسدد، معتمر، خالد بن الحذاء حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں مہینے اکٹھے ناقص نہیں ہوتے، رمضان کی عید کا مہینہ اور ذوالحجہ۔

باب ۱۹۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے۔

۱۷۸۶۔ **حَدَّثَنَا** اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ.

آدم، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہماری جماعت اُمیوں کی ہے، زیادہ حساب کتاب نہیں کرتے۔ مہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے یعنی کبھی اُنتیس دنوں کا اور کبھی تیس دنوں کا۔

باب ۱۹۷ لَا يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ.

رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے جائیں۔

۱۷۸۷۔ **حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهٗ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی رمضان شروع ہونے سے ایک دو پہلے روزے نہ رکھے سوائے اُس کے جو متواتر روزے رکھ رہا ہو تو اُس دن کا روزہ رکھ لے۔

Marfat.com

باب ۹۵ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهٗ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ۔

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُّفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهٗ وَلَا يَوْمَهٗ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتَى امْرَاَتَهٗ فَقَالَ لَهَا اَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهٗ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَجَآءَتْهُ امْرَاَتُهٗ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَّكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَّنَزَلَتْ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ۔

باب ۹۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ فِيْهِ الْبَرَآءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ عَمَدْتُ اِلٰى عِقَالٍ اَسْوَدَ اِلٰى عِقَالٍ اَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِيْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِي الَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِيْنُ لِيْ فَغَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ الَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ۔ حلال کیا گیا ہے تمہارے لیے رمضا
کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا۔ وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُ
کے لیے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں میں خیانت کرتے ہو
تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف کیا۔ اب تم اُن سے ملو اور تلاش کر
جو اللہ نے تمہارے لیے لکھا ہے (۲: ۱۸۷)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محمد مصطفی صلی ا
تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے جب کسی روزہ دار آدمی کے سامنے افطاری رکھی جا
اور افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو اُس رات اور اگلے روز شام تک نہ کھ
سکتا۔ چنانچہ حضرت قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھے۔ جب افطاری کا و
ہُوا تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: ۔ کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اُنھو
نے کہا کہ نہیں میں جا کر تلاش کرتی ہُوں۔ اُس روز اُنھوں نے محنت کی تھی لہٰذا نیند
آگئی۔ اُن کی بیوی آئی اور دیکھا تو کہا: ۔ ہائے افسوس! جب نصف دن گزرا تو
بے ہوش ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر ہُوا تو یہ آیت نازل ہو
"حلال کیا گیا تمہارے لیے روزے کی رات میں اپنی بیویوں کے پاس جانا"۔ ا
سے لوگوں کو بڑی خوشی ہوئی اور حکم نازل ہُوا: ۔ "پس کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہا
لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے ظاہر ہو جائے" (۲: ۱۸۷)

ارشاد ربانی ہے: ۔ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے
سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے ظاہر ہو جائے۔ پھر روزے کو رات تک
پورا کرو"۔ اس سلسلے میں حضرت براء نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرما
جب آیت نازل ہوئی: ۔ یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفید دھا
سیاہ دھاگے میں سے"، تو میں نے ایک سیاہ دھاگا اور ایک سفید دھاگا لے
کر انھیں اپنے سرہانے کے نیچے رکھ لیا اور میں رات کو دیکھتا رہا لیکن مجھ پر
کچھ ظاہر نہ ہُوا۔ صبح کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس
کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی
ہے۔

Marfat.com

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ وَلَمْ يُنْزَلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رِجَالٌ اِذَا اَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْاَبْيَضَ وَالْاَسْوَدَ وَلَمْ يَزَلْ يَاْكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رُؤْيَتُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ اِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

سعید بن ابو مریم، ابن ابو حازم، ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے ـــــ سعید بن ابو مریم، ابو غسان محمد بن مطرف، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت نازل ہوئی "اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا ظاہر ہو جائے سیاہ دھاگے میں سے" اور مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ نازل نہیں ہوا تھا پس کوئی آدمی جب روزے کا ارادہ کرتا تو اپنے پیر میں سفید اور سیاہ دھاگا باندھ لیتا اور جب تک اُسے یہ دونوں نظر نہ آتے تو کھاتا رہتا۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

بَابُ ۱۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے۔

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقَاسِمُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ اَذَانِهِمَا اِلَّا اَنْ يَرْقٰى ذَا وَيَنْزِلُ ذَا۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت بلال رات میں اذان کہا کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ ابن اُمِ مکتوم اذان کہیں کیونکہ وہ فجر طلوع ہونے پر ہی اذان کہتے ہیں ـــــ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ ان دونوں کی اذانوں میں اتنا فرق ہی ہوا کرتا تھا کہ یہ چڑھتے اور وہ اُترتے تھے۔

بَابُ ۱۲۰ تَاْخِيْرِ السُّحُوْرِ

سحری میں تاخیر کرنا

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِيْ اَهْلِيْ ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَتِيْ اَنْ اُدْرِكَ السُّجُوْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اپنے گھر والوں میں سحری کھایا کرتا تھا۔ پھر میں جلدی کرنے لگا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ (جماعت سے) نماز پڑھ سکوں۔

بَابُ ۱۲۰۲ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ سُحُوْرٍ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

سحری اور نمازِ فجر میں کتنا وقفہ ہو

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالسُّحُوْرِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں نے کہا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ کہا کہ پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔

بَابُ ۱۲۰۳ بَرَكَةِ السُّحُوْرِ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ وَاصَلُوْا

واجب ہونے کے بغیر سحری کی برکت، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے وصال کے روزے بھی رکھے اور وہاں

Marfat.com

وَلَمْ يَذْكُرِ السُّحُوْرَ۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى۔

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً۔

باب ۲۰۴۔ اِذَا نَوٰى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَقَالَتْ اُمُّ الدَّرْدَاءِ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَاِنْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ يَوْمِيْ هٰذَا وَفَعَلَهُ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةُ۔

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَنَّ مَنْ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ اَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَاْكُلْ فَلَا يَاْكُلْ۔

باب ۲۰۵۔ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَبِيْ حِيْنَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَ مَرْوَانَ اَنَّ عَائِشَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ

سحری کا ذکر نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھے تو لوگوں نے بھی رکھے اُنھیں تنگی ہوئی تو آپ نے اُنھیں منع فرمایا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہارے جیسی ہیئت پر نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

جب دن چڑھے روزے کی نیت کی

حضرت اُمِّ درداء سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء فرماتے۔ کیا تمہارے پاس کھانا ہے! اگر کہہ دیا جاتا کہ نہیں ہے تو فرماتے۔ آج میں روزے سے ہوں اور اسی طرح حضرت ابوطلحہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس نے کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لوگوں میں منادی کرنے کے لیے عاشورہ کے روز بھیجا کہ جس نے کھانا کھالیا وہ روزہ پورا کرے یا اُسے چاہیئے کہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔

روزہ دار کا صبح کو حالتِ جنابت میں اٹھنا

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں اور میرے والدِ ماجد اُس وقت حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے ـــــ مروان سے روایت ہے کہ انھیں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صبح ہوتی اور آپ اپنی کسی زوجۂ مطہرہ سے ملنے کے باعث حالتِ جنابت میں ہوتے۔ پھر غسل کر کے روزہ رکھ لیتے۔ مروان نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ حضرت ابوہریرہ کو یہ حدیث ڈنکے کی چوٹ سُنا دیجیے۔ مروان اُن دنوں مدینہ منورہ کے حاکم تھے۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن نے اِسے ناپسند

Marfat.com

وَيَصُوْمُ وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُفْرِعَنَّ بِهَا اَبَاهُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَدَّرَ لَنَا اَنْ نَجْتَمِعَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِاَبِىْ هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ اَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِاَبِىْ هُرَيْرَةَ اِنِّىْ ذَاكِرٌ لَكَ اَمْرًا وَلَوْلَا مَرْوَانُ اَقْسَمَ عَلَىَّ فِيْهِ لَمْ اَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ اَعْلَمُ وَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْاَوَّلُ اَسْنَدُ۔

کیا پھر حسنِ اتفاق سے ہم ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہو گئے اور حضرت ابوہریرہ کی وہاں زمین تھی۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اور اگر مروان نے مجھے میرے رُوبرو قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ سے نہ کہتا۔ پھر حضرت عائشہ اور حضرت اُمِّ سلمہ کا قول بیان کیا اور کہا کہ اسی طرح حدیث بیان کی مجھ سے حضرت فضل بن عباس نے جو بہت علم والے تھے اور ہمام، حضرت ابن عمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ چھوڑنے کا حکم فرماتے اور پہلی حدیث زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔

بَابُ ۲۰۶ اَلْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا۔

روزہ دار کا مباشرت کرنا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اُس پر عورت کی شرمگاہ حرام ہے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَارِبٌ حَاجَةٌ قَالَ طَاؤُسٌ اُولِى الْاِرْبَةِ الْاَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهٗ فِى النِّسَاءِ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دیتے اور مباشرت بھی کر لیا کرتے تھے اور اُنہیں تمہاری نسبت اپنی خواہش پر بہت زیادہ قابو تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مَارِبٌ سے حاجت مراد ہے طاؤس کا قول ہے کہ اُولِی الْاِرْبَةِ سے وہ احمق مراد ہے جس کو عورتوں کی حاجت نہ ہو۔

بَابُ ۲۰۷ اَلْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اِنْ نَظَرَ فَاَمْنَى يُتِمُّ صَوْمَهٗ۔

روزہ دار کا بوسہ دینا۔ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ عورت کو دیکھا اور انزال ہو گیا تو اپنا روزہ پورا کرے۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ۔

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، ان کے والدِ ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ——— عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ہشام، اُن کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی بعض ازواجِ مطہرات کو بوسہ دے لیا کرتے۔ پھر ہنس پڑیں۔

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے روایت ہے کہ اُن کی والدۂ ماجدہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں تھی کہ مجھے حیض آگیا میں چپکے سے نکلی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا، تمہیں

Marfat.com

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ فَدَخَلْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَخَلَتْ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

کیا ہوا! کیا حیض آگیا؟ عرض کی، ہاں اور آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہوگئی۔ یہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں پانی لے کر غسل کرلیا کرتے اور آپ انھیں روزے کی حالت میں بوسہ دے لیا کرتے۔

باب ۲۰۵ اِغْتِسَالِ الصَّائِمِ وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ ثَوْبًا فَاَلْقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ اَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ اَوِ الشَّيْءَ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالتَّبَرُّدِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا كَانَ صَوْمُ اَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِيْنًا مُتَرَجِّلًا وَقَالَ اَنَسٌ اِنَّ لِيْ اَبْزَنَ اَتَقَحَّمُ فِيْهِ وَاَنَا صَائِمٌ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اِسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَاكُ اَوَّلَ النَّهَارِ وَاٰخِرَهٗ وَلَا يَبْلَعُ رِيْقَهٗ وَقَالَ عَطَاءٌ اِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَهٗ لَا اَقُوْلُ يُفْطِرُ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَاْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ قِيْلَ لَهٗ طَعْمٌ قَالَ وَالْمَاءُ لَهٗ طَعْمٌ وَاَنْتَ تُمَضْمِضُ بِهٖ وَلَمْ يَرَ اَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ بَاْسًا۔

روزہ دار کا غسل کرنا

حضرت ابن عمر نے روزے کی حالت میں ایک کپڑا بھگو کر اپنے اوپر ڈالا اور شعبی روزے کی حالت میں حمام کے اندر داخل ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی اور چیز کا ذائقہ چکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ روزہ دار کے کلی کرنے اور جسم کو ٹھنڈا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو صبح یوں کرے کہ تیل لگا ہوا اور کنگھی کی ہوئی ہو۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس کے اندر میں روزے کی حالت میں نہاتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق منقول ہے کہ آپ روزے کی حالت میں مسواک کرلیا کرتے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ دن کے شروع میں خواہ آخر میں مسواک کرسکتا ہے لیکن تھوک نہ نگلے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر تھوک اندر چلا گیا تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ تر مسواک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اُن سے کہا گیا کہ اس کا ذائقہ ہوتا ہے فرمایا کہ پانی کا بھی ذائقہ ہے حالانکہ تم اُس کے ساتھ کلی کرتے ہو۔ حضرت انس، حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھا۔

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَاَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ۔

عروہ اور ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فجر ہوتی، احتلام سے نہیں بلکہ صحبت سے جنابت کی حالت میں تو غسل کرتے اور روزہ رکھ لیا کرتے۔

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ اَنَا وَاَبِيْ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ گیا۔ یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُنھوں نے فرمایا، میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اگر احتلام سے نہیں بلکہ جماع سے جنابت کی حالت میں صبح ہوتی تو روزہ رکھ لیا کرتے۔ پھر ہم حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنھوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

Marfat.com

عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

باب ۲۲ الصَّآئِمِ اِذَآ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

وَقَالَ عَطَآءٌ اِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَآءُ فِيْ حَلْقِهٖ لَا بَاْسَ اِنْ لَّمْ يَمْلِكْ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ اِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ۔

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَسِيَ فَاَكَلَ وَ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔

باب ۲۳ سِوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّآئِمِ

وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَآئِمٌ مَّا لَا اُحْصِيْ اَوْ اَعُدُّ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ وَّيُرْوٰى نَحْوُهٗ عَنْ جَابِرٍ وَّزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُصَّ الصَّآئِمَ مِنْ غَيْرِهٖ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ وَ قَالَ عَطَآءٌ وَّقَتَادَةُ يَبْتَلِعُ رِيْقَهٗ۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُمْرَانَ اَنَّ رَاَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ اِلَّا

روزہ دار جیب بھول کر کھا پی لے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر ناک میں پانی لیا اور حلق میں چلا گیا تو کوئی مضائقہ نہیں جب کہ اس پر اختیار نہ ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ اگر منہ میں مکھی چلی گئی تو اس پر کچھ بھی نہیں۔ حسن بصری اور مجاہد کا قول ہے کہ اگر بھول کر جماع کر بیٹھا تو اس پر کوئی چیز نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

روزہ دار کا تر اور خشک مسواک کرنا۔ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں اتنی دفعہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا جس کو شمار نہیں کر سکتا۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کی دشواری کا احساس نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور اسی طرح حضرت جابر اور حضرت زید بن خالد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اس میں روزہ دار کی دوسروں سے تخصیص نہیں کی۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ منہ کو صاف کرنے والی اور رب تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔ عطاء اور قتادہ کا قول ہے کہ وہ اپنے تھوک کو نگل سکتا ہے۔

عمران سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ اپنے ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے کو تین دفعہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ کو کہنی تک دھویا پھر بائیں ہاتھ کو کہنی تک دھویا تین تین مرتبہ۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر داہنے پیر کو تین دفعہ دھویا۔ پھر بائیں پیر کو تین دفعہ۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو میرے وضو کی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے جن کے دوران دل میں کوئی خیالِ بد نہ آئے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

هُوَ فَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

باب ۱۲۱۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالسُّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلٰى حَلْقِهٖ وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيْرُهُ إِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيْقَهٗ وَمَا بَقِيَ فِي فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا أَقُوْلُ إِنَّهٗ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ فَإِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهٗ لَا بَأْسَ لِأَنَّهٗ لَمْ يَمْلِكْ۔

باب ۱۲۱۲ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ۔

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَتْهٗ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهٗ احْتَرَقَ قَالَ مَا لَكَ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِيْ فِي رَمَضَانَ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا۔

باب ۱۲۱۳ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ۔

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے نتھنوں میں پانی لو اور اس میں روزہ دار اور دوسرے کا فرق نہیں کیا۔ حسن بصری کا قول ہے کہ ناک میں دوائی ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ حلق تک نہ پہنچے اور سرمہ لگا سکتا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر کلی کرے اور جتنا پانی منہ میں ہے اُسے نکال دے تو کوئی مضائقہ نہیں جب کہ اپنا تھوک نہ نگلے اور جو منہ میں باقی رہ گیا ہے اور مصطکی نہ چبائے اور اگر مصطکی کا تھوک نگل گیا تو میں نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ لیکن اس سے روکا جائے۔ اگر ناک میں پانی لیا اور وہ حلق میں داخل ہو گیا تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اُس پر اختیار نہیں ہے۔

جو رمضان میں جماع کر بیٹھے۔ حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس نے رمضان کا روزہ بغیر کسی عذر اور مرض کے چھوڑا تو زمانے بھر کے روزے بھی اُس کا بدل نہیں ہو سکتے خواہ وہ ہمیشہ روزے رکھے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا نیز سعید بن مسیب اور شعبی اور ابن جبیر اور ابراہیم اور قتادہ اور حماد کا قول ہے کہ اُس کی جگہ ایک روزہ رکھے

عطاء بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ وہ جل گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا عرض کی کہ میں رمضان میں (دن کے وقت) اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کی ایک زنبیل پیش کی گئی جس کو عرق کہا جاتا ہے۔ فرمایا کہ وہ جل جانے والا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ اسے خیرات کر دو۔

جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اُس کے پاس کچھ نہ ہو پس اُسے صدقہ دیا گیا تو کفارہ ادا ہو گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض

Marfat.com

اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکْتُ قَالَ مَا لَکَ قَالَ وَاقَعْتُ عَلٰی اِمْرَاَتِیْ فَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تَجِدُ رَقَبَۃً تُعْتِقُھَا قَالَ لَا قَالَ فَھَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَھَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا قَالَ فَمَکَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَا نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِیْھَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِکْتَلُ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْھَا فَتَصَدَّقْ بِہٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰی اَفْقَرَ مِنِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَاللّٰہِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا یُرِیْدُ الْحَرَّتَیْنِ اَھْلُ بَیْتٍ اَفْقَرَ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُہٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْہُ اَھْلَکَ۔

کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں آزاد کرنے کے لیے ایک گردن میسر ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے اور ہم وہیں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ عرق ایک پیمانہ ہے۔ فرمایا کہ سائل کہاں ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں ہوں فرمایا کہ انھیں لے کر خیرات کر دو۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم، ان دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان کوئی گھر والے ایسے نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ غریب ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ پچھلے دانت نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

ف ۱: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شرعی احکام سے متعلق بھی بہت اختیار دیا ہوا تھا۔ اگر کوئی مسلمان جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑتا ہے یعنی کھائے یا پیئے یا جماع کرے تو اس پر کفارہ بھی لازم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حکم دیا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزہ توڑنے والے صحابی کو کفارہ ادا کرنے کی جگہ کئی من کھجوریں کھلا دیں۔ اسی لیے خاتم الحفاظ، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء) جیسے جلیل القدر محدث اور نویں صدی کے مجدد نے اپنی مایۂ ناز اور بے حد ایمان افروز تصنیف خصائص کبریٰ میں ایک باب ان لفظوں میں باندھا ہے ــــــ "باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بانہ یخص من شاء بما شاء من الاحکام" امام خطیب احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء) نے اختیارِ مصطفیٰ ثابت کرنے والی ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرمایا ہے "اذ کان لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یخص من شاء بما شاء من" اور یہی بزرگ سیرت کی مایۂ ناز اور ایمان افروز، خارجیت سوز تصنیف مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں "من خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یخص من شاء بما شاء من الاحکام" انہی امام قسطلانی نے حدیثوں کی روشنی میں ایسے پانچ واقعے بیان کئے ہیں۔ امام سیوطی نے ان پر پانچ کا اور اضافہ کر کے گنتی دس تک پہنچا دی۔ ملتِ اسلامیہ کے مایۂ ناز فقیہ و محدث امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اپنی ایمان افروز تصنیف الامن والعلیٰ کے اندر یہ گنتی بائیس تک پہنچائی اور سب کو صحیح احادیث سے بیان فرمایا ہے۔

بخاری شریف کی اس زیرِ بحث حدیث کے واقعے پر تبحث کرتے ہوئے سرمایۂ ملت کے اس نگہبان نے اپنے قلم حق رقم کو میدانِ تحقیق میں یوں اذنِ خرام دیا ہے ــــــ "صحاح ستہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: کیا ہوا ہے؟ عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی ہے۔ فرمایا، غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کی، نہ۔ فرمایا، لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی، نہ

Marfat.com

فرمایا۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ عرض کی۔ نہ۔ اتنے میں خرمے خدمتِ اقدس میں لائے گئے۔ حضور نے فرمایا۔ انھیں خیرات کر دے۔ عرض کی۔ کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سُن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا۔ جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی نہ سُنا ہوگا۔ سوا دو من خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو، کفارہ ہو گیا۔ واللہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے۔ ہاں ہاں یہ بارگاہِ بیکس پناہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۔ کی خلافتِ کبریٰ ہے، اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے۔ جب تو ارحم الراحمین جل جلالہٗ نے گنہگاروں، خطاکاروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ (الآیۃ) گنہگار تمہارے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تم شفاعت فرماؤ تو خدا تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یہی مضمون حدیث مسلم میں اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور حدیث مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ حدیث دارقطنی میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے ہے۔ ارشاد فرمایا۔

كُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ۔

تو اور تیرے اہل و عیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرما دیا۔

ہدایہ میں ہے، فرمایا:۔

كُلْ اَنْتَ وَعِيَالُكَ تُجْزِئُكَ وَلَا تُجْزِئُ اَحَدًا بَعْدَكَ۔

تو اور تیرے بال بچے کھالیں، تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے سوا اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابوداؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔

اِنَّمَا كَانَ هٰذِهٖ رُخْصَةً لَّهٗ خَاصَّةً وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِيْرِ۔

یہ خاص اُسی شخص کے لیے رخصت (اجازت) تھی۔ اور اگر آج کوئی شخص ایسا کرے تو اُسے کفارہ سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گِنا وَفِي الْحَدِيْثِ وُجُوْهٌ اُخَرُ۔ (الامن والعلیٰ مطبوعہ راجپوت پرنٹنگ پریس، لاہور، ص ۱۶۴، ۱۶۵)

باب ۲۱۲۴ اَلْمُجَامِعِ فِيْ رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَفَّارَةِ اِذَا كَانُوْا مَحَاوِيْجَ۔

رمضان میں جماع کرنے والا کیا کفارے میں سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جب کہ وہ حاجت مند ہوں؟

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یہ خانماں برباد روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا؛ فرمایا کہ کیا

Marfat.com

فَقَالَ إِنَّ الْآخَرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيلُ قَالَ أَطْعِمْ هَذَا عَنْكَ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

آزاد کرنے کے لیے تمہیں ایک گردن میسر ہے؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ فرمایا کہ تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ فرمایا کہ انہیں اپنی طرف سے کھلا دو۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مند کو؟ ان دونوں سنگلاخ وادیوں کے درمیان کسی گھر والے ہم سے زیادہ ضرورت مند نہیں۔ فرمایا تو اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

باب ۲۱۵ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا۔ یحییٰ بن سالم، معاویہ بن سلام، یحییٰ عمرو بن حکم، ثوبان نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ قے آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ کوئی چیز نکلتی ہے اندر تو نہیں جاتی۔ حضرت ابوہریرہ سے یہ بھی منقول ہے کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس اور عکرمہ کا قول ہے کہ روزہ کسی چیز کے اندر جانے سے فاسد ہوتا ہے نکلنے سے نہیں۔ حضرت ابن عمر روزے کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے۔ پھر انھوں نے یہ چھوڑ دیا اور وہ رات کو پچھنے لگوانے لگے۔ حضرت ابوموسیٰ نے رات کو پچھنے لگوائے۔ منقول ہے کہ حضرت سعد، حضرت زید بن ارقم اور حضرت ام سلمہ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ بکیر نے ام علقمہ سے روایت کی کہ ہم حضرت عائشہ کے پاس پچھنے لگواتے اور انھوں نے منع نہ کیا۔ حسن بصری سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ عیاش، عبدالاعلیٰ، یونس نے حسن سے اسی طرح روایت کی۔ ان سے کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے! کیا، ہاں۔ پھر کہا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

معلیٰ بن اسد، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے اور آپ نے روزے میں پچھنے لگوائے۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

ابومعمر، عبدالوارث، ابوایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

Marfat.com

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ يَسْأَلُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ وَزَادَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانے کو ناپسند فرماتے ہیں؟ فرمایا نہیں مگر کمزوری کی وجہ سے۔ شبابہ نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں۔

باب ۲۶ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ

سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمٰى بِيَدِهِ هٰهُنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ۔

ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابو اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا، اتر کر میرے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! سورج۔ فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! سورج۔ فرمایا کہ اترو اور میرے لیے ستو گھولو۔ وہ اترا اور اس نے آپ کے لیے ستو گھولے۔ آپ نے نوش فرمائے۔ پھر دست مبارک سے اس طرف اشارہ کر کے فرمایا، جب دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔ متابعت کی اس کی جریر اور ابو بکر بن عیاش شیبانی حضرت ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں متواتر روزے رکھتا ہوں ـــــ عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ میں سفر میں روزے رکھتا ہوں۔ وہ روزے بہت رکھتے تھے۔ فرمایا، چاہے رکھو اور چاہے نہ رکھو۔

باب ۲۷ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ۔

جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کی طرف نکلے اور روزہ رکھا جب کدید کے مقام پر پہنچے تو روزہ افطار

Marfat.com

إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَالْكَدِيدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ۔

کر لیا اور لوگوں نے بھی افطار کر لیا۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ کدید ایک چشمہ ہے عسفان اور قدید کے درمیان میں۔

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ۔

عبداللہ بن یوسف، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، اسماعیل بن عبیداللہ، حضرت اُمّ درداء سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم گرمی کے دنوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے، یہاں تک کہ گرمی کی شدت کے باعث آدمی اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا اور ہم میں سے کوئی روزہ دار نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابن رواحہ کے۔

باب ۱۲۱۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

جس پر گرمی کی شدت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اُس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں۔

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

آدم، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن انصاری، محمد بن عمرو بن حسن بن علی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو میں نے ایک ازدحام دیکھا اور ایک آدمی جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ روزہ دار ہے۔ فرمایا کہ دورانِ سفر روزہ رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

باب ۱۲۱۹ لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے۔

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

حُمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تو روزہ رکھنے والا نہ رکھنے والے کو اور نہ رکھنے والا رکھنے والے کو ملامت نہیں کرتا تھا۔

باب ۱۲۲۰ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ۔

جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھے۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

Marfat.com

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلٰى يَدَيْهِ لِيُرِيَهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے نکلے آپ نے روزہ رکھا، یہاں تک کہ عُسفان پہنچے۔ پھر پانی منگایا اور لوگوں کو دکھانے کے لیے اپنے ہاتھوں میں اُٹھایا اور روزہ افطار کر لیا۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور یہ رمضان کی بات ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہے اور چھوڑا بھی پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

باب ۱۲۲۱ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ نَسَخَتْهَا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَكَانَ مَنْ أَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُطِيْقُهٗ وَرُخِّصَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فَنَسَخَتْهَا وَأَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ فَأُمِرُوْا بِالصَّوْمِ۔

طاقت رکھنے والوں پر فدیہ ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت سلمہ بن اکوع نے فرمایا کہ یہ حکم اس آیت سے منسوخ ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور کھلی نشانیاں ہیں ہدایت اور فرق کرنے کی۔ پس تم میں سے جو اس مہینے کو پائے تو اس کے روزے رکھے۔ جو تم میں سے بیمار یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا تاکہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی کہ شاید تم شکر کرو (۲: ۱۸۵)۔ ابن نُمیر، اعمش، عمرو بن مُرہ، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہم سے حدیث بیان کی کہ جب رمضان کا حکم نازل ہوا تو انھیں دقت محسوس ہوئی لہٰذا جو مسکین کو روزانہ کھانا کھلا سکتا وہ روزہ چھوڑ دیتا کیونکہ انھیں اس کی اجازت دی گئی تھی۔ اُسے اس حکم نے منسوخ کر دیا اور اگر روزہ رکھو تو تمہارے لیے بہتر ہے"۔ پس انھیں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَرَأَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ قَالَ هِيَ مَنْسُوْخَةٌ۔

عیاش، عبدالاعلیٰ، عُبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت پڑھی "مسکین کے کھانے کا فدیہ" فرمایا کہ یہ منسوخ ہے۔

باب ۱۲۲۲ مَتٰى يُقْضٰى قَضَاءُ رَمَضَانَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يُّفَرَّقَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِيْ صَوْمِ الْعَشْرِ لَا يَصْلُحُ حَتّٰى يَبْدَأَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ إِذَا فَرَّطَ حَتّٰى جَاءَ

رمضان کے روزوں کی قضا کب رکھے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ متفرق روزے رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "پس دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرو"۔ سعید بن مسیب کا قول ہے کہ دس روزے رکھنے درست نہیں بلکہ پہلے رمضان کے رکھے۔ ابراہیم کا قول ہے کہ غفلت سے دوسرا رمضان آگیا تو دونوں کے روزے رکھے

Marfat.com

رَمَضَانُ اٰخَرُ يَصُوْمُهُمَا وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَّابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ الْاِطْعَامَ اِنَّمَا قَالَ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔

اور اُن پر فدیہ ضروری نہیں سمجھا۔ حضرت ابوہریرہ سے مرسلاً اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ کھانا کھلائے جب کہ اللہ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ فرمایا، پس گنتی پوری کرو دوسرے دنوں میں۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيٰى الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے اُوپر رمضان کے کچھ روزے تھے۔ میں وہ روزے نہ رکھ سکی مگر شعبان میں۔ یحییٰ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کے باعث یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستگی کے سبب۔

باب ۱۲۲۳ اَلْحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ

حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے۔ بعض سُنیتیں اور برحق طریقے ایسے ہیں جو عقل کے خلاف ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے چارہ نہیں مگر یہی کہ اُسی طرح اُن کی پیروی کرے۔ جیسے حائضہ روزے کی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہ پڑھے۔

وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ السُّنَنَ وَوُجُوْهَ الْحَقِّ لَتَاْتِيْ كَثِيْرًا عَلٰى خِلَافِ الرَّاْيِ فَلَا يَجِدِ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِّنَ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ نُقْصَانُ دِيْنِهَا۔

ابن ابومریم، محمد بن جعفر، زید، عیاض، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا یہ بات نہیں کہ جب اُسے حیض آتا ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزے رکھتی ہے۔ پس یہ اُس کے دین کا نقصان ہے۔

باب ۱۲۲۴ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

جو فوت ہو جائے اور اُس کے اُوپر روزے ہوں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر اُس کی طرف سے تیس آدمی ایک ہی دن کا روزہ رکھ لیں تو جائز ہے۔

وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا يَوْمًا وَّاحِدًا اَجْزَاَ۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اَعْيُنَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ۔

محمد بن خالد، محمد بن موسیٰ بن اعین، ان کے والد ماجد، عمرو بن حارث، عُبید اللہ بن ابوجعفر، عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو فوت ہو جائے اور اُس پر روزے ہوں تو اُس کی طرف سے اُس کا ولی روزے رکھے۔ متابعت کی اس کی ابن وہب نے عمرو سے اور روایت کیا اسے یحییٰ بن ایوب نے ابن جعفر سے۔

Marfat.com

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِيْهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُقْضٰى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ وَنَحْنُ جَمِيْعًا جُلُوْسٌ حِيْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا اَيْضًا يَذْكُرُهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَذْكُرُ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَقَالَ يَحْيٰى وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ وَقَالَ اَبُوْ حَرِيْزٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ اُمِّيْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

محمد بن عبدالرحیم، معاویہ بن عمرو، زائدہ، اعمش، مسلم بطین، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا اور اُن کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں۔ کیا میں اُن کی طرف سے روزے رکھوں؟ فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے ـــــ سلیمان، حکم اور سلمہ، مجاہد نے حضرت ابن عباس سے اسے روایت کیا ہے ـــــ ابوخالد، اعمش، حکم اور مسلم بطین اور سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیر اور عطاء اور مجاہد نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی کہ میری بہن فوت ہو گئی ہے ـــــ یحییٰ اور ابومعاویہ، اعمش، مسلم، سعید نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں ـــــ عبیداللہ زید بن ابوانیسہ، حکم، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں اور اُن کے ذمے نذر کے روزے ہیں ـــــ ابوحریز، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض پرداز ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور اُن کے ذمے پندرہ دن کے روزے ہیں۔

فائدہ: محققین حضرات اور ائمہ مجتہدین کا اس حدیث اور مضمون کی دوسری احادیث پر عمل نہیں ہے کیونکہ ان کے خلاف بعض دیگر صحیح احادیث موجود ہیں جن میں حکم وارد ہوا ہے کہ میت پر جو نمازیں ہوں یا جتنے روزے ہوں ولی اُنہیں ادا کرنے کا پابند نہیں ہے، ہاں فدیہ دے سکتا ہے۔ بعض کے نزدیک فدیہ بھی اُس وقت ادا کیا جائے گا۔ جبکہ اُس نے وصیت کی ہو اور اُس کے تہائی مال سے ادا کیا جائے گا اور بعض کے نزدیک وصیت نہ کی ہو تو فدیہ دینا بھی ضروری نہیں۔ اِس حدیث پر خود صحابہ کرام کی اکثریت کا بھی عمل نہیں تھا۔

باب ۱۲۲۵۔ مَتٰى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ وَاَفْطَرَ اَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيُّ حِيْنَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ۔

روزہ کب افطار کرنا جائز ہے؟ حضرت ابوسعید خدری نے روزہ افطار کیا جب کہ سورج کا قرص غائب ہو گیا۔

Marfat.com

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

حمیدی، سفیان، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، عاصم بن عمر بن خطاب ان کے والد محترم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رات اس طرف سے آ رہی ہو اور دن اس طرف سے جا رہا ہو اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ روزے سے تھے، جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا، اے فلاں! اٹھو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ شام تو ہو جائے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا کہ ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ پس وہ اترا اور ان کے لیے ستو بنائے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوش کیے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔

باب ۱۲۲۶ يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ عَلَيْهِ بِالْمَاءِ وَغَيْرِهِ۔

پانی وغیرہ جو میسر آئے اسی سے افطار کر لے۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور آپ روزے سے تھے، جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا، اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اتر کر ہمارے لیے ستو بناؤ۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ وہ اترا اور ستو گھولے۔ پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے اور اپنی انگشت مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

Marfat.com

پارہ ۸

باب ۱۲۷ تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ ؛

افطار میں جلدی کرنا

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر و خوبی سے رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ حَتّٰى أَمْسٰى قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ لَوِ انْتَظَرْتَ حَتّٰى تُمْسِيَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي إِذَا رَأَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

احمد بن یونس، ابو بکر، سلیمان سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابو اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ شام ہونے لگی تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اتر کر میرے لیے ستو تیار کرو۔ وہ عرض گزار ہوا کہ کاش! آپ شام ہو جانے کا انتظار کرتے۔ فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو تیار کرو اور جب تم رات کو اس طرف سے آتی ہوئی دیکھو تو روزہ دار افطار کرنے کا وقت ہو گیا۔

باب ۱۲۸ إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

جب کوئی روزہ افطار کر لے اور پھر سورج نظر آ جائے۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لِهِشَامٍ فَأُمِرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ بُدٌّ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ هِشَامًا لَا أَدْرِي أَقَضَوْا أَمْ لَا۔

عبد اللہ بن ابو شیبہ، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم نے ایک ابر آلودہ دن کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں روزہ افطار کر لیا اور پھر سورج نظر آ گیا۔ ہشام سے کہا گیا کہ انہیں قضا کا حکم دیا گیا ہوگا؟ فرمایا کہ قضا کے سوا کیا چارہ ہے اور معمر کا بیان ہے کہ میں نے ہشام سے سنا: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے قضا روزہ رکھا یا نہیں۔

باب ۱۲۹ صَوْمِ الصِّبْيَانِ وَقَالَ عُمَرُ لِنَشْوَانَ فِي رَمَضَانَ وَيْلَكَ وَصِبْيَانُنَا

بچوں کا روزے رکھنا: حضرت عمر نے ایک نشے باز سے رمضان میں فرمایا: تجھ پر افسوس ہے اور ہمارے بچے بھی

Marfat.com

صِيَامٌ فَضَرَبَهُ۔

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ۔

روزہ رکھتے ہیں۔ پس اُسے پیٹا۔

مسدد، بشر بن مفضل، خالد بن ذکوان سے روایت ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کی ایک صبح کو انصار کے کسی گاؤں میں پیغام بھیجا کہ جس نے روزہ نہیں رکھا وہ باقی دن اسی طرح پورا کرے اور جس نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ روزے سے رہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم روزہ رکھتیں اور ہمارے بچے بھی روزہ رکھتے۔ ہم نے اُن کے لیے روئی کی ایک گڑیا بنا دی تھی۔ جب اُن میں سے کوئی کھانے کیلئے روتا تو ہم اُسے وہی دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

باب ۱۲۳ الْوِصَالِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ۔

وصال کے روزے: جس نے کہا کہ رات میں روزہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر رات ہونے تک روزہ پورا کرو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن پر شفقت فرماتے ہوئے اس سے منع فرمایا ہے اور انکی طاقت باقی رکھنے کے لیے اور اس کی ہمیشگی میں جو کراہت ہے۔

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى وَإِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ لوگ عرض گذار ہوئے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کی طرح کا نہیں ہوں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے یا میں رات گذارتا ہوں تو مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ لوگ عرض گذار ہوئے کہ آپ تو ایسے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِي۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو کیونکہ جب تم میں سے کوئی ملائے گا تو سحری تک ملانا پڑے گا۔ بعض لوگ عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری ہیئت پر نہیں ہوں۔ میں رات گذارتا ہوں تو کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور پلانے والا مجھے پلاتا ہے

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے لوگوں پر شفقت کے باعث۔ لوگ عرض گذار ہوئے

Marfat.com

رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَلَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ رَحْمَةً لَّهُمْ۔

کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؛ فرمایا کہ میں تمہاری ہیئت پر نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ عثمان راوی نے رَحْمَةً لَّهُمْ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

باب ۱۲۳۱: التنکیل لمن اکثر الوصال

رَوَاهُ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۲۳۱: زیادہ روزے رکھنے سے روکنا:۔ اِسے حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيُّكُمْ مِّثْلِيْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ لَزِدْتُّكُمْ كَالتَّنْكِيْلِ لَهُمْ حِيْنَ اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم میں میری مثل کون ہے؟ بیشک میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے جب آپ کے روکنے کے باوجود وہ روزے ملانے سے نہ رُکے تو آپ نے ایک روز ملایا پھر اگلا روز ملایا تو چاند نظر آگیا فرمایا کہ اگر یہ مؤخر ہو جاتا تو میں تمہارے ساتھ زیادہ ملائے جاتا۔ یہ اس بات کی تنبیہ تھی کہ وہ حضرات روکنے سے بھی نہیں رُکے

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيْلَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ۔

ہمام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دفعہ فرمایا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ عرض کی گئی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے؛ لہٰذا تم اتنا ہی عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔

باب ۱۲۳۲: الوصال الی السحر

سحری تک متواتر روزہ رکھنا

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَّزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اَرَادَ اَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ لِيْ مُطْعِمٌ يُّطْعِمُنِيْ وَسَاقٍ يَّسْقِيْنِيْ۔

عبداللہ بن خبّاب سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے کوئی وصال کے روزے نہ رکھے اور اگر روزے کے ساتھ روزہ ملایا تو سحری تک ملائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو روزے ملاتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری ہیئت پر نہیں ہوں۔ رات کو مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

باب ۱۲۳۳: من اقسم علی اخیہ لیفطر فی التطوع ولم یر علیہ قضاء اذا کان اوفق لہ۔

جو اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کی قسم دے اور اُس پر قضاء نہیں جب کہ یہی اُس کے موافق ہو۔

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

عون بن ابو جُحیفہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد

Marfat.com

عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوالْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَآءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَاْنُكِ قَالَتْ اَخُوْكَ اَبُوالدَّرْدَآءِ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَآءَ اَبُوالدَّرْدَآءِ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَاِنِّيْ صَآئِمٌ قَالَ مَآ اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُوالدَّرْدَآءِ يَقُوْمُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ۔

نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ حضرت سلمان جب حضرت ابو درداء سے ملنے گئے تو حضرت ام درداء کو غمگین دیکھا۔ فرمایا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ آپ کا بھائی ابو درداء دنیا سے لاتعلق ہو گیا ہے۔ پس حضرت ابو درداء آئے اور کھانا تیار کروایا گیا اور کہا کہ آپ کھائیں کیونکہ میں روزے سے ہوں۔ انھوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ انھوں نے کھایا جب رات ہوئی تو ابو درداء قیام کرنے لگے۔ انھوں نے کہا سو جائیے۔ وہ سو گئے پھر قیام کرنے لگے تو کہا سو جائیے۔ جب رات کا پچھلا حصہ آ گیا تو حضرت سلمان نے کہا: اب کھڑے ہو جائیے اور دونوں نے نماز پڑھی حضرت سلمان نے ان سے کہا کہ آپکے رب کا آپ پر حق ہے آپکی جان کا آپ پر حق ہے آپ کے اہل و عیال کا آپ پر حق ہے۔ پس ہر حق دار کو اسکا حق دیجئے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا ہے

بَاب ۲۳۴ صَوْمِ شَعْبَانَ۔

شعبان کے روزے

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ اَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِيْ شَعْبَانَ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ اب چھوڑیں گے نہیں اور نہ رکھتے تو ہم کہنے لگتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے رمضان کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَكَانَ يَقُوْلُ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّتْ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً دَاوَمَ عَلَيْهَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے۔ آپ پورے شعبان کے روزے رکھتے اور فرمایا کرتے: اتنا عمل کرو جس کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اکتاتا نہیں جب تک تم نہ اکتا جاؤ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کردہ نماز زیادہ پسند تھی جس پر ہمیشگی کی جائے خواہ وہ تھوڑی ہوتی اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی کرتے۔

بَاب ۲۳۵ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِفْطَارِهٖ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کرنے کا بیان۔

Marfat.com

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَیْرَ رَمَضَانَ وَیَصُوْمُ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا یَصُوْمُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا کبھی کسی پورے مہینے کے ہرگز روزے نہیں رکھے آپ روزے رکھتے تو کہنے والا کہنے لگتا کہ خدا کی قسم اب چھوڑیں گے نہیں اور کھنے چھوڑ دیتے تو کہنے والا کہنے لگتا کہ خدا کی قسم اب روزے نہیں رکھیں گے۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰی نَظُنَّ اَنْ لَّا یَصُوْمَ مِنْهُ وَیَصُوْمُ حَتّٰی نَظُنَّ اَنْ لَّا یُفْطِرَ مِنْهُ شَیْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ وَقَالَ سُلَیْمٰنُ عَنْ حُمَیْدٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسًا فِی الصَّوْمِ۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی مہینے میں روزے چھوڑتے تو ہم یہ گمان کرنے لگتے کہ اب اس میں نہیں رکھیں گے اور روزے رکھنے لگتے تو ہم سمجھتے کہ اب رکھنے نہیں چھوڑیں گے اور اگر تم آپ کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور اگر آپ کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تب بھی دیکھ لیتے۔ سلیمان نے حمید سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت انس سے روزے کے متعلق پوچھا تھا۔

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا عَنْ صِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ وَلَا مُفْطِرًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ وَلَا مِنَ اللَّیْلِ قَائِمًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِیْرَةً اَلْیَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِیْرَةً اَطْیَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا: کہ میں جس مہینے میں آپ کو روزہ دار دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا اور چاہتا تو روزے چھوڑے ہوئے دیکھ لیتا اور چاہتا تو رات کو قیام کرتے ہوئے دیکھ لیتا اور چاہتا تو سوئے ہوئے دیکھ لیتا۔ اور میں نے کسی دیبا یا ریشم کو مس نہیں کیا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے نرم ہو اور نہ مشک و عنبر کی خوشبو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشبو سے بڑھ کر تھی۔

باب ۱۲۳۶ حَقِّ الضَّیْفِ فِی الصَّوْمِ۔

روزے سے متعلق مہمان کا حق

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ یَعْنِیْ اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَیْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ پھر باقی حدیث بیان کی جس میں فرمایا کہ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے میں عرض گزار ہوا کہ داؤدی روزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک روز چھوڑ کر روزہ رکھنا۔

باب ۱۲۳۷ حَقِّ الْجَسَدِ فِی الصَّوْمِ۔

روزے سے متعلق جسم کا حق

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلْمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ النَّہَارَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَیْنِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ بِحَسْبِکَ اَنْ تَصُوْمَ کُلَّ شَہْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَاِنَّ لَکَ بِکُلِّ حَسَنَۃٍ عَشْرَ اَمْثَالِہَا فَاِنَّ ذٰلِکَ صِیَامُ الدَّہْرِ کُلِّہٖ فَشَدَّدْتُّ فَشُدِّدَ عَلَیَّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّۃً قَالَ فَصُمْ صِیَامَ نَبِیِّ اللّٰہِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَیْہِ قُلْتُ وَمَا کَانَ صِیَامُ نَبِیِّ اللّٰہِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفُ الدَّہْرِ فَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَقُوْلُ بَعْدَ مَا کَبِرَ یَا لَیْتَنِیْ قَبِلْتُ رُخْصَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔ اے عبد اللہ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم دن کو روزے رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ چونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہو جائے گا۔ میں نے اصرار کیا تو مجھے زیادہ کی اجازت دی گئی۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے میں زیادہ طاقت پاتا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام والے روزے رکھ لو اور ان سے زیادہ نہ رکھنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ فرمایا کہ ایک دن رکھنا اور ایک دن چھوڑ دینا۔ بڑھاپے کے دنوں میں حضرت عبد اللہ فرمایا کرتے کہ کاش! میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اجازت دینے کو قبول کر لیتا۔

باب ۲۳۸ صَوْمِ الدَّہْرِ۔

ہمیشہ روزے رکھنا

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوا الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَاَصُوْمَنَّ النَّہَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَہٗ قَدْ قُلْتُہٗ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ فَاِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّہْرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَۃَ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا وَذٰلِکَ مِثْلُ صِیَامِ الدَّہْرِ قُلْتُ اِنِّیْ اَطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمَیْنِ قُلْتُ اِنِّیْ اَطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمًا فَذٰلِکَ صِیَامُ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَہُوَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ فَقُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی کہ میں کہتا ہوں کہ خدا کی قسم میں زندگی بھر دن کو روزے رکھوں گا اور رات کو قیام کیا کروں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، واقعی میں نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا کہ تم سے ایسا نہیں ہو سکے گا لہٰذا روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو تو ہر نیکی کا ثواب چونکہ دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزوں کی طرح ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دیا کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت محسوس کرتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب سے افضل روزے ہیں عرض گزار ہوا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

باب ۲۳۹ حَقِّ الْاَہْلِ فِی الصَّوْمِ وَرَوَاہُ

روزے سے متعلق بیوی کا حق۔ اس سلسلے میں حضرت ابو جحیفہ نے

Marfat.com

أَبُوْ جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّيْ اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيْتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّيْ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ إِنِّيْ لَأَقْوٰى لِذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى قَالَ مَنْ لِيْ بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِيْ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ۔

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابوالعباس شاعر سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ میں دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر قیام کرتا ہوں تو مجھے بلایا یا میں خود حاضر بارگاہ ہوا تو فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم روزے رکھتے ہو اور چھوڑتے نہیں ہو اور نماز پڑھتے رہتے ہو، مگر روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے نیز تمہاری جان کا اور تمہارے اہل وعیال کا تم پر حق ہے۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے فرمایا تو تم داؤد علیہ السلام والے روزے رکھ لیا کرو۔ عرض کی کہ وہ کس طرح ہیں فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہ رکھتے اور دشمن سے مقابلہ کے وقت نہ بھاگتے۔ عرض گذار ہوا کہ یارسول اللہ! میرے لیے اس کا ضامن کون ہے۔ عطاء کا بیان ہے کہ ہمیشہ کے روزوں کا ذکر کس طرح ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا: جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے گویا روزے رکھے ہی نہیں۔

بَابُ ۱۲۴ صَوْمِ يَوْمٍ وَّإِفْطَارِ يَوْمٍ۔

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ قَالَ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ إِقْرَأِ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنِّيْ أُطِيْقُ أَكْثَرَ فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ فِيْ ثَلٰثٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض گذار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ میں برابر یہی کہتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھا کرو اور ایک مہینے میں قرآن مجید ختم کیا کرو۔ عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ میں برابر یہی کہتا رہا یہاں تک کہ فرمایا تو تین دن میں۔

بَابُ ۱۲۵ صَوْمِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ ابْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَتَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ

ابوالعباس مکی سے روایت ہے جو شاعر تھا اور حدیث کے بارے میں متہم نہیں تھا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم ہمیشہ روزے رکھتے اور ہمیشہ قیام کرتے ہو؟ عرض گذار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور تمہارا جسم بے جان ہو جائیگا نیز اس کا کوئی روزہ نہیں جس نے ہمیشہ روزے رکھے بلکہ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا گویا ہمیشہ روزے رکھنا ہے۔ عرض گذار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی

Marfat.com

ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى۔

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰى عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمًا۔

طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا داؤد علیہ السلام والے روزے رکھو یا کر دو جو ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہیں دکھاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی نے میرے روزوں کا ذکر کیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے چمڑے کا تکیہ پیش کیا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیے کو میرے اور اپنے درمیان رکھا۔ فرمایا: کیا تمہارے لیے ہر مہینے میں تین روز رکھنا کافی نہیں ہیں؟ میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا، پانچ۔ میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ سات۔ میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ نو۔ میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ گیارہ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزوں سے اوپر کوئی روزے نہیں ہیں یعنی آدھے زمانے کے روزے کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔

بَاب ۱۲۲ صِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

ایام بیض کے روزے یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو۔

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُثْمٰنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔ چاشت کی دو رکعتیں اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

بَاب ۱۲۳ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ۔

جو کسی کے پاس جائے اور نفلی روزہ نہ توڑے

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ قَالَ اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهٖ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ خُوَيْصَةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ اَنَسٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام سلیم کے پاس تشریف فرما ہوئے تو وہ کھجوریں اور گھی لے کر حاضر ہوئیں۔ فرمایا کہ گھی کو اس کے کپے میں اور کھجوروں کو ان کے برتن میں ڈال دو کیونکہ میرا روزہ ہے۔ پھر آپ گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہوئے تو نفلی نماز پڑھی نیز حضرت ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا کی حضرت ام سلیم عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا صرف میرے لیے؟ فرمایا کہ اور کس کے لیے؟ عرض کی کہ آپ کا خادم انس بھی تو ہے چنانچہ آپ نے دنیا اور آخرت

Marfat.com

فَمَا تَرَكَ خَيْرًا آخِرَةً وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا بِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ قَالَ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حُجَّاجِ الْبَصْرَةِ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۲۴۴ الصَّوْمِ آخِرَ الشَّهْرِ۔

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ أَظُنُّهُ يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُرُورِ رَمَضَانَ۔

باب ۱۲۴۵ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحُمَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ زَادَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ أَنْ يَنْفَرِدَ بِصَوْمٍ۔

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ۔

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی مگر اُس کے لیے دعا فرمائی اور کہا:۔ اے اللہ! اسے مال اور اولاد دے اور برکت دے۔ یہی وجہ ہے کہ میرے پاس انصار میں سب سے زیادہ مال ہے اور اُنکی صاحبزادی اُمینہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے فرمایا: حجاج کے بصرہ آنے سے پہلے میری اولاد میں سے ایک سو بیس سے زیادہ افراد دفن ہو چکے تھے۔

حُمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسی طرح فرمایا۔

مہینے کے آخری دنوں میں روزہ رکھنا

صلت بن محمد، مہدی، غیلان ـــــ ابو النعمان، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا یا کسی نے پوچھا اور حضرت عمران سُن رہے تھے کہ آپ نے فرمایا:۔ اے فلاں! تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے نہیں رکھے؟ راوی کے خیال میں رمضان کے وہ شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ جب روزہ چھوڑو تو دو دن روزے رکھو۔ صلت راوی نے اُظُنُّہٗ یعنی رمضان نہیں کہا۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ ثابت، مُطرّف، حضرت عمران نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مِنْ سُرُورِ رَمَضَانَ روایت کیا ہے۔

جمعہ کے روز روزہ رکھنا۔ جب کوئی جمعہ کے روز روزہ رکھ کر صبح کرے تو اُسے روزہ توڑ دینا چاہیے۔

محمد بن عبّاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے منع فرمایا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ ابو عاصم کے سوا دوسرے راویوں نے کہا ہے کہ جب کہ یہی ایک روزہ رکھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے مگر جب کہ اس سے پہلے یا بعد والے دن کا بھی روزہ رکھے۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، ـــــ محمد، غندر، شعبہ، قتادہ، ابو ایوب، حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ جُوَیْرِیَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِیَ صَائِمَةٌ فَقَالَ اَصُمْتِ اَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِیْدِیْنَ اَنْ تَصُوْمِیْنَ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِیْ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اَیُّوْبَ اَنَّ جُوَیْرِیَةَ حَدَّثَتْهُ فَاَمَرَهَا فَاَفْطَرَتْ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز اُن کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ فرمایا:۔ کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا:۔ کیا کل روزہ رکھو گی؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں۔ فرمایا تو روزہ افطار کر لو ـــــ حمّاد بن الجعد، قتادہ، ایّوب، حضرت جویریہ سے روایت ہے کہ آپ کے حکم سے انھوں نے روزہ افطار کر لیا۔

باب ۲۴۶ هَلْ یَخُصُّ شَیْئًا مِّنَ الْاَیَّامِ۔

کیا روزے کے لیے دن مقرر ہیں؟

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخُصُّ مِنَ الْاَیَّامِ شَیْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهٗ دِیْمَةً وَاَیُّكُمْ یُطِیْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطِیْقُ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گذار ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے کے لیے دن مقرر کر رکھے تھے؟ فرمایا:۔ نہیں بلکہ آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی۔ تم میں سے وہ طاقت کون رکھتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھتے تھے۔

باب ۲۴۷ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ۔

عرفہ کے روز کا روزہ

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَیْرٌ مَوْلٰی اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَیْرِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا یَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ صَوْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَیْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِهٖ فَشَرِبَهٗ۔

مسدد، یحییٰ، امام مالک، سالم، عُمیر مولیٰ اُمّ الفضل، حضرت اُمّ الفضل، عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالنضر مولیٰ عمیر بن عبیداللہ، عمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس، حضرت اُمّ الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بعض لوگوں کو ان کے پاس عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے سے متعلق شک ہوا تو بعض نے کہا کہ آپ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا کہ روزے سے نہیں ہیں تو میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا جبکہ آپ اونٹ پر کھڑے تھے۔ پس آپ نے وہ نوش فرما لیا۔

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَوْ قُرِئَ عَلَیْهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ بُكَیْرٍ عَنْ كُرَیْبٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ النَّاسَ شَكُّوْا فِیْ صِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ بِخِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِی الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ۔

کریب نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں شک کیا تو انھوں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ عرفات میں کھڑے تھے۔ آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

باب ۲۴۸ صَوْمِ یَوْمِ الْفِطْرِ۔

عید الفطر کے دن کا بیان

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا

ابو عبید مولیٰ ابن ازہر سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِّنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْاٰخَرُ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُّسُكِكُمْ۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ۔

کے ساتھ عید کے لیے حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک عیدالفطر کے روز اور دوسرے جس روز تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدالفطر اور قربانی کے روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے نیز گھوٹ مارنے سے کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹا رہے نیز نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے۔

باب ۱۲۴۹ الصَّوْمِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

عیدالاضحیٰ کے دن کا روزہ

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ يُنْهٰى عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

عطاء بن میناء سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو روزوں اور دو تجارتوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی عیدالفطر اور عیدقربانی کے روزوں سے نیز ملامسہ اور منابذہ تجارت سے۔

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ نَذَرَ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمًا قَالَ اَظُنُّهٗ قَالَ الْاِثْنَيْنِ فَوَافَقَ يَوْمَ عِيْدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَآءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ۔

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ کسی آدمی نے ایک دن روزہ رکھنے کی منت مانی اور میرے خیال میں پیر کے روز کی جبکہ اُس روز عید کا دن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر کو پوری کرنے کا حکم فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ اَرْبَعًا مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جنھوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا تھا کہ میں نے تین چار باتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی سنی ہیں جو مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں یعنی کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں کا روزہ نہیں ہے یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا اور نمازِ فجر کے بعد نماز نہیں ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور نمازِ عصر کے بعد نماز نہیں ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر صرف تین مسجدوں کی طرف یعنی خانہ کعبہ، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد کی طرف۔

Marfat.com

الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ هٰذَا۔

ف: اِس حدیث کے آخری جملے لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ۔ والے حکم میں بعض لوگوں نے بڑی دھاندلی کی اور دیدہ دلیری دکھائی ہے کہ روضۂ رسول کی طرف سفر کرنے کو بھی ناجائز قرار دے رکھا ہے۔ حالانکہ بات صرف یہ ہے کہ زیادہ ثواب ملنے کا عقیدہ رکھ کر اِن تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کے لیے دور سے سفر نہ کیا جائے اگر اُن لوگوں کے سمجھنے کے مطابق ان تین مساجد کے سوا باقی اور کسی بھی چیز کی طرف دور سے سفر کرنا ناجائز ہے تو وہ حضرات خود بھی تو اِن تینوں مساجد کے سوا دور دراز کے تبلیغی و تجارتی اور کاروباری سفر کر رہے ہیں بلکہ غیر ممالک کے دورے کر رہے ہیں وہ بھی ناجائز قرار پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو صحیح ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو رسول دشمنی کی بیماری سے محفوظ رکھے، آمین۔

باب ۱۲۵ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَقَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ كَانَتْ عَائِشَةُ تَصُوْمُ اَيَّامَ مِنًى وَ كَانَ اَبُوْهُ يَصُوْمُهَا۔

ایامِ تشریق کے روزے: کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، کو ان کے والد نے بتایا کہ حضرت عائشہ ایامِ منیٰ میں روزے رکھتی تھیں اور ان کے والدِ محترم بھی ان کے روزے رکھتے تھے۔

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِيْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يُّصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْيَ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایامِ تشریق کے روزوں کی اُسے اجازت دی گئی ہے جس کو قربانی کا جانور میسر نہ ہو۔

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَّلَمْ يَصُمْ صَامَ اَيَّامَ مِنًى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ تَابَعَهٗ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عرفہ کے روز کا روزہ اُس کے لیے ہے جو عمرہ کے ساتھ حج کا تمتع کرے اور اُسے قربانی کا جانور میسر نہ آئے وہ نہ ایامِ منیٰ میں روزے نہ رکھے ——— ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور متابعت کی اس کی ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے۔

باب ۱۲۶ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

یومِ عاشورہ کا روزہ

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اِنْ شَاءَ صَامَ۔

سالم نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی چاہے تو یومِ عاشورہ کا روزہ رکھے۔

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یومِ عاشورہ کے روزے کا حکم فرمایا تھا لیکن جب رمضان کے روزے فرض کر دیے گئے تو جو چاہتا یہ روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

Marfat.com

صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تب بھی یہ روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو عاشورے کا روزہ ترک کر دیا گیا جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ۔

حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عاشورہ کے روز حج کے سال منبر پر فرماتے ہوئے سنا: اے مدینہ منورہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ یوم عاشورہ ہے اور اس کا تم پر روزہ فرض نہیں کیا گیا جبکہ میں روزے سے ہوں لہٰذا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَى الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوْسٰى قَالَ فَاَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تو آپ نے یہود کو دیکھا کہ عاشورے کا روزہ رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ یہ اچھا دن ہے اس روز اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس کا روزہ رکھا۔ فرمایا کہ تمہاری نسبت موسیٰ سے میرا تعلق زیادہ ہے۔ پس آپ نے اس کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُوْدُ عِيْدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُوْمُوْهُ اَنْتُمْ۔

طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عاشورہ کو یہودی عید کا دن تصور کیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا: تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ

عبیداللہ بن ابویزید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو دوسرے پر فضیلت دے کر روزہ رکھتے

Marfat.com

يَوْمٍ فَضَّلَكَ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَ هٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ۔

ہوں مگر اس روز یعنی روز عاشورہ کو اور اس مہینہ یعنی ماہِ رمضان کو۔

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنْ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جس نے جو کچھ کھا لیا ہے تو وہ باقی دن کا روزہ رکھے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھے کیونکہ آج عاشورہ کا دن ہے۔

باب ۲۵۲ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ۔

رمضان میں قیام کرنے کی فضیلت

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے رمضان میں ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی غرض سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ابنِ شہاب کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اور یہ بات اسی طرح رہی۔ پھر حضرت ابوبکر کے دورِ خلافت میں بھی یہ بات اسی طرح رہی اور حضرت عمر کے نصف دورِ خلافت تک ـــــ ابنِ شہاب، عروہ بن زبیر، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر کے ساتھ رمضان کی ایک رات میں مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے۔ ایک آدمی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی گروہ کے ساتھ۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے خیال میں انھیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو اچھا ہو۔ پس حضرت ابی بن کعب کے پیچھے سب کو جمع کر دیا گیا۔ پھر میں ایک دوسری رات کو اُن کے ساتھ نکلا اور لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ رات کا وہ حصہ جس میں وہ سو جاتے ہیں اُس سے بہتر ہے جس میں وہ قیام کرتے ہیں۔ مراد رات کا آخری حصہ تھا جب کہ لوگ پہلے حصے میں قیام کرتے تھے۔

Marfat.com

۱۸۷۶- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلّٰى مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرُ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

اسماعیل، امام مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان میں نماز پڑھی ـــــ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ انھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے اور کتنے ہی لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا چرچا کیا تو دوسرے روز اور زیادہ لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے چرچا کیا۔ پس مسجد میں حاضرین کی تعداد تیسری رات اور بھی بڑھ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو نمازی مسجد میں سما نہیں رہے تھے یہاں تک کہ آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے۔ جب نماز فجر پڑھ چکے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ چنانچہ تشہد کے بعد فرمایا: اما بعد: تمہاری موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہیں تھی لیکن میں تم پر فرض ہو جانے اور تمہارے عاجز آجانے سے ڈرا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال تک معاملہ اسی طرح رہا۔

ف: رمضان شریف میں بعض صحابۂ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جو یہ تین راتوں تک نماز پڑھی یہ نمازِ تہجد تھی۔ نمازِ تراویح کا اس وقت کوئی وجود نہیں تھا۔ اس کے بعد آپ کے ظاہر دورِ حیات میں یہ نماز باجماعت نہیں پڑھی۔ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پورے دورِ خلافت میں نمازِ تراویح ایک دن بھی نہیں پڑھی گئی۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نصف دورِ خلافت گزر گیا تو آپ نے صحابۂ کرام کے مشورے سے یہ نماز شروع کروائی۔ اس نماز کا نام نمازِ تراویح رکھنا۔ اسے مسجد میں پڑھنا۔ نمازِ تراویح باجماعت ادا کرنا۔ اس کی بیس رکعتیں پڑھنا۔ یہ تمام باتیں صحابۂ کرام کے اجماع سے قرار پائی تھیں۔ اب ان میں سے کسی بات کو توڑنا اور آٹھ رکعت تراویح کے مشروع ہونے پر زور لگانا گویا اجماعِ صحابہ کو توڑنا اور امتِ محمدیہ میں تفرقہ پیدا کرنا ہے اور ایسا کرنا ملتِ اسلامیہ کے کسی بھی خیر خواہ کو زیب نہیں دیتا۔

۱۸۷۷- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهَا عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟ فرمایا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کی خوبی اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھیے۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی

Marfat.com

فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا:۔ اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

باب ۲۵۳ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْاٰنِ مَا اَدْرٰىكَ فَقَدْ اَعْلَمَهٗ وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَاِنَّهٗ لَمْ يُعْلِمْهُ۔

شبِ قدر کی فضیلت:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ بیشک ہم نے اسے شبِ قدر میں نازل کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اترتے ہیں اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے۔ ہر کام کی طرف سے سلامتی ہے، یہ بات طلوعِ فجر تک ہے۔ ابنِ عیینہ کا قول ہے کہ قرآنِ مجید میں جس کے متعلق ما ادراک ہے تو وہ چیز آپ کو بتادی گئی اور جس کے متعلق وما یدریک فرمایا ہے تو اس کو آپ جانتے نہ تھے۔

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْنَاهُ وَلَمْ نَحْفَظْ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں اور جو شبِ قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے قیام کرے تو اس کے بھی سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں ـــــ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر نے ابن شہاب زہری سے۔

باب ۲۵۴ اِلْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

شبِ قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا۔

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کو شبِ قدر خواب میں آخری سات راتوں کے اندر دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں لہٰذا جو تم میں سے اسے تلاش کرنا چاہیے تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَكَانَ لِيْ صَدِيْقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَّمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ بیس تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے شبِ قدر دکھائی دی گئی تو میں اسے بھول گیا

Marfat.com

فَخَطَبَنَا وَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ۔

باب ۲۵۵ تَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِيهِ عُبَادَةُ۔

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ حِينُ يُمْسِي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ رَجَعَ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ وَإِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا فَابْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَابْتَغُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَمُطِرْنَا فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ

یا وہ مجھے بھلا دی گئی۔ پس اُسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے لوٹ جانا چاہیے۔ ہم لوٹ گئے اور ہمیں آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا چنانچہ ایک بدلی آئی اور برسنے لگی۔ یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو کھجور کی شاخوں کی تھی۔ نماز قائم کی گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی مبارک پیشانی میں دیکھا۔

شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا۔

حضرت عبادہ نے اس کی روایت کی ہے۔

ابو سہیل کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں آنے لگتی تو اپنے کاشانۂ اقدس کو واپس لوٹتے اور جو آپ کے ساتھ ہوتا وہ بھی واپس لوٹتا۔ ایک ماہِ رمضان ایسا آیا کہ اُس رات بھی آپ ٹھہرے رہے جس میں لوٹا کرتے تھے تو خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو حکم دیا جو اللہ نے چاہا۔ پھر فرمایا:۔ اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا لیکن مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ آخری عشرے میں اعتکاف کیا کروں۔ پس جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اسی طرح اعتکاف میں رہے اور مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی، پھر بھلا دی گئی۔ پس اُسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اُس رات آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش ہوئی تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ سے اکیسویں رات کو مسجد ٹپکنے لگی۔ چنانچہ میں نے بچشم خود دیکھا جبکہ آپ صبح کی نماز سے لوٹے تو آپ کا چہرۂ انور سے کیچڑ لگی ہوئی تھی۔

Marfat.com

فَبَصُرَتْ عَيْنِيْ نَظَرَتْ اِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُمْتَلِئٌ طِيْنًا وَمَاءً۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْا۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ وَعِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ هِيَ فِيْ تِسْعٍ يَمْضِيْنَ اَوْ فِيْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْتَمِسُوْا فِيْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔

بَابُ ۲۵۶ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تلاش کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ شب قدر نو راتیں باقی رہنے پر ہے یا سات باقی رہنے پر یا پانچ باقی رہنے پر۔

عبداللہ بن ابوالاسود، عبدالواحد، عاصم، ابومجلز اور عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہ آخری عشرے میں ہے، نو راتیں گزرنے پر یا سات باقی رہنے پر شب قدر ہے —— عبدالوہاب، ایوب، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لیے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو شخص جھگڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر بتانے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے تو وہ اٹھا لی گئی اور ممکن ہے کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہو، لہٰذا اسے نویں، ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو۔

Marfat.com

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب عشرہ (آخری) شروع ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لنگوٹ کس لیتے، اس کی راتوں کو زندہ رکھتے اور گھر والوں کو جگایا کرتے۔

كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

بَابُ ۱۲۵ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْاِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ۔

آخری عشرے کا اعتکاف کرنا اور اعتکاف تمام مساجد میں ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جبکہ تم اعتکاف میں ہو مسجدوں کے اندر۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں لہٰذا ان کے قریب نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیتیں بیان کرتا ہے لوگوں کے لیے تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں (۲: ۱۸۷)

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔

اسماعیل بن عبداللہ، ابن وہب، یونس، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَتْ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وصال ہوا اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کیا کرتیں۔

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا مِنَ اعْتِكَافِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ مِنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال جب آپ نے اعتکاف کیا اور اکیسویں رات آئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر تشریف لایا کرتے تھے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے چاہیے کہ آخری عشرے کا اعتکاف بھی کرے اور مجھے شب قدر دکھائی اور پھر بھلا دی گئی۔ لہٰذا تم اسے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ اسی رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت لکڑیوں سے بنائی گئی تھی وہ ٹپکنے لگی۔ پس میری دونوں آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی پر اکیسویں کی صبح کو کیچڑ کا نشان دیکھا۔

Marfat.com

النَّمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُبْحِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ۔

باب ۱۲۵۸ الْحَائِضُ تُرَجِّلُ الْمُعْتَكِفَ۔

حائضہ کا معتکف کے سر میں کنگھی کرنا

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کیے ہوتے تو میں کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

باب ۱۲۵۹ الْمُعْتَكِفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ۔

معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے۔

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے ہوئے سر مبارک میری طرف کر دیتے تو میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ بغیر ضرورت کے گھر میں تشریف نہ لاتے جبکہ اعتکاف میں ہوتے۔

باب ۱۲۶۰ غُسْلِ الْمُعْتَكِفِ۔

معتکف کا سر دھونا

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے مباشرت فرماتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور آپ اعتکاف میں سر مبارک مسجد سے نکال دیتے تو میں اسے دھو دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

باب ۱۲۶۱ الْاِعْتِكَافِ لَيْلًا۔

ایک رات کا اعتکاف

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض گزار ہوئے: میں نے دورِ جاہلیت کے اندر منت مانی تھی کہ کعبہ میں ایک رات معتکف رہوں گا۔ فرمایا کہ اپنی منت پوری کرو۔

Marfat.com

باب ۱۲۶۲ اعتکاف النساء۔

۱۸۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ اَضْرِبُ لَهٗ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهٗ فَاسْتَاْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ اَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَاَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا رَاَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً اٰخَرَ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى الْاَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ۔

عورتوں کا اعتکاف کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ میں آپ کے لیے خیمہ نصب کر دیتی تو آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں داخل ہو جاتے۔ پس حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے خیمہ نصب کرنے کی اجازت مانگی تو انھوں نے اجازت دے دی اور انھوں نے خیمہ نصب کر لیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو انھوں نے بھی خیمہ نصب کر لیا۔ صبح کے وقت نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیمے دیکھے تو فرمایا:۔ یہ کیا ہے؟ پس آپ کو بتایا گیا تو نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم ان کے ساتھ نیکی سمجھتی ہو۔ چنانچہ آپ نے اس مہینے کا اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۶۳ الاخبية في المسجد۔

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ اِذَا اَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ وَخِبَاءُ حَفْصَةَ وَخِبَاءُ زَيْنَبَ فَقَالَ اَلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتّٰى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ۔

باب ۱۲۶۴ هل يخرج المعتكف لحوائجه الى باب المسجد۔

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهٗ فِيْ اعْتِكَافِهٖ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهٗ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ

کیا معتکف اپنی ضرورت کے تحت مسجد کے دروازے سے نکل سکتا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان کے آخری عشرے کے اندر اعتکاف میں تھے۔ انھوں نے تھوڑی دیر آپ کے پاس گفتگو کی، پھر واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں، تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ مسجد کے دروازے پر پہنچے جو دروازہ ام سلمہ کے پاس ہے تو انصار کے

Marfat.com

مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رِسْلِکُمَا اِنَّمَا ھِیَ صَفِیَّۃُ بِنْتُ حُیَیٍّ فَقَالَا سُبْحٰنَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَبُرَ عَلَیْھِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمَا شَیْئًا۔

دو فرد گزرے۔ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حُیی ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! سبحان اللہ اور انھیں اس پر تعجب ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے لہٰذا میں ڈرا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ ڈال دے۔

باب ۱۲۶۵ الْاِعْتِکَافِ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ۔

اعتکاف اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیسویں کی صبح کو نکلنا۔

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ ھَارُوْنَ ابْنَ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ قُلْتُ ھَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ قَالَ اِعْتَکَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ فَقَالَ اِنِّیْ اُرِیْتُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ وَاِنِّیْ نُسِّیْتُھَا فَالْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ وِتْرٍ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنْ اَسْجُدَ فِیْ مَاءٍ وَطِیْنٍ وَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ اِلَی الْمَسْجِدِ وَمَا نَرٰی فِی السَّمَاءِ قَزَعَۃً قَالَ فَجَاءَتْ سَحَابَۃٌ فَمَطَرَتْ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطِّیْنِ وَالْمَاءِ حَتّٰی رَاَیْتُ الطِّیْنَ فِیْ اَرْنَبَتِہٖ وَجَبْھَتِہٖ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب قدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ فرمایا، ہاں ہم نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ ہم بیسویں کی صبح کو باہر نکلنے لگے تو اُس صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن مجھے بھلا دی گئی ہے۔ پس تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ نیز میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اُسے چاہیے کہ لوٹ آئے۔ پس لوگ مسجد کی طرف لوٹ آئے اور ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آرہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک بدلی نظر آئی اور بارش بھی کھڑی ہوگئی۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مٹی اور پانی میں سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر مٹی دیکھی۔

باب ۱۲۶۶ اِعْتِکَافِ الْمُسْتَحَاضَۃِ۔

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتِ اعْتَکَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَاَۃٌ مِّنْ اَزْوَاجِہٖ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا جو مستحاضہ تھیں، وہ سرخی اور زردی

Marfat.com

مُسْتَحَاضَةٌ فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي۔

دیکھتیں تو بسا اوقات ہم ان کے نیچے پلیٹ رکھ دیا کرتیں اور وہ نماز پڑھا کرتی تھیں۔

باب ۱۲۶۷ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ۔

بیوی کا اپنے معتکف شوہر کی زیارت کرنا

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَا وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا۔

سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، علی بن حسین کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ نے بتایا عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپکی زوجہ مطہرہ آپ کے پاس تھیں۔ وہ جانے لگیں تو آپ نے حضرت صفیہ سے فرمایا: ٹھہرو تاکہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں اور اُن کا حجرہ حضرت اُسامہ کے مکان میں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے ساتھ نکلے تو آپ کو انصار کے دو شخص ملے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور آگے نکل گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں سے فرمایا:۔ اِدھر آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔ دونوں نے کہا:۔ یارسول اللہ! سبحان اللہ، فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے تو میں ڈرا کہ مبادا وہ تمہارے دل میں کوئی وسوسہ ڈال دے۔

باب ۱۲۶۸ هَلْ يَدْرَءُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ۔

کیا معتکف اپنے متعلق غلط فہمی دور کر سکتا ہے؟

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشَى مَعَهَا فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ هِيَ صَفِيَّةُ وَرُبَّمَا قَالَ هٰذِهِ صَفِيَّةُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَتَشُكُّ لَيْلًا قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْلٌ۔

اسماعیل بن عبداللہ، ان کے بھائی، سلیمان، محمد بن ابو عتیق، ابن شہاب، علی بن حسین کو حضرت صفیہ نے بتایا ——— علی بن عبداللہ، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ اعتکاف میں تھے۔ جب وہ واپس لوٹنے لگیں تو آپ ان کے ساتھ چلے۔ انصار کے ایک آدمی نے آپ کو دیکھ لیا جب آپ نے اُسے دیکھا تو بلا کر فرمایا: یہ صفیہ ہیں۔ بیشک شیطان آدمی کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔ میں (علی بن عبداللہ) نے پوچھا کہ وہ رات کے وقت آئی تھیں؟ فرمایا کہ وہ رات ہی تھی۔

Marfat.com

باب ۱۲۶۹ مَنْ خَرَجَ مِنَ اعْتِكَافِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ۔

جو صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے۔

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ قَالَ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ وَاَظُنُّ اَنَّ ابْنَ اَبِيْ لَبِيْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ وَهَاجَتِ السَّمَآءُ فَمُطِرْنَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَآءُ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا فَلَمَّا رَاَيْتُ عَلٰى اَنْفِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ۔

ابو سلمہ سے ابن ابو لبید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے درمیانی عشرے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا جب بیسویں کی صبح ہوئی تو ہم اپنا سامان منتقل کرنے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جس نے اعتکاف کیا تھا وہ اپنے اعتکاف کی طرف لوٹ جائے کیونکہ میں نے اس رات (شب قدر) کو دیکھا ہے اور دیکھا ہے کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ جب آپ اعتکاف کی جگہ پر لوٹے تو آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ دن کے آخری حصے میں آسمان پر ابر آیا اور مسجد کی چھت لکڑیوں کی تھی۔ جب میں نے دیکھا تو آپ کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ کے نشانات نظر آئے۔

باب ۱۲۷۰ الْاِعْتِكَافِ فِيْ شَوَّالٍ۔

شوال میں اعتکاف کرنا

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ رَمَضَانَ وَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِيْ اعْتَكَفَ فِيْهِ قَالَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَآئِشَةُ اَنْ تَعْتَكِفَ فَاَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيْهِ قُبَّةً فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ اَبْصَرَ اَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَاُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ فَقَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا اَلْبِرُّ اِنْزِعُوْهَا فَلَا اَرَاهَا فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِيْ اٰخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ لیتے اور اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے تھے۔ حضرت عائشہ نے آپ سے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔ انھوں نے وہاں خیمہ لگوا لیا۔ جب حضرت حفصہ نے سنا تو انھوں نے بھی خیمہ لگوا لیا اور حضرت زینب نے سنا تو انھوں نے دوسرا خیمہ لگوا لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے لوٹے اور چار خیمے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ ماجرا عرض کیا گیا۔ فرمایا کہ یہ انھیں کس نیکی کی سوجھی؟ یہ مجھے نظر نہ آئیں، انھیں ہٹا دو، پس وہ ہٹا دیے گئے اور آپ نے رمضان میں اعتکاف نہ کیا بلکہ شوال کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

Marfat.com

باب ۱۲۷۱ مَنْ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ صَوْمًا إِذَا اعْتَكَفَ۔

جس کے نزدیک معتکف پر روزہ نہیں ہے۔

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ نَذْرَكَ فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب عرض گذار ہوئے: یارسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجدِ حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ پس انھوں نے ایک رات کا اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۷۲ إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ۔

جس نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر مسلمان ہوگیا۔

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں حضرت عمر نے نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف کریں گے۔ میرے خیال میں انھوں نے ایک رات کہا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنی نذر کو پوری کرو۔

باب ۱۲۷۳ الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ۔

رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا۔

ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس روز اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے بیس روز کا اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۷۴ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ۔

جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے۔

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے ذکر کیا کہ آپ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھیں گے۔ چنانچہ حضرت عائشہ نے بھی آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ انھیں بھی اجازت لے دی جائے۔ تو انھوں نے یہ کہہ دیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو

Marfat.com

تَسْتَأْذِنَ لَهَا فَفَعَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ فَبُنِيَ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَى بِنَائِهِ فَبَصُرَ بِالْأَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرَّ أَرَدْنَ بِهٰذَا مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعَ فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ۔

انھوں نے خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا۔ اُن کے لیے خیمہ نصب کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو کر اپنے خیمے کی طرف لوٹے تو کتنے ہی خیمے دیکھے۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسے بھلائی چاہتی ہیں تو میں بھی اعتکاف نہیں کرتا۔ آپ لوٹ گئے اور رمضان کے بعد شوال میں دس روز کا اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۵ اَلْمُعْتَكِفُ يُدْخِلُ رَأْسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ۔

معتکف کا دھلوانے کے لیے گھر میں سر داخل کر دینا۔

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حائضہ ہونے کے باوجود نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتیں جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کرتے ہوئے اندر ہوتے اور یہ اپنے حجرے میں ہوتیں تو آپ اپنا سر مبارک اُن کے نزدیک کر دیتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے۔

كِتَابُ الْبُيُوعِ

تجارت کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا وَقَوْلِهِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال فرمایا اور سود کو حرام کیا (۲: ۲۷۵) نیز فرمایا: مگر جب نقد تجارت ہو جو تم آپس میں کرتے ہو۔ (۲: ۲۸۲)

باب ۱۲۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ وَقَوْلِهِ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ۔

ارشادِ ربانی ہے کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ

تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ اور جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف چل دیے اور تمہیں کھڑا (خطبے میں) چھوڑ گئے تم فرماؤ کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا ہے (۶۲: ۱۰، ۱۱) اور ارشاد ربانی ہے: اور آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔ (۴: ۲۹)

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ آپ لوگ کہتے

Marfat.com

قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوْسَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّکُمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ یُکْثِرُ الْحَدِیْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُوْنَ مَابَالُ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ لَایُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ یَشْغَلُھُمْ صَفْقٌ بِالْاَسْوَاقِ وَکُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ فَاَشْھَدُ اِذَا غَابُوْا وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوْا وَکَانَ یَشْغَلُ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ عَمَلُ اَمْوَالِھِمْ وَکُنْتُ امْرَأً مِسْکِیْنًا مِنْ مَسَاکِیْنِ الصُّفَّۃِ اَعِیْ حِیْنَ یَنْسَوْنَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ یُحَدِّثُہٗ اَنَّہٗ لَنْ یَبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَہٗ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ ھٰذِہٖ ثُمَّ یَجْمَعُ اِلَیْہِ ثَوْبَہٗ اِلَّا وَعٰی مَا اَقُوْلُ فَبَسَطْتُ نَمِرَۃً عَلَیَّ حَتّٰی اِذَا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَہٗ جَمَعْتُھَا اِلٰی صَدْرِیْ فَمَا نَسِیْتُ مِنْ مَقَالَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ مِنْ شَیْءٍ۔

ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں ابوہریرہ بہت بیان کرتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ مہاجرین و انصار کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں ابوہریرہ جتنی بیان نہیں کرتے جبکہ میرے مہاجر بھائی تو بازار کے کاروبار میں مشغول رہتے ہیں اور میں پیٹ بھرنے پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کو لازم قرار دے لیتا ہوں۔ میں موجود ہوتا ہوں جبکہ وہ غائب ہوتے ہیں اور میں یاد رکھتا ہوں جب کہ وہ بھول جاتے ہیں۔ میرے انصاری بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں کام کرتے ہیں جبکہ میں مساکین صفہ میں سے ایک مسکین آدمی ہوں۔ میں یاد رکھتا ہوں جبکہ وہ بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ جو اپنا کپڑا بچھائے رکھے یہاں تک کہ جب میں اپنی بات ختم کر دوں تب اسے اکٹھا کرے تو اسے میری باتیں یاد رہا کریں گی۔ میں نے اپنی چادر پھیلا دی تھی جو میرے اوپر تھی یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ارشادات ختم کر چکے تو میں نے اسے اکٹھا کیا اور اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس وقت سے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی ارشادِ گرامی کو نہیں بھولا ہوں۔

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ اٰخَی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ اِنِّیْ اَکْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ لَکَ نِصْفَ مَالِیْ وَانْظُرْ اَیَّ زَوْجَتَیَّ ھَوِیْتَ نَزَلْتُ لَکَ عَنْھَا فَاِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَھَا قَالَ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لَا حَاجَۃَ لِیْ فِیْ ذٰلِکَ ھَلْ مِنْ سُوْقٍ فِیْہِ تِجَارَۃٌ قَالَ سُوْقُ قَیْنُقَاعَ قَالَ فَغَدَا اِلَیْہِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَاَتٰی بِاَقِطٍ وَسَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَلَیْہِ اَثَرُ صُفْرَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَأَۃً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ کَمْ سُقْتَ قَالَ زِنَۃَ نَوَاۃٍ مِنْ ذَھَبٍ اَوْ نَوَاۃً مِنْ ذَھَبٍ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ میں پہنچ گئے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ حضرت سعد بن ربیع نے کہا کہ میں انصار کا مال دار آدمی ہوں تو میں اپنا آدھا مال تقسیم کر دیتا ہوں اور میری دونوں بیویوں کو دیکھ لو جو آپ کو پسند آئے میں اس سے دست بردار ہو جاؤں گا جب حلال ہو جائے تو اس سے نکاح کر لینا حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں، کیا یہاں کوئی تجارتی بازار ہے؟ کہا کہ قینقاع بازار ہے، پس حضرت عبدالرحمٰن اگلے روز اس میں گئے تو پنیر اور مکھن لے آئے۔ پھر اگلے روز گئے۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت عبدالرحمٰن حاضر بارگاہ ہوئے تو ان پر زردی کا نشان تھا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نکاح کر لیا ہے؟ عرض کی ہاں فرمایا: کس سے؟ عرض کی کہ انصار کی ایک عورت سے۔ فرمایا کہ مہر کیا دیا ہے؟ عرض کی کہ گٹھلی کے برابر سونا پس نبی کریم

Marfat.com

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک بکری کا ہو۔

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًى فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَأُزَوِّجُكَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَمَا رَجَعَ حَتَّى اسْتَفْضَلَ أَقِطًا وَسَمْنًا فَأَتَى بِهِ أَهْلَ مَنْزِلِهِ فَمَكَثْنَا يَسِيرًا أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ مَا سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ منورہ میں آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات فرمائی۔ حضرت سعد مالدار تھے۔ انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ میں اپنا آدھا مال آپ کو بانٹ دیتا ہوں اور آپ کا نکاح کر دیتا ہوں۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اہل وعیال اور مال میں برکت دے، مجھے تو بازار بتا دو۔ وہ کچھ گھی اور پنیر بچا کر لوٹے اور اسے اپنے گھر والوں کے پاس لے آئے۔ تھوڑے دنوں بعد وہ حاضر بارگاہ ہوئے تو ان پر زردی کا اثر تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ بات کیا ہے؟ عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ فرمایا کہ اسے کتنا مہر دیا ہے؟ عرض کی کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا کہ ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک بکری کے ساتھ۔

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ فَكَأَنَّهُمْ تَأَثَّمُوا فِيهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز نامی بازار ہوتے تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو مسلمان ان بازاروں میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھتے تو آیت نازل ہوئی:۔ تم پر گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ حضرت ابن عباس کی قرأت میں فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ بھی ہے۔

باب ۲۷ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ۔

حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں۔

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

محمد بن مثنیٰ، ابن ابو عدی، ابن عون، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ـــــ علی بن عبداللہ، ابن عیینہ، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ـــــ عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ـــــ محمد بن کثیر، سفیان، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ امور ہیں جو مشتبہ ہیں۔ جو مشتبہ امور کو چھوڑ دیگا وہ گناہ سے بھی بچا رہیگا اور جس نے مشتبہ امور کو اختیار کیا تو وہ گناہوں میں

Marfat.com

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ اَتْرَكَ وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلٰى مَا يَشُكُّ فِيْهِ مِنَ الْاِثْمِ اَوْشَكَ اَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِيْ حِمَى اللّٰهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُوَاقِعَهُ۔

بھی ملوث ہو کر رہے گا۔ گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں۔ جو چرا گا
کے گرد چرائے گا تو اس میں داخل ہو جانے کا خدشہ ہے۔

باب ۲۷۸ تَفْسِيْرُ الْمُشَبَّهَاتِ وَقَالَ حَسَّانُ ابْنُ اَبِيْ سِنَانٍ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ۔

مشتبہات کی تفسیر: حسان بن ابی سنان کا قول ہے کہ ورع سے
اس سے آسان اور کوئی چیز نہیں کہ مشکوک کاموں کو چھوڑ دو اور انھیں
کرو جو مشکوک نہیں ہیں۔

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْهُمَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ اَبِيْ اِهَابٍ التَّمِيْمِيِّ۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک کالی عورت آئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے آپ دونوں
(میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
سے ذکر کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا اور تبسم کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ ع
وسلم نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ کہہ رہی ہے اور وہ ابوا
تیمی کی بیٹی تھی۔

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ اَخِيْ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ كَانَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ
ابو وقاص نے سعد بن ابو وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا م
ہے لہٰذا اس پر قبضہ کر لینا۔ فتح مکہ کے سال سعد بن ابو وقاص نے
اسے پکڑ لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہ
لیا گیا ہے۔ عبد اللہ بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے
باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ سعد عرض گزار ہوئے
کہ یا رسول اللہ! میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے
عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا
اور ان کے بستر پر ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ک
اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ک
بیٹا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر۔ پھر آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت سود
بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس سے پردہ کرنا کیونکہ اس کی عتبہ سے مشابہت
ہے، لہٰذا انھوں نے اللہ کی بارگاہ میں جانے تک اسے نہیں دیکھا۔

Marfat.com

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُرْسِلُ كَلْبِيْ وَاُسَمِّيْ فَاَجِدُ مَعَهٗ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا اٰخَرَ لَمْ اُسَمِّ عَلَيْهِ وَلَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَاْكُلْ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْاٰخَرِ۔

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اگر نوک کی جانب سے لگے تو کھالو اور اگر چوڑائی میں لگے تو نہ کھاؤ کیونکہ یہ موقوذہ ہے میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں کتا بھیجتا ہوں اور اس پر بسم اللہ پڑھتا ہوں۔ پس اس کے ساتھ شکار پر دوسرا کتا پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے کس نے پکڑا۔ فرمایا کہ نہ کھاؤ، اس لیے کہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی اور دوسرے پر تسمیہ نہیں پڑھی۔

بَابُ ۲۷۹ مَا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

شبہ والی چیزوں سے بچنا

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ مَسْقُوْطَةٍ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَكَلْتُهَا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجِدُ تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گذرے تو فرمایا:۔ اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتو اسے کھالیتا۔ ہمام، حضرت ابوہریرہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں کھجوریں اپنے بستر پہ گری ہوئی پاتا ہوں۔

بَابُ ۲۸۰ مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الْمُشَبَّهَاتِ۔

بعض وسوسوں اور شبہ والی چیزوں کی پرواہ نہ کرنا۔

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ شُكِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا اَيَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا وَقَالَ ابْنُ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَا وُضُوْءَ اِلَّا فِيْمَا وَجَدْتَ الرِّيْحَ اَوْ سَمِعْتَ الصَّوْتَ۔

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی کہ ایک آدمی کو نماز میں خدشہ محسوس ہوتا ہے تو کیا اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ فرمایا: نہیں ٹوٹتی جب تک آواز نہ سنے یا بدبو نہ آئے۔ ابن حفصہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا مگر جبکہ بدبو محسوس کرے یا آواز سنے۔

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَوْمًا يَاْتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِيْ اَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكُلُوْهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرض گذار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لو اور کھایا کرو۔

بَابُ ۲۸۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا۔

ارشاد ربانی کہ جب تجارت یا لہو ولعب دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔

Marfat.com

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ مِنَ الشَّامِ عِيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوْا إِلَيْهَا حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ آگیا جو غلہ لایا تھا تو لوگ اس کی طرف چلے گئے اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ[۱۲] آدمی رہ گئے تو وحی نازل ہوئی: جب تجارت یا لہو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔

باب ۲۸۲۔ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ۔

جو پرواہ نہ کرے کہ مال کہاں سے کمایا ہے؟

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو مال اُس نے حاصل کیا ہے وہ حلال سے ہے یا حرام۔

باب ۲۸۳۔ التِّجَارَةِ فِي الْبَرِّ وَقَوْلِهِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُوْنَ وَيَتَّجِرُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ۔

خشکی میں تجارت کرنا۔ ارشاد خداوندی ہے کہ وہ لوگ بھی ہیں جن کو تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ تھے جو خرید و فروخت اور تجارت کرتے لیکن جب اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق آتا تو تجارت اور خرید و فروخت انھیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرتی اور وہ اللہ کے حق کو ادا کرتے۔

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ كُنْتُ أَتَّجِرُ فِي الصَّرْفِ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ التَّصْرُّفِ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَسَاءً فَلَا يَصْلُحُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرّافی کے متعلق پوچھا تو دونوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تجارت کیا کرتے تو ہم نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صرّافی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ نقد ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اُدھار ہو تو درست نہیں ہے۔

ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابو منہال سے روایت ہے کہ میں صرّافی کا کاروبار کرتا تو میں نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـــــ فضل بن یعقوب، حجاج بن محمد ابن جریج، عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب ابو منہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرّافی کے متعلق پوچھا تو دونوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تجارت کیا کرتے تو ہم نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صرّافی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ نقد ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اُدھار ہو تو درست نہیں ہے۔

باب ۲۸۴۔ الْخُرُوْجِ فِي التِّجَارَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔

تجارت کی غرض سے نکلنا اور ارشادِ خداوندی ہے کہ زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

Marfat.com

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَكَاَنَّهٗ كَانَ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰى فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوْا لَهٗ قِيْلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَاهُ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ فَقَالَ تَاْتِيْنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبَ بِاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِيَ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوْجَ اِلٰى تِجَارَةٍ۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت مانگی تو انھیں اجازت نہ ملی کیونکہ وہ مشغول تھے۔ پس حضرت ابوموسیٰ لوٹ گئے جب حضرت عمر فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی، انھیں اجازت دے دیتے۔ عرض کی گئی کہ وہ لوٹ گئے۔ پس انھیں بلایا گیا تو کہا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس بات کے گواہ لائیے۔ یہ انصار کی مجلس کی طرف گئے اور پوچھا تو انھوں نے کہا: اس بات کی گواہی تو ہمارا سب سے چھوٹا ابوسعید مثنیٰ بھی دے سکتا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے گئے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ پر بازار کی مشغولیت یعنی تجارت کے لیے نکلنے کے باعث مخفی رہا۔

بَابُ ۲۸۵ اَلتِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ وَقَالَ مَطَرٌ لَا بَاْسَ بِهٖ وَمَا ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا بِحَقٍّ ثُمَّ تَلَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَالْفُلْكُ السُّفُنُ الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَآءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمْخَرُ السُّفُنُ الرِّيْحَ وَلَا تَمْخَرُ الرِّيْحَ مِنَ السُّفُنِ اِلَّا الْفُلْكُ الْعِظَامُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

تجارت کے لیے بحری سفر کرنا۔ مطر فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو بھی فرمایا وہ حق ہے پھر یہ آیت تلاوت کی: تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ پانی کو چیرتی ہیں تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ اَلْفُلْكُ کشتی کو کہتے ہیں اس کا واحد اور جمع ایک جیسا ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ کشتیاں ہوا کو چیرتی ہیں اور ہوا کشتیوں کو نہیں چیرتی مگر بڑی کشتیوں کو۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا کہ وہ دریائی سفر پر نکلا اور اپنی حاجت پوری کی۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

بَابُ ۲۸۶ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَجَرُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ۔

جب تجارت یا کوئی کھیل دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔ وہ مرد بھی ہیں جنھیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ ایک جماعت تھی جو تجارت کرتے لیکن جب وہ اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق پاتے تو انھیں تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرتی اور وہ اللہ کے حق کو ادا کر دیتے۔

Marfat.com

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَتْ عِیْرٌ وَّنَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَۃَ فَانْفَضَّ النَّاسُ اِلَّا اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قافلہ آیا اور ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ بارہ ۱۲ آدمیوں کے سوا سب چلے گئے تو یہ آیت نازل ہوئی :۔ جب دیکھا تجارت یا لہو و لہب کو تو اُس کی طرف دوڑ پڑے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے۔ (۶۲ : ۱۱)۔

باب ۱۲۸۷ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو۔

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِھَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَھَا اَجْرُھَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِھَا بِمَا کَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ لَا یَنْقُصُ بَعْضُھُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَیْئًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ جب عورت اپنے گھر یلو غلّے میں سے بغیر فساد کے خرچ کرتی ہے تو اُسے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی۔ ایک کا ثواب اُن میں سے دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرتا۔

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ھَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَآ اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ کَسْبِ زَوْجِھَا مِنْ غَیْرِ اَمْرِہٖ فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِہٖ۔

ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرے تو اُس کے لیے خاوند کی نسبت آدھا ثواب ہے۔

باب ۱۲۸۸ مَنْ اَحَبَّ الْبَسْطَ فِی الرِّزْقِ۔

جو رزق میں وسعت چاہے۔

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ یَعْقُوْبَ الْکِرْمَانِیُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ رِزْقُہٗ اَوْ یُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ۔

محمد بن یعقوب کرمانی، حسّان، یونس، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے رزق میں وسعت یا عمر میں درازی چاہے تو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

باب ۱۲۸۹ شِرَآءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّسِیْئَۃِ۔

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لین دین میں اُدھار کرنا۔

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ذَکَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاھِیْمَ الرَّھْنَ فِی السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس بیع سلّم میں رہن کے متعلق ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے بحوالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ۔

علیہ وسلم نے ایک مدت تک کے لیے کسی یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ اَبُو الْيَسَعِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَّاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَّاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِّاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ وَّاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ۔

مسلم، ہشام، قتادہ، حضرت انس ——— محمد بن عبداللہ بن حوشب، اسباط، ابو الیسع، بصری، ہشام دستوائی، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جَو کی روٹی اور پرانی چربی لے کر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس زرہ رہن رکھی ہوئی تھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لیے جَو لیے تھے۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شام ایسی نہیں آئی جبکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل کے پاس ایک صاع گندم یا کوئی اناج ہو حالانکہ اُس وقت آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

باب ۱۲۹ کَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهٖ بِيَدِهٖ۔

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِيْ اَنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَّؤُوْنَةِ اَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو فرمایا: میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل وعیال کی کفالت سے عاجز نہیں لیکن میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہوگیا ہوں لہٰذا آلِ ابو بکر اس مال سے کھائے گی اور وہ اس میں مسلمانوں کے لیے کمائیں گے۔

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُوْنُ لَهُمْ اَرْوَاحٌ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب خود کماتے تھے اور ان سے بُو آتی تھی۔ اُن سے کہا جاتا کہ کاش! آپ نہا لیتے۔ روایت کیا اسے ہمام، ہشام، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَاَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ۔

حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نے ہرگز اُس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

Marfat.com

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ۔

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بے شک داؤد علیہ السلام نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی کمائی سے۔

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَحْتَطِبَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّسْاَلَ اَحَدًا فَيُعْطِيَهٗ اَوْ يَمْنَعَهٗ۔

ابو عبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر تم میں سے کوئی اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لائے تو یہ کسی سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ وہ دے یا نہ دے۔

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم میں سے کسی کا رسی لے کر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے۔

باب ۲۹ السُّهُوْلَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِيْ عَفَافٍ۔

خرید و فروخت میں سہولت اور احسان کو مدنظر رکھنا اور نرمی کے ساتھ اپنا حق طلب کرنا۔

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى۔

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ سیر چشم آدمی پر رحم فرمائے جب وہ بیچے، خریدے اور معاملہ کرے۔

باب ۲۹۲ مَنْ اَنْظَرَ مُوْسِرًا۔

جو مال دار کو مہلت دے

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ اَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلٰٓئِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوْا اَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ اٰمُرُ فِتْيَانِيْ اَنْ يَّنْظُرُوْا وَيَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ قَالَ قَالَ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ وَقَالَ اَبُوْ مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ كُنْتُ اُيَسِّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَتَابَعَهٗ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ وَقَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ اَنْظِرُوا الْمُوْسِرَ وَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ وَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيٍّ فَاَقْبَلُ مِنَ الْمُوْسِرِ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم سے پہلے آدمیوں میں سے کسی کو فرشتے ملے اور کہا کہ کیا تم نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ کہا کہ میں اپنے خادموں کو حکم دیا کرتا کہ دولت مند کو ڈھیل دیں اور درگذر کریں۔ پس وہ درگذر کرتے۔ ابو مالک نے ربعی سے روایت کی کہ میں دولت مند کو مہلت دیتا اور تنگ دست کو نظر انداز کر دیتا۔ متابعت کی اس کی شعبہ، عبدالملک، ربعی نے نیز ابو عوانہ، عبدالملک، ربعی نے فرمایا کہ دولت مند کو ڈھیل دو اور تنگ دست سے درگذر کرو۔ نعیم بن ابو ہند نے ربعی سے روایت کی کہ میں مالدار کو مہلت دیتا اور تنگ دست سے درگذر کرتا ہوں۔

Marfat.com

باب ۱۲۹۳ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا۔

جو تنگ دست کو مہلت دے۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَاِذَا رَاٰى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهٖ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، زبیدی، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے خادموں سے کہتا:۔ اس سے درگذر کرو، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگذر فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے معاف کر دیا۔

باب ۱۲۹۴ اِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَتَبَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَا اشْتَرٰى مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ لَا دَآءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ وَقَالَ قَتَادَةُ الْغَائِلَةُ الزِّنَا وَالسَّرِقَةُ وَالْاِبَاقُ وَقِيْلَ لِاِبْرَاهِيْمَ اِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِيْنَ يُسَمِّي اَرِيَّ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ فَيَقُوْلُ جَآءَ اَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ جَآءَ الْيَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ فَكَرِهَهٗ كَرَاهِيَةً شَدِيْدَةً وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَحِلُّ لِاَمْرِئٍ يَبِيْعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ اَنَّ بِهَا دَآءً اِلَّا اَخْبَرَهٗ۔

جب خرید و فروخت کرنے والے واضح بات کریں، کوئی بات نہ چھپائیں اور خیر خواہی کریں۔ عدّاء بن خالد کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یہ لکھ کر دیا کہ یہ چیز محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عدّاء بن خالد سے خریدی ہے۔ یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع کے مانند ہے جس میں کوئی عیب، برائی یا دھوکا نہیں ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ اَلْغَائِلَةُ سے مراد زنا، چوری اور فرار ہے۔ ابراہیم نخعی سے کہا گیا کہ بعض دلّال خراسان اور سجستان سے منگوانے کا نام لیتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ یہ چیز کل ہی خراسان سے آئی تھی۔ یہ چیز آج ہی سجستان سے آئی ہے تو انھوں نے اسے بہت ناپسند کیا اور حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خراب مال کو بیچے مگر جب کہ اُسے خرابی بتا دی ہو۔

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهٗ اِلٰى حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

عبداللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیچنے اور خریدنے والے کو جُدا ہونے تک اختیار ہے اگر دونوں نے صدق بیانی اور صاف گوئی سے کام لیا تو اُن کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا جھوٹ بولے تو اُن کی بیع سے برکت اٹھا لی جاتی ہے۔

باب ۱۲۹۵ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ۔

ملی جلی کھجوریں بیچنا

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيْعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہمیں مختلف قسم کی کھجوریں دی جاتیں جو ملی جلی ہوتیں۔ ہم دو صاع کھجوریں ایک صاع کے بدلے بیچ دیا کرتے۔ نبی کریم صلی

Marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا عَيْنٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صاع کے بدلے ایک صاع اور دو درہموں کے بدلے ایک درہم نہ ہو۔

باب ۱۲۹۶ مَا قِيلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ۔

گوشت فروش اور قصاب کے متعلق حکم

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَهُ قَصَّابٍ اجْعَلْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَأْذَنْ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ فَقَالَ لَا بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے جس کی کنیت ابو شعیب تھی، اپنے غلام سے کہا جو قصاب تھا کہ مجھے کھانا تیار کر دو جو پانچ آدمیوں کے لیے کافی ہو۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ان پانچ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت دوں، اسلیے کہ میں نے آپ کے چہرۂ انور پر بھوک کے اثرات دیکھے ہیں۔ پس انھیں بلایا گیا تو ایک آدمی ان کے ساتھ اور آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہمارے پیچھے آگیا ہے لہٰذا اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو یہ لوٹ جائے۔ اس نے کہا: میں نے اسے اجازت دے دی۔

باب ۱۲۹۷ مَا يُمْحَقُ الْكَذِبَ وَالْكِتْمَانُ فِي الْبَيْعِ۔

جو جھوٹ ملائے اور بیچتے ہوئے عیب کو چھپائے۔

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ مُحَبَّرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَلِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں! فرمایا یہاں تک کہ دونوں جدا ہو جائیں۔ اگر وہ سچ بولے اور صاف بیانی کی تو ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا غلط بیانی کی تو ان کی تجارت سے برکت اٹھا لی جاتی ہے۔

باب ۱۲۹۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات پاؤ۔

۱۹۴۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا جب کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

باب ۱۲۹۹ آكِلِ الرِّبَا وَشَاهِدِهِ وَكَاتِبِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا

سود خور نیز اس کا گواہ اور لکھنے والا۔ ارشاد خداوندی ہے:۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر جیسے وہ

Marfat.com

كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ اٰخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَاَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَآئِمٌ وَّعَلٰى وَسْطِ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَاِذَآ اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا۔

باب ۳۰ مُوْكِلِ الرِّبٰوا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِيْ اشْتَرٰى عَبْدًا حَجَّامًا

شخص کھڑا ہو جس کو شیطان نے چمٹ کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے کہا کہ تجارت بھی سود کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام فرمایا ہے۔ جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور وہ رک گیا جو لے چکا وہ اسکا اور اسکا معاملہ اللہ کے سپرد اور جو پھر وہی کرے تو وہی جہنمی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سورۂ البقرہ کا آخری حصہ نازل ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں اس کی تلاوت کی اور شراب کی تجارت بھی حرام ہو گئی۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ارضِ مقدس کی طرف لے گئے۔ ہم چلے یہاں تک کہ خون کی ایک نہر پر پہنچے جس کے اندر نہر کے درمیان میں ایک آدمی کھڑا تھا۔ دوسرا اس کے سامنے تھا جس کے آگے پتھر تھے۔ یہ آدمی بڑھتا اور جب بھی نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے منہ پر پتھر مار کر اسی جگہ واپس لوٹا دیتا ہے۔ چنانچہ جب بھی وہ نکلنا چاہتا ہے تو یہ اس کے منہ پر پتھر مار کر اسی جگہ لوٹا دیتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہا کہ جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے۔

سود کھانے والا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور باقی سود چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کر لو تو اصل زر تمہارا ہے۔ نہ ظلم کرو اور نہ ظلم کیے جاؤ۔ اور اگر وہ تنگ دست ہوں تو آسانی تک کی مہلت اور اگر معاف کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو اور اس روز سے ڈرو جس میں اللہ کی طرف لوٹو گے۔ پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرے والدِ محترم نے ایک حجام غلام خریدا اس نے پوچھا تو فرمایا: نبی کریم صلے

Marfat.com

فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُوْمَةِ وَاٰكِلِ الرِّبٰوا وَمُوْكِلِهٖ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے نیز گودنے والی، گدوانے والی، سود کھانے والے، کھلانے والے اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

باب ۳۰۱ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ۔

اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِّلْبَرَكَةِ۔

ابن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قسم مال کو بکوا دیتی ہے لیکن برکت کو مٹا دیتی ہے۔

باب ۳۰۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ۔

تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے۔

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَجُلًا اَقَامَ سِلْعَةً وَّهُوَ فِي السُّوْقِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطَ لِيُوْقِعَ فِيْهَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا۔

حضرت عبداللہ بن ابو اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بازار میں اپنا مال لگائے ہوئے اللہ کی قسم کھا رہا تھا کہ اُسے یہ مل رہا ہے حالانکہ اُسے مل نہیں رہا تھا بلکہ یہ کسی مسلمان کو پھنسانے کے لیے کیا تھا۔ پس وحی نازل ہوئی: بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر پونجی خریدتے ہیں۔

باب ۳۰۳ مَا قِيْلَ فِي الصَّوَّاغِ وَقَالَ طَاؤُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

سنار کے متعلق روایتیں۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا اچھا اذخر کے سوا۔

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا اَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ اَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِيْ فَنَاْتِيْ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَهٗ مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ وَاَسْتَعِيْنُ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک اونٹ مالِ غنیمت کے حصے سے تھا اور ایک اونٹ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خمس میں سے عطا فرمایا تھا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک آدمی کو تیار کیا کہ میرے ساتھ جا کر اذخر لایا کرے اور میں اُسے سناروں کو بیچ کر اپنی شادی کے ولیمے کا بندوبست کروں۔

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَاِنَّمَا حَلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُيُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ هَلْ تَدْرِيْ مَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ اَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلُ مَكَانَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا ہے۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ کسی کے لیے میرے بعد۔ یہ میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا تھا۔ اس کی گھاس نہ اکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت عباس بن عبد المطلب عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کی چھتوں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: اچھا اذخر کے سوا۔ عکرمہ نے کہا: جانتے ہو شکار کو بھگانا کیا ہے یہی کہ سامنے سے اٹھا کر اسکی جگہ بیٹھنا۔ عبدالوہاب نے خالد سے روایت کی کہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے۔

باب ۳۰۴ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ۔

لوہار کا ذکر

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا اَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ دَعْنِيْ حَتّٰى اَمُوْتَ وَاُبْعَثَ فَسَاُوْتٰى مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيَكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا۔

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دور جاہلیت کے اندر میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض تھا۔ میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو کہا: میں تجھے اس وقت تک نہیں دوں گا یہاں تک کہ تو محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار نہ کرے۔ میں نے کہا کہ میں انکار نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ تجھے موت دے اور پھر دوبارہ اٹھائے۔ اس نے کہا تو اب جانے دو، یہاں تک کہ میں مروں اور اٹھایا جاؤں تو مال اور اولاد دیا جاؤں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت اتری۔ کیا تو نے نہ دیکھا جو ہماری آیتوں کا انکار کرتا ہے کہ کہتا ہے کہ مجھے مال اور اولاد دی جائیگی۔ کیا وہ غیب پر مطلع ہے یا اس نے رحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے۔

باب ۳۰۵ ذِكْرِ الْخَيَّاطِ۔

درزی کا ذکر

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيْدٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ۔

درزی نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لیے تیار کروایا تھا۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں بھی اس کھانے پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تو اس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور روٹی نیز کدو اور گوشت والا شوربا رکھا۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے کے اردگرد سے کدو کے ٹکڑے تلاش کرتے اس روز سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگ گیا ہوں۔

Marfat.com

باب ۱۳۰۶ ذِكْرِ النَّسَّاجِ۔

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقِيلَ لَهُ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِيَّ أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَ إِنَّهَا إِزَارُهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ۔

جولاہے کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بُردہ لے کر حاضرِ بارگاہ ہوئی۔ کیا تم جانتے ہو کہ بُردہ کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ ہاں، ایسی چادر جس کے حاشیے پر کناری ہو۔ عرض گذار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہنانے کے لیے یہ اپنے ہاتھوں بُنی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ضرورت کے باعث اُسے لے لیا اور ہمارے پاس تشریف لائے، اور اس کی ازار بنالی تھی۔ لوگوں میں سے ایک عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرما دیجیے۔ آپ نے فرمایا، اچھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس سے تشریف لے گئے پھر لوٹے تو تہہ کر کے وہ اسے بھجوا دی۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ آپ نے مانگ کر اچھا نہیں کیا جبکہ آپ جانتے ہیں کہ حضور سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے۔ اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم، میں نے یہ نہیں مانگی مگر اس لیے کہ جس روز مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہی اس کا کفن بنی۔

باب ۱۳۰۷ النَّجَّارِ۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَى رِجَالٌ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَتَسَاءَلُونَهُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسْ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ۔

بڑھئی کا ذکر

ابوحازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر کے متعلق پوچھنے آئے تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہل نامی عورت کے لیے حکم بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیوں کا منبر بنا دے جس پر بیٹھ کر لوگوں سے کلام کیا کروں۔ پس عورت نے اُسے جھاؤ کی لکڑی سے منبر بنانے کا حکم دیا۔ جب وہ لے کر حاضر ہوا تو اس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھجوا دیا۔ آپ کے حکم سے وہ رکھا گیا اور آپ اُس پر جلوہ افروز ہوئے۔

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ قَالَ فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گذار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز نہ بنوا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا اگر تم چاہو۔ پس آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا۔ جب جمعہ کے روز نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے جو آپ کے لیے بنایا گیا تھا تو کھجور کی وہ لکڑی چیخنے لگی جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے اور قریب تھا کہ وہ

Marfat.com

عِنْدَهَا حَتّٰی کَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخَذَھَا فَضَمَّھَا اِلَیْہِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ یُسَکَّتُ حَتّٰی اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَکَتْ عَلٰی مَا کَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ۔

پھٹ جاتی۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے اترے اور اسے لے کر سینے سے لگا لیا۔ وہ لکڑی بچے کی طرح روئی جس کو چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے قرار آگیا۔ فرمایا: لکڑی اس لیے روئی کہ ذکر سنا کرتی تھی۔

ف: جب تیار کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھا گیا اور آپ اس پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دینے لگے تو کھجور کی لکڑی کا وہ سوکھا ہوا تنا جس سے آپ بوقتِ خطبہ ٹیک لگا لیا کرتے تھے اس نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ محبوبِ پروردگار سے اس کے اِس تعلقِ خاطر کو دیکھ کر صحابۂ کرام بھی ششدر رہ گئے اور اس استنِ حنانہ کے بِلک بِلک کر رونے کو دیکھ کر صحابۂ کرام پر بھی ایسی رقت طاری ہوئی کہ بے اختیار وہ سب کے سب رونے لگے۔ شمعِ رسالت کے ایک عدیم المثال پروانے یعنی مولانا کفایت علی کافی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعے کو اپنے مخصوص انداز میں یوں بیان فرمایا ہے۔

ستوں کی دیکھ کر حالت صحابہ سر بسر روئے! تمامی حضرانِ مجلس خیر البشر روئے!
رُلاوے جبکہ چوبِ خشک کو حضرت کی مہجوری! کہو پھر عین غیرت سے نہ کیونکر ہر بشر روئے!
سُنی جب اُس ستونِ عاشقِ بے تاب کی زاری! رسول اللہ کے اصحاب کہیے کس قدر روئے!
کوئی ایسا نہ تھا اُس بزم میں جس پر نہ غشی رقت! بہت روئے، پٹک روئے، تمامی پیشتر روئے!
پھر آجاتا ہے آنکھوں میں وہ عالم ان کے رونے کا! کہ کس کس طرح سے اصحاب با سوزِ جگر روئے!
اُدھر گرمِ فغاں تھا وہ ستونِ صدمے سے فرقت کے! اِدھر یہ شدتِ رقت سے با صد چشمِ تر روئے!
ستوں خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چپتے تھے! وہ آہیں مار چلایا، یہ دل کو کھول کر روئے!
ستوں نے یہ کیے نالے کہ چشمِ حال سے اُس دم! شجر روئے، حجر روئے، سبھی دیوار و در روئے!

رسول اللہ کی اُلفت محبو! عین ایماں ہے
فراقِ مصطفیٰ میں اہل ایماں عمر بھر روئے

باب ۱۳۰۸ شِرَاءِ الْحَوَائِجِ بِنَفْسِہٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اشْتَرَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِّنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ جَآءَ مُشْرِکٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُ شَاۃً وَّاشْتَرٰی مِنْ جَابِرٍ بَعِیْرًا۔

ضرورت کی چیزیں خود خریدنا۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے اونٹ خریدا اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے روایت ہے کہ ایک مشرک بکریاں لے کر آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری اور حضرت جابر سے ایک اونٹ خریدا۔

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ یَّھُوْدِیٍّ طَعَامًا بِنَسِیْئَۃٍ وَّرَھَنَہٗ دِرْعَہٗ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اُدھار غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

Marfat.com

باب ۳۰ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيرِ وَإِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا وَهُوَ عَلَيْهِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ يَعْنِي جَمَلًا صَعْبًا۔

مویشی اور گدھے کی خریداری اور جب کوئی مویشی یا اونٹ کو نیچے اور اس پر سوار ہو تو کیا اترنے سے پہلے قبضہ ہو جائیگا

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اپنا یہ سرکش اونٹ میرے ہاتھوں بیچ دو۔

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ يَفْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ فَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْآنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوقِيَةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا قُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک غزوہ کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میرے اونٹ نے مجھے دیر کر دی کیونکہ تھک گیا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا جابر! عرض گذار ہوا: جی حضور! فرمایا: کیا حال ہے؟ عرض کی کہ اونٹ نے دیر کر دی، یہ تھک گیا ہے۔ آپ میرے پیچھے آکر نیچے اترے اور اسے اپنی چھڑی ماری۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہوا تو روکنے لگا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے نہ نکل جائے فرمایا تم نے شادی کر لی؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض کی کہ بیوہ سے۔ فرمایا: لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی عرض گذار ہوا کہ میری بہنیں ہیں۔ میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انہیں اکٹھی رکھے، ان کی کنگھی چوٹی کرے اور ان کی نگرانی کرے، فرمایا کہ تم پہنچنے والے ہو، جب پہنچ جاؤ تو آرام کرنا۔ پھر فرمایا: کیا تم اپنا اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا، ہاں۔ پس آپ نے ایک اوقیہ میں وہ مجھ سے خرید لیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے پہلے پہنچ گئے اور میں صبح کو پہنچا۔ میں مسجد کی طرف گیا تو آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ فرمایا کہ تم اب آئے ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اپنے اونٹ کو چھوڑ کر اندر جاؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔ میں اندر گیا اور نماز پڑھی تو آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اسے ایک اوقیہ چاندی تول دو پس حضرت بلال نے میرے لیے جھکتی ہوئی تول دی۔ میں واپس جا رہا تھا تو فرمایا کہ جابر کو میرے پاس بلاؤ۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر آپ نے اونٹ واپس کیا تو یہ میرے

باب ۳۱ الْأَسْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتُبَايَعَ بِهَا النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ۔

جاہلیت کے وہ بازار جن میں دورِ اسلام کے اندر بھی خرید و فروخت ہوتی تھی۔

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز دورِ جاہلیت کے بازار تھے۔ جب دورِ اسلام آیا تو مسلمانوں

Marfat.com

السَّجَازِ اَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ تَاَثَّمُوْا مِنَ التِّجَارَةِ فِيْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا۔

نے اُن میں تجارت کرنا گناہ سمجھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: "تم پر کوئی گناہ نہیں ہے حج کے موقع پر" یہ حضرت ابن عباس کی قرأت ہے۔

بَابُ ۳۱۱ شِرَاءِ الْاِبِلِ الْهِيْمِ اَوِ الْاَجْرَبِ وَالْهَائِمِ السُّخْلِفِ لِلْقَصْدِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ۔

استسقاء اور خارش والے اونٹ کی خریداری۔ الہائم ہر چیز میں میانہ روی کے خلاف ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو كَانَ هٰهُنَا رَجُلٌ اِسْمُهٗ نَوَاسٌ وَكَانَتْ عِنْدَهٗ اِبِلٌ هِيْمٌ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ فَاشْتَرٰى تِلْكَ الْاِبِلَ مِنْ شَرِيْكٍ لَهٗ فَجَاءَ اِلَيْهِ شَرِيْكُهٗ فَقَالَ بِعْنَا تِلْكَ الْاِبِلَ فَقَالَ مِمَّنْ بِعْتَهَا قَالَ مِنْ شَيْخٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ وَاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَجَاءَهٗ فَقَالَ اِنَّ شَرِيْكِيْ بَاعَكَ اِبِلًا هِيْمًا وَلَمْ يُعْرِفْكَ قَالَ فَاسْتَقْهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا فَقَالَ دَعْهَا رَضِيْنَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَعْدَاوِيٍّ سَمِعَ سُفْيَانُ عَمْرًا۔

عمرو سے روایت ہے کہ نواس نامی شخص کے پاس استقاء والا اونٹ تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاکر اُس کے ایک ساجھی سے وہ اونٹ خرید لیا۔ وہ اپنے دوسرے ساجھی کے پاس آیا اور کہا کہ ہم نے وہ اونٹ بیچ دیا ہے۔ کہا کہ کس کو بیچا ہے۔ کہا کہ اسطرح کے ایک بزرگ تھے۔ کہا آپ پر افسوس! خدا کی قسم، وہ تو حضرت ابن عمر تھے۔ پس وہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گذار ہوا کہ میرے ساجھی نے استقاء والا اونٹ آپکے ہاتھوں فروخت کر دیا جبکہ اسے معلوم نہ تھا۔ فرمایا تو اسے لے جاؤ۔ جب وہ لے کر چلا تو فرمایا: رہنے دو۔ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہیں کہ چھوت کوئی چیز نہیں۔ سفیان نے عمرو سے سُنا۔

بَابُ ۳۱۲ بَيْعِ السِّلَاحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْعَهٗ فِي الْفِتْنَةِ۔

فتنہ کے دوران اسلحہ کی خرید و فروخت۔ حضرت عمران بن حصین نے فساد کے دوران اس کی خرید و فروخت کو ناپسند کیا ہے۔

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَاَعْطَاهُ يَعْنِيْ دِرْعًا فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن یحییٰ بن سعید، ابن افلح، ابو محمد مولیٰ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ غزوہ حنین کے سال نکلے تو آپ نے مجھے ایک زرہ عطا فرمائی جس کو بیچ کر میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ دورِ اسلام کا میرا پہلا مال ہے۔

بَابُ ۳۱۳ فِي الْعَطَّارِ وَبَيْعِ الْمِسْكِ۔

عطار اور مشک کی تجارت کا بیان

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيْسِ السَّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيْرِ الْحَدَّادِ لَا يَعْدِمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ اِمَّا تَشْتَرِيْهِ اَوْ تَجِدُ رِيْحَهٗ وَكِيْرُ

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، ابو بردہ بن عبداللہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اور بُرے ہم نشین کی مثال مشک والے اور بھاڑ جیسی ہے کہ مشک سے کوئی فائدہ حاصل کر کے ہی واپس لوٹو گے یا تو اسے خریدو گے ورنہ عمدہ خوشبو تو پاؤ گے اور بھاڑ کی بھٹی تمہارے جسم یا کپڑے کو جلا دے گی ورنہ اس کی بدبو تو تمہیں پہنچے گی۔

Marfat.com

الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً۔

بَابُ ۱۳۱ ذِكْرِ الْحَجَّامِ۔

پچھنے لگانے والے کا بیان

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَ أَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے حکم فرمایا کہ اسے ایک صاع کھجوریں دی جائیں اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کمی کر دیں۔

۱۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے گئے اور آپ نے پچھنے لگانے والے کو اجرت دی۔ اگر یہ حرام ہوتی تو آپ عطا نہ فرماتے

بَابُ ۱۳۵ التِّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ۔

اُن کپڑوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةِ حَرِيرٍ أَوْ سِيَرَاءَ فَرَآهَا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا يَعْنِي تَبِيعُهَا۔

سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے لیے ایک ریشمی جوڑا بھیجا۔ انھوں نے وہ پہن لیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہنو کیونکہ وہ اسے پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے تو یہ اس لیے بھیجا تھا کہ تم اسے فروخت کر کے فائدہ حاصل کرو۔

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے تو میں نے آپ کے چہرۂ انور سے ناپسندیدگی کے آثار دیکھ لیے۔ میں عرض گذار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ ہو گیا ہے؟ رسول اللہ صلے تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سرہانے کا کیا حال ہے؟ عرض گذار ہوئی کہ یہ میں نے آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے خریدا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں۔ اُن میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

Marfat.com

لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔

باب ۳۱۶ صَاحِبُ السِّلْعَةِ اَحَقُّ بِالسَّوْمِ۔

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِي بِحَائِطِكُمْ وَفِيْهِ خَرِبٌ وَّنَخْلٌ۔

باب ۳۱۷ كَمْ يَجُوْزُ الْخِيَارُ۔

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِيْ بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ۔

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَزَادَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ قَالَ هَمَّامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِي التَّيَّاحِ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي الْخَلِيْلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

باب ۳۱۸ اِذَا لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخِيَارِ هَلْ يَجُوْزُ الْبَيْعُ۔

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ اَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ۔

باب ۳۱۹ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ۔

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ اَخْبَرَنِيْ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی نجار! مجھ سے اپنے باغ کی قیمت لے لو۔ کچھ حصہ خراب تھا اور کچھ حصے میں کھجور کے درخت تھے۔

اختیار کب تک ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خریدنے اور بیچنے والے کو اُس وقت تک اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب کوئی چیز خریدتے اور پسند آجاتی تو بائع سے جدا ہو جاتے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں ـــــ احمد نے یہ بھی کہا: بہز، ہمام، ابو التیاح سے روایت ہے کہ میں ابو الخلیل کے ساتھ تھا جبکہ عبد اللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی۔

جب اختیار کی وضاحت نہ ہو تو کیا بیع جائز ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیچنے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے یا اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے اور کبھی فرمایا کہ بیع خیار ہو۔

بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے۔ حضرت ابن عمر، شریح، شعبی، طاؤس، عطاء اور ابن ابو ملیکہ کا یہی قول ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں نے سچ اور صاف گوئی سے کام

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

لیا تو ان کی تجارت میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انھوں نے غلط بیانی کی اور بات چھپائی تو ان کی بیع سے برکت اُٹھ جاتی ہے۔

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سودا کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں مگر جب کہ بیع خیار ہو۔

باب ۳۲۰ إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہو گئی۔

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيْعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو شخص کوئی سودا کریں تو اُن میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں اور دونوں نے یا ایک نے دوسرے کو اختیار دیا ہو تو بیع واجب ہو گئی اور بیع کے بعد اگر دونوں جدا ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع ترک نہیں کی تو بیع واجب ہو گئی۔

باب ۳۲۱ إِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوْزُ الْبَيْعُ۔

جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہو گی۔

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بیع بائع اور مشتری کے درمیان واقع نہیں ہوتی جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں سوائے بیع خیار کے۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي يُخْتَارُ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسٰى أَنْ يَرْبَحَا رِبْحًا وَيُمْحَقَا بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں۔ ہمام کا بیان ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں لکھا دیکھا کہ تین دفعہ اختیار ہے۔ اگر وہ سچائی اور صاف گوئی سے کام لیں تو ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں اور بات چھپائیں تو ممکن ہے کہ انھیں کچھ نفع پہنچ جائے لیکن ان کی بیع سے برکت اٹھا لی جاتی ہے۔ ——— ہمام، ابو التیاح، عبداللہ بن حارث، حضرت حکیم بن حزام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

Marfat.com

الْحَدِيْثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۳۲۲ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَلَمْ يُنْكِرِ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي أَوِ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ وَقَالَ طَاوُسٌ فِيمَنْ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى الرِّضَا ثُمَّ بَاعَهَا وَجَبَتْ لَهُ وَالرِّبْحُ لَهُ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ قَالَ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيهِ فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بِعْتُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ مَالًا بِالْوَادِي بِمَالٍ لَهُ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا تَبَايَعْنَا رَجَعْتُ عَلَى عَقِبِي حَتّٰى خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهِ خَشْيَةَ أَنْ يُرَادَّنِي فِي الْبَيْعِ وَكَانَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمَّا وَجَبَ بَيْعِي وَبَيْعُهُ رَأَيْتُ أَنِّي قَدْ غَبَنْتُهُ بِأَنِّي سُقْتُهُ إِلَى أَرْضِ ثَمُودَ بِثَلٰثِ لَيَالٍ وَسَاقَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلٰثِ لَيَالٍ۔

روایت کی ہے۔

جب کوئی چیز خریدے اور اسی وقت جدا ہونے سے پہلے اسے ہبہ کر دے اور بائع معترض نہ ہو یا غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا۔ طاؤس نے کہا جس نے مرضی سے سامان خریدا پھر بیچ دیا تو منافع اس کے لیے واجب ہو گیا۔ حمیدی، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر سے روایت ہے، کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ میں حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا جو ہم پر غالب آجاتا تھا۔ وہ لوگوں سے آگے نکل جاتا تو حضرت عمر اسے ڈانٹتے اور پیچھے ہٹاتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں بیچ دو۔ وہ عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ میرے ہاتھوں بیچ دو۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ خرید لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اے عبداللہ بن عمر! یہ تمہارا ہے تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو ـــــ امام ابو عبداللہ بخاری، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عثمان کے ہاتھوں وادی والی زمین اُن کی خیبر والی زمین کے بدلے بیچی۔ جب ہم سودا کر چکے تو میں پچھلے پاؤں لوٹا۔ اور اُن کے گھر سے نکل آیا کہ کہیں وہ بیع واپس نہ کر دیں، حالانکہ سنت یہی تھی جدا ہونے تک دونوں کو اختیار ہے۔ جب میری اور اُس کی بیع واجب ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ وہ گھاٹے میں ہیں کہ انھیں قوم ثمود والی زمین کی طرف تین دن کے سفر برابر پیچھے دھکیل دیا اور میں مدینہ منورہ سے تین میل کے سفر برابر نزدیک ہو گیا۔

باب ۱۳۲۳ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ۔

بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ تجارت میں اُسے دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سودا کرتے وقت کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔

باب ۱۳۲۴ مَا ذُكِرَ فِي الْأَسْوَاقِ وَقَالَ

بازاروں کا ذکر۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا جبکہ ہم مدینہ منورہ

Marfat.com

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمَ مِنَا الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوْقُ قَيْنُقَاعَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ وَقَالَ عُمَرُ اَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔

پہنچے تو میں نے کہا کہ کیا کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہوتی ہو۔ جواب دیا کہ قینقا بازار۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: مجھے بازار بتاؤ۔ حضرت عمر نے کہا کہ مجھے بازاروں کے کار نے غافل رکھا۔

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا جب وہ بیداء کی زمین میں ہوں گے اور ان کے اگلے اور پچھلے سب زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ میں عرض گذار ہوئی کہ یا رسول اللہ! ان کے اگلے اور پچھلے کس طرح دھنسائے جائیں گے جبکہ ان میں اُن کے بازار بھی ہوں گے اور جو ان میں سے نہیں ہوں گے۔ فرمایا کہ سب اگلے اور پچھلے زمین میں دھنسائے جائیں گے اور پھر اپنی نیتوں پر اُٹھائے جائیں گے۔

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَّذٰلِكَ بِاَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً اَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ وَالْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ وَقَالَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری باجماعت نماز بازار یا گھر کی نماز سے بیس اور چند گنا درجے رکھتی ہے اور یہ اس لیے ہے کہ جب وہ وضو کرتا ہے تو اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کو آئے اور نماز کے سوا کوئی اور ارادہ نہ ہو اور نماز نے ہی اُسے آمادہ کیا ہو تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے یا اُس کے بدلے اُس کا گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور فرشتے تمہارے اُس شخص کے لیے خاص رحمت کی دعا کرتا ہے جب تک وہ اپنے نماز پڑھنے کی جگہ رہتا ہے یعنی اے اللہ! اس پر خاص رحمت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ جب تک اس کا وضو ٹوٹے اور جب تک اُس کے ذریعے تکلیف نہ دے اور فرمایا کہ تم اُس وقت تک نماز میں ہو جب تک نماز تمہیں روکے رکھے۔

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازار میں تھے تو ایک آدمی نے کہا اے ابوالقاسم! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا: میں نے تو اسے بلایا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔

Marfat.com

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ أَعْنِكَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بقیع میں ایک شخص نے آواز دی: اے ابوالقاسم! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متوجہ ہوئے تو کہا: میں نے آپ کو نہیں بلایا۔ فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى أَتٰى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تَغْسِلُهُ فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأٰى نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دن کے کسی حصے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے بات کی، یہاں تک کہ آپ تیقاع بازار میں پہنچے اور حضرت فاطمہ کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا لڑکا ہے؟ کیا لڑکا ہے؟ میں سمجھا کہ وہ اُسے ہار پہنا رہی ہیں یا اسے نہلا رہی ہیں۔ وہ دوڑتا ہوا آیا تو آپ نے اسے سینے سے لگا لیا اور بوسہ دیا نیز کہا: اے اللہ! اس سے محبت کر اور اُس سے محبت رکھ جو اس سے محبت کرے۔ سفیان کو عبیداللہ نے بتایا کہ انھوں نے نافع بن جبیر ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا۔

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتّٰى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتّٰى يُسْتَوْفٰى۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سواروں سے غلّہ خرید لیا کرتے۔ آپ اُن کے پاس آدمی بھیج کر فروخت کرنے سے منع فرما دیتے جب تک غلّہ اُس جگہ منتقل نہ ہو جائے جہاں فروخت ہوتا ہے (منڈی میں)۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلّے کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔

باب ۳۲۵ کَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ۔

بازاروں میں شور کرنے کی کراہت

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور عرض گذار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ تعریف بتلائیے جو توریت میں ہے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، توریت میں بھی آپ کی بعض وہ صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں ہیں یعنی اے نبی! (غیب کی خبریں بتانے والے) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور ان پڑھوں کی جائے پناہ، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام

Marfat.com

الْمُتَوَكِّلِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ كُلُّ شَيْءٍ فِي غِلَافٍ سَيْفٌ أَغْلَفُ وَقَوْسٌ غُلْفَاءُ وَرَجُلٌ أَغْلَفُ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُونًا۔

متوکل سکھایا ہے کہ تند خو، سنگ دل اور بازاروں میں شور مچانے والے نہیں ہو اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہو بلکہ معاف اور درگذر کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اُسے اپنے پاس نہیں بلائے گا یہاں تک کہ اس کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھی کر دے اور وہ یہ کہنے لگیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور قفل لگے ہوئے دلوں کو کھول دیگا تابعت کی اس کی عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے ہلال سے نیز سعید، ہلال، عطاء ابن سلام نے کہا کہ غلف ہر وہ چیز ہے جو غلاف میں ہو جیسے تلوار اور کمان۔ رَجُلٌ اَغْلَفُ جبکہ اس کا ختنہ نہ ہو۔

ف: پروردگارِ عالم نے توریت اور دیگر کتب سابقہ میں بھی اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریفیں بیان فرمائیں۔ گزشتہ انبیائے کرام سے اپنے حبیب کی تعریفوں کے خطبے پڑھوائے اور اپنی اپنی اُمتوں کے سامنے چرچے کروائے۔ علاوہ بریں قرآنِ مجید میں تو اپنے دستِ قدرت کے اس شہکار کی اس درجہ تعریف و توصیف کی ہے کہ ہر کوئی اسے کماحقہ، سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔ سمجھا ضرور لیکن ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق جبکہ کماحقہ، تو اُن کی شان کو صرف پروردگارِ عالم ہی جانتا ہے جس نے اپنے محبوب کو اتنا اعلیٰ اور بلند و بالا بنایا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اپنے محبوب کے چاہنے والوں کے غلاموں کی فہرست میں شامل فرمالے تو یہ اُس کا انتہائی کرم اور ہمارے بخت کی یاوری ہو گی۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ ۝

بَابُ ۳۲۶ الْكَيْلِ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطِي

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ يَعْنِي كَالُوا لَهُمْ وَوَزَنُوا لَهُمْ كَقَوْلِهِ يَسْمَعُونَكُمْ يَسْمَعُونَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتَالُوا حَتّٰى يَسْتَوْفُوا وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِذَا بِعْتَ فَكِلْ وَإِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ۔

ماپ تول کی اُجرت بائع اور دینے والے پر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیتے ہیں یعنی لوگوں کو ناپ یا تول کر دینا جیسے يَسْمَعُونَكُمْ سے مراد يَسْمَعُونَ لَكُمْ ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناپ پوری کرو اور حضرت عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیچو تو ناپ دو اور جب خریدو تو ناپ لیا کرو۔

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلہ خریدا تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اُس پر قبضہ نہ کر لے۔

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام وفات پاگئے اور ان کے اوپر قرض تھا میں نے قرض خواہوں کے مقابلے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد چاہی کہ وہ

Marfat.com

وَسَلَّمَ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّضَعُوْا مِنْ دَيْنِهٖ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ اَصْنَافًا اَلْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلَيَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلٰى اَعْلَاهُ اَوْ فِيْ وَسَطِهٖ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتّٰى اَوْفَيْتُهُمُ الَّذِيْ لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِيْ كَاَنَّهٗ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّاهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُدَّ لَهٗ فَاَوْفِ لَهٗ۔

اپنے قرض میں سے کچھ گھٹا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بلایا لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور ہر قسم کی کھجوریں علیحدہ رکھنا یعنی عجوہ ایک طرف اور عذق ایک طرف۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دینا۔ میں نے ایسا ہی کر کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ ان کے اوپر یا درمیان میں بیٹھ گئے، پھر فرمایا کہ لوگوں کو ناپ دو۔ میں نے انھیں ناپ دیا، یہاں تک کہ سب کا قرض ادا کر دیا اور میری تمام کھجوریں بچ رہیں گویا ایک بھی کم نہ ہوئی۔ فراس، شعبی، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ وہ ناپتے رہے یہاں تک کہ سب کی ادائیگی کر دی۔ ہشام، وہب، حضرت جابر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُن کے لیے کھجوریں کاٹ کر انھیں ادا کر دو۔

باب ۳۲۷ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ۔

تول کر لینا مستحب ہے۔

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، ثور، خالد بن معدان، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اناج کو تول لیا کرو تمھیں برکت دی جائے گی۔

باب ۳۲۸ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهٖ فِيْهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع اور مُدّ کی برکت۔ اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور اُس کے لیے دعا کی اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی ہے اس کے مُدّ اور صاع میں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی۔

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِيْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! انھیں ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انھیں ان کے صاع اور مُدّ میں برکت دے یعنی اہلِ مدینہ منورہ کو۔

Marfat.com

باب ۳۲۹ مَا یُذْکَرُ فِی بَیْعِ الطَّعَامِ وَالْحُکْرَةِ

غلّے کی بیع اور ذخیرہ اندوزی کا بیان

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً یُضْرَبُوْنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعُوْهُ حَتّٰی یُؤْوُوْهُ اِلٰی رِحَالِهِمْ۔

اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ غلّے کو اندازے سے خرید لیا کرتے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انھیں پیٹا جاتا تھا تاکہ اس کے ٹھکانوں پر لے جا کر اُسے فروخت کیا کریں۔

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّبِیْعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهٗ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ کَیْفَ ذَاکَ قَالَ دَرَاهِمَ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی غلّے کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرے۔ میں نے حضرت ابن عباس سے گذارش کی کہ یہ کیوں؟ فرمایا کہ یہ تو درہموں کے بدلے درہموں کی بیع ہے اور غلّہ تو پھر دیا جاتا ہے۔

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُهٗ حَتّٰی یَقْبِضَهٗ۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غلّہ خریدے تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ کَانَ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ یُحَدِّثُهٗ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ عِنْدَهٗ صَرْفٌ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا حَتّٰی یَجِیْئَ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ قَالَ سُفْیَانُ هُوَ الَّذِیْ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِیِّ لَیْسَ فِیْهِ زِیَادَةٌ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکُ بْنُ اَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

زہری سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن اوس نے فرمایا: ریزگاری اس کے پاس ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں دے سکتا ہوں، جبکہ ہمارا خزانچی غابہ سے آجائے۔ سفیان نے کہا کہ مجھے زہری سے اسی طرح یاد ہے اور اس میں اضافہ نہیں ہے نیز فرمایا کہ خبر دی مجھ کو حضرت مالک بن اوس نے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا سونے کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ گندم گندم کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ کھجوریں کھجوروں کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ جَو، جَو کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔

باب ۳۳۰ بَیْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ یُّقْبَضَ وَ بَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدَكَ۔

قبضہ کرنے سے پہلے غلّے کی بیع اور وہ چیز بیچنا جو اپنے پاس نہ ہو۔

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ الَّذِیْ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس سے

Marfat.com

يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهٗ۔

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ غلّہ ہے جو قبضہ کرنے سے پہلے بیچا جائے۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ میرے خیال میں ہر ایک چیز کا یہی حکم ہے۔

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ زَادَ اِسْمٰعِيْلُ مِنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلّہ خریدا تو فروخت نہ کرے جب تک قبضہ نہ کرلے۔ اسماعیل کی روایت میں حَتّٰى يَقْبِضَهٗ ہے

بَاب ۱۳۳۱ مَنْ رَاٰى اِذَا اشْتَرٰى طَعَامًا جُزَافًا اَنْ لَّا يَبِيْعَهٗ حَتّٰى يُؤْوِيَهٗ اِلٰى رَحْلِهٖ وَالْاَدَبِ فِيْ ذٰلِكَ۔

جو دیکھے کہ اندازے سے غلّہ بیچا جارہا ہے اور اُسے نہ بیچے جب تک اپنی جگہ پر نہ لے آئے اور اِس کا ادب۔

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّاسَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُوْنَ جُزَافًا يَعْنِي الطَّعَامَ يُضْرَبُوْنَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِمْ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غلّہ بیچنے پر مار پڑتی کہ وہ اسے ٹھکانوں پر پہنچانے سے پہلے راستوں میں بیچ دیا کرتے تھے۔

بَاب ۱۳۳۲ اِذَا اشْتَرٰى مَتَاعًا اَوْ دَابَّةً فَوَضَعَهٗ عِنْدَ الْبَائِعِ اَوْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا اَدْرَكْتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَّجْمُوْعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ۔

جب کوئی چیز یا مویشی خریدا اور بائع کے پاس رکھا یا قبضہ کرنے سے پہلے مرگیا۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ جو بیچی ہوئی چیز کو زندہ اور صحیح سالم پائے تو وہ بیچنے والے کی ہے۔

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَاْتِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا يَاْتِيْ فِيْهِ بَيْتَ اَبِيْ بَكْرٍ اَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ فَلَمَّا اُذِنَ لَهٗ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَمْ يَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُهْرًا فَنَادٰى بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا لِاَمْرٍ حَدَثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِيْ عَائِشَةَ وَاَسْمَاءَ قَالَ اَشَعَرْتَ اَنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ قَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایسا دن کم ہی آیا ہوگا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح یا شام کو حضرت ابوبکر کے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔ جب آپ کو مدینہ منورہ کی طرف نکلنے کی اجازت دی گئی تو ہمیں خدشہ ہوا کیونکہ آپ ظہر کے وقت تشریف لائے تھے۔ پس حضرت ابوبکر کو بتایا گیا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت تشریف لانا کسی خاص بات کی وجہ سے ہے۔ جب آپ اندر داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر سے فرمایا: دوسروں کو اپنے پاس سے بھیج دو۔ عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ دونوں تو میری بیٹیاں عائشہ اور اسماء ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں معلوم ہوگیا ہے کہ مجھے ہجرت کرنے کی

Marfat.com

الصُّحْبَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصُّحْبَةُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ عِنْدِىْ نَاقَتَيْنِ اَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوْجِ فَخُذْ اِحْدٰهُمَا
قَالَ قَدْ اَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ۔

باب ۳۳۳ لَا يَبِيْعُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمُ
عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَاْذَنَ لَهٗ اَوْ يَتْرُكَ۔

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ۔

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ
حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ
وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ
اُخْتِهَا لِتَكْفَاَ مَا فِىْ اِنَائِهَا۔

باب ۳۳۴ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ
اَدْرَكْتُ النَّاسَ لَا يَرَوْنَ بَاْسًا بِبَيْعِ الْمَغَانِمِ
فِيْمَنْ يَّزِيْدُ۔

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ
دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَاَخَذَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّىْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِكَذَا
وَكَذَا فَدَفَعَهٗ اِلَيْهِ۔

باب ۳۳۵ النَّجْشِ وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوْزُ
ذٰلِكَ الْبَيْعُ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ اَوْفٰى النَّاجِشُ اٰكِلُ
رِبًا خَائِنٌ وَّهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَا يَحِلُّ قَالَ النَّبِىُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِدَيْعَةُ فِى النَّارِ وَ
مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

اجازت مل گئی ہے۔ عرض کی:۔ یارسول اللہ! میں ساتھ۔ فرمایا: تم ساتھ۔
عرض گذار ہوئے کہ یارسول اللہ! میں نے ہجرت کے لیے دو اونٹنیاں تیار کر رکھی
ہیں۔ اُن میں سے ایک آپ لیں۔ فرمایا کہ میں نے اُسے قیمتاً لے لیا۔

اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اپنے بھائی کے مول پر مول
نہ کرے مگر جب کہ اجازت دے یا چھوڑ دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی
بیع پر بیع نہ کرے۔

سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
شہری دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے اور تلی بھگت سے بولی نہ دو اور
کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام
نکاح پر اپنا پیغام دے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ
کرے کہ جو اُس کے برتن میں ہے اُسے بھی خود ہڑپ کرے

نیلام کے ذریعے بیچنا۔ عطاء کا بیان ہے کہ میں نے لوگ
کو پایا کہ وہ مالِ غنیمت کی چیزوں کو نیلام کرنے میں کوئی قباحت نہیں
سمجھتے تھے۔

عطاء بن ابورباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو آزاد کیا مدبّر
کر کے اور وہ محتاج ہو گیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے
لے کر فرمایا:۔ اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نعیم بن عبداللہ
نے وہ اتنے میں خرید لیا اور آپ نے وہ قیمت اُسے (مالک کو) دے
دی۔

بولی دینا اور جس کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے
ابن ابواوفیٰ نے فرمایا کہ بولی دینے والا سود خور، خائن، دھوکے باز
اور باطل ہے جو حلال نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ دھوکا دینے والا جہنم میں ہے اور جو کوئی ایسا کام
کرے جس کے متعلق ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

Marfat.com

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ۔

فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بولی دینے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۳۳۶ بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

بیع غرر اور بیع حبل الحبلہ

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجَ الَّتِي فِي بَطْنِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ بیع سے منع فرمایا ہے کہ دورِ جاہلیت میں آدمی کوئی اونٹنی خریدتا کہ بچہ دینے پر اس کی قیمت ادا کرے گا اور پھر جو اُس کے پیٹ میں ہے وہ بچہ جنے۔

باب ۳۳۷ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیع ملامسہ

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

ملامسہ:۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

عامر بن سعد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منابذہ سے منع فرمایا ہے اور وہ ایک آدمی کا دوسرے کی طرف پھینکنا ہے بغیر اُسے پلٹے اور اُس کی طرف دیکھے اور ملامسہ سے منع فرمایا ہے اور ملامسہ یہ ہے کہ بغیر اُس کی طرف دیکھے کپڑے کو ہاتھ لگایا جاتا ہے۔

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَرْفَعُهُ عَلَى مَنْكِبِهِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ دو لباسوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی آدمی ایک کپڑے میں لپٹ رہے اور پھر اُسے اپنے کندھے پر ڈال لے اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے۔

باب ۳۳۸ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیع منابذہ

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

بیع منابذہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اسمٰعیل، مالک، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابوالنضر، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ (دونوں قسم کی بیع) سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ۔

عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

Marfat.com

لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

باب ۳۳۹ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ اَنْ لَّا يُحَفِّلَ الْاِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلُّ مُحَفَّلَةٍ وَالْمُصَرَّاةِ الَّتِيْ صُرِّيَ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيْهِ وَجُمِعَ فَلَمْ يُحْلَبْ اَيَّامًا وَاَصْلُ التَّصْرِيَةِ حَبْسُ الْمَاءِ يُقَالُ مِنْهُ صَرَّيْتُ الْمَاءَ۔

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَاِنَّهٗ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ اَنْ يَّحْتَلِبَهَا اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَّمُجَاهِدٍ وَالْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَّمُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ وَّهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثًا وَّقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ وَّلَمْ يُذْكَرْ ثَلٰثًا وَالتَّمْرُ اَكْثَرُ۔

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْعُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُلَقَّى الْبُيُوْعُ۔

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْتَلِبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

باب ۳۴۰ اِنْ شَاءَ رَدَّ الْمُصَرَّاةَ وَفِيْ حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

بائع کو اونٹنی، گائے اور بکری کا دودھ روکنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہر مُحَفَّلَة اور اَلْمُصَرَّاة وہ جانور ہے جس کا دودھ تھنوں میں جمع کیا جائے اور کئی روز دوہا نہ جائے۔ اَلتَّصْرِيَة اس کی اصل ہے یعنی پانی کو روکنا جیسے صَرَّيْتُ الْمَاءَ کہا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹنی یا بکری کا دودھ تھنوں میں نہ روکو۔ جس نے اُسے خریدا تو دونوں میں سے اُسے ایک بات کا اختیار ہے کہ دوہنے کے بعد چاہے تو رکھ لے اور چاہے واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے نیز ابوصالح اور مجاہد اور ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ایک صاع کھجوریں جبکہ بعض نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ ایک صاع اناج اور تین دن تک اختیار ہے جبکہ بعض نے ابن سیرین سے ایک صاع کھجوریں روایت کی ہیں اور تین کا ذکر نہیں جبکہ کھجوروں کا اکثر نے کیا ہے۔

ابوعثمان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور اُسے واپس دے رہا ہے تو اس کے ساتھ ایک صاع دودھ بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاجروں کو آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قافلے والوں کو آگے جا کر نہ ملو اور ایک کی بیع پر دوسرا بیع نہ کرے۔ نہ ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی لگاؤ، نہ شہری دیہاتی کے لیے سودا کرے اور نہ بیچنے کے لیے بکری کا دودھ روکو اور جو خریدے تو اُسے دونوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ اگر راضی ہے تو رکھ لے اور ناراض ہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور کو واپس کر دے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے۔

Marfat.com

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلَبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور پھر اس کا دودھ دوہا۔ پس اگر وہ رضامند ہے تو اُسے رکھ لے اور اگر ناراض ہے تو دودھ کے بدلے میں ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

باب ۱۳۴۷ بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي وَقَالَ شُرَيْحٌ إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا۔

زانی غلام کی بیع۔ شریح کا قول ہے کہ اگر چاہے تو زنا کی وجہ سے واپس کر دے۔

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ۔

سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا ظاہر ہو جائے تو اُسے کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے، پھر زنا کرے تو کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے۔ پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے تو اُسے فروخت کر دے خواہ بالوں کی رسّی کے بدلے بکے۔

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جو غیر شادی شدہ ہو کر زنا کرے۔ فرمایا اگر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو اور پھر زنا کرے تو اُسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے۔ ابنِ شہاب نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے یہ تیسری دفعہ فرمایا یا چوتھی دفعہ۔

باب ۱۳۴۸ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ مَعَ النِّسَاءِ۔

عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِطِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے ذکر کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا کہ اُسے خرید لو اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء اُسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں

Marfat.com

مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

جو ایسی شرط عائد کرے کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے خواہ ایسی سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا فَقَالَ مَا يُدْرِينِي۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت بریرہ کے متعلق پوچھا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو عرض گذار ہوئیں کہ انھوں نے بیچنے سے انکار کر دیا مگر ولاء کی شرط کے ساتھ۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ میں (ہمام) نے نافع سے کہا کہ اس کا خاوند آزاد تھا یا غلام؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

باب ۳۴۳ هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَيْرِ أَجْرٍ وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَخَّصَ فِيهِ عَطَاءٌ۔

کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اُجرت کے بیچ سکتا ہے نیز اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ لے تو اُسے مشورہ دو۔ عطاء نے اس کی اجازت دی ہے۔

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيرًا بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی، اس بات کی گواہی دینے پر کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفےٰ اللہ کے رسول ہیں، نیز نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، امیر کی اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا۔

صلت بن محمد، عبدالواحد، معمر، عبداللہ بن طاؤس، ان کے والد ماجد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قافلے والوں کو آگے جا کر نہ ملو اور شہری، دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ میں (طاؤس) نے حضرت ابن عباس سے گذارش کی لا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ اُس کا دلال نہ بنے۔

باب ۳۴۴ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِأَجْرٍ۔

جس کے نزدیک مکروہ ہے کہ شہری دیہاتی کی بیع اُجرت پر کرے۔

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شہری دیہاتی کے

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

لیے بیع کرے۔ اور یہی حضرت ابن عباس کا قول ہے۔

باب ۳۴۵ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ وَكَرِهَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاِبْرَاهِيْمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ بِعْ لِيْ ثَوْبًا وَهِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ۔

شہری دیہاتی کا مال دلالی پر نہ بیچے۔ ابن سیرین اور ابراہیم نے اسے بائع اور مشتری کے لیے مکروہ سمجھا ہے اور ابراہیم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عربی بِعْ لِیْ ثَوْبًا کہے تو اس سے مراد خرید نا ہے۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ بولی لگائے اور نہ شہری کسی دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں منع فرمایا گیا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

باب ۳۴۶ اَلنَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَاَنَّ بَيْعَهٗ مَرْدُوْدٌ لِاَنَّ صَاحِبَهٗ عَاصٍ اِثْمٌ اِذَا كَانَ بِهٖ عَالِمًا وَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ وَالْخِدَاعُ لَا يَجُوْزُ۔

آگے جاکر قافلے والوں سے ملنے کی ممانعت۔ اس کی بیع مردود اور وہ گنہگار ہے۔ گنہگار ہے جبکہ اسے جانتا ہو ورنہ بیع میں دھوکا ہے اور دھوکا جائز نہیں ہے۔

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّيْ وَاَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

سعید بن ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے جاکر ملنے اور شہری کے دیہاتی کے لیے سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عَبْدِ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا يَبِيْعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا۔

ابن طاؤس سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لَا يَبِيْعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ کا مطلب پوچھا تو فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنِيْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا قَالَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ۔

ابوعثمان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو دودھ روکی ہوئی بکری خریدے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجارت کے لیے آگے جاکر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

Marfat.com

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى السُّوْقِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور سامان کے لیے آگے جاکر نہ ملے یہاں تک کہ وہ بازار میں پہنچا دیا جائے۔

باب ۱۳۴۷ مُنْتَهَى التَّلَقِّيْ۔

آگے جاکر ملنے کی انتہاء

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِيْ مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيْعَهُ حَتّٰى يُبْلَغَ بِهٖ سُوْقَ الطَّعَامِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ يُبَيِّنُهُ حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم خریدنے کے لیے قافلے والوں سے آگے جا ملتے تھے تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سودا کرنے سے منع فرما دیا یہاں تک کہ غلہ بازار میں پہنچ جائے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حدیث عبیداللہ کے مطابق وہ جگہ بازار کے اوپر والے سرے پر تھی۔

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهِمْ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهٖ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگ غلے کا سودا بازار کے اوپر والے سرے پر کر لیتے اور اُن کی جگہوں پر پہنچنے پر بیچ دیا کرتے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن جگہوں پر بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُسے منتقل نہ کر لیں۔

باب ۱۳۴۸ اِذَا اشْتَرَطَ شُرُوْطًا فِي الْبَيْعِ لَا تَحِلُّ۔

بیع میں جن شرطوں کا کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقُلْتُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَاَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس بریرہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر مکاتبت کر لی ہے اور سالانہ ایک اُوقیہ ادا کروں گی، لہٰذا میری مدد فرمائیے۔ میں نے کہا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں پوری قیمت ادا کر دیتی ہوں لیکن ولاء میرے لیے ہوگی۔ بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور اُن سے کہا تو انھوں نے انکار کر دیا۔ وہ ان کے پاس سے آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اُس نے کہا کہ میں نے وہ بات اُن سے کہی تھی لیکن انھوں نے انکار کر دیا مگر جبکہ ولاء اُن کے لیے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُنا اور حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بات بتائی۔ فرمایا کہ اُسے خرید لو اور انھیں ولاء کی شرط کرنے دو، کیونکہ ولاء تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ نے یہی کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اما بعد، لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے۔ بیشک ولاء اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے لونڈی خریدنا چاہی۔ اُس کے مالکوں نے کہا کہ ہم تجھے اس شرط پر بیچیں گے کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا میں نے ذکر کیا تو فرمایا: اس سے تمہارا کیا بگڑے گا کیونکہ ولاء اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

باب ۳۴۹ بَيْعِ الثَّمْرِ بِالثَّمْرِ۔

کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا۔

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گندم کے بدلے گندم سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ جَو کے بدلے جَو سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ کھجوروں کے بدلے کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔

باب ۳۵۰ بَيْعِ الزَّبِيْبِ بِالزَّبِيْبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ۔

کشمش کے بدلے کشمش اور اناج کے بدلے اناج فروخت کرنا۔

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچی جائیں اور انگوروں کے ساتھ ناپ کر کشمش بیچی جائیں۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَبِيْعَ التَّمْرَ بِكَيْلٍ اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ نَافِعُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوریں تول کر بیچی جائیں کہ اگر زیادہ ہیں تو میرے لیے اور اگر کم ہیں تو میرے ذمے۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرایا میں اندازے کی اجازت دی ہے۔

باب ۳۵۱ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ۔

جَو کے بدلے جَو کی بیع

Marfat.com

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ اِلْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَدَعَانِيْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّيْ فَاَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَاْتِيَ خَازِنِيْ مِنَ الْغَابَةِ وَ عُمَرُ يَسْمَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقْهُ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ۔

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے سو دینار بھنانے کی ضرورت پڑی۔ پس مجھے حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے بلایا اور ہم دونوں رضامند ہو گئے، یہاں تک کہ مجھ سے سونے کو لے کر وہ اپنے ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگے۔ پھر کہا کہ میرے خزانچی کو غابہ سے آجانے دو۔ حضرت عمر سن رہے تھے لہٰذا فرمایا: خدا کی قسم، ان سے جدا نہ ہونا، جب تک رقم نہ لے لو، کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے کے بدلے سونا سود ہے مگر جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ گندم کے بدلے گندم سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ جَو کے بدلے جَو سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ کھجوروں کے بدلے کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔

باب ۳۵۲ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ۔

سونے کے بدلے سونے کی بیع

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ وَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ۔

صدقہ بن فضل، اسماعیل بن علیہ، یحییٰ بن ابو اسحاق، عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر لیکن سونے کو چاندی کے بدلے یا چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہو فروخت کر دیا کرو۔

باب ۳۵۳ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ۔

چاندی کے بدلے چاندی کی بیع

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَا الَّذِيْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فِي الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مَثَلًا بِمِثْلٍ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مَثَلًا بِمِثْلٍ۔

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے جیسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ پس حضرت عبداللہ بن عمر ان سے ملے تو کہا: اے حضرت ابوسعید! آپ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا روایت کرتے ہیں؟ حضرت ابوسعید نے بھنانے کے متعلق کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے بدلے برابر برابر ہو اور چاندی چاندی کے بدلے برابر برابر ہو۔

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا مَثَلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ وَّلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مَثَلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ وَّلَا تَبِیْعُوْا مِنْھَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا نہ بیچو مگر برابر اور ایک کو دوسرے سے کم و بیش نہ رکھو۔ چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور اُن میں سے ایک دوسرے سے کم و بیش نہ ہو اور غائب چیز کو موجودہ چیز کے بدلے فروخت نہ کرو۔

باب ۳۵۴ بَیْعِ الدِّیْنَارِ بِالدِّیْنَارِ نَسَأً۔

دینار کے بدلے دینا کی اُدھار بیع

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاکُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّ اَبَا صَالِحٍ الزَّیَّاتَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمُ بِالدِّرْھَمِ فَقُلْتُ لَہٗ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا یَقُوْلُہٗ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَسَاَلْتُہٗ فَقُلْتُ سَمِعْتَہٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ وَجَدْتَّہٗ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَ کُلَّ ذٰلِکَ لَا اَقُوْلُ وَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ وَلٰکِنِّیْ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَۃُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا اِلَّا فِی النَّسِیْئَۃِ۔

ابو صالح زیات سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم۔ میں (ابو صالح) ان کی خدمت میں عرض گذار ہوا کہ حضرت ابن عباس تو ایسا نہیں فرماتے۔ حضرت ابو سعید کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھتے ہوئے کہا: آپ نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اللہ کی کتاب میں پائی ہے؟ کہا کہ میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق آپ کو مجھ سے زیادہ علم ہے ہاں مجھے حضرت اسامہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

باب ۳۵۵ بَیْعِ الْوَرِقِ بِالذَّھَبِ نَسِیْئَۃً۔

چاندی کی سونے کے بدلے اُدھار بیع

۲۰۳۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْھَالِ قَالَ سَاَلْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ وَّزَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَکُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا یَقُوْلُ ھٰذَا مِنِّیْ فَکِلَاھُمَا یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الذَّھَبِ بِالْوَرِقِ دَیْنًا۔

ابو المنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرافی کے متعلق پوچھا تو اُن میں سے ہر ایک نے فرمایا کہ یہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور دونوں فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدلے اُدھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۳۵۶ بَیْعِ الذَّھَبِ بِالْوَرِقِ یَدًا بِیَدٍ۔

سونے کی چاندی کے بدلے نقد بیع

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَۃَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّۃِ بِالْفِضَّۃِ وَالذَّھَبِ بِالذَّھَبِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّبْتَاعَ الذَّھَبَ بِالْفِضَّۃِ کَیْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّۃَ بِالذَّھَبِ کَیْفَ شِئْنَا۔

یحییٰ بن ابو اسحاق نے عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ سے روایت کی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ برابر برابر ہوں اور حکم فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے جس طرح چاہیں بیچیں اور چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہیں فروخت کریں۔

Marfat.com

باب ۳۵۷ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَهِيَ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ وَبَيْعِ الْعَرَايَا قَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ۔

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا۔

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى بْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ۔

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا۔

باب ۳۵۸ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

بیع مزابنہ۔ یہ کھجور کے بدلے کھجور اور کشمش کے بدلے انگور بیع ہے اور بیع عرایہ سے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجوروں کو اس وقت تک فروخت نہ کیا کرو جب تک وہ پک نہ جائیں اور کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے نہ بیچا کرو ——— سالم، عبداللہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایہ کی اجازت مرحمت فرمائی یعنی تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنے کی اور دوسری چیزوں کی اجازت نہیں دی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے ناپ کر بیچے اور انگوروں کو کشمش کے بدلے ناپ کر۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، داؤد بن حصین، ابوسفیان مولیٰ ابواحمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے مزابنہ کھجوروں کو درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کے بدلے خریدنا ہے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عریہ والے کو اندازے سے فروخت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

درخت پر لگی ہوئی کھجوریں سونے اور چاندی کے بدلے فروخت کرنا۔

Marfat.com

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا۔

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور اُن میں سے تھوڑی سی بھی دینار و درہم کے بدلے نہ بیچی جائیں مگر بیع عرایہ کی صورت میں۔

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الرَّبِيعِ أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبیداللہ بن ربیع، امام مالک داؤد، ابوسفیان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم کی اجازت مرحمت فرمائی ہے؟ فرمایا، ہاں۔

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بَشِيرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَأَنَا غُلَامٌ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ وَمَا يُدْرِي أَهْلُ مَكَّةَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قِيلَ لِسُفْيَانَ وَلَيْسَ فِيهِ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ قَالَ لَا۔

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے بدلے کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے اور عریہ میں اندازے سے بیچنے کی اجازت دی ہے تاکہ اس کے گھر والے تازہ کھجوریں کھائیں۔ اور دوسری دفعہ سفیان نے کہا کہ عریہ میں اُس کے گھر والوں کو اندازے سے بیچنے کی اجازت دی ہے تاکہ وہ تر کھجوریں کھائیں۔ کہا کہ یہ بھی اُسی طرح ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ سے کہا جبکہ میں لڑکا تھا کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایہ میں اجازت دی ہے۔ فرمایا کہ اہل مکہ کیسے جانتے ہیں؟ میں عرض گذار ہوا کہ وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں۔ پس وہ خاموش ہو گئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ بتانا چاہا کہ حضرت جابر تو اہل مدینہ سے ہیں۔ سفیان سے کہا گیا کہ اس میں پکنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت نہیں؟ فرمایا، نہیں۔

باب ۱۳۵۹ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا وَقَالَ مَالِكٌ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ الْعَرِيَّةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ لَا يَكُونُ بِالْجَزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَالَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ بِالْأَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ

عرایا کی تفسیر: امام مالک نے فرمایا کہ عرایا یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کھجور کا درخت دے کہ اُسے بار بار آنے سے تکلیف ہوتی ہے تو اسے اجازت دی ہے کہ خشک کھجوروں کے بدلے اُسے خرید لے۔ ابن ادریس کا قول ہے کہ عریہ کھجوریں ناپ کر ہو، ہاتھوں ہاتھ اور اندازے سے نہ ہو۔ حضرت سہل بن ابوحثمہ کا قول ہے کہ وسقوں سے ناپ کر ہو۔ ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر

Marfat.com

وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتِ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ الْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا رَخَّصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهَا بِمَا شَاءُوا مِنَ التَّمْرِ۔

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا نَخَلَاتٌ مَعْلُومَاتٌ تَأْتِيهَا فَتَشْتَرِيهَا۔

سے روایت کی کہ عرایا یہ ہے کہ کوئی اپنے باغ سے کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو دے۔ یزید نے سفیان بن حسین سے روایت کی کہ عرایا کھجور کا درخت ہے جو مسکینوں کے لیے ہبہ کر دیا جاتا ہے اگر وہ انتظار نہ کر سکتے ہوں تو انھیں اجازت دی ہے کہ جتنی کھجوروں کے بدلے چاہے اُسے فروخت کر دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عرایا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپ کا اندازہ کر کے بیچنے کی اجازت دی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عرایا کھجور کے اُن مقررہ درختوں کو کہتے ہیں جن کے پاس آ کر آپ انھیں خرید لیں۔

باب ۱۳۶ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

پکنے سے پہلے پھلوں کا بیچنا

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ أَصَابَهُ مُرَاضٌ أَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذٰلِكَ فَأَمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ التَّمْرِ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ يَبِيعُ ثِمَارَ أَرْضِهِ حَتّٰى يَطْلُعَ الثُّرَيَّا فَيَتَبَيَّنَ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَكَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ زَيْدٍ۔

لیث، ابوالزناد، عروہ بن زبیر، سہل بن ابوحثمہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ پھلوں کو بیچ دیا کرتے۔ جب لوگ تقاضا کرنے حاضر ہوتے تو بیچنے والا کہتا کہ اسے دُمان کی بیماری لگ گئی تھی۔ اسے مراض یا قشام کی بیماری لگ گئی تھی جب جھگڑے زیادہ آنے لگے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب انھیں فروخت نہ کیا کرو جب تک پک نہ جائیں۔ یہ جھگڑوں کی کثرت کے باعث بطور مشورہ فرمایا۔ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کے پھلوں کو نہ بیچتے جب تک پک نہ جاتے اور زرد سے سُرخ کھجوریں ظاہر نہ ہو جاتیں۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ علی بن بحر، حکام، عنبسہ، زکریا، ابوالزناد، عروہ سہل نے اسے حضرت زید سے روایت کیا ہے۔

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

Marfat.com

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ۔

کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری کو پھلوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں۔

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ حَتّٰى تَحْمَرَّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کے میووں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا یعنی سرخ ہونے سے پہلے۔

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَا قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تُشْقِحَ فَقِيْلَ مَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا۔

سعید بن میناء سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شقع سے پہلے کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے کہا گیا کہ شقع کیا ہے؟ فرمایا کہ اتنی سرخ اور زرد ہو جائیں کہ کھائی جا سکیں۔

باب ۱۳۶۱ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا۔

پکنے سے پہلے کھجوروں کا بیچنا

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ قِيْلَ وَمَا يَزْهُوْ قَالَ يَحْمَارُّ اَوْ يَصْفَارُّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور کھجوروں کو زہو سے پہلے۔ کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا کہ اُن کا سرخ اور زرد ہونا۔

باب ۱۳۶۲ اِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ۔

جب پکنے سے پہلے کھجوریں بیچ دی جائیں اور کوئی آفت آپڑے تو نقصان بائع پر پڑے گا۔

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ فَقِيْلَ لَهٗ وَمَا تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ قَالَ لَوْلَا اَنَّ رَجُلًا اِبْتَاعَ ثَمَرًا فَقَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ مَا اَصَابَهُ عَلٰى رَبِّهٖ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہو سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ اُن سے کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا: یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں۔ فرمایا: دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک لے تو تم کس کی قیمت لیتے ہو۔ فرمایا کہ ایک آدمی پکنے سے پہلے پھل خریدتا ہے۔ پھر اُس پر آفت آپڑتی ہے تو نقصان اُس کے مالک پر پڑے گا۔ سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پکنے سے پہلے پھلوں کو نہ بیچو اور نہ کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچو۔

Marfat.com

بَابُ ۱۳۶۳ شِرَاءُ الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ.

مدت مقرر کر کے غلہ خریدنا

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ فَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس (قرض میں) گروی رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے ایک مدت کے وعدے پر غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

بَابُ ۱۳۶۴ إِذَا أَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِنْهُ۔

جب کوئی اچھی کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا چاہے۔

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کے لیے عامل بنایا۔ وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم نہیں۔ ہم یہ ایک صاع یا دو صاعوں کے بدلے اور دو صاع تین صاعوں کے بدلے خریدتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ انھیں درہموں سے بیچ دیا کرو اور پھر اچھی کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو۔

بَابُ ۱۳۶۵ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ أَوْ أَرْضًا مَزْرُوعَةً أَوْ بِإِجَارَةٍ

جس نے پیوند لگی کھجوریں یا زراعت والی زمین بیچی یا ٹھیکے پر دی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَيُّمَا نَخْلٍ بِيعَتْ قَدْ أُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ فَالثَّمَرُ لِلَّذِي أَبَّرَهَا وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ سُمِّيَ لَهُ نَافِعٌ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَ۔

امام ابوعبداللہ بخاری، ابراہیم، ہشام، ابن جریج، ابن ابوملیکہ، نافع مولیٰ ابن عمر سے روایت ہے کہ جس نے پیوند لگے ہوئے کھجور کے درخت بیچے اور پھلوں کا ذکر نہیں کیا تو پھل اسی کے ہیں جس نے پیوند کاری کی اور اسی طرح غلام اور کھیتی۔ نافع نے ان سے ان تین چیزوں کے نام لیے۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کے پھل پیوند لگانے والے کے ہیں مگر جبکہ خریدار شرط کرلے۔

بَابُ ۱۳۶۶ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا۔

فصل کو ناپ والے غلے کے بدلے فروخت کرنا

Marfat.com

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَّاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ وَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے باغ کے پھل بیچے۔ اگر وہ کھجوریں ہوں تو اتنی کھجوروں کے بدلے اور اگر انگور ہوں تو اتنے من کشمش کے بدلے بیچے اور اگر کھیتی ہو تو اتنے من غلے کے بدلے بیچے۔ ان سب سے منع فرمایا۔

باب ۳۶۷ بَيْعِ النَّخْلِ بِاَصْلِهٖ۔

درخت سمیت کھجوریں بیچنا

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِيْ اَبَّرَ ثَمَرَ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کھجور کے درخت میں پیوند لگایا۔ پھر درخت کو بیچ دیا تو پھل پیوند لگانے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرلے۔

باب ۳۶۸ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ۔

بیع مخاضرہ

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

اسحاق بن ابو طلحہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ (ان طریقوں سے خرید و فروخت کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِاَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْكَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہو سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ ہم حضرت انس کی خدمت میں عرض گذار ہوئے کہ اس کا زہو کیا ہے۔ فرمایا کہ سرخ اور زرد ہونا۔ بتاؤ اللہ تعالیٰ پھل نہ لینے دے تو اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے حلال کرتے ہو۔

باب ۳۶۹ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَاَكْلِهٖ۔

گابھے کی بیع اور اسے کھانا

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ جُمَّارًا فَقَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاِذَا اَنَا اَحْدَثُهُمْ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ گابھا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک مرد مومن کی طرح ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ کہہ دوں وہ کھجور ہے مگر میں نوعمر تھا۔ خود فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

باب ۳۷۰ مَنْ اَجْرٰى اَمْرَ الْاَمْصَارِ عَلٰى مَا

جو شہر میں تجارت، ٹھیکے اور ناپ تول میں وہی اصطلاحات

Marfat.com

يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوعِ وَالْإِجَارَةِ وَالْمِكْيَالِ وَالْوَزْنِ وَسُنَنِهِمْ عَلَى نِيَاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُورَةِ وَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْغَزَّالِينَ سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ رِبْحًا وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ لَا بَأْسَ الْعَشَرَةُ بِأَحَدَ عَشَرَ وَيَأْخُذُ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَكْثَرُ الْحَسَنُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَرْدَاسٍ حِمَارًا فَقَالَ بِكَمْ قَالَ بِدَانِقَيْنِ فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ الْحِمَارَ الْحِمَارَ فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِطْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ۔

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ۔

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هِنْدُ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ سِرًّا قَالَ خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ۔

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ حَدَّثَنَا نُمَيْرٌ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ الَّذِي يُقِيمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ فَقِيرًا أَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ۔

باب ۳۷ بَيْعِ الشَّرِيكِ مِنْ شَرِيكِهِ۔

اور عُرفِ عام نافذ کرے جو اُن کے درمیان معروف ہوں۔

قاضی شریح نے سوت والوں سے فرمایا کہ تمہارے طریقوں کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ عبدالوہاب، ایوب، محمد بن سیرین نے فرمایا کہ دس کی چیز کو گیارہ میں بیچے تو کوئی مضائقہ نہیں اور خرچ کے بدلے نفع لے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ہند سے فرمایا: اتنا خرچ لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے کافی رہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو فقیر ہو وہ دستور کے مطابق کھائے۔ حسن نے عبداللہ بن مرداس سے کرائے پر گدھا لیا اور کہا کتنے میں؟ انھوں نے کہا کہ دو دانق میں۔ پس وہ سوار ہو گئے۔ پھر دوسری دفعہ آئے اور کہا کہ گدھے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اُس پر سوار ہو گئے اور کچھ طے نہ کیا۔ چنانچہ اُن کی طرف نصف درہم بھیج دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے سفارش کی کہ اُس کے خراج میں کمی کر دیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند اُمِّ معاویہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ابو سفیان کم خرچ آدمی ہیں۔ اگر میں چھپا کر اُن کے مال سے لیا کروں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ اتنا لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تمہارے لیے اور تمہارے بیٹوں کے لیے کافی ہو۔

اسحاق، نمیر، ہشام ـــــ محمد، عثمان بن فرقد، ہشام بن عروہ ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مال دار ہو وہ بچے اور جو تنگ دست ہو وہ دستور کے مطابق کھائے۔ یہ آیت یتیم کے والی کے متعلق نازل ہوئی جو اُس کی نگرانی کرتا اور اس کے مال کا بھلا چاہتا ہے کہ اگر وہ تنگ دست ہے تو اُس میں سے دستور کے مطابق کھائے۔

ایک شریک کا دوسرے شریک سے بیع کرنا

Marfat.com

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ جَابِرٍ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَۃَ فِیْ کُلِّ مَالٍ لَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَۃَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مال میں شفعہ کا حق مقرر فرمایا جب تک وہ تقسیم نہ ہو۔ جب حدیں قائم ہو گئیں اور راستے بدل گئے تو شفعہ نہ رہا۔

باب ۱۳۷۲ بَیْعِ الْاَرْضِ وَالدُّوْرِ وَالْعُرُوْضِ مُشَاعًا غَیْرَ مَقْسُوْمٍ

غیر منقسم زمین، گھر اور سامان کی بیع

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَۃِ فِیْ کُلِّ مَالٍ لَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بِھٰذَا وَقَالَ فِیْ کُلِّ مَا لَمْ یُقْسَمْ تَابَعَہٗ ھِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِیْ کُلِّ مَالٍ وَرَوَاہُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّھْرِیِّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مال میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ جب حد قائم ہو جائیں اور راستے بدل دیے جائیں تو شفعہ نہ رہا۔ عبدالواحد نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مال میں جو تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ متابعت کی اس کی ہشام، معمر، عبدالرزاق نے فرمایا کہ ہر مال میں اور روایت کیا اسے عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے۔

باب ۱۳۷۳ اِذَا اشْتَرَی شَیْئًا لِغَیْرِہٖ بِغَیْرِ اِذْنِہٖ فَرَضِیَ

جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے اور پھر وہ راضی ہو جائے۔

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ ثَلٰثَۃٌ یَمْشُوْنَ فَاَصَابَھُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوْا فِیْ غَارٍ فِیْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَیْھِمْ صَخْرَۃٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُدْعُوا اللّٰہَ بِاَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوْہُ فَقَالَ اَحَدُھُمُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ کَانَ لِیْ اَبَوَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ فَکُنْتُ اَخْرُجُ فَاَرْعٰی ثُمَّ اَجِیْئُ فَاَحْلُبُ فَاَجِیْئُ بِالْحِلَابِ فَاَتِیْ بِہٖ اَبَوَیَّ فَیَشْرَبَانِ ثُمَّ اَسْقِی الصِّبْیَۃَ وَاَھْلِیْ وَامْرَاَتِیْ فَاحْتَبَسْتُ لَیْلَۃً فَجِئْتُ فَاِذَا ھُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَکَرِھْتُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ دَاْبِیْ وَدَاْبُھُمَا حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَۃً

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی نکل کر جا رہے تھے کہ انھیں بارش نے آلیا تو وہ ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے اور ایک پتھر نے ان کا راستہ روک لیا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنی بہترین عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے جو آپ نے کیا ہو۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں جانوروں کو چرایا کرتا تھا۔ جب میں واپس آتا تو اُن کو دودھ دوہتا اور دودھ لے کر والدین کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ وہ پی لیتے تو پھر اپنے بیوی بچوں کو پلاتا۔ ایک رات مجھے دیر ہو گئی اور جب میں آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے میں نے انھیں جگانا ناپسند کیا اور بچے میرے پیروں کے پاس رو رہے تھے۔ میری اور والدین کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی! اے اللہ! اگر یہ کام تیرے نزدیک میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو پتھر کو اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ پس وہ ہٹا دیا گیا۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ!

Marfat.com

نَرٰی مِنْهَا السَّمَآءَ قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ كُنْتُ اُحِبُّ امْرَاَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّیْ كَاَشَدِّ مَا یُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَآءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰی تُعْطِیَهَا مِائَةَ دِیْنَارٍ فَسَعَیْتُ فِیْهَا حَتّٰی جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَیْنَ رِجْلَیْهَا قَالَتْ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمْ الثُّلُثَیْنِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ اسْتَاْجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقٍ مِنْ ذُرَةٍ فَاَعْطَیْتُهٗ وَاَبٰی ذَاكَ اَنْ یَّاْخُذَ فَعَمَدْتُ اِلٰی ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهٗ حَتّٰی اشْتَرَیْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِیَهَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ انْطَلِقْ اِلٰی تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِیْهَا فَاِنَّهَا لَكَ فَقَالَ اَتَسْتَهْزِئُ بِیْ فَقُلْتُ مَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَكَشَفَ عَنْهُمْ۔

تو جانتا ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹی سے اس درجہ محبت کرتا تھا جتنی کسی مرد کو عورت سے ہو سکتی ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا جب تک سو دینار نہ دیں۔ میں نے کوشش کر کے وہ جمع کر لیے اور جب اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈر بے اور مُہر کو بغیر حق کے نہ توڑ۔ میں کھڑا ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اسے ہمارے سامنے سے ہٹا دے۔ پس وہ ان سے دو تہائی ہٹا دیا گیا۔ تیسرے نے کہا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک فرق جوار کے بدلے ایک آدمی کو کام پر لگایا تھا جب میں اُسے دینے لگا تو اس نے لینے سے انکار کیا۔ میں نے وہ فرق جوار بو دی، جس سے گائیں اور چرواہا خرید لیا۔ پھر اس شخص نے آ کر کہا کہ اے اللہ کے بندے! میرا حق مجھے دیدو۔ میں نے کہا کہ اُن گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ، وہ سب کچھ تمہارا ہے۔ اس نے کہا کہ کیا آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کرتا بلکہ وہ سب کچھ تمہارا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ محض تیری رضا کے لیے کیا تو ہمیں اس سے نکال دے۔ تو وہ (پتھر) اُن (کے سامنے) سے ہٹ گیا۔

بَاب ۳۷۴ اَلشِّرَآءِ وَالْبَیْعِ مَعَ الْمُشْرِكِیْنَ وَاَهْلِ الْحَرْبِ۔

مشرکوں اور حربیوں سے خرید و فروخت کرنا۔

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنْ اَبِیْ عُثْمٰنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌ طَوِیْلٌ بِغَنَمٍ یَّسُوْقُهَا فَقَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْعًا اَمْ عَطِیَّةً اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَیْعٌ فَاشْتَرٰی مِنْهُ شَاةً۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر ایک مشرک آدمی بکریوں کو ہانکتا ہوا آیا جو بال بکھرائے ہوئے اور دراز قد تھا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیع یا عطیہ؟ یا ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ بیع۔ آپ نے اُس سے ایک بکری خرید لی۔

بَاب ۳۷۵ شِرَآءِ الْمَمْلُوْكِ مِنَ الْحَرْبِیِّ وَهِبَتِهٖ وَعِتْقِهٖ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ كَاتِبْ وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوْهُ وَبَاعُوْهُ وَسُبِیَ عَمَّارٌ وَّصُهَیْبٌ وَّبِلَالٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰی مَا مَلَكَتْ

کافر حربی سے غلام خرید کر اُسے ہبہ یا آزاد کرنا۔

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان سے فرمایا کہ مکاتبت کر لو۔ یہ آزاد تھے کہ لوگوں نے ظلم کر کے انھیں بیچ دیا اور حضرت عمار، حضرت صہیب اور حضرت بلال کو قید کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی کے ذریعے فضیلت دی۔ چنانچہ جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ روزی کو

Marfat.com

اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ۔

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْیَةً فِیْهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوْكِ اَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِیْلَ دَخَلَ اِبْرَاهِیْمُ بِامْرَاَةٍ هِیَ مِنْ اَحْسَنِ النِّسَآءِ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ اَنْ یَّا اِبْرَاهِیْمُ مَنْ هٰذِهِ الَّتِیْ مَعَكَ قَالَ اُخْتِیْ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهَا فَقَالَ لَا تُكَذِّبِیْ حَدِیْثِیْ فَاِنِّیْ اَخْبَرْتُهُمْ اَنَّكِ اُخْتِیْ وَاللّٰهِ اِنْ عَلَی الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُكِ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَیْهِ فَقَامَ اِلَیْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّاَ وَتُصَلِّیْ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِیْ اِلَّا عَلٰی زَوْجِیْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰی رَكَضَ بِرِجْلِهٖ قَالَ الْاَعْرَجُ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ قَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ یَّمُتْ یُقَالُ هِیَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ اِلَیْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّاُ وَتُصَلِّیْ وَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِیْ اِلَّا عَلٰی زَوْجِیْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰی رَكَضَ بِرِجْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ یَّمُتْ فَیُقَالُ هِیَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ فِی الثَّانِیَةِ اَوْ فِی الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرْسَلْتُمْ اِلَیَّ اِلَّا شَیْطَانًا اِرْجِعُوْهَا اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاَعْطُوْهَا اٰجَرَ فَرَجَعَتْ اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَاَخْدَمَ وَلِیْدَةً۔

اپنے لونڈی غلاموں کی طرف نہیں لوٹاتے کہ وہ ایمان میں برابر ہو جائیں تو وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی وہ ان کے ساتھ ایک ایسی بستی میں داخل ہوئے جس کا بادشاہ جابروں میں سے ایک جابر تھا! اس سے کہا گیا کہ ابراہیم ایک ایسی عورت کے ساتھ آئے ہیں جو بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس نے آپکی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابراہیم یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ میری بہن ہے۔ پھر آپ ان کی طرف لوٹے اور کہا کہ میری بات کو جھوٹی نہ کر دینا کیونکہ میں نے انھیں بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو اور خدا کی قسم زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس نے انھیں بلا بھیجا تو انھوں نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی اور کہا: اے اللہ! اگر میں تجھ پر تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو ماسوائے اپنے خاوند کے بچائے رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دینا۔ وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ اعرج، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائیگا کہ یہی قاتلہ ہے۔ اسے چھوڑ دیا گیا تو پھر وہ ان کی طرف چلا۔ انھوں نے کھڑی ہو کر وضو کیا، نماز پڑھی اور کہا: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو اپنے خاوند کے سوا دوسروں سے محفوظ رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دینا۔ وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ عبدالرحمٰن، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائے گا کہ یہی قاتلہ ہے۔ وہ دوبارہ یا سہ بارہ چھوڑ دیا گیا تو کہا کہ خدا کی قسم تم نے میری طرف نہیں بھیجا مگر شیطان کو! اسے ابراہیم کے پاس لے جاؤ اور انھیں انعام بھی دیا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لوٹی اور کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لیے لڑکی دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ کا ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا ہوا۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِیْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِیْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَیَّ اَنَّهٗ ابْنُهٗ اُنْظُرْ اِلٰی شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا اَخِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْ مِنْ وَلِیْدَتِهٖ فَنَظَرَ

حضرت سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے، اس کی صورت تو دیکھیے اور حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر اُن کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰى شَبَهِهٖ فَرَاٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهَا سَوْدَةُ قَطُّ۔

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِصُهَيْبٍ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَدَّعِ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْكَ فَقَالَ صُهَيْبٌ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا وَاِنِّيْ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلٰكِنِّيْ سُرِقْتُ وَاَنَا صَبِيٌّ۔

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ اَوْ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِيْ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ حَكِيْمٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ۔

باب ۳۷۶ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْبَغَ۔

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا۔

باب ۳۷۷ قَتْلِ الْخِنْزِيْرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخِنْزِيْرِ۔

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔

کی صورت دیکھی تو عتبہ سے واضح مشابہت نظر آئی۔ فرمایا کہ اے عبد! یہ تمہارا ہے۔ لڑکا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر۔ اے سودہ بنت زمعہ! اس سے پردہ کرنا۔ پس حضرت سودہ نے اُسے ہرگز نہ دیکھا۔

سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صہیب سے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرو۔ حضرت صہیب نے کہا کہ یہ بات مجھے پسند نہیں ہے کہ ایسا کہوں لیکن بچپن میں مجھے چرا لیا گیا تھا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! دورِ جاہلیت کے اندر میں نے صلہ رحمی کر کے غلام آزاد کر کے اور صدقہ دے کر جو نیکیاں کی تھیں کیا مجھے اُن کا اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی سابقہ نیکیوں کی وجہ سے ہی مسلمان ہوئے ہو۔

مُردار جانوروں کی کھالوں کا حکم دباغت سے پہلے

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مُردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا کھانا ہی حرام ہے۔

خنزیر کو قتل کرنا

حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خنزیر کی بیع کو حرام فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قریب ہے کہ تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ لینے والا کوئی نہ ہوگا۔

Marfat.com

ف: قیامت سے پہلے اور خروجِ دجّال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا جو اب زندہ آسمانوں پر موجود ہیں۔ آپ دجّال کو قتل کریں گے اور اُمّتِ محمدیہ کے ایک فرد کی طرح شریعتِ محمدیہ پر عمل کریں گے اور امامِ زمانہ کے طور پر حکمِ شرع کا نفاذ کریں گے۔ آپ شریعتِ محمدیہ پر اجتہاد کریں گے اور آپ کا اجتہاد فقہ حنفی سے بڑی حد تک مطابقت رکھے گا۔ اسی لیے حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوباتِ امامِ ربانی میں تصریح فرمائی ہے کہ حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فہم اتنا بلند و بالا ہے کہ فہمِ نبوّت سے قریب تر ہے جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے اجتہاد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہاد میں بڑی حد تک مطابقت ہوگی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

باب ۳۷۸ لَا یُذَابُ شَحْمُ الْمَیْتَۃِ وَلَا یُبَاعُ وَدَکُہٗ

مُردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ بیچی جائے۔

رَوَاہُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِسے حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ طَاؤُسٌ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰہُ فُلَانًا اَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْہِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْہَا فَبَاعُوْہَا۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے کہ حضرت عمر کو یہ معلوم ہوا کہ فلاں نے شراب بیچی ہے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں کو ہلاک کرے کیا اُسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُن پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن وہ اُسے پگھلا کر بیچ دیتے۔

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْہِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْہَا وَاَکَلُوْا اَثْمَانَہَا۔

سعید بن مسیّب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُن پر چربی حرام کی گئی تھی تو وہ اسے بیچ کر اس کی قیمت کھا لیا کرتے تھے۔

باب ۳۷۹ بَیْعِ التَّصَاوِیْرِ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْہَا رُوْحٌ وَمَا یُکْرَہُ مِنْ ذٰلِکَ۔

غیر جان داروں کی تصویریں فروخت کرنا اور اس کا مکروہ ہونا۔

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْوَہَّابِ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّیْ اِنْسَانٌ اِنَّمَا مَعِیْشَتِیْ مِنْ صَنْعَۃِ یَدَیَّ وَاِنِّیْ اَصْنَعُ ہٰذِہِ التَّصَاوِیْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُکَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَمِعْتُہٗ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَۃً فَاِنَّ اللّٰہَ مُعَذِّبُہٗ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْہَا الرُّوْحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ فِیْہَا اَبَدًا فَرَبَا

سعید بن ابو الحسن سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا جبکہ ایک آدمی نے آکر عرض کی: اے ابو العباس! میں ایسا آدمی ہوں جس کا ذریعۂ معاش دستکاری ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تمہیں نہیں بتاؤں گا مگر وہی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو تصویر بنائے گا اُسے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونک دے اور وہ کبھی بھی اس میں جان نہیں ڈال سکے گا۔ چنانچہ اس آدمی نے سر د آہ بھری اور

Marfat.com

الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً فَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ اَنِ ابَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ عَرُوْبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ۔

اُس کا چہرہ زرد ہوگیا۔ فرمایا تم پر افسوس ہے اگر بنانا ہی ہے تو اس درخت جیسی کسی بھی بے جان چیز کی تصویر بنا لیا کرو۔ امام ابو عبداللہ بخاری، سعید بن ابو عروبہ، نضر بن انس سے ایک دفعہ سنا۔

باب ۱۳۸ تَحْرِيْمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ۔

شراب کی تجارت کا حرام ہونا: حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا ہے۔

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ اَبِيْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيٰتٌ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ اٰخِرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: شراب کی تجارت حرام فرما دی گئی ہے۔

باب ۱۳۹ اِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا۔

آزاد آدمی کو بیچنے کا گناہ

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اَجْرَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے روز میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ آدمی جو میرے نام پر عہد کرے اور پھر اُس سے پھر جائے۔ دوسرا وہ آدمی جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اُس کی قیمت کھائے اور تیسرا آدمی وہ جو کسی کو مزدوری پر لگائے اور جب وہ کام پورے کر دے تو اُسے مزدوری نہ دے۔

باب ۱۴۰ بَيْعِ الْعَبِيْدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ مَضْمُوْنَةٍ عَلَيْهِ يُوَفِّيْهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبَذَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ يَكُوْنُ الْبَعِيْرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيْرَيْنِ وَاشْتَرَى رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ بَعِيْرًا بِبَعِيْرَيْنِ فَاَعْطَاهُ اَحَدَهُمَا وَقَالَ اٰتِيْكَ بِالْاٰخَرِ غَدًا رَهْوًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ الْبَعِيْرُ بِالْبَعِيْرَيْنِ وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ اِلٰى اَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَاْسَ بَعِيْرٌ بِبَعِيْرَيْنِ نَسِيْئَةً۔

غلام کی بیع اور جانور کے بدلے جانور کو ادھار بیچنا۔

حضرت ابن عمر نے ایک اونٹنی کے بدلے چار اونٹنیاں خریدیں اور ان کے مالک سے ضمانت لی کہ وہ زبدہ میں انہیں سپرد کر دیگا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے حضرت رافع بن خدیج نے دو اونٹنیوں کے بدلے ایک اونٹ خریدا۔ ایک تو اسے دے دیا اور دوسرے کے لیے کہا کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ لے کر میرے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ حیوانوں میں ایک اونٹ کے بدلے دو اور ایک بکری کے بدلے دو بکریوں میں سود نہیں ہے خواہ ادھار ہوں۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ دو اونٹنیوں کے بدلے ادھار ایک

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت صفیہ قیدیوں میں تھیں پس حضرت دحیہ کلبی کو ملیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۸۳ بَيْعِ الرَّقِيقِ۔

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا فَنُحِبُّ الْإِثْمَانَ فَكَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ ذَلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَلِكُمْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ۔

باب ۳۸۴ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ۔

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَبَّرَ۔

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ بَاعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ۔

باب ۳۸۵ هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ

تعالیٰ علیہ وسلم کو ملیں۔

لونڈی غلام کی بیع

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم قیدی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور ان کی ہم قیمتیں بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا عزل کے متعلق آپ کا ارشاد کیا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو اس کا کرنا یا نہ کرنا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے کیونکہ خدا نے جس جان کا پیدا ہونا لکھا ہے وہ پیدا ہو کے رہے گی۔

مدبّر غلام کی بیع

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام کو فروخت کیا۔

عمر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے (مدبر غلام کو) فروخت کیا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ سے غیر شادی شدہ لونڈی کے زنا کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا کہ پھر زنا کرے تو اُسے فروخت کر دو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اگر تم میں سے کسی کی لونڈی سے زنا کرے اور اُس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اس پر حد جاری کرو اور اُسے ملامت نہ کرو۔ پھر زنا کرے تو اُس پر حد جاری کرو اور ملامت نہ کرو۔ پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اُسے بیچ دو خواہ بالوں کی رسی کے بدلے۔

کیا استبرا سے پہلے لونڈی کے ساتھ سفر کر سکتا ہے

Marfat.com

يَسْتَبْرِئَهَا وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُقَبِّلَهَا أَوْ يُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا وَهَبَ الْوَلِيدَةَ الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بَاعَ أَوْ عَتَقَ فَلْيَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تَسْتَبْرِئِ الْعَذْرَاءُ وَقَالَ عَطَاءٌ لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ مِنْ جَارِيَةِ الْحَامِلِ مَا دُونَ الْفَرْجِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ۔

اور حسن بصری کے نزدیک اس سے بوس و کنار اور مباشرت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جب لونڈی کو ہبہ کرے یا اسے فروخت یا آزاد کرے تو وہ ایک حیض تک استبراء کرے اور کنواری استبراء نہ کرے۔ عطاؒ نے فرمایا کہ حاملہ لونڈی کی شرمگاہ کے سوا اور چیزوں سے فائدہ اٹھانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ماسوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے۔

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے قلعہ کو آپ کے ہاتھوں فتح کرا دیا تو آپ کے حضور صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوبصورتی کا ذکر ہوا جن کا خاوند قتل کر دیا گیا تھا اور وہ حالت عروسی میں تھیں۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اپنے لیے چن لیا اور ان کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ سد الروحاء کے مقام پر پہنچے تو ان سے زفاف فرمایا۔ پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس رکھوایا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اردگرد کے لوگوں کو بلاؤ۔ یہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کا ولیمہ کیا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ پس میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انھیں چادر میں لپیٹے ہوئے تھے۔ پھر اونٹ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا گھٹنا رکھ دیا۔ حضرت صفیہ اپنا پیر آپ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔

باب ۱۳۸۶ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ۔

مُردار اور بتوں کی بیع

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مُردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دے دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مُردار کی چربی کو کشتیوں میں ملتے، کھالوں پر لگاتے اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں؟ فرمایا: نہیں وہ حرام ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے جب اللہ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو وہ اسے پگھلا کر فروخت

Marfat.com

قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اَنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ قَالَ اَبُوْعَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کر دیتے اور اس کی قیمت کھا جاتے ـــــ ابو عاصم، عبدالحمید، یزید، عطاء حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بَاب ۱۳۸۷ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

کتے کی قیمت

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوبکر بن ابو عبدالرحمٰن نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی خرچی اور کاہن کے معاوضے سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِيْ اشْتَرٰى حَجَّامًا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْاَمَةِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَاٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

عون بن ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ انھوں نے ایک حجام خریدا۔ اُن سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت نیز لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے اور لعنت کی ہے گودنے والی، گدوانے والی، سود کھانے والے اور اس کے مؤکل پر اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ السَّلَمِ

کتاب السّلم

بَاب ۱۳۸۸ السَّلَمِ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

مقررہ ناپ تول میں سلم کرنا۔

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمْرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ اَوْ قَالَ عَامَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً شَكَّ اِسْمٰعِيْلُ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

عمرو بن زرارہ، اسمٰعیل بن علیہ، ابن ابونجیح، عبداللہ بن کثیر، ابو المنہال، ابن المنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں سال دو سال کے لیے سلم کیا کرتے تھے یا دو اور تین سال فرمایا اس میں اسمٰعیل کو شک ہے۔ فرمایا کہ جو کھجوروں میں سلف کرے تو مقررہ تول اور مقررہ وزن میں سلف کرے۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ ابْنِ نَجِيْحٍ بِهٰذَا فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

محمد، اسمٰعیل، ابن نجیح سے یہ مقررہ تول اور مقررہ وزن میں

Marfat.com

باب ۱۳۸۹ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَعْلُومٍ۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ۔

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي إِلٰى ابْنِ أَبِي أَوْفٰى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزٰى فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

باب ۱۳۹۰ السَّلَمِ إِلٰى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ۔

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ

مقررہ وزن میں سلم کرنا

صدقہ، ابن عیینہ، ابن ابو نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں میں دو یا تین سال کے لیے سلف کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ جو تم میں سے کسی چیز میں سلف کرے تو مقررہ تول اور مقررہ وزن میں مقررہ مدت تک کرے۔

علی، سفیان، ابن ابو نجیح نے فرمایا کہ سلف مقررہ تول میں مقررہ مدت تک کرنی چاہیے۔

ابوالمنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مدینہ منورہ میں) تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: مقررہ تول مقررہ وزن اور مقررہ مدت (سلم میں) ہونی چاہیے۔

ابوالولید، شعبہ ابن ابوالمجالد، ——— یحییٰ، وکیع، شعبہ محمد بن ابوالمجالد، حفص بن عمر، شعبہ، محمد اور عبداللہ بن ابوالمجالد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن شداد بن الہاد اور ابوبردہ میں سلف کے متعلق اختلاف ہو گیا تو انھوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفیٰ کی طرف بھیجا۔ تو میں نے ان سے پوچھا۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد مبارک میں سلف کیا کرتے تھے، گندم، جو، کشمش اور کھجوروں میں۔ اور میں نے حضرت ابن ابزیٰ سے پوچھا تو انھوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

اس سے سلم کرنا جس کے پاس راس المال نہ ہو

محمد بن ابوالمجالد سے روایت ہے کہ مجھے عبداللہ بن شداد اور ابوبردہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ کیا نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَقَالَ اسْلِفْهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ فِي الْحِنْطَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُسْلِفُ بِنَبِيطِ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قُلْتُ إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلُ الْمَالِ عِنْدَهُ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ بَعَثَانِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَسْأَلْهُمْ أَلَهُمْ حَرْثٌ أَمْ لَا۔

تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں گندم کے اندر سلف کیا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام کے کاشتکاروں سے گندم، جَو اور زیتون میں مقررہ تول اور مقررہ مدت پر سلف کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ جس کے پاس راس المال ہوتا؟ فرمایا کہ ہم اُن سے اس کے متعلق نہیں پوچھا کرتے تھے۔ پھر مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے پاس بھیجا تو میں نے اُن سے پوچھا فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سلف کیا کرتے اور ہم اُن سے یہ نہ پوچھتے کہ اُن کے پاس کھیتی ہے یا نہیں؟

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيٰنَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالزَّيْتِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ۔

اسحاق، خالد بن عبداللہ، شیبانی، محمد بن ابو مجالد نے اُسے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم گندم اور جَو میں سلف کیا کرتے تھے ـــــ عبداللہ بن ولید، سفیان، شیبانی، نے فرمایا کہ روغن زیتون میں ـــــ قتیبہ، جریر، شیبانی سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: گندم، جَو اور کشمش میں سلف کیا کرتے تھے۔

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوزَنَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَأَيُّ شَيْءٍ يُوزَنُ قَالَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ حَتّٰى يُحْزَرَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ابو البختری طائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درخت کی سلم سے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے درختوں سے منع فرمایا ہے جب تک کھجوریں کھانے اور وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ ایک آدمی نے کہا کہ وزن کون سی چیز کا کیا جاتا ہے۔ اُن کے پہلو والے ایک شخص نے کہا: جبکہ اندازہ کرنے کے قابل ہو جائیں ـــــ معاذ، شعبہ، عمرو، ابو البختری، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے

باب ۱۳۹۱ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ۔

کھجوروں میں سلم کرنا

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَصْلُحَ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ

ابو البختری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درختوں کی سلم کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ کھجور کے درختوں کی بیع سے منع فرمایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پک جائیں اور نقد چاندی کو ادھار کے بدلے بیچنے سے۔ میں نے کھجور

Marfat.com

عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ اَوْ يَاْكُلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوْزَنَ۔

کے درخت کی بیع کے متعلق حضرت ابن عباس سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں تک کھانے یا مذن کرنے کے قابل ہو جائیں۔

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَصْلُحَ وَنَهٰى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَاْكُلَ اَوْ يُؤْكَلَ وَحَتّٰى يُوْزَنَ قُلْتُ وَمَا يُوْزَنُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحَرِّزَ۔

ابو البختری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کی سلم کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں اور نقد چاندی اُدھار سونے کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جبتک کھانے یا وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ میں نے عرض کی کہ وزن کیسے ہوگا؟ اُن کے پاس والا ایک آدمی دھیما کہ اندازے سے

باب ۳۹۲ الْكَفِيْلِ فِي السَّلَمِ۔

سلم میں ضمانت دینا

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ بِنَسِيْئَةٍ وَرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ مِنْ حَدِيْدٍ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

باب ۳۹۳ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ۔

سلم میں رہن رکھنا

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ وَارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ۔

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سلف میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدت کے وعدے پر کسی یہودی سے غلہ خریدا اور اس کے بدلے لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

باب ۳۹۴ السَّلَمِ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ وَالْاَسْوَدُ وَالْحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَاْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوْفِ بِسِعْرٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ مَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِي زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهٗ۔

مقررہ مدت تک سلم کرنا اور ایسا ہی کہا ہے حضرت ابن عباس، حضرت ابو سعید، اسود اور حسن بصری نے۔ حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ غلے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جبکہ اس کی جنس یا نوع اور مدت مقرر کر لی جائے اور وہ چیز کھیت میں نہیں ہونی چاہیے جس کی صلاحیت ظاہر نہ ہوئی ہو۔

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ

ابو نعیم، سفیان، ابن ابو نجیح، عبداللہ بن کثیر ابو المنہال سے روایت

Marfat.com

أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ أَسْلِفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ نَجِيحٍ وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ۔

ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ پھلوں میں دو سال اور تین سال کا سلف کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ پھلوں کی تول اور مدت مقرر کر کے سلف کیا کرو ——— عبداللہ بن ولید، سفیان، ابن نجیح نے فرمایا کہ تول مقرر ہو اور وزن مقرر ہو۔

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَا كُنَّا نُصِيبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ قُلْتُ أَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ زَرْعٌ قَالَا مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔

محمد بن ابو مجالد سے روایت ہے کہ ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اور حضرت عبداللہ بن ابو اوفیٰ کی طرف سلف کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا تو دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیں مال غنیمت ملتا تھا تو شام کے کاشتکار ہمارے پاس آتے تھے ہم مدت مقرر کر کے گندم، جو اور کشمش کی سلف کیا کرتے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کاشتکاری کرتے تھے یا نہیں؟ فرمایا کہ اس کے متعلق ہم ان سے نہیں پوچھتے تھے۔

باب ۳۹۵ السَّلَمِ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ۔

اونٹنی کے بچہ جننے تک سلم کرنا

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوا يَبْتَاعُونَ الْجَزُورَ إِلَى حَبْلِ الْحَبَلَةِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَّرَهُ نَافِعٌ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ حبل الحبلہ کے طور پر اونٹنی بیچا کرتے لیکن نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔ نافع نے اس کی تشریح کی کہ اونٹنی بچہ جنے اور جو اس کے پیٹ میں ہے۔

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

کتاب الشفعہ

باب ۳۹۶ الشُّفْعَةِ فِي مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ۔

غیر منقسم میں شفعہ ہے، جب حد بندی ہو گئی تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے جب حدیں قائم ہو گئیں اور راستے بدل گئے تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

Marfat.com

باب ۱۳۹۷ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلٰى صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ وَقَالَ الْحَكَمُ إِذَا أَذِنَ لَهُ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ بِيعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يُغَيِّرُهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهُ۔

بیع سے پہلے شفیع پر شفعہ کو پیش کرنا۔ حکم کا قول ہے کہ جب بیع سے پہلے شفیع سے اجازت لی تو اُسے شفعہ کا حق نہ رہا۔ شعبی کا قول ہے کہ جب شفیع کی موجودگی میں چیز بیچی گئی اور اس نے کوئی اعتراض نہ کیا تو اُسے شفعہ کا حق نہ رہا۔

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ وَقَالَ وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى إِحْدَى مَنْكِبَيَّ إِذْ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّي بَيْتَيَّ فِي دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ مَا أَبْتَاعُهُمَا فَقَالَ الْمِسْوَرُ وَاللّٰهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلَافٍ مُنَجَّمَةٍ أَوْ مُقَطَّعَةٍ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَهَا بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ وَأَنَا أُعْطَى بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ۔

عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت مسور بن مخرمہ آگئے اور انھوں نے اپنا ہاتھ میرے ایک کندھے پر رکھ لیا جبکہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ حضرت ابو رافع آگئے اور کہا: اے سعد! اپنے محلے والے میرے دونوں مکان خرید لیجیے۔ حضرت سعد نے کہا: خدا کی قسم میں تو نہیں خریدوں گا۔ حضرت مسور نے کہا: بخدا آپ کو خرید لینے چاہئیں۔ حضرت سعد نے کہا کہ خدا کی قسم میں آپ کو چار ہزار دینار سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی قسطوں میں۔ حضرت ابو رافع نے فرمایا کہ مجھے ان کے پانچ ہزار دینار مل رہے تھے اور اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو آپ کو چار ہزار میں نہ دیتا بلکہ جب کہ مجھے ان کے پانچ ہزار دینار مل رہے تھے۔ پس وہ دونوں انھیں دے دئے۔

باب ۱۳۹۸ أَيُّ الْجِوَارِ أَقْرَبُ۔

کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے؟

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا — حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

حجاج، شعبہ — علی بن عبداللہ، شبابہ، شعبہ، ابو عمران، حضرت طلحہ بن عبداللہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں تو میں کس کے لیے تحفہ بھیجوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔

Marfat.com

پارہ — ۹

كِتَابُ الْإِجَارَةِ

مزدوری کا بیان

باب ۹۹ فِي الْإِجَارَةِ اِسْتِئْجَارُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ وَالْخَازِنُ الْأَمِينُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ أَرَادَهُ۔

مزدوری کا بیان اور نیک آدمی کو مزدوری پر لگانا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: بے شک بہتر مزدور جس کو تم کام پر لگاؤ وہ ہے جو طاقت ور اور امانت دار ہو اور خازن امانت دار ہو اور جس کا ارادہ ہو لیکن اُسے کام نہ ملے۔

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ إِلَى مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُؤَدِّي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبَةً نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

محمد بن یوسف، سفیان، ابو بُردہ، اِن کے دادا جان ابو بُردہ، ان کے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: امانت دار خزانچی وہ ہے جو مالک کے حکم کے مطابق دِل کی خوشی سے رقم ادا کرے۔ وہ خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ۔

ابو بُردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ دو اشعری آدمی تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ عامل بننا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ جو عامل بننا چاہے ہم اُسے عامل نہیں بنایا کرتے۔

باب ۱۰۰ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيطَ۔

چند قراط پر بکریاں چرانا

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ فَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اُس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے اصحاب نے کہا: کیا آپ نے بھی؟ فرمایا ہاں میں نے بھی چند قراط پر اہل مکہ کی چرائیں۔

باب ۱۰۱ اِسْتِئْجَارِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ أَوْ إِذَا لَمْ يُوجَدْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ خَيْبَرَ۔

جب کسی مشرک کو ضرورت کے وقت مزدوری پر رکھا جائے اور مسلمان دستیاب نہ ہو۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو کام پر رکھا۔

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم

Marfat.com

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَاسْتَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيْتًا الْخِرِّيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ يَمِيْنَ حِلْفٍ فِي اٰلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَاَمِنَاهُ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ فَاَتَاهُمَا رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ لَيَالِيَ ثَلٰثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيْلُ الدِّيْلِيُّ فَاَخَذَ بِهِمْ وَهُوَ طَرِيْقُ السَّاحِلِ.

باب ۱۴۰۲ اِذَا اسْتَاجَرَ اَجِيْرًا لِيَعْمَلَ لَهٗ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوْ بَعْدَ شَهْرٍ اَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ وَهُمَا عَلٰى شَرْطِهِمَا الَّذِيْ اشْتَرَطَاهُ اِذَا جَاءَ الْاَجَلُ.

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاسْتَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلٰثٍ۔

باب ۱۴۰۳ الْاَجِيْرِ فِي الْغَزْوِ۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ فَاَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ اَوْثَقِ اَعْمَالِيْ فِيْ نَفْسِيْ فَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِهٖ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهٗ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ اَفَيَدَعُ اِصْبَعَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَلٰى رِجْلِهٖ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک آدمی کو اجرت پر رکھا اور پھر بنی عبید بن عدی سے جو راستہ بتانے میں بڑا ماہر تھا اس کا عاص بن وائل کے خاندان سے معاہدہ تھا اور وہ کفار قریش کے دین پر تھا۔ دونوں نے اس پر اعتماد کر کے اسے اپنی سواریاں دے دیں اور اس سے وعدہ لیا کہ تین دن کے بعد غار ثور پر لے آئے۔ وہ تین دن کے بعد وعدے پر لے آیا اور ان کے ساتھ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا دیلی چلا جو انہیں ساحل کے راستے لے گیا۔

جب کوئی کسی کو مزدوری پر رکھے کہ تین دن یا ایک ماہ یا ایک سال کے بعد اس کا کام کرے گا تو جائز ہے اور جب مقررہ مدت آجائے تو دونوں اپنی شرطوں پر قائم رہیں۔

عُروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک آدمی کو راستہ بتانے کے لیے مزدوری پر رکھا جو کفار قریش کے دین پر تھا اور اسے اپنی سواریاں دے دیں اور تین دن کے بعد صبح کے وقت غار ثور پر سواریاں لے کر پہنچ جانے کا اس سے وعدہ لیا۔

غزوہ میں مزدور رکھنا

حضرت یعلی بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جیش العسرت والا (غزوۂ تبوک) جہاد کیا اور میرے نزدیک وہ میری سب سے قابل اعتماد نیکی ہے۔ میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا۔ وہ ایک آدمی سے برسرپیکار ہوا تو اس دونوں نے ایک دوسرے کی انگلیاں منہ میں دیالیں۔ میں نے کھینچیں تو اس کا سامنے کا دانت گر گیا وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے دانت کا قصاص نہ دلایا اور فرمایا کہ کیا وہ تمہارے منہ میں رہنے دیتا۔ غالباً فرمایا تاکہ تم اونٹ کی طرح چبا ڈالتے۔ ابن جریج، عبداللہ بن ابو ملیکہ، ان کے دادا جان نے ایسا ہی واقعہ بیان کیا کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا جس سے اس کا اگلا دانت گر گیا تو حضرت ابوبکر نے اس کا قصاص نہ دلایا۔

Marfat.com

فَاَنْدَرَتْنِيَّتُهُ فَاَهْدَرَهَا اَبُوْبَكْرٍ۔

باب ۴۰۴ مَنِ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْاَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ لِقَوْلِهٖ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ اِلٰى قَوْلِهٖ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ يَاْجُرُ فُلَانًا يُعْطِيْهِ اَجْرًا وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ اَجَرَكَ اللّٰهُ۔

باب ۴۰۵ اِذَا اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ حَائِطًا يُرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ جَازَ۔

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ قَالَ سَعِيْدٌ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَى حَسِبْتُ اَنَّ سَعِيْدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهٖ فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ سَعِيْدٌ اَجْرًا تَاْكُلُهٗ۔

باب ۴۰۶ اَلْاِجَارَةُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ۔

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ اُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ غَدْوَةٍ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ فَاَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا مَا لَنَا اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ

جب کسی کو اُجرت پر رکھے اور اُسے مُدّت بتا دے لیکن کام نہ بتائے جیسا قرآنِ مجید میں ہے کہ "میں چاہتا ہوں اپنی دونوں میں سے ایک بیٹی کا تمہارے ساتھ نکاح کر دوں" اس سے "اللہ تعالیٰ ہماری بات پر گواہ ہے" تک۔ یاجُرُ فُلَانًا کا مطلب ہے اُسے مزدوری دیتا ہے اور اسی سے ہے جو تعزیت کے موقع پر اَجَرَكَ اللّٰهُ کہا جاتا ہے۔

کسی کو یوں مزدوری پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو سیدھی کھڑی کر دے، یہ جائز ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جُریج، یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار، سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دونوں چلے یہاں تک کہ ایک دیوار ملی جو گرنے والی تھی۔ سعید نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ اس طرح سیدھی کر دی۔ یعلیٰ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں سعید نے کہا کہ اُس پر ہاتھ پھیرا تو وہ سیدھی ہو گئی۔ کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر مزدوری لے لیتے۔ سعید نے کہا، تاکہ مزدوری سے کھاتے۔

(یہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کی ملاقات کا واقعہ ہے جو قرآنِ مجید میں مذکور ہے)

دوپہر تک مزدوری پر رکھنا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور اہلِ کتاب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے کام پر مزدور رکھے اور کہا، کون ہے جو صبح سے دوپہر تک میرا ایک قیراط پر کام کرے۔ پس یہود نے کام کیا۔ پھر کہا کہ کون ہے جو دوپہر سے نمازِ عصر تک ایک قیراط پر میرا کام کرے۔ پس نصاریٰ نے کام کیا۔ کہا کہ کون ہے جو عصر سے غروبِ آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے۔ پس وہ تم ہو۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور کہا کہ ہم سے کام تو زیادہ لیا اور ہمیں مزدوری کم دی۔ فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں سے کچھ کم دیا؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے، جس کو چاہوں دوں۔

Marfat.com

مَنْ اَشَاءُ۔

باب ۴۰۷ اَلْاِجَارَةُ اِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ دِيْنَارٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَآءُ۔

باب ۴۰۸ اِثْمِ مَنْ مَنَعَ اَجْرَ الْاَجِيْرِ۔

۲۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ۔

باب ۴۰۹ اَلْاِجَارَةُ مِنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ۔

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا يَوْمًا اِلَى اللَّيْلِ عَلٰى اَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا لَكَ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰى اَجْرِكَ الَّذِيْ شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوْا اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوْا اَجْرَكُمْ كَامِلًا

نمازِ عصر تک کام پر رکھنا

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اُس آدمی جیسی ہے جس نے کام پر آدمی لگائے اور کہا کہ کون ہے جو نصف النہار تک ایک قیراط پر میرا کام کرے۔ پس ایک ایک قراط پر یہود نے کام کیا۔ پھر تم وہ لوگ ہو جنھوں نے نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قراط پر کام کیا۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور اُنھوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا اور مزدوری کم ملی۔ فرمایا کہ کیا میں نے تم پر ظلم کیا کہ تمہارے حق سے کچھ کم دیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے، جس کو چاہوں دوں۔

مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے روز میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ آدمی جس نے میرے نام پر عہد کیا اور عہد شکنی کی۔ دوسرا وہ جس نے آزاد آدمی کو بیچ کر اُس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ جس نے کسی کو مزدور رکھا اور پورا کام لے کر اُسے مزدوری نہ دی۔

عصر سے شام تک کے لیے مزدور رکھنا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کام پر آدمی لگائے جو اُس کے لیے شام تک کام کریں مقررہ مزدوری پر۔ پس بعض نے نصف النہار تک اُس کا کام کیا اور کہا کہ ہمیں مزدوری کی ضرورت نہیں جو شرط کی تھی اور جو ہم نے کام کیا وہ چھوڑا۔ اُس نے اُن سے کہا کہ ایسا نہ کرو بلکہ باقی دن بھی کام کرو۔ اور اپنی پوری مزدوری لو۔ اُنھوں نے انکار کیا اور چھوڑ گئے۔ اُس نے اُن کے بعد دوسرے آدمی کام پر لگائے اور اُن سے کہا کہ تم باقی دن کام

Marfat.com

فَابَوْا وَتَرَكُوا وَاسْتَاْجَرَ اَجِيْرَيْنِ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ اَكْمِلَا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هٰذَا وَلَكُمَا الَّذِيْ شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْاَجْرِ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْاَجْرُ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ لَهُمَا اَكْمِلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَاِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ فَاَبَيَا وَاسْتَاْجَرَ قَوْمًا اَنْ يَعْمَلُوْا لَهٗ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوْا مِنْ هٰذَا النُّوْرِ۔

باب ۱۴۱ مَنِ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَتَرَكَ اَجْرَهٗ فَعَمِلَ فِيْهِ الْمُسْتَاْجِرُ فَزَادَ وَمَنْ عَمِلَ فِيْ مَالِ غَيْرِهٖ فَاسْتَفْضَلَ۔

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اٰوَوُا الْمَبِيْتَ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَاٰى بِيْ فِيْ طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ اَرُحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ اَنْ اُغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَجَرَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ

کرو اور تمہیں وہی دوں گا جو اُن سے طے کیا تھا۔ اُنھوں نے کام کیا لیکن جب نمازِ عصر کا وقت ہُوا تو کہا ہم نے اپنا کام اور اس کی مقررہ مزدوری دونوں چیزیں آپ کے لیے چھوڑیں۔ اُن دونوں جماعتوں سے کہا گیا کہ اپنا باقی کام کر لو کیونکہ تھوڑا سا دن رہ گیا ہے مگر اُنھوں نے انکار کر دیا۔ لہٰذا باقی دن کے لیے دوسرے آدمیوں کو کام پر لگایا تو اُنھوں نے کام کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس انھیں دوسرے دونوں گروہوں کی مزدوری بھی ملی۔ پس یہ اُن کی مثال ہے جنھوں نے اس نور کو قبول کیا۔

جو مزدور رکھے اور پھر وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا جائے متاجر اُس پر محنت کر کے اُسے بڑھائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی جا رہے تھے کہ ایک غار میں پناہ لینے کے لیے داخل ہوئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر نے لڑھک کر غار سے اُن کے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔ اُنھوں نے کہا کہ آپ اس پتھر سے بچ نہیں سکتے مگر یوں کہ اپنے کسی نیک کام کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اُن میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور میں اُن سے پہلے اپنے گھر کے کسی فرد کو دودھ نہیں پلاتا تھا ایک دن مجھے کسی کام کے باعث زیادہ دیر ہو گئی اور وہ سو گئے۔ میں نے اُن کے لیے دودھ دوہا تو وہ سوئے ہوئے تھے جب کہ میں نے اُن سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا پسند نہ کیا۔ میں اُسی جگہ کھڑا رہا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا کہ وہ جاگ کر دودھ پیئیں یہاں تک فجر ہو گئی۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا تو اس پتھر کو ہمارے راستے سے ہٹا دے۔ پس وہ قدرے ہٹ گیا لیکن نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا یوں گویا ہُوا، اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی جس کو میں سب سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ میرا دل اُس پر مائل تھا لیکن وہ مجھ سے بچتی رہتی تھی۔ ایک سال اُسے ضرورتاً میرے پاس آنا پڑا۔ میں نے اُسے ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ

Marfat.com

إِلَيَّ فَأَرُدَّهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ۔

میرے اور اپنے درمیان رکاوٹ نہ ڈالے۔ جب میں اُس پر قادر ہوا تو اُس نے کہا: میں آپ کے لیے حلال نہیں ہوں لہٰذا بند مُہر کو نہ توڑیے مگر حق کے ساتھ۔ میں نے اس بات کو گناہ سمجھا اور اُس سے ہٹ گیا۔ حالانکہ وہ مجھے سب سے پیاری تھی اور جو سونا اُسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس سے ہمارے لیے راستہ نکال۔ چنانچہ پتھر کچھ سرک گیا لیکن وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیسرا شخص عرض گزار ہُوا۔ اے اللہ! میں نے کچھ آدمی مزدوری پر لگائے تو جب اُنہیں مزدوری دی تو ایک نے نہ لی اور چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اُس کی مزدوری کو کام میں لگایا جس سے بہت مال بڑھ گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا۔ اے اللہ کے بندے! میری مزدوری ادا کرو۔ میں نے اُس سے کہا کہ جو تم اُونٹ، گائے، بکریاں اور غلام دیکھ رہے ہو یہ سب تمہارے ہیں۔ اُس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق نہ کیجیے۔ میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ پس وہ لے گیا اور اُن میں سے کوئی چیز نہ چھوڑی۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو ہم جس مصیبت میں ہیں اس سے ہمیں راستہ دے۔ چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور وہ باہر نکل آئے۔

بَابُ مَنْ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جاز العقد

جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اُٹھانے کے لیے مزدوری کی۔ پھر اُسے خیرات کر دیا اور بوجھ اُٹھانے والے کی اُجرت۔

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ أَلْفٍ قَالَ مَا نَرَاهُ إِلَّا نَفْسَهُ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کی طرف جاتا، بوجھ اُٹھاتا اور ایک مُد حاصل کرتا جب کہ آج ہم میں سے کسی کو ہزار روپے حاصل ہیں۔ شقیق کے نزدیک اس سے حضرت ابومسعود کی ذات مراد ہے۔

بَابُ أَجْرِ السَّمْسَرَةِ وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ بِعْ هَذَا الثَّوْبَ فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَكَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ

دلالی کی اُجرت۔ ابن سیرین، عطاء، ابن ابراہیم اور حسن بصری دلالی کی اُجرت میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایسا کہنے میں کوئی ڈر نہیں کہ یہ کپڑا اتنے میں بیچ دو اور جو زائد ملیں وہ تمہارے، ابن سیرین نے کہا کہ جب کوئی کہے یہ چیز اتنے میں فروخت

Marfat.com

إِذَا قَالَ بِعْهُ بِكَذَا فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ۔

کر دو اور جو زائد ملے وہ میرے اور تمہارے درمیان نصفا نصف تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرطوں کے پابند رہیں۔

۲۱۱۸۔ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قافلے والوں سے آگے جا کر مل جائے اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابن عباس لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۔ کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کے بے دلالی نہ کرے۔

باب ۱۴۳ هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ۔

دار الحرب میں مزدوری پر کسی مشرک کا کام کرنا

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ لِي عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلَا قَالَ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي ثَمَّ مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَقْضِيكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا۔

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کام کیا اور میری کتنی ہی مزدوری جمع ہو گئی تو میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں نہیں دوں گا جب تک تم محمد کا انکار نہ کر دو۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، یہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تم مر جاؤ اور پھر اٹھائے جاؤ۔ کہا، کیا مرنے کے بعد میں اٹھایا جاؤں گا؟ میں نے کہا، ہاں کہا تو اس وقت مجھے مال دیا جائے گا لہٰذا تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی، کیا تم نے اسے دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہا کہ مجھے مال اور بیٹے دیئے جائیں گے۔

باب ۱۴۴ مَا يُعْطَى فِي الرُّقْيَةِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ إِلَّا أَنْ يُعْطَى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَأَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ بِأَجْرِ الْقَسَّامِ بَأْسًا وَقَالَ كَانَ يُقَالُ السُّحْتُ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَكَانُوا يُعْطَوْنَ عَلَى الْخَرْصِ۔

سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے کی طرف سے کچھ دیا جانا

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب زیادہ حق رکھتی ہے کہ اس پر کچھ لیا جائے۔ شعبی نے فرمایا کہ معلم کوئی شرط عائد نہ کرے مگر جو دیا جائے اسے قبول کر لے۔ حکم کا قول ہے کہ میں نے کسی کو نہیں سنا جس نے معلم کی اجرت کو ناپسند کیا ہو۔ حسن بصری نے دس درہم دیئے اور ابن سیرین نے بانٹنے والے کی اجرت میں کوئی مضائقہ شمار نہیں کیا اور کہا جاتا تھا السحت حکم میں رشوت دینے کو کہتے ہیں اور لوگ اندازہ کرنے کی اجرت دیا کرتے۔

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت سفر میں نکلی تو وہ عرب کے

Marfat.com

مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفْرَۃٍ سَافَرُوْھَا حَتّٰی نَزَلُوْا عَلٰی حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْھُمْ فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْھُمْ فَلُدِغَ سَیِّدُ ذٰلِکَ الْحَیِّ فَسَعَوْا لَہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ لَّا یَنْفَعُہٗ شَیْءٌ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لَوْ اَتَیْتُمْ ھٰؤُلَاءِ الرَّھْطَ الَّذِیْنَ نَزَلُوْا لَعَلَّہٗ اَنْ یَّکُوْنَ عِنْدَ بَعْضِھِمْ شَیْءٌ فَاَتَوْھُمْ فَقَالُوْا یَا اَیُّھَا الرَّھْطُ اِنَّ سَیِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَیْنَا لَہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ لَّا یَنْفَعُہٗ فَھَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْکُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَقَالَ بَعْضُھُمْ نَعَمْ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرْقِیْ وَلٰکِنْ وَاللّٰہِ لَقَدِ اسْتَضَفْنٰکُمْ فَلَمْ تُضَیِّفُوْنَا فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَّکُمْ حَتّٰی تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَصَالِحُوْھُمْ عَلٰی قَطِیْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ یَتْفِلُ عَلَیْہِ وَیَقْرَاُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَکَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ یَمْشِیْ وَمَا بِہٖ قَلَبَۃٌ قَالَ فَاَوْفَوْھُمْ جُعْلَھُمُ الَّذِیْ صَالَحُوْھُمْ عَلَیْہِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِیْ رَقٰی لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰی نَاْتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَذْکُرَ لَہُ الَّذِیْ کَانَ فَنَنْظُرَ مَا یَاْمُرُنَا فَقَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ وَمَا یُدْرِیْکَ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ سَھْمًا فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَکِّلِ بِھٰذَا۔

ایک قبیلے کے پاس ٹھہرے۔ اُن سے مہمانی کے لیے کہا تو انھوں نے
نوازی سے انکار کر دیا۔ اُس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو انھ
بھاگ دوڑ کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ بعض نے کہا کہ اِن لوگوں کے پاس جا
جو اُترے ہوئے ہیں، شاید ان کے پاس کوئی چیز ہو۔ پس وہ اُن کے
آئے اور کہا کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے اُ
نے سب کچھ کر کے دیکھ لیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا آپ میں سے
کے پاس کچھ ہے۔ ایک نے کہا، ہاں خدا کی قسم میں دم کر لیتا ہوں لیکن ہم
آپ سے میزبانی کے لیے کہا تو آپ نے مہمان نوازی سے انکار کر
لہٰذا میں اُس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک ہمارے لیے مہ
مقرر نہ کرو۔ چنانچہ کچھ بکریاں دینے پر اتفاقِ رائے ہو گیا۔ پس
گئے، اُس پر تھتکارا اور سورۂ فاتحہ پڑھی تو ایسے ہو گیا جیسے کسی نے ر
کھول دی ہوں۔ وہ چلنے پھرنے لگا اور کوئی تکلیف نہ رہی۔ پس اُنھوں
مقررہ بکریاں ادا کر دیں۔ کسی نے کہا کہ انھیں تقسیم کر لیجیے۔ دم کرنے و
نے کہا کہ ایسا نہ کیجیے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگا
پہنچیں، آپ سے ذکر کریں اور دیکھیں کہ آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ پس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے ذکر کی
فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جاتا ہے! پھر فرمایا
نے ٹھیک کیا، تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی رکھنا اور رسو
صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ شعبہ، ابو بشر نے ابو المتو
سے یہ حدیث سُنی۔

ف: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسمانی امراض کے لیے قرآنِ کریم کی آیات پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآنِ مج
میں جسمانی شفا بھی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ دم کرنے پر اُجرت بھی لی جا سکتی ہے لیکن اِسے کاروبار بنا لینے میں کافی اختلاف ہے
اور بزرگوں نے اِسے پیشہ بنا لینے کو کسی دور میں بھی مناسب نہیں سمجھا ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ ۱۲۵ ضَرِیْبَۃِ الْعَبْدِ وَنَحْوِھَا ضَرَائِبِ الْاِمَاءِ۔

غلام اور لونڈی کو اُس کی مقرہ مزدوری دینا۔

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَیْبَۃَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَہٗ بِصَاعٍ اَوْ صَاعَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّکَلَّمَ مَوَالِیَہٗ فَخَفَّفَ عَنْ غَلَّتِہٖ اَوْ ضَرِیْبَتِہٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طیب
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے اُسے ایک صَ
یا دو صاع غلّہ دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے گفتگو کی تو
اس کا خراج کم کر دیا گیا۔

Marfat.com

باب ۴۷۶ اِخْرَاجِ الْحَجَّامِ۔

پچھنے لگانے کی اُجرت

۲۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اُس کی مزدوری دی۔

۲۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَلَوْ عَلِمَ کَرَاھِیَۃً لَمْ یُعْطِہٖ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اُجرت عطا فرمائی۔ اگر آپ اِسے ناپسند کرتے تو کبھی عطا نہ فرماتے۔

۲۱۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْتَجِمُ وَلَمْ یَکُنْ یَظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَہٗ۔

عکرمہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور مزدوری کے سلسلے میں آپ کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔

باب ۴۷۷ مَنْ کَلَّمَ مَوَالِیَ الْعَبْدِ اَنْ یُّخَفِّفُوْا عَنْہُ مِنْ خَرَاجِہٖ۔

جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ اُس کی مزدوری کم دیں۔

۲۱۲۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَہٗ وَاَمَرَ لَہٗ بِصَاعٍ اَوْ صَاعَیْنِ اَوْ مُدٍّ اَوْ مُدَّیْنِ وَکَلَّمَ فِیْہِ فَخَفَّفَ عَنْ ضَرِیْبَتِہٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو بلوا کر اُس سے پچھنے لگوائے اور اُسے ایک یا دو صاع یا ایک یا دو مُد دینے کا حکم فرمایا اور گفتگو کر کے اُس کے خراج میں کمی کروائی۔

باب ۴۷۸ کَسْبِ الْبَغِیِّ وَالْاِمَآءِ وَکَرِہَ اِبْرَاھِیْمُ اَجْرَ النَّائِحَۃِ وَالْمُغَنِّیَۃِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی لِتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَمَنْ یُّکْرِھْھُّنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ مِنْ بَعْدِ اِکْرَاھِھِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ فَتَیَاتِکُمْ اِمَآءِکُمْ۔

بدکار عورت اور لونڈی کی کمائی۔ ابراہیم نخعی نے رونے والی اور گانے والی کی اُجرت کو مکروہ سمجھا ہے اور ارشادِ ربانی ہے، تاکہ تم دنیاوی زندگی کا فائدہ حاصل کرسکو اور جو تمہاری لونڈیوں میں سے اسے ناپسند کرے تو اللہ اُن کے ناپسند کرنے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ فَتَیَاتِکُمْ یعنی تمہاری لونڈیاں۔

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَھْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاھِنِ۔

قُتَیبہ بن سعید، امام مالک، ابن شہاب، ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ اور کاہن کی اُجرت سے منع فرمایا ہے۔

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محمد بن جہادہ، ابو حازم سے روایت ہے

Marfat.com

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جِهَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْاِمَآءِ۔

کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے لونڈیوں کی حرام کاری کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

باب ۴۱۹ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

ترسے جفتی کروانے کی اُجرت،

۲۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نر سے جفتی کرانے کی اُجرت سے منع فرمایا ہے۔

باب ۴۲۰ اِذَا اسْتَاْجَرَ اَرْضًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا

جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے۔ ابن سیرین نے کہا کہ اُس کے گھر والوں کو مدت پوری ہونے سے پہلے بے دخل کرنے کا حق نہیں ہے۔ حکم، حسن بصری اور ایاس بن معاویہ کے نزدیک اُس کی مقررہ مدت تک جاری رہے گا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین ٹھیکے پر دی اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے ابتدائی دورِ خلافت میں رہی اور اس بات کا کسی نے ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے اس اجارے کی تجدید کی ہو۔

وَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ لَیْسَ لِاَهْلِهٖ اَنْ یُّخْرِجُوْهُ اِلٰی تَمَامِ الْاَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَاِیَاسُ بْنُ مُعَاوِیَةَ تُمْضَی الْاِجَارَةُ اِلٰی اَجَلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَعْطَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ بِالشَّطْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَلَمْ یُذْكَرْ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ جَدَّدَا الْاِجَارَةَ بَعْدَ مَا قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ اَنْ یَّعْمَلُوْهَا وَیَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرٰی عَلٰی شَیْءٍ سَمَّاهُ نَافِعٌ لَا اَحْفَظُهٗ وَاَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ حَدَّثَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ كِرَآءِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰی اَجْلَاهُمْ عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اُنھیں (یہودیوں کو) دی کہ وہ کام اور کاشتکاری کریں اور پیداوار کا نصف اُن کے لیے ہوگا۔ حضرت ابن عمر نے اُنھیں بتایا کہ زمین کرائے پر دی جاتی تھی جس کا نافع نے نام لیا لیکن مجھے یاد نہ رہا اور حضرت رافع بن خدیج نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے ٹھیکے پر مزارع کو زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ عُبَیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے اُنھیں جلاوطن کر دیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

باب ۴۲۱ فِی الْحَوَالَةِ وَهَلْ یَرْجِعُ فِی الْحَوَالَةِ

قرض حوالے کرنے کا بیان اور کیا حوالہ میں رجوع ہو سکتا ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ اِذَا كَانَ یَوْمُ اَحَالَ عَلَیْهِ مَلِیًّا جَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَتَخَارَجُ الشَّرِیْكَانِ

حسن اور قتادہ نے کہا کہ اگر حوالے کے دن خوشحال تھا تو جائز ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ شریک اور میراث پانے والے میں سے ایک نقد مال

Marfat.com

اَهْلُ الْمِيْرَاثِ فَيَاْخُذُهٰذَا عَيْنًا وَّهٰذَا دَيْنًا فَاِنْ تَوٰى لِاَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهٖ۔

اور دوسرا قرضہ لے۔ ایک دیوالیہ ہو گیا تو دوسرے سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کسی کا قرض تم میں سے کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو اُسے قبول کرنا چاہیئے۔

باب ۱۴۲۲ اِذَا اَحَالَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهٗ رَدٌّ۔

جب قرض کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو رد کرنا اسکے لیے مناسب نہیں ہے۔

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَمَنْ اُتْبِعَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور قرض مال دار کے حوالے کیا جائے تو قبول کرے۔

باب ۱۴۲۳ اِذَا حَالَ دَيْنُ الْمَيِّتِ عَلٰى رَجُلٍ جَازَ۔

جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر دیا جائے تو جائز ہے۔

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا، کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں فرمایا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوئے، نہیں۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا اور لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ تین دینار۔ پس اُس پر نماز پڑھی پھر تیسرا لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کہ کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں، فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ تین دینار۔ فرمایا کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ حضرت ابوقتادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے اور اس کا قرض میں ادا کروں گا۔ پس آپ نے اُس پر نماز پڑھی۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْكَفَالَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

ذمہ داری کا بیان

بَابُ ۱۴۲۴ الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ وَالدُّيُوْنِ بِالْاَبْدَانِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ اَبُوالنَّادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَاَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيْلًا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهٗ مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهٗ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيْرٌ وَالْاَشْعَثُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمُرْتَدِّيْنَ اسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ فَتَابُوْا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ اِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ لَكُمْ يَضْمَنُ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ سَاَلَ بَعْضُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَآءِ اُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا قَالَ ائْتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدُمُ عَلَيْهِ لِلْاَجَلِ الَّذِيْ اَجَّلَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّصَحِيْفَةً مِّنْهُ اِلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ اَتٰى بِهَا اِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا اَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَاَلَنِيْ كَفِيْلًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَاَلَنِيْ شَهِيْدًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَرَضِيَ بِكَ وَاِنِّيْ جَهَدْتُّ اَنْ اَجِدَ مَرْكَبًا اَبْعَثُ اِلَيْهِ الَّذِيْ لَهٗ فَلَمْ اَقْدِرْ وَاِنِّيْ اَسْتَوْدِعُكَهَا

کفالت، قرض میں مالی اور جانی ذمہ داری لینا۔ ابوالزناد محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے انہیں مُصدِق بنا کر بھیجا تو وہاں ایک آدمی اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کر بیٹھا۔ حمزہ نے کسی آدمی کو اس کا ضامن بنا لیا اور حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ حضرت عمر اُسے سَو کوڑے مار چکے تھے۔ آپ نے اُن سے تصدیق کروائی اور بے خبری کا عذر کیا۔ جریر اور اشعث نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مرتدوں کے بارے میں کہا کہ اُن سے توبہ کرائیے اور اُن پر ضامن لیجیے پس اُنھوں نے توبہ کی اور اُن کے قبیلے والے ضامن بنے۔ حماد کا قول ہے کہ اگر کوئی ضامن بنے اور مر جائے تو اُس پر کچھ بھی نہیں ہے اور حکم کے نزدیک اُس کی طرف سے ضمانت ادا کی جائے گی۔ امام ابوعبداللہ بخاری، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہُرمز، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار اُدھار مانگے۔ اُس نے کہا کہ گواہ لاؤ جن سے میں گواہی لوں۔ اُس نے کہا کہ اللہ گواہی دینے کے لیے کافی ہے۔ اُس نے کہا کہ ضامن لاؤ۔ دوسرے نے کہا کہ ضمانت کے لیے اللہ کافی ہے۔ کہا آپ سچ کہتے ہیں اور ایک مدت تک کے لیے اُسے رقم دے دی۔ وہ سمندری سفر پر نکلا اور اپنی حاجت پوری کر لی۔ پھر سواری تلاش کرنے لگا کہ اُس پر سوار ہو کر مقررہ مدت تک پہنچ جائے لیکن کوئی سواری نہ ملی تو اُس نے ایک لکڑی لی اور وہ اندر سے کھوکھلی کی۔ اُس میں ہزار دینار رکھے اور اپنے ساتھی کے لیے رقعہ لکھا پھر اُس کا منہ بند کر کے دریا تک آیا اور کہا۔ اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار دینار اُدھار لیے تو اُس نے مجھ سے ضامن مانگا تھا میں نے کہا کہ اللہ کافی ضامن ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ پھر اُس نے گواہ مانگا تو میں نے کہا کہ اللہ کافی گواہ ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ میں نے سواری تلاش کرنے کی کوشش کی کہ یہ رقم اُس تک پہنچا دوں لیکن کچھ

Marfat.com

فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلٰى بَلَدِهٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ أَسْلَفَهٗ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهٖ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ فَأَخَذَهَا وَالصَّحِيْفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِيْ كَانَ أَسْلَفَهٗ فَأَتٰى بِأَلْفِ دِيْنَارٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِيْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لَآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ أَتَيْتُ فِيْهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ جِئْتُ فِيْهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَدّٰى عَنْكَ الَّذِيْ بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرَفَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ رَاشِدًا۔

نہ کر سکا میں انھیں تیرے سپرد کرتا ہوں اور سمندر میں پھینک دی یہاں تک کہ وہ بہہ گئی۔ پھر وہ لوٹ آیا اور سواری تلاش کرتا رہا کہ اپنے شہر کو جائے ایک روز قرض خواہ باہر نکلا کہ شاید کوئی جہاز اُس کا مال لے کر آیا ہو تو رقم والی لکڑی ملی جو اُس نے لے لی کہ گھر والی اس کا ایندھن بنا لے گی۔ جب اُسے چیرا تو نقدی اور خط برآمد ہوا۔ پھر قرض لینے والا آیا اور ہزار دینار لایا اور کہا کہ خدا کی قسم، میں برابر سواری کی کوشش کرتا رہا کہ تمہارے پاس مال پہنچا دوں لیکن سواری نہ ملی جس سے میں پہلے آجاتا۔ قرض خواہ نے کہا، کیا آپ نے کوئی چیز میری طرف بھیجی تھی؟ کہا کہ جس سواری سے میں آیا ہوں اس سے پہلے مجھے کوئی سواری نہ ملی۔ کہا کہ جو کچھ تم نے لکڑی کے ذریعے بھیجا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھ تک پہنچا دیا۔ پس وہ اپنے ہزار دینار بخوشی واپس لے گیا۔

باب ۴۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ۔

ارشادِ ربانی: جنھوں نے تم میں سے قسم کھا کر عہد کیا اُن کا حصہ اُنھیں دے دو۔

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيْسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُوْنَ ذَوِيْ رَحِمِهٖ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِيْ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ إِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيْحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيْرَاثُ وَيُوْصٰى لَهٗ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ اور وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ کے متعلق فرمایا کہ مہاجر جب مدینہ منورہ میں آئے تو مہاجر انصاری کا وارث ہوتا۔ ذی رحم حضرات کے علاوہ اُس مواخات کے باعث جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے درمیان قائم فرمائی تھی۔ جب آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو وہ بات منسوخ ہو گئی۔ پھر فرمایا اَلَّذِيْنَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ۔ تو مدد، تعاون اور خیر خواہی کرنا رہ گیا لیکن میراث کی بات گئی، ہاں اُس کے لیے وصیت کر دی جاتی۔

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب عبدالرحمٰن بن عوف آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے اور سعد بن ربیع کے درمیان رشتۂ مواخات قائم فرمایا۔

۲۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ

عاصم سے روایت ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے آپ سے متعلقہ یہ بات پہنچی ہے کہ اسلام میں

Marfat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي۔

کوئی حلف نہیں ہے۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو قریش اور انصار کے درمیان حلف کروایا وہ میرے غریب خانے میں ہوا تھا۔

باب ۴۲۶ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ۔

جو کسی میت کے قرض کی ذمہ داری لے تو اُسے پھرنے کا حق نہیں ہے۔ حسن بصری کا یہی قول ہے۔

۲۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوا لَا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ اُس پر نماز پڑھی جائے۔ فرمایا کیا اِس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی۔ نہیں تو اُس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو فرمایا۔ کیا اِس پر قرض ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ فرمایا کہ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ حضرت ابو قتادہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اس کا قرض مجھ پر۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔

۲۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَسَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰذَا هٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَحَثَى لِي حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر بحرین کا مال آگیا تو اُس میں سے میں تمہیں اتنا دوں گا۔ ابھی بحرین کا مال آیا نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر نے منادی کرنے کا حکم دیا کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ فرمایا ہو یا جس کا قرض ہو تو ہمارے پاس آئے۔ چنانچہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسا فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے مٹھی بھر کر دی۔ میں نے شمار کیے تو پانچ سو تھے۔ فرمایا کہ اتنے ہی اور لے لو۔

باب ۴۲۷ جِوَارِ أَبِي بَكْرٍ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابوبکر کا پناہ دینا اور عہد کرنا۔

۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

عُروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین برحق پر عمل کرتے ہوئے پایا۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔ میں نے ہوش نہیں سنبھالا مگر اپنے والدین کو دین برحق پر عمل کرتے ہوئے پایا اور

Marfat.com

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَآمَنُوا أَبَا بَكْرٍ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا قَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَطَفِقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلَاةِ وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَإِنَّهُ جَاوَزَ ذَلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا فَأْتِهِ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ

کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا مگر اُس کے دونوں کناروں میں سے صبح یا شام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ جب مسلمان زیادہ مبتلائے آلام ہوئے تو حضرت ابوبکر ہجرت کے ارادے سے حبشہ کی طرف نکلے، یہاں تک کہ جب برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو ابن الدغنہ ملا جو قارہ کا سردار تھا۔ اُس نے کہا کہ اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے لہٰذا میں زمین میں پھر کر اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں ابن الدغنہ نے کہا کہ آپ جیسا نہ نکلتا ہے نہ اُسے نکالا جاتا ہے کیونکہ آپ محروم لوگوں کے لیے کماتے، صلہ رحمی کرتے عاجز کا بوجھ اُٹھاتے، مہمان نوازی کرتے اور مصیبت میں دستگیری کرتے ہیں لہٰذا میں آپ کو پناہ دیتا ہوں آپ لوٹ چلیں اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کریں۔ پس ابن الدغنہ اپنے ساتھ حضرت ابوبکر کو لے آیا اور قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور کہا کہ ابوبکر جیسا آدمی نہ نکلتا ہے اور نہ نکالا جاتا ہے۔ کیا آپ ایسے آدمی کو نکالتے ہیں جو ناداروں کے لیے کماتا، صلہ رحمی کرتا، عاجز کا بوجھ اُٹھاتا، مہمان نوازی کرتا اور مصیبت زدہ کی مدد کرتا ہے۔ پس قریش نے ابن الدغنہ کی امان کو برقرار رکھتے ہوئے حضرت ابوبکر کو امان دے دی اور ابن الدغنہ سے کہا کہ ابوبکر سے کہہ دیجیے کہ وہ گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کیا کریں، وہاں جتنی چاہیں نماز پڑھیں اور قرأت کریں اور ان کے ذریعے ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں اور یہ کام علانیہ نہ کریں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ ہمارے بیٹے اور عورتیں فتنے میں پڑ جائیں گے۔ ابن الدغنہ نے ساری بات حضرت ابوبکر سے کہہ دی کہ گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں اور علانیہ نماز اور قرأت نہ پڑھیں اور نہ دوسرے گھر میں۔ پھر حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور باہر نکل کر اُس میں نماز پڑھنے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگے۔ چنانچہ مشرکوں کی عورتیں اور اُن کے بیٹے تعجب سے اُن کے پاس آکھڑے ہوتے اور حضرت ابوبکر بہت رونے والے تھے جو قرأت کے وقت اپنے آنسوؤں کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے۔ سرداران قریش ڈر گئے اور اُنھوں نے ابن الدغنہ کو بلایا۔ وہ ان کے پاس آیا تو اُنھوں نے کہا کہ ہم نے ابوبکر کو امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں لیکن اُنھوں نے تجاوز کر کے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور

Marfat.com

أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذٰلِكَ فَسْئَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ تُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغُنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ إِنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللّٰهِ وَرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ رَأَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ تَرْجُو ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ۔

علانیہ نماز اور قرأت کرنے لگے ہیں جب کہ ہمیں ڈر ہے کہ مبادا ہمارے بیٹے اور ہماری عورتیں فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس اگر وہ چاہیں تو اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر اکتفا کریں اور اگر انکار کریں تو اس کا اعلان کر دیا جائے کہ وہ آپ کا ذمہ واپس کر دیں کیونکہ ہم آپ کا ذمہ توڑنا بھی ناپسند کرتے ہیں اور ابوبکر کو علانیہ عبادت کرنے کی اجازت بھی نہیں دے سکتے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکر کے پاس آ کر کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اس شرط پر آپ سے عہد کیا تھا ورنہ آپ میرا ذمہ واپس کر دیں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ اہل عرب یہ سنیں کہ میں نے ایک آدمی کا ذمہ لیا اور وہ توڑ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں تمہارا ذمہ واپس دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری پر خوش ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن دنوں مکہ مکرمہ میں تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے جو کھجوروں والی شور زمین ہے دو پہاڑیوں کے درمیان۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ کا ذکر کرنے سے پہلے ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ منورہ کو لوٹ آئے، اس کے بعد کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ حضرت ابوبکر نے بھی ہجرت کی تیاری کر لی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ ٹھہرے رہو کیونکہ مجھے بھی اجازت ملنے کی اُمید ہے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میرے ابا جان آپ پر قربان، کیا آپ کو بھی اس کی اُمید ہے؟ فرمایا، ہاں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کے لیے حضرت ابوبکر ٹھہر رہے اور دو اُونٹ جو اُن کے پاس تھے انھیں چار ماہ تک سمر کے پتے کھلاتے رہے۔

باب ۱۴۲۸ الدَّيْنِ۔

قرض کا بیان

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ پوچھتے کیا اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے کچھ ہے؟ لوگ ہاں کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا دیتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی پر نماز پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرت سے مال دے دیا تو فرمایا کہ میں مسلمانوں کا اُن کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو مسلمانوں میں سے فوت ہو جائے اور قرض چھوڑے تو یہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَكَالَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وکالت کا بیان

باب ۴۲۹ وَكَالَةُ الشَّرِيْكِ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ اَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِقِسْمَتِهَا۔

تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہدی میں حضرت علی کو شریک کیا اور پھر انھیں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجَلَالِ الْبُدْنِ الَّتِيْ نُحِرَتْ وَبِجُلُوْدِهَا۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کیے ہوئے اُونٹ کی جھول خیرات کرنے کا حکم دیا اور اُس کی کھال بھی۔

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ اَنْتَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے اُنھیں کچھ بکریاں عطا فرمائیں تو بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ اُس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر ہُوا تو فرمایا، اُسے ذبح کرلو۔

باب ۴۳۰ اِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ اَوْ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ جَازَ۔

جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنالے تو جائز ہے۔

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَاتَبْتُ اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِاَنْ يَّحْفَظَنِيْ فِيْ صَاغِيَتِيْ بِمَكَّةَ وَاَحْفَظَهٗ فِيْ صَاغِيَتِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمٰنَ قَالَ لَا اَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ كَاتِبْنِيْ بِاسْمِكَ الَّذِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَاتَبْتُهٗ عَبْدَ عَمْرٍو فَلَمَّا كَانَ فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ اِلٰى جَبَلٍ لِاُحْرِزَهٗ حِيْنَ نَامَ النَّاسُ فَاَبْصَرَهٗ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ لَا نَجَوْتُ اِنْ نَجَا اُمَيَّةُ فَخَرَجَ مَعَهٗ فَرِيْقٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ اٰثَارِنَا فَلَمَّا خَشِيْتُ اَنْ يَّلْحَقُوْنَا خَلَّفْتُ لَهُمُ ابْنَهٗ لِاَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوْهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اُمیہ بن خلف کے لیے خط لکھا کہ مکہ مکرمہ میں میرے سامان کی حفاظت کرے اور میں مدینہ منورہ میں اُس کے سامان کی حفاظت کروں۔ جب میں نے لفظ الرحمٰن کا ذکر کیا تو اُس نے کہا کہ میں رحمٰن کو نہیں جانتا، آپ اپنا وہی نام لکھیں جو دورِ جاہلیت میں تھا۔ پس میں نے عبدِ عمرو لکھا۔ جب غزوۂ بدر کا دن آیا تو میں اُسے بچانے کے لیے پہاڑ کی طرف لے گیا جب کہ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ پس حضرت بلال نے اُسے دیکھ لیا۔ پس وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں جا کھڑے ہوئے۔ کہا کہ یہ اُمیہ بن خلف ہے، اگر یہ بچ گیا تو میں نہیں بچ سکوں گا۔ تو اُن کے ساتھ کچھ انصاری ہمارے نشانات دیکھتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے۔ جب مجھے خدشہ ہُوا کہ ہم سے وہ آملیں گے تو میں نے اُس کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا تاکہ اُس کے ساتھ مشغول رہیں مگر اُسے قتل کر دیا اور ہمیں تلاش کرنے لگے اور

Marfat.com

ثُمَّ يَتْبَعُوْنَا وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيْلًا فَلَمَّا اَدْرَكُوْنَا قُلْتُ لَهٗ اِبْرُكْ فَبَرَكَ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِيْ لِاَمْنَعَهٗ فَتَخَلَّلُوْهُ بِالسُّيُوْفِ مِنْ تَحْتِيْ حَتّٰى قَتَلُوْهُ وَاَصَابَ اَحَدُهُمْ بِجَلِيْ بِسَيْفِهٖ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِيْنَا ذٰلِكَ الْاَثَرَ فِيْ ظَهْرِ قَدَمِهٖ۔

وہ بھاری بھرکم آدمی تھا جب وہ ہم تک پہنچ گئے تو میں نے اُس سے بیٹھ کے لیے کہا تو وہ بیٹھ گیا۔ اُسے بچانے کے لیے میں اُس کے اُوپر گر گیا۔ اُنھوں نے میرے نیچے سے اُسے تلواریں ماریں اور قتل کر دیا اور تلوار کا ایک زخم میرے پیر میں بھی لگا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اپنے پیر کی پشت پر وہ نشان ہمیں دکھایا کرتے تھے۔

بَاب ۴۳۱ اَلْوَكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالْمِيْزَانِ وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ۔

صرافی اور تول میں کسی کو وکیل بنانا۔ حضرت عمر اور حضرت ابن عمر نے صرافی میں وکیل بنایا تھا۔

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل بنایا تو وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا۔ فرمایا کہ کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ ہم یہ ایک صاع کھجوریں دو صاع کے بدلے اور دو صاع کھجوریں تین صاع کے بدلے لیتے ہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ سب کو درہموں کے بدلے بیچ دیا کرو اور پھر اچھی کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو اور فرمایا کہ وزن سے متعلق بھی یہی حکم ہے۔

بَاب ۴۳۲ اِذَا اَبْصَرَ الرَّاعِيْ اَوِ الْوَكِيْلُ شَاةً تَمُوْتُ اَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَاَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ۔

جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا کسی چیز کو خراب ہوتی دیکھے تو بگڑنے کے ڈر سے ذبح یا درست کر دے۔

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ نَبَّاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَاْكُلُوْا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَرْسَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْاَلُهٗ وَاَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ اَرْسَلَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَيُعْجِبُنِيْ اَنَّهَا اَمَةٌ وَاَنَّهَا ذَبَحَتْ تَابَعَهٗ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہماری بکریاں سلع کے مقام پر چر رہی تھیں۔ ہماری بکریوں میں سے ہماری لونڈی نے ایک بکری کو قریب المرگ دیکھا تو ایک پتھر توڑ کر اس کے ساتھ ذبح کر ڈالی۔ اُنھوں نے کہا کہ اسے نہ کھاؤ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ لوں۔ پس اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھنے کے لیے کسی کو بھیجا اور اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے متعلق پوچھا تو آپ نے اُسے کھا لینے کا حکم فرمایا۔ عُبَید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے لونڈی کے ذبح کرنے پر تعجب ہے۔ عبدہ نے عُبَید اللہ سے اس کی متابعت کی ہے۔

بَاب ۴۳۳ وَكَالَةِ الشَّاهِدِ وَالْغَآئِبِ جَآئِزَةٌ

حاضر یا غائب کی وکالت جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو

Marfat.com

وَكَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِلٰى قَهْرَمَانِهٖ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ اَنْ يُّزَكِّيَ عَنْ اَهْلِهِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ۔

تے اپنے وکیل کے لیے لکھا جو موجود نہیں تھا کہ اِن کے گھر کے چھوٹے بڑوں کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کر دے۔

۲۱۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَآءَهٗ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَطَلَبُوْا سِنَّهٗ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ اِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذمے ایک خاص عمر کا اُونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اِسے دے دو۔ لوگوں نے تلاش کیا تو اُتنی عمر کا نہ ملا، ہاں اُس سے زائد عمر کا ملا۔ فرمایا کہ یہی دے دو۔ اُس نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا حق دیا اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادا کرنے میں اچھا ہو۔

باب ۴۳۴ اَلْوَكَالَةِ فِيْ قَضَآءِ الدُّيُوْنِ۔

قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا

۲۱۴۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ اَعْطُوْهُ سِنًّا مِّثْلَ سِنِّهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالُوْا اَعْطُوْهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے آیا تو اُس نے سختی کی۔ آپ کے اصحاب نے اُسے پیٹنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِسے جانے دو کیونکہ قرض خواہ کو کہنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اِسے اُتنے ہی سالوں کا اُونٹ دے دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اُس سے زیادہ عمر کا تو ہے۔ فرمایا۔ وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

باب ۴۳۵ اِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِوَكِيْلٍ اَوْ شَفِيْعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ سَاَلُوْهُ الْمَغَانِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبِيْ لَكُمْ۔

جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز ہبہ کی جائے تو جائز ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہوازن کے وفد سے فرمایا جب اُنھوں نے غنیتوں کا سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا حصہ دے سکتا ہوں۔

۲۱۴۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ نے حضرت مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب کہ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا ہوا تھا تو اُنھوں نے آپ سے اپنا مال اور اپنے قیدی واپس کرنے کا سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ مجھے وہ بات زیادہ پسند ہے جو زیادہ سچی ہو، تم دونوں میں سے ایک چیز لے سکتے ہو، قیدی یا مال۔ میں تو اُن کا انتظار کرتا

Marfat.com

أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا۔

رہا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کا طائف سے لوٹتے وقت دس دنوں سے زیادہ انتظار کرتے رہے تھے جب اُن پر واضح ہوگیا کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُنھیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو اُنھوں نے کہا کہ ہمارے قیدی دے دیجیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے یہ بھائی تمہارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں کے قیدی کر دوں۔ پس جو تم میں سے اپنی خوشی سے دینا چاہئے وہ یوں کرے اور نہ جو چاہے اُس کو اُس کا حصہ فئی کے مال سے دے دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ ہمیں پہلی دفعہ عطا فرمائے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر دل کی خوشی سے دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کون خوشی سے کہہ رہا ہے اور کون دیکھا دیکھی۔ تم چلے جاؤ، یہاں تک کہ تمہارے سردار آکر ہمیں بتائیں۔ پس لوگ لوٹ گئے اور اپنے سرداروں سے بات کی۔ چنانچہ وہ واپس آئے اور اُنھوں نے بتایا کہ لوگ خوشی سے اجازت دے رہے ہیں۔

بَابُ إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطِيَ شَيْئًا وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِي فَأَعْطَى عَلَى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ۔

جب کسی کو کچھ دینے کے لیے وکیل بنایا جائے اور بتایا نہ جائے کہ کس قدر دے تو لوگوں کے دستور کے مطابق دے۔

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلَّهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثِقَالٍ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ إِنِّي عَلَى جَمَلٍ ثِقَالٍ أَمَعَكَ قَضِيبٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَعْطِنِيهِ فَأَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ فَزَجَرَهُ فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں سست رفتار اُونٹ پر سوار تھا جو لوگوں سے پیچھے رہ گیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور فرمایا، کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں جابر بن عبداللہ ہوں۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں سست رفتار اُونٹ پر سوار ہوں فرمایا کہ کیا تمہارے پاس چھڑی ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا تو مجھے دو۔ میں نے پیش کر دی۔ آپ نے اُسے مارا اور ڈانٹا۔ پس وہ اُس وقت سب لوگوں سے آگے نکل گیا۔ فرمایا کہ یہ میرے ہاتھوں بیچ دو؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ میرے ہاتھوں بیچ دو اور میں نے اِسے چار سو دینار

Marfat.com

اَوَّلِ الْقَوْمِ قَالَ بِعْنِيْهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيْهِ قَالَ اَخَذْتُهٗ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَ لَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اَخَذْتُ اَرْتَحِلُ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ اِمْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ اِنَّ اَبِيْ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَاَرَدْتُ اَنْ اُنْكِحَ اِمْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ يَا بِلَالُ اِقْضِهٖ زَادَهٗ فَاَعْطَاهُ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَزَادَهٗ قِيْرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لَا تُفَارِقُنِيْ زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيْرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

میں خرید لیا اور تم مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہو۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے مکان کی طرف جانے لگا۔ فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ایک عورت سے شادی کی ہے جو بیوہ تھی۔ فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے۔ عرض گزار ہوا کہ میرے والدِ محترم فوت ہو گئے اور کئی بیٹیاں چھوڑی ہیں، لہٰذا میں نے چاہا کہ کسی تجربہ کار اور بیوہ عورت سے شادی کروں۔ فرمایا، یہ بات ہے۔ جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو فرمایا اے بلال! کچھ زیادہ دینار پس انھوں نے مجھے چار سو دینار اور کچھ قیراط زیادہ دئے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو زیادہ عطا فرمایا تھا وہ مجھ سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور وہ قیراط جابر بن عبداللہ کی تھیلی سے جدا نہیں ہوتے۔

بَابُ ۴۳۷ وَكَالَةِ الْاِمْرَأَةِ الْاِمَامَ فِي النِّكَاحِ۔

نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا

۲۱۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ اِمْرَأَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيْهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کے لیے ہبہ کر دی۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے کے بدلے میں نے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

بَابُ ۴۳۸ اِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيْلُ شَيْئًا۔

جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے

فَاَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَاِنْ اَقْرَضَهٗ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا

جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے لیکن مؤکل اسے اجازت دے تو جائز ہے۔ عثمان بن ہیثم ابو عمرو عوف، محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا آیا اور اناج میں سے لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں ضرور تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں محتاج ہوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے سخت ضرورت ہے۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ! رات تم نے اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ اس نے سخت حاجت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا۔ لہٰذا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے

Marfat.com

فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ
سَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ
الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ
لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ
لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً
وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ
وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ
الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ
تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ
يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى
فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ
وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ
فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ
يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ
مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ
الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ
وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ
عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ
قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ
ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

گا۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق
ضرور آئے گا۔ چنانچہ وہ پھر آیا اور اناج میں سے لے جانے لگا تو میں نے اُسے
پکڑ لیا۔ کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ضرور لے
جاؤں گا۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں محتاج اور بال بچے دار ہوں۔ پھر نہیں
آؤں گا۔ پس مجھے ترس آگیا اور میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ابوہریرہ! اپنے قیدی کا کیا کیا
عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت
کی تو مجھے ترس آگیا اور اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس نے تم سے غلط کہا ہے
اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری رات اس کا منتظر رہا تو وہ آکر اناج
لینے لگا۔ پس میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کروں گا کیونکہ آج آخری اور تیسری رات
ہے، تم ہر دفعہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤں گا مگر آتے رہے۔ کہا کہ مجھے
چھوڑ دو، میں آپ کو ایسے الفاظ سکھا دیتا ہوں جو آپ کو نفع دیں گے
میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ کہا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی آخر تک
پڑھ لیا کرو تو ساری رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک
شیطان تمہارے نزدیک نہیں آسکے گا۔ پس میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح
کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، تم نے اپنے
رات کے چور کا کیا بنایا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے مجھے ایسے کلمے
سکھانے کا دعویٰ کیا جو مجھے اللہ کے پاس فائدہ دیں تو میں نے اُسے چھوڑ
دیا۔ فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟ عرض گزار ہوا، اُس نے کہا کہ جب تم بستر پر جاؤ
تو اوّل سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم برابر اللہ کی حفاظت
میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا اور وہ
حضرات نیک کاموں کے بڑے حریص تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ بات اُس نے سچی کہی ہے جب کہ آپ وہ جھوٹا ہے۔ اے
ابوہریرہ! جانتے ہو یہ تین راتوں تک کون تم سے مخاطب ہوتا رہا؟
عرض گزار ہوئے، نہیں۔ فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

ف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مالِ زکوٰۃ کی نگرانی پر مقرر کیا گیا تو رات کو چور آیا، جس کو انہوں نے پکڑ لیا۔ اس نے مجبوری ظاہر کی تو انہوں نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کو خود پوچھا کہ ابوہریرہ! تمہارے رات کے چور

Marfat.com

کا کیا بنا ؟ ـــــــ علاوہ بریں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور اگلی رات بھی آئے گا۔ تینوں رات آپ اِسی طرح پوچھتے رہے اور ہر روز اُس کے پھر آنے کی خبر بھی دیتے رہے اور آخری روز بتا دیا کہ وہ شیطان تھا ـــــــ درحقیقت پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں جن سے کوئی چیز پوشیدہ رہ نہیں سکتی تھی اِس اسلامی و ایمانی عقیدے کو ایک دانائے راز نے شعر کے قالب میں ڈھال کر یوں بیان فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا!
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

باب ۴۳۹ اِذَا بَاعَ الْوَكِيْلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهُ مَرْدُوْدٌ۔

جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کرے تو اُس کی بیع مردود ہے۔

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ قَالَ جَآءَ بِلَالٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوَّهْ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت بلال برنی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ یہ کہاں سے ہیں؟ حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ردّی کھجوریں تھیں تو میں نے وہ دو صاع کے بدلے ایک صاع کے حساب سے بیچ دیں تاکہ یہ آپ کو کھلاؤں۔ اُس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، توبہ توبہ، یہ تو بالکل سُود ہے یہ تو بالکل سُود ہے۔ جب تم خریدنے کا ارادہ کرو تو اپنی بیچ دو اور پھر دوسری خرید لو۔

باب ۴۴۰ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهٖ وَاَنْ يُّطْعِمَ صَدِيْقًا لَّهٗ وَيَاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ۔

وقف میں وکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ کوئی اپنے دوست کو کھلائے تو دستور کے مطابق کھائے۔

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ فِيْ صَدَقَةِ عُمَرَ لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ اَنْ يَّاْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَّالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَلِيْ صَدَقَةَ عُمَرَ يُهْدِيْ لِلنَّاسِ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ۔

عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالِ زکوٰۃ کے متعلق فرمایا کہ متولی کے لیے گناہ نہیں ہے جب کہ وہ کھائے اور اپنے دوست کو کھلائے جب کہ لوٹنے والا نہ ہو۔ حضرت عمر کی طرف سے حضرت ابن عمر صدقات کے متولی تھے تو وہ جہاں اُترتے اہلِ مکہ کے لیے تحفے بھیجا کرتے تھے۔

باب ۴۴۱ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُوْدِ۔

حدود میں وکالت کرنا

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا۔

حضرت زید بن خالد اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اے اُنیس! صبح کو اُس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اُسے سنگسار کر دینا۔

Marfat.com

۲۱۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيْئَ بِالنُّعَيْمَانِ اَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَضْرِبُوْهُ قَالَ فَكُنْتُ اَنَا فِيْمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو شراب کی حالت میں لایا گیا تو جتنے بھی لوگ گھر میں تھے انھیں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اُسے پیٹیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں بھی مارنے والوں میں تھا۔ ہم نے اُسے جوتوں اور چھڑیوں سے مارا۔

باب ۱۴۲ اَلْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا۔

قربانی کے جانوروں کی وکالت اور اُن کی حفاظت کرنا۔

۲۱۵۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهٗ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن سے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر انھیں اپنے والد محترم کے ساتھ بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں کسی چیز کے قلادے پہنائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قربانی ذبح ہونے تک حلال رکھا۔

باب ۱۴۳ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيْلِهٖ ضَعْهُ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْوَكِيْلُ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ۔

جب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں سمجھو اسے خرچ کرو اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سُن لی ہے۔

۲۱۵۵۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيْهَا وَاَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے اندر حضرت ابوطلحہ سب سے مال دار تھے اور اپنے سارے مال میں انھیں بیرحاء باغ سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ تم ہرگز بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پیاری چیز میں سے خرچ نہ کرو جب کہ مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء سب سے پسند ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے میں اللہ کے پاس اس کی بھلائی اور ذخیرہ چاہتا ہوں۔ پس یا رسول اللہ! جہاں مرضی ہو اسے خرچ فرمایئے۔ فرمایا کہ بہت خوب، یہ مال نفع بخش ہے، یہ مال نفع بخش ہے۔ میں نے سُن لیا جو تم نے کہا۔ میرے خیال میں تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں نے یہی کر دیا۔ پس حضرت ابوطلحہ نے اُسے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں

Marfat.com

تَابَعَهٗ اِسْمٰعِیْلُ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ رَائِحٌ۔

باب ۴۴۴ وَكَالَةِ الْاَمِیْنِ فِی الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا۔

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبًا نَفْسُهٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا جَاءَ فِی الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَةِ۔

باب ۴۴۵ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ اِذَا اُكِلَ مِنْهُ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا۔

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْكُلُ مِنْهُ طَیْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِیْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةً وَقَالَ مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۴۴۶ مَا یُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْاِشْتِغَالِ بِالْاٰلَةِ الزَّرْعِ اَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ۔

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْحِمْصِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ الْاَلْهَانِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ وَرَاٰی سِكَّةً وَشَیْئًا مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ هٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اُدْخِلَهُ الذُّلُّ۔

باب ۴۴۷ اِقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ۔

میں تقسیم کر دیا۔ اسمٰعیل نے امام مالک سے اس کی متابعت کی ہے اور روح نے امام مالک سے لفظ رائح روایت کیا ہے

خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، خزانچی خرچ کرنے میں امانت دار ہوتا ہے۔ کبھی فرمایا کہ وہی دیتا ہے جو اُسے حکم دیا جاتا ہے، پورا، وافر اور دل کی خوشی سے، جس کو دینے کا اُسے حکم دیا جاتا ہے اور وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

کھیتی باڑی اور مزارعت کا بیان

زراعت کرنا اور پھل دار درخت لگانے کی فضیلت جب کہ اُس سے لوگ کھائیں

ارشادِ ربانی ہے، کیا تم نے دیکھے جو تم کھیتی کرتے ہو کیا اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اُسے بیکار کر دیں۔

قتیبہ بن سعد، ابو عوانہ، عبدالرحمٰن بن مبارک، ابو عوانہ، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو پھل دار درخت لگاتا یا کھیتی باڑی کرتا ہے اور اس میں سے پرندے، انسان اور مویشی کھاتے ہیں تو وہ اُس کی طرف سے صدقہ لکھا جاتا ہے۔ مسلم، ابان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

آلاتِ زراعت اور کھیتی باڑی میں حد سے زیادہ اُلجھ جانا بُرا ہے۔

محمد بن زیاد الہانی سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب کہ ہل اور کھیتی باڑی کے دوسرے آلات دیکھے تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ یہ کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے مگر اُس میں ذلت داخل ہو جاتی ہے۔

کھیت کی نگرانی کے لیے کُتا رکھنا

Marfat.com

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَأَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کُتا رکھا اُس کے اعمال میں سے قیراط نیکیاں روزانہ کم ہوتی رہیں گی مگر جب کہ کُتا کھیتی باڑی یا مویشیو حفاظت کے لیے رکھا ہو۔ ابن سیرین اور ابو صالح نے حضرت ابوہر سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کہ کُتا بکر کھیتی اور شکار کے لیے رکھا ہو۔ ابو حازم حضرت ابوہریرہ، نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کُتا شکار یا مویشیوں کے لیے ہو۔

۲۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَهُ مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ رَجُلًا مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یزید بن خصیفہ، سائب بن یز نے حضرت سفیان بن ابو زُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا جو قبیل شنوءہ کے ایک فرد اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک کہ جس نے کُتا پالا اور وہ کھیتی باڑی یا مویشیوں کی حفاظت کے لیے نہ تو اُس کے اعمال سے روزانہ ایک قیراط نیکیاں کم ہوتی رہیں گی۔ میں (سا عرض گزار ہُوا کہ کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُ ہے؟ فرمایا، ہاں اِس مسجد کے رب کی قسم۔

باب ۴۸ اِسْتِقْبَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ۔

بیل کو کھیتی باڑی میں استعمال کرنا۔

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی ا تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک آدمی بیل پر سوار تھا کہ بیل نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا، مجھے اِس لیے پیدا نہیں کیا بلکہ کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے فرمایا کہ میں اس پر یقین رکھتا ہوں نیز ابوبکر و عمر بھی اور ایک بھیڑیئے نے بکر پکڑ لی۔ چرواہے نے اُس کا پیچھا کیا تو بھیڑیئے نے کہا، اُن دنوں انھیں کون چھڑائے گا جب میرے سوا اُن کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ میں اس پر یقین رکھتا ہُوں اور ابوبکر و عمر بھی۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ وہ دونوں اُس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔

باب ۴۹ إِذَا قَالَ اكْفِنِي مَؤُونَةَ النَّخْلِ أَوْ غَيْرِهِ وَتُشْرِكُنِي فِي الثَّمَرِ۔

جب کوئی کہے کہ تم میرے کھجور کے درختوں میں محنت کرو اور پھلوں میں تم میرے شریک ہو۔

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِیْلَ قَالَ لَا فَقَالُوْا تَکْفُوْنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِکُکُمْ فِی الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں انصار عرض گزار ہوئے ، ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجیے فرمایا نہیں بلکہ یوں کہو کہ محنت آپ کریں اور پھلوں میں آپ ہمارے ساتھ شریک رہیں عرض گزار ہوئے کہ ہمیں یہ حکم منظور ہے۔

باب ۱۴۵ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ وَقَالَ اَنَسٌ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ۔

درختوں اور کھجوروں کو کاٹنا

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو کاٹنے کا حکم فرمایا تو وہ کاٹ دیئے گئے۔

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَقَطَعَ وَهِیَ الْبُوَیْرَةُ وَلَهَا یَقُوْلُ حَسَّانُ ؎ وَهَانَ عَلٰی سَرَاةِ بَنِیْ لُؤَیٍّ ؎ حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَةِ مُسْتَطِیْرُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور جلائے اور کاٹے اور یہ بُویرہ باغ تھا جس کے متعلق حضرت حسان نے کہا تھا ، بنی لوی کے سرداروں پر غالب آنے کو بُویرہ کی آگ نے آسمان بنا دیا ہے جو پھیلتی جا رہی ہے۔

باب ۱۴۵۱

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَیْسٍ الْاَنْصَارِیِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا اَکْثَرَ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مَزْدَرَعًا کُنَّا نُکْرِی الْاَرْضَ بِالنَّاحِیَةِ مِنْهَا مُسَمًّی لِسَیِّدِ الْاَرْضِ قَالَ رُبَّمَا یُصَابُ ذٰلِکَ وَتَسْلَمُ الْاَرْضُ وَرُبَّمَا یُصَابُ الْاَرْضُ وَیَسْلَمُ ذٰلِکَ فَنُهِیْنَا وَاَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ یَکُنْ یَوْمَئِذٍ۔

ٹھیکے پر زمین دینا

حنظلہ بن قیس انصاری نے سنا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ، اہل مدینہ میں ہماری زرعی زمین سب سے زیادہ تھی اور ہم اُسے بٹائی پر دیا کرتے تھے ، یوں کہ پیداوار کا ایک حصہ مالکِ زمین کا ہوگا اور ایک محنت کرنے والے کا کبھی اس حصے پر آفت آجاتی اور وہ سلامت رہتا اور کبھی اُس زمین پر آفت آتی اور یہ سلامت رہتی ، لہٰذا اس سے ہمیں منع کر دیا گیا اور اُن دنوں سونے چاندی سے ٹھیکے پر نہیں دی جاتی تھی۔

باب ۱۴۵۲ الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهٖ وَقَالَ قَیْسُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا فِی الْمَدِیْنَةِ اَهْلُ بَیْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا یَزْرَعُوْنَ عَلَی الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِیٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِکٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَالْقَاسِمُ وَالْعُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ وَاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِیٍّ وَابْنُ سِیْرِیْنَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ کُنْتُ اُشَارِکُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ فِی الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰی اَنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ کَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ تَکُوْنَ الْاَرْضُ لِاَحَدِهِمَا

نصف یا کم و بیش بٹائی پر کھیتی کرنا۔ قیس بن مسلم سے روایت ہے کہ ابوجعفر نے فرمایا ، مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہیں تھا جو تہائی یا چوتھائی پر زراعت نہ کرتا ہو مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن مالک حضرت عبداللہ بن مسعود ، عمر بن عبدالعزیز ، قاسم ، عروہ ، خاندانِ ابوبکر ، خاندانِ عمر ، خاندان علی اور ابن سیرین زراعت کرتے ، عبدالرحمٰن بن اسود نے کہا کہ میں زراعت کے اندر عبدالرحمٰن بن یزید کا ساجھی تھا ، حضرت عمر نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ کیا کہ اگر وہ بیج دیں گے تو نصف پیداوار اُن کی ہوگی اور یہ بیج دیں گے تو نصف اِن کا ہوگا ، حسن کا قول ہے کہ زمین اگر ایک کی ہو اور دونوں اُس پر خرچ کریں اور جو اُس سے پیداوار حاصل ہو اُسے دونوں تقسیم کر لیں تو کوئی مضائقہ نہیں اور یہی خیال زہری کا ہے ، حسن کے

Marfat.com

فَيَتَّفِقَانِ جَمِيعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَأَى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تَجْتَنِيَ الْقُطْنَ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ مَعْمَرٌ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى.

نزدیک کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ روئی آدھی لینے کی شرط پر چنی جائے۔ ابراہیم، ابن سیرین، عطاء، حکم، زہری اور قتادہ کا قول ہے کہ تہائی یا چوتھائی وغیرہ حصے پر کپڑا دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ معمر کا قول ہے کہ مدت مقرر کرکے تہائی چوتھائی حصے پر مویشی دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۱۶۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْطَعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے خیبر کا نصف پر معاملہ طے کیا جو بھی پھل اور زراعت سے حاصل ہو۔ آپ سو وسق اپنی ازواجِ مطہرات کو دیا کرتے یعنی اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جَو۔ جب حضرت عمر نے خیبر کو تقسیم کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو اختیار دیا کہ انھیں پانی اور زمین کا حصہ دے دیا جائے یا وہی حصہ برقرار رکھا جائے۔ چنانچہ اُن میں سے بعض نے زمین پسند کی اور بعض نے سابقہ حصہ جبکہ حضرت عائشہ نے زمین کا حصہ پسند کیا۔

بَابُ ۱۴۵۳ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

جب مزارعت میں سالوں کی شرط نہ ہو۔

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کا نصف پر معاملہ کیا جو بھی اُس میں پھلوں اور زراعت سے حاصل ہو۔

بَابُ ۱۴۵۴

بٹائی پر زمین دینا

۲۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ أَيْ عَمْرُو إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُغْنِيهِمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا۔

عمرو کا بیان ہے کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ کاش! آپ بٹائی پر زمین دینا چھوڑ دیتے، کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ اے عمرو! میں انھیں دیتا ہوں اور انھیں بے نیاز کر دیتا ہوں جب کہ اُن میں سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ اس کے بدلے کچھ مقرر کرکے لینے سے بہتر ہے۔

Marfat.com

باب ۴۵۵ اَلْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُوْدِ۔

یہود کے ساتھ مزارعت

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ عَلٰى اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کو دی کہ وہ اُس میں محنت اور کاشتکاری کریں اور پیداوار سے نصف اُن کے لیے ہوگا۔

باب ۴۵۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

مزارعت میں جو شرطیں مکروہ ہیں۔

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيٰى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِيْ اَرْضَهُ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ میں ہماری کاشت سب سے زیادہ تھی۔ ہم میں سے کوئی اپنی زمین دوسرے کو کرائے پر دیتا تو کہتا کہ یہ ٹکڑا میرا ہوگا اور یہ تمہارا۔ بعض اوقات اس میں پیداوار ہوتی اور اُس میں نہ ہوتی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں منع فرما دیا۔

باب ۴۵۷ اِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ صَلَاحٌ لَّهُمْ۔

لوگوں کی اجازت کے بغیر اُن کی زمین میں زراعت کرنا اور اِس سے اُن کی بھلائی مقصود ہو۔

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَّتَمْشُوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ قَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاِنِّيْ اسْتَاْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ اَتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَّرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ فَرَاَوُا السَّمَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنَّهَا كَانَتْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی سفر میں جا رہے تھے کہ اُنھیں بارش نے آلیا اُنھوں نے ایک غار میں پناہ لی تو پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر اُس غار کے منہ پر آگیا اور اُن کا راستہ بند ہوگیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے ایسے نیک عمل کو دیکھتے جو آپ نے کیا ہو اور اُس کے ذریعے اللہ سے دعا کیجیے کہ شاید اسے آپ کے سامنے سے ہٹا دے۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میرے بچے بہت چھوٹے تھے میں اُن کے لیے بکریاں چراتا اور جب اُنھیں دوہتا تو بچوں سے پہلے والدین کو پلاتا۔ ایک روز مجھے دیر ہوگئی اور رات گئے گھر پہنچا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے دودھ دوہا اور اُن کے سروں کے پاس کھڑا رہا۔ میں نے اُنھیں جگانا ناپسند کیا اور اُن سے پہلے بچوں کو پلانا بھی بُرا لگا جو میرے پیروں کے پاس گڑگڑا رہے تھے۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اِسے اِتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ لیں۔ پس اللہ نے اُسے ہٹا دیا اور وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا جتنی کوئی مرد کسی عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے

Marfat.com

لِي بِنْتُ عَمٍّ اَحَبَّتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبَتْ مِنِّي فَاَبَيْتُ حَتّٰى اَتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَبَغَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُهٗ اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً فَفَرَجَ وَقَالَ الثَّالِثُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اُرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَخُذْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ فَخُذْ فَاَخَذَهٗ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَسَعَيْتُ۔

اُس سے کچھ چاہا لیکن اُس نے انکار کر دیا جب تک میں اُسے سو دینار نہ دوں میں نے کوشش کر کے وہ جمع کیے اور جب اُس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اُس نے کہا، اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مُہر کو نہ کھول مگر حق کے ساتھ پس میں کھڑا ہو گیا، اگر تیرے علم کے مطابق یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہمیں راستہ عطا فرما۔ پس کچھ راستہ کھل گیا۔ تیسرے نے کہا کہ اے اللہ میں نے ایک فرق چاولوں کے بدلے ایک آدمی کو مزدوری پر رکھا، جب اُس نے کام مکمل کر لیا تو مجھ سے کہا کہ مجھے میرا حق دیجیے۔ میں اُسے دینے لگا تو وہ منہ موڑ کر چلا گیا۔ میں اُس سے برابر زراعت کرتا رہا یہاں تک کہ گائیں جمع کر لیں اور چرواہے۔ وہ میرے پاس آیا اور کہا، اللہ سے ڈریئے۔ میں نے کہا کہ اُن گایوں اور چرواہوں کی طرف جاؤ۔ اور اُنھیں لے لو۔ کہا اللہ سے ڈریئے اور مجھ سے مذاق نہ کیجیے۔ میں نے کہا کہ میں تم سے مذاق نہیں کرتا بلکہ انھیں لے لو۔ پس اُس نے لے لیے، اگر تیرے علم کے مطابق یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اسے پوری طرح ہٹا دے۔ چنانچہ اللہ نے اُسے ہٹا دیا۔ امام ابو عبداللہ بخاری ابن عقبہ، نافع کی روایت میں لفظ فَسَعَيْتُ۔ ہے۔

باب ۴۵۸ اَوْقَافِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ وَمُعَامَلَتِهِمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ تَصَدَّقْ بِاَصْلِهٖ لَا يُبَاعُ وَلٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهٗ فَتَصَدَّقَ بِهٖ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے اوقاف، خراجی زمین اور مزارعت وغیرہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اصل زمین وقف کر دو تاکہ بک نہ سکے اور اُس کے پھل کھاتے رہو۔ چنانچہ اُنھوں نے وہ وقف کر دی۔

۲۱۷۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ اِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ اَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر مجھے اگلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو ہم جس شہر کو بھی فتح کرتے اُس کی زمین اُس کے باشندوں میں یوں تقسیم کر دیتے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا تھا۔

باب ۴۵۹ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَوَاتًا وَرَاٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ فِيْ اَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوْفَةِ مَوَاتٌ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَيُرْوٰى عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيْ غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ فِيْهِ حَقٌّ وَيُرْوٰى فِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جس نے بنجر زمین کو آباد کیا۔ حضرت علی نے کوفہ کی خراب زمین کے متعلق یہی حکم دیا تھا۔ حضرت عمر نے حکم دیا تھا کہ جو بنجر زمین کو آباد کرے گا وہ اُسی کی ہو گی۔ حضرت عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کا حق نہ ہو اور نہ اُس میں کسی ظالمانہ رگ کا دخل ہو اور اس باب میں حضرت جابر نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْمَرَ رَضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ فَقَضٰى بِهٖ عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهٖ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اُسی کی ہے۔ عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اپنے دورِ خلافت میں یہی فیصلہ فرمایا۔

باب ۴۶۱

ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ

۲۱۷۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِهٖ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوْسٰى وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ بِهٖ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسُطٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

راوی کا بیان ہے کہ سالم نے ہمارے ساتھ اُسی جگہ اُونٹنی بٹھائی جہاں حضرت عبداللہ بٹھایا کرتے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بٹھانے کی جگہ کو خاص طور پر تلاش کیا کرتے جو وادی کے درمیان والی مسجد کے نیچے کی طرف ہے یعنی اُس کے اور راستے کے درمیان میں۔

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِنْ رَّبِّيْ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ اَنْ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ۔

حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رات عقیق کے مقام پر میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرما دیجیے کہ حج میں عمرہ داخل ہوگیا

باب ۴۶۲ اِذَا قَالَ رَبُّ الْاَرْضِ اُقِرُّكَ مَا اَقَرَّكَ اللّٰهُ وَلَمْ يَذْكُرْ اَجَلًا مُتَعَلِّمًا فَهُمَا عَلٰى تَرَاضِيْهِمَا۔

جب زمین والا کہے کہ ہم تمہیں اُس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے گا۔ اور کوئی مدت مقرر نہ کی تو وہ دونوں کی مرضی تک ہے۔

۲۱۷۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَاَلَتِ

حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رات عقیق کے مقام پر میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرما دیجیے کہ حج میں عمرہ داخل ہوگیا

احمد بن مقدام، فُضَیل بن سلیمان، موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــ عبدالرزاق، ابن جُریج موسیٰ بن عقبہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے سرزمین حجاز سے یہود و نصاریٰ کو جلاوطن کر دیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کر لیا تو یہود کو اُس سے نکالنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ جب اُس پر اللہ، اُس کے رسول اور مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا تو یہود کو اُس سے نکالنا چاہا۔ یہود نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ انھیں زمینوں پر برقرار رکھا جائے کہ وہ اُن میں محنت کریں اور پیداوار کا نصف حصہ پائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

Marfat.com

الیہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقرہم بہا ان یکفوا عملہا ولہم نصف الثمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقرکم بہا علی ذلک ما شئنا فقروا بہا حتی اجلاہم عمر الی تیماء واریحاء۔

ہم تمہیں جب تک چاہیں برقرار رکھیں گے۔ پس انہیں برقرار رکھا یہاں تک کہ حضرت عمر نے انہیں تیما اور اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

باب ۱۴۶۲ ما کان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یواسی بعضہم بعضا فی الزراعۃ والثمرۃ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کی زراعت اور پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے۔

۲۱۷۶۔ حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ اخبرنا الاوزاعی عن ابی النجاشی مولی رافع بن خدیج سمعت رافع بن خدیج بن رافع عن عمتہ زہیر بن رافع قال ظہیر لقد نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقرکم بہا علی ذلک ما شئنا فقروا بہا حتی اجلاہم عمر الی تیماء واریحاء۔

رافع بن خدیج بن رافع نے اپنے چچا زہیر بن رافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس کام سے منع کیا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش تھا میں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ درست ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہم انہیں چوتھائی پیداوار پر دیتے ہیں چند کھجوروں یا جَو کے چند وسق پر۔ فرمایا کہ یوں نہ کرو بلکہ خود کھیتی کرو یا کھیتی کراؤ یا پڑی رہنے دو۔ رافع عرض گزار ہوئے کہ میں نے سنا اور مانا۔

۲۱۷۷۔ حدثنا عبید اللہ بن موسی اخبرنا الاوزاعی عن عطاء عن جابر قال کانوا یزرعونہا بالثلث والربع والنصف فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا فان لم یفعل فلیمسک ارضہ وقال الربیع بن نافع عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ فان ابی فلیمسک ارضہ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ تہائی چوتھائی اور نصف حصے پر کاشتکاری کیا کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا دوسرے کو مفت دے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو اپنی زمین کو پڑی رہنے دے۔ ربیع بن نافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشتکاری کرے یا اپنے بھائی کو کرنے دے اور اگر وہ انکار کرے تو پڑی رہنے دے۔

۲۱۷۸۔ حدثنا قبیصۃ حدثنا سفیان عن عمرو وقال ذکرتہ لطاؤس فقال یزرع قال ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینہ عنہ ولکن قال ان یمنح احدکم اخاہ خیر لہ من ان یاخذ شیئا معلوما۔

طاؤس سے روایت ہے کہ وہ کاشتکاری کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ کچھ مقررہ چیز لینے سے بہتر ہے۔

۲۱۷۹۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا معلوما حماد

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمین کرائے

Marfat.com

عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُکْرِیْ مَزَارِعَہٗ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِّنْ مُّعَاوِیَۃَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ کِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَھَبَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰی رَافِعٍ فَذَھَبْتُ مَعَہٗ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا کُنَّا نُکْرِیْ مَزَارِعَنَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَی الْاَرْبِعَاءِ وَبِشَیْءٍ مِّنَ التِّبْنِ۔

۲۱۸۰ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ کُنْتُ اَعْلَمُ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ تُکْرٰی ثُمَّ خَشِیَ عَبْدُ اللّٰہِ اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْدَثَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا لَمْ یَکُنْ یَّعْلَمُہٗ فَتَرَکَ کِرَاءَ الْاَرْضِ۔

باب ۱۴۶۳ کِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنْ اَمْثَلَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ تُسَاجِرُوا الْاَرْضَ الْبَیْضَاءَ مِنَ السَّنَۃِ اِلَی السَّنَۃِ۔

۲۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ رَّبِیْعَۃَ ابْنِ خَدِیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمُوْمَتِیْ اَنَّھُمْ کَانُوْا عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَۃَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ رَّافِعٍ یُکْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا یُنْبِتُ عَلَی الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَیْءٍ یَّسْتَثْنِیْہِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَکَیْفَ ھِیَ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَیْسَ بِھَا بَاْسٌ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمِ وَقَالَ اللَّیْثُ وَکَانَ الَّذِیْ نُھِیَ عَنْ ذٰلِکَ مَا لَوْ نَظَرَ فِیْہِ ذَوُو الْفَھْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ یُجِیْزُوْہُ لِسَافِیْہِ مِنَ الْمُخَاطَرَۃِ۔

باب ۱۴۶۴

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَیْحٌ حَدَّثَنَا

پر دیا کرتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت معاویہ کے ابتدائی دور تک۔ پھر اُن سے حضرت رافع بن خدیج کی حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابن عمر حضرت رافع کے پاس گئے اور میں اُن کے ساتھ گیا تو اُن سے پوچھا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے حضرت ابن عمر نے فرمایا: آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے یعنی چوتھائی حصہ اور کچھ گھاس کے بدلے۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبداللہ ڈرے کہ ممکن ہے بعد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی ایسا حکم دیا ہو جو اُن کے علم میں نہ ہو لہٰذا کرائے پر زمین دینی ترک کر دی۔

زمین کو سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر دینا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو تم کرتے ہو اس میں بہتر یہ ہے کہ اپنی خالی زمین کو ایک ایک سال کے لیے دے دیا کرو۔

حنظلہ بن قیس نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی کہ زمین کا مالک چوتھائی حصہ یا زمین کا کچھ ٹکڑا مستثنیٰ کر لیتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا حضرت رافع سے کہا گیا کہ یہ دینار و درہم کے بدلے کیسا ہے؟ پس حضرت رافع نے فرمایا کہ دینار و درہم کے بدلے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیث نے فرمایا کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے اگر کوئی حلال و حرام کی سوجھ بوجھ رکھنے والا غور کرے تو اُسے جائز قرار نہیں دے گا کیونکہ اُس میں دھوکا ہے۔

ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

حَلَّالٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاءُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے اور آپ کے پاس ایک دیہاتی تھا کہ اہلِ جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کی اجازت چاہے گا۔ فرمائے گا کہ کیا تو اپنی اس حالت میں خوش نہیں؟ عرض گزار ہوگا کہ کیوں نہیں لیکن چاہتا ہوں کہ کھیتی باڑی کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ بیج ڈالے گا، فصل اُگے گی، بڑی ہوگی اور کاٹنے کے قابل ہو جائے گی اور پہاڑ کے برابر اناج ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم تجھے کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی۔ اعرابی نے کہا کہ خدا کی قسم، وہ کوئی قرشی یا انصاری ہوگا کیونکہ یہی زراعت کرتے ہیں جب کہ ہم تو کاشتکاری کرتے ہی نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

باب ۴۶۵ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ۔

درخت لگانے کا بیان

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَاْخُذُ مِنْ اُصُوْلِ سِلْقٍ لَنَا كُنَّا نَغْرِسُهٗ فِيْ اَرْبِعَائِنَا فَتَجْعَلُهٗ فِيْ قِدْرِهَا فَتَجْعَلُ فِيْهِ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيْرٍ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ فَاِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدّٰى وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ ذٰلِكَ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جمعہ کے روز خوش ہوتے کیونکہ ایک بوڑھی اماں چقندر کی جڑیں لیا کرتیں جو ہم کیاریوں میں لگایا کرتے تھے۔ پس انھیں ہانڈی میں ڈالتیں اور اس میں جَو کے چند دانے ڈال دیتیں۔ مجھے نہیں معلوم مگر انھوں نے فرمایا کہ اس میں چربی یا چکناہٹ نہ ہوتی۔ جب ہم نمازِ جمعہ پڑھ لیتے تو اس کی زیارت کرتے۔ وہ ہمیں عنایت فرماتیں۔ پس اس کے باعث ہم جمعہ کے روز خوش ہوتے اور ہم اس کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے۔

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُوْلُوْنَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُوْنَ مِثْلَ اَحَادِيْثِهٖ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِّسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ فَاَحْضُرُ حِيْنَ يَغِيْبُوْنَ وَاَعِيْ حِيْنَ يَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ کہتے کہ ابوہریرہ کثرت سے حدیثیں روایت کرتا ہے حالانکہ وہ بھی خدا کے حضور جائے گا جب کہ مہاجرین و انصار اس کے برابر روایت نہیں کرتے حالانکہ ہمارے مہاجر بھائی بازار میں مشغول رہتے اور میرے انصاری بھائی اپنی زراعت میں مشغول رہتے جب کہ میں مسکین آدمی تھا اور پیٹ بھر جانے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا پس وہ غائب ہوتے تو میں حاضر رہتا اور وہ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کہ تم میں سے جو آج اپنا کپڑا پھیلائے رکھے یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کروں پھر اسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لے تو کبھی میری کوئی بات نہیں بھولے

Marfat.com

لَنْ يَبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَّقَالَتِيْ شَيْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ مِنْ مَّقَالَتِهٖ تِلْكَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اٰيَتَانِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا اَبَدًا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ اِلٰى قَوْلِهِ الرَّحِيْمُ۔

گا میں نے اپنی چادر پھیلا دی اور اُس کے سوا میرے اُوپر کوئی اور کپڑا نہ تھا۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ارشادِ گرامی مکمل فرمالیا۔ پھر میں نے اُسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا۔ پس قسم اُس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں آپ کے ارشادات میں سے اُس روز سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا۔ خدا کی قسم اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں آپ سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا یعنی:۔ بے شک جو لوگ اُسے چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا ہے نشانیوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تا الرحیم۔

کِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

پانی پلانے کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ ۴۶۶ فِي الشُّرْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ اَلْاُجَاجُ الْمُرُّ وَالْمُزْنُ السَّحَابُ۔

باب ۴۶۶ پانی پلانے کا بیان۔ ارشادِ ربانی ہے: اور ہم نے ہر زندہ چیز پانی سے بنائی، کیا وہ اِسے نہیں مانتے؟ اور ارشادِ خداوندی ہے:۔ کیا تم نے وہ پانی نہیں دیکھا جو پیتے ہو، کیا تم اِسے بادل سے اُتارتے ہو یا ہم اُتارتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اُسے کڑوا بنا دیں تو شکر گزاری کیوں نہیں کرتے۔ اُلْاُجَاجُ کڑوا اور اَلْمُزْنُ بادل۔

بَابٌ ۴۶۷ فِي الشُّرْبِ وَمَنْ رَاٰى صَدَقَةَ الْمَآءِ وَهِبَتَهٗ وَوَصِيَّتَهٗ جَائِزَةً مَّقْسُوْمًا كَانَ اَوْ غَيْرَ مَقْسُوْمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَكُوْنُ دَلْوُهٗ فِيْهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ۔

پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت جائز ہے خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر تقسیم شدہ۔ حضرت عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو بئر رومہ کو خریدے اور اُس کا ڈول بھی اُس میں مسلمانوں کے ڈول کی طرح ہو۔ پس حضرت عثمان نے اُسے خرید لیا۔

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ قَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور آپ کے دائیں جانب ایک نو عمر لڑکا تھا اور عمر رسیدہ حضرات بائیں طرف تھے۔ فرمایا کہ اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں آپ سے بچی ہوئی چیز میں کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ پس آپ نے اُسی کو دے دیا۔

۲۱۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری دوہی گئی جو حضرت انس کے گھر میں بندھی رہتی تھی

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَصُبَّ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِهَا أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتّٰى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ وَعَلٰى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ فَقَالَ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدَكَ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلٰى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ۔

اور اُس میں اس کنوئیں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس کے گھر میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیالہ دیا گیا تو آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور جب پیالہ منہ سے ہٹایا تو بائیں طرف حضرت ابوبکر اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا۔ حضرت عمر اس ڈر سے عرض گزار ہوئے کہ مبادا اعرابی کو عطا نہ فرما دیں کہ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر کو دے دیجیے جو آپ کے پاس ہیں آپ نے وہ اعرابی کو دے دیا جو دائیں طرف تھا اور فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

بَابُ ۴۶۸ مَنْ قَالَ إِنَّ صَاحِبَ الْمَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتّٰى يَرْوٰى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ بِالْمَاءِ۔

باب ۴۶۸: جس نے کہا کہ پانی والے کا اُس پر زیادہ حق ہے یہاں تک کہ وہ سیراب کرلے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زائد پانی کو نہ روکا جائے۔

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی زائد پانی سے نہ روکے تاکہ اس کے باعث آئندہ گھاس پھونس سے روکنے لگے۔

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَأِ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن مسیب اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ زائد پانی سے نہ روکو تاکہ زائد گھاس سے روکنے لگو۔

بَابُ ۴۶۹ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مُلْكِهِ لَمْ يَضْمَنْ۔

جو اپنی زمین میں کنواں کھود دے تو وہ کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کان میں دینے والے کا تاوان نہیں، کنوئیں میں گرنے والے کا تاوان نہیں جانور کے مارے ہوئے کا تاوان نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

بَابُ ۴۷۰ الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا۔

کنوئیں کے متعلق جھگڑا اور اُس کا فیصلہ

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کھائے جس کے ذریعے کسی کا مال ہڑپ کرے اور اُس میں جھوٹا ہو تو اللہ سے ایسے حال میں ملے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: بے شک جو لوگ

Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي مَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي شُهُودُكَ قُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هٰذَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ۔

اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعے حقیر پونجی خریدتے ہیں"۔ پس اشعث آئے اور کہا کہ آپ سے ابوعبدالرحمٰن نے اُس آیت کے متعلق کیا فرمایا جو میرے متعلق نازل ہوئی تھی میرے چچازاد بھائی کی زمین میں میرا کنواں تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا گواہ لاؤ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس گواہ نہیں ہے فرمایا تو وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق میں یہ حکم نازل فرمایا۔

باب ۱۴۷ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ۔

مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز جن کی طرف اللہ تعالیٰ نگاہِ رحمت نہیں فرمائے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ جس کے پاس زائد پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ پینے دے دوسرا وہ جو حاکم سے دنیا کی خاطر بیعت کرے، اگر وہ دے تو اُس سے راضی رہے اور اگر نہ دے تو ناراض ہو جائے۔ تیسرا وہ جو اپنے سامان کو عصر کے بعد بیچے اور قسم کھا کر کہے کہ اُس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اِس چیز کے اتنے روپے دیئے جا رہے تھے اور دوسرا آدمی اُسے سچا جان لے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: بے شک جو اللہ کے عہد کے اور اپنی قسموں کو حقیر پونجی کے بدلے بیچتے ہیں۔

باب ۱۴۸ سَكْرِ الْأَنْهَارِ۔

نہر کا پانی روکنا

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت زبیر سے جھگڑا ہو گیا، نہری پانی کے متعلق جس سے کھجور کے درختوں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری کا مطالبہ تھا کہ پانی کو حسبِ منشا آنے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جھگڑا پیش ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا، اے زبیر! تم سیراب کر کے اپنے ہمسائے کی طرف پانی چھوڑ دینا انصاری کو غصہ آیا اور کہا کہ وہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ پھر فرمایا کہ اے زبیر! خوب سیراب کرنا یہاں تک کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے۔ حضرت زبیر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، میرے خیال میں آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ۔

Marfat.com

يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجُدُرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔ اسی بارے میں نازل ہوئی۔

باب ۱۴۷۳ شُرْبِ الْأَعْلَى قَبْلَ الْأَسْفَلِ۔

بلند زمین کو پست سے پہلے سیراب کرنا۔

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَرْسِلْ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ إِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ يَبْلُغُ الْمَاءُ الْجُدُرَ ثُمَّ أَمْسِكْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ فَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

مُروہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیرؓ اور ایک انصاری کا جھگڑا ہو گ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے زُبیر! سیراب کر کے چھوڑ د
انصاری نے کہا۔ چونکہ وہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اے زُ
سیراب کر کے روکے رکھنا یہاں تک کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے۔ حض
زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔
میرے خیال میں اسی سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

باب ۱۴۷۴ شُرْبِ الْأَعْلَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

بلند زمین والے کا ٹخنوں تک سیراب کرنا

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ وَشِرَاجٌ مِنَ الْحَرَّةِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَعْرُوفِ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ إِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ الْمَاءُ إِلَى الْجُدُرِ وَاسْتَوْعَى لَهُ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ قَالَ لِي ابْنُ شِهَابٍ فَقَدَّرَتِ الْأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انصار کا ایک آدمی حضرت زبیر سے
نہری پانی پر جھگڑا جس سے کھجور کے درختوں کو سیراب کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے زُبیر! تم دستور کے مطابق سیراب کر کے پھر اپنے
ہمسائے کے لیے چھوڑ دو۔ انصاری نے کہا۔ کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد
ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا
کہ سیراب کر کے روک لو یہاں تک کہ پانی منڈیروں کے برابر ہو جائے
اور اپنا پورا حق لو۔ حضرت زبیر نے فرمایا کہ خدا کی قسم، یہ آیت: فَلَا وَرَبِّكَ
لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔
اسی سلسلے میں نازل فرمائی گئی تھی۔ ابن شہاب نے کہا کہ انصار اور دوسرے
لوگوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد: "سیراب کرو اور پھر
روک لو یہاں تک کہ منڈیروں تک ہو جائے" سے مراد ہے کہ ٹخنوں
تک ہو جائے۔

باب ۱۴۷۵ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ۔

پانی پلانے کی فضیلت

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی۔ وہ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ۔

ایک کنوئیں میں اُترا اور اُس سے پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو ایک کُتے کو ہانپتے دیکھا جو پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ دِل میں کہا کہ اِسے بھی اُسی طرح لگی ہوگی جیسے مجھے پیاس لگی تھی۔ اُس نے اپنا موزہ بھرا اور منہ میں لے کر نکلا اور کُتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی نیکی قبول کی اور اُسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! کیا جانوروں میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جان دار پر ثواب ملتا ہے۔ متابعت کی اِس کی حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے۔

۲۱۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْكُسُوفِ فَقَالَ دَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ نَخَسَهَا هِرَّةٌ قَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قَالُوا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف پڑھی تو فرمایا: دوزخ میرے نزدیک کی گئی تو میں عرض گزار ہوا: یا رب! کیا میں اُن کے ساتھ ہوں؟ اِسی دوران ایک عورت دیکھی جس کو بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کیوں؟ لوگوں نے کہا کہ اِس نے باندھ رکھی تھی یہاں تک کہ بھوکی مر گئی۔

۲۱۹۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ قَالَ فَقَالَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِ وَلَا سَقَيْتِهَا حِينَ حَبَسْتِهَا وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِيهَا فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت عذاب دی گئی کہ اُس نے بلی باندھی ہوئی تھی کہ وہ بھوکی مر گئی تو یہ دوزخ میں داخل کی گئی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اسے کھلاتی پلاتی نہ تھی بلکہ باندھے رکھی اور نہ چھوڑتی کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیا کرتی۔

بَابُ ۴۷۶ مَنْ رَأَى أَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقِرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ۔

جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے پانی کا زیادہ مستحق ہے۔

۲۱۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ هُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ الْأَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے نوش فرمایا جب کہ دائیں جانب کم عمر لڑکا اور بزرگ بائیں طرف تھے۔ فرمایا: اے لڑکے! اگر تم اجازت دو تو میں یہ بڑوں کو دے دوں؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ سے جو حصہ ملے اُس سے متعلق میں کسی کو اپنے اُوپر ترجیح نہیں دیتا تو آپ نے اُسی کو دے دیا۔

۲۱۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَذُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِیْ
كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ تُذَادَانِ تَمْنَعَانِ.

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَكَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلَى
الْاٰخَرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ
تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَآءِ لَكَانَتْ عَيْنًا
مَعِيْنًا وَاَقْبَلَ جُرْهُمُ قَالُوْا اَتَاْذَنِيْنَ اَنْ نَّنْزِلَ عِنْدَكِ قَالَتْ
نَعَمْ وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَآءِ قَالُوْا نَعَمْ۔

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ
عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ
لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَّرَجُلٌ
حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ
رَجُلٍ مُّسْلِمٍ وَّرَجُلٌ مَّنَعَ فَضْلَ مَآءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ الْيَوْمَ
اَمْنَعُكَ فَضْلِيْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ
قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ
اَبَا صَالِحٍ يُبَلِّغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۴۷

لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ
وَقَالَ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيْعَ
وَاَنَّ عُمَرَ حَمَى الشَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ۔

باب ۱۴۸ شُرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ مِنَ الْاَنْهَارِ۔

۲۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

میں اپنے حوض سے بعض لوگوں کو ایسے روکوں گا جیسے اجنبی اُونٹوں کو حوض سے روکا جاتا ہے۔ تَذُوْدَانِ روکے جاتے ہیں۔

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ایوب اور کثیر بن کثیر، سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زمزم کو چھوڑ نہ دیتے یا پانی میں سے چُلّو نہ بھرتے تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔ جُرہم آئے اور کہا، کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ اس کے پاس آباد ہو جائیں، فرمایا، ہاں لیکن آپ لوگوں کا پانی پر حق نہیں ہوگا۔ اُنھوں نے کہا، اچھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ اُن کی طرف نگاہ رحمت کرے گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنی چیز کے متعلق قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی اور وہ جھوٹ بول رہا ہو۔ دوسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ اپنے مسلمان بھائی کا مال ہڑپ کر سکے۔ تیسرا وہ آدمی جو زائد پانی کو روکے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جیسے تو زائد پانی کو روکتا تھا آج میں تجھ سے اپنا فضل روکتا ہوں حالانکہ وہ تو نے پیدا نہیں کیا تھا۔ علی، سفیان، عمرو ابوصالح نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اللہ اور اُس کے رسول کی۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں ہے چراگاہ مگر اللہ اور اُس کے رسول کے لیے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو چراگاہ بنایا اور حضرت عمر نے شرف اور ربذہ کو۔

آدمیوں اور جانوروں کا نہروں سے پانی پینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ بِهَا فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَّهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَّهٗ فَهِيَ لِذٰلِكَ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَّتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّنِوَاءً لِّاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا اَنْزَلَ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

۲۲۰۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

باب ۷۹ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَاِ

۲۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلًا فَيَاْخُذَ حُزْمَةً مِّنْ حَطَبٍ فَيَبِيْعَ فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهٖ وَجْهَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطٰى اَمْ مُنِعَ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑا ایک آدمی کے لیے اجر ہے، دوسرے کے لیے پردہ اور تیسرے کے لیے بوجھ ہے۔ اجر اُس آدمی کے لیے ہے جس نے راہِ خدا میں گھوڑا باندھا۔ پس وہ باغ یا چراگاہ میں اُس کی رسّی دراز کر دیتا ہے تو رسّی کے مطابق جہاں تک وہ چرے گا اتنا ہی مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ رسّی توڑ کر ایک دو بلندیاں طے کر جائے تو ہر قدم کے مطابق مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے اگرچہ اُس کا ارادہ پلانے کا نہ تھا، تب بھی مالک کو ثواب ملے گا۔ دوسرا آدمی اپنے کو مالی دار دکھانے اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھتا ہے اور اُس کی گردن اور پیٹھ پر اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں بھولتا تو یہ اُس کے لیے پردہ ہے اور جو آدمی فخریہ یا دکھاوے کے لیے یا مسلمانوں کی دشمنی میں گھوڑا رکھے تو۔ اُس پر بوجھ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اِس کے متعلق مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں کی گئی مگر اِس جامع اور بے مثل آیت کے کہ۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تھیلی اور سر بندھن کو پہچان لو، پھر ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو فبہا ورنہ جو چاہو کرو۔ گم شدہ بکری کے متعلق عرض کی تو فرمایا:۔ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔ گم شدہ اُونٹ کے متعلق عرض کی گئی تو فرمایا، تمہیں اُس سے کیا غرض، اُس کا مشکیزہ اور پناہ گاہ اُس کے ساتھ ہے، وہ پانی پیتا جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

ایندھن اور سوکھی گھاس کی بیع

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا لائے اور اُسے بیچے کہ اللہ اُس کی آبرو کو بچائے تو یہ لوگوں سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ کوئی دے یا نہ دے۔

Marfat.com

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَحْتَطِبَ اَحَدُكُمْ قَالَ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ اَحَدًا فَيُعْطِيَهٗ اَوْ يَمْنَعَهٗ۔

ابو عبید مولی عبدالرحمن ابن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ کسی سے بھیک مانگے کہ چاہے وہ دے یا نہ دے۔

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا اُخْرٰى فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِّاَبِيْعَهٗ وَمَعِيْ صَائِغٌ مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَاَسْتَعِيْنُ بِهٖ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهٗ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ اَلَا يَا حَمْزُ لِلشَّرْفِ النَّوَاءِ فَثَارَ اِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ اِلٰى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِيْ فَاَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهٗ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهٗ وَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاٰبَائِيْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا مجھے بدر کے مال غنیمت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹنی ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحمت فرمائی۔ ایک روز میں نے انہیں ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھا دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ بیچنے کے لیے ان پر اذخر لاؤں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار تھا تاکہ اس سے حضرت فاطمہ کے ولیمہ میں مدد لوں جب کہ حضرت حمزہ اسی گھر میں شراب پی رہے تھے اور ان کے پاس ایک گانے والی تھی۔ اس نے کہا۔ اے حمزہ! فربہ اونٹنیاں لے لو۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر ان پر جھپٹے اور ان کے کوہان اور کولھے کاٹ دئے، پھر ان کے کلیجے نکال لیے۔ میں نے ابن شہاب سے کہا کہ کوہانوں کا کیا کیا؟ فرمایا کہ وہ کاٹ دئے گئے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا۔ میں نے یہ بہت ہی خوفناک منظر دیکھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ان کے پاس حضرت زید بن حارثہ تھے۔ میں نے آپ کو واقعہ بتایا تو آپ نکلے اور آپ کے ساتھ حضرت زید تھے۔ آپ حمزہ کے پاس گئے اور بہت ناراض ہوئے۔ پس حضرت حمزہ نے نگاہیں اٹھا کر کہا۔ شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس لوٹ آئے اور یہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

باب ۴۸ اَلْقَطَائِعِ۔

جاگیریں بخشنا

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں دینے کا ارادہ کیا۔ انصار عرض گزار ہوئے کہ جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو نہ دی جائیں جیسے، ہمیں عطا فرمائی

Marfat.com

الْاَنْصَارُ حَتّٰی تَقْطَعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَ الَّذِیْ تُقْطِعُ لَنَا قَالَ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ۔

باب ۱۴۸۱ کِتَابَةِ الْقَطَائِعِ وَقَالَ اللَّیْثُ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَنَسٍ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِیُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَیْنِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ فَعَلْتَ فَاكْتُبْ لِاِخْوَانِنَا مِنْ قُرَیْشٍ فَلَمْ یَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ۔

باب ۱۴۸۲ حَلْبِ الْاِبِلِ عَلَی الْمَاءِ۔

۲۲۰۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حَقِّ الْاِبِلِ اَنْ تُحْلَبَ عَلَی الْمَاءِ۔

باب ۱۴۸۳ الرَّجُلِ یَكُوْنُ لَهٗ مَمَرٌّ اَوْ شُرْبٌ فِیْ حَائِطٍ اَوْ فِیْ نَخْلٍ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَالسَّقْیُ حَتّٰی یَرْفَعَ وَكَذٰلِكَ حَبُّ الْحَرْثِ۔

۲۲۱۰۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِیْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ یَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَّلَهٗ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِیْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ یَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ فِی الْعَبْدِ۔

۲۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ

ہیں، فرمایا کہ میرے بعد تم ترجیح دیکھو گے تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

جاگیریں لکھ کر دینا۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں بخشنے کے لیے انصار کو بلایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر آپ نے یہی کرنا ہے تو ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے لکھ دیجیے حالانکہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس نہ تھے، فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے۔ تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

اُونٹنیوں کو پانی کے قریب دُوہنا

ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ان کے والد ماجد، ہلال بن علی، عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُونٹنیوں کا حق ہے کہ انھیں پانی کے پاس دوہا جائے۔

وہ شخص جس کے باغ میں سے گزرگاہ یا پانی پینے کی چیز ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پیوند کاری کے بعد درخت بیچے تو پھل بیچنے والے کے ہیں نیز گزرگاہ اور چشمہ بھی بیچنے والا کا ہے، جب تک وہ ختم نہ ہو اور یہی حکم عریہ میں ہے۔

سالم بن عبداللہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت فروخت کیا تو پھل فروخت کرنے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرے اور جس نے غلام خریدا جس کے پاس مال ہے تو وہ مال بیچنے والے کا ہے مگر جب خریدار شرط کرلے ـــــ امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے غلام کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عریا میں اندازے سے کھجوریں بیچنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

Marfat.com

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَأَنْ لَا تُبَاعَ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محابرہ، محاقلہ، مزابنہ اور ملاحیت ظاہر ہونے سے پہلے کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ درخت پر لگا ہوا پھل دینار و درہم کے بدلے نہ بیچا جائے ماسوائے عرایا کے۔

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ فِي ذٰلِكَ۔

ابوسفیان مولیٰ ابواحمد سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں کھجوروں کو اندازے سے بیچنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق ہوں۔ اس میں داؤد راوی کو شک ہے۔

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ مِثْلَهُ۔

بشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثہ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ میں درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو ٹوٹی ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے، ماسوائے عرایا کی صورت کے کہ ان کو اجازت دی ہے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ مجھ سے بشیر نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ

فِي الِاسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ۔

قرض لینے، قرض ادا کرنے، تصرف روکنے اور مفلس ہو جانے کا بیان

بَابُ ۴۸۴ مَنِ اشْتَرَى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ أَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ۔

جو کوئی چیز اُدھار خریدے خواہ اُس کے پاس قیمت نہ ہو یا اُس وقت موجود نہ ہو۔

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ إِبْتَعْتَنِيهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوا تو فرمایا، کیا تم یہ مناسب سمجھتے ہو کہ اپنا اونٹ میرے ہاتھوں بیچ دو۔ میں نے اقرار کیا اور وہ بیچ دیا۔ جب مدینہ منورہ پہنچا تو صبح کو اونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اُس کی قیمت عطا فرمائی۔

۲۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس سلم میں رہن کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے مدت

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی طَعَامًا مِنْ یَّھُوْدِیٍّ اِلٰی اَجَلٍ وَرَھَنَہٗ دِرْعًا مِنْ حَدِیْدٍ۔

مقرر کر کے غلّہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

باب ۴۸۵ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَھَا اَوْ اِتْلَافَھَا۔

جو لوگوں کا مال لے اور نیت ادا کرنا یا ہضم کرنا ہو۔

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَھَا اَدَّی اللّٰہُ عَنْہُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَھَا اَتْلَفَہُ اللّٰہُ۔

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، سلیمان بن بلال، ثور بن زید ابوالغیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا مال ادا کرنے کے ارادے سے لیتا ہے اللہ اُس سے ادا کرواتا ہے اور جو تلف کرنے کے ارادے سے لے تو اللہ اُس سے تلف کرواتا ہے۔

باب ۴۸۶ اَدَاءِ الدُّیُوْنِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا۔

قرض ادا کرنا۔ ارشادِ ربانی ہے: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالکوں کے سپرد کر دو اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرنا۔ اللہ تمہیں اچھا نصیحت کرنے والا ہے اور بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے (۴: ۵۸)

۲۲۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِھَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَبْصَرَ یَعْنِیْ اُحُدًا قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّہٗ یَحُوْلُ لِیْ ذَھَبًا یَمْکُثُ عِنْدِیْ مِنْہُ دِیْنَارٌ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَاَشَارَ اَبُوْ شِھَابٍ بَیْنَ یَدَیْہِ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ وَقَالَ مَکَانَکَ وَتَقَدَّمَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اٰتِیَہٗ ثُمَّ ذَکَرْتُ قَوْلَہٗ مَکَانَکَ حَتّٰی اٰتِیَکَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الَّذِیْ سَمِعْتُ اَوِ الصَّوْتُ الَّذِیْ سَمِعْتُ قَالَ وَھَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِکَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ فَعَلَ کَذَا وَکَذَا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ یہ میرے لیے سونے میں تبدیل ہو جائے۔ اس میں سے ایک دینار میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار جو میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں بے شک زیادہ مال والے زیادہ غریب ہوں گے سوائے اُن کے جو مال کو اس طرح خرچ کرتے رہیں اور ابوشہاب نے اپنے آگے اور دائیں بائیں اشارہ کیا جبکہ ایسے کم ہیں اور فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا پھر آگے بڑھے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز سُنی۔ میں نے حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد کہ اپنی جگہ رہنا، یاد آ گیا۔ جب واپس تشریف لائے تو عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سُنی تھی۔ فرمایا: ہاں میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ جو آپ کی اُمت سے فوت ہوا اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: خواہ وہ ایسے کام بھی کرتا ہو؟ کہا: ہاں۔

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِیْبِ بْنِ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عُتبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے

Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِيْ اَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثٌ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ صَالِحٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پا
اُس پر تین دن گزر جائیں مگر جو کچھ میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ لوں
اِسے صالح اور عقیل نے زہری سے روایت کیا ہے۔

باب ۴۸۷ اِسْتِقْرَاضِ الْاِبِلِ۔

اُونٹ قرض لینا

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

الوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے تقاضا کیا اور آپ سے سختی برتی
اور آپ کے اصحاب اُس پر ٹوٹ پڑے۔ فرمایا کہ اسے چھوڑو کیونکہ حق والے کو بولنے
کا حق ہے۔ اِسے اُسی طرح کا اُونٹ خرید کر دے دو۔ عرض گزار ہوئے کہ وہ
نہیں بلکہ اُس سے بہتر عمر کا ملتا ہے۔ فرمایا کہ وہی خرید کر دے دو کیونکہ تم
میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

باب ۴۸۸ حُسْنُ التَّقَاضِيْ۔

اچھے طریقے سے تقاضا کرنا

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ قَالَ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فَاَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوْسِرِ وَاُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَخُفِرَ لَهٗ قَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک آدمی مر گیا تو اُس سے کہا گیا۔ تُو کیا کہا کرتا تھا؟
عرض گزار ہُوا کہ میں لوگوں سے تجارت کرتا تو مال دار سے درگزر کرتا اور
تنگ دست کو مہلت دیتا۔ پس اُسے بخش دیا گیا۔ حضرت ابومسعود نے
اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔

باب ۴۸۹ هَلْ يُعْطٰى اَكْبَرَ مِنْ سِنِّهٖ۔

کیا بدلے میں زیادہ عمر کا جانور دیا جا سکتا ہے۔

۲۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ فَقَالُوْا مَا نَجِدُ اِلَّا سِنًّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ لِرَجُلٍ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ فَاِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اِسے دے دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے
کہ ہمیں نہیں ملا مگر اُس سے بہتر عمر کا۔ اُس آدمی نے کہا کہ آپ مجھے پورا دیں
گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دے دو کیونکہ اچھا آدمی وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔

باب ۴۹۰ حُسْنُ الْقَضَاءِ۔

احسن طریقے سے قرض ادا کرنا

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَلَمَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ لِرَجُلٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَاءَہٗ یَتَقَاضَاہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْہُ فَطَلَبُوْہُ سِنَّہٗ فَلَمْ یَجِدُوْا لَہٗ اِلَّا سِنًّا فَوْقَھَا فَقَالَ اَعْطُوْہُ فَقَالَ اَوْفَیْتَنِیْ وَفَّی اللّٰہُ بِکَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِیَارَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ایک خاص عمر کا اُونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِسے دے دو۔ لوگوں نے اُسی عمر کا تلاش کیا لیکن نہ ملا مگر اُس سے زیادہ عمر کا۔ فرمایا۔ وہی دے دو اُس آدمی نے کہا۔ آپ مجھے پورا دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا حق دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاہُ ضُحًی فَقَالَ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ لِیْ عَلَیْہِ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تھے مسعر نے کہا کہ بوقتِ چاشت فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ لو اور میرا آپ پر قرض تھا۔ آپ نے ادا فرمایا اور زیادہ دیا۔

باب ۴۹۱ اِذَا قَضٰی دُوْنَ حَقِّہٖ اَوْ حَلَّلَہٗ فَھُوَ جَائِزٌ

جو اُس کے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ معاف کر دے تو جائز ہے۔

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ حَدَّثَنِیْ ابْنُ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَاہُ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ شَھِیْدًا وَعَلَیْہِ دَیْنٌ فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِیْ حُقُوْقِھِمْ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَھُمْ اَنْ یَّقْبَلُوْا ثَمَرَ حَائِطِیْ وَیُحَلِّلُوْا اَبِیْ فَاَبَوْا فَلَمْ یُعْطِھِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَائِطِیْ وَقَالَ سَنَغْدُوْ عَلَیْکَ فَغَدَا عَلَیْنَا حِیْنَ اَصْبَحَ فَطَافَ فِی النَّخْلِ وَدَعَا فِیْ ثَمَرِھَا بِالْبَرَکَۃِ فَجَدَدْتُّھَا فَقَضَیْتُھُمْ وَبَقِیَ لَنَا مِنْ ثَمَرِھَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والدِ محترم غزوۂ اُحد کے روز شہید کر دیے گئے تھے اور اُن کے اُوپر قرض تھا تو قرض خواہوں نے اپنے حقوق میں سختی کی۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ وہ میرے باغ کی کھجوریں لے لیں اور باقی معاف کر دیں۔ اُنھوں نے انکار کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں میرا باغ نہ دیا اور فرمایا کہ صبح ہم تمہارے پاس آئیں گے۔ صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے، باغ میں پھرے اور اُس کے پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی۔ پس میں نے پھل کاٹے تو میں نے اُن کا قرض ادا کر دیا اور ہمارے لیے کھجوریں بچ رہیں۔

باب ۴۹۲ اِذَا قَاصَّ اَوْ جَازَفَہٗ فِی الدَّیْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ اَوْ غَیْرِہٖ

جب گفتگو کرے اور قرض کی کھجوروں کے بدلے کھجوریں وغیرہ اُسے دے۔

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَاہُ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ عَلَیْہِ ثَلٰثِیْنَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَاسْتَنْظَرَہٗ جَابِرٌ فَاَبٰی اَنْ یُّنْظِرَہٗ فَکَلَّمَ جَابِرٌ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَشْفَعَ لَہٗ اِلَیْہِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَلَّمَ الْیَھُوْدِیَّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے وفات پائی اور اُن پر ایک یہودی کا تیس وسق قرض چھوڑا۔ حضرت جابر نے مہلت مانگی تو اس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے شفارش کرنے کی التماس کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور یہودی سے بات کی کہ اپنے قرض کے بدلے میں باغ کا پھل لے لو تو اُس نے انکار کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باغ میں داخل

Marfat.com

لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ فَأَبَى فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشَى فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جُذَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ فَجَدَّهُ بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْفَاهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا وَفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ فَقَالَ أَخْبِرْ ذَلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارَكَنَّ فِيهَا۔

ہوئے اور چلے پھرے، حضرت جابر سے فرمایا کہ کھجوریں اُتار لو۔ پس انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لوٹنے کے بعد کھجوریں تولیں۔ اُسے پوری تیس وسق ادا کردیں اور سترہ وسق بچ رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتانے کے لیے حضرت جابر حاضرِ بارگاہ ہوئے تو آپ کو نمازِ عصر پڑھتا ہوا پایا جب فارغ ہوئے تو آپ سے بچنے کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ یہ ابن خطاب کو بھی بتا دو۔ حضرت جابر حضرت عمر کے پاس گئے اور انھیں بتایا تو حضرت عمر نے اُن سے کہا میں تو اُسی وقت جان گیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس میں چل پھر رہے تھے کہ اُس میں برکت ہوگی۔

باب ۱۴۹۳ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ۔

جو قرض سے پناہ مانگے

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ يَا رَسُولَ اللهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

ابو الیمان، شعیب، زہری ——— اسماعیل، اُن کے بھائی، سلیمان محمد بن ابو عتیق، ابن شہاب، عُروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے ہوئے کہا کرتے: اے اللہ! میں گناہوں اور قرض میں پھنسنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔ فرمایا کہ مقروض آدمی بات کرے تو جھوٹ بولتا اور وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

باب ۱۴۹۴ الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا۔

مقروض کی نمازِ جنازہ

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہے اور جس نے قرض چھوڑا وہ ہمارے اُوپر ہے۔

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ۔

عبد الرحمٰن بن ابو عمرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن نہیں مگر میں دنیا اور آخرت میں اس کا سب سے قریبی ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو۔ یہ نبی ایمان والوں سے اُن کی جانوں کی نسبت زیادہ قریب ہے (۳۳ : ۶)۔ پس جو مسلمان مر جائے اور مال چھوڑے تو وہ اُس کے عصبہ کا ہے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئیں کہ اُن کا مددگار میں ہوں۔

Marfat.com

باب ۴۹۵ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَخِيْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

باب ۴۹۶ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ وَقَالَ سُفْيَانُ عِرْضُهٗ يَقُوْلُ مَطَلْتَنِيْ وَعُقُوْبَتُهٗ الْحَبْسُ۔

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا

باب ۴۹۷ اِذَا وَجَدَ مَالَهٗ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيْعَةِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا اَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَمْ يَسُغْ عِتْقُهٗ وَلَا بَيْعُهٗ وَلَا شِرَاؤُهٗ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَضٰى عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضٰى مِنْ حَقِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْاِسْنَادُ كُلُّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْقَضَاءِ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانُوْا كُلُّهُمْ عَلَى الْمَدِيْنَةِ۔

مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مال دار آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

صاحبِ حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مال دار کا لیت ولعل کرنا اُس کی سزا اور بے عزتی کو قریب لے آتا ہے سفیان کا قول ہے کہ بے عزتی یہ کہنا ہے کہ تم دیر کر رہے ہو اور سزا قید بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے آیا اور آپ پر سختی کی تو آپ کے اصحاب اُس پر ٹوٹ پڑے، فرمایا کہ اِسے جانے دو کیونکہ صاحبِ حق کو بولنے کا حق ہے۔

اگر کوئی کسی مفلس کے پاس اپنا مال بیع، قرض یا امانت کی صورت میں پائے تو وہ اُس کا زیادہ مستحق ہے، جب دیوالیہ ہو جائے اور مشہور ہو جائے تو اُس کے لیے آزاد کرنا، بیچنا اور خریدنا جائز نہیں سعید بن مسیب کا قول ہے کہ حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ جس نے مفلس ہونے سے پہلے اپنے حق سے لے لیا تو وہ اُسی کا ہے اور جو اپنے سامان کو اُسی شکل میں پہچان لے تو وہی اُس کا زیادہ مستحق ہے۔

احمد بن یونس، زُہیر، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا یہ کہتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو اپنے مال کو کسی آدمی یا انسان کے پاس پائے جب کہ وہ دیوالیہ ہو گیا ہو تو دوسرے کی نسبت وہی اُس مال کا زیادہ مستحق ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اِس اسناد والے سارے عہدہ قضا پر رہے جیسے یحییٰ بن سعید، اور ابوبکر بن محمد اور عمر بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوہریرہ اور یہ سب مدینہ منورہ پر حاکم ہوئے تھے۔

Marfat.com

باب ۴۹۸ مَنْ اَخَّرَ الْغَرِيْمَ اِلَى الْغَدِ اَوْ نَحْوِهٖ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرٌ اشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِيْ حُقُوْقِهِمْ فِيْ دَيْنِ اَبِيْ فَسَاَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْبَلُوْا حَائِطِيْ فَاَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ قَالَ سَاَغْدُوْا عَلَيْكَ غَدًا فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ اَصْبَحَ فَدَعَا فِيْ ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ۔

باب ۴۹۹ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ اَوِ الْمَعْدُوْمِ فَقَسَمَهٗ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ اَوْ اَعْطَاهُ حَتّٰى يُنْفِقَ عَلٰى نَفْسِهٖ۔

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَخَذَ ثَمَنَهٗ فَدَفَعَهٗ اِلَيْهِ۔

باب ۵۰۰ اِذَا اَقْرَضَهٗ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اَوْ اَجَّلَهٗ فِي الْبَيْعِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ اِلٰى اَجَلٍ لَا بَاْسَ بِهٖ وَاِنْ اُعْطِيَ اَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهٖ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ هُوَ اِلٰى اَجَلِهٖ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ شَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى

باب ۵۰۱ الشَّفَاعَةِ فِيْ وَضْعِ الدَّيْنِ۔

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُصِيْبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا فَطَلَبْتُ اِلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا فَقَالَ صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ

جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے اور اُس کا مقصد طرحانہ نہ ہو۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ قرض خواہوں نے اپنا حق لینے میں سختی کی جو اُن کا میرے والد ماجد پر قرض تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے کہا کہ میرے باغ کا پھل قبول کر لیں تو اُنھوں نے انکار کر دیا۔ آپ نے اُنھیں باغ نہ دیا اور نہ ان کے لیے پھل تڑوائے۔ اگلے روز آپ صبح کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور اُس کے پھلوں میں برکت کی دعا کی تو میں نے اُن کا سارا قرض ادا کر دیا۔

جو مفلس یا دیوالیے کا مال بیچ کر قرض خواہوں میں تقسیم کر دے یا اُسی کو عطا کر دے کہ اپنے اُوپر خرچ کرے۔

عطا بن ابو رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا جس کو مدبر کیا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ حضرت نُعیم بن عبداللہ نے اُسے خرید لیا تو آپ نے قیمت لے کر اُس شخص کو دے دی۔

معینہ مدت کے وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ مدت مقرر کے قرض لینے میں کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ زیادہ درہم دیئے جائیں مگر شرط نہ کی ہو۔ عطاء اور عمرو بن دینار نے فرمایا کہ قرض میں مدت کی پابندی کی جائے۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے بنی اسرائیل کے کسی آدمی سے قرض مانگا تو اُس نے مقررہ مدت کے وعدے پر دے دیا۔

قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضرت عبداللہ شہید کر دیئے گئے جنھوں نے بال بچے اور قرض چھوڑا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے سفارش کروائی لیکن قرض خواہ نہ مانے۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا لیکن وہ نہ مانے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر قسم کی کھجوروں کی الگ ڈھیری لگانا یعنی عذق بن زید کی الگ ڈھیری، لین کی

Marfat.com

مِنْهُ عَلٰى حِدَةٍ عَذَقَ بْنَ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ وَالْلِّيْنَ عَلٰى حِدَةٍ وَالْعَجْوَةِ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَحْزَرْهُنَّ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتّٰى اسْتَوْفٰى وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَاَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا فَاَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهٖ قَالَ بِعْنِيْهِ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَاْذَنْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا اُصِيْبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ ثُمَّ قَالَ ائْتِ اَهْلَكَ فَقَدِمْتُ فَاَخْبَرْتُ خَالِيْ بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِيْ فَاَخْبَرْتُهٗ بِاِعْيَاءِ الْجَمَلِ وَبِالَّذِيْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَوَكَزَهٗ اِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ اِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِيْ مَعَ الْقَوْمِ۔

الگ اور عجوہ کی الگ۔ پھر اُنھیں بُلا لینا یہاں تک کہ میں آجاؤں۔ میں نے یہی کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور اُن پر بیٹھ گئے۔ پس ہر ایک کو ناپ کر دیں یہاں تک کہ سارا قرض ادا ہو گیا اور جتنی تھیں سب کھجوریں بچ رہیں گویا اُنھیں ہاتھ ہی نہیں لگایا اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پانی بھرنے والے اُونٹ پر سوار ہو کر ایک غزوہ میں شریک ہُوا۔ اُونٹ تھک گیا اور میں پیچھے رہ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے پیچھے سے چھڑی ماری۔ فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں بیچ دو اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہنا۔ جب نزدیک پہنچ گئے تو میں نے اجازت مانگی اور عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! میری ابھی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض گزار ہُوا کہ میرے والدِ ماجد حضرت عبد اللہ شہید ہو گئے اور چھوٹی بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ میں نے بیوہ سے شادی کی تاکہ وہ اُنھیں علم و ادب سکھائے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ۔ میں نے اپنے ماموں جان کو اونٹ فروخت کرنے کے متعلق بتایا تو اُنھوں نے مجھے ملامت کی۔ میں نے انھیں اُونٹ کے تھک جانے کے متعلق بتایا اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا نیز اُسے چھڑی ماری تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو اگلی صبح کو میں اُونٹ لے کر حاضرِ بارگاہ ہُوا۔ آپ نے مجھے اُونٹ کی قیمت اور اُونٹ بھی دے دیا اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ مجھے حصّہ دیا۔

باب ۵۰۲ مَا يُنْهٰى عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ وَلَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَقَالَ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْ اَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ وَقَالَ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ وَالْحَجْرِ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا يُنْهٰى عَنِ الْخِدَاعِ۔

مال ضائع کرنے کی ممانعت: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اور فسادیوں کے عمل کو درست قرار نہیں دیتا اور کہا: کیا آپ کی نماز آپ کو ایسے کام کا حکم دیتی ہے کہ ہم اُن کی پوجا کریں جن کو ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے یا ہم اپنے مالوں میں وہ کریں جو ہم چاہیں: اور فرمایا: اور بے وقوفوں کو اپنے مال نہ دو اور اس سلسلے میں دھوکا دینے کی ممانعت

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہُوا: مجھے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ جب سودا کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔ وہ شخص یہی کہہ دیا کرتا۔

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنَعَا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ

باب ۱۵۰۳ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَلَا يَعْمَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے تمہارے اُوپر ماؤں کی نافرمانی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا اور بر تنے کی چیزوں نہ دینا نیز ناپسند فرمایا ہے تمہارے لیے قیل وقال زیادہ سوال اور مال کو ضائع کرنا۔

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور تصرف نہ کرے مگر اُس کی اجازت سے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھ جائے گا۔ امام حاکم ہے اور وہ اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اور وہ اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھی جائے گی۔ نوکر اپنے آقا کے مال میں حاکم ہے اور وہ ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اُن کا بیان ہے کہ یہ باتیں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنیں اور میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اپنے باپ کے مال میں حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا پس ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

كِتَابٌ فِي الْخُصُومَاتِ

جھگڑوں کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۱۵۰۴ مَا يُذْكَرُ فِي الْأَشْخَاصِ وَالْمُلَازَمَةِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ۔

مقروض کو گرفتار کر کے لے جانے کا بیان نیز مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی۔

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهُ قَالَ لَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کوئی آیت پڑھی جبکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے خلاف سُنی تھی۔ پس میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں خوب ہو۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا کہ اختلاف نہ کرو تم سے پہلے اختلاف کے باعث ہلاک ہو گئے تھے۔

Marfat.com

۲۲۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعٰلَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں میں تو تو میں میں ہوئی جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا مسلمان نے کہا کہ اُس ذات کی قسم، جس نے حضرت محمد کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ یہودی نے کہا کہ اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اُٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا پس یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا اور جو واقعہ اُس کے اور مسلمان کے درمیان ہُوا تھا وہ عرض کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمان کو بُلایا اور اُس سے یہ بات پوچھی۔ اُس نے عرض کر دی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی اُن کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا اُن میں تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ دَعُوهُ فَقَالَ أَعْرَبْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ أَيْ خَبِيثُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَوْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الْأُولٰى۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک یہودی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہُوا۔ اے ابوالقاسم! آپ کے ایک صحابی نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ فرمایا، کس نے عرض کی کہ ایک انصاری نے۔ فرمایا کہ اُسے بلاؤ۔ فرمایا کہ تم نے اسے مارا؟ عرض کی کہ میں نے اسے بازار میں قسم کھاتے سُنا کہ اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو نوعِ بشر میں ممتاز کیا۔ میں نے کہا اے خبیث! کیا محمد مصطفیٰ پر بھی؟ پس مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء کے درمیان امتیاز پیدا نہ کرو کیونکہ لوگ قیامت کے روز بے ہوش ہوں گے۔ پس سب سے پہلے میرے لیے زمین شق ہو گی تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہوئے یا پہلا بے ہوش ہونا حساب میں شمار ہُوا۔

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تیرے ساتھ یہ

Marfat.com

مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكَ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيَّ فَأَوْمَأَ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

کس نے کیا! کیا فلاں نے یا فلاں نے! جب یہودی کا نام لیا گیا تو اُس نے سر سے اشارہ کیا۔ یہودی پکڑا گیا اور اُس نے اعتراف کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اُس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

باب ۱۵۰۵ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيهِ وَالضَّعِيفِ الْعَقْلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَجُلٍ مَالٌ وَلَهُ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهِ فَرُفِعَ ثَمَنُهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِي يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کسی نے کہا کہ فلاں نے یا فلاں نے! جب یہودی کا نام لیا گیا تو اُس نے سر سے اشارہ کیا۔ یہودی پکڑا گیا اور اُس نے اعتراف کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اُس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

جس نے پاگل اور کم عقل کے معاملے کو رد کیا ہو اگرچہ حاکم نے اُسے منع نہ کیا ہو۔ حضرت جابر سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کو مال واپس دے دیا اور پھر اُسے منع کر دیا۔ امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی کا دوسرے پر قرض ہو اور مقروض کے پاس ایک غلام کے سوا کچھ نہ ہو تو اُس کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ جو کمزور وغیرہ کی کوئی چیز بیچ کر قیمت ادا کر دے اور اُسے سنبھالنے اور حفاظت کرنے کا حکم دے۔ اگر وہ منع کرنے کے بعد بھی خراب کر دے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے اور اُس شخص سے فرمایا جس کو تجارت میں دھوکا دیا جاتا تھا کہ کہہ دیا کرنا:۔ دھوکا نہ دینا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا مال نہیں لیا۔

۲۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ يَقُولُهُ۔

عبداللہ بن دینار نے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ ایک آدمی کو تجارت میں دھوکا دے دیا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا، جب سودا کرو تو کہہ دیا کرنا کہ دھوکا نہ دینا۔ چنانچہ وہ یہی کہہ دیا کرتا۔

۲۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے غلام آزاد کیا جس کے سوا اس کے پاس مال نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے واپس لوٹایا جس کو نعیم بن نحام نے خرید لیا۔

باب ۱۵۰۶ كَلَامِ الْخُصُومِ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ۔

فریقین کا ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا

۲۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اُس میں جھوٹا ہو تاکہ ایسا کر کے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ وہ ناراض ہو گا حضرت اشعث کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، یہ میرے متعلق ہے کیونکہ میری اور ایک یہودی کی زمین تھی اُس نے میرے حق سے انکار کیا میں اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

Marfat.com

ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الآية

لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں عرض کی، نہیں۔ چنانچہ یہودی سے فرمایا کہ قسم کھاؤ! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال ہضم کر جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے دنیاوی پونجی خریدتے ہیں۔ (الآیۃ)

۲۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهٗ تَقَاضَى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کعب نے مسجد میں حضرت ابن ابوحدرد سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا جو اُن پر تھا تو دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کاشانۂ اقدس سے سُنا۔ آپ نکلنے لگے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی کہ اے کعب! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اپنے قرض میں سے آدھا چھوڑ دو۔ یہ اشارے سے بتایا عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! میں نے یہی کر دیا۔ فرمایا کہ اُٹھو اور باقی قرض ادا کر دو۔

۲۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ لِيْ اَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ اقْرَاْ فَقَرَاَ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اقْرَاْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

عبدالرحمٰن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام سے سورۂ الفرقان اُس کے خلاف سُنی جیسے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں اُن پر ٹوٹ پڑتا لیکن میں نے اُنھیں مہلت دی۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں اُن کے گلے میں چادر ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے انھیں اُس کے خلاف پڑھتے ہوئے سُنا جیسے آپ نے مجھے پڑھائی۔ فرمایا کہ انھیں چھوڑ دو۔ پھر فرمایا کہ پڑھو۔ اُنھوں نے پڑھی فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو۔ پھر میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بے شک قرآنِ مجید سات قراتوں میں نازل ہوا ہے لہٰذا اُسی طریقے پر پڑھو جو تمہارے لیے آسان ہو۔

باب ۱۵۰ اِخْرَاجِ اَهْلِ الْمَعَاصِيْ وَالْخُصُوْمِ مِنَ الْبُيُوْتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ اَخْرَجَ عُمَرُ اُخْتَ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ نَاحَتْ۔

مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھروں سے نکال دینا۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کی بہن کو ماتم کرنے پر نکال دیا تھا۔

۲۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

Marfat.com

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ۔

کہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہونے کا حکم دوں۔ پھر اُن لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور انھیں اُن کے اوپر جلا دوں۔

باب ۵۰۸ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ۔

میت کے وصی کا دعویٰ کرنا

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصَانِيْ اَخِيْ اِذَا قَدِمْتُ اَنْ اَنْظُرَ ابْنَ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبِضَهُ فَاِنَّهُ ابْنِيْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ فَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبد بن زمعہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا زمعہ کی لونڈی کے بیٹے سے متعلق جھگڑا ہوا۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب تم مکہ مکرمہ پہنچو اور زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھو تو اُسے اپنے قبضے میں لے لینا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ حضرت عبد بن زمعہ عرض گزار ہوئے کہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی واضح مشابہت دیکھی تو فرمایا کہ۔ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بیٹا بستر والے کا ہے اور اے سودہ! اس سے پردہ کرنا۔

باب ۵۰۹ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تَخْشٰى مَعَرَّتَهُ

جس سے ضرر کا اندیشہ ہو اُسے باندھ کر رکھنا۔

وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ۔

حضرت ابن عباس نے قرآن کی تعلیم اور سُنن و فرائض کے لیے عکرمہ کو مقید رکھا۔

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ ابْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی جانب روانہ فرمائے، وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر لائے، جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور جو یمامہ والوں کا سردار تھا۔ چنانچہ اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی کہ اے محمد! مال ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔

باب ۵۱۰ الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَمِ وَاشْتَرٰى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَارًا لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ عَلٰى اَنَّ عُمَرَ اِنْ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهُ وَاِنْ لَّمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ اَرْبَعُ مِائَةِ وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ

حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا۔ نافع بن عبدالحارث نے

مکہ مکرمہ میں ایک گھر جیل خانہ بنانے کے لیے صفوان بن اُمیہ سے ایک گھر خریدا کہ اگر حضرت عمر راضی ہوئے تو سودا رہے گا اور حضرت عمر راضی نہ ہوئے تو چار سو دینار صفوان کے۔ حضرت ابن زبیر نے مکہ معظمہ میں لوگوں کو قید کیا۔

Marfat.com

بِسَمَكَةٍ۔

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ۔

سعید بن ابوسعید نے سُنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار یمن کی جانب بھیجے۔ پس وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو لے کر آئے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ پس اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۵۱۱ الْمُلَازَمَةِ۔

مقروض کا تعاقب کرتے رہنا

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

کعب بن مالک انصاری سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک کا حضرت عبداللہ بن ابوحدرد اسلمی پر قرض تھا۔ اُن سے ملاقات ہوئی تو پیچھے لگ گئے، دونوں کی گفتگو ہوئی یہاں تک کہ آوازیں اُونچی ہوگئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ اے کعب! اور ہاتھ سے اشارہ کیا گویا نصف کے لیے فرماتے ہیں۔ پس انھوں نے نصف قرضہ لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

باب ۱۵۱۲ التَّقَاضِي۔

قرض کا تقاضا کرنا۔

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أَقْضِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ قَالَ فَدَعْنِي حَتّٰى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَأُوتٰى مَالًا وَوَلَدًا ثُمَّ أَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا إِلَى الْآخِرَةِ۔

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت کے اندر میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا۔ میرے عاص بن وائل پر کچھ درہم تھے۔ میں اُس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو اُس نے کہا، نہیں دوں گا جب تک محمد کا انکار نہ کر دو۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے مار کر دوبارہ زندہ کر دے میں تب بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار نہیں کروں گا۔ کہا جانے دو یہاں تک کہ مجھے مار کر دوبارہ اُٹھایا جائے تو میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا، اُس وقت تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ اُس وقت یہ آیت نازل کی گئی۔ کیا تُو نے وہ شخص دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا۔ کہا کہ ضرور میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا (۱۹: ۷۷)۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

گری پڑی چیز کا بیان

وَاِذَا اَخْبَرَهُ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ اِلَيْهِ۔

جب مالک صحیح نشانیاں بتا دے تو مال اُسے دے دیا جا

۲۲۵۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ لَقِيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ اَخَذْتُ صُرَّةً مِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهُ ثَالِثًا فَقَالَ احْفَظْ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ فَلَقِيْتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ ثَلٰثَةَ اَحْوَالٍ اَوْ حَوْلًا وَاحِدًا۔

سُوَید بن بشار نے غفلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے سو دیناروں کی تھیلی لی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی لیکن اُسے پہچاننے والا نہ ملا۔ اسی طرح تیسری دفعہ جب حاضر ہوا فرمایا کہ اِن کے برتن، گنتی اور سر بندھن کو یاد رکھنا۔ اگر اِن کا مالک آ جائے تو فبہا ورنہ فائدہ اُٹھاؤ۔ میں نے فائدہ اُٹھایا۔ اِس کے بعد میں اُن سے مکہ میں ملا تو فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں کہ تین کہ تین سال یا ایک سال۔

بَاب ۱۵۱۴ ضَالَّةِ الْاِبِلِ

گُم شدہ اُونٹ

۲۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنَّا يَلْتَقِطُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ احْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ ضَالَّةُ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ پھر اُس کی تھیلی اور سر بندھن کو یاد رکھو۔ اگر کوئی آ کر نشانیاں بتائے تو فبہا ورنہ اُسے خرچ کر لے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گُم شدہ بکری! فرمایا کہ وہ تمہارے لیے ہے تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے۔ عرض کی کہ گُم شدہ اُونٹ! نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: تمہیں اُس سے کیا واسطہ! اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی پیے گا اور درخت کھائے گا۔

بَاب ۱۵۱۵ ضَالَّةِ الْغَنَمِ۔

گُم شدہ بکری

۲۲۵۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَزَعَمَ اَنَّهٗ قَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اُس کی تھیلی اور اُس کے سر بندھن کو پہچان لو، پھر سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ یزید کہتے کہ اگر کوئی نہ پہچانے تو پانے والا خرچ کر لے اور وہ اُس کے

Marfat.com

ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُوْلُ يَزِيْدُ إِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ اِسْتَنْفِقْ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَهُ قَالَ يَحْيٰى فَهٰذَا الَّذِيْ لَا أَدْرِيْ أَفِيْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَزِيْدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا۔

پاس امانت ہوگی۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے یا کچھ اپنے پاس سے کہا ہے۔ پھر وہ عرض گزار ہوا کہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔ یزید نے کہا کہ اُس کی بھی تشہیر کرے۔ پھر عرض گزار ہوا کہ گم شدہ اُونٹ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اُسے چھوڑ دو کیونکہ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی کے پاس جائے گا اور درخت کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

بَابُ ۱۵۱۶ إِذَا لَمْ يُوْجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا۔

جب گرے ہوئے مال والا ایک سال تک نہ ملے تو یہ پانے والے کا ہے۔

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تھیلی اور سر بندھن کو پہچان لو، پھر اُس کی سال بھر تشہیر کرو۔ اگر اُس کا مالک آ جائے تو فبہا ورنہ تمہیں اختیار ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ بکری! فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ اُونٹ! فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا جب کہ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے پاس ہے۔ پانی پر گزرے گا، درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

بَابُ ۱۵۱۷ وَإِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهٖ فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ۔

جب کوئی دریا میں لکڑی یا کوڑا وغیرہ پائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ وہ باہر نکلا تاکہ دیکھے کہ کوئی جہاز اُس کا مال لے کر آیا ہو۔ اُس نے ایک لکڑی دیکھی تو گھر کے ایندھن کے لیے لی۔ جب اُسے پھاڑا تو اپنا مال اور رقعہ پایا۔

بَابُ ۱۵۱۸ إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيْقِ۔

جب کوئی راستے میں کھجور پائے۔

Marfat.com

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا وَقَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
وسلم راستے میں پڑی ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر مجھے ڈر
کہ مبادا یہ صدقے کی ہو تو میں اسے کھا لیتا۔ ۔۔ یحییٰ، سفیان، منصور ۔۔۔
زائدہ، منصور، طلحہ، حضرت انس ۔۔۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، معمر، ہمام
منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعا
وسلم نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتا ہوں تو اپنے بستر پر کھ
پڑی ہوئی پاتا ہوں۔ پس اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں۔ پھر ڈر
ہوئے کہ مبادا صدقہ کی ہو ڈال دیتا ہوں۔

باب ۵۱۹ کَیْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ أَهْلِ مَكَّةَ وَقَالَ

اہل مکہ کی گری پڑی چیز کا کس طرح اعلان کیا جائے؟

طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرمایا: اس کی گری پڑی چیز اٹھائی نہ جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت ابن عبا
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی گری پڑی چ
نہ اٹھائی جائے مگر تشہیر کرنے کے لیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عن
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا درخ
نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز
اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے۔ حض
عباس رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا۔ فر
کہ اچھا اذخر کے سوا۔

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَهَا عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعا
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ پر فتح دی تو آپ لوگو
میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے ہاتھیوں
کو روکا اور اپنے رسول کو اس پر قابض کیا اور اہل ایمان کو۔ پس مجھ سے پہلے
یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے
حلال ہوا اور میرے بعد کسی کے لیے بھی حلال نہیں ہوگا۔ پس اس کا شکار نہ
بھڑکایا جائے اور نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز حلال

Marfat.com

قَبْلِیْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهَا وَلَا یُخْتَلٰی شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّفْدٰی وَاِمَّا اَنْ یُّقِیْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ لِقُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ ۵ فَقَالَ اَبُوْشَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اُكْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُكْتُبُوْا لِاَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِیْ سَمِعَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

مگر اعلان کرنے کے لیے۔ جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اُسے دو میں سے ایک کا اختیار ہے۔ فدیہ لے یا بدلہ۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کیونکہ اسے ہم اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذخر کے سوا۔ اہل یمن سے ابوشاہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے لیے لکھوا دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔ میں نے اوزاعی سے کہا کہ یا رسول اللہ میرے لیے لکھوا دیجیے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ وہ خطبہ جو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

باب ۱۵۲ لَا تُحْتَلَبُ مَاشِیَةُ اَحَدٍ بِغَیْرِ اِذْنِهٖ۔

کسی کا مویشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے۔

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِیَةَ امْرِئٍ بِغَیْرِ اِذْنِهٖ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰی مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَیُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِیْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا یَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِیَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی کسی کے مویشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی تمہارے گودام میں آکر کوٹھے کو توڑ ڈالے اور اناج لے جائے۔ مویشیوں کے تھن اُن کے اناج کے خزانے ہیں۔ لہٰذا کسی کے مویشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

باب ۱۵۳ اِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَیْهِ لِاَنَّهَا وَدِیْعَةٌ عِنْدَهٗ۔

جب سال کے بعد گرے پڑے مال کا مالک آئے تو اُسے لوٹائے کیونکہ یہ اُس کے پاس امانت ہے۔

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَّبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَیْهِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِیَ لَكَ اَوْ لِاَخِیْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ سال بھر تک اُس کی تشہیر کرو اور اُس کی تھیلی اور سر بندھن کو پہچان لو۔ پھر اُسے خرچ کر لو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو اُسے ادا کر دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! گم شدہ بکری! فرمایا کہ اُسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گم شدہ اُونٹ! پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے یہاں تک کہ رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا چہرۂ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا، تمہیں اُس سے کیا؟ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِحْمَرَّتْ وَجْنَتَاہُ اَوِ احْمَرَّ وَجْہُہٗ ثُمَّ قَالَ مَالَکَ وَلَہَا مَعَہَا حِذَآؤُہَا وَسِقَآؤُہَا حَتّٰی یَلْقَاہَا رَبُّہَا۔

ہے، یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

باب ۱۵۲۲ ہَلْ یَاْخُذُ اللُّقَطَۃَ وَلَا یَدَعُہَا تَضِیْعُ حَتّٰی لَا یَاْخُذَہَا مَنْ لَا یَسْتَحِقُّ۔

کیا گری پڑی چیز اِس لیے اُٹھائی جائے کہ ضائع نہ ہو اور کسی نااہل کے پلّے نہ پڑ جائے۔

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُہَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَیْدَ بْنَ غَفَلَۃَ قَالَ کُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَزَیْدِ بْنِ صُوْحَانَ فِیْ غَزَاۃٍ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَ لِیْ اَلْقِہٖ قُلْتُ لَا وَلٰکِنْ اِنْ وَجَدَ صَاحِبَہٗ وَاِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِہٖ فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا فَمَرَرْتُ بِالْمَدِیْنَۃِ فَسَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّۃً عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہَا مِائَۃُ دِیْنَارٍ فَاَتَیْتُ بِہَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْہَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُہَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَیْتُ فَقَالَ عَرِّفْہَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُہَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَیْتُہٗ فَقَالَ عَرِّفْہَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُہَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَیْتُہٗ الرَّابِعَۃَ فَقَالَ اِحْفَظْ عِدَّتَہَا وَوِکَآءَہَا وَوِعَآءَہَا فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُہَا وَاِلَّا اسْتَمْتِعْ بِہَا۔

سُوَید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ مجھ سے کہا کہ اسے ڈال دو۔ میں نے کہا نہیں بلکہ اس کے مالک کو تلاش کروں گا ورنہ خود فائدہ حاصل کروں گا۔ لوٹتے وقت ہم نے حج کیا اور میں مدینہ منورہ سے گزرا تو میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا فرمایا: مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے۔ میں اُنہیں لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: سال بھر تشہیر کرو۔ پس میں نے ایک سال تشہیر کی۔ دوبارہ حاضر ہوا تو فرمایا: سال بھر تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی۔ سہ بارہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ سال بھر تشہیر کرو۔ چنانچہ سال بھر تشہیر کی۔ پھر چوتھی مرتبہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ گنتی معلوم کر لو نیز ان کا برتن اور سر بند بھی۔ اگر ان کا مالک آ جائے تو فبہا ورنہ فائدہ حاصل کرو۔

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سَلَمَۃَ بِہٰذَا فَقَالَ فَلَقِیْتُہٗ بَعْدُ بِمَکَّۃَ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ اَثَلَاثَۃَ اَحْوَالٍ اَوْ حَوْلًا وَّاحِدًا۔

شعبہ نے اسی سلمہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کے بعد وہ مجھے مکہ مکرمہ میں ملا۔ چنانچہ فرمایا مجھے نہیں معلوم کہ تین سال یا صرف ایک سال۔

باب ۱۵۲۳ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَۃَ وَلَمْ یَدْفَعْہَا اِلَی السُّلْطَانِ۔

جس نے گری پڑی چیز کی خوب تشہیر کی اور وہ حاکم کے سپرد نہ کی۔

۲۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ رَبِیْعَۃَ عَنْ یَزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَۃِ قَالَ عَرِّفْہَا سَنَۃً فَاِنْ جَآءَ اَحَدٌ یُخْبِرُکَ بِعِفَاصِہَا وَوِکَآءِہَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِہَا وَسَاَلَہٗ عَنْ ضَالَّۃِ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْہُہٗ وَقَالَ مَالَکَ وَلَہَا مَعَہَا سِقَآؤُہَا وَحِذَآؤُہَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْکُلُ الشَّجَرَۃَ دَعْہَا حَتّٰی

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا فرمایا کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ اگر کوئی آ کر اُس کے برتن اور سر بند کی پہچان بتائے تو فبہا ورنہ اُسے خرچ کر لو۔ گم شدہ اُونٹ کے متعلق پوچھا تو چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: تمہیں اُس سے کیا؟ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے پاس ہے۔ پانی پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا۔ چھوڑے رکھو یہاں تک کہ اس کا مالک اُسے پالے۔

Marfat.com

يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَالَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ۔

گم شدہ بکری کے متعلق پوچھا تو فرمایا: وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔

باب ۱۵۲۴

چرواہے سے دودھ مانگنا

۲۲۶۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ الْبَرَآءُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ ح حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ نَطَلَقْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِيْ غَنَمٍ يَسُوْقُ غَنَمَهٗ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهٗ فَقُلْتُ هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لِيْ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرْتُهٗ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ اِحْدٰى كَفَّيْهِ بِالْاُخْرٰى فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْبَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَاَتَيْتُ بِهٖ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ۔

حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ روایت ہے۔ میں چلا یہاں تک کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں کو ہانک رہا تھا میں نے کہا کہ تم کون ہو؟ اس نے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جس کو میں جانتا تھا کہ اس کا۔ میں نے کہا: کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ کہا ہاں۔ میں نے کہا: کیا تم ہمارے لیے دودھ نکال دو گے؟ کہا، ہاں۔ میں نے اُسے تھنوں کو دھونے اور ہاتھوں کو غبار سے صاف کرنے کا حکم دیا اس نے ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور ایک پیالہ دودھ نکالا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس کا منہ باندھ رکھا تھا۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا۔ یہاں تک کہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ میں لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! نوش فرمایئے۔ آپ نے نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ ۱۵۲۵ فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ

ظلم اور لوٹ کھسوٹ کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ رَافِعِي الْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُهْطِعِيْنَ مُدِيْمِي النَّظَرِ وَيُقَالُ مُسْرِعِيْنَ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ يَعْنِيْ جَوْفًا لَا عُقُوْلَ لَهُمْ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور اللہ کو اُس سے غافل نہ سمجھنا جو ظالم کرتے ہیں۔ بے شک وہ انہیں اُس روز کے لیے مہلت دے رہا ہے جس روز آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ سروں کو جھکائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے اَلْمُقْنِعُ اور اَلْمُقْمِحُ ایک ہیں مجاہد کا قول ہے کہ مُهْطِعِيْنَ سے ٹکٹکی باندھنا مراد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تیز دوڑنے والے۔ وہ آنکھیں نہیں جھپکیں گے۔ هَوَآءٌ وہ جو عقل سے خالی ہوں۔ اور لوگوں کو اُس دن سے ڈراؤ جس روز ان کے پاس عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی دیر کی مہلت دے، ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور رسول کی پیروی کریں گے۔ کیا اس سے پہلے تم نے قسم

Marfat.com

قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔

کھلی تھی کہ تمہیں زوال نہیں ہوگا اور تم اُن کے گھروں میں رہے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر واضح ہوگیا جو ہم نے اُن کے ساتھ کیسا کیا اور تمہارے لیے مثالیں بیان کیں اور انھوں نے اپنے مکر کیے جب کہ سب تدبیریں اللہ کے پاس ہیں اور اگرچہ اُن کے فریبوں سے پہاڑ ٹل جائیں اور یہ گمان نہ کرنا کہ اللہ اُس کے خلاف کرنے والا ہے جو اُس نے اپنے رسولوں سے وعدے کیے۔ بے شک اللہ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔

باب ۱۵۲۶ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ۔

ظلم وستم کا بدلہ

۲۲۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِنَطْرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بعض مومن جہنم سے نجات پائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیے جائیں گے اور دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم وستم کیے ہوں گے اُن کا بدلہ لیا جائے گا جب کہ وہ پاک ہو گئے ہوں گے اور جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی ہوگی۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنت میں ہر ایک کا گھر اُس کے دنیا والے گھر سے بہتر ہوگا۔ یونس بن محمد، شیبان، قتادہ نے اسے ابوالمتوکل سے روایت کیا۔

باب ۱۵۲۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ خبردار ہو جاؤ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

۲۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ أَخُذُ بِيَدِهِ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتّٰى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأٰى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُونَ وَالْمُنَافِقُونَ

صفوان بن محرز مازنی سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ اُن کا ہاتھ پکڑ کر چل رہا تھا تو ایک آدمی اُن کی خدمت میں عرض گزار ہوا: آپ نے سرگوشی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سُنا ہے! فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کرے گا اور پردہ ڈال کر چھپا لے گا۔ فرمائے گا: کیا تو نے فلاں گناہ کیا؟ عرض کرے گا: ہاں اے رب یہاں تک کہ سارے گناہوں کا اعتراف کرے گا اور سوچے گا کہ ہلاک ہوگیا۔ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی اور آج تجھے بخش دیا اور اُسے نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی لیکن جو کافر اور منافق ہیں اُن کے متعلق گواہ کہیں گے: یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

Marfat.com

فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

باب ۵۲۸ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهٗ۔

کوئی مسلمان نہ کسی پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے سپرد کرے

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اُس پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے حوالے کرے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت روائی میں رہتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے مصیبت کو دُور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے اُس کی ایک مصیبت دُور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

باب ۵۲۹ اَعِنْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا۔

اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا۔

عُبَیداللہ بن ابوبکر بن انس اور حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهٗ فَكَيْفَ نَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَاْخُذُهٗ فَوْقَ يَدَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم مظلوم کی مدد کریں لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں فرمایا کہ اس کے ہاتھ پکڑ لو۔

ف: حدیث ۲۲۶۷ سے ۲۲۷۱ تک چاروں ایسی ہیں کہ اگر آج بھی ہم اِن پر عمل پیرا ہو جائیں تو معاشرے میں ہر طرف ہی سکون و اطمینان کی ہوائیں چلنے لگیں۔ ہر فرد سکون کا سانس لینے لگے اور دنیا میں ہی جنت کی بہاریں محسوس ہونے لگیں ــــ کسی پر ظلم نہ کرنا ــــ کسی کو ظالم کے حوالے نہ کرنا ــــ اپنے مسلمان بھائیوں کی حاجت برآری میں مشغول رہنا ــــ مسلمان بھائی سے مصیبت کو دُور کرنا ــــ مسلمان کی عیب پوشی کرنا ــــ مظلوم کی مدد کرنا ــــ ظالم کو ظلم سے روکنا ــــ مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرنا ــــ جملہ اہل اسلام کو ایک ہی گھر کے افراد کی طرح سمجھ کر سب کا خیر خواہ بن کر رہنا۔ ان میں سے کونسی بات ہے جو ہمارے اندر پائی جاتی ہے؟ جب ہم اخوت و محبت کے سارے اسباق ہی بُھلا بیٹھے تو آخر ہمارا معاشرہ ظلم و جَور، لوٹ کھسوٹ، افراتفری اور نفرت و کدورت کی بھٹی نہ ہوتا تو اور کیا ہوتا۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

باب ۵۳۰ نَصْرِ الْمَظْلُوْمِ۔

مظلوم کی مدد

Marfat.com

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتَ الْعَاطِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةَ الدَّاعِي وَإِبْرَارَ الْمُقْسِمِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ پس انھوں نے مریض کی عیادت کرنے جنازے کے پیچھے جانے چھینکنے والے کو جواب دینے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کو قبول کرنے اور قسم کو سچی کر دکھانے کا ذکر کیا۔

۲۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سارے مسلمان ایک دیوار کی طرح ہیں جس کا ایک حصہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں۔

باب ۱۵۳۱ الْانْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا عَلِيمًا وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَسْتَذِلُّوا فَإِذَا قَدَرُوا عَفَوْا۔

ظالم سے بدلہ لینا۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے، اللہ بری بات کے اعلان کو پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے اور وہ لوگ جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے تو بدلہ لیتے ہیں۔ ابراہیم نے کہا کہ اسلاف ذلیل ہونے کو ناپسند کرتے اور جب قابو پاتے تو معاف کر دیتے۔

باب ۱۵۳۲ عَفْوِ الْمَظْلُومِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَى مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ۔

مظلوم کا معاف کر دینا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے، اگر تم بھلائی کو ظاہر کر دیا اسے چھپاؤ یا برائی سے درگزر کرو تو اللہ بخشنے والا، قدرت والا ہے اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے جس نے معاف کیا اور معاملہ درست رکھا تو اس کا اجر اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے بے شک اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور جس نے ظلم ہونے کے بعد انتقام لیا تو اس پر کوئی ملامت نہیں۔ ملامت تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کریں اور بغیر حق کے زمین میں بغاوت کریں ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو یہ بڑی بہادری کا کام ہے اور تو ظالموں کو دیکھے گا کہ جب عذاب کو دیکھیں گے تو کہیں گے کیا اس کے واپس جانے کا کوئی راستہ ہے۔ (۴۲ : ۴۴)

باب ۱۵۳۳ الِاتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ۔

۲۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ

ظلم قیامت میں تاریکیوں کے روپ میں ہوگا

احمد بن یونس، عبدالعزیز ماجشون، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

Marfat.com

ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

باب ۱۵۳۴ الْاِتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ۔

۲۲۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

باب ۱۵۳۵ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهٗ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلِمَتَهٗ۔

۲۲۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ مَظْلَمَةٌ لِاَحَدٍ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ اِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِاَنَّهٗ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمَقْبُرِيِّ هُوَ مَوْلٰى بَنِيْ لَيْثٍ وَّهُوَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاسْمُ اَبِيْ سَعِيْدٍ كَيْسَانُ۔

باب ۱۵۳۶ اِذَا حَلَّلَهٗ مِنْ ظُلْمِهٖ فَلَا رُجُوْعَ فِيْهِ۔

۲۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الْمَرْاَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِّنْهَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ اَجْعَلُكَ مِنْ شَاْنِيْ فِيْ حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ۔

باب ۱۵۳۷ اِذَا اَذِنَ لَهٗ اَوْ اَحَلَّهٗ وَلَمْ يُبَيِّنْ

مظلوم کی بد دعا سے ڈرنا اور بچنا

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، زکریا بن اسحاق مکی، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی ابو معبد مولیٰ ابن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا، مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے معاف کر دیا تو کیا اُس ظلم کو بیان کرے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز پر زیادتی کی ہو تو چاہیئے کہ آج ہی معافی حاصل کرلے اُس روز سے پہلے جس روز دینار و درہم پلّے نہیں ہوں گے۔ اگر اُس کے پلّے نیک اعمال ہوئے تو ظلم کے برابر اُن میں سے لیے جائیں گے اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو ظلم کے برابر مظلوم کے گناہ اُس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ امام ابو عبداللہ بخاری کا بیان ہے کہ اسماعیل بن ابو اُویس نے فرمایا کہ مقبری کا یہ نام اس لیے پڑا کہ وہ قبروں کے پاس رہتے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ سعید مقبری دراصل بنی لیث کے آزاد کردہ تھے۔ یہ سعید بن ابو سعید ہیں اور ان کے والد ماجد کا نام سعید کیسان ہے۔

جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دے تو اب رجوع نہیں کر سکتا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اَنَّ امْرَاَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا۔ کے بارے میں فرمایا کہ جس شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو اور وہ اُس کے پاس زیادہ نہ جائے بلکہ اُسے چھوڑنا چاہتا ہو تو عورت اُس سے کہہ دے کہ میں اپنا حق معاف کرتی ہوں۔ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واضح نہ

Marfat.com

بِكَمْ هُوَ

۲۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِي حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْاَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ۔

باب ۱۵۳۸ اِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْاَرْضِ۔

۲۲۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا اَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِيْ كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَمْلَاهُ عَلَيْهِمْ بِالْبَصْرَةِ۔

باب ۱۵۳۹ اِذَا اَذِنَ اِنْسَانٌ لِاٰخَرَ شَيْئًا جَازَ۔

کرے کہ وہ کتنی؟

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ نے اس میں سے نوش فرمائی۔ آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب بزرگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں انھیں دے دوں! لڑکا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم نہیں میں آپ سے ملنے والے اپنے حصے میں کسی کو بھی اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ (پیالہ) اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

ظلم کے ساتھ زمین دبا لینے کا گناہ

ابوالیمان، شعیب، زہری، طلحہ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ جس نے ظلم سے کچھ زمین دبائی تو اتنی کا ساتویں زمین تک اسے طوق پہنایا جائے گا۔

ابومعمر، عبدالوارث، حسین، یحییٰ بن ابوکثیر، محمد بن ابراہیم، محمد بن ابراہیم ابوسلمہ سے روایت ہے کہ ان کے اور کچھ لوگوں کے درمیان جھگڑا تھا۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر ہوا تو فرمایا، اے ابوسلمہ! زمین سے بچو۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ظلم سے ایک بالشت زمین دبائی تو وہ ساتویں زمین تک اس کے گلے میں طوق پہنائی جائے گی۔

ابومعمر، عبدالوارث، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے زمین کا کوئی حصہ بغیر حق کے دبایا تو قیامت کے روز اسے ساتویں زمین تک دھنسایا جائے گا ــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن مبارک کی اس کتاب میں نہیں ہے جو خراسان میں ہے بلکہ انھوں نے بصرہ والوں کو لکھوائی تھی۔

جب کوئی آدمی دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو جائز ہے۔

Marfat.com

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ۔

جبلہ سے روایت ہے کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے تو ہم قحط میں پھنس گئے۔ حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کو کھجوریں دیا کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ملانے سے منع فرمایا مگر جب کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اجازت دے۔

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ اصْنَعْ لِي طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَأَبْصَرَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يُدْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا أَتَأْذَنُ لَهُ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو شعیب نامی ایک انصاری کا غلام گوشت فروش تھا۔ ابو شعیب نے اُس سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو تاکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ حضرات کی دعوت کر دوں۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر بھوک دیکھ کر دعوت کی۔ اُن کے پیچھے ایک بن بُلایا آدمی آنے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ ہمارے پیچھے آرہا ہے، کیا تم اسے اجازت دیتے ہو؟ عرض کی، ہاں۔

باب ۱۵۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند وہ ہے جو بہت جھگڑالو ہو۔

باب ۱۵۵ إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ۔

جان بوجھ کر ناجائز بات پر جھگڑنے کا گناہ

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِي لَهُ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا۔

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے روایت ہے کہ انھیں اُن کی والدہ ماجدہ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سُنا تو اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا، میں بھی ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور ہو سکتا ہے کہ ایک تم میں سے دوسرے سے بہتر بیان کرنے والا ہو اور میں اُسے سچا شمار کر کے اُس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ تو جس کے لیے میں کسی مسلمان کے حق کو دینے کا فیصلہ کروں وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس چاہے اُسے لے یا چھوڑ دے۔

Marfat.com

باب ۱۵۴۲ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

جب جھگڑے تو بدکلامی کرے

۲۲۸۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَالِصَةً مِنْ أَرْبَعٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس میں چار باتیں ہوں وہ منافق ہے یا جس میں چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کا اتنا ہی حصہ ہے، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے یعنی جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، معاہدہ کرے تو توڑ ڈالے اور جھگڑے تو بدکلامی کرے۔

باب ۱۵۴۳ قِصَاصُ الْمَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ الظَّالِمِ

مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو کیا قصاص کے طور پر لے سکتا ہے

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ يُقَاصُّهُ وَقَرَأَ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ۔

ابن سیرین نے فرمایا کہ حق کے مطابق لے اور آیت پڑھی، اگر تمہیں تکلیف دی گئی ہو تو اتنی ہی تکلیف دو جتنا تمہیں ستایا گیا ہو (۱۶ ۱۲۶)

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا فَقَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ابوسفیان بخیل آدمی ہیں، اُن کے مال میں سے اگر اپنے بچوں کو کھلاؤں تو کوئی مضائقہ تو نہیں! فرمایا کہ دستور کے مطابق کھلاؤ تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرَ لَكُمْ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمیں روانہ فرماتے ہیں تو ہم ایسی قوم کے پاس بھی جا اترتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ پس ہم سے فرمایا کہ اگر تم کسی قوم کے پاس اترو تو اُن سے مہمان کے حق کے لیے کہو کہ وہ قبول کریں اور اگر ایسا نہ کریں تو اُن سے مہمان کا حق وصول کرو۔

باب ۱۵۴۴ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ۔

سائبانوں کا بیان۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سقیفہ بنی ساعدہ میں بیٹھے۔

۲۲۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حِينَ تُوُفِّيَ اللّٰهُ

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، امام مالک، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات دی تو انصار بنی ساعدہ کے سائبان میں جمع ہو گئے۔

Marfat.com

نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ اجْتَمَعُوْا فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا فَجِئْنَاهُمْ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ۔

میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلیے۔ پس ہم اُن کے ساتھ سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے۔

باب ۱۵۴۵ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ۔

ایک ہمسایہ دوسرے کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔

۲۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِهِمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے، میں آپ کو اس سے روگردانی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، لہٰذا خدا کی قسم، یہ حکم ضرور بتاتا رہوں گا۔

باب ۱۵۴۶ صَبُّ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيْقِ۔

راستے میں شراب بہانا

۲۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَبُوْ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِيْ مَنْزِلِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَقَالَ لِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اُخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَّهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا الْاٰيَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوطلحہ کے گھر پر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور اُن دنوں وہ کھجور کی پیتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ندا کرنے والے کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا، آگاہ ہو جاؤ کہ شراب حرام قرار دے دی گئی ہے"، حضرت ابوطلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ باہر جا کر اسے بہا دے۔ پس میں نے وہ بہا دی۔ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہتی تھی۔ بعض تو یوں کہتے تھے جیسے کوئی قوم قتل کر دی ہو اور یہ اُن کے پیٹوں میں تھی۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: اُن پر کوئی گناہ نہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، اُس میں جو وہ کھا چکے۔ (۵ : ۹۳)۔

باب ۱۵۴۷ اَفْنِيَةِ الدُّوْرِ وَالْجُلُوْسِ فِيْهَا وَالْجُلُوْسِ عَلَى الصَّعَدَاتِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَابْتَنٰى اَبُوْ بَكْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاۗؤُهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ۔

گھروں کے صحنوں اور راستوں میں بیٹھنا

حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جس میں وہ نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے اُن کے پاس جمع ہو کر خوش ہوتے اُن دنوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے۔

۲۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاۗءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا مَا لَنَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، راستوں میں بیٹھنے سے بچا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کے بغیر تو چارہ نہیں کیونکہ ہم اپنی مجالس میں باتیں کرتے اور اُن میں رات گزارتے ہیں۔ فرمایا تو راستے کو اُس کا حق دیا کرو۔

Marfat.com

بُدَّ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

عرض گزار ہوئے کہ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نظر نیچی رکھنا، تکلیف دینے سے رُکنا، سلام کا جواب دینا اچھے کاموں کا حکم دینا اور بُرے کاموں سے روکنا۔

باب ۱۵۴۸ الْآبَارِ عَلَى الطُّرُقِ إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا۔

راستے میں کنواں کھودنا جب کہ کسی کو اُس سے تکلیف نہ ہو۔

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی آدمی کسی راستے میں جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی اُسے کنواں ملا، اُس میں اُترا، پانی پیا اور باہر نکل آیا۔ دیکھا تو ایک کتا ہانپ رہا ہے جو پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا تھا اُس آدمی نے سوچا کہ اِس کُتے کو بھی پیاس اُسی طرح تنگ کر رہی ہوگی جیسے مجھے کر رہی تھی۔ پس وہ کنوئیں میں اُترا موزے میں پانی بھرا اور کُتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اِسے قبول کیا اور اُسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا جانوروں کے ساتھ سلوک پر ہمارے لیے اجر ہے؟ فرمایا کہ ہر جان دار کے ساتھ سلوک کرنے کا اجر ہے۔

ف: انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت نیکی کرنے میں کوشاں رہے کیونکہ کیا معلوم خدا کو کونسی نیکی پسند آجائے اور اُس کے باعث بیڑہ پار ہو جائے نیز حتی الامکان دوسروں پر ترس کھائے، مجبوروں کے کام آئے۔ بیکس لوگوں کو سہارا دے اور مصیبت میں پھنسے ہوئے افراد کو مصیبت سے نکالنے کی کوشش کرتا رہے تاکہ مجبوری بیکسی اور مصیبت میں خدا اُس کے کام آئے اور اُس کے لیے مددگار کھڑے کر دے۔ خاص طور پر قبر اور حشر کی مجبوری و بیکسی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے لیے سہارا پیدا کرے اور اُس کی سب سے بہترین صورت یہی ہے کہ آج خدا کے مجبور اور بیکس بندوں کے کام آئے اور اُن کے دُکھ دُور کرنے میں کوشاں رہے

جس کو غمِ جہاں میں بھی یاد رہے غمِ بیکساں
میری طرف سے ہمنشیں جا کے اُسے سلام دے

باب ۱۵۴۹ إِمَاطَةِ الْأَذَى وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔

تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا۔ ہمام نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا صدقہ ہے۔

باب ۱۵۵۰ الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْمُشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمُشْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا۔

بالاخانوں میں اونچے اور نیچے جھروکے اور روشن دان وغیرہ رکھنا۔

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے۔

Marfat.com

قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِیْنَۃِ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ۔

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ نُوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِیْصًا عَلٰی اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَیْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللَّتَیْنِ قَالَ اللّٰہُ لَھُمَا اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا فَحَجَجْتُ مَعَہٗ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَہٗ بِالْاِدَاوَۃِ فَتَبَرَّزَ حَتّٰی جَآءَ فَسَکَبْتُ عَلٰی یَدَیْہِ مِنَ الْاِدَاوَۃِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَھُمَا اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ وَاعَجَبًا لَکَ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَائِشَۃُ وَحَفْصَۃُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِیْثَ یَسُوْقُہٗ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ وَجَارٌ لِّیْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ بْنِ زَیْدٍ وَّھِیَ مِنْ عَوَالِی الْمَدِیْنَۃِ وَکُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَنْزِلُ یَوْمًا وَاَنْزِلُ یَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُہٗ مِنْ خَبَرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنَ الْاَمْرِ وَغَیْرِہٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَہٗ وَکُنَّا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَی الْاَنْصَارِ اِذَا ھُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُھُمْ نِسَآؤُھُمْ فَطَفِقَ نِسَآؤُنَا یَاْخُذْنَ مِنْ اَدَبِ نِسَآءِ الْاَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلٰی مَرْاَتِیْ فَرَاجَعَتْنِیْ فَاَنْکَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِیْ فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْکِرُ اَنْ اُرَاجِعَکَ فَوَاللّٰہِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُرَاجِعْنَہٗ وَاِنَّ اِحْدٰھُنَّ لَتَھْجُرُہُ الْیَوْمَ حَتَّی اللَّیْلِ فَاَفْزَعَنِیْ فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْھُنَّ بِعَظِیْمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَیَّ ثِیَابِیْ فَدَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَۃَ فَقُلْتُ اَیْ حَفْصَۃُ اَتُغَاضِبُ اِحْدٰکُنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْیَوْمَ حَتَّی اللَّیْلِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ اَفَتَاْمَنُ اَنْ

پھر فرمایا، کیا تم دیکھتے ہو جو میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے یہ جستجو تھی کہ حضرت عمر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُن دو ازواجِ مطہرات کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اگر تم دونوں نے اللہ سے توبہ نہ کی تو تمہارے دلوں میں کجی پیدا ہو جائے گی (۶۶ : ۴)۔ میں نے اُن کے ساتھ حج کیا۔ وہ راستے سے ہٹے تو میں بھی چھاگل لے کر اُن کے ساتھ ہٹ گیا۔ وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے اُن کے ہاتھوں پر چھاگل سے پانی ڈالا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے امیر المومنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے وہ دو کونسی تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ فرمایا ہے؟ فرمایا کہ اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر حضرت عمر متوجہ ہوئے اور حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں اور میرا انصاری ہمسایہ بنی اُمیہ بن زید میں رہتے تھے جو مدینہ منورہ کی اضافی بستی ہے اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری باری حاضر ہوا کرتے۔ ایک روز وہ جاتے اور ایک روز میں۔ جب میں جاتا تو اُس روز کے تمام حالات اُسے بتاتا۔ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم انصار کے پاس آئے تو وہ ایسے ہیں کہ اُن کی عورتیں اُن پر غالب ہیں ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا ہے۔ میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اُس نے بھی انصار کی عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا ہے، جواب دیتے ہوئے اُس نے کہا کہ میرا جواب دینا آپ کو ناگوار گزرتا ہے حالانکہ خدا کی قسم، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں اور اُن میں سے ایک تو شام تک سارا دن آپ کو چھوڑے رہی۔ میں گھبرا گیا اور کہا کہ جس نے ایسا کیا وہ تو بڑے نقصان میں ہے۔ پھر میں نے کپڑے پہنے اور حفصہ کے پاس گیا کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شام تک سارا دن ناراض رکھتی ہے؟ اُس نے کہا، ہاں۔ میں نے کہا، وہ تو نقصان میں پڑ گئی۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوں۔ یوں تم ہلاک

Marfat.com

يَغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْنَ لَا تَسْتَكْثِرِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيْهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيْهِ وَاسْأَلِيْنِيْ مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأُ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَائِشَةَ وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِيْ يَوْمَ نَوْبَتِهٖ فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِيْ ضَرْبًا شَدِيْدًا وَقَالَ أَنَائِمٌ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هٰذَا يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهٗ فَاعْتَزَلَ فِيْهَا فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِيْ قُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ أَوَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِيْ هُوَ ذَا فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَإِذَا حَوْلَهٗ رَهْطٌ يَبْكِيْ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِيْ هُوَ فِيْهَا فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهٗ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ قَالَ أَذِنَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَسَلَّمْتُ

ہو جاؤ گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے زیادہ بولتے، آپ کو جواب دینے اور آپ کو چھوڑتے ہے بچو اور جو ضرورت ہو مجھ سے مانگ لیا کرو اور اپنی ہمسائی کی ریس نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے خوبصورت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے، میری مراد عائشہ تھیں اور ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ ہم سے لڑنے کے لیے غسانی اپنے گھوڑوں کو نعلیں لگوا رہے ہیں۔ اپنی باری کے روز میرا ساتھی عشاء کے وقت واپس لوٹا اور زور سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا کیا وہ سو رہے ہیں؟ میں گھبرایا ہوا اس کی طرف چلا۔ کہا بہت بڑی بات ہو گئی ہے۔ میں نے کہا، کیا ہوا، کیا غسانی آ گئے؟ کہا، نہیں بلکہ اس سے بھی بڑی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو بڑے گھاٹے میں رہی اور مجھے خدشہ تھا کہ یہی ہو کر رہے گا۔ میں نے کپڑے پہنے اور فجر کی نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ آپ اپنے بالاخانے میں داخل ہو گئے جس میں تنہا رہتے۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا، کیوں روتی ہو، کیا میں نے ان باتوں سے بچنے کے لیے نہیں کہا تھا! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے؟ اس نے کہا، مجھے تو معلوم نہیں، حضور اس وقت بالاخانے میں ہیں۔ میں نکلا اور منبر کے پاس آیا جس کے گرد کچھ لوگ تھے اور بعض رو رہے تھے۔ میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا اور پھر مجھ پر غم نے غلبہ کیا تو میں بالاخانے کے پاس آیا جس میں آپ تھے۔ میں نے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت مانگو۔ وہ گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کر کے واپس آیا اور کہا، میں نے آپ کا ذکر کیا مگر خاموش رہے۔ میں واپس آ گیا اور منبر کے پاس والے حضرات کے پاس بیٹھ گئے۔ دوبارہ رنج و الم نے غلبہ کیا تو گیا اور وہی کچھ ہوا۔ پس میں اسی گروہ کے پاس بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھا پھر افسوس نے مجھ پر غلبہ کیا تو میں سربارہ غلام کے پاس گیا اور کہا کہ عمر کے لیے اجازت مانگو، اس نے اسی طرح کہا۔ میں واپس لوٹا تو غلام مجھے بلا رہا تھا، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ میں حاضر بارگاہ ہوا تو آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ کے اور چٹائی کے درمیان کوئی چیز نہ تھی۔ چٹائی کے نشانات آپ کے جسم اطہر پر تھے۔ چمڑے کے تکیے سے ٹیک لگائی

Marfat.com

عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ بَصَرَهٗ
اِلَيَّ فَقَالَ لَا ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ اَسْتَاْنِسُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ
فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَذَكَرَهٗ فَتَبَسَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَاَيْتَنِيْ
وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ اِنْ كَانَتْ
جَارَتُكِ هِيَ اَوْضَاُ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ اُخْرٰى فَجَلَسْتُ حِيْنَ
رَاَيْتُهٗ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِيْ فِيْ بَيْتِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا
رَاَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ اُهَبَةٍ ثَلٰثَةٍ فَقُلْتُ
اُدْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ الْفَارِسَ وَالرُّوْمَ
وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَاُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ
وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَوَفِيْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
اُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِيْ فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ
اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا اَنَا
اَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ
حِيْنَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ دَخَلَ
عَلٰى عَائِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ
اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَاِنَّا اَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ
لَيْلَةً اَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَ
عِشْرُوْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ التَّخْيِيْرِ فَبَدَاَ بِيْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا وَلَا عَلَيْكِ اَنْ
لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ
اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِّيْ بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ
يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِلٰى قَوْلِهٖ
عَظِيْمًا قُلْتُ اَفِيْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ

ہوئی تھی جس میں کھجور کی چھال تھی۔ میں نے سلام عرض کیا اور پھر کھڑے کھڑے کہا: آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا، نہیں۔ میں نے مانوس کرنے کے لیے کھڑے کھڑے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ دیکھتے ہیں کہ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے جب ہم ایسے لوگوں کے پاس آ گئے جن پر اُن کی عورتیں غالب ہیں۔ پھر باقی بات عرض کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے۔ پھر میں نے عرض کی، کاش! آپ ملاحظہ فرماتے کہ میں حفصہ کے پاس گیا اور اُس سے کہا، تم نازاں نہ ہونا کیونکہ تمہاری ہمسائی تم سے خوب صورت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے میری مراد عائشہ تھیں آپ دوبارہ مسکرائے۔ جب میں نے آپ کو تبسم ریز دیکھا تو بیٹھ گیا۔ میں نے کاشانۂ اقدس میں دیکھا تو خدا کی قسم، مجھے تین کھالوں کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ کی اُمت پر وسعت فرمائے کیونکہ ایران اور روم کے لیے وسعت کر کے اُنھیں دنیا دی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے فرمایا کہ اے ابن خطاب! کیا تمہیں اس میں شک ہے کہ ان کی بظاہر نیکیوں کا بدلہ دنیا میں مل رہا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے دعائے مغفرت کیجیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک راز کی وجہ سے کنارکش ہوئے تھے جو حفصہ نے عائشہ کو بتا دیا تھا شدت غم کے باعث آپ نے کہا تھا کہ میں ایک مہینہ ان کے پاس نہ جاؤں گا جب کہ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا جب ۲۹ روز گزرے تو آپ عائشہ کے پاس تشریف لے گئے اور اُن سے ابتدا کی۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے حالانکہ میں گنتی رہی ہوں کہ ابھی ۲۹ روز ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ ۲۹ روز کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ ۲۹ روز کا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اختیار دینے کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے مجھ سے ابتدا کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں اور جلدی کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔ وہ فرماتی ہیں۔ میں جانتی تھی کہ میرے والدین مجھے جدائی کے لیے نہیں کہیں گے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو۔۔۔۔۔ (۳۳ : ۲۸) عرض گزار ہوئی کہ اس بارے میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں جب کہ میں تو اللہ، اُس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرنے کا ارادہ

Marfat.com

الدَّارَ الْآخِرَةَ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتْ إِنْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَجَلَسَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَائَكَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

باب ۱۵۵۱ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ۔

۲۲۹۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عُقَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ۔

باب ۱۵۵۲ الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ۔

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

ف: یہ مضمون بخاری شریف کی اِسی جلد کی حدیث ۲۲۳ میں گزر چکا ہے۔ لہٰذا اس کا حاشیہ وہاں ملاحظہ فرمایا جا سکتا ہے۔ دوبارہ یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

باب ۱۵۵۳ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيقِ فَرَمَى بِهِ۔

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔

باب ۱۵۵۴ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَهِيَ

رکھتی ہیں پھر آپ نے باقی ازواجِ مطہرات کو بھی اختیار دیا اور انھوں نے حضرت عائشہ کی طرح کہا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک مہینے کا ایلا فرمایا اور آپ کے پیر میں موچ آگئی تھی، لہٰذا اپنے بالاخانے میں جا بیٹھے۔ حضرت عمر حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ کیا ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ ایک مہینے کا اُن سے ایلا کیا ہے۔ پس اُنتیس روز رہ کر اترے اور اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔

جو اپنے اونٹ کو بلاط یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ کر عرض گزار ہوا کہ یہ آپ کا اُونٹ ہے آپ اُونٹ کے پاس پھرے اور فرمایا۔ قیمت اور اُونٹ دونوں تمہارے لیے ہیں۔

کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

جو لوگوں کو تکلیف دینے والی ٹہنی کو لے کر راستے سے دُور پھینک دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی کسی راستے پر جا رہا تھا کہ ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اُسے لے لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اِسے قبول فرمایا اور اُسے بخش دیا۔

جب راستہ عام میں اختلاف پیدا ہو جائے اور وہ

Marfat.com

الرَّهْبَةُ تَكُوْنُ بَيْنَ الطَّرِيْقِ ثُمَّ يُرِيْدُ اَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتَرَكَ مِنْهَا الطَّرِيْقَ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ۔

جگہ راستے میں پڑتی ہو۔ مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو سات گز زمین اُس میں سے راستے کے لیے چھوڑ دیں۔

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيْتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرُوْا فِي الطَّرِيْقِ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ۔

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، زُبیر بن خِرّیت، عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا۔ جب راستے کے متعلق جھگڑا ہو جائے تو اس کے لیے سات گز زمین چھوڑ دی جائے۔

باب ۱۵۵۵ النُّهْبٰى بِغَيْرِ اِذْنِ صَاحِبِهٖ وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّا نَنْتَهِبَ۔

مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنا۔ حضرت عبادہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہم لوٹ مار نہ کریں گے۔

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهٗ اَبُوْ اُمِّهٖ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ۔

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو اُن (عدی بن ثابت) کے نانا جان تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غارت گری اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا النُّهْبَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور نہ کوئی ڈاکہ ڈالنے والا ایسا ہے کہ لوگ اُس کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھیں اور وہ مومن ہو۔

—— سعید اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا سوائے ڈاکہ زنی کے

باب ۱۵۵۶ كَسْرِ الصَّلِيْبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِيْرِ

صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا

۲۳۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔

سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند حاکم ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی اُسے قبول نہیں کرے گا

باب ۱۵۵۷ هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِيْ فِيْهَا الْخَمْرُ اَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ فَاِنْ كَسَرَ صَنَمًا اَوْ صَلِيْبًا اَوْ طُنْبُوْرًا

کیا شراب کے گھڑے توڑ دیے جائیں اور مشک پھاڑ دی جائے؟ اگر کوئی بُت صلیب یا طنبورے کو توڑ دے یا غیر مفید مال

Marfat.com

اَوْمَالًا لَا يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهٖ وَاُتِيَ شُرَيْحٌ فِيْ طُنْبُوْرٍ كُسِرَ فَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ۔

۲۳۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نِيْرَانًا تُوْقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ عَلٰى مَا تُوْقَدُ هٰذِهِ النِّيْرَانُ قَالُوْا عَلَى الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ قَالَ اكْسِرُوْهَا وَاَهْرِيْقُوْا قَالُوْا اَلَا نُهْرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اغْسِلُوْا۔

۲۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَجَعَلَ يَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الْاٰيَةَ

۲۳۰۴۔ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا۔

باب ۱۵۵۸ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ۔

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

باب ۱۵۵۹ اِذَا كَسَرَ قَصْعَةَ اَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهٖ۔

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتْ

کو لکڑی ہے۔ قاضی شریح کے پاس طنبورے کا ایک مقدمہ لایا گیا تو انھوں نے کوئی فیصلہ نہ کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز آگ جلتی ہوئی دیکھی۔ فرمایا کہ یہ کیوں جلائی ہوئی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کے گوشت پر۔ فرمایا کہ ہانڈیاں توڑ دو اور اُسے بہا دو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بُت تھے۔ آپ کے ہاتھوں میں ایک لکڑی تھی جس سے اُنھیں مارتے اور فرماتے جاتے۔ حق آیا اور باطل بھاگ گیا (۱۷: ۸۱)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے مجرے کے سامنے ایک پردہ لٹکا لیا تھا جو باتصویر تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے پھاڑ دیا۔ پس انھوں نے اُس کے دو گدّے بنا لیے جو گھر میں رہتے اور آپ اُن پر بیٹھتے۔

جو اپنے مال کی حفاظت میں لڑے

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے

جب کوئی کسی کا پیالہ یا اور چیز توڑ دے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ امہات المؤمنین میں سے دوسری نے خادم کے ہاتھوں پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا۔ پہلی نے ہاتھ مار کر پیالے کو توڑ دیا۔ آپ نے ملا کر اُس میں کھانا رکھا اور فرمایا

Marfat.com

الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

لاتے والے اور پیالے کو روک لو۔ جب وہ فارغ ہو گئے۔ تو درست پیالہ لوٹایا اور ٹوٹا ہوا رکھ لیا۔ ابن ابو مریم، یحییٰ بن ایوب، حمید، حضرت انس نے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۱۵۶ إِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ۔

جب کوئی دیوار گرا دے تو اُسی جیسی بنا کر دے۔

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّي فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا فَقَالَ أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ يُصَلِّي فَجَاءَتْهُ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لَأُفْتِنَنَّ جُرَيْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ فَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِي قَالُوا نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس کو جُریج کہا جاتا تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اُس کی والدہ آئی اور اُسے بلانے لگی اس نے جواب نہ دیا اور جی میں کہا کہ جواب دُوں یا نماز پڑھوں۔ وہ پھر آئی اور کہا۔ اے اللہ! اسے موت نہ دینا یہاں تک کہ فاحشہ عورت کو دیکھ لے۔ جُریج نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک عورت نے کہا۔ جُریج کو میں پھنساؤں گی۔ وہ سامنے گئی اور مدّعا بیان کیا لیکن اُس نے انکار کر دیا۔ وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اُس کے سپرد کر دیا۔ پس لڑکا جنا اور کہا کہ وہ جُریج کا ہے۔ لوگ آئے تو اس کے عبادت خانے کو توڑ دیا اور اُسے اُتار کر گالی گلوچ کی۔ اُس نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا اے لڑکے تمہارا باپ کون ہے؟ اُس نے کہا۔ چرواہا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے سے بنا دیتے ہیں۔ اُس نے کہا۔ نہیں صرف مٹی سے۔

كِتَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ

کھانے میں شرکت کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ ۱۵۶۱ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ مُجَازَفَةً أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً لَمْ يَرَ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هٰذَا بَعْضًا وَهٰذَا بَعْضًا وَكَذٰلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقِرَانِ فِي التَّمْرِ۔

کھانے، زادِ راہ اور سامان میں شرکت۔ جو چیزیں ناپی یا تولی جاتی ہیں اُنھیں کس طرح تقسیم کیا جائے۔ اندازے سے یا مٹھی بھر بھر کے جبکہ مسلمان زادِ راہ میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے ہوں کہ کوئی ایک چیز کو کھالے اور دوسرا دوسری چیز کو اسی طرح سونے اور چاندی کے اندازے کا حکم ہے اور کھجوروں کو ملانے کا۔

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساحل کی طرف ایک لشکر بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح کو اُن پر امیر مقرر فرمایا۔ وہ تین سو تھے اور میں بھی اُن میں تھا۔ ہم نکلے

Marfat.com

السَّاحِلِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقُوتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتّٰى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ قُلْتُ وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ قَالَ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا۔

۲۳۰۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَوْهُوبٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَبَسَطَ لِذٰلِكَ نِطَعًا وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطَعِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ۔

۲۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُورًا فَنُقَسِّمُ عَشْرَ قِسَمٍ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

۲۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

یہاں تک کہ راستے ہی میں تھے کہ ہمارا زادِ راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے حکم دیا کہ سب اپنا زادِ راہ جمع کروا دیں۔ پس سارا زادِ راہ مل کر دو تھیلے ہوا ہمیں روزانہ تھوڑا سا کھانے کو ملتا یعنی ہمیں نہ ملتی مگر ایک ایک کھجور۔ میں (وہب) عرض گزار ہوا کہ ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس کی اہمیت کا ہمیں تب احساس ہوا جب وہ بھی ختم ہو گئیں۔ پھر ہم سمندر تک پہنچ گئے تو چھوٹی پہاڑی جتنی ایک مچھلی ملی۔ لشکر نے اس میں اٹھارہ روز تک کھایا پھر حضرت ابو عبیدہ نے اس کی دو پسلیاں کھڑی کرنے کا حکم دیا۔ پھر ایک اونٹ کو گزارنے حکم دیا تو وہ ان سے مس ہوئے بغیر گزر گیا۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کے زادِ راہ ختم ہو گئے اور وہ تہی دست ہو گئے تو لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کہ اپنے اونٹ ذبح کریں تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ انھیں حضرت عمر ملے اور انھیں بتایا تو کہنے لگے کہ اونٹوں کے بغیر کیسے گزارہ کرو گے! پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اپنے اونٹوں کے بعد لوگ کیسے گزر اوقات کریں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں منادی کروا دو کہ اپنا بچا ہوا زادِ راہ لے آئیں چنانچہ ایک دسترخوان بچھا دیا اور اس پر وہ سارا جمع کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس پر دعائے برکت فرمائی۔ پھر لوگوں کو بلایا تو وہ اپنے برتن بھر کر لے گئے اور سارے فارغ ہو گئے آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں اس کا رسول ہوں۔

ابو النجاشی سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عصر پڑھتے۔ پھر اونٹ ذبح کیا جاتا اور اس کا گوشت دس جگہ تقسیم کیا جاتا۔ ہم سورج غروب ہونے سے پہلے اسے پکا کر کھا لیا کرتے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِیْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ۔

باب ۱۵۶۲ مَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِی الصَّدَقَةِ۔

۲۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔

باب ۱۵۶۳ قِسْمَةِ الْغَنَمِ۔

۲۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَكَمِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَاَصَابُوْا اِبِلًا وَّغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوْا وَذَبَحُوْا وَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِی الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَاَهْوٰی رَجُلٌ مِّنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَآئِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّیْ اِنَّا نَرْجُوْ اَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مُدًی اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ

علیہ وسلم نے فرمایا، اشعریوں کا جب دورانِ جہاد توشہ ختم ہونے لگے یا مدینہ منورہ میں اُن کا سامان خورد و نوش تھوڑا رہ جائے تو وہ سارے بچے ہوئے کو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں اور پھر ایک برتن کے ساتھ آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں۔ پس وہ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں۔

جو مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر شمار کرلیں۔

ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے۔ فرمایا کہ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں اپنے اپنے حصوں کے مطابق اپنی اپنی زکوٰۃ شمار کرلیں۔

بکریاں تقسیم کرنا

عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اپنے دادا جان سے روایت کی ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو بھوک کا سامنا ہوا تو اُنھوں نے اُونٹ اور بکریاں ذبح کرلیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے لوگوں کے ساتھ تھے۔ اُنھوں نے جلدی سے ذبح کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ہانڈیاں اُلٹ دی گئیں۔ پھر مال تقسیم کیا تو دس بکریوں کو ایک اُونٹ کے برابر شمار کیا۔ اُن میں سے ایک اُونٹ بھاگ نکلا۔ لوگوں نے وہ پکڑنا چاہا لیکن عاجز رہے اور ان دونوں کے گھوڑے تھے۔ پس ایک آدمی نے اُسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے ٹھہرا دیا۔ فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض جنگلی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں جب تم اُنھیں قابو نہ کر سکو تو ایسا ہی کیا کرو۔ دادا جان نے فرمایا کہ اگلے روز دشمن سے ٹکر ہونے کی توقع اور خدشہ تھا جب کہ ہمارے پاس چھری نہیں تھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو اُسے کھا لو جب کہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تمہیں ان کے متعلق بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

Marfat.com

اَمَّا السِّتُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدًى الْحَبَشَةِ۔

باب ۱۵۶۴ اَلْقِرَانِ فِي التَّمْرَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ۔

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيْعًا حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ۔

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَا تَقْرَنُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ اِلَّا اَنْ يَسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ۔

مشترکہ کھجوروں میں سے دو ملا کر نہ کھائے جب تک اُ
کا ساتھی اجازت نہ دے۔

جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعا
عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا
کہ کوئی شخص دو کھجوریں ملا کر کھائے جب تک اپنے ساتھی سے
اجازت حاصل نہ کر لے۔

جبلہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے اور قحط میں مبت
ہو گئے تو حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کے لیے کھجوریں دیا کرتے حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے: ملا کر نہ
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع
فرمایا ہے مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کر لے۔

Marfat.com

دسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۱۵۱۵ تَقْوِيْمِ الْاَشْيَآءِ بَيْنَ الشُّرَكَآءِ بِقِيْمَةِ عَدْلٍ۔

چیزوں کو ساجھیوں میں مناسب قیمت کے ساتھ تقسیم کرنا۔

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ مِنْ عَبْدٍ اَوْ شِرْكًا اَوْ قَالَ نَصِيْبًا وَكَانَ لَهٗ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ لَا اَدْرِيْ قَوْلُهٗ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلُ مَنْ نَافِعٍ اَوْ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشترک غلام سے اپنے ساجھے کا آزاد کیا یا اپنا حصّہ آزاد کیا اور اس (شخص) کے پاس اتنی رقم ہو جو اس کی انصاف سے مقرر کردہ قیمت کے برابر ہو تو آزاد ہے ورنہ وہ اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے آزاد کیا۔ کہا (ایوب راوی نے) کہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ "اتنا ہی حصّہ آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے آزاد کیا" یہ نافع کا قول ہے یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کا حصّہ ہے۔

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِنْ مَمْلُوْكِهٖ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهٗ فِيْ مَالِهٖ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مشترک غلام کو اپنے حصّے کا آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے مال میں سے غلام کو پوری آزادی دلائے۔ اگر غلام کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے گی اور مزدوری کیروائے ہوئے اسے مشقت میں نہیں پھنسایا جائے گا۔

باب ۱۵۱۶ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْاِسْتِهَامِ فِيْهِ۔

کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے۔

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَآئِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حدوں کو قائم رکھنے والوں اور توڑنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کشتی کے سواروں نے اپنا حصّہ تقسیم کر لیا۔ بعض کے حصّے میں اوپر والا حصّہ آیا اور بعض کے حصّے میں نیچے والا۔ پس جو لوگ نیچے تھے انہیں پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا تھا انہوں نے کہا کہ کیوں نہ ہم اپنے حصے میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کے

Marfat.com

يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا.

باب ۵۶۷ شَرِكَةِ الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْمِيرَاثِ.

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَامِرِيُّ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صُدَاقِهَا فَيُعْطِيهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيُبْلِغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالَّذِي ذَكَرَ اللهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةَ الْأُولَى الَّتِي قَالَ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهَا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ۔

باب ۵۶۸ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا۔

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پاس جانے کی زحمت سے بچیں پس اگر وہ انہیں ان کے ارادے کے چھوڑے رہیں تو سب ہلاک ہو جائیں اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لیں تو نج

یتیم اور اہلِ میراث کی شرکت۔

عبدالعزیز بن عبداللہ عامری اُویسی، ابراہیم بن سعد، ص ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ لیث، یونس، ابن عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشا وَاِنْ خِفْتُمْ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اے بھانجے! ی یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی نگرانی میں ہو اور وہ اس مال میں شریک ہو۔ پس اس کے مال اور جمال کے باعث ولی اس نکاح کرنا چاہے لیکن انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دینا چاہے جتنا ک دوسرے لوگ دیتے ہوں۔ پس ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع دیا گیا، ماسوائے اس کے کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے اور حیثیت کے مطابق انہیں پورا مہر دیا جائے اور ایسے لوگوں کو حک گیا کہ ان کے سوا جن عورتوں سے چاہیں نکاح کر لیں۔ عروہ کا بیان کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس آیت کے بعد لوگوں نے رسو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ . فرمایا ہے تو یہ اسی پہلی آیت کے متعلق ہے ک تم ڈرو کہ یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح کر لو عورتوں سے تم چاہو" اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "تم ان کے ساتھ نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو" یعنی تمہاری رغ تو یہ ہے کہ اگر کسی کی نگرانی میں یتیم لڑکی ہو جو مال اور جمال میں کم ہ اس کے ساتھ نکاح نہیں کرتے (لہٰذا ایسی یتیم لڑکیوں کے سا نکاح کرنے سے بھی منع فرما دیا گیا جو مال اور جمال والی ہوں، ماسوا اس کے کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے۔

زمین وغیرہ میں شرکت۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی ک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زمین میں حق شفعہ مقرر فرمایا ہے جب تک تقسیم نہ کی جائے، حدیں قائم نہ کی جائیں اور راستے تبدیل ن

Marfat.com

الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

کر دیئے جائیں۔ ورنہ پھر شفعہ نہیں ہوتا۔

باب ۵۶۹ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلَا شُفْعَةَ۔

جب شرکاء گھر کو تقسیم کر لیں تو لوٹانے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں۔

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جب تک تقسیم نہ کی جائے، حد بندی نہ کی جائے اور راستے تبدیل نہ کر دیئے جائیں ورنہ شفعہ نہیں ہے۔

باب ۵۷۰ الِاشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ۔

سونے چاندی میں شرکت اور جو چیز مصرف میں آئے۔

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي بْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ۔

سلیمان بن ابومسلم کا بیان ہے کہ میں نے ابو المنہال سے دست بدستی تجارت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میری ایک ساجھی نے ایک چیز دست بدست خریدی اور ایک ادھار تو ہمارے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے پس ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ساجھی حضرت زید بن ارقم نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو دست بدست ہو اسے لے لو اور جو ادھار ہو اسے چھوڑ دو۔

باب ۵۷۱ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

کاشتکاری میں ذمیوں اور مشرکوں کی مشارکت۔

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں کو خیبر کی زمین عطا فرمائی کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی باڑی کرتے رہیں جس کے عوض پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا۔

باب ۵۷۲ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا۔

بکریوں کو تقسیم کرنا اور ان میں انصاف۔

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بکریاں عطا فرمائیں کہ انہیں ذبح کر کے صحابہ کرام میں ان کا گوشت تقسیم کر دیا جائے، چنانچہ

Marfat.com

عَلٰی صَحَابَتِہٖ ضَحَایَا فَبَقِیَ عُتُوْدٌ فَذَکَرَہٗ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِہٖ اَنْتَ۔

ایک بچہ بچ رہا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا پس آپ نے فرمایا کہ اسے تم اپنے لیے ذبح کر لو۔

باب ۵۷۳ الشَّرِکَۃِ فِی الطَّعَامِ وَغَیْرِہٖ وَیُذْکَرُ اَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَیْئًا فَغَمَزَہٗ اٰخَرُ فَرَاٰی عُمَرُ اَنَّ لَہٗ شَرِکَۃً۔

کھانے وغیرہ میں شرکت۔ منقول ہے کہ ایک آدمی نے سودا کیا تو دوسرے نے اُسے آنکھ کا اشارہ کیا۔ حضرت عمر اسے دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ اس کا ساجھی ہے۔

۲۳۲۵۔ اَصْبَغُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدٌ عَنْ زَھْرَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ھِشَامٍ وَّکَانَ قَدْ اَدْرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَھَبَتْ بِہٖ اُمُّہٗ زَیْنَبُ بِنْتُ حُمَیْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَایِعْہُ فَقَالَ ھُوَ صَغِیْرٌ فَمَسَحَ رَاْسَہٗ وَدَعَا لَہٗ وَعَنْ زَھْرَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّہٗ کَانَ یَخْرُجُ بِہٖ جَدُّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ ھِشَامٍ اِلَی السُّوْقِ فَیَشْتَرِی الطَّعَامَ فَیَلْقَاہُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَیْرِ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ اَشْرِکْنَا فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَکَ بِالْبَرَکَۃِ فَیُشْرِکُھُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَۃَ کَمَا ھِیَ فَیَبْعَثُ بِھَا اِلَی الْمَنْزِلِ۔

زہرہ بن معبد نے اپنے جدِ امجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا اور ان کی والدۂ ماجدہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، پھر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کم سن ہے پھر ان کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دُعا کی۔ چنانچہ زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جدِ امجد حضرت عبداللہ بن ہشام جب انہیں لے کر بازار جاتے اور غلہ خریدتے تو انہیں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر مل جاتے تو وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لو کیونکہ ان کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برکت کی دُعا کی تھی پس یہ انہیں شریک کر لیتے تو اکثر اوقات

باب ۵۷۴ الشَّرِکَۃِ فِی الرَّقِیْقِ۔

لونڈی غلام میں شرکت۔

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَۃُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْکًا لَہٗ فِیْ مَمْلُوْکٍ وَجَبَ عَلَیْہِ اَنْ یُّعْتِقَ کُلَّہٗ اِنْ کَانَ لَہٗ مَالٌ قُدِّرَ ثَمَنُہٗ یُقَامُ قِیْمَۃَ عَدْلٍ وَیُعْطٰی شُرَکَاؤُہٗ حِصَصَھُمْ وَیُخَلّٰی سَبِیْلُ الْمُعْتَقِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اگر اس کے پاس مال ہو تو سارا ہی آزاد کرے یعنی جو اس کی قیمت انصاف کے ساتھ مقرر کی گئی ہو اور ساجھیوں کو ان کے حصے دے کر اس کی غلامی کا راستہ صاف کر دیا جائے (آزاد کر دیا جائے)۔

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَھِیْکٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَہٗ فِیْ عَبْدٍ اُعْتِقَ کُلُّہٗ اِنْ کَانَ لَہٗ مَالٌ وَاِلَّا یُسْتَسْعٰی غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْہِ۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اگر اس کے پاس ہے تو سارا ہی آزاد کر دے ورنہ اسے مزدوری کے وقت مشقت میں نہ ڈالا جائے۔

باب ۵۷۵ الْاِشْتِرَاکِ فِی الْھَدْیِ وَالْبُدْنِ۔

قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا۔

Marfat.com

وَإِذَا اشْتَرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى۔

اور جب ایک آدمی دوسرے کا اس وقت شریک ہو جبکہ قربانی کا جانور روانہ کر دیا ہو۔

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَفَشَتْ فِي ذٰلِكَ الْقَالَةُ قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ جَابِرٌ فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلَى مِنًى وَذَكَرَهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقَى لِلّٰهِ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَكْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هِيَ لَنَا أَوْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ هِيَ لَكُمْ قَالَ وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَقُولُ لَبَّيْكَ يَا أَهَلَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ الْآخَرُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۴ ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ مکرمہ میں) وارد ہوئے اور حج کا احرام باندھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ دوسری چیز (عمرہ) کو شامل نہیں کیا تھا جب ہم پہنچ گئے تو ہمیں حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنا لیں اور اپنی عورتوں سے صحبت کر لیں تو صحابۂ کرام میں اس بات پر چرچا ہونے لگا۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے بتایا کہ ہم میں سے بعض تو اس حالت میں منیٰ جائیں گے کہ ان کی شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہو گی۔ حضرت جابر نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اشارہ کیا جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسا اور ایسا کہتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں اُن سے زیادہ نیک اور خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا جو اب ہوا تو میں قربانی کا جانور نہ بھیجتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا پس حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ رعایت صرف ہمارے لیے ہے؟ فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ حضرت جابر نے کہا کہ حضرت علی بن ابو طالب آ گئے ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اسی کی لبیک کہتا ہوں جس کا رسول اللہ صلی اللہ

جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔

باب ۱۵۷۶ مَنْ عَدَّلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ فِي الْقِسْمِ۔

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشَرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ ثُمَّ إِنَّ بَعِيرًا تَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تہامہ کے مقام ذی الحلیفہ میں تھے تو ہمیں غنیمت میں بکریاں ملیں اور اونٹ لوگوں نے عجلت سے کام لیتے ہوئے ہانڈیوں میں ان کا گوشت (پکنے کے لیے) چڑھا دیا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے حکم سے انہیں انڈیل دیا گیا پھر آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار فرمایا۔ چنانچہ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا اور لوگوں میں گھڑ سوار

۴ اور انہیں قربانی میں شریک کر لیا۔

Marfat.com

إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا قَالَ قَالَ جَدِّي يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْجُو وَنَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ اعْجَلْ أَوْ أَرِنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

كِتَابُ الرَّهْنِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱۵۷ فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَإِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَقْبُوضَةٌ۔

۲۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَاعٌ وَلَا أَمْسٰى وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ۔

کم ہوتے تھے پس ایک آدمی نے اسے تیر مارا اور تیر کے ساتھ اسے روک لیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مویشی بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں لہٰذا جس پر تم قابو نہ پا سکو تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔ عبایہ بن رفاعہ کا بیان ہے کہ میرے جدِ امجد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں امید اور خدشہ ہے کہ کل ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہو گی لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جلدی کرو یا دیکھ لو جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھا لو ماسوائے دانت اور ناخن کے۔ اور میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

رہن کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حالتِ اقامت میں رہن رکھنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی ہو قبضے میں دیا ہوا۔ (سورہ البقرۃ، آیت ۲۸۳)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جو کے بدلے گروی رکھی اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹیاں اور متغیر چربی لے کر حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آج کل آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اناج نہیں ہے ماسوائے ایک صاع کے حالانکہ گھر نو ہیں۔

ف: اس حدیث سے ایک تو یہ بات ثابت ہوئی کہ آلِ محمد میں آپ کی ازواجِ مطہرات سب سے پہلے شامل ہیں۔ دوسری بات یہ بھی مدِ نظر رہے کہ آپ کے نو حجروں میں صرف ایک صاع جو ہونا حقیقی مجبوری کی بنا پر نہیں تھا بلکہ یہ اختیاری معاملہ تھا جو آپ کی سخاوت و قناعت کے باعث تھا ورنہ حقیقی حال تو یہ تھا جیسا کہ آپ نے خود بتا دیا تھا۔ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتِ لَسَارَتْ مَعِي جِبَالُ الذَّهَبِ اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلنے لگیں۔ اسی حقیقت کو ایک دانائے راز نے یوں بیان فرمایا ہے:۔

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

باب ۵۷۸ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهُ۔

جس نے اپنی زرہ گروی رکھی۔

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيْلَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

اعمش کا بیان ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس ذکر کیا کہ اسلاف کا رہن کے بارے میں کیا معمول تھا تو ابراہیم نخعی نے بتایا کہ اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے اناج خریدا اور مقررہ مدّت تک اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

باب ۵۷۹ رَهْنُ السِّلَاحِ۔

ہتھیار گروی رکھنا۔

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَنَا فَاَتَاهُ فَقَالَ اَرَادَنَا اَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ اَرَادَنَا اَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُوْنِيْ نِسَاءَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَائَنَا وَاَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُوْنِيْ اَبْنَاءَكُمْ قَالُوْا نَرْهَنُ اَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ اَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ اَنْ يَّاْتِيَهُ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف کے بارے میں فرمایا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی تھی پس حضرت محمد بن مسلمہ عرض گزار ہوئے کہ یہ خدمت میں انجام دوں گا اور اس کے پاس جا کر ایک دو وسق اناج لینے کا ارادہ ظاہر کروں گا پس انہوں نے اس سے ایک دو وسق اناج ادھار لینے کا ارادہ ظاہر کیا اس نے کہا کہ اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم اپنی عورتوں کو کس وجہ سے گروی رکھیں جبکہ عرب کے حسین ترین لوگ آپ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم بیٹوں کو کس طرح گروی رکھیں کہ ہر کوئی گالی دے گا کہ ایک دو وسق اناج کے بدلے گروی رکھے گئے یہ تو ہمارے لیے ندامت کا باعث ہوگا ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ دیں گے۔ پس یہ واپس آنے کا وعدہ کر کے چلے آئے اور پھر اسے قتل کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔

باب ۵۸۰ الرَّهْنُ مَرْكُوْبٌ وَمَحْلُوْبٌ وَقَالَ مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ۔

سواری کا جانور اور دودھ کا جانور گروی رکھنا۔ مغیرہ نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ کھوئے ہوئے جانور پر چارے کے حساب سے سواری کی جائے اور چارے کے مطابق دودھ نکالا جائے اور رہن میں بھی یہی حکم ہے

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرہونہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری کی جائے گی اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو۔

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْہِمْ یُرْکَبُ بِنَفَقَتِہٖ اِذَا کَانَ مَرْھُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ بِنَفَقَتِہٖ اِذَا کَانَ مَرْھُوْنًا وَعَلَی الَّذِیْ یَرْکَبُ وَیَشْرَبُ النَّفَقَۃَ۔

کی جائے گی جبکہ اسے گروی رکھا ہوا ہو اور خرچہ کے مطابق جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو لیکن خرچہ سواری کرنے اور دودھ پینے والے پر ہے۔

باب ۵۸۱ الرِّھْنِ عِنْدَ الْیَھُوْدِ وَغَیْرِھِمْ۔

یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا۔

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتِ اشْتَرَی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ یَھُوْدِیٍّ طَعَامًا وَرَھَنَہٗ دِرْعَہٗ۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

باب ۵۸۲ اِذَا اخْتَلَفَ الرَّاھِنُ وَالْمُرْتَھِنُ وَنَحْوُہٗ الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ۔

جب راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو تو مدعیٰ علیہ کی پوزیشن۔

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ کَتَبْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَکَتَبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ۔

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے لکھا تو انہوں نے جواباً تحریر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَسْتَحِقُّ بِھَا مَالًا وَھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَقَرَاَ اِلٰی عَذَابٌ اَلِیْمٌ ثُمَّ اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ خَرَجَ اِلَیْنَا فَقَالَ مَا یُحَدِّثُکُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَحَدَّثْنَاہُ قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِیَّ وَاللّٰہِ اُنْزِلَتْ کَانَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَۃٌ فِیْ بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاھِدُکَ اَوْ یَمِیْنُہٗ قُلْتُ اِنَّہٗ اِذًا یَحْلِفُ وَلَا یُبَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَسْتَحِقُّ بِھَا مَالًا ھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ اپنے مال کا مستحق ہو جاتا ہے اور اگر وہ قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ "وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔" سورۂ آل عمران، آیت ۷۷) پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا کہ ابو عبدالرحمٰن تم سے کیا فرما رہے تھے؟ ابو وائل کا بیان ہے کہ جو انہوں نے فرمایا تھا وہ ہم نے ان سے بیان کر دیا فرمایا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ خدا کی قسم ایک آدمی کے ساتھ میرا کنوئیں کے بارے میں جھگڑا تھا ہم نے اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو ورنہ وہ قسم دے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو قسم کھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ مال کا مستحق ہو جاتا ہے اور وہ قسم میں اگر

Marfat.com

ثَمَنًا قَلِيلًا اِلٰى وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

كِتَابُ الْعِتْقِ

باب ۵۸۳ فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَتِيْمًا ذَا مَتْرَبَةٍ۔

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اِلٰى عَبْدٍ لَهٗ قَدْ اَعْطَاهُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اَوْ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَاَعْتَقَهٗ۔

باب ۵۸۴ اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ۔

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ قُلْتُ فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ۔

باب ۵۸۵ مَا يُسْتَحَبُّ بِهٖ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوْفِ وَالْاٰيَاتِ۔

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا نَاٰئِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ تَابَعَهٗ عَلِيٌّ

ہو گا جس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرمائی اور پھر یہ آیت تلاوت کی۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (سورہ آل عمران آیت ۷۷)

جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا

آزاد کرنے کا بیان

غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔ ارشاد ربانی ہے۔

امام زین العابدین کے مصاحب سعید بن مرجانہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے بچائے گا۔ سعید بن مرجانہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن حسین کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کرنے کا قصد فرمایا جس کے عبداللہ بن جعفر انہیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے لیکن انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔

کس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور راہ خدا میں جہاد کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ کونسے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو قیمت میں زیادہ اور مالکوں کا پسندیدہ ہو۔ میں نے عرض کی کہ اگر ایسا نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ کسی کاریگر کی مدد کر دو یا کسی بے ہنر کا کام سنوار دو۔ عرض گزار ہوا کہ اگر یہ بھی نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی جان کے لیے دو گے۔

غلام آزاد کرنا سورج گرہن اور دوسری علامتوں کے وقت مستحب ہے۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح علی، ورا اور دی نے ہشام سے روایت کی ہے۔

Marfat.com

عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ هِشَامٍ۔

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوفِ بِالْعَتَاقَةِ۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چاند گرہن کے وقت ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا۔

باب ۱۵۸۶ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ۔

جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترک لونڈی کو آزاد کیا جائے۔

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسے غلام کو آزاد کرے جو دو آدمیوں میں مشترک ہو تو اگر وہ گنجائش والا ہے تو منصفانہ قیمت ادا کر کے غلام کو آزاد کر دے۔

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت مقرر کی جائے تو یہ ادا کر سکے۔ دریں حالت وہ دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کر کے اسے آزاد کر دے ورنہ غلام اتنا ہی آزاد ہوگا۔

۲۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ مِنْهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْتَقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اتنا آزاد کیا جتنا کہ اس کا حصہ ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس سارے کو آزاد کرے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی واقعی قیمت ادا کر سکے اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس کے ساتھ اس کی منصفانہ قیمت ادا کی جا سکے۔

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ اخْتَصَرَهُ۔

مسدد، بشر نے عبید اللہ سے اس حدیث کو اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ قَالَ نَافِعٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مملوک میں اپنا حصہ آزاد کیا یا کسی غلام میں اپنا حصہ اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو اسے آزاد کروا دے۔ نافع کا قول ہے کہ ورنہ اسی کا حصہ آزاد ہوگا۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات نافع نے کہی ہے یا حدیث میں ہے۔

۲۳۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس غلام یا لونڈی کے بارے

Marfat.com

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي فِي الْعَبْدِ أَوِ الْأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ وَدُفِعَ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصِبَاؤُهُمْ وَعُتِقَ الْعَبْدُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِلَّذِي أَعْتَقَ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ الْكِتَابَةِ۔

میں فتویٰ دیا کرتے جو مشترکہ ہو پھر ایک ان میں سے اپنے حصّے کا آزاد کرنا چاہے۔ وہ فرمایا کرتے کہ اس شخص پر واجب ہے کہ اسے مکمل آزاد کروائے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی منصفانہ قیمت ادا جا سکے اور وہ اپنے مال سے دوسرے شرکاء کو ان کے حصّے ادا کر کے اور غلام کو آزاد کر کے اس کا راستہ صاف کر دے۔ حضرت ابن عمر اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے۔ لیث، ابن ذئب اور ابن اسحٰق اور جویریہ اور یحییٰ بن سعید اور اسمٰعیل بن امیہ عن نافع۔ حضرت ابن عمر نے اسے اختصار کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

باب ۱۵۸ إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ الْكِتَابَةِ۔

جب کسی نے غلام کو اپنے حصّے کا آزاد کیا۔ اور اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے کام لیتے وقت مشقت میں نہ پھنسایا جائے بلکہ مکاتبت کی طرح ہو۔

۲۳۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ مُقْبِضًا مِنْ عَبْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبَانُ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ۔

احمد بن ابو رجاء، یحییٰ بن آدم، جریر بن حازم، قتادہ، نضر بن انس بن مالک، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے غلام میں سے اپنے حصّے کا آزاد کیا۔ یزید بن زریع، سعید، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کو اپنے حصّے کا آزاد کیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اُسے اپنے مال کے ذریعے آزاد کروا دے جبکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے مزدوری کروائی جائے گی لیکن بامشقت نہیں۔ اسی طرح حجّاج بن حجاج اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے روایت کی اور شعبہ نے اسے اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔

باب ۱۵۹ الْخَطَإِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا لِوَجْهِ اللهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِي وَالْمُخْطِئِ۔

آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول۔ آزاد کرنا صرف رضا الٰہی کے لیے ہے اور حضور نے فرمایا کہ ہر ایک کو اس کی نیت کا پھل ملے گا جبکہ بھولنے اور غلطی کرنے والے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

زرارہ بن ابو اوفیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ

Marfat.com

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَكَلَّمْ۔

نے میری خاطر میری امت سے درگزر فرمائی جو ان کے دلوں میں خیالات آتے ہیں جب تک وہ ان کے مطابق عمل یا گفتگو نہ کریں۔

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عن سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہے تو وہ ہجرت اللہ اور رسول کی طرف شمار ہو گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو وہ اسی چیز کی طرف ہجرت شمار ہو گی جس کی طرف ہجرت کی۔

باب ۱۵۸۹ اِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهٖ هُوَ لِلّٰهِ وَنَوٰى الْعِتْقَ وَالْاِشْهَادُ فِي الْعِتْقِ۔

جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے میں نیت اور گواہوں کا ہونا۔

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ لَمَّا اَقْبَلَ يُرِيْدُ الْاِسْلَامَ وَمَعَهٗ غُلَامُهٗ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهٖ فَاَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّهٗ حُرٌّ فَقَالَ فَرِحِيْنَ يَقُوْلُ ؎

يَا لَيْلَةً مِنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتْ

قیس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ دارالاسلام (مدینہ منورہ) کی جانب روانہ ہوئے تو ان کا غلام ان کے ساتھ تھا راستے میں دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے جب اس کے بعد وہ پہنچ گئے تو حضرت ابوہریرہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! تمہارا غلام تمہارے پاس آگیا۔ عرض گزار ہوئے کہ میں حضور کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان دنوں وہ کہا کرتے تھے۔

غم کی شب دراز تھی، از بس تھیں مشکلات
صد شکر، گھر سے کفر کے ہم کو ملی نجات

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيْقِ ؎

يَا لَيْلَةً مِنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتْ

قَالَ وَاَبَقَ مِنِّيْ غُلَامٌ لِيْ فِي الطَّرِيْقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ

قیس کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے (ہجرت کرتے ہوئے) راستے میں کہا۔

غم کی شب دراز تھی، از بس تھیں مشکلات
صد شکر، گھر سے کفر کے ہم کو ملی نجات

فرمایا کہ راستے میں میرا غلام مجھ سے بچھڑ گیا۔ ان کا بیان ہے کہ

Marfat.com

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَأَعْتَقْتُهُ لَمْ يَقُلْ أَبُوْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ حُرٌّ۔

جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی تو میں آپ کے پاس ہی تھا کہ غلام نمودار ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! یہ تمہارا غلام ہیں عرض گزار ہوا کہ یہ رضائے الٰہی کے لیے آزاد ہے پس میں نے اسے آزاد کر دیا۔ ابوکریب نے ابواسامہ سے آزاد ہے کا لفظ روایت نہیں کیا۔

۲۳۵۳۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِهٰذَا وَقَالَ أَمَا إِنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُ لِلّٰهِ

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی اور وہ دارالاسلام پہنچنا چاہتے تھے تو ان کا غلام ساتھ تھا۔ راستے میں دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے انہوں نے کہا کہ میں حضور کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے (آزاد) ہے۔

باب ۵۹ اُمِّ الْوَلَدِ

اُمّ ولد کا بیان

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا۔

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں سے ہے کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔

۲۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ عُتْبَةَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ قَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِيْ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهٖ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ أَخِيْ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا أَخِيْ ابْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى ابْنِ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لِمَا رَأٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عتبہ بن ابووقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابووقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لینا۔ حضرت عتبہ نے کہا کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ جب زمانہ فتح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مکہ مکرمہ میں) جلوہ افروز ہوئے تو حضرت سعد نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لیا اور اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ حضرت عبد بن زمعہ بھی حاضر ہوئے۔ چنانچہ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد زمعہ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی اس کی ولادت ہوئی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ تمام لوگوں سے اس (حضرت عتبہ) کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا ہے کیونکہ تمہارے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اے سودہ بنت زمعہ! تم اس سے پردہ کرنا کیونکہ آپ نے اسے عتبہ کے مشابہ دیکھا تھا اور حضرت سودہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔

صورت میں حضرت عتبہ کے بھائی حضرت سعد بن ابووقاص نے عبد بن زمعہ کو اپنا بھائی قرار دیا تھا کیونکہ وہ ان کے والد کے بستر پر پیدا ہوا تھا۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ

Marfat.com

باب ۱۵۹۱ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ۔

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَبَاعَهٗ قَالَ جَابِرٌ مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ اَوَّلَ۔

مُدبّر کی بیع۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مُدبّر (مرنے کے بعد آزاد) کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فروخت کر دیا وہ غلام پہلے سال ہی مر گیا۔

باب ۱۵۹۲ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ۔

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ۔

ولاء کو بیچنا اور اس کا ہبہ کرنا۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے ولاء کی بیع اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ فَاَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ اَعْطَانِیْ كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جس نے قیمت دی۔ چنانچہ میں نے اسے آزاد کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اس کے خاوند کے بارے میں اسے اختیار دیا وہ عرض گزار ہوئی کہ اگر وہ مجھے اتنا مال بھی دے تب بھی اس کے پاس نہ رہوں اور اس نے بغیر شوہر رہنا پسند کیا۔

باب ۱۵۹۳ إِذَا اُسِرَ اَخُو الرَّجُلِ اَوْ عَمُّهٗ هَلْ يُفَادٰى إِذَا كَانَ مُشْرِكًا وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِیْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا وَكَانَ عَلِیٌّ قَدْ اَصَابَ يَوْمَئِذٍ مَالًا بَعْدَ مَا اَصَابَ مِنْ اَخِيْهِ عَقِيْلٍ وَعَمِّهٖ عَبَّاسٍ۔

جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے۔ اگر وہ مشرک ہو تو کیا اس کا فدیہ دیا جا سکتا ہے؟

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا اور حضرت علی کا اس مال میں حصہ تھا جو انہیں اپنے بھائی عقیل اور اپنے چچا حضرت عباس سے ملا تھا۔

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا

ابن شہاب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ نے فرمایا کہ ان کی طرف ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

Marfat.com

عَبَّاسٍ فِدَآءَهٗ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا۔

باب ۱۵۵۴

عِتْقُ الْمُشْرِكِ

مشرک غلام کو آزاد کرنا۔

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ فَلَمَّا اَسْلَمَ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ وَاَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا يَعْنِيْ اَتَبَرَّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ۔

ہشام کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد ماجد عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت حکیم بن حزام نے زمانۂ جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیئے تھے۔ جب یہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے تو سو اونٹ خدا کے لیے دیئے اور سو غلام آزاد کیے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ان کے بارے میں ارشاد فرمائیے کہ میں کفر کی حالت کے اندر جو نیک کام کیا کرتا تھا اور ان سے میرا مقصود ثواب حاصل کرنا ہوتا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نے اسلام قبول کر لیا تو گزشتہ نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا۔

باب ۱۵۵۵ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيْقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدٰى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

جو کسی عربی کا مالک ہو جائے تو اس کو ہبہ کرنے، بیچنے جماع کرنے، فدیہ دینے اور اس کے بچوں کو قید کرنے کا بیان۔ ارشاد ربانی ہے۔ اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی کہ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک، خود کچھ اختیار نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے اور ظاہر۔ کیا وہ برابر ہو جائیں گے؟ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّذَكَرَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ اِنَّ مَعِيْ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ فَاَخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّآئِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَآدٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ

عروہ بن زبیر کو مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب آپ کی خدمت میں ہوازن کا وفد آیا اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کے لوٹانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھتے ہو اور مجھے سب سے درست بات بہت ہی پیاری ہے لہٰذا تم مال یا قیدیوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو اور میں نے اسی لیے تقسیم میں دیر کی ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس سے بھی زیادہ دنوں تک انتظار کیا جبکہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے جب ان لوگوں پر واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو وہ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے قیدی چھوڑ دیجیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان قیام فرما ہوئے

Marfat.com

سَبْيِنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ جَآءُوْنَا تَآئِبِيْنَ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْٓءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ قَالَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَآؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَآؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْٓا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا۔

اور اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان حمد و ثناء بیان کر کے فرمایا۔ اما بعد، تمہارے یہ بھائی تائب ہو کر میرے پاس آئے ہیں۔ میں ان کے قیدی واپس لوٹانے چاہتا ہوں۔ پس جو تم میں سے بطیبِ خاطر آزاد کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ ایسا کر دے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جو ہمیں فیئے کا مال سب سے پہلے عطا فرمائے تو ہم اس کی قیمت ادا کر دیں لہٰذا ایسا کرے۔ چنانچہ لوگوں نے بطیبِ خاطر آزاد کرنے کے لیے کہہ دیا۔ فرمایا کہ ہمیں اجازت دینے والوں اور نہ دینے والوں کا کوئی پتہ نہیں لگا لہٰذا تم واپس جاؤ اور بتا کر ہمارے پاس اپنے معروف لوگوں کو بھیجو۔ پس لوگ واپس چلے گئے اپنے معروف لوگوں سے گفتگو کی اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو بتایا کہ وہ خوشی سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ خبر ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی اور حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی

۲۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى ذَرَارِيَّهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنِيْ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ۔

نافع نے ابن عون کے لیے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا جبکہ وہ غافل تھے اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا۔ پس ان میں جو لڑنے کے قابل تھے انہیں قتل کر دیا گیا نیز عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا گیا اور حضرت جویریہ اسی روز حاصل ہوئی تھیں۔ یہ حدیث مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں شامل تھے۔

۲۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حِبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ فَسَاَلْنٰهُ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَآءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعَزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَاْئِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَاْئِنَةٌ۔

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب کے چند قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور ہمیں عورتوں کی خواہش تھی کیونکہ تجرد کی زندگی نے ہمیں تنگ کر رکھا تھا لہٰذا ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا فرمایا کہ اگر ایسا نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

۲۳۶۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ

زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، حضرت

Marfat.com

عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ ح وَحَدَّثَنِیْ ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنِ الْمُغِیْرَةِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ح وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْهِمْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِیَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِیْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ۔

ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ بنی تمیم سے محبت کرتا رہوں گا ابن اسلام، جریر بن عبد الحمید، مغیرہ، حارث، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ۔ عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ میری امت میں دجال پر سب سے سخت ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کے صدقات کا مال آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور ان میں سے ایک آدمی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا تو حضور نے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ اولاد اسمٰعیل ہے۔

باب ۱۵۹۶ فَضْلِ مَنْ اَدَّبَ جَارِیَتَهٗ وَعَلَّمَهَا۔

اپنی لونڈی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَیْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ جَارِیَةٌ فَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ اِلَیْهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اس کی اچھے طریقے سے تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے اس کے شادی کر لے تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔

باب ۱۵۹۷ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِیْدُ اِخْوَانُكُمْ فَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ذِی الْقُرْبٰی الْقَرِیْبُ وَالْجُنُبُ الْقَرِیْبُ الْجَارُ الْجُنُبُ یَعْنِی الصَّاحِبَ فِی السَّفَرِ

حضور نے فرمایا کہ غلام تمہارے بھائی ہیں انہیں وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام باندی سے۔ بیشک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا، بڑائی مارنے والا (سورۃ النساء، آیت ۳۶) ذِی الْقُرْبٰی نسبی قرب۔ الْجَنْبِ الْقَرِیْبِ قریبی ہمسایہ۔ الْجُنُبِ رفیق سفر۔

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُوْرَ بْنَ سُوَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِیَّ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰی غُلَامِهٖ حُلَّةٌ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَابَبْتُ رَجُلًا

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جو جوڑا پہنا ہوا تھا ان کے غلام نے بھی اسی طرح کا جوڑا پہن رکھا تھا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو گالی دی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

فَشَكَانِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ۔

سے میرا شکوہ کیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے ماں کی گالی دی ہے پھر فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے قبضے میں دیا ہے۔ جس کا کوئی بھائی اس کے قبضے میں ہو تو اسے بھی وہی کھلائے جو خود کھاتا ہو اور اسے بھی وہی پہنائے جو خود پہنتا ہو اور ان سے ایسا مشکل کام نہ لو جو وہ کر نہ سکیں۔ اگر انہیں کسی مشکل کام پر لگاؤ تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

ف ۱: غلامی کا دَور تو اسلام کی برکت سے ختم ہو چکا۔ اِس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلاموں سے متعلق جو تلقین فرمائی ہے وہ آج بھی افسروں اور امیروں کے لیے درسِ عبرت ہے۔ ماتحتوں، ملازموں اور نوکروں کو گالی دینے سے روکا ہے اور یہ بھی یاد کروایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کی جگہ تمہیں اور تمہاری جگہ انہیں رکھ دیتا تو غور کرو تم کیسا سلوک چاہتے؟ لہٰذا انھیں اپنے بھائی سمجھو، انہیں حقیر نہ گردانو۔ جو خود کھاؤ وہی انھیں کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی انھیں پہناؤ۔ اُن سے زیادہ مشکل کام نہ لو اور اگر اُن سے مشکل کام لینا ناگزیر ہو تو خود بھی اُن کے ساتھ شامل ہو جاؤ تاکہ کام کا بوجھ بٹ جائے اور اُس کام کی شدّت کا تمہیں بھی پوری طرح احساس ہو جائے۔ یہ ہے وہ آقائی اور زیردستوں کا خیال جس پر انسانیت ہمیشہ ناز کرتی رہے گی اور آپ کے درسِ اخوت پر بیساختہ کہنا پڑ جائے گا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز!

باب ۱۵۹۸ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ۔

جو غلام اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کا خیر خواہ رہے۔

۲۳۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے آقا کا خیر خواہ رہے اور اپنے رب کی اچھے طریقے سے عبادت کرتا رہے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

۲۳۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس لونڈی ہو پھر وہ اسے اچھی طرح سے ادب آداب سکھائے اور آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے اور جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی، تو اس کے لیے بھی دُگنا اجر ہے۔

۲۳۶۸- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

سعید بن مسیّب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْکِ الصَّالِحِ اَجْرَانِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ اُمِّیْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَمُوْتَ وَاَنَا مَمْلُوْکٌ۔

روایت کی۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک غلام کے لیے دُگنا اجر ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، حج کرنا اور والدہ کے ساتھ نیکی کرنا نہ ہوتا تو ایسی حالت میں مرنا پسند کرتا کہ میں غلام ہوتا۔

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَا لِاَحَدِھِمْ یُحْسِنُ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَیَنْصَحُ لِسَیِّدِہٖ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی کیا ہی بات ہے جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرے۔

باب ۵۹۹ کَرَاھِیَۃِ التَّطَاوُلِ عَلَی الرَّقِیْقِ وَقَوْلِہٖ عَبْدِیْ اَوْ اَمَتِیْ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ وَقَالَ عَبْدًا مَّمْلُوْکًا وَّاَلْفَیَا سَیِّدَھَا لَدَی الْبَابِ وَقَالَ مِنْ فَتَیٰتِکُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ وَاذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ سَیِّدِیْ وَمَنْ سَیِّدُکُمْ۔

غلام پر ہاتھ اٹھانا ناپسندیدہ ہے۔ نیز عَبْدِیْ یا اَمَتِیْ کہنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اپنے نیک غلاموں اور کنیزوں کا (۲۴/۳۲)۔ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک (۱۶/۷۵) اور دونوں کو عورت کا خاوند دروازے کے پاس ملا (۱۲/۲۵) اور فرمایا ایمان والی کنیزوں سے (۴/۳۵) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اپنے رب یعنی بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا۔

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَیِّدَہٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ کَانَ لَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام اپنے سردار کا خیر خواہ رہے اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوْکُ الَّذِیْ یُحْسِنُ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَیُؤَدِّیْ اِلٰی سَیِّدِہِ الَّذِیْ لَہٗ عَلَیْہِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِیْحَۃِ وَالطَّاعَۃِ لَہٗ اَجْرَانِ۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ غلام جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرتا ہے اور اس کے آقا کا جو حق ہے اسے اچھی طرح ادا کرتا ہے اور خیر خواہی و فرمانبرداری کرتا ہے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ اَطْعِمْ رَبَّکَ وَضِّئْ رَبَّکَ اسْقِ رَبَّکَ وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ مَوْلَایَ وَلَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ اَمَتِیْ وَلْیَقُلْ فَتَایَ

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کروا، اپنے رب کو پلا، بلکہ میرا سردار اور میرا آقا کہنا چاہیے اور تم میں سے کوئی عَبْدِیْ یا اَمَتِیْ نہ کہے بلکہ میرا خادم، میری خادمہ اور میرا غلام کہنا

Marfat.com

وَفَتَايَ وَغُلَامِي۔

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهٗ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيْمَتَهٗ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاَعْتَقَ مِنْ مَالِهٖ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ۔

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ۔

باب ۱۵ اِذَا اَتَاهُ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ۔

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهٗ وَلِيَ عِلَاجَهٗ۔

باب ۱۶ اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَنَسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ اِلٰى سَيِّدِهٖ

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

چاہیے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کرے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی منصفانہ قیمت پہنچ جائے تو وہ اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا ورنہ صرف اتنا ہی آزاد ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا حاکم لوگوں کا نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی۔ آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور وہ ان کی طرف سے پوچھا جائے گا عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار ہو

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لونڈی زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی دفعہ اسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے بیچے۔

جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے تو اگر کسی وجہ سے اسے نہ روک سکے تو اسے ایک دو لقمے دے دینے چاہئیں کیونکہ اس نے مشقت اٹھائی ہے۔

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور حضور نے مال کی نسبت آقا کی طرف کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ فِيْ اَهْلِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور آدمی اپنے اہل وعیال کا نگران ہے اور وہ اپنے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور خادم اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اور وہ اپنی زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ساری بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے اور میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اور آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی تحویل کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

باب ۱۶۰۲ اِذَا ضَرَبَ الْعَبْدُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

جب غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

محمد بن عبید اللہ، ابن وہب، مالک بن انس، ابن فلاں، سعید مقبری، ان کے والد حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کے ساتھ لڑ پڑے تو اس کے چہرے پر مارنے سے اجتناب کرنا چاہیے

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

مکاتبت کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۱۶۰۳ اِثْمِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَةَ الْمُكَاتَبِ وَنُجُوْمِهٖ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ وَّقَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَوَاجِبٌ عَلَيَّ اِذَا عَلِمْتُ لَهٗ مَالًا اَنْ اُكَاتِبَهٗ قَالَ مَا اُرَاهُ اِلَّا وَاجِبًا وَّقَالَ عَمْرُو

اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ۔ مکاتب کی قسطوں کا بیان اور سالانہ ایک قسط ہے۔ ارشادِ ربانی ہے "اور تمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دی جائے تو لکھ دو، اگر ان میں کچھ بھلائی جانو اور اس پر ان کی مدد کرو، اللہ کے اس مال سے جو تم کو دیا" (۲۴/۳۳)۔ روح، ابن جریج نے عطاء سے کہا کہ کیا یہ میرے اوپر واجب ہے کہ غلام کے پاس مال دیکھ کر اسے مکاتب کر دوں؟ فرمایا

Marfat.com

بْنُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ تَأْثِرُهُ عَنْ اَحَدٍ قَالَ لَا
ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ مُوْسَى بْنَ اَنَسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ سِيْرِيْنَ
سَاَلَ اَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَاَبٰى فَانْطَلَقَ
اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ كَاتِبْهُ فَاَبٰى فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُوْا
عُمَرُ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا فَكَاتَبَهُ
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ بَرِيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا
تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ اَوَاقٍ
نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِيْ خَمْسِ سِنِيْنَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ
وَنَفِسَتْ فِيْهَا اَرَاَيْتِ اِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عُدَّةً
وَاحِدَةً اَبِيْعُكِ اَهْلُكِ فَاُعْتِقَكِ فَيَكُوْنُ
وَلَاؤُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ
ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَنَا الْوَلَاءُ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ
لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ
اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ
بَاطِلٌ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ۔

باب ۶۰۷ مَا يَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ

وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فِيْهِ
ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ
جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا
شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ اِرْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا
اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ
فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ

کہ میں واجب ہی سمجھتا ہوں۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے کہا کہ کیا آ
کسی سے روایت کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ نہیں۔ پھر مجھے بتایا کہ
انس نے انہیں خبر دی کہ سیرین نے حضرت انس سے مکاتبت کا
کیا اور وہ مالدار تھے مگر مکاتبت سے انکار کر دیا تو یہ حضرت
پاس چلے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مکاتبت کر لو تو انہوں نے
کر دیا پس انہوں نے درّے سے مارا اور یہ آیت تلاوت کی۔
انہوں لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو" (پ۱۸ ع۲۳)۔ پس انہوں نے
کر لی۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ ان کے پاس آئی جو اپنی مکاتبت
سے مدد کی طلب گار تھی کیونکہ اس پر پانچ اوقیہ چاندی پانچ قسط
گئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا کہ اگر میں یک مشت
دوں تو کیا تمہارے مالک تمہیں بیچ دیں گے؟ تاکہ میں تمہیں آ
کر دوں اور تمہاری ولاء میرے لیے ہو۔ پس بریرہ اپنے ما
کے پاس گئی اور انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ولاء ہ
لیے ہو گی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تع
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے اس بات کا آپ سے
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے
کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے پھر رسو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ لوگ
کیا حال ہے جبکہ وہ ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں

مکاتب سے کیا شرط کرنا جائز ہے۔ اور جو ایسی شرط

کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے۔ اس بارے میں حضرت ا
نے رسول خدا سے روا

عروہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ان کے
بریرہ آئی تاکہ اپنی مکاتبت میں ان سے مدد حاصل کرے اور اس
اپنی کتابت کی رقم سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے ا
سے کہا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو کتابت میں
کر دیتی ہوں اور ولاء میرے لیے ہو گی جبکہ میں ایسا کر دوں پس بر
نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگ

Marfat.com

أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَاعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

ثواب کی غرض سے ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں لیکن تیری ولاء ہمارے لیے ہو گی پس انہوں نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اگر ایسی شرط سو دفعہ بھی رکھی جائے تو اس کے لیے لاحاصل ہے کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

۲۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا اس کے مالکوں نے کہا کہ اس شرط پر کہ ولاء ہمارے لیے ہو گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط سے تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

باب ۶۰۵ اِسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ۔

مکاتب کا مدد چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا۔

۲۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذِيهَا وَاعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَأَيُّمَا شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے نو اوقیہ چاندی کے بدلے مکاتبت کر لی ہے کہ سالانہ ایک اوقیہ چاندی ادا کی جائے گی۔ پس میری مدد کیجیے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں یک مشت ادائیگی کر کے تمہیں آزاد کر دیتی ہوں اور ایسا کرنے پر تمہاری ولاء میرے لیے ہو گی پس وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا۔ بریرہ نے کہا کہ میں نے یہ بات ان کے سامنے رکھی تو انہوں نے انکار کیا ماسوائے اس شرط کے کہ ولاء ان کے لیے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو مجھ سے دریافت کیا میں نے ساری بات عرض کر دی فرمایا کہ اسے لے کر آزاد کر دو اور ان کی شرط منظور کر لو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو شرط اللہ کی کتاب میں

Marfat.com

بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَلِيَ الْوَلَاءُ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

نہ ہو وہ باطل ہے خواہ وہ سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کا فیصلہ زیادہ
اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے لوگوں کا کیا حال ہے جبکہ تم میں سے
یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! تو آزاد کردے اور ولاء میرے لیے ہو
ولاء اسی کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

باب ۶۰۶ بَيْعُ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَاتَ وَإِنْ جَنَى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔

مُکاتَب کی بیع جبکہ وہ راضی ہو۔ حضرت عائشہ نے فر
غلام کے ذمے جب تک کچھ بھی باقی رہے وہ غلام ہے۔ حضرت
ثابت نے فرمایا کہ جب تک ایک درہم بھی باقی رہے۔ حضرت ا
نے فرمایا کہ وہ زندہ ہو یا مردہ، غلام ہے جب تک اس کی ط
کچھ بھی باقی رہے۔

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَتْ لَهَا إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً فَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ بَرِيرَةُ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا فَقَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ اُم المؤمنین عائشہ
سے مدد حاصل کرنے کی غرض سے بریرہ ان کی خدمت میں حا
ہوئی۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں تو
قیمت یک مُشت ادا کردوں اور ایسا کر کے تمہیں آزاد کرد
بریرہ نے اس بات کا اپنے مالکوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہ
ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے ا
کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فر
کہ اسے خرید کر آزاد کردو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آ
کرے۔

باب ۶۰۷ إِذَا قَالَ الْمُكَاتَبُ اشْتَرِنِي وَأَعْتِقْنِي فَاشْتَرَاهُ لِذٰلِكَ۔

جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کردو ا
وہ اسی لیے خریدے۔

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَيْمَنُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَنِي بَنُوهُ وَإِنَّهُمْ بَاعُونِي مِنِ ابْنِ عَمْرٍو فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُو عُتْبَةَ الْوَلَاءَ فَقَالَتْ دَخَلَتْ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتِ اشْتَرِينِي وَأَعْتِقِينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي بِذٰلِكَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَ

ایمن نے کہا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں عتبہ بن ابولہب کے
پاس تھا۔ وہ مر گیا تو میں اس کے بیٹوں کو وراثت میں ملا۔ انہوں نے
مجھے ابن ابی عمرو کے ہاتھوں بیچ دیا تو ابن ابی عمرو نے مجھے آزاد کر
اور بنو عتبہ نے ولاء کی شرط رکھی تھی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بر
میرے پاس آئی تھی اور اس نے مکاتبت کی ہوئی تھی تو اس نے
کہ مجھے خرید کر آزاد کردو۔ انہوں نے ہاں کر لی اس نے کہا کہ وہ ا
وقت تک فروخت نہیں کریں گے جب تک ولاء کی شرط اپنے لیے
رکھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کی حاجت نہیں ہے پس یہ بل
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لی یا آپ تک پہنچی تو آپ

Marfat.com

اشْتَرِيهَا وَاَعْتِقِيهَا وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَاشَاءُوا فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَاَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ۔

حضرت عائشہ سے فرمایا یا حضرت عائشہ نے ذکر کیا جو بریرہ نے بتایا تھا آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو اور اس کے مالکوں کو شرط رکھنے دو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس کے خلاف خواہ کوئی سو شرطیں رکھتا پھرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْهِبَةِ

ہبہ کا بیان

وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا۔

ہبہ کرنے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا۔

۲۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ سمجھے (اور اس کے لیے کچھ بھیجے) خواہ وہ بکری کا کھُر ہی کیوں نہ ہو۔

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ بْنِ اُخْتِي اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا اُوقِدَتْ فِي اَبْيَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِينَا۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عروہ سے فرمایا۔ اے بھانجے! ہم ایک چاند کا انتظار، پھر دوسرے چاند کا، پھر تیسرے چاند کا اور یوں متواتر دو مہینے گزر جاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ جلائی جاتی میں عرض گزار ہوا کہ خالہ جان! پھر آپ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ فرمایا دو کالی چیزوں یعنی کھجور اور پانی سے، ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انصاری ہمسائے تھے۔ ان کے پاس چند دودھ والی بکریاں تھیں، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اپنی بکریوں کے دودھ سے بھیج دیتے تو آپ ہمیں پلا دیتے۔

بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْهِبَةِ

تھوڑی چیز ہبہ کرنا۔

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ اِلَى ذِرَاعٍ اَوْ كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے ایک دستی یا کھُر کے لیے دعوت دی جائے تو میں پسند کروں گا اور اگر بطور ہدیہ میرے لیے دستی یا کھُر ہی بھیجا جائے تو میں ضرور قبول کر لوں گا۔

بَابُ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ اَصْحَابِهِ شَيْئًا

جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے۔

وَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبْتُمْ اِبِلَكُمْ سَهْمًا۔

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا۔

Marfat.com

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلٰی امْرَاَةٍ عَنْ سَهْلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَکَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ قَالَ لَهَا مُرِیْ عَبْدَکِ فَلْیَعْمَلْ لَنَا اَعْوَادَ الْمِنْبَرِ فَاَمَرَتْ عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ لَهٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ اَرْسَلَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلِیْ بِهٖ اِلَیَّ فَجَاءُوْا بِهٖ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ حَیْثُ تَرَوْنَ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سہل کے ذریعے ایک مہاجر عورت کے لیے کہلا بھیجا، جس کا غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا کہ اپنے غلام سے کہو کہ وہ ہمارے لیے منبر تیار کر دے۔ چنانچہ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا تو وہ جنگل کی طرف گیا اور جھاؤ کی لکڑی کاٹ کر آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب وہ بنا چکا تو عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیجا کہ منبر تیار ہو گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیج دو۔ پس لوگ

۲۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ فَرْوَةَ السَّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنْتُ یَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنْزِلٍ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ اَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُوْنَ وَاَنَا غَیْرُ مُحْرِمٍ فَاَبْصَرُوْا حِمَارًا وَّحْشِیًّا وَاَنَا مَشْغُوْلٌ اَخْصِفُ نَعْلِیْ فَلَمْ یُؤْذُوْنِیْ بِهٖ وَاَحَبُّوْا لَوْ اَنِّیْ اَبْصَرْتُهٗ وَالْتَفَتُّ فَاَبْصَرْتُهٗ فَقُمْتُ اِلَی الْفَرَسِ فَاَسْرَجْتُهٗ ثُمَّ رَکِبْتُ وَنَسِیْتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِیْ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نُعِیْنُکَ عَلَیْهِ بِشَیْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَکِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَی الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهٗ ثُمَّ جِئْتُ بِهٖ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوْا فِیْهِ یَاْکُلُوْنَهٗ ثُمَّ اِنَّهُمْ شَکُّوْا فِیْ اَکْلِهِمْ اِیَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَّاْتُ الْعُضْدَ مَعِیْ فَاَدْرَکْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ مَعَکُمْ مِنْهُ شَیْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعُضْدَ فَاَکَلَهَا حَتّٰی نَقَّرَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کے ساتھ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے آگے اترے ہوئے تھے اور لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا جبکہ میں غیر محرم تھا۔ پس ہم نے ایک جنگلی گدھا (گورخر) دیکھا اور میں اپنی جوتی کا تسمہ ٹانکنے میں مصروف تھا۔ لوگوں نے مجھے اس کے بارے میں کچھ نہ بتایا حالانکہ وہ دل سے چاہتے تھے کہ کہیں میں اسے دیکھ لوں پس میں نے ادھر توجہ کی تو اسے دیکھ لیا میں اپنے گھوڑے کی طرف کھڑا ہوا، اس پر زین کسی پھر سوار ہو گیا لیکن اپنا کوڑا اور نیزہ بھول گیا پس میں نے ان سے کوڑا اور نیزہ پکڑانے کے لیے کہا انہوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ہم آپ کی کسی چیز سے مدد نہیں کریں گے چنانچہ مجھے غصہ آیا پس میں اترا اور دونوں چیزیں لے کر سوار ہو گیا۔ پس میں نے گورخر پر حملہ کر کے اسے پچھاڑ لیا۔ پھر ذبح کر کے اسے لے آیا پھر وہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا تو وہ کھانے لگے۔ پھر انہیں اس کے کھانے کے بارے میں شک ہوا کیونکہ انہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ ہم روانہ ہو گئے اور اس کا ایک بازو میں نے اپنے پاس چھپا رکھا تھا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے تو ہم نے اس بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ میں نے

باب ۱۶۵ مَنِ اسْتَسْقٰی وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِیْ۔

جس نے پانی مانگا۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ حضور نے مجھ سے فرمایا۔ پانی لاؤ۔

Marfat.com

۲۳۸۹- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طُوَالَةَ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي دَارِنَا هٰذِهِ فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا ثُمَّ شُبْتُهُ فِي مَاءٍ مِنْ بِئْرِنَا هٰذِهِ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ تُجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ أَلَا فَيَمِّنُوا قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے اسی غریب خانے میں جلوہ افروز ہوئے اور پانی مانگا ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کو دوہا پھر اس میں اپنے اس کنویں کا پانی ملایا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت ابوبکر آپ کے بائیں جانب حضرت عمر سامنے اور ایک اعرابی دائیں جانب تھا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یہ حضرت ابوبکر ہیں چنانچہ آپ نے اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ دائیں جانب والے ہیں۔ دائیں جانب والوں کو یاد رکھو اس وقت سے یہی طریقہ رائج ہے یہ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔

باب ۶۱۲- قُبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ۔

شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوقتادہ سے شکار کی دستی قبول فرمائی۔

۲۳۹۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَا شَكَّ فِيهِ فَقَبِلَهُ قُلْتُ وَأَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهُ۔

ہشام بن زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ایک خرگوش کو مرالظہران کے مقام پر بھگایا لوگ اس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک گئے تو میں نے اسے پکڑ لیا اور لے کر حضرت ابوطلحہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی صرین یا دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیں ان کا بیان ہے کہ کوئی شک نہیں کہ آپ نے انہیں قبول فرما لیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس میں سے کھایا؟ فرمایا کہ اس میں سے کھایا اور پھر فرمایا کہ

۲۳۹۱- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأٰى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ أَمَا إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ إِلَّا عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ گورخر بھیجا جبکہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ چنانچہ آپ نے اسے واپس لوٹا دیا جب آپ نے ان کے چہرے کی حالت دیکھی تو فرمایا میں اسے تمہاری طرف کبھی نہ لوٹاتا لیکن میں حالت احرام میں ہوں۔

باب ۶۱۳- قُبُولِ الْهَدِيَّةِ۔

ہدیہ قبول کرنا۔

۲۳۹۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری

Marfat.com

يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِهَا رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کا انتظار کیا کرتے تھے اور اس طریقہ عمل سے ان کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا تھا۔

۲۳۹۳- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ بْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کی خالہ حضرت اُمِّ حُفَید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ کا ہدیہ بھیجا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی میں سے کھایا اور نفرت کے باعث گوہ کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اسے (گوہ کو) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔

۲۳۹۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوْا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ.

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ دریافت فرما لیتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ۔ اگر یہ کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھا لو اور خود تناول نہ فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہاتھ بڑھا دیتے اور لوگوں کے ساتھ تناول فرماتے۔

۲۳۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيْرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

۲۳۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ وَأَنَّهُمْ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا لَصُدِّقَ عَلَى بَرِيْرَةَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ قَالَ

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس (بریرہ) کے لیے گوشت بھیجا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بریرہ کو صدقے کے بطور دیا گیا ہے لہٰذا اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ اسے اس کے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا جو آزاد تھا یا غلام

Marfat.com

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ زَوْجُهَا حُرٌّ اَوْ عَبْدٌ قَالَ شُعْبَةُ سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَا اَدْرِیْ اَحُرٌّ اَمْ عَبْدٌ۔

شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن سے اس کے خاوند کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ آزاد تھا یا غلام۔

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَآئِشَةَ فَقَالَ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا شَیْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ اُمُّ عَطِیَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِیْ بَعَثْتَ اِلَیْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اِنَّهَا بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ عرض کی کہ نہیں ماسوائے اس گوشت کے جو ام عطیہ نے اس (بریرہ) کے لیے بطور صدقہ بھیجا ہے۔ فرمایا کہ صدقہ تو اپنی جگہ پر جا پہنچا۔

باب ۱۶۴ مَنْ اَهْدٰی اِلٰی صَاحِبِهٖ وَتَحَرّٰی بَعْضُ نِسَآئِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ۔

جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ بھیجنے میں اس کی خاص بیوی کی باری کا لحاظ رکھے۔

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّاسُ یَتَحَرَّوْنَ بِهَدَایَاهُمْ یَوْمِیْ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ صَوَاحِبِیْ اِجْتَمَعْنَ فَذَکَرَتْ لَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهَا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ میری باری کے روز اپنے ہدیے بھیجا کرتے۔ حضرت ام سلمہ نے بتایا کہ میری سوکنیں جمع ہوئیں اور انہوں نے حضور سے اس بات کا ذکر کیا لیکن آپ نے جواب سے اعراض فرمایا۔

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ نِسَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُنَّ حِزْبَیْنِ فَحِزْبٌ فِیْهِ عَآئِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِیَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَآئِرُ نِسَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ عَلِمُوْا حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَآئِشَةَ فَاِذَا کَانَتْ عِنْدَ اَحَدِهِمْ هَدِیَّةٌ یُرِیْدُ اَنْ یُّهْدِیَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَهَا حَتّٰی اِذَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ عَآئِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِیَّةِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ عَآئِشَةَ فَکَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا کَلِّمِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَلِّمُ النَّاسَ فَیَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّهْدِیَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے دو گروہ تھے۔ ایک گروہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ پر مشتمل تھا اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی ازواجِ مطہرات تھیں جبکہ مسلمانوں کو حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا علم تھا۔ جب ان میں سے کسی کے پاس ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجنا چاہتا تو اسے رکھ چھوڑتا۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر میں ہوتے تو ہدیہ بھیجنے والا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عائشہ کے گھر اپنا ہدیہ بھیجتا۔ پس حضرت ام سلمہ کے گروہ نے آپس میں گفتگو کی اور حضرت ام سلمہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ حضور لوگوں سے یہ فرما دیں کہ جو

Marfat.com

إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةٌ فَلْيُهْدِهَا إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوْتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِيْ شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيْهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِيْنَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِيْ شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْهِ حَتّٰى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَأَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِيْذَائِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ إِنَّ نِسَاءَكَ يُنْشِدُنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِيْ إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَكَ يُنْشِدُنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ ابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتّٰى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتّٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلٰى عَائِشَةَ هَلْ تُكَلِّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلٰى زَيْنَبَ حَتّٰى أَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْأَخِيْرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ أَبُوْ مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْمَوَالِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ بھیج دیا کرے اگرچہ آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر ہوں افروز کیوں نہ ہوں۔ پس حضرت ام سلمہ نے اسی طرح عرض کر دیا جیسے ان سے کہا گیا تھا تو آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتا دیا کہ حضور نے مجھ سے کچھ بھی نہیں فرمایا چنانچہ انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اپنی باری کے روز انہوں نے پھر بات کی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ان سے پوچھا تو کہا کہ مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا یہاں تک کہ کچھ ارشاد فرمائیں پس جب ان کی باری آئی تو یہ پھر عرض گزار ہوئیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ دو کیونکہ میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑوں میں ہوں سوائے عائشہ کے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو ایذا دینے سے توبہ کرتی ہوں پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں یہ کہنے کے لیے بھیجا کہ آپ کی ازواج مطہرات خدا کا واسطہ دیتی ہیں کہ ابوبکر کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمائیے چنانچہ انہوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا۔ اے بیٹی! کیا جس سے میں محبت کرتا ہوں تمہیں اس سے محبت نہیں؟ عرض گزار ہوئیں کہ کیوں نہیں۔ پس یہ ان کے پاس واپس گئیں اور انہیں جواب بتا دیا۔ انہوں نے پھر واپس جانے کے لیے کہا تو یہ انکار کر گئیں پھر انہوں نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا وہ حاضر خدمت ہوئیں اور گرم لہجے میں عرض گزار ہوئیں کہ آپ کی بیویاں اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتی ہیں کہ ابن ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمائیے اور ان کی آواز بلند ہو گئی یہاں تک کہ حضرت عائشہ پر برس پڑیں جو وہاں [illegible] تھیں اور انہیں برا بھلا کہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کی طرف دیکھا کہ یہ کیا کہتی ہیں۔ حضرت عائشہ بھی گویا ہوئیں اور حضرت زینب کو جواب دیا، یہاں تک کہ انہیں خاموش کر دیا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ ابوبکر

Marfat.com

وَسَلَّمَ فَاسْتَاذَنَتْ فَاطِمَةُ۔

کی بیٹی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کے واقعے میں آخری بات منقول ہے ہشام بن عروہ ایک آدمی، زہری، محمد بن عبدالرحمٰن سے اور ابوسلمہ، ہشام، عروہ سے روایت ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے اور ہشام ایک قرشی، ایک موالی سے زہری، محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ کہ حضرت فاطمہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی شان ہے یوں تو تمام ازواجِ مطہرات ہی اُمتِ محمدیہ کی مائیں ہیں لیکن اُن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ ہیں جو محبوب رب العالمین کی محبوبہ ہیں۔ احادیثِ مطہرہ کے اندر ان کے بیشمار فضائل و خصائص مذکور ہوئے ہیں جو یہاں بیان نہیں کیے جا سکتے، تبرکاً یہاں چند باتیں اختصار کے ساتھ عرض کرتا ہوں وباللہ التوفیق

۱۔ اِس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیقہ سے متعلق بات کرنے پر اُم المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ. مجھے عائشہ کے بارے میں ایذا نہ پہنچاؤ۔

۲۔ مذکورہ ارشاد کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ کیونکہ مجھ پہ وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑے میں ہوں ماسوائے عائشہ کے ——— کو یا جس کو پروردگارِ عالم نے جملہ ازواجِ مطہرات میں امتیازی مقام دے رکھا ہے تو میں اُسے امتیازی مقام کیوں نہ دوں؟

۳۔ اِسی حدیث میں آپ نے حضرت عائشہ کی یہ خوبی بھی بیان فرمائی إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ۔ یعنی یہ ابوبکر کی بیٹی ہے ——— حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر جو جانی و مالی قربانیاں پیش کیں اور رفاقت کا جو حق ادا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اِس بات کا پورا پورا احساس تھا لہٰذا صاف فرما دیا کہ یہ میرے یارِ غار کی بیٹی ہے۔

۴۔ یہ حضرت صدیقہ وہی تو ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگائی گئی تو اُن کی پاک دامنی کی گواہی ایک بچے نے دی۔ حضرت مریم پر اُن کی قوم نے تہمت لگائی تو اُن کی پاک دامنی کی شہادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی لیکن جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو پروردگارِ عالم نے سورۂ نور کی اٹھارہ آیتیں نازل کر کے اِن کی پاک دامنی کی خود گواہی دی۔

۵۔ یہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کے متعلق سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو تہائی دین اپنی ماں حُمَیرا سے حاصل کرو۔

۶۔ یہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں۔ جن میں سے ایک سو چوہتر متفق علیہ ہیں۔ چوّن وہ ہیں جو صرف بخاری شریف میں ہیں۔ اڑسٹھ وہ ہیں جو صرف مسلم شریف میں ہیں اور باقی دیگر کتب احادیث میں ہیں۔

۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہی ہیں جن کی گود میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ ان کا مقدس

Marfat.com

مجھ ہی قیامت تک آپ کی آرام گاہ بنا۔ وہ اِن کا ہی کاشانۂ اقدس تھا جس میں روضۂ رسول تعبیر ہوا۔ جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح کو اور ستر ہزار فرشتے شام کو باری باری صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرنے آتے رہتے ہیں۔ اِسی روضۂ پاک کے متعلق تو کہا گیا ہے ؎

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو

باب ۱۶۱۵ مَا لَا یُرَدُّ مِنَ الْھَدِیَّۃِ

جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے۔

۲۴۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَزْرَۃُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَۃُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَیْہِ فَنَاوَلَنِیْ طِیْبًا قَالَ کَانَ اَنَسٌ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ قَالَ وَزَعَمَ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ۔

عزرہ بن ثابت انصاری کا بیان ہے کہ میں ثمامہ بن عبداللہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے خوشبو دی اور فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو واپس نہیں کیا کرتے اور حضرت انس کا کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو واپس نہیں فرمایا کرتے تھے۔

باب ۱۶۱۶ مَنْ رَاٰی الْھِبَۃَ الْغَائِبَۃَ جَائِزَۃً۔

جو غائب چیز کے ہبہ کرنے کو جائز سمجھے۔

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ ذَکَرَ عُرْوَۃُ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانَ اَخْبَرَاہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ جَاءَہٗ وَفْدُ ھَوَازِنَ قَامَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَکُمْ جَاءُوْنَا تَائِبِیْنَ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْھِمْ سَبْیَھُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی حَظِّہٖ حَتّٰی نُعْطِیَہٗ اِیَّاہُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْءُ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَیَّبْنَا لَکَ۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کے لائق ہے پھر فرمایا۔ اما بعد، تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں۔ پس جو تم میں سے بخوشی ایسا کرنا چاہتا ہے تو وہ کر دے اور جو اپنا حصہ باقی رکھنا چاہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے پہلے جو فئی کا مال عطا فرمائے اس میں سے ہم اسے دے دیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم بخوشی آپ کو اجازت دیتے ہیں۔

باب ۱۶۱۷ اَلْمُکَافَاۃِ فِی الْھِبَۃِ۔

ہبہ کا بدلہ لینا۔

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبَلُ الْھَدِیَّۃَ وَیُثِیْبُ عَلَیْھَا لَمْ یَذْکُرْ وَکِیْعٌ وَمُحَاضِرٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے وکیع اور محاضر اسے ہشام، عروہ اور حضرت عائشہ کی سند سے روایت نہیں کرتے۔

Marfat.com

باب ۶۱۸ الْهِبَةِ لِلْوَلَدِ وَإِذَا أَعْطَى بَعْضَ وَلَدِهِ شَيْئًا لَمْ يَجُزْ حَتَّى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْآخَرِينَ مِثْلَهُ وَلَا يُشْهَدُ عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدِ أَنْ يَرْجِعَ فِي عَطِيَّتِهِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَتَعَدَّى وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيرًا ثُمَّ أَعْطَاهُ بْنَ عُمَرَ وَقَالَ اصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ۔

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

باب ۶۱۹ الْإِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ۔

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ۔

باب ۶۲۰ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ جَائِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا يَرْجِعَانِ وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ

بیٹے کے لیے ہبہ کرنا۔ جب کوئی اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے تو جائز نہیں یہاں تک کہ بیٹوں میں انصاف کرے اور دوسروں کو بھی اتنا ہی دے اور اس پر کوئی گواہی نہ دے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے درمیان عطیات میں انصاف کرو اور کیا والدین عطا کر کے واپس لے سکتے ہیں؟ اور اپنی اولاد کے مال سے دستور کے مطابق کھا سکتے ہیں لیکن حد سے تجاوز نہ کیا جائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے ایک اونٹ خریدا پھر وہ حضرت ابن عمر کو دے کر فرمایا کہ اس کا جو چاہو کرو۔

حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیر نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دے دیا ہے۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اسے واپس کرو۔

ہبہ میں گواہ بنانا۔

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر فرماتے تھے کہ میرے والد ماجد نے مجھے ایک عطیہ دیا۔ پس حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں اس وقت راضی نہیں جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ نہ بناؤ۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک عطیہ دیا ہے یا رسول اللہ! وہ مجھ سے کہتی ہیں کہ آپ کو گواہ بناؤ۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ پس وہ واپس لوٹ آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا۔

خاوند کا بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو ہبہ کرنا۔ ابراہیم نخعی نے کہا جائز ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ وہ دونوں واپس نہیں لوٹا سکتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے اجازت طلب فرمائی کہ حالت مرض کے اندر حضرت عائشہ کے گھر میں

Marfat.com

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ هَبِيْ لِيْ بَعْضَ صَدَاقِكِ اَوْ كُلَّهٗ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيْهِ قَالَ يَرُدُّ اِلَيْهَا اِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَاِنْ كَانَتْ اَعْطَتْهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِهٖ خَدِيْعَةٌ جَازَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا۔

قیام فرمائیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹانے والا قے کو کھانے والے کی طرح ہے۔ زہری نے اس شخص کے بارے میں کہا جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے مہر کا کچھ حصہ یا سارا مجھے ہبہ کر دو۔ پھر تھوڑے عرصے بعد وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو عورت ہبہ سے پھر جاتی ہے انہوں نے فرمایا کہ اسے پورا مہر دیا جائے گا جبکہ اس نے دھوکا دیا ہو اور اگر اس نے خوشی سے معاف کیا ہو اور خاوند کے دل میں بھی کوئی چالاکی نہ تھی تو جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "پھر اگر وہ دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں" (۴/۴)۔

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْاَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گرانی گزرنے لگی اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے حالاتِ مرض کے اندر میرے گھر میں قیام فرمانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی پس آپ دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) تشریف لائے اور آپ کے پاؤں زمین کے ساتھ لگ رہے تھے اور آپ حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے اس کا ذکر کیا جو حضرت عائشہ نے فرمایا تھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم اس آدمی کا نام جانتے ہو جس کا حضرت عائشہ نے نام لیا۔ میں نے کہا کہ نہیں، فرمایا کہ وہ حضرت علی بن ابو طالب تھے۔

۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

باب ۲۶۲۱ ہِبَةِ الْمَرْاَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا اِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ اِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيْهَةً فَاِذَا كَانَتْ سَفِيْهَةً لَمْ يَجُزْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ۔

عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو ہبہ کرنا اور آزاد کرنا۔ یہ جائز ہے جبکہ عورت بے وقوف نہ ہو اگر عورت بے وقوف ہو تو جائز نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "اور بے وقوفوں کو اپنے مال نہ دو"۔

۲۴۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا لِيْ مَالٌ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَاَتَصَدَّقُ قَالَ

عباد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرے پاس مال نہیں ہے مگر وہی جو مجھے حضرت زبیر نے دیا ہے تو کیا میں اس میں سے خیرات کیا کروں؟ فرمایا کہ خیرات کرو اور روک کر نہ رکھو ورنہ تمہیں دینا بھی

Marfat.com

تَصَدَّقِي وَلَا تُوعِي فَيُوعَى عَلَيْكِ۔

۲۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ۔

۲۴۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَاْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهَا قَالَتْ اَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي قَالَ اَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ مَيْمُونَةَ اَعْتَقَتْ۔

۲۴۱۰۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۶۲۲ بِمَنْ يَبْدَأُ بِالْهَدِيَّةِ وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا فَقَالَ لَهَا لَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ اَخْوَالِكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ۔

۲۴۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ

روک لیا جائے گا۔

فاطمہ نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خرچ کرو اور گن کر نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن کر دے گا اور ہاتھ نہ روکو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اپنا ہاتھ روک لے گا۔

کُرَیب مولیٰ ابن عباس کو حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہیں نے ایک لونڈی آزاد کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت نہ لی۔ جب ان کی باری کا دن آیا تو عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے؟ فرمایا کیا تم یہ کام کر چکی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم اسے اپنے ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔ بکر بن مُضر عمرو، بُکیر نے کُرَیب سے روایت کی ہے کہ حضرت میمونہ نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ کے ساتھ جانے کے لیے کس کا نام نکلتا ہے اور آپ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضامندی تھی۔

کس سے ہدیہ کی ابتدا کی جائے۔ بکر، عمرو، بکیر، کُرَیب

مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد کر دی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اپنے کسی ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔

بنی تیم بن مرہ کے فرد طلحہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میری دو پڑوسن ہیں تو میں ان میں سے کس کے لیے ہدیہ بھیجوں؟ فرمایا کہ ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو۔

Marfat.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

باب ۱۶۲۳ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ وَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَ الْهَدِيَّةُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمَ رِشْوَةٌ۔

۲۴۱۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ الْجَثَّامَةِ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهٗ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِيْ وَجْهِيْ رَدَّهٗ هَدِيَّتِيْ قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ۔

۲۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْاُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهٖ فَيَنْظُرُ يُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْتَمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةٌ لَّهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٌ تَبْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ اِبْطَيْهِ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا۔

باب ۱۶۲۴ اِذَا وَهَبَ هِبَةً اَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَصِلَ اِلَيْهِ وَقَالَ عُبَيْدَةُ اِنْ مَّاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدٰى لَهٗ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِيْ

جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے۔ عمر بن عبد العزیز کا بیان ہے کہ ہدیہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہدیہ ہوتا تھا اور آج تو رشوت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وحشی گدھے کے گوشت کا ہدیہ پیش کیا جبکہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر حالتِ احرام میں تھے تو حضور نے اسے واپس کر دیا حضرت صعب کا بیان ہے کہ ہدیہ واپس ہونے کے باعث جب حضور نے میرے چہرے کی حالت دیکھی تو فرمایا۔ میں تمہارے تحفے کو کبھی رد نہ کرتا لیکن حالتِ احرام میں ہوں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جسے ابن انبیہ کہا جاتا ہے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ واپس لوٹا تو کہا کہ یہ مال آپ کا ہے اور یہ مجھے تحفے ملے ہیں۔ فرمایا اچھا تم اپنے باپ کے گھر میں بیٹھ رہتے یا اپنی ماں کے گھر میں، پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی تحفے دیتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس میں سے نہیں لے گا مگر وہ قیامت کے روز اسے اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلاتا ہوگا۔ گائے ہوئی تو ڈکراتی ہوگی اور بکری ہوئی تو ممیاتی ہوگی۔ پھر اپنا ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور تین مرتبہ کہا کہ اے اللہ! کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا؟

جب کوئی ہبہ یا وعدہ کرے اور چیز دینے سے پہلے مر جائے عبیدہ کا قول ہے کہ اگر ہبہ کرنے والا مر جائے تو ہدیہ علیحدہ کر دیا جائے گا اور موہوب لہ زندہ ہو تو اس کے وارثوں کے لیے ہے اور اگر علیحدہ نہ کیا ہو تو ہبہ کرنے والے کے وارثوں کے لیے ہوگا حسن بصری

Marfat.com

اَهْدٰى وَقَالَ الْحَسَنُ اَيَّتُهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدٰى لَهٗ اِذَا قَبَضَهَا الرَّسُوْلُ۔

۲۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقُمْ حَتّٰى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَبُوْبَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِيْ فَحَثٰى لِيْ ثَلٰثًا۔

کا قول ہے کہ دونوں میں سے خواہ کوئی پہلے مرجائے وہ موہوب لہٗ کے وارثوں کا ہوگا جبکہ قاصد نے اس پر قبضہ کرلیا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا دوں گی تین مرتبہ فرمایا۔ وہ مال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک نہیں آیا۔ پس حضرت ابوبکر نے ایک منادی کو حکم دیا تو اس نے منادی کی کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا یا قرض دینا ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا پس مجھے تین لپ بھر کر دیں۔

باب ۶۲۵ کَیْفَ یُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ۔

غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرید لیا اور فرمایا کہ اے عبداللہ! یہ تمہارا ہے۔

۲۴۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَّلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهٗ لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُهٗ لَهٗ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَآءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَاْنَا هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور ان میں سے حضرت مخرمہ کو کچھ نہ دیا۔ پس حضرت مخرمہ نے فرمایا کہ اے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں میرے ساتھ چلو پس میں ان کے ساتھ گیا۔ فرمایا کہ اندر جاکر حضور کو میرے پاس بلا لاؤ ان کا بیان ہے کہ میں حضور کو بلانے گیا آپ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اوپر ان میں سے قبا تھی فرمایا کہ یہ ہم نے تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو حضور نے فرمایا مخرمہ راضی ہوگیا

باب ۶۲۶ اِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْاٰخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ۔

کسی نے کوئی چیز ہبہ کی، دوسرے نے قبضہ کرلیا اور یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کی۔

۲۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِاَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا۔ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر کہنے لگا کہ میں ہلاک ہوگیا فرمایا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ کیا غلام آزاد کرو گے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم اتنی استطاعت رکھتے ہو کہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ

Marfat.com

قَالَ فَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قِيْلَ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجَ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

کیا تمہیں توفیق ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو؟ عرض کی کہ نہیں پس ایک انصاری عرق میں کھجوریں لے کر حاضرِ بارگاہ ہو گیا۔ عرق کھجوریں ماپنے کا ایک پیمانہ ہوتا تھا فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور خیرات کر آؤ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مندوں کو دوں؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان دونوں سنگستانوں میں

باب ۶۲۷ اِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلٰى رَجُلٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِرَجُلٍ دَيْنَهٗ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهٖ اَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ قُتِلَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَآءَهٗ اَنْ يَقْبَلُوْا ثَمَرَ حَآئِطِيْ وَيُحَلِّلُوْا اَبِيْ۔

جب کوئی اپنا قرضہ کسی کو ہبہ کرے۔ شعبہ نے حکم سے نقل کیا کہ یہ جائز ہے اور حضرت حسن بن علی علیہما السلام نے اپنا قرضہ ہبہ کیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر کسی کا قرضہ ہو تو ادا کر دے یا معاف کروا لے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا اور ان پر قرض تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے دریافت کیا کہ وہ میرے باغ کی کھجوریں قبول کر لیں یا میرے باپ کا قرض معاف کر دیں۔

۲۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَآءُ فِيْ حُقُوْقِهِمْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهٗ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يَقْبَلُوْا ثَمَرَ حَآئِطِيْ وَيُحَلِّلُوْا اَبِيْ فَاَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَآئِطِيْ وَلَمْ يُكَسِّرْهٗ لَهُمْ وَلٰكِنْ قَالَ سَاَغْدُوْ عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ اَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِيْ ثَمَرِهٖ بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوْقَهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اسْمَعْ وَهُوَ جَالِسٌ يَا عُمَرُ فَقَالَ اَلَا يَكُوْنُ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ۔

ابن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ ان کے والد کو غزوۂ احد میں شہید کر دیا گیا تھا پس قرض خواہوں نے اپنے حقوق کے مطالبے میں سختی سے کام لیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ان سے پوچھیے کہ میرے باغ کا پھل (کھجوریں) لے کر میرے والد کا بوجھ ہلکا کر دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں میرا باغ نہ دیا اور نہ ان کے لیے پھل توڑوایا بلکہ فرمایا کہ میں کل تمہارے پاس آؤں گا اگلے روز علی الصبح آپ تشریف لے آئے ایک درخت کے گرد پھرے اور اس کے پھلوں کے لیے دعائے برکت کی پس میں نے انہیں توڑا تو میں نے ان کے حقوق انہیں ادا کر دیئے اور ہمارے لیے بھی کافی کھجوریں بچ رہیں پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے یہ بات آپ کو بتا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اے عمر! سنو وہ عرض گزار ہوئے کہ ایسا کیوں نہ ہوتا اور ہم جانتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں خدا کی قسم آپ ضرور اللہ

باب ۶۲۸ هِبَةُ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ وَقَالَتْ اَسْمَآءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ وَرِثْتُ

ایک چیز چند آدمیوں کو ہبہ کرنا۔ حضرت اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے کہا کہ مجھے اپنی بہن حضرت عائشہ سے غابہ

Marfat.com

عَنْ اُخْتِیْ عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ وَقَدْ اَعْطَانِیْ بِهٖ مُعَاوِیَةُ مِائَةَ اَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا۔

میں جو ترکہ ملا اور حضرت معاویہ جس کے مجھے ایک لاکھ درہم دیتے تھے وہ تم دونوں کے لیے ہے۔

۲۴۱۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ یَسَارِهِ الْاَشْیَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِنَصِیْبِیْ مِنْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدًا فَتَلَّهٗ فِیْ یَدِهٖ۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا جبکہ آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں طرف عمر رسیدہ حضرات تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ اگر تم مجھے اجازت دو تو انہیں دے دوں۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی عطا کے بارے میں کسی کو اپنی ذات پر ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں

باب ۱۶۲۹ الْهِبَةِ الْمَقْبُوْضَةِ وَغَیْرِ الْمَقْبُوْضَةِ وَالْمَقْسُوْمَةِ وَغَیْرِ الْمَقْسُوْمَةِ

مقبوضہ غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ چیز کا ہبہ کرنا

وَقَدْ وَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوْا مِنْهُمْ وَهُوَ غَیْرُ مَقْسُوْمٍ وَقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ہوازن کی غنیمت دی اور وہ تقسیم نہیں فرمائی تھی۔ ثابت، مسعر، محارب، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرا قرضہ چکا کر مزید مال عطا فرمایا۔

۲۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ بِعْتُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا اَتَیْنَا الْمَدِیْنَةَ قَالَ اْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَیْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ اُرَاهُ فَوَزَنَ لِیْ فَاَرْجَحَ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَیْءٌ حَتّٰی اَصَابَهَا اَهْلُ الشَّامِ یَوْمَ الْحَرَّةِ۔

محارب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ سفر کے دوران میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک اونٹ کا سودا کیا جب ہم مدینہ منورہ میں آ گئے تو فرمایا کہ مسجد میں آنا، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور قیمت تول دی شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں قیمت تول دی اور مزید عطا فرمایا اس میں سے کچھ حصہ میرے پاس ہمیشہ رہا یہاں تک کہ یوم الحرہ میں اسے اہل شام نے

۲۴۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ یَسَارِهٖ اَشْیَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِیْبِیْ مِنْكَ اَحَدًا فَتَلَّهٗ فِیْ یَدِهٖ۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ کے بائیں جانب ایک لڑکا اور داہنی جانب عمر رسیدہ حضرات تھے پس آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ مشروب انہیں دے دوں؟ لڑکا عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم آپ سے ملنے والے اپنے حصے کے بارے میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

۲۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰی

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض تھا حضور کے اصحاب اس پر حملہ آور ہونے کو تھے تو آپ نے فرمایا کہ جانے دو کیونکہ حقدار کو

Marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوْا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوْهَا إِيَّاهُ فَقَالُوْا إِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرُوْهَا فَأَعْطُوْهَا إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً۔

بولنے کا حق ہے اور فرمایا کہ اتنی ہی عمر کا اسے اونٹ دے دو وہ ع
ہوئے کہ اتنی عمر کا اونٹ تو نہیں ملتا مگر زیادہ عمر کا ملتا ہے فرمایا ک
خرید کر اسے دے دو کیونکہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو اچھی طرح ا
ہے۔

باب ۱۶۳ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ۔

جب چند آدمی کوئی چیز کسی قوم کو ہبہ کریں۔

۲۴۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَعِيْ مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيْثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَالْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيْهِ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَأَذِنُوْا وَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ هٰذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِيْ فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا۔

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہو کر جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنا مال اور اپنے ق لوٹانے کا مطالبہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھ ہو اور مجھے سب سے پسند وہ بات ہے جو زیادہ سچی ہو لہٰذا ایک چ کر لو، مال یا قیدی اور اسی لیے میں تمہارا منتظر تھا اور نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس روز سے زیادہ انتظار فرمایا یہاں تک طائف سے لوٹ آئے جب ان پر بخوبی واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم دونوں میں سے ایک ہی چیز لوٹائیں گے تو عرض کر کہ ہمارے قیدی لوٹا دیجیے پس آپ مسلمانوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا۔ امابعد، تمہا یہ بھائی ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میرا ارادہ ہے کہ ان کے انہیں واپس دے دوں پس جو تم میں سے پسند کرے وہ بخوشی ا کر دے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے تو ہم اسے معاوضہ دے دیں جو بھی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فئے کا مال عطا فرمایا او ایسا کرے لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم انہیں آزاد کر پر رضامند ہیں آپ نے ان سے فرمایا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہ دی لہٰذا تم چلے جاؤ اور اس بارے میں اپنے معروف لوگوں کو ہمارے پاس بھیجو۔ لوگ واپس گئے اور اپنے مع لوگوں سے گفتگو کی۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ وہ برضا و رغبت اجازت دے ہیں۔ یہ ہے خبر جو ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی یہ آخر قول زہری کا ہے یعنی فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا

Marfat.com

باب ۱۶۳۱ مَنْ اُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ اَحَقُّ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاؤُهُ وَلَمْ يَصِحَّ۔

۲۴۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ اَفْضَلُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

۲۴۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلٰى بَعِيرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ اَبُوهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ۔

باب ۱۶۳۲ اِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلٰى بَعِيرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ فَابْتَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ۔

باب ۱۶۳۳ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا۔

۲۴۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْوَفْدِ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ فَاَعْطٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَقَالَ اَكْسَوْتَنِيهَا وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ

جس کو ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو حقدار وہی ہے۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ پاس بیٹھنے والے شریک ہوتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی سے ایک اونٹ قرض لیا قرض خواہ آیا اور اس نے سختی سے تقاضا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حقدار کو بات کرنے کا حق ہے پھر اسے بہتر اونٹ دے کر فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ ہے جو بہتر طریقے سے ادا کرتا ہے۔

عمرو بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور وہ حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ پس میرے والدِ محترم نے فرمایا کہ اے عبداللہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو کوئی بھی آگے نہیں بڑھتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ مجھے بیچ دو۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یہ آپ ہی کا ہے پس آپ نے اسے خرید لیا پھر فرمایا۔ اے عبداللہ! یہ تمہارے لیے ہے

جب کسی آدمی کو اونٹ ہبہ کیا اور وہ اس پر سوار ہو، تو جائز ہے۔ حمیدی، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں فروخت کر دو۔ چنانچہ آپ نے اسے خرید لیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ! یہ تمہارے لیے ہے

وہ ہدیہ جس کا پہننا ناپسند ہو۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حضرت عمر نے ایک ریشمی حُلّہ مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا دیکھا تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول! کاش آپ اسے خرید لیں تاکہ جمعہ اور وفد کے روز پہنا کریں۔ فرمایا کہ انہیں وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو پھر حُلّے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ان میں سے ایک حُلّہ دیا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ مجھے پہناتے ہیں جبکہ آپ نے حُلّہ عطارد کے بارے میں ایسا فرمایا تھا۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ پہننے کے

Marfat.com

إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

۲۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا فَقَالَ مَالِي وَلِلدُّنْيَا فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ۔

۲۴۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

باب ۱۶۳۴ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ فَقَالَ أَعْطُوهَا آجَرَ وَأَهْدِيَتِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ۔

۲۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا أَوْ قَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

لیے نہیں دیا ہے پس حضرت عمر نے وہ اپنے اس مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکہ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے لیکن

اندر داخل نہ ہوئے۔ جب حضرت علی آئے تو حضرت فاطمہ نے ان سے

کیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو فرمایا

میں نے اس کے دروازے پر دھاری دار پردہ دیکھا ہے۔ بھلا مجھے

سے کیا سروکار۔ پس حضرت علی آئے اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں

کہا کہ حضور اس بارے میں جو چاہیں فرما سکتے ہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ

اہل بیت کے فلاں فرد کے لیے بھیج دیجیے اس کی انہیں زیادہ حاجت ہے

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری طرف ایک ریشمی حلہ تحفے

طور پر بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے حضور کے چہرۂ انور پر ناراضی

دیکھی تو اسے پھاڑ کر اپنی قریبی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

مشرکوں کا ہدیہ قبول کرنا۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے حضرت سارا کے ساتھ ہجرت کی تو ایسے گاؤں میں داخل ہوئے جہاں

کا بادشاہ ظالم و جابر تھا۔ اس نے کہا کہ انہیں ہاجرہ دے دو اور حضور

کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا گیا۔ ابوحمید کا بیان ہے

کہ ایلہ کے بادشاہ نے حضور کے لیے سفید خچر کا تحفہ پیش کیا تو آپ نے

اسے چادر عطا فرمائی اور ان کے دریا کا کچھ حصہ اس کے لیے لکھ دیا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سُندس کا جُبہ پیش کیا گیا

اور آپ ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے لوگ اس پر بڑے حیران تھے تو

آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے

جنت میں سعد بن معاذ کے رُمال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں سعید

قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ دُومہ کے اکیدر نے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ بھیجا تھا۔

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا فَقِيْلَ اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر اسے لایا گیا اور کہا گیا کہ اس کو قتل کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تالو میں ہمیشہ اس کا اثر دیکھتا رہا۔

۲۴۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ وَمِائَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوِهٖ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا اَوْ عَطِيَّةً اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ يُشْوٰى وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلٰثِيْنَ وَالْمِائَةِ اِلَّا قَدْ جَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ جُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاَ لَهٗ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلُوْا اَجْمَعُوْنَ فَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک سو تیس افراد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس صاع کے لگ بھگ آٹا تھا تو وہ گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک، بکھرے ہوئے بالوں والا، دراز قد بڑا کو ہانکتا ہوا آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے بکری بیچنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا یا فرمایا کہ ہبہ۔ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچتا ہوں تو اس سے ایک بکری خرید لی۔ پھر اسے بنایا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس افراد میں سے ایک بھی نہ بچا جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلیجی میں سے حصہ نہ دیا ہو۔ اگر کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھا اس کے لیے حصہ رکھ دیا گیا پھر اسے دو برتنوں میں ڈال لیا۔ پس تمام لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھا لیا اور دو برتنوں میں گوشت بچ رہا جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا یا جو کچھ فرمایا۔

باب ۶۳۵ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِيْنَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ۔

مشرکوں کے لیے ہدیہ۔ ارشاد ربانی ہے "اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو" (۶۰/۸)۔

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاٰى عُمَرُ حُلَّةً عَلٰى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو ریشمی حلہ بیچتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اس حلے کو خرید کر جمعہ کے روز پہنا کیجیے اور جب وفد آیا کریں۔ فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر

Marfat.com

لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند حلّے لائے گ
آپ نے ان میں سے ایک حلّہ حضرت عمر کے لیے بھیج دیا۔ حضرت عمر
گزار ہوئے کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے بارے میں آپ نے
فرمایا ہے فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ ا
فروخت کر دو یا کسی کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے وہ مکّہ مکرمہ میں ا

۲۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں م
والدہ میرے پاس آئی جبکہ وہ مشرکہ تھی۔ پس میں نے رسول اللہ ص
تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا اور عرض کر دیا کہ وہ اسلام کی طرف
راغب ہیں تو کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ فرمایا کہ ہاں
والدہ سے صلہ رحمی کرو۔

باب ۶۳۶ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ۔

کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اور صد
کو واپس لے۔

۲۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ ع
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ک
اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اپنی قے کو کھانے والے کی طرح
ہے۔

۲۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بُری مثال ہم
لیے نہیں ہے کہ جو اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹائے وہ کتے کی طرح
ہے جو اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

۲۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک آدمی کو راہِ خدا میں جہاد
کرنے کے لیے گھوڑا دیا تو جس کے وہ پاس تھا اس نے اسے خراب کر
دیا پس میں نے ارادہ کیا کہ اس سے خرید لوں اور مجھے خیال تھا کہ وہ
سستا بیچنے والا ہے۔ پس میں نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اسے نہ خرید و خواہ وہ
تمہیں ایک ہی درہم میں دے کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لوٹانے

Marfat.com

باب ۱۶۳۷

۲۴۳۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ بَنِيْ صُهَيْبٍ مَوْلَى بْنِ جُدْعَانَ اَدَّعَوْا اِبْيَتَيْنِ وَحُجْرَةً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى ذٰلِكَ صُهَيْبًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكُمَا عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَهُ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ لَهُمْ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱۶۳۸ مَا قِيْلَ فِي الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرٰى جَعَلْتُهَا لَهُ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا جَعَلَكُمْ عُمَّارًا۔

۲۴۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى اَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ۔

۲۴۳۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

باب ۱۶۳۹ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ۔

۲۴۳۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوْبٌ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

باب ۱۶۴۰ الْاِسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوْسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ۔

ہبہ کی گواہی ایک بھی کافی ہے۔

ابن جریج نے عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ بنی صہیب مولیٰ ابن جدعان نے دو گھروں اور ایک حجرے کا دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ صہیب کو عطا فرمائے تھے پس مروان نے کہا کہ تمہارے اس دعوے کی گواہی کون دیتا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ پس انہیں بلایا گیا تو انہوں نے شہادت دی کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صہیب کو دو مکان اور ایک حجرہ عطا فرمایا تھا پس مروان نے ان کی شہادت پر ان لوگوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں اقوال۔ میں نے تم کو گھر میں عمر بھر کے لیے بسا دیا یہ عمریٰ ہے کہ میں نے اسے اس کے لیے کر دیا اور اِسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا یعنی تمہیں زمین میں بسایا۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمریٰ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ یہ اسی کا ہے جس کو ہبہ کیا گیا ہے۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمریٰ جائز ہے۔ عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

جس نے لوگوں سے گھوڑا مستعار لیا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں حملے کا خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ سے گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہتے تھے اور سوار ہو گئے جب آپ واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے تو کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے (گھوڑے کو) دریا کی طرح پایا ہے۔

دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز ادھار لینا۔

Marfat.com

۲۴۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْمَغْ بَصَرَكَ اِلٰى جَارِيَتِيْ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تَزْهٰى اَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهُ۔

عبدالواحد ابن ایمن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے قطر کا کرتہ پہنا ہوا تھا جس کی قیمت پانچ درہم تھی انہوں نے فرمایا کہ میری اس لونڈی کو دیکھو کہ یہ مجھے گھر میں ایسا کرتہ پہننے سے منع کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میرے پاس ان میں سے کرتا ہوتا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں کسی عورت کو آراستہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو وہ مجھ سے عاریۃً منگوا لیا جاتا تھا۔

باب ۱۶۴۔ فَضْلِ الْمَنِيْحَةِ۔

دودھ دینے والے جانور کی فضیلت۔

۲۴۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيْحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِاِنَاءٍ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیسا اچھا عطیہ ہے دودھ دینے والی صاف اونٹنی اور دودھ دینے والی صاف بکری جو صبح کو برتن بھر دیں اور شام کو بھی برتن بھر دیں۔

۲۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَاِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ۔

عبداللہ بن یوسف، اسمٰعیل، مالک کی روایت میں نِعْمَ الصَّدَقَةُ ہے۔

۲۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ يَعْنِيْ شَيْئًا وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعِقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْاَنْصَارُ عَلٰى اَنْ يُعْطُوْهُمْ ثِمَارَ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوْهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ اُمُّهٗ اُمُّ اَنَسٍ اُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ اَمَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ فَكَانَتْ اَعْطَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَاَعْطَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَوْلَاتَهٗ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ اَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِيْ كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّهٖ عِذَاقَهَا

عبداللہ بن یوسف، اسمٰعیل، مالک کی روایت میں نِعْمَ الصَّدَقَةُ ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب مہاجرین مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں آئے تو ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی اور انصار صاحب زمین وجائداد تھے۔ انصار نے اپنی زمین انہیں دے دی کہ سالانہ پھل لیا کریں اور اس میں محنت ومشقت کیا کریں اور حضرت انس کی والدہ ماجدہ ام سلیم جو عبداللہ بن ابوطلحہ کی والدہ بھی ہیں، پس حضرت انس کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور کے چند درخت پیش کر رکھے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو عطا فرما دیئے تھے جو حضرت اسامہ بن زید کی مولاۃ تھیں ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگ خیبر سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ پہنچے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی جائیدادیں واپس کر دیں جو انہیں کاشتکاری کے لیے انہوں نے دی تھیں۔ چنانچہ حضرت انس کی والدہ کو بھی

Marfat.com

وَاَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَیْمَنَ مَکَانَھُنَّ مِنْ حَائِطِہٖ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِیْبٍ اَخْبَرَنَا اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ بِھٰذَا وَقَالَ مَکَانَھُنَّ مِنْ خَالِصِہٖ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درخت واپس کر دیئے اور ام ایمن کو اپنے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے باغ سے چند درخت عطا فرما دیئے۔ احمد بن شبیب، انکے والد، یونس نے اسیطرح روایت کی ہے لیکن اسمیں مکانھن من خالصہ

۲۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ کَبْشَۃَ السَّلُوْلِیِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُوْنَ خَصْلَۃً اَعْلَاھُنَّ مَنِیْحَۃُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ یَعْمَلُ بِخَصْلَۃٍ مِّنْھَا وَجَآءَ ثَوَابِھَا وَتَصْدِیْقُ مَوْعُوْدِھَا اِلَّآ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ بِھَا الْجَنَّۃَ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُوْنَ مَنِیْحَۃِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَاِمَاطَۃِ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَنَحْوِہٖ فَمَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَۃَ خَصْلَۃً۔

عطار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، چالیس اچھی عادتوں میں سے سب سے اعلیٰ عادت کسی کو دودھ کی بکری دینا ہے اور جو ان عادتوں کے مطابق عمل کرے، ثواب کی نیت سے اور وعدہ کرنے والے کو سچا سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت حسان کا بیان ہے کہ ہم دودھ والی بکری کو دینے کے علاوہ جن عادتوں کو شمار کر سکے وہ یہ ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا وغیرہ اور ہم پندرہ سے زیادہ خصائل کو شمار نہیں کر سکے۔

۲۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَتْ لِرِجَالٍ مِّنَّا فُضُوْلُ اَرَضِیْنَ فَقَالُوْا نُوَاجِرُھَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ [illegible] اَرْضَہٗ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِی الزُّھْرِیُّ حَدَّثَنِیْ عَطَآءُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنِ الْھِجْرَۃِ فَقَالَ وَیْحَکَ اِنَّ الْھِجْرَۃَ شَانُھَا شَدِیْدٌ فَھَلْ لَّکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِیْ صَدَقَتَھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَھَلْ تَمْنَحُ مِنْھَا شَیْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُھَا یَوْمَ وِرْدِھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَنْ یَّتْرُکَ مِنْ عَمَلِکَ شَیْئًا۔

عطار کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے بعض حضرات کے پاس زائد زمینیں تھیں تو انہوں نے کہا کہ ہم انہیں تہائی، چوتھائی اور نصف اجرت پر دیتے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہے تو اس کو چاہیئے کہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو دے دے۔ اگر وہ لینے سے انکار کرے تو اپنی زمین کو روک رکھے ـــــ محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، عطار بن یزید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہجرت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا، تیری خرابی ہو، ہجرت کا مرحلہ بڑا دشوار ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی اونٹ ہے؟ کہا کہ ہاں۔ فرمایا، کیا تو اسے خیرات کرتا ہے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کہ کیا اونٹنی کچھ دودھ دیتی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اسے پانی پلانے کے وقت دوہتے ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو دریا کے اس پار اپنا کام کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی ضائع نہیں کرے گا۔

۲۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ طَاؤُسٍ

طاؤس کا بیان ہے کہ مجھے سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسی زمین کی طرف

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنِيْ أَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ فَقَالُوا اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا۔

باب ۶۴۲ إِذَا قَالَ أَخْدَمْتُكَ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هٰذِهِ عَارِيَةٌ وَإِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ۔

۲۴۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ فَأَعْطَوْهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ۔

باب ۶۴۳ إِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرَى وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا۔

۲۴۴۸۔ حَدَّثَنَا أَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ يُبَاعُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

باب ۶۴۴ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ

نکلے جس میں فصلیں لہلہا رہی تھیں۔ فرمایا کہ یہ کس کی ہے لوگوں نے عرض کی کہ فلاں نے کرائے پر لی ہے۔ فرمایا کہ اگر وہ کسی کو خیرات کر دیتا تو اس کے لیے مقررہ کرایہ لینے سے زیادہ بہتر ہوتا۔

اگر کوئی کہے کہ میں نے دستور کے مطابق خدمت کرنے کیلئے تجھے یہ لونڈی دی تو جائز ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عاریت ہے اور اگر کہے کہ میں نے تجھے یہ کپڑا پہنایا تو یہ ہبہ کرنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو اس نے انہیں حضرت ہاجرہ دیں۔ کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لئے لونڈی دی۔ ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ان کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دیں۔

جب کوئی سواری کے لئے گھوڑا دے تو وہ عمریٰ اور صدقہ کی طرح ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس میں رجوع کا اختیار ہے۔

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راہ خدا میں کسی کو سواری کے لئے گھوڑا دیا۔ پس میں نے دیکھا کہ وہ فروخت ہو رہا ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹائے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

گواہی کا بیان

اس بارے میں کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے

"اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ مدت تک کسی قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہیئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک

Marfat.com

وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔

ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہیئے اور جس پر حق آتا ہے لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتوان ہو یا نہ لکھا سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلائے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانیں کہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا اس کی معیاد تک لکھت کر لو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔ اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سر دست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لو اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے اور نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو گے تو یہ تمہارے فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔" (سورۂ البقرہ، آیت ۲۸۲) نیز ارشاد ربانی ہے: "اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ، اللہ کے لئے گواہی دیتے، چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو۔ بہر حال تو اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔" (سورۂ النساء، آیۃ ۱۳۵)

باب ۶۴۵ اِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ اَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا اَوْ قَالَ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا۔

جب کوئی کسی کی صفائی بیان کرتے ہوئے کہے کہ ہم تو اسے اچھا جانتے ہیں یا میں تو اس میں بھلائی ہی دیکھتا ہوں

۲۴۴۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّاُسَامَةَ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ نے حدیث عائشہ کے بارے میں بتایا کہ ان میں سے بعض کا بیان دوسرے بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ جبکہ افترا پردازوں نے ان پر تہمت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی اور حضرت اسامہ کو بلایا کیونکہ وحی کے آنے میں دیر ہو گئی تھی اور آپ اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے بارے میں شورہ کرنا چاہتے تھے۔ حضرت اسامہ عرض گذار ہوئے کہ ہم تو بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے

Marfat.com

يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَتْ بَرِيرَةُ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنَا مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا۔

بریرہ نے کہا کہ میں نے تو اس کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا کہ وہ لڑکی ہیں، کم سن ہیں، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بارے میں کون میری مدد کرتا ہے جس نے میری بیوی کے سلسلے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور انہوں نے ایسے فرد کے متعلق یہ کہا جس کو میں بھلا ہی سمجھتا ہوں۔

باب ۲۶۴۶ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِي وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ

چھپے ہوئے آدمی کی گواہی عمرو بن حریث نے اسے جائز رکھا

قَالَ وَكَذَلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَقَتَادَةُ اسْتِمَاعُ شَهَادَةٌ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَمْ يَشْهَدُ وَنِي عَلَى شَيْءٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ كَذَا كَذَا۔

اور کہا کہ جھوٹے اور دغاباز کے ساتھ ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ شعبی، ابن سیرین علاء اور قتادہ کا قول ہے کہ سن لینا بھی گواہی ہے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ وہ کہے کہ میں نے دیکھا تو کچھ نہیں لیکن ایسا سنا ہے۔

۲۴۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يُؤَمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَنَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ۔

حضرت ابی بن کعب انصاری اس باغ کے ارادے سے روانہ ہوئے جس کے اندر ابن صیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے تو آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر چلتے رہے کہ ابن صیاد کو آپ کی آمد کا علم نہ ہو۔ اس سے پہلے کہ آپ اسے دیکھیں۔ ابن صیاد اپنے بستر پر چادر تان کر لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی والدہ نے کھجوروں کی آڑ میں چھپتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ لیا تو اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صاف! یہ محمد ہیں پس ابن صیاد خاموش ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اسی حال پر چھوڑے رکھتی تو کچھ ظاہر ہوتا۔

۲۴۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

زہری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں رفاعہ کے پاس تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی جب مجھ پر طلاق پڑ گئی تو میں نے عبدالرحمٰن

Marfat.com

بْنَ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ قَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بن زبیر سے شادی کرلی اور اُن کے پاس کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو لیکن یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اُس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے۔ حضرت ابوبکر اُسوقت آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن سعید دروازے پر اجازت کا انتظار کر رہے تھے چنانچہ اُنہوں نے کہا کہ اے ابوبکر! کیا آپ اس عورت کی بات نہیں سُن رہے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آواز بلند کر رہی ہے۔

باب ۲۶۴۷ إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ أَوْ شُهُودٌ بِشَيْءٍ فَقَالَ آخَرُونَ مَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا كَمَا أَخْبَرَ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ فَأَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ كَذٰلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلَى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَشَهِدَ آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِمِائَةٍ يُقْضَى بِالزِّيَادَةِ۔

گواہ گواہی دے اور دوسرے کہیں کہ ہمیں تو علم نہیں۔ دریں حالات گواہ کے کہنے پر فیصلہ صادر کیا جائے گا۔ حمیدی نے کہا کہ یہ اُسی طرح ہے کہ حضرت بلال نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے اور فضل نے کہا کہ نہیں پڑھی، تو لوگوں نے حضرت بلال کی گواہی تسلیم کی۔ اسی طرح دو گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں کے فلاں شخص پر ہزار درہم ہیں اور دوسرے حضرات نے گواہی دی کہ ایک ہزار پانچ سو درہم ہیں تو فیصلہ زیادہ پر کیا جائے گا۔

۲۴۵۲۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ يَسْأَلُهُمْ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے عقبہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا۔ پس اُن کے پاس ایک عورت آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے عقبہ کو دودھ پلایا ہے اور اُسے بھی جس سے شادی کی گئی ہے۔ حضرت عقبہ نے اُس سے کہا کہ مجھے تو آپ کے دودھ پلانے کا علم نہیں اور نہ کبھی آپ نے مجھے بتایا۔ پھر اُنہوں نے ابواہاب والوں کے پاس ایک آدمی صورتِ حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا تو اُنہوں نے کہا کہ ہمیں اُس کے دودھ پلانے کا کوئی علم نہیں۔ پس ایک سوار کو مدینہ منورہ کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا گیا اور اُس نے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہ کہا گیا تو نکاح کیسا؟ پس اُس عورت کو جُدا کر دیا گیا اور اُس نے دوسرے آدمی سے شادی کرلی۔

باب ۲۶۴۸ الشُّهَدَاءِ الْعُدُولِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ وَمِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ۔

انصاف پسند لوگوں کی گواہی۔ ارشادِ ربانی ہے: "اور انصاف پسند لوگوں کو اپنوں میں سے گواہ بناؤ اور گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرو۔"

۲۴۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ

عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں لوگوں کا مواخذہ وحی کے ذریعے ہوتا تھا اور وحی کا سلسلہ اب منقطع ہو گیا ہے

Marfat.com

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اِنَّ اُنَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَاِنَّمَا نَاْخُذُكُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا اَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ اِلَيْنَا مِنْ سَرِيْرَتِهٖ شَيْءٌ اَللّٰهُ يُحَاسِبُهٗ فِيْ سَرِيْرَتِهٖ وَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا سُوْٓءًا لَمْ نَاْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَاِنْ قَالَ اِنَّ سَرِيْرَتَهٗ حَسَنَةٌ۔

اور اب تمہارے اعمال کا جو ظاہر ہوں گے ہم تمہارا مواخذہ کریں گے۔ چنانچہ جس سے ہمیں بھلائی ظاہر ہوگی تو اُس کو امن دیں گے اور اپنے قریب کریں گے اور ہمیں کسی کے باطن سے کوئی غرض نہیں ہے کیونکہ دلوں کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور جس سے ہمیں برائی ظاہر ہوئی تو اُسے ہم امن نہیں دیں گے اور نہ ہم اُس کی تصدیق کریں گے اور اگرچہ وہ کہے کہ اُس کا باطن اچھا ہے۔

بَابُ ۲۶۹ تَعْدِيْلِ كَمْ يَجُوْزُ۔

نیک چلنی کب ثابت ہوتی ہے۔

۲۴۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا وَقَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَلِهٰذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا بھلائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا ذکر برائی کے ساتھ کیا، یا اس کے علاوہ کچھ اور کہا تو فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پس لوگ عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کے لیے کیا چیز واجب ہوگئی اور اُس کے لیے کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ اہلِ ایمان کی گواہی جو زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

۲۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوْتُوْنَ مَوْتًا سَرِيْعًا فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَاُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِيَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

عبداللہ بن بُریدہ کا بیان ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ گیا تو وہاں بیماری پھیلی ہوئی تھی اور لوگ جلدی جلدی مر رہے تھے۔ پس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کی تعریف کی۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے تعریف کی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا اور لوگوں نے اُس کی بدگوئی کی تو فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ میں وہی کہہ رہا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے بارے میں چار مسلمان بھی اچھی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اگر تین ہوں؟ فرمایا کہ تین پر بھی۔ میں نے عرض کی کہ اگر دو ہوں؟ فرمایا کہ دو پر بھی۔ پھر ہم نے آپ سے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔

ف: معلوم ہوا کہ سچے مسلمان بھی زمین پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔ جس فوت ہونے والے مسلمان کے نیک ہونے کی چار یا تین یا دو مسلمان بھی گواہی دیں تو اُس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ نادار لوگوں سے ہمدردی کرے اور ہر ایک کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے تاکہ لوگ اُسے اچھا سمجھیں اور اُس کے حق میں اچھی گواہی دیں۔ چنانچہ ہمارا

Marfat.com

دستور العمل یہ ہونا چاہیئے۔

وہ کام کر کہ عمر خوشی سے کٹے تری!
وہ بات کہہ کہ یاد تجھے سب کیا کریں!

باب ۱۶۵۰

الشَّهَادَةِ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ۔

نسب، رضاعت، مستفیض اور پرانی موت کی گواہی دینا، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا اور اس کا ثبوت دینا۔

۲۴۵۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ أَذِنْ لَهُ فَقَالَ أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي فَقَالَتْ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحُ ائْذَنْ لَهُ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت نہ دی۔ فرمایا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ کہا کہ تمہیں میری بھاوج نے میرے بھائی کے دودھ سے پلایا۔ پس انہوں نے کہا کہ میں اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گی۔ آپ نے فرمایا کہ افلح نے سچ کہا، اسے اجازت دے دینا۔

۲۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی صاحبزادی کے بارے میں فرمایا کہ وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

۲۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حضرت حفصہ کے دروازے پر اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا، میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خیال میں فلاں ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ پھر حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ اگر فلاں زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو وہ میرے پاس آتا؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۔

نے فرمایا کہ ہاں۔ بیشک رضاعت بھی اُن رشتوں کو حرام کر ہے جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

۲۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف اور میرے پاس ایک آدمی تھا۔ فرمایا کہ اے عائشہ! یہ کون ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ میرا رضاعی بھائی۔ فرمایا کہ اے عائشہ! غور سے دیکھ لیا کرو کہ تمہارا بھائی کون ہے۔ کیونکہ رضاعت تو بچپن کے دودھ سے ثابت ہوتی ہے۔ اِسی طرح ابنِ مہدی نے سفیان سے روایت کی ہے۔

باب ۲۵ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِيْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَجَلَدَ عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيْرَةِ ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَأَجَازَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَالشَّعْبِيُّ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَشُرَيْحٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ الْأَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِيْنَةِ إِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ إِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ وَإِنِ اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُوْدُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَإِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَا يَجُوْزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مَحْدُوْدَيْنِ جَازَ وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ وَأَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُوْدِ وَالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ وَقَدْ نَفَى

تہمت لگانے والے، چور اور زانی کی گواہی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور اُن کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہی فاسق ہیں مگر جو توبہ کر لیں (۲۴/۵)"۔ اور حضرت عمر نے ابو بکرہ، شبل بن معبد اور نافع پر حد جاری جنہوں نے مغیرہ پر تہمت لگائی تھی اور فرمایا کہ جو توبہ کرے تو میں اُس کی گواہی قبول کروں گا۔ اور اسے عبداللہ بن عُتبہ، عمر بن العزیز، سعید بن طاؤس، مجاہد، شعبی، عکرمہ، زُہری، مُحارب بن دثار، شریح اور معاویہ بن نے جائز شمار کیا ہے۔ ابوالزناد کا قول ہے کہ ہمارے نزدیک مدینہ منورہ یہ ہے کہ تہمت لگانے والا اگر اپنے بیان سے پھر جائے اور اپنے رب حضور توبہ کرے تو اُس کی شہادت قبول کی جائے گی۔ شعبی اور قتادہ کا قو ہے کہ جب کوئی اپنے آپ کو جھٹلائے تو اُسے کوڑے مارے جائیں گے ا اُس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ جب غلام کو کوڑ مارے گئے، پھر آزاد کر دیا گیا تو اُس کی گواہی جائز ہے اور اگر محدود سزا یافت قاضی بنا دیا جائے تو اُس کا فیصلہ کرنا جائز ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے ک تہمت لگانے والے کی گواہی جائز نہیں ہے اگرچہ توبہ کرے اور پھر کہا گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں ہے لیکن محدود سزا یافتہ لوگوں کی گواہی نکاح کیا تو جائز ہے اور اگر دو غلاموں کی گواہی سے شادی کی تو جائز نہیں ہے اور محدود سزا یافتہ، غلام اور لونڈی کی شہا ت کو رمضان کا چاند دیکھ میں جائز رکھا ہے اور کسی کا توبہ کرنا کیسے معلوم ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ تعا علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کو ایک سال کے لیے جلا وطن کیا اور نبی کری

Marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سَنَةً وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَتّٰى مَضٰى خَمْسُوْنَ لَيْلَةً۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن مالک اور اُن کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا، یہاں تک کہ پچاس روز گزر گئے۔

۲۴۶۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَاْتِيْنِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابنِ شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے فتح مکہ کے دنوں میں چوری کی تو اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اُس نے خوب توبہ نبھائی اور شادی کر لی۔ اِس کے بعد جب وہ عورت میرے پاس آتی تو میں اُس کی حاجت رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے بیان کر دیا کرتی تھی۔

۲۴۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبِ عَامٍ۔

عُبَید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں حکم فرمایا کہ اُسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے۔

باب ۱۶۵۲ لَا يَشْهَدُ عَلٰى شَهَادَةِ جَوْرٍ اِذَا اُشْهِدَ۔

ظلم و جور پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے۔

۲۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَاَلَتْ اُمِّيْ اَبِيْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِيْ مِنْ مَالِهٖ ثُمَّ بَدَا لَهٗ فَوَهَبَهَا لِيْ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاَتٰى بِيْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمَّهٗ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَاَلَتْنِيْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لَهٗ فَقَالَ اَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَرَاهُ قَالَ لَا تُشْهِدُنِيْ عَلٰى جَوْرٍ قَالَ اَبُوْ حَرِيْزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔

شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میری والدہ ماجدہ نے میرے والدِ محترم سے اُن کے مال میں سے میرے لیے کوئی چیز ہبہ کرنے کو کہا۔ چنانچہ جب اُن کے دل میں آیا تو ایک چیز مجھے ہبہ کر دی۔ والدۂ محترمہ نے کہا کہ میں اُس وقت تک راضی نہیں ہوں جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنا لیا جائے۔ پس اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا کیونکہ میں لڑکا تھا اور مجھے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اس کی والدہ یعنی بنت رواحہ مجھ سے کہتی ہیں کہ کوئی چیز اس کو ہبہ کر دوں۔ فرمایا کہ اِس کے سوا کیا تمہارا کوئی اور بھی بیٹا ہے؟ عرض گذار ہوئے کہ ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں فرمایا کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

۲۴۶۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو اِن کے قریب ہوں گے۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بعد دو قرنوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ نیز نبی کریم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسی قوم ہے کہ وہ خیانت کریں اور امانت دار نہیں ہوں گے۔ وہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ بنا نہیں جائے گا، منت مانیں گے لیکن اسے پوری نہیں کریں گے۔ ان کے جسموں سے فربہی ظاہر ہوگی۔

۲۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْئُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَكَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر جو لوگ ان کے قریب ہیں، پھر جو لوگ ان کے قریب ہیں اور پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہی ان کی قسم سے آگے بڑھے گی اور ان کی قسم ان کی گواہی سے۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ گواہی اور عہد پر ہمیں پیٹا جاتا تھا۔

باب ۱۶۵۳ مَا قِيْلَ فِيْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ تَلْوُوْا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ۔

جھوٹی گواہی کے بارے میں۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:۔ "جھوٹی گواہی نہیں دیتے" (۲۵/۷۲) اور گواہی چھپانے کے متعلق فرمایا: "اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے" (۲/۲۸۳) یعنی گواہی کے وقت اپنی زبانوں کو مروڑتے ہو۔

۲۴۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ وَهْبَ ابْنَ جَرِيْرٍ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَأَبُوْ عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ۔

عُبَیداللہ بن ابوبکر بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ــ اسی طرح غندر، ابوعامر، بہز، عبدالصمد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

۲۴۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلٰثًا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَقَالَ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا میں تمہیں تین سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتادوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر بیٹھ گئے حالانکہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا کہ خبردار ہوجاؤ کہ جھوٹ بولنا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہوجائیں ــ اسمٰعیل بن ابراہیم، جُریری نے عبدالرحمٰن سے اسی م

Marfat.com

باب ۱۶۵۲ شَهَادَةِ الْاَعْمٰى وَاَمْرِهٖ وَنِكَاحِهٖ وَاِنْكَاحِهٖ وَمُبَايَعَتِهٖ وَقُبُوْلِهٖ فِى التَّاذِيْنِ وَغَيْرِهٖ وَمَا يُعْرَفُ بِالْاَصْوَاتِ وَاَجَازَ شَهَادَتَهٗ قَاسِمٌ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَالزُّهْرِىُّ وَعَطَآءٌ وَقَالَ الشَّعْبِىُّ تَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ اِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَىْءٍ تَجُوْزُ فِيْهِ وَقَالَ الزُّهْرِىُّ اَرَاَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلٰى شَهَادَةٍ اَكُنْتَ تَرُدُّهٗ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلًا اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ اَفْطَرَ وَيُسْاَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَاِذَا قِيْلَ لَهٗ طَلَعَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اِسْتَاْذَنْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِىْ قَالَتْ سُلَيْمَانُ اُدْخُلْ فَاِنَّكَ مَمْلُوْكٌ مَا بَقِىَ عَلَيْكَ شَىْءٌ وَاَجَازَ عُمَرُ بْنُ حُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَاَةٍ مُنْتَقِبَةٍ۔

اندھے کا گواہی دینا یا اُس کا حکم دینا۔ اور اپنا نکاح کرنا یا کسی کا نکاح کروانا یا اُس کا خرید و فروخت کرنا یا اذان وغیرہ اُن چیزوں کا قبول کرنا جو آواز سے پہچانی جاتی ہیں۔ قاسم، حسن، ابن سیرین، زہری اور عطاء نے اُس کی شہادت کو جائز کہا ہے۔ شعبی کا قول ہے کہ اُس کی شہادت جائز ہوگی جبکہ عاقل ہو۔ حکم کا قول ہے کہ بعض باتوں میں جائز ہوگی۔ زہری کا قول ہے کہ اگر تم حضرت ابن عباس کو دیکھو کہ وہ کسی بات کی گواہی دے رہے ہیں تو کیا اُسے رد کر دو گے؟ اور ابن عباس ایک آدمی کو بھیجا کرتے، جب سورج غروب ہو جاتا تو افطار کرتے اور جب اُن سے کہا جاتا کہ فجر طلوع ہو گئی تو دو رکعت پڑھا کرتے۔ سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو اُنہوں نے میری آواز پہچان کر فرمایا کہ سلیمان اندر آ جاؤ کیونکہ تم میرے غلام ہو جب تک تمہارے ذمے کچھ بھی باقی ہے۔ عمر بن جندب نے نقاب والی (پردہ پوش) عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔

۲۴۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَاُ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِىْ كَذَا اٰيَةً اَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَآئِشَةَ تَهَجَّدَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِىْ فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّىْ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اَصَوْتُ عَبَّادٍ هٰذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سُنا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اِس پر رحم فرمائے کہ اِس نے فلاں فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں مجھے یاد کروا دیں جو میرے ذہن سے ساقط ہو گئی تھیں۔ عباد بن عبداللہ نے حضرت عائشہ سے جو روایت کی اُس میں یہ زیادہ ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے عباد کی آواز سُنی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پس فرمایا کہ اے عائشہ! کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ کہا کہ اے اللہ! عباد پر رحم فرما۔

۲۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ وَقَالَ حَتّٰى تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بلال تو دورانِ رات اذان پڑھتا ہے لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو، یہاں تک کہ اذان ہو یا فرمایا کہ یہاں تک کہ تم ابن اُمِ مکتوم کی اذان سنو اور حضرت ابن اُمِ مکتوم نابینا تھے لہٰذا اُس وقت تک اذان نہیں پڑھا کرتے تھے جب تک لوگ یہ بتا نہ دیں کہ صبح ہو گئی ہے۔

۲۴۶۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ

عبداللہ بن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند قبائیں آئیں تو مجھ سے میرے والدِ محترم حضرت مخرمہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ حضور کی خدمت

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِيْ اَبِيْ مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ عَسٰى اَنْ يُّعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا فَقَامَ اَبِيْ عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهٗ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ قِبَاءٌ وَّهُوَ يُرِيْهِ مَحَاسِنَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ۔

باب ۱۶۵۵ شَهَادَةِ النِّسَاءِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ۔

۲۴۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِهَا۔

باب ۱۶۵۶ شَهَادَةِ الْاِمَاءِ وَالْعَبِيْدِ وَقَالَ اَنَسٌ شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ اِذَا كَانَ عَدْلًا وَّاَجَازَهٗ شُرَيْحٌ وَّزُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ شَهَادَتُهٗ جَائِزَةٌ اِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهٖ وَاَجَازَ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ وَقَالَ شُرَيْحٌ كُلُّكُمْ بَنُوْ عَبِيْدٍ وَّاِمَاءٍ۔

۲۴۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ اَوْ سَمِعْتُهٗ عَنْهُ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ اُمَّ يَحْيٰى بِنْتَ اَبِيْ اِهَابٍ قَالَ فَجَاءَتْ اَمَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا۔

باب ۱۶۵۷ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ۔

۲۴۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ

میں چلو شاید آپ اُن میں سے ہیں بھی عنایت فرما دیں۔ میرے والدِ ماجد در پر جا کھڑے ہوئے اور باتیں کرنے لگے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی آواز کو پہچان لیا، لہٰذا آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ ایک قبا تھی۔ چنانچہ آپ نے اُس کی خوبیاں دکھائیں اور پھر فرمایا ہیں۔ یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی، یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی۔

عورتوں کی گواہی۔ ارشادِ ربانی ہے:۔ "پھر اگر دو مرد نہ ہو تو ایک مرد اور دو عورتیں" (۲/۲۸۲)۔

عیاض بن عبداللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف جیسی نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ اُس کی عقل کی کوتاہی کے باعث ہے۔

لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ غلام کی گواہی جائز ہے جبکہ عادل ہو اور شریح و زرارہ بن اوفیٰ نے اس کو جائز رکھا ہے۔ ابنِ سیرین کا قول ہے کہ اُس کی گواہی بجائز ہے ماسوائے اِس کے کہ غلام اپنے آقا کی گواہی دے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے اس کو معمولی باتوں میں جائز کہا ہے۔ شریح کا قول ہے کہ تم سب لونڈی غلام کی اولاد ہو۔

ابنِ ابی مُلیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی یا میں نے اُن سے سُنا کہ اُنہوں نے اُمِ یحییٰ بنت ابی اہاب سے شادی کی۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک سیاہ فام لونڈی آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے ذکر کیا تو میں دوسری طرف سے آیا اور پھر عرض گزار ہوا۔ فرمایا کہ یہ نکاح کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ تم دونوں کو دودھ پلانے کا دعویٰ کرتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اُسے رکھنے سے منع فرما دیا۔

دُودھ پلانے والی کی گواہی۔

ابن ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُکُمَا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَکَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ دَعْهَا عَنْکَ اَوْ نَحْوَهٗ۔

عنہ نے فرمایا کہ اُنھوں نے ایک عورت سے شادی کی۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا کہ کیونکر ہو جبکہ یہ کہا جاتا ہے اُسے اپنے سے جُدا کر دو یا ایسے ہی الفاظ فرمائے۔

باب ۱۶۵۸ تَعْدِیْلِ النِّسَاءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا۔

عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا۔

۲۴۷۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ وَاَفْهَمَنِیْ بَعْضَهٗ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّیْثِیِّ وَعُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْکِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَکُلُّهُمْ حَدَّثَنِیْ طَائِفَةً مِنْ حَدِیْثِهَا وَبَعْضُهُمْ اَوْعٰی مِنْ بَعْضٍ وَاَثْبَتُ لَهٗ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَیْتُ عَنْ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمُ الْحَدِیْثَ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِیْثِهِمْ یُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوْا اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَیْنَ اَزْوَاجِهٖ فَاَیَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ فَاَقْرَعَ بَیْنَنَا فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِیْ فَخَرَجْتُ مَعَهٗ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِیْ هَوْدَجٍ وَاُنْزَلُ فِیْهِ فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهٖ تِلْکَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِیْنَةِ اٰذَنَ لَیْلَةً بِالرَّحِیْلِ فَقُمْتُ حِیْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِیْلِ فَمَشَیْتُ حَتّٰی جَاوَزْتُ الْجَیْشَ فَلَمَّا قَضَیْتُ شَاْنِیْ اَقْبَلْتُ اِلَی الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِیْ فَاِذَا عِقْدٌ لِّیْ مِنْ جَزْعِ اَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِیْ فَحَبَسَنِیْ ابْتِغَاؤُهٗ فَاَقْبَلَ الَّذِیْنَ یَرْحَلُوْنَ لِیْ فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِیْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰی بَعِیْرِیَ الَّذِیْ کُنْتُ اَرْکَبُ وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنِّیْ فِیْهِ وَکَانَ النِّسَاءُ اِذْ

زُہری نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص اور عُبَیداللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کی ہے جبکہ بہتان تراشوں نے اُن پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُس سے بری فرمایا۔ زُہری کا بیان ہے کہ ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور بعض اُن میں سے دوسرے کی نسبت زیادہ یاد رکھنے والا اور بیان کرتے ہیں دوسرے سے زیادہ قابلِ اعتماد ہے اور میں نے اُن میں سے ہر ایک کی بیان کردہ حدیث کو یاد رکھا ہے جو اُنھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور اُن کے بیانات ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اُن کا گمان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر پہ نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے، لہٰذا جس کا نام نکل آتا تو آپ اُسے اپنے ساتھ لے جاتے۔ چنانچہ کوچ کے روز آپ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی اور یہ حکمِ پردہ سے بعد کی بات ہے مجھے ہودج میں بٹھا کر سوار کیا جاتا اور اُسی میں اُتارا جاتا۔ ہم روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اِس غزوہ سے فارغ ہو گئے اور ہم واپس مدینہ منورہ کے قریب آ پہنچے تو ایک رات جب کوچ کا حکم دیا گیا تو میں اُٹھی اور لشکر سے ایک طرف چلی گئی۔ جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اپنی جگہ واپس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے جو اظفار کے ٹکڑوں کا تھا۔ پس میں اپنے ہار کو تلاش کرنے لگی تو اُس کی تلاش نے مجھے روکے رکھا پس وہ لوگ آئے جو مجھے سوار کیا کرتے تھے اور اُنھوں نے میرے ہودج کو اُٹھا کر اُونٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی۔ وہ سمجھے کہ میں اُس کے اندر موجود ہوں اور اُن دنوں عورتیں کم وزن ہوا کرتی تھیں۔ نہ بھاری ہوتیں اور نہ اُن پر گوشت چڑھتا کیونکہ خوراک بہت کم کھاتی تھیں۔ لہٰذا جب اُن لوگوں نے ہودج کو اُٹھایا تو اُنہیں بوجھ کی کمی کا احساس نہ ہوا، پس اُنھوں نے ہودج اُٹھا کر رکھ دیا

Marfat.com

ذٰلِكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَإِنَّمَا
يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ
حِيْنَ رَفَعُوْهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوْهُ وَكُنْتُ
جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا
فَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ
مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيْهِ أَحَدٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِيْ
كُنْتُ بِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ إِلَيَّ
فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِيْ عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ
بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ
فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِيْ وَكَانَ
يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ
أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ
بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوْا
مُعَرِّسِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ
وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ
سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا
يُفِيْضُوْنَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ وَيَرِيْبُنِيْ
فِيْ وَجَعِيْ إِنِّيْ لَا أَرٰى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ أَرٰى مِنْهُ حِيْنَ
أَمْرَضُ إِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ
لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَقَهْتُ فَخَرَجْتُ أَنَا وَ
أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزُنَا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا
إِلٰى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِنْ
بُيُوْتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي
التَّنَزُّهِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِيْ رُهْمٍ
تَمْشِيْ فَعَثَرَتْ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ
فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا
فَقَالَتْ يَا هَنْتَاهْ أَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالُوْا فَأَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ
أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلٰى مَرَضِيْ فَلَمَّا رَجَعْتُ

اور اُن دنوں میں نو عمر لڑکی تھی، پس وہ اُونٹ کو اُٹھا کر روانہ ہو گئے مجھے
اُس وقت ملا جب لشکر روانہ ہو گیا۔ میں اُن کی منزل پر آئی تو وہاں کوئی بھی
میں نے اپنی اُسی جگہ کا قصد کیا جہاں میں تھی۔ میرا خیال تھا کہ جب وہ مجھے نہ
پائیں گے تو میری تلاش میں واپس لوٹیں گے۔ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند نے
غلبہ کیا اور میں سو گئی۔ اور حضرت صفوان بن معطل سلمی پیچھے کو اس لشکر کے پیچھے
تھے۔ وہ صبح کے وقت میری جگہ کے پاس آئے اور سوئے ہوئے انسان کی
سیاہی دیکھی تو میرے پاس آئے اور اُنہوں نے حکم پردہ سے پہلے مجھے دیکھا تھا
اُن کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے سے میں جاگ اُٹھی۔ انہوں نے اپنے
اُونٹ کو بٹھایا اور اُس کا پیر دبائے رکھا تو میں سوار ہو گئی۔ پس وہ سواری کی مہار
پکڑ کر چلتے رہے یہاں تک کہ لشکر تک پہنچ گئے جبکہ لوگ عین ظہر کے وقت
پڑاؤ کر چکے تھے۔ پس جس کو ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا اور بہتان لگانے والوں
کی سرپرستی عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول کر رہا تھا۔ پس ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے اور
میں ایک مہینے تک بیمار رہی۔ تہمت لگانے والوں کی بات پھیلتی رہی اور مجھے
دورانِ علالت شک گزرتا تھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مجھ پر لطف
کرم حسبِ معمول نہیں رہا تھا۔ آپ اندر تشریف لاتے، سلام کرتے اور فرماتے
کہ تمہارا کیا حال ہے۔ باقی مجھے اِس بارے میں کچھ پتہ نہ تھا۔ میں کمزوری کی حالت
میں اُمِّ مسطح کے ساتھ باہر نکلی اور ہم رات کے وقت ہی قضائے حاجت کے
لیے نکلا کرتی تھیں کیونکہ ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں ہوتے
تھے اور قدیم اہلِ عرب کے مطابق ہی پاکیزگی کی خاطر ہم میں یہی رواج تھا
پس میں اور اُمِّ مسطح بنت ابو رُہم جا رہی تھیں تو وہ اپنی چادر میں اُلجھ کر گر پڑیں
تو اُنہوں نے کہا: مسطح کا بُرا ہو۔ میں نے اُن سے کہا کہ آپ نے بُری بات
کہی، کیا آپ اُس شخص کو بُرا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا تھا۔
اُنہوں نے کہا کہ محترمہ! کیا تم نے نہیں سُنا جو اُنہوں نے کہا؟ پھر اُنہوں نے
مجھے تہمت لگانے والوں کی بات بتائی۔ چنانچہ میری بیماری میں مزید اضافہ
ہو گیا۔ جب میں گھر کے اندر داخل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میرے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں عرض
گزار ہوئی کہ مجھے میرے والدین کے پاس جانے کی اجازت دے دیجئے
میرا ارادہ اُس وقت یہ تھا کہ اُن کے سامنے اس خبر کی تصدیق کروں۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی تو میں اپنے

Marfat.com

اِلٰی بَیْتِیْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ کَیْفَ تِیْکُمْ فَقُلْتُ اَئْذَنُ لِیْ اِلٰی اَبَوَیَّ قَالَتْ وَاَنَا حِیْنَئِذٍ اُرِیْدُ اَنْ اَسْتَیْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِہِمَا فَاَذِنَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ اَبَوَیَّ فَقُلْتُ لِاُمِّیْ مَا یَتَحَدَّثُ بِہِ النَّاسُ فَقَالَتْ یَا بُنَیَّۃُ ھَوِّنِیْ عَلٰی نَفْسِکِ الشَّاْنَ فَوَاللّٰہِ لَقَلَّمَا کَانَتِ امْرَاَۃٌ قَطُّ وَضِیْئَۃٌ عِنْدَ رَجُلٍ یُحِبُّھَا وَ لَھَا ضَرَائِرُ اِلَّا اَکْثَرْنَ عَلَیْھَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَقَدْ یَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِھٰذَا قَالَتْ فَبِتُّ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ حَتّٰی اَصْبَحْتُ لَا یَرْقَاُ لِیْ دَمْعٌ وَلَا اَکْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ حِیْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ یَسْتَشِیْرُھُمَا فِیْ فِرَاقِ اَھْلِہٖ فَاَمَّا اُسَامَۃُ فَاَشَارَ عَلَیْہِ بِالَّذِیْ یَعْلَمُ فِیْ نَفْسِہٖ مِنَ الْوُدِّ لَھُمْ فَقَالَ اُسَامَۃُ اَھْلَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا نَعْلَمُ وَاللّٰہِ اِلَّا خَیْرًا وَّ اَمَّا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمْ یُضَیِّقِ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَالنِّسَاءُ سِوَاھَا کَثِیْرٌ وَسَلِ الْجَارِیَۃَ تَصْدُقْکَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرِیْرَۃَ فَقَالَ یَا بَرِیْرَۃُ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنْ رَاَیْتُ مِنْھَا اَمْرًا اَغْمِصُہٗ عَلَیْھَا اَکْثَرَ مِنْ اَنَّھَا جَارِیَۃٌ حَدِیْثَۃُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِیْنِ فَتَاْتِی الدَّاجِنُ فَتَاْکُلُہٗ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ یَّوْمِہٖ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ ابْنِ سَلُوْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّعْذِرُنِیْ مِنْ رَجُلٍ یَّبْلُغُنِیْ اَذَاہُ فِیْ اَھْلِیْ فَوَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ فِیْ اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا وَّقَدْ ذَکَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَیْہِ اِلَّا خَیْرًا وَّمَا کَانَ یَدْخُلُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا مَعِیْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا وَاللّٰہِ اَعْذِرُکَ مِنْہُ اِنْ کَانَ مِنَ

والدین کے پاس آگئی۔ میں نے اپنی والدۂ ماجدہ سے کہا کہ لوگ کیا کہتے پھر رہے ہیں؟ فرمایا کہ بیٹی! اِن باتوں کی پروا نہ کرو۔ خدا کی قسم کوئی حسینہ ہو، خاوند بھی اُسے چاہے اور اُس کی سوکنیں ہوں تو اکثر ایسا ہوتا ہے۔ میں نے کہا: سُبْحَانَ اللّٰہِ، لوگ ایسی بات کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ وہ رات میں نے ایسے گزاری کہ آنسو تھمتے نہ تھے اور نیند قریب پھٹکتی نہ تھی جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت اُسامہ بن زید کو بُلایا جبکہ وحی آنے میں دیر ہوگئی تھی۔ اُن سے اپنی بیوی کو جُدا کر دینے کے بارے میں مشورہ کرنا تھا۔ حضرت اُسامہ نے ایسا اشارہ کیا جو ازواجِ مطہرات سے حضور کی محبت کا علم ہونے کی بنا پر تھا۔ چنانچہ حضرت اُسامہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کی زوجۂ مطہرہ میں خدا کی قسم ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔ رہے حضرت علی بن ابو طالب تو وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں کرے گا اور عورتیں اِن کے سوا بھی بہت ہیں، باقی یہ لونڈی آپ کو حقیقت بتائے گی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بریرہ کو بُلایا اور فرمایا:۔ اے بریرہ! کیا تُو نے عائشہ میں ایسی بات دیکھی ہے جو تجھے شبہ میں ڈالے؟ بریرہ عرض گزار ہوئی کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں نے اِن میں کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جس کو چھپاؤں۔ بات صرف اِتنی ہے کہ یہ نوعمر لڑکی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر اُسے کھا جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس روز عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول کے مقابلے پر مدد طلب کرتے ہوئے اور فرمایا:۔ کون ہے جو اُس شخص کے مقابلے پر میری مدد کرتا ہے جس نے مجھے میری بیوی کے بارے میں اذیت پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور جس آدمی کا ذکر کرتے ہیں میں اُس میں بھی بھلائی ہی دیکھتا ہوں اور وہ میرے گھر میں داخل نہیں ہوتا مگر میرے ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُس کے مقابلے پر میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔ اگر وہ اَوس سے ہے تو ہم اُس کی گردن اُڑا دیں گے اور اگر وہ ہمارے خزرجی بھائیوں سے ہے تو آپ ہمیں جو حکم فرمائیں ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے پس حضرت سعد بن عُبادہ کھڑے ہو گئے جو خزرج کے سردار تھے اور اس سے

Marfat.com

الْاَوْسِ هَزَبْنَا عُنُقَهٗ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرَتْنَا فَفَعَلْنَا فِيْهِ اَمْرَكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهٗ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِيْ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ فَاَصْبَحَ عِنْدِيْ اَبَوَايَ قَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتّٰى اَظُنُّ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ قَالَتْ فَبَيْنَا هُمْ جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ اِذِ اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مِنْ يَّوْمِ قِيْلَ فِيَّ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ يَا عَآئِشَةُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً وَقُلْتُ لِاَبِيْ اَجِبْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ اَجِيْبِيْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَالَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَاُ كَثِيْرًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَقُلْتُ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ

پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن قبائلی حمیت نے انہیں ابھارا اور کہنے لگے کہ غلط کہتے ہو، خدا کی قسم تم اُسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ اس بات پر قدرت ہو۔ پس حضرت اُسید بن حضیر کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم اُسے ضرور قتل کریں گے، معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی منافق ہو اسی لیے منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہو۔ پس اوس اور خزرج کے دونوں قبیلے بھڑک اُٹھے اور بھڑنے کو تیار ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے اُتر آئے اور انہیں چپ کرایا۔ لگے، یہاں تک کہ وہ چپ کر گئے اور آپ بھی خاموش ہو گئے۔ پھر اُس روز بھی میں روتی رہی کہ نہ آنسو تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے اور مجھے روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزر گیا تھا، میں یہاں تک گمان کرتی تھی کہ رونے سے میرا جگر پھٹ جائیگا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں میرے پاس تشریف فرما تھے اور میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اُس کو اجازت دے دی تو وہ بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے جبکہ بہتان کے روز سے لے کر آج تک میرے پاس اِس سے پہلے بیٹھے نہیں تھے نیز ایک مہینہ گزر گیا تھا کہ آپ کی طرف اس بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے تشہد پڑھ کر فرمایا:۔ اے عائشہ! مجھے تیرے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے۔ اگر تم اِس بات سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں بری کر دے گا اور اگر تم سے غلطی ہو گئی ہے تو اللہ سے مغفرت چاہو اور اُس کی طرف تائب ہو جاؤ۔ کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرے، پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی گفتگو ختم کر چکے تو اچانک میرے آنسو تھم گئے اور ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والدِ ماجد سے عرض کی کہ میری جانب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب دیجئے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا کہوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں کم سن لڑکی تھی اور قرآنِ کریم کا زیادہ حصہ بھی نہیں پڑھا تھا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم، مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ نے وہ بات سُن لی ہے جو لوگ بیان کرتے پھرتے ہیں اور وہ آپ کے دلوں میں سما گئی ہے اور آپ حضرات نے اُس خبر کو سچی جان لیا ہے۔ دریں حالات اگر

Marfat.com

وَوَقَرَ فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ
اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ لَبَرِيْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ
بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ
مَثَلًا اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ اِذْ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ
الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلٰى
فِرَاشِيْ وَاَنَا اَرْجُوْ اَنْ يُّبَرِّئَنِيَ اللّٰهُ وَلٰكِنْ
وَاللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ اَنْ يُّنْزَلَ فِيْ شَاْنِيْ وَحْيًا وَّ
لَاَنَا اَحْقَرُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِالْقُرْاٰنِ فِيْ اَمْرِيْ
وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَّرَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِيَ اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ
مَا رَامَ مَجْلِسَهٗ وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ
حَتّٰى اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ يَاْخُذُهٗ مِنَ
الْبُرَحَاءِ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ
مِنَ الْعَرَقِ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ اَوَّلُ كَلِمَةٍ
تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ لِيْ يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهَ فَقَدْ
بَرَّاَكِ اللّٰهُ فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ قُوْمِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ
وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ
جَاءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمُ الْاٰيَةَ فَلَمَّا اَنْزَلَ
اللّٰهُ هٰذَا فِيْ بَرَاءَتِيْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ
يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَاللّٰهِ
لَا اُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ
لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا
الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَقَالَ
اَبُوْ بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ
فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ الَّذِيْ كَانَ يَجْرِيْ عَلَيْهِ
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ

میں آپ سے یہ کہوں کہ میں اِس سے بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں ضرور بری ہوں تو آپ اس بارے میں میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اِس بات کا آپ سے اعتراف کرلوں اور یہ خدا جانتا ہے کہ میں ضرور اِس سے بری ہوں تو آپ ضرور میری تصدیق کردیں گے۔ خدا کی قسم، میں اپنی اور آپ کی مثال نہیں پاتی مگر حضرت یوسف کے والدِ محترم والی جبکہ اُنہوں نے کہا تھا:۔ "تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں اُن باتوں پر جو تم بتا رہے ہو" ـــــ (۱۲/۱۸) پھر میں نے بستر پر کروٹ بدل لی اور میں اُمید رکھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ گمان بھی نہیں کرسکتی تھی کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی کیونکہ میں اس سے اپنے آپ کو بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں قرآن کی زبان میں کلام فرمایا جائے۔ ہاں مجھے یہ اُمید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نیند کی حالت میں ایسا خواب دکھا دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ پس خدا کی قسم آپ اُس جگہ سے ہلے بھی نہ تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہوگیا اور آپ پر وہی حالت طاری ہوگئی جو نزولِ وحی کے وقت ہوا کرتی تھی کہ سردی کے دنوں میں بھی چہرۂ انور سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کیفیت سے باہر ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے پس پہلا کلمہ جو آپ سے صادر ہوا یعنی مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! خدا کا شکر ادا کرو کہ اُس نے تمہیں بری فرما دیا ہے۔ میری والدۂ ماجدہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں اِن کے لیے کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ کسی کا شکر ادا کروں گی سوائے خدا کے پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی:۔ "بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے" (۲۴/۱۱)۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں یہ وحی نازل فرما دی تو حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا جو مسطح بن اثاثہ کو اُن کے ساتھ اپنی قرابت کے باعث مالی امداد دیا کرتے تھے، خدا کی قسم، اب میں کبھی مسطح کو مالی امداد نہیں دوں گا، اِس کے بعد کہ اُس نے عائشہ کے لیے ایسا کہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی:۔ "اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم پر فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں..... (۲۴/۲۲)۔ پس حضرت ابوبکر نے کہا، کیوں نہیں، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادے۔ پس جو وظیفہ یہ مسطح کو دیا کرتے تھے وہ جاری کردیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زینب بنت جحش سے بھی

Marfat.com

زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِيْ فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتِ مَا رَاَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ مِثْلَهُ۔

میرے بارے میں پوچھا کرتے۔ چنانچہ فرمایا کہ اے زینب! تم کیا جانتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یارسول اللہ! میں اپنی سماعت و بصارت کو محفوظ رکھتی ہوں، میں تو اُن میں بھلائی ہی دیکھتی ہوں۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ وہی میری ہم عمر تھیں لیکن اُن کی پرہیزگاری کے باعث اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بچا لیا۔ فُلَیح، ہشام بن عروہ حضرت عائشہ سے اور عبداللہ بن زُبیر نے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ فُلَیح، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن اور یحییٰ بن سعید نے قاسم قاسم بن محمد بن ابوبکر سے اِسی طرح روایت کی۔

باب ۱۵۹ اِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ وَقَالَ اَبُوْ جَمِيْلَةَ وَجَدْتُ مَنْبُوْذًا فَلَمَّا رَاٰنِيْ عُمَرُ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ اَبْؤُسًا كَانَّهُ يَتَّهِمُنِيْ قَالَ عَرِيْفِيْ اَنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ۔

جب ایک آدمی کسی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے۔ ابوجمیلہ کا بیان ہے کہ مجھے پڑا ہوا ایک لڑکا ملا۔ جب مجھے حضرت عمر نے دیکھا تو فرمایا کہ کہیں یہ مصیبت نہ بن جائے، گویا مجھے متہم ٹھہراتے تھے۔ عریفی نے کہا کہ یہ تو نیک آدمی ہیں۔ فرمایا یہ بات ہے تو لے جاؤ اور اس کا خرچ ہمارے ذمہ ہے۔

۲۴۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّآءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهُ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دوسرے آدمی کی تعریف کی تو فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو، تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، یہی بار بار فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہی پڑ جائے تو کہنا چاہیے کہ میرے خیال میں فلاں ایسا ہے اور اللہ اُس کا حساب لینے والا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔ اگر اُس کے متعلق کچھ جانتا ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ایسا ہے۔

باب ۱۶۰ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ۔

تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے، جو جانتا ہو وہی کہنا چاہیے۔

۲۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ فَيُطْرِيْهِ فِيْ مَدْحِهٖ فَقَالَ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ۔

بُرَید بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُنا کہ ایک آدمی دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے تو فرمایا کہ ہلاک کر دیا تم نے اُس آدمی کی کمر توڑ کر رکھ دی

باب ۱۶۱ بُلُوْغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا وَقَالَ مُغِيْرَةُ اِحْتَلَمْتُ وَاَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ

بچوں کا بالغ ہونا اور اُن کی گواہی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ "اور جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اِذن مانگیں" (۲۴/۵۹) اور مغیرہ نے کہا کہ جب مجھے احتلام ہونا شروع ہوا تو میری عمر بارہ سال تھی اور

Marfat.com

عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوْغِ النِّسَاءِ فِي الْمَحِيْضِ لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَ جَلَّ وَاللّٰئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ اَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا جَدَّةَ بِنْتِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً۔

عورتوں کا بالغ ہونا حیض سے ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: "اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی اُمید نہ رہی"..... (۶۵/۴)۔ حسن بن صالح کا بیان ہے کہ میں نے اپنی ایک پڑوسن کو دیکھا کہ اکیس ۲۱ سال کی عمر میں نانی یا دادی ہو گئی تھی۔

۲۴۷۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ ثُمَّ عَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَلَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَاَجَازَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْحَدُّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَكَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اَنْ يَّفْرِضُوْا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور غزوۂ اُحد کے وقت خود کو پیش کیا جبکہ وہ چودہ ۱۴ برس کے تھے تو مجھے اجازت نہ دی۔ پھر میں نے اپنے آپ کو غزوۂ خندق کے وقت پیش کیا جبکہ میں پندرہ سال کا تھا، تو مجھے اجازت مرحمت فرمادی۔ نافع کا بیان ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا جبکہ وہ خلیفہ تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا کہ یہ نابالغ اور بالغ کے درمیان حد ہے اور اپنے عُمّال کے لیے لکھ بھیجا کہ جو پندرہ سال کا ہو جائے اُسے فوج میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

۲۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اُن تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ کے لیے ضروری ہے۔

باب ۱۶۶۲ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِيْ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَبْلَ الْيَمِيْنِ۔

حاکم کا قسم سے پہلے مدعی سے پوچھنا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں؟

۲۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ اِحْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَّحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِيْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اُس قسم میں جھوٹا ہو تاکہ اُس کے ذریعے ایک مسلمان کا مال ہضم کرے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اِس پر حضرت اشعث بن قیس نے کہا کہ خدا کی قسم، یہ تو میرے متعلق ہے کیونکہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کے بارے میں جھگڑا تھا پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال جاتا رہے گا۔ اُن کا بیان ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: "بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے

Marfat.com

ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

باب ۱۶۶۳ الْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فِي الْاَمْوَالِ وَالْحُدُوْدِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ كَلَّفَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ فِيْ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِيْنِ الْمُدَّعِيْ فَقُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى قُلْتُ اِذَا كَانَ يُكْتَفٰى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَّيَمِيْنِ الْمُدَّعِيْ فَمَا تَصْنَعُ اَنْ تُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى مَا كَانَ يَصْنَعُ بِتَذْكِيْرِهٖ اِيَّاهَا الْاُخْرٰى۔

۲۴۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

باب ۱۶۶۴

۲۴۸۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ اِلٰى عَذَابٍ اَلِيْمٍ ثُمَّ اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ اِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ اَلَا فِيَّ اُنْزِلَتْ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِيْ شَيْءٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ شَاهِدَاكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ فَقُلْتُ اِنَّهٗ اِذًا يَحْلِفُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ۔

زیل دام لیتے ہیں"۔ ... (۳/۷۷)۔

اموال اور حدود میں قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے گواہ ہوں ورنہ اُس کی قسم ہوگی۔ قتیبہ سفیان، ابن شبرمہ کا بیان ہے کہ ابوالزناد نے مجھ سے گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے بارے میں گفتگو کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے، پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں اُن میں سے ایک عورت بھولے تو اُس ایک کو دوسری یاد دلائے ... (۲/۲۸۲)۔ میں نے کہا کہ جب گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کفایت کرتی ہے تو اِس بات کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے کہ ایک عورت دوسری کو یاد دلائے؛ نیز دوسری عورت کو یاد دلانے کا کیا بنایا جائے گا؛

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ کی قسم پر فیصلہ فرمایا۔

جھوٹی قسم کا وبال۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو مال ہڑپ کرنے کے لیے قسم اُٹھا جائے، وہ اللہ تعالیٰ سے اِس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی:۔ "بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ... (۳/۷۷)۔ پھر حضرت اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن تم سے کیا بیان کر رہے تھے؛ پس ہم نے بیان کر دیا جو اُنہوں نے فرمایا تھا۔ اِنہوں نے فرمایا کہ سچ کہا، یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی کہ میرے اور ایک آدمی کے درمیان کسی چیز پر جھگڑا تھا تو ہم اپنے جھگڑے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے۔ پس فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اُسے تو قسم کھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوگی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر اپنے آپ کو مال کا مستحق بنائے اور وہ اُس قسم میں جھوٹا ہو، تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق فرمائی م

Marfat.com

باب ۱۶۶۵ إِذَا ادَّعَى أَوْ قَذَفَ فَلَهُ أَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْطَلِقُ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ.

جب کوئی دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو گواہ تلاش کرنا اور گواہوں کے لیے بھاگ دوڑ کرنا اُس پر ہے۔

۲۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ فَجَعَلَ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِيثَ اللِّعَانِ.

عکرمہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہلال بن اُمیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنی بیوی پر شریک بن سحما کے ساتھ تہمت لگائی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو یا تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے کے لیے جائے؟ آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ پھر لعان کی حدیث بیان فرمائی۔

باب ۱۶۶۶ الْيَمِينِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

عصر کے بعد قسم کھانا۔

۲۴۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيقٍ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهِ كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ نہ اللہ تعالیٰ اُن سے کلام فرمائے، نہ اُن کی طرف دیکھے اور نہ اُنہیں پاک فرمائے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ آدمی جس کے پاس راستے میں زائد پانی ہو اور وہ اُس کی مسافروں کے لیے ممانعت کر دے۔ دوسرا وہ آدمی جو کسی کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو صرف دنیا کے لیے۔ اگر وہ اُسے دیتا ہے تو یہ وعدے پر قائم رہتا ہے ورنہ اُسے پورا نہیں کرتا۔ تیسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنی کسی چیز کا سودا کرے اور اللہ کی قسم کھائے کہ اُسے اتنی قیمت میں مل رہی ہے تاکہ وہ اُسے خرید لے۔

باب ۱۶۶۷ يَحْلِفُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِينُ وَلَا يُصْرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى غَيْرِهِ وَقَضَى مَرْوَانُ بِالْيَمِينِ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ احْلِفْ لَهُ مَكَانِي فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ وَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَلَا يَخُصُّ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ.

مدعیٰ علیہ جہاں قسم دے وہیں قسم لی جائے اور اُسے دوسری نہیں لے جانا چاہیئے۔ مروان نے حضرت زید بن ثابت کو منبر پر قسم کھانے کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اس کی اپنے مکان پر قسم کھاؤں گا۔ چنانچہ حضرت زید وہیں قسم کھانے لگے اور منبر پر جانے سے انکار کر دیا۔ پس مروان اِس بات پر تعجب کرنے لگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے گا۔ اس میں کسی جگہ کی تخصیص نہیں فرمائی ہے۔

۲۴۸۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

ابو وائل نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

Marfat.com

عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ لِیَقْتَطِعَ بِہَا مَالًا لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو ایسی قسم کھائے کہ اس کے ذریعے کسی کا مال ہڑپ کرے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

باب ۶۶۸ اِذَا نَسَبَ رَجُلٌ قَوْمًا فِی الْیَمِیْنِ۔

جب قسم کھانے میں لوگ ایک دوسرے سے جلدی دکھائیں۔

۲۴۸۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَاَسْبَقُوْا فَاَمَرَ اَنْ یُسْھَمَ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّھُمْ یَحْلِفُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے قسم کھانے کے لیے تو وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگے لہٰذا آپ نے قرعہ اندازی کا حکم فرمایا کہ کون ان میں سے قسم کھائے گا۔

باب ۶۶۹ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔

جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔

۲۴۸۵۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ اَبُوْ اِسْمٰعِیْلَ السَّکْسَکِیُّ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ اَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَہٗ فَحَلَفَ بِاللّٰہِ لَقَدْ اَعْطٰی بِھَا مَا لَمْ یُعْطِھَا فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ اَوْفٰی النَّاجِشُ اٰکِلُ رِبًا خَائِنٌ۔

ابو اسمٰعیل سکسکی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نے بازار میں اپنا سامان لگایا اور اس نے اللہ کی قسم کھائی کہ اس نے اتنے کی لی ہے حالانکہ اتنے کی لی نہ تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:۔ "بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں" (پ۴)۔ حضرت ابن ابی اوفی نے فرمایا کہ دلالی کھانے والا سود خور اور خائن ہے۔

۲۴۸۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَنْ یَمِیْنٍ کَاذِبًا لِیَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ اَوْ قَالَ اَخِیْہِ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ وَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ فِی الْقُرْاٰنِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اٰلِ اٰیَۃِ فَلَقِیَنِی الْاَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ الْیَوْمَ قُلْتُ کَذَا وَکَذَا قَالَ فِیَّ اُنْزِلَتْ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی شخص کا مال ہڑپ کر جائے یا یہ فرمایا کہ اپنے بھائی کا، تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق نازل فرمائی:۔ "بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں" (پ۳) پھر حضرت اشعث سے میری ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ آج عبداللہ تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ میں نے عرض کر دیا کہ یہ کچھ۔ فرمایا کہ یہ تو میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

باب ۶۷۰ کَیْفَ یُسْتَحْلَفُ قَالَ تَعَالٰی یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ وَقَوْلِہٖ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ جَآءُوْکَ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِیْقًا یُقَالُ بِاللّٰہِ وَتَاللّٰہِ وَوَاللّٰہِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قسم کس طرح لی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ "وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں"۔ نیز ارشاد ہے:۔ "پھر اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں، اللہ کی قسم کھاتے ہوئے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل محبت ہی تھا" (پ۵) کہا جاتا ہے بِاللّٰہِ وَتَاللّٰہِ وَاللّٰہِ اور نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ۔

۲۴۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ

فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے۔ اور خدا کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی پیچھے سے آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں روزانہ رات دن میں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر نماز فرض ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے پڑھو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے عرض کی کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر روزے ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے رکھو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر زکوٰۃ ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے دو۔ پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا اور کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم، نہ میں اس میں اضافہ کروں گا اور نہ ان میں سے گھٹاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سچا ہے تو نجات پا گیا۔

ف:۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی مسلمان مذکورہ چند بنیادی اعمال پر پوری طرح کاربند ہو جائے تو اسلام کے یہی بنیادی ارکان اس کی نجات کے ضامن بن جاتے ہیں۔ ہم میں خامی یہی ہے کہ اولاً تو نیکیوں کے قریب جاتے ہی نہیں اور اگر کوئی نیکی کرتے بھی ہیں تو اپنے پیدا کرنے والے کو راضی کرنے کے لیے نہیں بلکہ لوگوں میں نیک مشہور ہونے کے لیے کرتے ہیں اور اس ناموری کی خواہش کے ساتھ اس نیکی کو کرنے کا ہمیں صحیح معنوں میں شعور بھی نہیں ہوتا۔ یہاں بھی صرف نام یا دام کی جستجو میں بات صرف خانہ پُری کی حد تک ہی رہتی ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں فکرِ آخرت سے نوازے اور اپنی رضا کے لیے کام کرنے کا شعور بخشے۔ آمین۔

۲۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرْنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

باب ۱۶۷ مَنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَحْسَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَشُرَيْحٌ الْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ۔

۲۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھائے یا چاہیے کہ خاموش رہے۔

جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہو سکتا ہے کہ تم میں ایک دوسرے کی نسبت دلیل کو بہتر طریقے سے پیش کرتا ہو۔ طاؤس، ابراہیم نخعی، شریح کا قول ہے کہ سچی گواہی قبول کیے جانے کی جھوٹی قسم سے زیادہ مستحق ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

Marfat.com

مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا بِقَوْلِهٖ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْهَا۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے پاس جمع ہوتے ہو تو شاید تم میں سے ایک دلیل پیش کرنے کے معاملے میں دوسرے سے زیادہ چوکس ہو۔ لہٰذا اُس کی بات پر اگر میں کسی کے حق میں اُس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کر دوں تو اُسے نہ لے کیونکہ میں آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں گا۔

باب ۱۶۷۲ مَنْ اَمَرَ بِاِنْجَازِ الْوَعْدِ وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ اِسْمٰعِيْلَ اَنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَقَضَى ابْنُ الْاَشْوَعِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهٗ قَالَ وَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ اِسْحٰقَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَشْوَعَ۔

جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل کا ذکر فرمایا کہ وہ وعدے کے سچے تھے اور ابن الاشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا اور حضرت مسور بن مخرمہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا کہ اُس نے مجھ سے جو وعدہ کیا اُسے پورا کیا۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم کو دیکھا کہ ابن اشوع کی حدیث سے دلیل پکڑتے تھے۔

۲۴۹۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيٰنَ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ سَاَلْتُكَ مَاذَا يَاْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ نَبِيٍّ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت عبد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا اور فرمایا کہ مجھے حضرت ابو سفیان نے بتایا کہ ہرقل نے اُن سے کہا کہ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ وہ (نبی) تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؛ تم نے بتایا کہ وہ تمہیں نماز، سچ بولنے، پاک دامن رہنے، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ اُس نے کہا کہ نبی کی صفت یہی ہوتی ہے۔

۲۴۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ۔

نافع بن مالک بن ابو عامر نے اپنے والد ماجد سے اور اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب امانت اُس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

۲۴۹۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَّنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا قَالَ

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت ابو بکر کے پاس حضرت علاء بن الحضرمی کے پاس سے مال آیا۔ پس حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس سے حضور نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ

Marfat.com

جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْطِيَنِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فِي يَدَيَّ خَمْسُ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسُ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسُ مِائَةٍ۔

سے وعدہ فرمایا تھا کہ تمہیں اتنا مال دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ پھیلائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ انہوں نے میرے ہاتھوں میں پانچ سو اشرفیاں دیں، پھر پانچ سو، پھر پانچ سو۔

۲۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلَنِي يَهُوْدِيٌّ مِّنْ اَهْلِ الْحِيْرَةِ اَيَّ الْاَجَلَيْنِ قَضٰى مُوْسٰى قُلْتُ لَا اَدْرِي حَتّٰى اَقْدَمَ عَلٰى حِبْرِ الْعَرَبِ فَاَسْاَلَهٗ فَقَدِمْتُ فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَضٰى اَكْثَرَهُمَا وَاَطْيَبَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ فَعَلَ۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھ سے حیرہ کے ایک یہودی نے پوچھا کہ حضرت موسیٰ نے کونسی مدت پوری کی تھی؟ مجھے تو معلوم نہیں یہاں تک کہ علامۂ عرب کی خدمت میں پہنچ کر ان سے پوچھ نہ لوں۔ میں نے جاکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ انہوں نے لمبی اور پاکیزہ مدت پوری کی تھی کیونکہ اللہ کے رسول جو فرماتے ہیں وہی کرتے ہیں۔

باب ۱۶۷۳ لَا يُسْاَلُ اَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ اَهْلِ مِلَّةٍ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ الْاٰيَةَ۔

مشرکین سے گواہی وغیرہ کے متعلق نہ پوچھا جائے۔ شعبی کا قول ہے کہ ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں کے بارے میں جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "تو ہم نے ان کے درمیان بیر اور بغض ڈال دیا" (۵/۱۴)۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو اس نے نازل فرمایا۔

۲۴۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يٰمَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتٰبِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَهٗ لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ بَدَّلُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ وَغَيَّرُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْكِتٰبَ فَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِّنَ الْعِلْمِ عَنْ مَّسْاَلَتِهِمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کس طرح پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی خبروں میں سب سے نئی ہے جس کو تم پڑھتے ہو اور ملاوٹ سے پاک ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتا دیا کہ اہل کتاب نے اللہ کے لکھے میں تبدیلی کر دی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں سے بدل دیا اور کہا کہ یہی اللہ کے پاس سے ہے تاکہ ان کے ذریعے ذلیل پونجی خریدیں۔ کیا جو علم تمہارے پاس آیا ہے اس میں تمہیں ان سے پوچھنے سے منع نہیں فرمایا گیا؟ خدا کی قسم، ہم نے تو ہرگز ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ جو تم پر نازل ہوا اس کے بارے میں پوچھتا ہو۔

باب ۱۶۷۴ اَلْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ وَقَوْلِهٖ

مشکلات کے اندر قرعہ ڈالنا۔ ارشاد ربانی ہے: "جب

Marfat.com

إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الْأَقْلَامُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَقَالَ فَلَمَّا رَآهَا زَكَرِيَّا الْجِرْيَةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ وَقَوْلِهِ فَسَاهَمَ أَقْرَعَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ مِنَ الْمَسْهُومِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ يَمِينًا فَاسْتَبَقُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ۔

وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہے" (آل عمران ۴۴)۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ سب کے قلم بہاؤ میں بہہ گئے اور حضرت زکریا کا قلم بہاؤ میں رُکا رہا۔ پس حضرت زکریا نے اُن کی پرورش فرمائی ــــ فَسَاهَمَ قرعہ اندازی کی۔ مِنَ الْمُدْحَضِينَ قرعہ ڈالنے والوں میں۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے قسم کے لیے فرمایا! تو اُن میں سے ہر ایک جلدی کرنے لگا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اِن کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ قسم کون کھائے گا۔

۲۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ۔

۲۴۹۵۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ کی حدود کے بارے میں نرمی برتنے والے اور اُن میں مبتلا ہونے والے کی مثال اُن لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قرعہ اندازی کی تو بعض کے حصے میں نیچے والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں اُوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اُوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا، تو اُنہوں نے اِسے زحمت شمار کرتے ہوئے ایک بسولہ لیا اور کشتی کے نچلے حصے میں ایک شخص سوراخ کرنے لگا۔ تو وہ اُس کے پاس آئے اور کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے! کہا کہ تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارہ نہیں۔ پس اگر اُنہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اُسے بچا لیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اُسے چھوڑے رکھا تو اُسے ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کریں گے۔

۲۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَنَا سَهْمُهُ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زُہری نے زید بن خارجہ انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت اُم العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں بتایا جو اُن کی رشتہ کی عورتوں سے تھیں اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ جب انصار نے مہاجرین کی رہائش کے بارے میں قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ چنانچہ حضرت ام العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ہمارے پاس رہنے لگے اور وہ بیمار ہو گئے تو ہم اُن کی تیمارداری کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب اُن کی وفات ہو گئی تو ہم نے اُن کے کپڑوں کا اُنہیں کفن دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے میں نے کہا کہ اے ابوسائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن پر کرم فرمایا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی

Marfat.com

اَمَّا عُثْمٰنُ فَقَدْ جَآءَهٗ وَاللّٰهِ الْيَقِيْنُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْا لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَآ اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَآ اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ اَبَدًا وَّاَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَنِمْتُ فَاُرِيْتُ لِعُثْمٰنَ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ۔

۲۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ وَكَانَ يُقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۹۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْآ اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْآ اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، یا رسول اللہ! میں تو نہیں جانتی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ خدا کی قسم عثمان کی تو وفات ہوگئی اور میں اُن کے لیے بھلائی کی اُمید رکھتا ہوں لیکن میں بھی اپنے آپ نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ اُن کے ساتھ کیا ہوگا؟ وہ عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم اِس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی اور اس سانحہ سے مجھے صدمہ پہنچا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں سوگئی تو میں نے حضرت عثمان کے لیے م

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے۔ پس جس کا اُن میں سے نام نکل آتا اُس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور آپ نے اپنی ہر بیوی کے لیے ایک رات دن کی باری تقسیم فرمائی ہوئی تھی ماسوائے حضرت سودہ بنت زمعہ کے کہ اُنہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے رکھی تھی اور اس سے اُن کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف کا ثواب کیا ہے تو قرعہ اندازی کے بغیر اور کوئی راستہ نہ پاتے اور قرعہ اندازی کرنا پڑتی اگر وہ جانتے کہ نماز کے لیے پہلے آنے میں کتنا ثواب ہے تو ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر کی جماعت میں کتنا ثواب ہے تو اُن میں ضرور شامل ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑتا۔

م ایک چشمہ دیکھا جو جاری ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتایا تو فرمایا کہ یہ اُن کا عمل ہے۔

كِتَابُ الصُّلْحِ

صُلح کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱۶۷۵ مَا جَآءَ فِي الْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُعْطِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا وَّخُرُوْجِ الْاِمَامِ اِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِاَصْحَابِهٖ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے میں۔ ارشادِ ربانی ہے:۔ "اُن کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا۔ اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اُسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے" (۴/۱۱۴) اور امام کا اپنے ساتھیوں سمیت صلح کروانے کے لیے لڑائی کی جگہوں پر جانا۔

Marfat.com

۲۴۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتّٰى أَكْثَرُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ يُصَلِّي كَمَا هُوَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کو لے کر اُن کی جانب تشریف لے گئے چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی پہنچے نہیں تھے اور حضرت بلال آ گئے تھے تو حضرت بلال نے نماز کے لیے اذان کہی۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے تھے تو وہ حضرت ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی چیز نے روک لیا اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں گے؟ فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ پس نماز کھڑی ہوئی اور حضرت ابو بکر آگے ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے اور آپ صفوں میں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالیاں بجائیں، یہاں تک کہ جب زیادہ بجانے لگے مگر حضرت ابو بکر نماز میں اِدھر اُدھر دیکھا نہیں کرتے تھے لیکن اُنہوں نے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پیچھے تھے۔ چنانچہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اُنہیں اُسی طرح نماز پڑھاتے رہنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابو بکر نے اپنا ہاتھ اُٹھایا، اللہ کا شکر ادا کیا اور پھر الٹے پاؤں پیچھے آ گئے، یہاں تک کہ صف میں آ ملے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا:۔ اے لوگو! جب نماز میں کوئی بات آ جائے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو حالانکہ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے جو نماز میں کوئی بات دیکھے تو چاہیئے کہ سُبحان اللہ کہے کیونکہ جو اُسے سُنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا۔ اے ابو بکر! تمہیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے اشارہ کر دیا تھا؟ عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔

۲۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ أَنَسًا قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا ہی اچھا ہو تا کہ آپ عبد اللہ بن اُبی کے پاس تشریف لے جاتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہو کر اُس کی جانب روانہ ہو گئے اور کتنے ہی مسلمان بھی آپ کے ساتھ چل دئے اور وہ زمین شور تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے قریب پہنچے تو اُس

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِلَيْكَ عَنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَشَتَمَا فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالْأَيْدِي وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا أُنْزِلَتْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا۔

نے کہا کہ دُور رہیے۔ خدا کی قسم آپ کے گدھے کی بدبو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ ایک انصاری نے جواب دیا کہ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گدھے کی بُو تم سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ عبداللہ کی قوم کا ایک آدمی اس پر بھڑک اٹھا اور دونوں کی آپس میں بدکلامی ہونے لگی۔ پھر دونوں کے ساتھی اُن کی حمایت میں مشغل ہو گئے اور وہ ڈنڈوں، ہاتھوں اور جوتوں سے ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:۔ "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو اُن میں صلح کروا دو" (۴۹/۹)۔

باب ۱۶۷۶ لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ۔

لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہے۔

۲۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا۔

حمید بن عبدالرحمٰن کو اُن کی والدہ ماجدہ حضرت اُمِّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگوں میں صُلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے۔ اُس کی نیت اچھی ہے یا وہ اچھی بات کہتا ہے۔

باب ۱۶۷۷ قَوْلِ الْإِمَامِ لِأَصْحَابِهِ اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحْ۔

امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ صلح کریں۔

۲۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحْ بَيْنَهُمْ۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہلِ قبا آپس میں لڑنے لگے، یہاں تک کہ ایک دوسرے پر پتھروں کی بارش برسانے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ اُن میں صلح کروائیں۔

باب ۱۶۷۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ۔

ارشادِ ربّانی ہے کہ اگر وہ دونوں آپس میں صلح کرلیں اور صلح بہتر ہے۔

۲۵۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ آیت:۔ "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے" (۴/۱۲۸) کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر وہ شخص اپنی بیوی

Marfat.com

هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنَ امْرَأَتِهِ مَا لَا يُعْجِبُهُ كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَيُرِيدُ فِرَاقَهَا فَتَقُولُ أَمْسِكْنِي وَاقْسِمْ مَا شِئْتَ فَالَتْ فَلَا بَأْسَ إِذَا تَرَاضَيَا۔

میں ایسی بات دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرے یعنی تکبر و غرور وغیرہ اور اُسے جُدا کرنا چاہے تو عورت اُس سے کہتی ہو اور جو میری چیز آپ چاہیں تقسیم کر دیں حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ اگر دونوں رضامند ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

باب ۶۷۹ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ۔

اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو ایسی صُلح مردود ہے۔

۲۵۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوا لِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا۔

عُبَیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے اُس کا مخالف کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ سچ کہا، ہمارے مابین اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمایئے۔ پھر دوسرے اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھ سے لوگوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے اپنے بیٹے کا فدیہ ایک سو بکریاں اور لونڈی کی صورت میں ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہلِ علم سے پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی ہوگی۔ اس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے اُنیس! تم کل اس آدمی کی بیوی کے پاس جانا اور اُسے سنگسار کر دینا۔ چنانچہ اگلے روز حضرت اُنیس اُس کے پاس گئے اور اُسے سنگسار کر دیا۔

۲۵۰۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کرے جو اس میں نہ ہو تو وہ رد ہے ——— اسے عبداللہ بن جعفر مخرمی اور عبدالواحد ابنِ عون نے سعد بن ابراہیم سے روایت کیا ہے۔

باب ۶۸۰ كَيْفَ يُكْتَبُ هٰذَا مَا صَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَإِنْ لَمْ يُنْسُبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ۔

کس طرح لکھا جائے کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں کے درمیان اگرچہ اُن کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔

۲۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

ابواسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتَ رَسُوْلًا لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ اُمْحُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا اَنَا بِالَّذِیْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَصَالَحَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُوْهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَاَلُوْهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ اَلْقِرَابُ وَمَا فِيْهِ۔

نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علی نے اُن کے درمیان صلحنامہ لکھا۔ چنانچہ لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مشرکوں نے کہا کہ محمد رسول اللہ نہ لکھو۔ اگر آپ رسول ہوتے تو ہم آپ سے کیوں لڑتے؟ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ اِسے مٹا دو۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ میں تو اِسے نہیں مٹا سکتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اِسے مٹا دیا اور اُن سے اِس بات پر صلح کر لی کہ وہ اور اُن کے اصحاب تین دن کے لیے (مکہ مکرمہ میں) داخل ہو سکتے ہیں اور اُس میں داخل نہیں ہوں گے مگر ہتھیار چھپا کر۔ پس اُن سے پوچھا گیا کہ جُلُبَّانُ السِّلَاحِ کا مطلب کیا ہے تو فرمایا کہ چمڑے کا تھیلا اور جو اُس میں ہو۔

۲۵۰۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنٰكَ لٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ اِلَّا فِی الْقِرَابِ وَاَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهٗ وَاَنْ لَّا يَمْنَعَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَاَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلْتِهَا فَاخْتَصَمَ

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرے کا ارادہ فرمایا تو آپ کے مکہ مکرمہ میں داخلے سے اہلِ مکہ مانع ہوئے، یہاں تک کہ اُن کے ساتھ فیصلہ ہوا کہ اُس میں صرف تین دن ٹھہریں۔ جب معاہدہ لکھا جا رہا تھا تو لکھا کہ یہ وہ ہے جس کا اللہ کے رسول محمد نے فیصلہ کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم اسے تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو روکتے کیوں؟ بلکہ آپ تو محمد بن عبداللہ ہیں۔ فرمایا کہ میں رسول اللہ ہوں اور میں محمد بن عبداللہ ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ محمد رسول اللہ کو مٹا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں، خدا کی قسم میں تو آپ کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاہدے کو لے لیا اور لکھ دیا کہ یہ وہ ہے جو محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا کہ مکہ مکرمہ میں ہتھیار بے کر داخل نہیں ہوں گے مگر تھیلے میں چھپا کر اور اگر یہاں کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانا چاہے تو نہیں جائے گا اور اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی یہاں رہنا چاہے تو اُسے روکا نہیں جائے گا۔ جب وہ اُس میں داخل ہوئے اور مقررہ مدت گزر گئی تو حضرت علی کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اپنے صاحب سے کہیئے کہ ہمارے پاس سے چلے جائیں کیونکہ مدت ختم ہو گئی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکل آئے اور حضرت حمزہ کی صاحبزادی اے چچا، اے چچا! کہتی ہوئی پیچھے آ رہی تھی: تو حضرت علی نے بڑھ کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لے لو۔ تو اُنہوں نے اُسے سواری پر بٹھا لیا۔ اُس کے بارے میں حضرت علی،

Marfat.com

بِنْتَهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا۔

حضرت زید اور حضرت جعفر میں جھگڑا ہوا۔ حضرت علی نے کہا کہ میں زیادہ حقدار ہوں کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر نے کہا کہ میری بھتیجی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ حضرت زید نے کہا کہ یہ میری بھتیجی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہے اور حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں اور حضرت جعفر کے لیے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مددگار ہو۔

بَابُ الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِ

مشرکین سے صلح

عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَأَسْمَاءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ أَبَا جَنْدَلٍ وَقَالَ إِلَّا بِجُلُبِّ السِّلَاحِ۔

عوف بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ پھر تمہارے اور بنی اصفر (رومیوں) کے درمیان صلح ہو جائے گی۔ اور اس سلسلے میں حضرت سہل بن حنیف، حضرت اسماء اور حضرت مسور نے حضور سے روایت کی۔ موسیٰ بن مسعود، سفیان بن سعید، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے تین باتوں پر صلح کی کہ مشرکین سے جو آئے گا اسے ان کی طرف لوٹایا جائے۔ اور مسلمانوں میں سے جو آئے گا اسے لوٹایا نہیں جائے گا اور مکہ مکرمہ میں آئندہ سال داخل ہوں گے، اس میں تین روز قیام کریں گے اور اس میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر ہتھیاروں کو غلاف میں ڈال کر، جیسے تلوار، کمان وغیرہ۔ پس حضرت ابو جندل اپنی بیڑیوں میں لڑکھڑاتے ہوئے آ گئے تو انہیں ان کی طرف لوٹایا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ مؤمل نے سفیان سے ابو جندل کا ذکر نہیں کیا اور إلا بجلب السلاح کہا۔

۲۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلَا يُقِيمُ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرہ کے ارادے سے نکلے تو کفار قریش ان کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے، تو آپ نے حدیبیہ کے مقام پر قربانی ذبح کی، سر منڈوا لیا اور ان کے ساتھ فیصلہ کیا کہ اگلے سال عمرہ کیا جائے گا اور تلوار کے سوا کوئی دوسرا ہتھیار لے کر نہیں آئیں گے اور اس میں نہیں ٹھہریں گے مگر جتنے دن کفار چاہیں۔ چنانچہ اگلے سال عمرہ کیا اور معاہدے کے مطابق اس کے اندر داخل ہوئے۔ جب تین روز

Marfat.com

كما كان صالحهم فلما اقام بها ثلثا امروه ان يخرج فخرج۔

گزر گئے تو انہوں نے چلے جانے کے لیے کہا لہٰذا چلے آئے۔

۲۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ۔

بشیر بن یسار نے حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے اور ان دنوں ان کے ساتھ صلح تھی۔

باب ۱۶۸۲ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ۔

دیت میں صلح کرنا۔

۲۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ الرُّبَيِّعَ وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا الْاَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ زَادَ الْغُنَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ۔

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس نے انہیں بتایا کہ حضرت ربیع بنت نضر نے ایک لڑکی کے سامنے والے دانت توڑ دیے تو انہوں نے دیت کا مطالبہ کیا۔ یہ معافی کے خواستگار ہوئے تو انہوں نے انکار کر دیا پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے؟ نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کہتی ہے۔ پس وہ لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا لیں تو اللہ اسے سچا کر دیتا ہے۔ غنداری، حمید، حضرت انس۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ لوگ

ف: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون اور قرآن مجید کی واضح تصریح کے مطابق حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر دانت توڑنے کا قصاص لازم آتا تھا کیونکہ جس لڑکی کے دانت توڑے گئے تھے اس کے رشتہ دار دیت پر رضامند نہیں ہو رہے تھے۔ اس کے باوجود حضرت ربیع کے بھائی حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوتے ہیں: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا اے اللہ کے رسول! نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس (ربیع) کے اگلے دانت نہیں توڑے جائیں گے ——— قانونِ خدا کی زد میں ہونے کے باوجود قسم کھا کر یہ عرض کی ہے ——— بالآخر یہی ہوا کہ ان لوگوں نے قصاص معاف کر دیا ——— اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ ۔ یعنی بیشک اللہ کے بندوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اسے سچا کر دکھاتا ہے ——— حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے ہی نکلے۔ اولیاء اللہ میں قیامت تک ایسے سیفِ لسان حضرات ہوتے رہیں گے اور ایسے حضرات حق و صداقت کے اعلیٰ نشانات ہوتے ہیں اور ان بزرگوں کے نقوشِ قدم ہی کا نام تو صراطِ مستقیم ہے جس پر چلنے کا پروردگارِ عالم نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ہمیں اپنے ایسے بندوں سے وابستہ رکھے۔ آمین۔

Marfat.com

بَابُ ۱۶۸۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِبْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا۔

۲۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ اسْتَقْبَلَ وَاللّٰهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ اَعْمَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنِّيْ لَاَرٰى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّيْ حَتّٰى تَقْتُلَ اُمَّرَاَتَهَا فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللّٰهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ اَيْ عَمْرُو اِنْ قَتَلَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ مَنْ لِيْ بِاُمُوْرِ النَّاسِ مَنْ لِيْ بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِيْ بِضَيْعَتِهِمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ فَقَالَ اذْهَبَا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَقُوْلَا لَهٗ وَاطْلُبَا اِلَيْهِ فَاَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَ لَهٗ فَطَلَبَا اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِنَّا بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ اَصَبْنَا مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَدْ عَانَتْ فِيْ دِمَائِهَا قَالَا فَاِنَّهٗ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ اِلَيْكَ وَيَسْاَلُكَ قَالَ فَمَنْ لِيْ بِهٰذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ فَمَا سَاَلَهُمَا شَيْئًا اِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ فَصَالَحَهٗ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ اَبِيْ بَكْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضور نے امام حسن بن علی کے متعلق فرمایا۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو عظیم گروہوں میں صلح کروا دے گا اور ارشادِ ربانی ہے کہ اُن کے درمیان صلح کروا دو۔

ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن بصری کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام حسن بن علی پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر حضرت معاویہ کے مقابلے پر آئے تو حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں اُن کے ساتھ ایسے لشکر دیکھتا ہوں کہ اُس وقت تک پیٹھ نہیں پھیریں گے جب تک اپنے مدِمقابل کا صفایا نہ کر دیں۔ تو حضرت معاویہ نے اُن سے فرمایا اور خدا کی قسم وہ اُن دونوں میں سے بہتر تھے یعنی حضرت عمرو سے، کہ اگر انہوں نے اُن کو اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا تو لوگوں میں سے اِن کی بیویوں اور جائیدادوں کا والی وارث کون بنے گا؟ لہٰذا اُن کی طرف قریش کے بنو عبدِ شمس سے دو آدمی عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کُریز بھیجے۔ پس اُن سے کہا کہ دونوں امام حسن کے پاس جاؤ اور انہیں صلح پر رضامند کرو اور اُن سے گفتگو کر کے اِس طرف مائل کرو۔ دونوں آئے، اِن کے پاس پہنچے اور گفتگو کر کے صلح کے طلبگار ہوئے۔ حضرت حسن بن علی نے فرمایا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں۔ یہ مال ہم نے پایا ہے اور یہ اُمت اپنے خون میں لتھڑی ہوئی ہے۔ اُن دونوں نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے صلح پیش کرتے ہیں اور آپ سے یہی طلب کرتے اور چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ اِس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ دونوں نے کہا کہ ہم اِس کے ذمہ دار ہیں۔ جب بھی انہوں نے ذمہ داری کے لیے فرمایا تو اُنہوں نے کہا کہ ہم ذمہ دار ہیں۔ پس اُنہوں نے اُس سے صلح کر لی۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی اُن کے پہلو میں تھے۔ چنانچہ حضور کبھی لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی انہیں دیکھتے اور فرماتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بہت بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے گا۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے کہا کہ ہمارے لیے امام حسن کا حضرت ابوبکرہ سے سماع اسی حدیث سے ثابت ہوا۔

ف: امام عالی مقام حسنِ مجتبیٰ بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بڑی شان ہے کہ اللہ کے محبوب نے اُن کے متعلق فرمایا۔ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ۔ بیشک میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ سرداری کا سب سے بڑا ثبوت آپ نے یہ پیش

Marfat.com

فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اجتہادی اختلاف کے باعث جب طرفین کے عظیم لشکر ایک دوسرے کے مقابلے پہ صف آرا ہو گئے اور اِس کے باوجود کہ آپ کا پلڑا ہر لحاظ سے بھاری نظر آ رہا تھا لیکن اِس موقع پہ آپ نے اُمتِ محمدیہ کی خیر خواہی کا مدبرانہ مثال ثبوت پیش کرتے ہوئے ایک بھی مسلمان کا خون نہ بہنے دیا اور حضرتِ معاویہ سے چند شرائط پر صلح کر کے کارِ خلافت اُن کے سپرد کر دیا۔ ——— یہاں یہ بات بھی مدِ نظر رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طرفین کی فوجوں کے لیے فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فرما کر دونوں گروہوں کے مسلمان ہونے پر مہر لگا دی ہے۔ کیونکہ وہ اجتہادی اختلاف تھا کفر اور اسلام کی لڑائی نہیں تھی۔ لہٰذا حضرت معاویہ اور اُن کے ساتھیوں پر زبانِ طعن دراز کرنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ ہاں حضرت معاویہ سے اجتہادی غلطی ہوئی اور مجتہد ہر حالت میں مُصیب ہوتا ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

باب ۱۶۸۴ هَلْ يُشِيرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ۔

کیا امام صلح کا اشارہ کر سکتا ہے۔

۲۵۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبُّ۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سُنی، آواز بہت بلند تھی۔ جبکہ ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ کچھ قرض معاف کر دے اور دوسرا کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف نکلے اور فرمایا کہ وہ قسم کھانے والا کہاں ہے جو کہہ رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کروں گا! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں ہوں اور جو وہ چاہے اُسے دینا ہوں۔

۲۵۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

عبداللہ بن کعب بن مالک نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اُن کا کچھ قرض عبداللہ بن ابو حدرد اسلمی پر تھا۔ جب یہ اُنہیں ملے تو اُنہوں نے انہیں الزام دیا یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے کعب! پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا نصف کے لیے فرما رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے نصف قرض لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

باب ۱۶۸۵ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ۔

لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔

۲۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج طلوع ہوتے ہی آدمی کے لیے اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہو جاتا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف

Marfat.com

يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ۔

باب ۱۶۸۶ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبَى حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ۔

۲۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوْعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ حَقَّهُ لِلزُّبَيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ سَعَةً لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ مَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الْآيَةَ۔

باب ۱۶۸۷ الصُّلْحُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ وَأَصْحَابِ الْمِيرَاثِ وَالْمُجَازَفَةِ فِي ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَهَارَجَ الشَّرِيكَانِ فَيَأْخُذُ هَذَا دَيْنًا وَهَذَا عَيْنًا فَإِنْ تَوَى لِأَحَدِهِمَا مَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ۔

۲۵۱۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا الثَّمَرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ فِيهِ وَفَاءً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْبَيْدَرِ آذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ

کرنا بھی صدقہ ہے۔

امام صلح کا اشارہ کرے اور وہ انکار کرے تو واضح حکم کے مطابق فیصلہ کر دے۔

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت زُبیر فرماتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک انصاری کے ساتھ جھگڑا کیا جو غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے شریک ہوا تھا۔ ایک پتھریلی زمین کی نالی پر جھگڑا تھا جس سے دونوں پانی پلایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ اے زُبیر! تم پانی پلا لو، پھر اپنے ہمسائے کی طرف بھیج دو۔ پس انصاری نے ناراض ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ! وہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا کہ پانی پلا لینا اور پھر روک لینا اور پھر روک لینا، یہاں تک کہ منڈیروں تک لبریز ہو جائے۔ پس اس دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زُبیر کو پورا حق دلوایا اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زُبیر کو ایثار کا حکم دیا تھا، جس میں اِن کی اور انصاری کی رعایت تھی۔ جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناراض کر دیا تو آپ نے صریح حکم کے ذریعے حضرت زُبیر کو اُن کا پورا حق دلوایا۔ عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت زُبیر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت اِسی بارے میں نازل ہوئی ہے، ــ "تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں"۔ (پ ۵ ع ۶)

قرض خواہوں اور میراث والوں میں صلح کرانا اور اندازے سے دینا۔ ابنِ عباس کا بیان ہے کہ اگر دو ساجھیوں میں سے ایک قرض اور دوسرا مال لے کر فیصلہ کر لیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر ایک ساتھی کا دیوالیہ ہو جائے تو اُسے اپنے ساتھی سے مطالبے کا حق نہیں ہے۔

وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے والدِ ماجد نے وفات پائی اور اُن پر قرض تھا تو میں نے قرض خواہوں سے پیشکش کی کہ لگا ہوا پھل لے لیں تو اُنہوں نے انکار کیا کیونکہ اُنہیں قرض کے برابر نظر نہ آیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تم پھل توڑ کر کھلیان میں رکھنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر و حضرت عمر تھے۔ آپ اُس پر بیٹھ گئے اور برکت

Marfat.com

قَالَ ادْعُ عُمَرَ مَلَكَ فَاوْفِهِمْ فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا لَهُ عَلٰى اَبِيْ دَيْنٌ اِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ وَسْقًا سَبْعَةَ عَجْوَةٌ وَسِتَّةٌ لَوْنٌ اَوْ سِتَّةَ عَجْوَةٌ وَسَبْعَةَ لَوْنٌ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَضَحِكَ قَالَ اِئْتِ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَاَخْبِرْهُمَا فَقَالَا لَقَدْ عَلِمْنَا اِذْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ اَنْ سَيَكُوْنُ ذٰلِكَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا بَكْرٍ وَلَا ضَحِكَ وَقَالَ وَتَرَكَ اَبِيْ عَلَيْهِ ثَلٰثِيْنَ وَسْقًا دَيْنًا وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الظُّهْرِ۔

کی دعا کی، پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ پس میں نے انہیں پورا حق دیا کہ اُن کا میرے والد پر کوئی قرض نہ رہا بلکہ میں نے سب ادا کر دیا اور تیرہ وسق کھجوریں بچ رہیں جن میں سات عجوہ اور چھ لون یا چھ عجوہ اور سات لون تھیں۔ پس میں مغرب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملا اور یہ بات آپ کو بتائی تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ جا کر ابوبکر و عمر کو بھی بتا دو۔ دونوں نے کہا کہ ہم تو اُسی وقت جان گئے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ عنقریب یہی ہوگا ــــ ہشام، وہب نے حضرت جابر سے نمازِ عصر روایت کی ہے۔ نیز حضرت جابر سے نمازِ عصر روایت کی ہے نیز حضرت ابوبکر اور ہنسنے کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا کہ میرے والدِ ماجد نے تیس وسق قرضہ چھوڑا تھا ــــ ابنِ اسحاق، وہب نے حضرت جابر سے نمازِ ظہر روایت کی ہے۔

باب ۱۶۸۸ الصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالْعَيْنِ۔

قرض اور نقد مال کے ذریعے صلح کرنا۔

۲۵۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَقَاضٰى بْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعْ الشَّطْرَ فَقَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ۔

عبداللہ بن ابوکعب کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ اُنہوں نے ابنِ حدرد سے مسجد میں قرض کا مطالبہ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں اُن پر تھا۔ پس اُن دونوں کی آوازیں اُونچی ہوگئیں، یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے سُنا اور آپ کا شانۂ اقدس میں جلوہ افروز تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس باہر تشریف لے آئے، یہاں تک کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا۔ پس کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا کہ اے کعب! وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ نے دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نصف معاف کر دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ایسا ہی کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (معترض سے) فرمایا کہ جاؤ اور ادا کر دو۔

كِتَابُ الشُّرُوْطِ

شرطوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب ۱۶۸۹ مَا يَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِي الْاِسْلَامِ وَالْاَحْكَامِ وَالْمُبَايَعَةِ۔

اسلام، احکام اور خرید و فروخت میں کونسی شرطیں جائز ہیں۔

۲۵۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ

عُروہ بن زُبیر نے مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں۔

Marfat.com

سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ عَنْ مَعْشَرٍ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا يَاْتِيْكَ مِنَّا اَحَدٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى
دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ اِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ
فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُوْنَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوْا مِنْهُ وَاَبٰى سُهَيْلٌ
اِلَّا ذٰلِكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ
فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ اَبَا جَنْدَلٍ اِلٰى اَبِيْهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ
يَاْتِهٖ اَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ اِلَّا رَدَّهٗ فِيْ تِلْكَ الْمُدَّةِ وَاِنْ
كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَ الْمُؤْمِنٰتُ مُهَاجِرَاتٍ وَكَانَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ
بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَاءَ اَهْلُهَا
يَسْئَلُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْجِعَهَا اِلَيْهِمْ
فَلَمْ يَرْجِعْهَا اِلَيْهِمْ لِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِنَّ اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ
مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَ
لَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ
الْاٰيَةِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ
فَامْتَحِنُوْهُنَّ اِلٰى غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ
مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ وَمَا بَايَعَهُنَّ
اِلَّا بِقَوْلِهٖ

فرمایا کہ جس روز سہیل بن عمرو نے معاہدہ لکھوایا اور سہیل بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے یہ شرط رکھی تھی کہ ہمارا کوئی شخص تمہارے پاس نہیں جائے گا، خواہ وہ تمہارے دین پر کیوں نہ ہو مگر اُسے ہماری طرف لوٹانا ہوگا اور ہمارے اور اُس کے درمیان حائل نہیں ہوگے۔ مسلمانوں کو یہ شرط ناگوار گزر رہی تھی اور وہ ناراض ہوئے اور سہیل نے اِس کے بغیر صلح سے انکار کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِسی وجہ سے اُس روز حضرت ابو جندل کو اُس کے باپ سہیل بن عمرو کی طرف لوٹا دیا تھا اور آدمیوں میں سے اِس مدت کے اندر کوئی نہیں آیا مگر اُسے لوٹا دیا گیا، خواہ وہ مسلمان ہو کر آیا اور جو مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں اور حضرت اُمِّ کلثوم بنت عقبہ بن ابی مُعیط بھی اُنہیں میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آئیں اور وہ نوجوان تھیں۔ پس اُن کے اہل آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُن کی واپسی کا مطالبہ کیا لیکن انہیں اُن کی طرف نہیں لوٹایا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں حکم نازل فرمایا تھا کہ جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو اُن کا امتحان لے لیا کرو اور اللہ اُن کے ایمان کو خوب جانتا ہے ..... عُروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِس آیت کے باعث اُن کا امتحان لیا کرتے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اُن سے اِس شرط کا اقرار لیا جاتا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زبانی کلامی اُس سے فرما دیتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا اور خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک نے بوقتِ بیعت ہرگز کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا اور اُنہیں بیعت نہیں کیا جاتا تھا مگر زبانی۔

۲۵۱۹ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ
بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرًا يَقُوْلُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے کئی شرطوں پر بیعت کیا جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا۔

۲۵۲۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ
قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

Marfat.com

وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

باب ۱۶۹ إِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ۔

۲۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

جب کوئی پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت فروخت کیا تو اُس کا پھل بائع کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار کوئی اور شرط رکھے۔

باب ۱۷۰ الشُّرُوطِ فِي الْبَيْعِ۔

بیع میں شرطیں رکھنا۔

۲۵۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ تَحْتَسِبُ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

عُروہ بن زُبیر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اُن کے پاس بُریرہ اپنی مکاتبت میں مدد حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی اور اُس نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اُس سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی۔ پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو اُنہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ ثواب کے لیے ایسا کرنا چاہیں تو کرلیں لیکن تیری ولاء ہماری لیے ہوگی۔ پس انہوں نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

باب ۱۷۱ إِذَا اشْتَرَطَ لِلْبَائِعِ ظَهْرَ الدَّابَّةِ إِلَى مَكَانٍ مُسَمًّى جَازَ۔

جب بیچنے والا ایک خاص مقام تک جانور پر سواری کرنے کی شرط رکھے تو جائز ہے۔

۲۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِأُوقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِأُوقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَأَرْسَلَ عَلَى إِثْرِي قَالَ مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر سفر کر رہا تھا، جو تھک گیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے، اُسے مارا، پھر اُس کے لیے دُعا کی تو وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ کبھی نہ چلا تھا۔ پھر فرمایا کہ کیا اِسے ایک اوقیہ میں بیچتے ہو؟ میں نے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ایک اوقیہ میں بیچتے ہو؟ پس میں نے اُسے بیچ دیا اور اپنے گھر والوں تک اُس پر سوار ہو کر پہنچنے کی شرط رکھی۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں اُونٹ لے کر حاضر ہو گیا اور آپ نے مجھے قیمت ادا فرما دی۔ جب میں واپس لوٹ آیا تو آپ نے میرے پیچھے آدمی بُلانے کے لیے بھیجا۔ فرمایا کہ ہم تمہارا اُونٹ نہیں لیتے، لہٰذا اپنا اُونٹ لے لو کیونکہ وہ تمہارا مال ہے ـــــ شعبہ، مغیرہ، عامر، حضرت جابر سے

Marfat.com

قَالَ إِسْحٰقُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ فَبِعْتُهُ عَلٰى اَنَّ لِيْ فِقَارَ ظَهْرِهٖ حَتّٰى اَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهٗ لَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَلَكَ ظَهْرُهٗ حَتّٰى تَرْجِعَ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَفْقَرَنَاكَ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغْ عَلَيْهِ اِلٰى اَهْلِكَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ اِشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُقِيَّةٍ وَتَابَعَهٗ نُعَيْمُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَغَيْرِهٖ عَنْ جَابِرٍ اَخَذَتْهُ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَهٰذَا يَكُوْنُ وُقِيَّةً عَلٰى حِسَابِ الدِّيْنَارِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ مُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وُقِيَّةً ذَهَبٍ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَقَالَ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اِشْتَرَاهُ بِطَرِيْقِ تَبُوْكَ اَحْسِبُهٗ قَالَ بِاَرْبَعِ اَوَاقٍ وَقَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ اِشْتَرَاهُ بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ بِوُقِيَّةٍ اَكْثَرُ الْاِشْتِرَاطِ اَكْثَرُ وَاَصَحُّ عِنْدِيْ قَالَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

باب ۶۹۳ الشُّرُوْطِ فِي الْمُعَامَلَةِ۔

۲۵۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكْفُوْنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

۲۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

باب ۶۹۴ الشُّرُوْطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

وَقَالَ عُمَرُ اِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوْقِ عِنْدَ الشُّرُوْطِ وَلَكَ

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی پیٹھ پر مجھے مدینہ منورہ تک کی اجازت دی ـــــ اسحاق، جریر نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ پھر میں نے اُس کو بیچ دیا، اِس شرط پر کہ مدینہ منورہ تک اس کی پیٹھ پر سوار ہوں گا ـــــ عطاء وغیرہ نے نقل کیا کہ تیرے لیے اس کی پیٹھ مدینہ منورہ تک ہے ـــ زید بن اسلم نے حضرت جابر سے روایت کی کہ واپس پہنچنے تک اِس کی پیٹھ تمہارے لیے ہے ـــ ابوالزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی کہ تم مدینہ منورہ تک اس کی پیٹھ پر سواری کرو۔ اعمش، سالم، حضرت جابر سے روایت کی کہ اس پر تم اپنے گھر والوں تک پہنچو۔ عبیداللہ اور ابن اسحاق، وہب، حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے ایک اوقیہ میں خرید لیا ـــــ اسی طرح زید بن اسلم نے حضرت جابر سے روایت کی ہے ـــ ابن جُریج اور عطاء وغیرہ نے حضرت جابر سے روایت کی کہ آپ نے مجھ سے اُسے چار دینار میں خرید لیا اور یہ دینار کے حساب سے ایک اوقیہ کے برابر ہے جبکہ ایک دینار دس درہم کا ہو ـــ مغیرہ، شعبی، حضرت جابر۔ اس روایت میں قیمت مذکور نہیں اور ابن المکندر اور ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی ـــ اعمش، سالم نے حضرت جابر سے روایت کی کہ ایک اوقیہ سونا ـــ ابو اسحاق، سالم، حضرت جابر کی روایت میں دو سو درہم ہیں ـــ داؤد بن قیس، عبیداللہ بن مقسم، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اُسے مجھ سے تبوک کے راستے میں خریدا۔

معاملات میں شرطیں رکھنا۔

اعرج سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انصار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجیے۔ آپ نے انکار فرما دیا۔ انصار نے مہاجرین سے کہا کہ آپ محنت کی ذمہ داری لے لیں اور ہم آپ کو پھلوں میں شریک کر لیتے ہیں۔ مہاجرین نے کہا ہمیں آپ کی بات منظور ہے۔

نافع سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو زمین دی کہ اُس میں کام اور کاشتکاری کریں، جس کے عوض پیداوار کا نصف حصہ اُن کے لیے ہوگا۔

نکاح کے وقت مہر میں شرطیں رکھنا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ حقوق شرائط کے لحاظ سے ہوتے ہیں اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے شرط رکھی

Marfat.com

مَا شَرَطْتَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي۔

ہوگی اور حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ایک داماد کا ذکر فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے اُن کی رشتہ داری کی تعریف فرمائی۔ فرمایا کہ اُس نے مجھ سے جو بات کی اُسے سچ کر دکھایا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اُسے

۲۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ وہ شرطیں پوری کی جانے کا سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں جن کے ذریعے تم عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال سمجھتے ہو۔

باب ۱۶۹۵ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

مزارعت میں شرطیں رکھنا۔

۲۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهِ فَنُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ۔

حنظلہ زرقی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار میں سب سے زیادہ زمین ہمارے پاس تھی تو ہم اسے کرائے پر دیا کرتے تھے تو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اس زمین سے پیداوار حاصل ہوئی اور اُس سے نہ ہوئی، پس ہمیں اُس سے روکا گیا ہو اور نہ سکوں سے منع کیا گیا۔

باب ۱۶۹۶ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ۔

جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں۔

۲۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَةِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی شہری دیہاتی کے لیے فروخت نہ کرے اور نہ دلالی کھاؤ اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر بڑھا کر سودا کرو اور نہ اُس کی منگنی پر منگنی کرو اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق چاہے تاکہ اُس کے برتن کو بھی خود وہ سنبھالے۔

باب ۱۶۹۷ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ۔

جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں۔

۲۵۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اللہ کی کتاب کے مطابق میرا فیصلہ فرما دیجئے۔ فریق ثانی عرض گزار ہوا جو اُس سے زیادہ سمجھ دار تھا کہ ہاں، اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ فرمایئے اور مجھے اجازت دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہو۔ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اِس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا اور مجھے بتایا گیا کہ تمہارے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی

Marfat.com

وَرَاِنِّیْ اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلَی ابْنِیْ الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِیْدَةٍ فَسَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّمَا عَلَی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاَنَّ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ اَلْوَلِیْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ اُغْدُ یَا اُنَیْسُ اِلٰی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَیْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ۔

دے کر چھڑا لیا۔ پھر میں نے اہلِ علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اُس عورت کو سنگسار کرنا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہی کروں گا۔ بکریاں تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی ہے اور اے اُنیس! صبح تم اُس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اُسے سنگسار کر دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ صبح کو یہ اُس کے پاس گئے تو اُس نے اعتراف کر لیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اُسے سنگسار کر دیا گیا۔

باب ۶۹۸ مَا یَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُکَاتَبِ اِذَا رَضِیَ بِالْبَیْعِ عَلٰی اَنْ یُّعْتَقَ۔

مکاتب کے ساتھ کیا شرطیں جائز ہیں جبکہ وہ آزاد ہونے کی بیچنے کے لیے رضامند ہو۔

۲۵۳۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ الْاَیْمَنِ الْمَکِّیُّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ بَرِیْرَةُ وَهِیَ مُکَاتَبَةٌ فَقَالَتْ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اشْتَرِیْنِیْ فَاِنَّ اَهْلِیْ یَبِیْعُوْنِیْ فَاَعْتِقِیْنِیْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ اِنَّ اَهْلِیْ لَا یَبِیْعُوْنِیْ حَتّٰی یَشْتَرِطُوْا وَلَآءِیْ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْكِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَلَغَهٗ فَقَالَ مَا شَاْنُ بَرِیْرَةَ فَقَالَ اشْتَرِیْهَا فَاَعْتِقِیْهَا وَلْیَشْتَرِطُوْا مَا شَاءُوْا وَقَالَتْ فَاشْتَرَتْهَا فَاَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَآءَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ۔

عبدالواحد بن ایمن مکی کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس بریرہ آئی جو مکاتبہ تھی اور اُس نے کہا کہ اے اُمّ المومنین! مجھے خرید کر آزاد فرما دیجیے کیونکہ میرے مالک مجھے بیچنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہاں کر لی تو اُس نے کہا کہ میرے مالک اس وقت تک نہیں بیچیں گے جب تک میری ولاء کی شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ فرمایا کہ مجھے تمہاری کیا حاجت ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات سُن کر آپ تک پہنچائی تو فرمایا کہ بریرہ کا کیا قصہ ہے۔ پھر فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو اگرچہ وہ جو چاہیں شرطیں رکھیں۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ پھر میں نے اُسے خرید کر آزاد کر دیا جب مالکوں نے اُس کی ولاء کی شرط رکھی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اُسی کی ہے جو آزاد کرے اگرچہ سو شرطیں رکھیں۔

باب ۶۹۹ اَلشُّرُوْطُ فِی الطَّلَاقِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَآءٌ اِنْ بَدَاَ بِالطَّلَاقِ اَوْ اٰخَرَ فَهُوَ اَحَقُّ بِشَرْطِهٖ۔

طلاق میں شرطیں رکھنا۔ ابنِ مسیب، حسن بصری، عطاء کا بیان ہے کہ طلاق کا لفظ شروع میں کہا یا بعد میں لیکن نفاذ شرط کے مطابق ہوگا۔

۲۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ یَّبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْاَعْرَابِیِّ وَاَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا وَاَنْ یَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَنَهٰی عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِیَةِ تَابَعَهٗ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ نُهِیَ وَقَالَ اٰدَمُ نُهِیْنَا وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَهٰی۔

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قافلے والوں سے جا کر ملنے اور شہری کا دیہاتی کے لیے بیع کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس سے کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط رکھے اور یہ کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے نیز دلالی اور جانور کو بیچنے کے لیے تھنوں میں دودھ چھوڑنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح مُعاذ، عبدالصمد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔ غندر اور عبدالرحمٰن نے کہا کہ منع فرمایا گیا ہے۔ آدم نے کہا کہ ہمیں منع فرمایا گیا ہے۔ نضر اور حجاج بن منہال نے کہا کہ منع فرمایا گیا۔

Marfat.com

۱۔ جدول بخاری شریف مترجم

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۱	۱ تا ۱۷۳	۱۷۳	۱ تا ۲۴۲	۲۴۲
〃 ۲	۱۷۴ تا ۳۵۰	۱۷۷	۲۴۳ تا ۴۹۳	۲۵۱
〃 ۳	۳۵۱ تا ۵۲۶	۱۷۶	۴۹۴ تا ۷۷۳	۲۸۰
〃 ۴	۵۲۷ تا ۷۰۲	۱۷۶	۷۷۴ تا ۱۰۳۲	۲۵۹
〃 ۵	۷۰۳ تا ۸۷۴	۱۷۲	۱۰۳۳ تا ۱۲۹۲	۲۶۰
〃 ۶	۸۷۵ تا ۱۰۴۳	۱۶۹	۱۲۹۳ تا ۱۵۴۵	۲۵۳
〃 ۷	۱۰۴۴ تا ۲۲۶	۱۸۳	۱۵۴۶ تا ۱۸۲۴	۲۷۹
〃 ۸	۱۲۲۷ تا ۱۳۹۸	۱۷۲	۱۸۲۵ تا ۲۱۰۴	۲۸۰
〃 ۹	۱۳۹۹ تا ۱۵۶۴	۱۶۶	۲۱۰۵ تا ۲۳۱۵	۲۱۱
〃 ۱۰	۱۵۶۵ تا ۱۶۹۹	۱۳۵	۲۳۱۶ تا ۲۵۳۱	۲۱۶
میزان		۱۶۹۹		۲۵۳۱
جلد دوم[1]		۹۸۰		۲۱۱۲
جلد سوم		۱۲۸۹		۲۴۰۸
میزان کل		۳۹۶۸		۷۰۵۲

[1] جلد دوم اور جلد سوم کی تفصیلی جدولیں اُن کے آخر میں موجود ہیں۔

Marfat.com

۲۔ جدول بخاری شریف مترجم، مکمل

(کتابوں کے لحاظ سے)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الوحی	۱	۱	۱ تا ۶	۶
۲	کتاب الایمان	۲ تا ۴۲	۴۱	۷ تا ۵۰	۵۰
۳	کتاب العلم	۴۳ تا ۹۵	۵۳	۵۷ تا ۱۳۴	۷۸
۴	کتاب الوضو	۹۶ تا ۱۷۳	۷۸	۱۳۵ تا ۲۴۲	۱۰۸
۵	کتاب الغسل	۱۷۴ تا ۲۰۲	۲۹	۲۴۳ تا ۲۸۶	۴۴
۶	کتاب الحیض	۲۰۳ تا ۲۳۲	۳۰	۲۸۷ تا ۳۲۳	۳۷
۷	کتاب التیمم	۲۳۳ تا ۲۴۱	۹	۳۲۴ تا ۳۳۸	۱۵
۸	کتاب الصلوٰۃ	۲۴۲ تا ۳۵۰	۱۰۹	۳۳۹ تا ۴۹۳	۱۵۵
۹	کتاب مواقیت الصلوٰۃ	۳۵۱ تا ۳۹۱	۴۱	۴۸۴ تا ۵۷۲	۷۹
۱۰	کتاب الاذان	۳۹۲ تا ۵۲۶	۱۳۵	۵۷۳ تا ۷۷۳	۲۰۱
۱۱	بقیہ کتاب الصلوٰۃ	۵۲۷ تا ۵۵۵	۲۹	۵۷۴ تا ۸۲۸	۵۵
۱۲	کتاب الجمعہ	۵۵۶ تا ۶۰۱	۴۶	۸۲۹ تا ۸۹۸	۷۰
۱۳	کتاب العیدین	۶۰۲ تا ۶۲۷	۲۶	۸۹۹ تا ۹۳۴	۳۶
۱۴	ابواب الوتر	۶۲۸ تا ۶۳۴	۷	۹۳۵ تا ۹۴۸	۱۴
۱۵	ابواب الاستسقاء	۶۳۵ تا ۶۶۲	۲۸	۹۴۹ تا ۹۷۸	۳۰
۱۶	ابواب الکسوف	۶۶۳ تا ۶۹۳	۳۱	۹۷۹ تا ۱۰۱۴	۳۶
۱۷	ابواب تقصیر الصلوٰۃ	۶۹۴ تا ۷۱۳	۲۰	۱۰۱۵ تا ۱۰۴۹	۳۵
۱۸	ابواب التہجد	۷۱۴ تا ۷۸۳	۷۰	۱۰۵۰ تا ۱۱۵۸	۱۰۹
۱۹	ابواب الجنائز	۷۸۴ تا ۸۸۱	۹۸	۱۱۵۹ تا ۱۳۰۵	۱۴۷
۲۰	کتاب الزکوٰۃ	۸۸۲ تا ۹۶۰	۷۹	۱۳۰۶ تا ۱۴۱۷	۱۱۲
۲۱	کتاب المناسک	۹۶۱ تا ۱۱۱۲	۱۵۲	۱۴۱۸ تا ۱۶۴۹	۲۳۲
۲۲	ابواب العمرہ	۱۱۱۳ تا ۱۱۸۳	۷۱	۱۶۵۰ تا ۱۷۶۲	۱۱۳
۲۳	کتاب الصوم	۱۱۸۴ تا ۱۲۷۵	۹۲	۱۷۶۳ تا ۱۹۰۹	۱۴۷

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۲۴	کتاب البیوع	۱۲۷۶ تا ۱۳۸۷	۱۱۲	۱۹۱۰ تا ۲۰۸۵	۱۷۶
۲۵	کتاب السلم	۱۳۸۸ تا ۱۳۹۸	۱۱	۲۰۸۶ تا ۲۱۰۴	۱۹
۲۶	کتاب الاجارہ	۱۳۹۹ تا ۱۴۲۰	۲۲	۲۱۰۵ تا ۲۱۲۹	۲۵
۲۷	کتاب الحوالات.	۱۴۲۱ تا ۱۴۲۳	۳	۲۱۳۰ تا ۲۱۳۲	۳
۲۸	کتاب الکفالہ	۱۴۲۴ تا ۱۴۲۸	۵	۲۱۳۳ تا ۲۱۳۹	۷
۲۹	کتاب الوکالہ	۱۴۲۹ تا ۱۴۶۵	۳۷	۲۱۴۰ تا ۲۱۸۴	۴۵
۳۰	کتاب المساقات	۱۴۶۶ تا ۱۵۰۳	۳۸	۲۱۸۵ تا ۲۲۴۱	۵۷
۳۱	کتاب فی المخصومات	۱۵۰۴ تا ۱۵۲۴	۲۱	۲۲۴۲ تا ۲۲۶۴	۲۳
۳۲	کتاب فی المظالم	۱۵۲۵ تا ۱۵۶۰	۳۶	۲۲۶۵ تا ۲۳۰۷	۴۳
۳۳	کتاب الشرکۃ فی الطعام	۱۵۶۱ تا ۱۵۷۶	۱۶	۲۳۰۸ تا ۲۳۲۹	۲۲
۳۴	کتاب الرہن	۱۵۷۷ تا ۱۵۸۲	۶	۲۳۳۰ تا ۲۳۳۷	۸
۳۵	کتاب العتق	۱۵۸۳ تا ۱۶۰۲	۲۰	۲۳۳۸ تا ۲۳۷۸	۴۱
۳۶	کتاب المکاتب	۱۶۰۳ تا ۱۶۰۷	۵	۲۳۷۹ تا ۲۳۸۳	۵
۳۷	کتاب الہبہ	۱۶۰۸ تا ۱۶۴۳	۳۶	۲۳۸۴ تا ۲۴۴۸	۶۵
۳۸	کتاب الشہادات	۱۶۴۴ تا ۱۶۷۴	۳۱	۲۴۴۹ تا ۲۴۹۸	۵۰
۳۹	کتاب الصلح	۱۶۷۵ تا ۱۶۸۸	۱۴	۲۴۹۹ تا ۲۵۱۷	۱۹
۴۰	کتاب الشروط	۱۶۸۹ تا ۱۶۹۹	۱۱	۲۵۱۸ تا ۲۵۳۱	۱۴
		x	۱۶۹۹	x	۲۵۳۱

جلد دوم

۱	کتاب الشروط	۱ تا ۸	۸	۱ تا ۱۰	۱۰
۲	کتاب الوصایا	۹ تا ۴۵	۳۷	۱۱ تا ۵۰	۴۰
۳	کتاب الجہاد والسیر	۴۶ تا ۲۸۴	۲۳۹	۵۱ تا ۴۲۳	۱۷۳
۴	کتاب بدء الخلق	۲۸۵ تا ۳۰۰	۱۶	۴۲۴ تا ۵۵۲	۱۲۹
۵	کتاب الانبیاء	۳۰۱ تا ۳۵۳	۵۳	۵۵۳ تا ۷۰۵	۱۵۳
۶	کتاب المناقب	۳۵۴ تا ۴۶۷	۱۱۴	۷۰۶ تا ۱۱۲۶	۴۲۱

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل ابواب	میزان احادیث
۷	کتاب المغازی	۴۶۸ تا ۵۵۶	۸۹	۱۱۲۷ تا ۱۵۹۰	۴۶۴
۸	کتاب التفسیر	۵۵۷ تا ۹۸۰	۴۲۴	۱۵۹۱ تا ۲۱۱۳	۵۲۳
		X	۹۸۰	X	۲۱۱۳

جلد سوم

۱	کتاب التفسیر	۱ تا ۲۹	۲۹	۱ تا ۵۵	۵۵
۲	کتاب النکاح	۳۰ تا ۱۵۵	۱۲۶	۵۶ تا ۲۳۴	۱۷۹
۳	کتاب الطلاق	۱۵۶ تا ۲۰۸	۵۳	۲۳۵ تا ۳۱۸	۸۴
۴	کتاب النفقات	۲۰۹ تا ۲۲۴	۱۶	۳۱۹ تا ۳۴۰	۲۲
۵	کتاب الاطعمہ	۲۲۵ تا ۲۸۴	۶۰	۳۴۱ تا ۴۲۹	۸۹
۶	کتاب العقیقہ	۲۸۵ تا ۲۸۸	۴	۴۳۰ تا ۴۳۸	۶
۷	کتاب الذبائح والصید	۲۸۹ تا ۳۲۶	۳۸	۴۳۹ تا ۵۰۷	۶۹
۸	کتاب الاضاحی	۳۲۷ تا ۳۴۲	۱۶	۵۰۸ تا ۵۳۵	۲۸
۹	کتاب الاشربہ	۳۴۳ تا ۳۷۳	۳۱	۵۳۶ تا ۵۶۹	۶۴
۱۰	کتاب المرضیٰ	۳۷۴ تا ۳۹۵	۲۲	۶۰۰ تا ۶۳۷	۳۸
۱۱	کتاب المطب	۳۹۶ تا ۴۵۳	۵۸	۶۳۸ تا ۷۲۸	۹۱
۱۲	کتاب اللباس	۴۵۴ تا ۵۵۶	۱۰۳	۷۲۹ تا ۹۰۶	۱۸۱
۱۳	کتاب الادب	۵۵۷ تا ۶۸۴	۱۲۸	۹۱۰ تا ۱۱۵۷	۲۴۸
۱۴	کتاب الاستئذان	۶۸۵ تا ۷۳۷	۵۳	۱۱۵۸ تا ۱۲۳۰	۷۳
۱۵	کتاب الدعوات	۷۳۸ تا ۸۰۶	۶۹	۱۲۳۱ تا ۱۳۳۳	۱۰۳
۱۶	کتاب الرقاق	۸۰۷ تا ۸۵۹	۵۳	۱۳۳۴ تا ۱۵۰۴	۱۷۱
۱۷	کتاب القدر	۸۶۰ تا ۸۷۵	۱۶	۱۵۰۵ تا ۱۵۳۰	۲۶
۱۸	کتاب الایمان والنذور	۸۷۶ تا ۹۱۷	۴۲	۱۵۳۱ تا ۱۶۲۸	۹۸
۱۹	کتاب الفرائض	۹۱۸ تا ۹۶۲	۴۵	۱۶۲۹ تا ۱۷۰۶	۷۸
۲۰	کتاب المحاربین	۹۶۳ تا ۹۹۵	۳۳	۱۷۰۷ تا ۱۷۵۵	۴۹
۲۱	کتاب الدیات	۹۹۶ تا ۱۰۲۷	۳۲	۱۷۵۶ تا ۱۸۰۹	۵۴

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۲۲	کتاب استتابۃ المرتدین	۱۰۲۸ تا ۱۰۳۶	۹	۱۸۱۰ تا ۱۸۲۹	۲۰
۲۳	کتاب الاکراہ	۱۰۳۷ تا ۱۰۴۴	۸	۱۸۳۰ تا ۱۸۴۱	۱۲
۲۴	کتاب الحیل	۱۰۴۵ تا ۱۰۵۹	۱۵	۱۸۴۲ تا ۱۸۶۹	۲۸
۲۵	کتاب التعبیر	۱۰۶۰ تا ۱۱۰۵	۴۶	۱۸۷۰ تا ۱۹۳۰	۶۱
۲۶	کتاب الفتن	۱۱۹۶ تا ۱۱۳۴	۲۶	۱۹۳۱ تا ۲۰۰۷	۷۷
۲۷	کتاب الاحکام	۱۱۳۵ تا ۱۱۸۸	۵۴	۲۰۰۸ تا ۲۰۸۸	۸۱
۲۸	کتاب التمنی	۱۱۸۹ تا ۱۱۹۷	۹	۲۰۸۹ تا ۲۱۰۸	۲۰
۲۹	کتاب اخبار الاحاد	۱۱۹۸ تا ۱۲۰۳	۶	۲۱۰۹ تا ۲۱۲۹	۲۱
۳۰	کتاب الاعتصام	۱۲۰۴ تا ۱۲۳۱	۲۸	۲۱۳۰ تا ۲۲۲۵	۹۶
۳۱	کتاب التوحید	۱۲۳۲ تا ۱۲۸۹	۵۸	۲۲۲۶ تا ۲۴۰۸	۱۸۳
		×	۱۲۸۹	×	۲۴۰۸

جنرل گوشوارہ

جلد اوّل	×	۱۶۹۹	×	۲۵۳۱
جلد دوم	×	۹۸۰	×	۲۱۱۳
جلد سوم	×	۱۲۸۹	×	۲۴۰۸
		۳۹۶۸		۷۰۵۲

Marfat.com

قطعۂ تاریخِ طباعت

(از پیر سیّد غلام مصطفیٰ قدسی۔ آستانہ عالیہ نقشبندیہ، مجدّدیہ، والٹن، لاہور چھاؤنی)

پیاری زباں ہے، طرزِ بیاں بھی لطیف ہے — اِبداع کی یہ فصلِ ربیع و خریف ہے
پیشِ نگاہ حفظِ مراتب ہے غایۃً — دُور اِس سے ہر زکاکت و قولِ ضعیف ہے
رُوحانی معجزے سے ہُوا ہے یہ شاہکار — اخترؔ اگرچہ جسم کا ازبس نحیف ہے
کیا خوب یہ صحیفۂ شاداب بوستاں — جس سے کہ رُوح ہوتی نہایت نظیف ہے
تحریر سے عیاں ہے عقائد کی صفائی — ہر ایک لفظ صدق و صفا کا حلیف ہے
اخترؔ کو یہ شرف ہے مُلازم ازل سے — قطعات میں حیاتؔ کے ایماں ردیف ہے
تاریخِ طبع کو تھے مجھے کچھ تفکّرات — ہاتف نے کی ندا کہ یہ کارِ خفیف ہے

اخترؔ نے جبکہ کاٹ دیا ہے سرِ انکار
قدسیؔ یہ ترجمہ بھی بخاری شریف ہے

۱۴۰۲ھ

۱۴۰۳

Marfat.com